toobaa-elibrary.blogspot.com

باقیاتِ فتاویٰ رشیدیہ

محدثِ دوراں، افقہ زماں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

کے

ایسے تقریباً ایک ہزار فتاویٰ کا مجموعہ جو فتاویٰ رشیدیہ
میں شامل نہیں اور ابتک غیر مطبوعہ یا ناپید تھے

تلاش، جمع و ترتیب اور حواشی

نور الحسن راشد کاندھلوی

ناشر

حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی

کاندھلہ ضلع پربدھ نگر (مظفر نگر) یوپی، انڈیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

باقیات فتاویٰ رشیدیہ

محدثِ دوراں، افقہ زماں حضرت مفتی

مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

تلاش، تحقیق، ترتیب، حواشی ومقدمہ: نور الحسن راشد کاندھلوی صاحب

مزید حواشی وافادات: شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند حضرت مفتی سعید احمد پالن پوری صاحب

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

معاونین خصوصی: مفتی محمد اقبال صاحب + مفتی محمد امجد حسین صاحب

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

باقیات فتاوی رشیدیہ

محدث دوراں، فقیہ زماں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی

کے ایسے تقریباً ایک ہزار فتاوی کا مجموعہ جو فتاوی رشیدیہ
میں شامل نہیں اور اب تک غیر مطبوعہ یا ناپید تھے

تلاش، جمع و ترتیب اور حواشی

نور الحسن راشد کاندھلوی

ناشر

حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی

کاندھلہ ضلع پربدھ نگر (مظفر نگر) یوپی، انڈیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

باقیات فتاویٰ رشیدیہ

محدث دوراں، افقہ زماں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے
تقریباً ایک ہزار ایسے فتاویٰ کا مجموعہ
جو فتاویٰ رشیدیہ میں شامل نہیں اور چند کے علاوہ تمام غیر مطبوعہ اور نہایت
نادر و کم یاب تھے

جمع و ترتیب حواشی اور مقدمہ

نور الحسن راشد کاندھلوی

مزید حواشی وافادات

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دام ظلہ

شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند

ناشر

حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی

کاندھلہ، ضلع پربدہ نگر (مظفر نگر) یوپی - انڈیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

© Noorul Hasan Rashid Kandhlavi

BAQIYAT-E- FATAWA RASHIDIA

Compiled by, Footnotes & Preface :

Noorul Hasan Rashid Kandhlavi

جملہ حقوق نشر و طباعت برائے جامع و مرتب محفوظ ہیں!

پاکستان میں ہماری تمام مؤلفات و مطبوعات اور باقیات فتاویٰ رشیدیہ کے جملہ حقوق طباعت

جناب سجاد الٰہی صاحب

27/A لوہا بازار، مال گودام روڈ، لاہور: ۵۳۹۲۷

Ph: 3004682752

کے نام محفوظ ہیں۔

اشاعت کے خواہاں اصحاب اور ادارے سجاد الٰہی صاحب سے رابطہ فرمائیں۔

پاکستان میں ہماری کتابوں کی طباعت کے لئے جن اداروں یا شخصیات کے نام، ہماری گذشتہ کتابوں پر چھپے ہیں، وہ سب منسوخ اور کالعدم ہیں۔

کتاب :	باقیات فتاویٰ رشیدیہ
فتاویٰ :	حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ
جمع و ترتیب اور حاشیہ مقدمہ وغیرہ:	نور الحسن راشد کاندھلوی
کل صفحات:	الف : ابتدا اور فہرست مندرجات
	ب: مقدمہ متعلقات
	ج : اصل کتاب مع ضمائم
طبع اول :	ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ / مارچ ۲۰۱۲ء
قیمت :	تین سو پچاس روپے/350
کمپوزنگ:	شہاب الدین قاسمی بستوی، مفتی الٰہی بخش اکیڈمی کاندھلہ، مظفر نگر یوپی
مطبع :	ایچ۔ ایس آفسیٹ پرنٹرس، دریا گنج، نئی دہلی فون: 23244240

ناشر

حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی

کاندھلہ، ضلع پربدھ نگر (مظفر نگر) یوپی، انڈیا

Mufti Elahi Bakhsh Academy

MAULVIYAN- KANDHLAD Distt. Parbudh Nagar.247775

Mb.09358667219

مفتی الٰہی بخش اکیڈمی کاندھلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

toobaa-elibrary.blogspot.com

باقیاتِ فتاویٰ رشیدیہ

فتاویٰ

محدث دوراں، افقہ زماں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبَّنَا

تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگ قبول
پھول، کچھ میں نے چنے ہیں، ان کے دامن کے لئے

(اقبال)

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

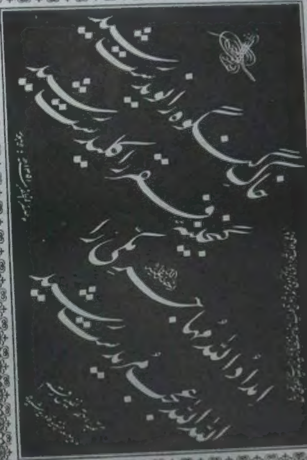

toobaa-elibrary.blogspot.com

فہرست مشتملات

ایک نظر میں

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱	آغاز وابتداء	۳
۲	فہرست مقدمہ	۸
۳	فہرست مندرجات باقیات فتاویٰ رشیدیہ	۱۲
۴	توثیق حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب	۵۱
۵	کلمات خیر وبرکت حضرت مولانا مفتی افتخار الحسن صاحب کاندھلوی	۵۲
۶	تصدیق وتعلیق حضرت مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری	۵۳
۷	تحسین حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب اعظمی	۵۵
۸	معروضات مؤلف	۵۶
۹	فہرست مقدمہ [حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ فتاویٰ رشیدیہ اور زیر نظر مجموعہ باقیات فتاویٰ رشیدیہ]	۶۷
۱۰	توضیح واشارات ومخففات کتب ومجموعہ فتاویٰ [جن سے یہ فتاویٰ اخذ کئے گئے ہیں]	الف، ب
۱۱	آغاز باقیات فتاویٰ رشیدیہ	۱
۱۲	حضرت مولانا گنگوہی کے آثار علمیہ، خودنوشت فتاویٰ اور فتاویٰ رشیدیہ کی پہلی اور قدیم اہم طباعتوں کے عکس	از:۶۰۱ تا:۶۰۸

فہرست مضامین مقدمہ

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ
اور زیر نظر مجموعہ باقیات فتاویٰ رشیدیہ

نمبر شمار	عناوین	صفحہ
۱	وطنی تاریخی پس منظر	۶۸
۲	شجرۂ نسب	۷۰
۳	والد ماجد	۷۰
۴	ولادت وطفولیت	۷۱
۵	ابتدائی تعلیم اور ان کے استاذ	۷۱
۶	حضرت مولانا گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم کے ہم سبق ہونے کی روایات	۷۲
۷	تلاش معاش ملازمت اور تجارت کتب	۷۳
۸	درس وتعلیم کی ابتداء اور پہلے شاگرد	۷۴
۹	محدثانہ شان اور فقہائے محدثین میں عالی مرتبہ	۷۵
۱۰	صحیح بخاری، ترمذی وغیرہ کی درسی تقریریں	۷۸
۱۱	حضرت کے شاگرد اور مستفیدین کی تعداد کا ایک اندازہ	۸۰
۱۲	فقہ میں عالی مرتبہ اور شان تفقہ	۸۱
۱۳	ذوق سلوک ومعرفت	۸۳
۱۴	شاہ سلیمان تونسوی یا شاہ عبدالغنی مجددی سے بیعت کا خیال	۸۳
۱۵	تھانہ بھون کا ایک غیر متوقع سفر اور حضرت حاجی صاحب سے اچانک بیعت	۸۴
۱۶	مولانا شیخ محمد صاحب سے اختلاف اور مناظرہ کی روایت پر ایک نظر	۸۵
۱۷	حضرت مولانا سے پہلی بیعت اور افادہ کا سلسلہ دراز	۸۶
۱۸	برسبیل تذکرہ	۸۶
۱۹	حضرت مولانا کا ایک اہم خواب اور حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلوی سے اس کی تعبیر	۸۷
۲۰	سلوک وتربیت میں طریقہ نقشبندیہ مجددیہ، خصوصاً حضرت سید آدم بنوری کی تعلیمات کو پسند کرتے تھے	۸۸
۲۱	حضرت مولانا کا مقام ومرتبہ پیر ومرشد کی نگاہ میں	۸۹
۲۲	حضرت گنگوہی خود اپنی نگاہ میں	۸۹
۲۳	حضرت مولانا کا، حضرت حاجی امداد اللہ سے اپنی خاص کیفیات کا تذکرہ	۹۰
۲۴	حضرت حاجی صاحب کا تأثر وارشاد	۹۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۵	متوسلین اور مسافران راہ سلوک کے لئے چند اصول اور ضوابط	۹۰
۲۶	تحریک ۱۸۵۷ء میں شرکت اور اس کی عملی جدوجہد	۹۱
۲۷	مجموعی اصلاحی خدمات نیز دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور کے فکر و مزاج کی تشکیل	۹۳
۲۸	وفات	۹۷
۲۹	حضرت مولانا گنگوہی اپنوں اور پرایوں کی نظر میں	۹۸
۳۰	حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی کے ارشادات	۹۸
۳۱	حضرت حاجی امداداللہ کے کلمات عالیہ	۹۸
۳۲	[illegible]	[illegible]
۳۳	[illegible]	۱۰۱
۳۴	[illegible] عقیدت	۱۰۲
۳۵	[illegible]	۱۰۲
۳۶	[illegible]	[illegible]
۳۷	[illegible]	[illegible]

(۴)

فقہ و فتاوی نیز فتاوی رشیدیہ کے خطی اور مطبوعہ نسخے

۳۸	[illegible]	[illegible]
۳۹	[illegible]	[illegible]
۴۰	[illegible]	[illegible]
۴۱	[illegible]	۱۱۳
۴۲	[illegible]	۱۱۵
۴۳	[illegible]	[illegible]
۴۴	[illegible]	[illegible]
۴۵	[illegible]	[illegible]
۴۶	[illegible]	[illegible]
۴۷	[illegible]	[illegible]
۴۸	[illegible]	[illegible]
۴۹	[illegible]	[illegible]
۵۰	[illegible]	[illegible]
۵۱	[illegible]	[illegible]
۵۲	[illegible]	[illegible]
۵۳	[illegible] رسالہ تحقیق الضاد والسالم	[illegible]
۵۴	[illegible]	۱۲۱
۵۵	[illegible]	۱۲۱
۵۶	[illegible]	[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

۸۳	[illegible]	[illegible]
۸۴	[illegible]	[illegible]
۸۵	[illegible]	[illegible]
۸۶	[illegible]	[illegible]
۸۷	[illegible]	[illegible]
۸۸	[illegible]	[illegible]
۸۹	[illegible]	[illegible]
۹۰	[illegible]	[illegible]
۹۱	[illegible]	[illegible]
۹۲	[illegible]	[illegible]
۹۳	[illegible]	[illegible]
۹۴	[illegible]	[illegible]
۹۵	[illegible]	[illegible]
۹۶	[illegible]	[illegible]
۹۷	[illegible]	[illegible]
۹۸	[illegible]	[illegible]
۹۹	[illegible]	[illegible]
۱۰۰	[illegible]	[illegible]
۱۰۱	[illegible]	[illegible]
۱۰۲	[illegible]	[illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	حضرت مفتی کفایت اللہ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	۵۰
[illegible]	[illegible]	۵۰
۸۵	حاشیہ مطبوعہ [illegible]	۵۰
۸۶	خلاصہ فتاویٰ رشیدیہ قدیمی	۵
۸۷	[illegible]	۵
۸۹	[illegible]	۵۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

فہرست مندرجات

باقیات فتاویٰ رشیدیہ

پہلا باب

کتاب الایمان والعقائد

ایمان اور کفر کے مباحث ومتعلقات

نمبر شمار	مندرجات ومسائل	صفحہ
۱	ایمان اور اسلام کی پہچان اور ان کا باہمی امتیاز کیا ہے؟	
۲	مسلم اور مومن میں فرق؟	
۳	کافر اور مشرک کی پہچان؟	
۴	اللہ تعالیٰ کی خاص صفات کا کسی اور کے [illegible]	۲
۵	مومن وہ ہے جو ظاہر وباطن دونوں پہلوؤں سے ہو	۳
۶	ایمان اور دل کا تعلق [illegible]	۳
۷	کلمات کفر کا ارتکاب اور اس کا حکم؟	۳
۸	قرآن کریم سے سجدۂ تحیت کا منسوخ [illegible]	[illegible]
۹	قرآن کریم کے الفاظ کو تصرف کرکے [illegible]	۵
۱۰	مزارات اور غیر اللہ کو سجدہ کرنا؟	۵
۱۱	طوف قبور کے [illegible] ہونے اور قیدِ تعظیمی [illegible]	۷
۱۲	[illegible] اور مسجدوں کے طوف [illegible]	۸
۱۳	[illegible] استہزاء کلمۂ کفر [illegible] کا کیا حکم ہے؟	۹
۱۴	[illegible] ہوتا ہے یا نہیں؟	۹
۱۵	[illegible] کے کم زیادہ ہونے میں علماء کے [illegible]	۹
۱۶	[illegible]	۱۱
۱۷	دین میں مشتبہ امور سے احتیاط ضروری ہے	۱۲
۱۸	یاس کی توبہ مقبول ہے ایمان قبول نہیں؟	۱۳
۱۹	[illegible]	۱۴
۲۰	علماء اور دینی کتابوں کی توہین کرنے والا فاسق اور بددین ہے۔	۱۴
۲۱	کسی مسلمان کو بلا کسی وجہ کے کافر کہنا؟	۱۵
۲۲	دنیاوی معاملات کی وجہ سے کسی عالم کو [illegible]	۱۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

٢٣	نیچریوں سے متعلق کیا حکم ہے؟	١٧
٢٤	یزید کا فر ہے یا مسلمان؟	١٨
٢٥	مروان بن الحکم سے متعلق چند سوالات	[illegible]
٢٦	اہل عرب کے جو اقوال خلاف شریعت ہوں وہ مردود ہیں	١٩
	"شیعیت"	
٢٧	ہندوستان کے شیعوں کا کافر ہونا ثابت ہے	١٩
٢٨	افضلیت شیخین کا منکر رافضی ہے	١٩
٢٩	حضرت شیخین کی حضرت علیؓ پر فضیلت قطعی ہے یا ظنی؟	٢٣
٣٠	کمالات ولایت کی وجہ سے حضرت علیؓ کی افضلیت کا درجہ؟	٢٣
٣١	حضرت علیؓ کی تدفین سے متعلق ایک معروف روایت کی حقیقت	٢٦
٣٢	حضرات حسنین حضرت امیر معاویہؓ سے افضل ہیں	٢٦
٣٣	حضرت حسینؓ نے یزید سے بیعت کیوں نہیں کی تھی؟	٢٨
٣٤	یزید کی خلافت کے انعقاد اور حضرت حسینؓ کے خروج کی تحقیق	٢٩
٣٥	سب شیخین اگر کفر ہے تو قاتلان حسینؓ کیوں کافر نہیں؟	٣٠
٣٦	حضرت حسینؓ کا سر مبارک کہاں دفن ہے؟	٣٠

٣٧	حضرت حسینؓ سے منسوب ایک [illegible] قصے کی [illegible]	٣٠
٣٨	[illegible]	٣٢
٣٩	حضرت [illegible]	٣٣
	مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیت	
٤٠	مرزا قادیانی کا مثیل عیسیٰ ہونے کا عقیدہ فاسد اور سلف وخلف کے خلاف ہے	٣٣
٤١	[illegible]	٣٣
٤٢	مرزا غلام احمد [illegible]	٣٥
٤٣	مرزا غلام احمد [illegible] شیطان ہے	٣٥
٤٤	[illegible]	٣٦
	مرزا قادیانی اور قادیانیت کے متعلق علمائے دیوبند کے فتوی	
الف	فتوی حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری	٣٦
ب	فتوی حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن دیوبندی	٣٦
ج	فتوی شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی	٣٧

toobaa-elibrary.blogspot.com

بدعات ورسومات

۸۹	قبر کے پاس بیٹھ کر [illegible] شریف پڑھنے کا حکم	۱۰۹
۹۰	ایصال ثواب کے لئے [illegible]	۱۰۹
۹۱	قبروں پر پھول اور [illegible]	۱۰۹
۹۲	[illegible]	۱۰۹
۹۳	[illegible]	۱۰۹
۹۴	بزرگوں کی قبروں کا طواف حرام ہے	۱۰۹
۹۵	تصویر روضۂ مطہرہ وغیرہ کو بوسہ دینا؟	۱۰۹
۹۶	قبر کا بوسہ دینا حرام ہے	۱۰۹
۹۷	قبروں پر گنبد اور پختہ عمارتیں بنانا منع ہے	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

اذان سے متعلق بدعات

۹۸	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible] رشید احمد گنگوہی	[illegible]
۹۹	[illegible]	[illegible]

متفرق بدعات

۱۰۰	چند مسائل کی تحقیق جن کو ایک شخص نے اہل سنت کا عقیدہ بتایا ہے	۱۰۹
۱۰۱	[illegible]	[illegible]
۱۰۲	[illegible]	[illegible]
۱۰۳	[illegible]	[illegible]
۱۰۴	[illegible]	[illegible]
۱۰۵	[illegible]	[illegible]

دوسرا باب

کتاب الطهارت

پانی کے مسائل

نمبر	[illegible]	صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰۸	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۱۱	کنویں کے پانی کے مسائل میں وسعت ضروری ہے	۲۸
☆	تحقیق [illegible] حضرت مولانا گنگوہی	۲۸
۱۱۲	اگر دو کنویں ایک ہاتھ کے فاصلے پر ہوں تو ایک کے ناپاک ہونے سے دوسرا ناپاک ہو جائے گا؟	۲۹
۱۱۳	ڈھیکلی کے کھینچے ہوئے پانی کا حکم	۳۰
۱۱۴	جو پانی درختوں کے پتوں [illegible] خراب ہو گیا ہو اس کا حکم	۳۰
۱۱۵	اگر کنویں میں استعمالی جوتا گر پڑے تو؟	۳۰
۱۱۶	اگر گدھا کنویں میں گر جائے تو کیا حکم ہے	۳۰

پاکی اور ناپاکی کے مسائل

۱۱۷	اگر نجاست قمیص پر [illegible] تو کیا حکم ہے	۳۱
۱۱۸	اگر بدن پاک ہے اور کپڑا گیلا یا اس کا عکس تو کیا حکم ہے	۳۱
۱۱۹	اگر بدن کا [illegible] نجاست [illegible] تو پورے جسم کا دھونا ضروری ہے	۳۱
۱۲۰	کتے کا پسینہ پاک ہے یا نجس [illegible]	۳۲
۱۲۱	اگر چھپکلی [illegible] تو کیا حکم ہے	۳۲
۱۲۲	[illegible]	۳۲
۱۲۳	[illegible]	۳۲
۱۲۴	[illegible]	۳۳
۱۲۵	[illegible]	۳۳
۱۲۶	[illegible]	۳۳
۱۲۷	[illegible]	۳۳
۱۲۸	[illegible]	۳۳
۱۲۹	[illegible]	۳۳
۱۳۰	[illegible]	۳۳
۱۳۱	[illegible]	۳۳
۱۳۲	[illegible]	۳۳
۱۳۳	[illegible]	۳۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۳۴	[illegible]	۱۳۵
۱۳۵	[illegible] کے کپڑے کے جسم کا مادہ [illegible]	۱۳۵
۱۳٦	[illegible]	۱۳۵

طہارت کے متفرق مسائل

۱۳۷	[illegible] پیشاب جاری رہتا ہو اس کا کیا حکم ہے؟	۱۳٦
۱۳۸	استنجاء کرتے وقت اگر ہوا خارج ہو تو [illegible]	۱۳٦
۱۳۹	[illegible]	۱۳۷

رنگوں کے پاک یا ناپاک ہونے کا بیان اور متعلقہ مسائل

۱۴۰	[illegible]	۱۳۷
۱۴۱	[illegible]	۱۳۷
۱۴۲	[illegible]	۱۳۷
۱۴۳	[illegible]	۱۳۷
۱۴۴	[illegible]	۱۳۷
۱۴۵	[illegible]	۱۳۷

حیض ونفاس اور متعلقہ مسائل

۱۴٦	حیض کی غیر متعینہ مدت میں اکثریت کا خیال کیا جائے گا	۱۳۸
۱۴۷	[illegible]	۱۳۸
۱۴۸	[illegible]	۱۳۸
۱۴۹	[illegible]	۱۳۸
۱۵۰	ایام حمل میں خون آنے کی وجہ سے نماز روزہ ترک نہ کرے	۱۳۸
۱۵۱	حیض ونفاس کی حالت میں سجدہ تلاوت [illegible]	۱۳۹
۱۵۲	[illegible]	۱۳۹
۱۵۳	[illegible]	۱۳۹
۱۵۴	[illegible]	۱۳۹
۱۵۵	[illegible]	۱۴۰
۱۵٦	[illegible]	۱۴۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۵۷	[illegible]	
۱۵۸	[illegible]	

تیمم

۱۵۹	جنبی کو غسل اور وضو کے [illegible] ایک ہی نیت کافی ہے	
۱۶۰	سفر کی حالت میں جب تک مجبور ہو تیمم کا کیا حکم ہے؟	

کتاب الصلوٰۃ

اذان، اوقات صلوٰۃ اور مسائل صلوٰۃ

[illegible]	[illegible]	صفحہ
۱۶۱	[illegible] حی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہنا"	[illegible]
۱۶۲	تثویب اور اذان کا جواب؟	[illegible]
۱۶۳	اذان کے بعد لوگوں کو جماعت کے لیے بلانا؟	[illegible]
۱۶۴	[illegible] نہیں کرتے وہ سخت گنہگار ہیں	[illegible]
۱۶۵	سایہ اصلی کی تحقیق اور ظہر اور عصر کا وقت [illegible]	[illegible]
۱۶۶	[illegible]	[illegible]
۱۶۷	[illegible]	[illegible]
۱۶۸	[illegible]	[illegible]
۱۶۹	[illegible]	[illegible]
	[illegible]	

سمت قبلہ اور متعلقہ مسائل

۱۶۸	[illegible]	[illegible]
۱۶۹	[illegible]	[illegible]
۱۷۰	[illegible]	[illegible]
۱۷۱	[illegible]	[illegible]

سترہ

۱۷۲	[illegible]	[illegible]
۱۷۳	[illegible] قدر فاصلے سے گزرنے کی اجازت ہے؟	[illegible]
۱۷۴	[illegible] کے سے گزرنے سے باز رہے تو اس سے لئے [illegible]	۱۵۹

امامت و جماعت کے مسائل و متعلقات

۱۷۵	[illegible] کی تکبیر کے بعد	[illegible]

۱۷۶	[illegible]	۵۶
۱۷۷	[illegible]	۵۷
۱۷۸	نابالغ بچہ جماعت میں کس جگہ کھڑا ہو؟	۵۷
۱۷۹	وہ شخص جو قرآن شریف اچھا پڑھتا ہے اس کی امامت	۵۸
۱۸۰	بے ریش لڑکا جو حافظ ہو اس کی امامت؟	۵۹
۱۸۱	[illegible]	۶۰
۱۸۲	[illegible]	۶۱
۱۸۳	[illegible]	۶۱
۱۸۴	[illegible]	۶۱
۱۸۵	[illegible]	[illegible]
۱۸۶	[illegible]	[illegible]
۱۸۷	[illegible]	[illegible]
۱۸۸	[illegible]	[illegible]
۱۸۹	[illegible]	[illegible]
۱۹۰	[illegible]	۶۲
۱۹۱	[illegible]	۶۲
۱۹۲	[illegible]	۶۳
۱۹۳	عورت کا [illegible]	۶۳
۱۹۴	[illegible]	۶۴
۱۹۵	غیر مقلد [illegible] کی امامت کا حکم؟	۶۴
۱۹۶	[illegible] غیر مقلدین کے پیچھے نماز کا حکم؟	۶۴
۱۹۷	[illegible] سے متعلق چند مسائل کی تحقیق	۶۵
۱۹۸	مقتدی [illegible] امام نے [illegible] صورت میں بھی مقتدی [illegible]	۶۹
۱۹۹	[illegible] شریک ہے	۶۶
۲۰۰	اگر مقتدی مسجد سے باہر [illegible] امام مسجد میں ہو تو کیا حکم ہے؟	۶۹
۲۰۱	[illegible]	۶۶
۲۰۲	[illegible]	۶۶

۲۰۳	[illegible]	۲۱
۲۰۴	[illegible] سے سب مقتدیوں کی نماز فوت گئی تو اس کے لئے اس مسجد میں جماعت ثانی کا حکم؟	۲۱۸
۲۰۵	[illegible] کا حکم اور اس کا ثواب؟	۲۰
۲۰۶	[illegible] وجہ سے ترک جماعت معتاد امام سے پہلے نماز پڑھ لینا؟	۱۸
۲۰۷	[illegible]	۱۸
۲۰۸	[illegible]	۱۹
۲۰۹	[illegible]	[illegible]
۲۱۰	[illegible]	۱۹
۲۱۱	[illegible]	۱۹
۲۱۲	[illegible] سے متعلق [illegible]	۱۵
۲۱۳	[illegible]	[illegible]
۲۱۴	[illegible] انہیں کسی طرح سے جماعت [illegible]	[illegible]
۲۱۵	[illegible]	[illegible]
۲۱۶	[illegible]	[illegible]
۲۱۷	[illegible]	[illegible]
۲۱۸	[illegible]	[illegible]
۲۱۹	[illegible]	[illegible]
۲۲۰	[illegible]	[illegible]
۲۲۱	[illegible]	[illegible]
۲۲۲	بغیر جماعت امام سے پڑھنے میں [illegible] کا حکم؟	[illegible]
۲۲۳	[illegible] کا حکم؟	[illegible]
۲۲۴	[illegible]	[illegible]
۲۲۵	[illegible]	[illegible]
۲۲۶	[illegible]	[illegible]
۲۲۷	[illegible]	[illegible]
۲۲۸	[illegible]	[illegible]
۲۲۹	[illegible]	[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

سنتوں اور نوافل کے مسائل

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سفر اور مسافت قصر کے مسائل

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابواب الجنائز

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]	[illegible]	[illegible]

کتاب الزکوٰۃ

سوال نمبر	مسائل حسب ذیل	صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]

کتاب الصوم

روزے سے متعلق مسائل

سوال نمبر	مسائل حسب ذیل	صفحہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]

تراویح سے متعلق مسائل

رویت ہلال کے مسائل

نمبر شمار	عنوانات مسائل	صفحہ
۳۶۱	جس گاؤں میں عید جائز [illegible] ہے	۲۱۸
۳۶۲	اگر کوئی شخص [illegible] کے [illegible] عید [illegible] ہونے کی اطلاع ہوئے تو؟	۲۱۹

عیدین اور متعلقات عیدین

نمبر شمار	عنوانات مسائل	صفحہ
۳۶۳	صدقۂ فطر میں ستو دینے کا کیا حکم ہے؟	۲۱۹
۳۶۴	حضرت عثمان کا خطبہ عیدین نماز سے پہلے پڑھنے کی وجہ اور اردو میں خطبہ کا حکم؟	۲۱۹
۳۶۵	کیا عیدین کی نمازوں میں زبان سے تکبیرات کی نیت کرنا ضروری ہے؟	۲۱۹
۳۶۶	عیدین اور جمعہ اگر فوت ہو جائیں تو کیا کریں؟	۲۲۰
۳۶۷	اگر کسی وجہ سے مقتدی کی جمعہ یا عید کی نماز فاسد ہوگئی تو وہ کیا کرے؟	۲۲۰
۳۶۸	عیدگاہ میں ممتاز اور بااثر لوگوں کے لئے جگہ خاص کر لینے کا حکم؟	۲۲۰
۳۶۹	عید کے موقع پر انعام وغیرہ دینا اور دعوت؟	۲۲۱
۳۷۰	عید کے دن سویاں پکانے کو ضروری سمجھنا؟	۲۲۱
۳۷۱	عصر کے بعد اور لہو ولعب کے ساتھ عید کی نماز؟	۲۲۱
۳۷۲	عیدین کے بعد بطور خاص مصافحہ کرنے کا حکم؟	۲۲۲
۳۷۳	مصافحہ عیدین	۲۲۲
۳۷۴	تکبیرات تشریق عید کی نماز کے بعد بھی واجب ہیں	۲۲۲

چھٹا باب

کتاب الاضحیہ

قربانی اور چرم قربانی کے مسائل

نمبر شمار	عنوانات مسائل	صفحہ
۳۷۵	قربانی واجب ہے	۲۲۳
۳۷۶	قربانی [illegible] میں [illegible]	۲۲۳
۳۷۷	اپنے [illegible] میں [illegible] ذی الحجہ کی [illegible] قربانی [illegible]	۲۲۳
۳۷۸	اگر قربانی واجب تھی [illegible] قربانی [illegible] کیا کرنا چاہئے؟	۲۲۴
۳۷۹	قیمت دینے سے قربانی ادا نہیں ہوگی	۲۲۴
۳۸۰	مردہ کی جانب سے کی گئی قربانی کا حکم؟	۲۲۵
۳۸۱	اگر کسی وجہ سے دس ذی الحجہ کو نماز نہیں پڑھی گئی تو اس دن زوال کے بعد قربانی کا حکم؟	۲۲۵
۳۸۲	جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی ایسے مقامات [illegible] کے بعد قربانی؟	۲۲۵
۳۸۳	عید الاضحی کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت [illegible] ہے	۲۲۵
۳۸۴	قربانی میں کتنے حصے ضروری ہیں؟	۲۲۵
۳۸۵	قربانی کے گوشت میں [illegible] شریک [illegible] گوشت میں [illegible] کا حکم؟	۲۲۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

كتاب النكاح والطلاق

كتاب الحج

toobaa-elibrary.blogspot.com

نمبر	عنوان	صفحہ
۳۳۸	نکاح میں اجرت باندھنے کے معنی	۲۴۵
۳۳۹	باپ کی غیر حقیقی بیٹی [illegible] نکاح [illegible]	۲۴۶
۳۴۰	گواہ اور وکیل ایجاب وقبول کی طرف [illegible]	۲۴۷
۳۴۱	[illegible] نکاح [illegible] مقاطعہ [illegible]	۲۴۷
۳۴۲	بت پرست کو مسلمان [illegible] شادی [illegible] ہے یا نہیں؟	۲۴۸
۳۴۳	چار سے زائد باندیاں رکھنے اور ان سے مباشرت کرنے کا حکم	۲۴۸
۳۴۴	شوال کے مہینے میں نکاح کرنا؟	۲۴۸
۳۴۵	نکاح کے وقت اگر [illegible] راضی نہ ہو تو؟	۲۴۹
۳۴۶	شادی کے بعد داماد سے رقم لینے کی رسم کیسی ہے؟	۲۴۹
۳۴۷	نکاح کے وقت تجدید ایمان اور کلمہ پڑھانے کا معمول؟	۲۴۹
۳۴۸	نکاح میں [illegible] کی رعایت صحیح نہیں	۲۵۰
۳۴۹	محفل نکاح میں کس قسم کا دف بجانے کی اجازت ہے؟	۲۵۰
۳۵۰	کیا دف صرف نکاح کیلئے مباح ہے؟	۲۵۱
۳۵۱	شادی کی چند رسومات کا حکم؟	۲۵۱
۳۵۲	جس مجلس نکاح میں ناچ رنگ ہو اس میں شرکت؟	۲۵۳
۳۵۳	جس مجلس میں ناچ گانا ہو اس کے شرکاء اور اس نکاح کا حکم؟	۲۵۴
۳۵۴	جس شادی میں خلاف شرع کام ہوں اس میں شریک نہ ہو	۲۵۵
۳۵۵	[illegible]	۲۵۵
۳۵۶	[illegible] کا حکم؟	۲۵۵
۳۵۷	نکاح کے وقت [illegible] پینا؟	۲۵۵
۳۵۸	شادی کے موقع پر [illegible]	۲۵۶
۳۵۹	[illegible] سے نکاح خوانی لینا؟	۲۵۶
۳۶۰	[illegible] کی حیثیت کیا ہے؟	۲۵۷
۳۶۱	[illegible]	۲۵۸
۳۶۲	نابالغ [illegible] نکاح فسخ کرنے کا اختیار کب تک ہے؟	۲۵۸
۳۶۳	کسی عورت کے متعلق بیوی ہونے کے دعوے کا حکم؟	۲۵۹
۳۶۴	عورتوں کو رخصت کرنے کی ایک ناجائز بری رسم اور اس کا گناہ؟	۲۵۹
۳۶۵	[illegible] سے نکاح نہیں ٹوٹتا	۲۶۰
۳۶۶	تعزیہ کو اگر اچھا سمجھ کر دیکھے تو؟	۲۶۰
۳۶۷	زوجین کا ایک دوسرے کے خاص مقام کو برہنہ دیکھنا؟	۲۶۰
۳۶۸	جنابت کی حالت میں عضو خاص کو دھوئے بغیر صحبت کا حکم؟	۲۶۰
۳۶۹	اپنی بیوی کو کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ انزال کرانا صحیح نہیں۔	۲۶۱

toobaa-elibrary.blogspot.com

۳۷۰	عورت کی خلقت کا عورت کے مضمون سے خلاف ہونا بھی اس سے خلاف مجموعہ فطری تعلق صحیح نہیں	۲۶۱
۳۷۱	جو عورت نہ پاک ہونے کی غلط بھی ہو گی اور شوہر سے قربت کی بعد میں ہو گیا ہو؟	۲۶۱
۳۷۲	حائضہ یا عدت والی عورت وغیرہ کا میں خون میں جو عقد ہو ہے اس وقت صحبت؟	۲۶۱
۳۷۳	مرد اس کے ہاتھ سے شہوت اور بنی نوع عورتوں سے مانع ہوکر سماعی تعلق ہو ہے؟	۲۶۱

والداور شوہر کے شرعی حق کس کو اولیت ہے، اس کی تحقیق

۳۷۴ الف	شوہر اور والد کے حقوق میں موازنہ	۲۶۲
۳۷۴ ب	چند اہم سوالات	۲۶۴
	نقل جواب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی	۲۶۵
	جواب دیگر حضرت از مولانا رشید احمد گنگوہی	۲۶۹
	نقل جواب استفتاء از علمائے دیوبند	۲۷۱
	نقل جواب استفتاء از علمائے دہلی	۲۷۲
	نقل فتوی مولانا محمد حسین بٹالوی	۲۷۳

الطلاق

۳۷۵	الفاظ کنایہ سے نیت کئے بغیر طلاق کا حکم؟	۲۷۷
۳۷۶	طلاق میں الفاظ کنایہ کا حکم؟	۲۷۷
۳۷۷	الفاظ کنایہ سے بغیر نیت کے طلاق کا حکم؟	۲۷۷
۳۷۸	طلاق دی یعنی چھوڑ دیا طلاق صریح ہے	۲۷۷
۳۷۹	طلاق صریح کس کو کہتے ہیں؟	۲۷۸
۳۸۰	ذہنی بیوی نے تین طلاق کے علاوہ سے کونسی طلاق ہوئی ہے؟	۲۷۸
۳۸۱	ایک طلاق تین طلاق اور پچاس طلاق کہا تو تینوں طلاقیں واقع ہوگئیں؟	۲۷۸
۳۸۲	جب گھر سے چلی گئی تو طلاق ہی ہے، اس سے طلاق کا حکم؟	۲۷۹
۳۸۳	تیری ماں یا تری جنتی پر طلاق کہنے سے طلاق کا حکم	۲۷۹
۳۸۴	تعلیق طلاق کے ایک مسئلہ کی تحقیق	۲۷۹
۳۸۵	حبس وجبر کی طلاق؟	۲۸۰
۳۸۶	طلاق سے بغیر گواہوں کے رجوع؟	۲۸۰
۳۸۷	حلالہ میں شرط لگانا اور دوسرے شوہر سے قربت کئے بغیر پہلے سے نکاح؟	۲۸۰
۳۸۸	ظہار کا کفارہ؟	۲۸۰

مفقود شوہر کا حکم

۳۸۹	جس کا شوہر گم ہو اس کے نکاح کا مذہب امام مالک پر فتوی۔	۲۸۱
۳۹۰	جس کا شوہر گم ہوگیا ہو اس کے لئے چار سال بعد نکاح کی اجازت؟	۲۸۱
۳۹۱	کیا مفقود الخبر شوہر کی زوجہ کا نکاح اعلان کرا کر کرنے کی اجازت ہے؟	۲۸۱
۳۹۲	مفقود کی بیوی نے اگر نکاح کر لیا پھر شوہر اول واپس آ گیا تو بیوی کس کو ملے گی؟	۲۸۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

٢٩٢	[illegible]	٢٨٣

ظہار

٢٩٣	[illegible]	٢٨٣
٢٩٥	[illegible]	٢٨٣
٢٩٦	[illegible]	٢٨٣
٢٩٧	[illegible]	٢٨٣
٢٩٨	[illegible]	٢٨٣
٢٩٩	[illegible]	[illegible]
٣٠٠	[illegible]	٢٨٥
٣٠١	[illegible]	٢٨٨

حرمت مصاہرت

٣٠٢	[illegible]	٢٨٨
٣٠٣	[illegible]	٢٨٩
٣٠٤	[illegible]	٢٨٩

رضاعت

٣٠٥	[illegible]	٢٨٩
٣٠٦	[illegible]	٢٨٩
٣٠٧	[illegible]	٢٩٠
٣٠٨	[illegible]	٢٩٠
٣٠٩	[illegible]	٢٩٠
٣١٠	[illegible]	٢٩٠

[illegible]

٣١١	[illegible]	٢٩١
٣١٢	[illegible]	٢٩١
٣١٣	[illegible]	٢٩١
[illegible]	[illegible]	٢٩٢
[illegible]	[illegible]	٢٩٢
[illegible]	[illegible]	٢٩٢
[illegible]	[illegible]	٢٩٢

۵۱۹	[illegible]	۲۹۴
۵۲۰	[illegible]	۲۹۵
۵۲۱	[illegible]	۲۹۵
۵۲۲	[illegible]	۲۹۵
۵۲۳	[illegible]	۲۹۵
۵۲۴	[illegible]	۲۹۶
۵۲۵	[illegible]	۲۹۷
۵۲۶	[illegible]	۲۹۷

نواں باب

کتاب البیوع والمعاملات

نمبر شمار	عنوانات ومسائل	صفحہ
۵۲۷	[illegible] سے پہلے [illegible] ادا کرنا ضروری ہے	۲۹۸
۵۲۸	[illegible]	۲۹۹
۵۲۹	[illegible]	۳۰۰
۵۳۰	[illegible]	۳۰۰
۵۳۱	[illegible]	۳۰۰
۵۳۲	[illegible]	۳۰۰
۵۳۳	[illegible]	۳۰۱
۵۳۴	[illegible]	۳۰۲
۵۳۵	[illegible]	۳۰۲
۵۳۶	[illegible]	۳۰۲
۵۳۷	[illegible]	۳۰۳
۵۳۸	[illegible]	۳۰۳

۵۳۹	[illegible] دھوبی [illegible]؟	۳۰۳
۵۴۰	کسی کے عوض دوسری فصل میں گیہوں لینا؟	۳۰۳
۵۴۱	غلہ کی گرانی پر خوش ہونا اور اس کا انتظار کرنا؟	۳۰۴
۵۴۲	[illegible]	۳۰۴
۵۴۳	[illegible] وقت [illegible]	۳۰۴
۵۴۴	[illegible]	۳۰۵
۵۴۵	[illegible]	۳۰۵
۵۴۶	[illegible] وقت [illegible] متعین [illegible]	۳۰۵
۵۴۷	[illegible]	۳۰۵
۵۴۸	[illegible]	۳۰۶
	پھلوں اور [illegible] کی شرعی بیع کی تحقیق	
۵۴۹	[illegible]	۳۰۶
۵۵۰	[illegible]	۳۰۶
۵۵۱	[illegible]	۳۰۹
۵۵۲	[illegible]	۳۰۹
۵۵۳	[illegible]	۳۱۰
۵۵۴	[illegible]	۳۱۰
۵۵۵	[illegible]	۳۱۰
۵۵۶	[illegible]	۳۱۰
۵۵۷	[illegible]	۳۱[illegible]
۵۵۸	سندی لفافہ اور اسٹامپ کی کی زیادتی کے ساتھ فروخت اور منی آرڈر کا حکم؟	۳۱۱
۵۵۹	روپے کے عوض ریزگاری کم یا زیادہ پیسے لینے کا حکم؟	۳۱۲
	اجارہ	
۵۶۰	کرایہ کے ایک مکان کے معاملہ میں فسخ اجارہ کا حکم؟	۳۱۲
۵۶۱	کرایہ کا مکان خالی کرانے کے لئے جبر کرنا؟	۳۱۳
۵۶۲	سود سے بچنے کے لئے مقررہ مدت سے پہلے مکان خالی کرالینا؟	۳۱۳
	جواب از حضرت مولانا گنگوہیؒ	۳۱۴
۵۶۳	کیا اپنے جائز حق کی وصولی کے لئے کذب [illegible] کی گنجائش ہے۔	۳۱۴
۵۶۴	[illegible] منصوری پیسے [illegible]؟	۳۱۵
	رہن	
۵۶۵	[illegible] کا فائدہ [illegible] یا نہیں؟	۳۱۵
۵۶۶	شے مرہونہ سے نفع اٹھانے کا حکم؟	۳۱۶
۵۶۷	رہن سے نفع [illegible] ایک مسئلہ کی وضاحت	۳۱۶
۵۶۸	[illegible] چیز [illegible] فروخت [illegible]	۳۱۶
	ہبہ	
۵۶۹	[illegible] ایک معاملہ کی شرعی تحقیق؟	۳۱۶
۵۷۰	[illegible] ایک معاملہ کی تحقیق؟	۳۱۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

٥٧١	مرض موت میں بیوی کو ہبہ کا حکم؟	٣١٧
٥٧٢	ہبہ کی ہوئی چیز والد سے وارث واپس لے سکتے ہیں؟	٣١٦
٥٧٣	موہوبہ چیز ورثہ واپس لے سکتے ہیں؟	٣١٦
٥٧٤	ہبہ مشاع میں باپ سے وارث کا رجوع کرنا	٣١٩
٥٧٥	ہبہ مشاع کی تفصیل میں اختلاف سے ایک معاملہ کی تحقیق	٣٢٠
٥٧٦	باپ نے اپنی زندگی میں اپنے بیٹوں کو ہبہ کر کے قبضہ کرا دیا تو اس میں کسی کا حق نہیں	٣٢٢
٥٧٧	اولاد کے حق میں ہبہ کے معتبر ہونے کی تفصیل	٣٢٢
٥٧٨	زکوۃ ساقط کرنے کے لیے ہبہ کے حیلہ کی تحقیق اور حکم؟	٣٢٣
	امانت	
٥٧٩	اگر امانت احتیاط کے باوجود ضائع ہوگئی تو اس کا تاوان؟	٣٢٣
٥٨٠	مال عاریت کے گم ہونے پر ضمان؟	٣٢٣
٥٨١	امین اگر امانت کو رکھ کر بھول جائے تو یہ عذر نہیں	٣٢٥
	سود	
٥٨٢	رشوت دینا اور سود کا کاروبار	٣٢٥
٥٨٣	[illegible]	٣٢٦
٥٨٤	[illegible]	٣٢٦
٥٨٥	[illegible]	٣٢٧
٥٨٦	[illegible]	٣٢٧
٥٨٧	[illegible]	٣٢٧
٥٨٨	مسلمانوں [illegible] قیمت [illegible]	٣٢٨
٥٨٩	[illegible] دعوت قبول کرنی [illegible] اجرت لینی	٣٢٨

احکام الاراضی

عشر اور متعلقہ مباحث و مسائل

٥٩٠	عشر کیا ہے اور یہ فرض ہے یا واجب؟	٣٢٩
٥٩١	عشری زمین کونسی ہے جس پر عشر واجب ہوتا ہے؟	٣٢٩
٥٩٢	ہندوستان کی زمین عشری ہیں؟	٣٢٩
٥٩٣	ہندوستان کی زمین عشری ہیں یا خراجی نیز غلہ میں سے عشر کا حساب کئے بغیر مزدوروں کو غلہ دینا کیسا ہے؟	٣٢٩
٥٩٤	ہندوستان کی زمینیں عشری ہیں یا خراجی؟	٣٣٠

toobaa-elibrary.blogspot.com

۵۹۵	بٹائی کی صورت میں عشر مالک کے ذمہ ہے یا بٹائی والے کے؟	۳۳۰
۵۹۶	مشترکہ زمین کا عشر کون دے گا؟	۳۳۱
۵۹۷	کیا کافروں سے خریدی گئی زمین خراجی ہے؟	۳۳۱
۵۹۸	عشر کی ادائیگی کس کے ذمہ ہے؟	۳۳۱
۵۹۹	عشر کل پیداوار پر ہے یا خرچہ نکال کر باقی ماندہ پر؟	۳۳۲
۶۰۰	عشر کے مصارف کیا ہیں اور اس کا مصرف کے مستحقین کی تنخواہ میں فرق کیا جاسکتا ہے؟	۳۳۲
۶۰۱	عشر قرض ادا ہونے کے بعد دینا ہے یا نہیں؟	۳۳۲
۶۰۲	کیا کاشتکاری کا نقصان دینے سے عشر ساقط ہو جاتا ہے	۳۳۲
۶۰۳	مال گذاری ادا کرنے سے عشر ادا ہو جاتا ہے؟	۳۳۲
۶۰۴	بارش اور نہروں سے سیراب کی جانے والی زمین پر عشر ہے یا نہیں؟	۳۳۲
	عشر کے علاوہ حکومت پر مالگزاری کی تصدیق	۳۳۳
۶۰۵	ٹھیکہ کی صورت میں عشر کس کے ذمہ ہے؟	۳۳۳
۶۰۶	بیچی ہوئی زمین میں عشر کی ترتیب	۳۳۳
۶۰۷	زمین ٹھیکہ پر دینے کی اس کا عشر کس کے ذمہ؟	۳۳۳
۶۰۸	باغ کا عشر مالک کے ذمہ ہے یا خریدار کے؟	۳۳۳
۶۰۹	حکومت کے ٹیکس کی وجہ سے عشر ساقط نہیں ہوتا؟	۳۳۵

اراضی کے متفرق احکام و مسائل

۶۱۰	کسی والیٔ ریاست کی دی ہوئی زمین کی شرعی حیثیت؟	۳۳۵
۶۱۱	ایک والی حکومت کی طرف سے عطا کی ہوئی زمین کا حکم؟	۳۳۶
۶۱۲	ہندوستان میں زمین کے مالک، ان پر قابض افراد ہیں	۳۳۶
۶۱۳	کھیتی میں شرکت کس طرح کی جاسکتی ہے؟	۳۳۷
۶۱۴	کاشتکار اور زمیندار کے معاہدہ کی طرفین کو پابندی ضروری ہے	۳۳۷
۶۱۵	معاہدے کے لوگوں پر جو بیگار مقرر ہے اس کی اور زمینداروں کے بعض نذرانوں کی شرعی حیثیت	۳۳۹
۶۱۶	کھیتی کے شرکاء نے اگر کمی زیادتی طے کرلی تو کیا یہ شرکت صحیح ہے؟	۳۳۹
۶۱۷	خودرو گھاس پر پابندی یا محصول لگانا صحیح نہیں	۳۳۹
۶۱۸	خودرو گھاس، خشک لکڑی اور جنگل کس کی ملکیت ہے؟	۳۴۰
۶۱۹	موروثی کاشتکاری کے ناجائز ہونے کی تحقیق	۳۴۰
۶۲۰	موروثی کاشتکاری شرعاً بے اصل ہے	۳۴۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

دسواں باب

کتاب الوقف

وقف، مساجد اور ان کے متعلقہ مسائل

سوال نمبر	عنوانات مسائل	صفحہ
۴۲۱	[illegible]	۳۴۲
۴۲۲	جوئے میں جیتی ہوئی رقم سے مسجد بنانے کا حکم؟	۳۴۳
۴۲۳	جس مسجد میں حرام مال خرچ ہوا ہو اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟	۳۴۵
۴۲۴	شیعہ یا ہندوؤں [illegible] اور مسجد [illegible] ان سے چندہ [illegible]	۳۴۵
۴۲۵	[illegible] زمین [illegible] مسجد [illegible] اپنے پیسے [illegible]	۳۴۶
۴۲۶	اگر حلال آمدنی سے طوائف کا مکان خرید کر اس میں مسجد بنائی تو کیا حکم ہے؟	۳۴۶
۴۲۷	قربانی کی کھال کا صدقہ واجب ہے، اور اس کا مسجد کی تعمیر یا تنخواہ میں استعمال؟	۳۴۸
۴۲۸	نظریات کے اختلاف کی وجہ سے الگ مسجد بنانا صحیح نہیں	۳۴۹
۴۲۹	برادری سے باہر نکاح کرنے والے کو مسجد آنے سے منع کرنا [illegible]	۳۴۹
۴۳۰	[illegible]	۳۵۰
۴۳۱	[illegible]	۳۵۰
۴۳۲	[illegible]	۳۵۰
۴۳۳	اگر مسجد کی آمدنی اس کی ضرورت سے [illegible] دوسری مسجد میں اس کی [illegible]	۳۵۱
۴۳۴	جس نے مال صدقہ کرنے کی قسم کھائی مسجد میں خرچ کرے اور دینی کتابیں خریدے	۳۵۲
۴۳۵	مسجد سے متصل مسجد کی زمین میں مدرسہ بنانے اور اس پر مسجد کی زائد آمدنی خرچ کرنے کا حکم؟	۳۵۲
۴۳۶	نقارہ بجانے کے لئے وقف شدہ جائیداد کا حکم	۳۵۳
۴۳۷	[illegible]	۳۵۴
۴۳۸	مسجد یا مسافر خانہ کی تعمیر کے لئے چندہ مانگنا اور اس میں سے اپنا خرچ نکال لینا؟	۳۵۴
۴۳۹	[illegible] متولی کی معزولی کا حکم؟	۳۵۴
۴۴۰	متولیٔ وقف، ذاتی ضروریات کے لئے کس قدر رقم خرچ کرسکتا ہے؟	۳۵۵
۴۴۱	متولی [illegible]	۳۵۶
۴۴۲	متولیٔ اوقاف [illegible]	۳۵۶

[illegible]	[illegible]	٣٥٦
[illegible]	[illegible]	٣٥٦
[illegible]	[illegible]	٣٥٧
[illegible]	مسجد کا سامان ذاتی استعمال میں لانا؟	٣٥٧
[illegible]	مسجد کے تیل یا کسی اور چیز کا ذاتی استعمال کیسا ہے؟	٣٥٧
[illegible]	مسجد کا گھڑا پانی بھرنے جانا کیسا ہے؟	٣٥٩
[illegible]	[illegible]	٣٥٩
[illegible]	[illegible]	٣٥٩
[illegible]	[illegible]	٣٥٩
[illegible]	[illegible]	٣٦٠
[illegible]	مسجد میں تھوکنا ... صاف کرنا [illegible]	٣٦١
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
٢٥٩	[illegible] مسجد میں [illegible]	٣١٠
٢٦٠	[illegible] مسجد میں آ [illegible]	٣١١

گیارہواں باب

کتاب الحظر والاباحة

(١)

حلال وحرام پاک اور ناپاک چیزوں کا بیان

فتویٰ نمبر	مندرجات ومسائل	صفحہ
٢٦١	[illegible] کا حکم؟	٣٦٢
٢٦٢	[illegible] نکلنے کا کیا حکم ہے؟	٣٦٢
٢٦٣	[illegible] کا کیا حکم ہے؟	٣٦٢
٢٦٤	مرغی [illegible] لگی ہوئی رطوبت کا کیا حکم ہے؟	٣٦٢
٢٦٥	مرغی کے [illegible]	٣٦٣
٢٦٦	[illegible]	٣٦٣
٢٦٧	[illegible]	٣٦٣
٢٦٨	[illegible]	٣٦٣
٢٦٩	[illegible]	٣٦٣
٢٧٠	[illegible]	٣٦٤

toobaa-elibrary.blogspot.com

۶۷۱	شوہر کے لئے بیوی کے پستان کو منہ میں لینا درست ہے مگر اس کا دودھ پینا؟	۳۶۴
۶۷۲	بعض حرام وحلال چیزوں، کھیلوں اور آداب کا تذکرہ	۳۶۴
۶۷۳	مرغی ذبح کرنے کے بعد اس کے پیٹ سے جو انڈے نکلیں ان کا حکم؟	۳۶۵
۶۷۴	ذبح شدہ مرغی کے پیٹ سے کچے انڈے نکلے ان کا کیا حکم ہے؟	۳۶۵
۶۷۵	مری ہوئی مرغی کے پیٹ سے نکلے ہوئے انڈے کا حکم؟	۳۶۵
۶۷۶	ذبح کے بعد ذبیحہ کے پیٹ سے جو بچہ نکلے اس کا کیا حکم ہے؟	۳۶۵
۶۷۷	مچھلی کے پیٹ سے نکلی ہوئی مچھلی کا کیا حکم ہے؟	۳۶۵
۶۷۸	مچھلی اگر گرمی یا سردی سے مر جائے تو کیا حکم ہے؟	۳۶۶
۶۷۹	گرمی یا سردی سے مری ہوئی مچھلی کی کس طرح تعیین ہو؟	۳۶۶
۶۸۰	طافی مچھلی کی پہچان کیا ہے؟	۳۶۶
۶۸۱	مردہ بکری کے پستان کے دودھ کا حکم؟	۳۶۶
۶۸۲	اگر نامعلوم کبوتر اپنے کبوتروں میں آجائے تو اس کے پکڑنے اور کھانے کا حکم؟	۳۶۶
۶۸۳	نامعلوم کبوتر سے اپنے کبوتر کی نسل پیدا ہوگئی تو اس کا کیا حکم ہے؟	۳۶۶
۶۸۴	کوئی جانور کسی کے گھر سے آجائے تو اس کا حکم؟	۳۶۷
۶۸۵	لاوارث بھینس کے پالنے اور اس کے دودھ کا کیا حکم ہے؟	۳۶۷
۶۸۶	ہندو جو جانور اپنے دیوتاؤں کے لئے نامزد کر کے چھوڑ دیتے ہیں اس کی تفصیل؟	۳۶۷
۶۸۷	طوطا حلال ہے	۳۶۸
۶۸۸	اوجھڑی انتڑی وغیرہ کھانے کا کیا حکم ہے؟	۳۶۸
۶۸۹	کیا شوافع کے نزدیک مور کا کھانا جائز نہیں؟	۳۶۸
۶۹۰	شریر جانور کا زبردستی دودھ نکال لینا؟	۳۶۹
۶۹۱	جانور کے بچے کو اس کی ماں سے علیحدہ کرنا؟	۳۶۸
۶۹۲	گھوڑے بیل وغیرہ کا خصی کرنا کیسا ہے؟	۳۶۸
۶۹۳	خچر کے لئے گھوڑے گدھے کو ملانا کیسا ہے؟	۳۶۸
۶۹۴	گائے بھینس دودھ نکالتے وقت اگر اس میں اپنی دم ڈالدے تو کیا حکم ہے؟	۳۶۹
۶۹۵	کچا لہسن پیاز کھانا صحیح ہے مگر اس کو کھا کر مسجد میں جانا؟	۳۶۹
۶۹۶	ناپاک لوگوں کے ہاتھ کا بنا ہوا گڑ وغیرہ استعمال کرنے کا حکم؟	۳۶۹
۶۹۷	حرام آمدنی والے کے ہاتھ اپنا سامان بیچنا؟	۳۶۹

[illegible]	[illegible]	۳۷۰
[illegible]	حرام مال میں ملی ہوئی حلال آمدنی سے [illegible]	۳۷۰
[illegible]	ناپاک شیرے یا تیل کی فروخت کا حکم؟	۳۷۰
[illegible]	[illegible] کے دوا میں استعمال کا حکم؟	۳۷۰
[illegible]	دواؤں میں نشے والی چیزوں کا استعمال	۳۷۱
[illegible]	جو جز شراب بھی حرام ہے؟	۳۷۱
[illegible]	شراب کے ناپاک ہونے کی وجہ؟	۳۷۱
[illegible]	[illegible]	۳۷۱
[illegible]	[illegible]	۳۷۲
[illegible]	[illegible]	۳۷۲
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]

کتاب الحظر والاباحۃ

(۲)

مردوں اور عورتوں کے بعض مسائل

فتویٰ نمبر	مندرجات ومسائل	صفحہ
[illegible]	داڑھی کی کیا مقدار ضروری ہے؟	۳۷۵
[illegible]	ریش بچہ کے منڈوانے کا حکم؟	۳۷۵
[illegible]	کان کے پاس بڑھے ہوئے داڑھی کے بال تراشنے کا حکم	۳۷۵
[illegible]	بال کٹوانا منڈوانا کس دن افضل ہے؟	۳۷۵
[illegible]	مونچھوں کے تراشنے کی مقدار کیا ہے؟	۳۷۶
[illegible]	گلے کے بال منڈوانے کی حد اور وضو میں داڑھی کی حد	۳۷۶
[illegible]	سر کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ بال رکھنے کا حکم؟	۳۷۶
[illegible]	ابرو اور پلک کے بال کاٹنے کا حکم؟	۳۷۶
[illegible]	[illegible]	۳۷۷
[illegible]	[illegible]	۳۷۷
[illegible]	[illegible]	۳۷۷
[illegible]	[illegible]	۳۷۷

toobaa-elibrary.blogspot.com

۷۲۵	موئے زیر ناف کا قینچی سے کاٹنا اور اس سلسلہ میں حضرت شاہ عبد العزیز کی دی گئی خواب کی تعبیر	۳۷۷
۷۲۶	موئے زہار کو چھپانے کا حکم؟	۳۷۸
۷۲۷	بال اور ناخن کا گندگی میں ڈالنے نیز ان کے متعلق چند احکام؟	۳۷۸
۷۲۸	مہندی اور سیاہ خضاب کا حکم؟	۳۷۸
۷۲۹	تیل کے سیاہ خضاب کا حکم؟	۳۷۸
۷۳۰	سرخ رنگ کے کپڑے استعمال کرنا کیسا ہے؟	۳۷۸
۷۳۱	مردوں کے لئے سرخ رنگ کے کپڑے کا حکم؟	۳۷۹
۷۳۲	ولایتی چھینٹ کا کیا حکم ہے؟	۳۷۹
۷۳۳	مرد کو سونے چاندی کی بوتام اور گھڑی کی زنجیر لینی کیسی ہے؟	۳۷۹
۷۳۴	مردوں کے لئے گھڑی کی چاندی کی زنجیر کا حکم؟	۳۸۰
۷۳۵	عورتوں مردوں کے لئے ایک دوسرے کی مشابہت کا حکم؟	۳۸۰
۷۳۶	کسی بیماری کی وجہ سے لوہے کی انگوٹھی پہننے کا حکم؟	۳۸۰
۷۳۷	تعویذ کے لئے چاندی یا تانبے کے خول کا حکم؟	۳۸۰
۷۳۸	دانتوں میں سونے چاندی کی میخ لگانے کا حکم؟	۳۸۰
۷۳۹	انگریزی بوٹ پہننے کا اور اس کی تجارت کا حکم؟	۳۸۰
۷۴۰	ہر قسم کا موزہ پہننا صحیح ہے؟	۳۸۱
۷۴۱	عورتوں کے لئے کون کون سے زیور ناجائز ہیں اور کون سے جائز؟	۳۸۱
۷۴۲	عورتوں کے لئے کس قسم کے زیور جائز ہیں؟	۳۸۱
۷۴۳	عورتوں کو ناک میں زیور پہننا؟	۳۸۱
۷۴۴	عورت کے لئے مسی لگانے کا حکم؟	۳۸۱
۷۴۵	کاجل لگانے کا حکم؟	۳۸۱
۷۴۶	گلٹ کا زیور پہننا جائز؟	۳۸۱

الحظر والاباحة

(۳)

۷۴۷	والدین کی عزت برادری کے اصولوں پر مقدم ہے	۳۸۲
۷۴۸	بعض برادریوں کی رسومات اور ان کی شرعی حیثیت؟	۳۸۲
۷۴۹	بازاری عورت رکھنے والے سے سلام و تعلقات رکھنا کیسا ہے؟	۳۸۳
۷۵۰	شخص مذکورہ بالا کی حمایت کرنے والے گنہگار ہیں	۳۸۳
۷۵۱	قبلہ رخ ننگا بدن (گندگی) پھینکنے اور اس کا حکم؟	۳۸۴
۷۵۲	ننگے ہو کر پردہ میں گفتگو کرنا کیسا ہے؟	۳۸۴
۷۵۳	استاذ سے بغیر پڑھے صحیح علاج کرنا	۳۸۴
۷۵۴	جنابت کی حالت میں کھانا کھانے کا حکم؟	۳۸۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

۵۵۔	[illegible]	۳۸۵
۵۶۔	[illegible]	۳۸۵
۵۷۔	[illegible]	۳۸۵
۵۸۔	[illegible] کے سامنے کھالے؟	۳۸۵
۵۹۔	[illegible] اصل نہیں؟	۳۸۵
۶۰۔	[illegible] بحیثیت [illegible]	۳۸۶
۶۱۔	کیا ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اور اولاد میں باپ کے امراض کا اثر کیوں ہوتا ہے؟	۳۸۶
۶۲۔	[illegible] ڈالنا کیسا ہے؟	۳۸۶
۶۳۔	سات ستاروں کی تاثیر کا یقین؟	۳۸۷
	جانوروں سے متعلق چند مسائل	
۶۴۔	[illegible] ساتھ پالنا؟	۳۸۷
۶۵۔	[illegible] کیسا ہے؟	۳۸۷
۶۶۔	گرم پانی سے کھٹملوں کا مارنا صحیح ہے؟	۳۸۷
۶۷۔	[illegible]	۳۸۸
۶۸۔	[illegible]	۳۸۸
۶۹۔	[illegible]	۳۸۸
	چوری اور حد وغیرہ کے چند مسائل	
۷۰۔	چوری کے سامان کا خریدنا جائز نہیں	۳۸۸
۷۱۔	چوری کی ہوئی چیز [illegible]	۳۸۸
۷۲۔	چوری [illegible]	۳۸۹
۷۳۔	چوری کی ہوئی چیز کا مالک کے استعمال میں [illegible]	۳۸۹
۷۴۔	[illegible] کے قتل کا حکم	۳۸۹
۷۵۔	[illegible] کا حکم	۳۸۹
	وعظ و نصیحت کے چند احکام و متعلقات	
۷۶۔	[illegible] جگہ درست ہے	۳۹۰
۷۷۔	وعظ و نصیحت کے لئے صلاحیت اور مطلوبہ [illegible]	۳۹۰
۷۸۔	[illegible] ہو مگر محتاط اور باخبر ہو [illegible] صحیح ہے؟	۳۹۱
۷۹۔	[illegible]	۳۹۱
۸۰۔	[illegible] وعظ سنانا جائز ہے	۳۹۲
۸۱۔	[illegible] ہر وقت ہر ایک [illegible]	۳۹۲
۸۲۔	وعظ کے بعد دعا اور مصافحہ میں حرج نہیں	۳۹۷
	علم اور تعلیم سے متعلق چند مسائل و احکام	
۸۳۔	[illegible] طلب علم [illegible] کی ترغیب دی گئی ہے	۳۹۸
۸۴۔	منطق و فلسفہ کی تعلیم ناپسندیدہ ہے	۴۰۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

۸۵	عورتوں کے لیے ... اس میں ... باجماعت	۴۰۲
۸۶	انگریزی ... پڑھنا ... ہے	۴۰۳
۸۷	انگریزی پڑھنا ... ہوگا؟	۴۰۴

تقلید اور عدم تقلید کی شرعی حیثیت

۸۸	تمام ... کی ایک امام کی تقلید ... ہے	۴۰۵
۸۹	اس وقت ایک امام معین کی تقلید ضروری ہے	۴۰۵
۹۰	تمام ... تقلید ... ضروری ہے	۴۰۶
۹۱	چاروں مذاہب اہل حق ہیں ان پر طعن صحیح نہیں	۴۰۹
۹۲	کسی کا مذہب ... غیر مقلد ہونا؟	۴۰۹
۹۳	مقلدین کو مشرک کہنے والا فاسق ہے	۴۱۰
۹۴	غیر مقلد کو مسجد یا مدرسہ سے نکالنا صحیح نہیں	۴۱۰
۹۵	سنت مؤکدہ اور مستحب ... معتبر ہے	۴۱۰
۹۶	مسائل شریعت میں کن لوگوں کا اختلاف و اتفاق قابل اعتبار ہے اور ان سنت ... مطلب ہے؟	۴۱۱

سلوک واحسان

توبہ، مسائل تصوف، بیعت، ذکر کے درجات اور متعلقہ عنوانات

۹۷	توبہ کی حقیقت کیا ہے؟	۴۱۳
۹۸	توبہ ...	۴۱۳
۹۹	توبہ کی بار بار تجدید کرتے رہنا چاہئے	۴۱۳
۱۰۰	توبۂ نصوح کا مطلب کیا ہے؟	۴۱۳
۱۰۱	توبہ کو بار بار توڑنے والے کا حکم؟	۴۱۴
۱۰۲	جس کام کے صوفیہ مجتہدین ہیں اس میں ان کی تقلید اور جس کے فقہاء مجتہدین ہیں اس میں ان کی تقلید کی جانی چاہئے	۴۱۵
۱۰۳	بیعت کے چاروں سلسلے صحیح ہیں	۴۱۶
۱۰۴	جو شخص کسی بزرگ سے متعلق توہین کے کلمات کہے اس کا حکم	۴۱۷
۱۰۵	اپنے پیر کے علاوہ کسی اور سے تبرکاً بیعت ہونا؟	۴۱۷
۱۰۶	نسبت سلوک حاصل کئے بغیر کسی کو بیعت کرنا صحیح نہیں نیز وعظ ونصیحت کے آداب	۴۱۷
۱۰۷	اگر ... کرے تو اس وقت ... سے ... ولایت سے خارج ہو جاتا ہے	۴۱۸
۱۰۸	توکل حقیقی کیا ہے؟	۴۱۹
۱۰۹	توکل کی ایک حدیث کا حوالہ	۴۱۹
۱۱۰	تعلیم و تدریس چھوڑ کر اوراشغال میں مصروف ہونا صحیح نہیں	۴۱۹
۱۱۱	ہر وقت کی تسبیح میں کیا ہر مرتبہ درود شریف پڑھنا ضروری ہے؟	۴۲۱
۱۱۲	جہری ذکر ... خرابیوں سے خالی ہو	۴۲۱
۱۱۳	فصل ... مشغولیت کے وقت ذکر کرنا؟	۴۲۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

۹۱۴	[illegible]	۴۲۳
۹۱۵	[illegible] تحقیق	۴۲۳
۹۱۶	[illegible]	۴۲۳
۹۱۷	[illegible]	۴۲۵
۹۱۸	[illegible]	۴۲۵
۹۱۹	[illegible] کی شرعی تحقیق	۴۲۶
۹۲۰	[illegible]	۴۲۷

جنات خواب اوران کے متعلقات

۹۲۱	[illegible] کو ہاتھوں سے توڑنے اور اس سے استنجاء کرنے کی ممانعت کی تحقیق؟	۴۲۹
۹۲۲	[illegible] کیا کیا کھاتے ہیں؟	۴۲۹
۹۲۳	[illegible]	۴۲۹
۹۲۴	[illegible]	۴۲۹
۹۲۵	[illegible]	۴۲۹
۹۲۶	[illegible]	۴۲۹
۹۲۷	[illegible]	۴۲۹

[illegible]

۹۲۸	[illegible]	۴۳۰
۹۲۹	ہر قسم کی تصویر بنانے کا ایک ہی حکم ہے	۴۳۰
۹۳۰	آتش بازی وغیرہ کا تماشہ دیکھنا حرام ہے	۴۳۱
۹۳۱	آتش بازی کے حرام ہونے اور عمدہ لباس اور کھانوں کے حرام نہ ہونے کی وجہ؟	۴۳۱
۹۳۲	زمین کے سات طبقوں کی کیوں وضاحت نہیں؟	۴۳۲
۹۳۳	بادل بجلی اور کڑک وغیرہ کے متعلق سائنس دانوں کے اقوال خلاف شریعت نہیں ہیں	۴۳۲

قبر، قیامت اور احوال آخرت وغیرہ

۹۳۴	امت محمدیہ کا حساب وکتاب سب سے پہلے ہوگا	۴۳۳
۹۳۵	جنت میں داخلہ حساب کے بعد ہوگا	۴۳۳
۹۳۶	کیا جنت میں اپنے لواحقین کو پہچان سکیں گے؟	۴۳۳
۹۳۷	حضرت مہدی کے [illegible] کی روایت کی تحقیق	۴۳۳
۹۳۸	[illegible]	۴۳۳
۹۳۹	[illegible]	۴۳۴
۹۴۰	قیامت میں [illegible]	۴۳۴
۹۴۱	[illegible] صحیح نہیں	۴۳۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

۸۴۲	مسلمانوں کی روحوں کا جمعہ کی شب میں اپنے گھروں پر آنا ثابت نہیں	۴۳۴
۸۴۳	مردوں کی روحیں گھروں پر نہیں آتیں	۴۳۵
۸۴۴	ایسے واقعات صحیح نہیں جس میں کسی شخص کے مرنے کے بعد زندہ ہونے کی بات کہی جائے۔	۴۳۵

عیسائیوں اور غیر مسلموں کی ملازمت، ان کے ساتھ کاروبار اور ملک کی سیاست میں تعاون اور شرکت

۸۴۵	یہود و نصاریٰ کی ملازمت صحیح ہے مگر اس کی وجہ سے خلاف شریعت کام انجام دینا جائز نہیں	۴۳۶
۸۴۶	انگریزوں کی، ہندو رئیسوں کی اور عدالتوں کی ملازمت کا حکم؟	۴۳۷
۸۴۷	انگریزوں کی حکومت کی شرعی حیثیت اور ان کے ماتحت مسلمانوں کی ذمہ داری	۴۳۷
۸۴۸	عیسائیوں اور دوسری قوموں کے لباس کا حکم؟	۴۴۰
۸۴۹	یہود و نصاریٰ کو سلام میں بندگی وغیرہ کہنا؟	۴۴۰
۸۵۰	کانگریس میں شرکت اور سرسید احمد خاں کے ساتھ تعاون کا حکم؟	۴۴۰
۸۵۱	کافروں کے گھر کا اور ان کا پکایا ہوا کھانا کھانا؟	۴۴۱
۸۵۲	ہندوؤں کے تہواروں کے موقع پر ان سے کچھ لینے دینے کا حکم؟	۴۴۱
۸۵۳	مسلمانوں کی ہندو کے تہواروں میں شرکت اور ان کا کھانا کھانے کا حکم؟	۴۴۲
۸۵۴	ہندوؤں کے میلوں اور عرس میں دکانیں لگانا صحیح نہیں	۴۴۲
۸۵۵	غیر مسلموں کے تہواروں کے موقع پر ان سے ہدیہ قبول کرنا کیسا ہے؟	۴۴۳
۸۵۶	ہندوؤں کے مذہبی میلوں کی سیر کرنا اور اسکو اچھا سمجھنا	۴۴۳
۸۵۷	غیر مسلموں کے مجمع میں سیر وتفریح کے لئے جانے کا اور خرید وفروخت کرنے کا حکم	۴۴۵
۸۵۸	رام لیلا وغیرہ میں چندہ دینا گناہ کبیرہ ہے	۴۴۶
۸۵۹	غیر مسلم کے گھر میں بیوہ عورت رکھنے کے معاملہ میں گواہی اور شرکت کا حکم؟	۴۴۶
۸۶۰	سفید مرغ اور سیاہ گائے کو ہندوؤں کے ہاتھ بیچنا کیسا ہے؟	۴۴۷
۸۶۱	ہندو اگر کسی مسلمان سے عطر وغیرہ کوئی چیز مورتی پر چڑھانے کے لئے خریدے تو کیا حکم ہے؟	۴۴۷
۸۶۲	اگر کسی مسلمان سے ہندو کوئی چیز خریدتا ہے اور وہ اس کو بتوں پر چڑھائے گا تو یہ فروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟	۴۴۷
۸۶۳	غیر مسلم کی نذر کا جانور اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا اور اس کی اجرت لینا؟	۴۴۷
۸۶۴	ہندوؤں کے ساتھ شرکت معاملات وسیاست کا کیا حکم ہے؟	۴۴۷

toobaa-elibrary.blogspot.com

۸۶۴	حضرت مولانا [illegible] کا ایک مشہور [illegible] [illegible]	۴۸۱
۸۶۵	[illegible]	۴۸۴

بارھواں باب

كتاب العلم والتحقيق

"تجوید وقرأت اور متعلقات قرآن کریم"

۸۶۶	[illegible]	۵۰۲
۸۶۷	[illegible]	۵۰۲
۸۶۸	[illegible]	۵۰۲
۸۶۹	[illegible]	۵۰۵
۸۷۰	[illegible]	۵۰۷
۸۷۱	تحقیق [illegible]	۵۰۷
۸۷۲	[illegible]	۵۱۱
۸۷۳	[illegible] قرأت [illegible] کی تحقیق	۵۱۱
۸۷۴	[illegible]	۵۱۲
۸۷۵	[illegible]	۵۱۲
۸۷۶	بسم اللہ قرآن کریم کا جزء ہے یا نہیں؟	۵۱۳
۸۷۷	سورۂ ملک کا توریت میں نازل ہونا کس حدیث میں ہے؟	۵۱۳
۸۷۸	آیت شریفہ یوم یکشف عن ساق کا کیا مطلب ہے؟	۵۱۳
۸۷۹	ان بعض الظن اثم میں بعض کی قید کیوں لگائی ہے؟	۵۱۳
۸۸۰	وحمله وفصاله ثلاثون شهرا کا کیا مطلب ہے؟	۵۱۴
۸۸۱	حمأ مسنون میں عناصر اربعہ کیسے پیدا ہو گئے؟	۵۱۴
۸۸۲	ہاروت و ماروت کا قصہ کس حد تک صحیح ہے؟	۵۱۴
۸۸۳	سورتوں کے فضائل میں انعامی ثواب مراد ہے	۵۱۵
۸۸۴	تین دن سے کم میں ختم قرآن کیسا ہے؟	۵۱۵
۸۸۵	قرآن پاک پڑھتے ہوئے تسبیح اور ذکر میں مشغول ہونا؟	۵۱۶
۸۸۶	اگر قرآن شریف ہاتھ سے گر جائے تو اس کے بدلہ میں صدقہ کرنا؟	۵۱۶
۸۸۷	قرآن کی جلد کسی اور کتاب میں لگانا؟	۵۱۶
۸۸۸	قرآن شریف پر صدق [illegible]؟	۵۱۶
۸۸۹	[illegible] ایصال ثواب کے لئے [illegible] [illegible] قرآن شریف پڑھوانا؟	۵۱۷
۸۹۰	[illegible] قرآن [illegible] میں [illegible] ثواب ہے	۵۱۷

toobaa-elibrary.blogspot.com

۸۹۱	ہندو کو آیات قرآنی کا تعویذ دینے کا حکم؟	۵۱۷
۸۹۲	جس قرآن مجید پر کپڑے کی چولی چڑھی ہوئی ہو، اس کو بے وضو ہاتھ لگانا؟	۵۱۷
۸۹۳	قرآن شریف کی منسوخ التلاوۃ آیتوں اور احادیث قدسی کو جنابت کی حالت میں یا بغیر وضو کے چھونے کا حکم؟	۵۱۷
۸۹۴	جس کاغذ پر قرآن شریف کی آیت لکھی ہوئی ہے، اس کا جلانا؟	۵۱۸
۸۹۵	جس کاغذ پر قرآن شریف کی آیات یا حدیث لکھی ہوں ان کا جلانا؟	۵۱۸
۸۹۶	سجدۂ تلاوت میں طہارت شرط ہے	۵۱۸
۸۹۷	ڈھیلے سے استنجا کرتے وقت قرآن کریم کی تلاوت اور اذکار کا حکم؟	۵۱۹
۸۹۸	اگر جنبی آیت پڑھ کر پھونک دے تو کیا حکم ہے؟	۵۱۹
۸۹۹	جنبی بچوں کو قرآن کریم کے ہجے کرا سکتا ہے یا نہیں؟	۵۱۹
۹۰۰	جنبی کو بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھانا؟	۵۱۹
۹۰۱	حائضہ اور نفاس والی عورتوں کے قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کا حکم؟	۵۱۹
۹۰۲	حالت جنابت میں ذکر کی نیت سے اور تلاوت کی نیت سے قرآن شریف پڑھنے میں کیا فرق ہے؟	۵۲۰
۹۰۳	فرشتوں کو قرآن پاک کے سننے کا شوق؟	۵۲۰
۹۰۴	لوح محفوظ کا عرش سے اوپر ہونا ثابت نہیں	۵۲۰
۹۰۵	فرشتوں کو سہو ونسیان ممکن نہیں	۵۲۱
۹۰۶	عشاء کے بعد سورۂ دخان اور سورۂ ملک نماز میں یا بغیر نماز کے پڑھنا، کیا بہتر ہے؟	۵۲۲
۹۰۷	اعراف کی تحقیقات؟	۵۲۲
۹۰۸	سماعت و ناطق میں تعارض نہیں ہوتا ثبت و نفی میں ہوتا ہے	۵۲۲

احادیث شریفہ سے متعلق چند مباحث

۹۰۹	صحیح مسلم کی ایک روایت کی نحوی ترکیب؟	۵۲۳
۹۱۰	صحیح مسلم کی حدیث کسالذی قبل الاول کا مطلب؟	۵۲۴
۹۱۱	اسراف وناکہ کے متعلق روایت کی تحقیق؟	۵۲۴
۹۱۲	حدیث لا یصل قرشی کے معنی؟	۵۲۵
۹۱۳	علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا مفہوم؟	۵۲۵
۹۱۴	والنخل باسقات لہا کے معنی؟	۵۲۶
۹۱۵	سجدۂ شمس تحت العرش کی حدیث کا مفہوم کیا ہے؟	۵۲۶
۹۱۶	صفت نخک کی حدیث کا مطلب؟	۵۲۷
۹۱۷	سورج، چاند گرہن کے متعلق دار قطنی کی ایک حدیث کی تحقیق	۵۲۷
۹۱۸	حضرات شیخین کو جنت کے بوڑھوں کا اور حسنین کو جنت کے جوانوں کا سردار فرمایا گیا ہے اس کی وجہ؟	۵۲۸
۹۱۹	اللهم اغفرلی ان شئت کی وضاحت؟	۵۲۸
۹۲۰	حدیث میں کعبہ کی بے حرمتی کرنے والے مینڈھے سے ذبح مراد ہے	۵۲۹

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]
کے چند شبہات واعتراضات کے جواب

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

حصہ نہم

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ضمیمہ اولیٰ باقیات فتاویٰ رشیدیہ

[illegible] رشید احمد گنگوہی [illegible] نہیں [illegible] مجموعوں میں موقع بموقع شامل ہیں اور حضرت [illegible]
(نور)

نمبر	مضمون	صفحہ
[illegible]	[illegible]	صفحہ
[illegible]	[illegible]	۵۵۵
[illegible]	[illegible]	۵۵۶
[illegible]	[illegible]	۵۵۹
[illegible]	[illegible]	۵۵۹
[illegible]	[illegible]	۵۵۹
[illegible]	[illegible]	۵۶۰
[illegible]	[illegible] آیت وغیرہ لکھنا؟	[illegible]
[illegible]	حیلہ اسقاط بے اصل و بدعت ہے	[illegible]
[illegible]	دفن کے بعد مردہ کے مکان پر واپس آ کر [illegible]	[illegible]
[illegible]	قبر میں مٹی پڑھ کر رکھنا بے اصل ہے	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	ارشاد الطالبین میں درج چند بے اصل باتیں	۵۶۹
	سوال (۱)	
	سوال (۲)	
	سوال (۳)	
	سوال (۴)	
	سوال (۵)	
	سوال (۶)	
	سوال (۷)	
۹۰۹	[illegible] اور انگریزی اسکول میں پڑھانے کا حکم؟	۵۷۳
	تحقیق انعقاد محفل مولد شریف وزکوۃ وغیرہ [نقل خط جناب مولانا محمد قاسم صاحب]	
۹۱۰	انعقاد محفل میلاد کی شرعی حیثیت؟	۵۷۶
۹۱۱	محفل میلاد کا شرعی حکم؟	۵۷۹
۹۱۲	ایک خود ساختہ اصول سے میلاد و قیام [illegible]	۵۸۱
۹۱۳	[illegible] میلاد کی صفت؟	۵۸۲
۹۱۴	[illegible] محفل میلاد کی حقیقت	۵۸۳
۹۱۵	[illegible]	۵۸۴
۹۱۶	شب برأت میں حلوا وغیرہ پکانا، تقسیم کرنا اور اس کو ضروری سمجھنا؟	۵۸۵
۹۱۷	فاتحہ مروجہ بدعت و بے اصل ہے	۵۸۹
۹۱۸	من سن سنۃ حسنۃ کا مفہوم کیا ہے؟	۵۹۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

توثیق

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

سابق جسٹس شریعت اپیلانٹ بنچ سپریم کورٹ آف پاکستان........دار العلوم کورنگی کراچی

الحمدللّٰہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد النبی الکریم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین.

أما بعد: قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ کو، اللہ تعالیٰ نے تفقہ کا وہ اعلیٰ مقام عطا فرمایا تھا کہ وہ اپنے دور میں ''ابوحنیفہ عصر'' کے لقب سے معروف تھے۔ امام العصر حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ علامہ ابن عابدین شامی صاحب ردّ المحتار کو ''فقیہ النفس'' قرار دینے میں تأمل فرماتے تھے لیکن حضرت گنگوہی قدس سرہ کو بلاتأمل ''فقیہ النفس'' فرمایا کرتے تھے۔ آپ کے فتاویٰ کا ایک مجموعہ ''فتاویٰ رشیدیہ'' کے نام سے شائع ہوا ہے، لیکن وہ ایک مختصر مجموعہ ہے، جس میں حضرتؒ کے فتاویٰ کا بہت بڑا حصہ شامل نہیں ہو سکا، حضرتؒ کے دوسرے فتاویٰ مختلف جگہوں پر منتشر تھے، اور اُن سے استفادہ بہت مشکل تھا۔

برادر محترم جناب مولانا نور الحسن راشد صاحب زید مجدہم کو پوشیدہ علمی خزانے منظر عام پر لانے کا، اللہ تعالیٰ نے ذوق بھی عطا فرمایا ہے، اور اس کام کے سلیقے سے بھی بہرہ ور فرمایا ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں حضرت گنگوہی قدس سرہ کے وہ فتاویٰ جمع فرمائے ہیں، جو فتاویٰ رشیدیہ میں شامل نہیں ہیں۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد تو اُن فتاویٰ کی ہے، جو خود حضرتؒ کے قلم سے لکھے ہوئے دریافت ہوئے اور بہت سے وہ ہیں جو حضرتؒ کے شاگردوں یا منتسبین نے، اپنے پاس محفوظ رکھے ہوئے تھے، اور کچھ وہ ہیں جو دوسری کتابوں میں شائع ہوئے ہیں، فاضل مرتب نے ان تمام فتاویٰ کو بڑی محنت سے یکجا کر کے، اُن کی تبویب فرمائی، اور ان پر عنوانات قائم کئے ہیں، اور جہاں کسی وضاحت یا اضافے کی ضرورت تھی، یا حوالوں کی تخریج درکار تھی، وہاں حاشیہ پر تشریحی نوٹس کا اضافہ فرمایا ہے، اس طرح یہ کتاب حضرت گنگوہی قدس سرہ کے اُن فتاویٰ کا مستند مجموعہ ہے، جو فتاویٰ رشیدیہ میں شائع نہیں ہو سکے تھے۔ فاضل مرتب اس خدمت پر علمی دنیا کی طرف سے مبارکباد اور قدر دانی کے مستحق ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرما کر، امت کے لئے نافع بنائیں اور اہل علم کو اس سے استفادہ کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین وللہ الحمد اولاً وآخراً.

بندہ

محمد تقی عثمانی عفی عنہ

دار العلوم کراچی ۱۴

۱۰/محرم الحرام ۱۴۲۹ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کلماتِ خیر و برکت

حضرت مولانا مفتی افتخار الحسن صاحب کاندھلوی مدظلہ العالی

حامداً و مصلیاً و مسلماً اما بعد　حضرت اقدس حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز کا نام [illegible] ملک مشائخ اور اساتذہ فقہ و حدیث میں [illegible] اونچے مقام و مرتبے کو [illegible] جو [illegible] وقف اور [illegible] حضرت مولانا [illegible] علمی یادگاروں میں سے [illegible] بہت ہی گراں قدر، و حدیث و فقہ کے سب طالب علموں [illegible] جاننے پڑھنے [illegible] ثابت [illegible] اضافہ اور رہنمائی کا بہت بڑا اور نہایت کامیاب ذریعہ ہیں۔ حضرت [illegible] حدیث [illegible] شیخ الحدیث حضرت مولانا [illegible] کاندھلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک قلم سے [illegible] لامع [illegible] کوکب [illegible] عجیب [illegible] [illegible] حضرت کے فتووں کا مجموعہ جو فتاویٰ رشیدیہ کے نام سے مشہور [illegible] حضرت [illegible] مقبولیت [illegible] نہایت مفید [illegible] حضرت کے [illegible] فتاویٰ تھے جو [illegible] چھپ نہیں سکے تھے [illegible] فتاویٰ کا یہ نیا تازہ مجموعہ ہے جو باقیات فتاویٰ رشیدیہ کے نام سے [illegible] شائع ہو رہا ہے۔

یہ مجموعہ [illegible] شوق، کوشش اور محنت [illegible] بے نظیر علمی [illegible] اچھے طریقہ پر [illegible] آخرت بنانے کا ذریعہ [illegible]

بندہ افتخار الحسن کاندھلوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] ۱۴۳۳ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تصدیق وتعلیق

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری، مدظلہم
صدر المدرسین شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند

[illegible]

[illegible]

[illegible]

غایت درجہ ایجاز سے مگر دو غور سے پڑھی جائیں تو ان شاء اللہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ اسی طرح بعض فتاویٰ حضرت کے خطوط سے لئے گئے ہیں، خاص طور پر ان مکاتیب سے جو حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری (صاحب بذل المجہود) کے نام ہیں، وہ بڑی اہم تر شکل ہے۔ جواب ہیں، مگر چونکہ شکایات سامنے نہیں، وہ بات شاید سمجھ میں نہ آئے بعض جگہ ناقابل فہم ہو گئے ہیں، جو تہی میں نے حاشیوں کی نشاندہی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت قدس سرہ کو امت کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائیں اور ہمارے مولانا کاندھلوی کو دارین میں بہترین صلہ عطا فرمائیں کہ انہوں نے بڑی محنت سے یہ قیمتی سوغات تیار کی ہے، جس کی تفصیل وہ خود لکھیں گے۔ میں نے جب فہرست کی شکل میں فتاویٰ کو مع تخریج سے دور دیکھا، تو مجھے معلوم ہوا کہ مولانا کاندھلوی کی محنت کا اندازہ ہو۔ یقیناً تحریرات کو پڑھنا اور سمجھنا کار دارد ہے، مولانا کاندھلوی اس میں بفضلہ تعالیٰ سے کامیاب گزرے ہیں۔ الحمدللہ بتحریر ہذا نتحمس وصلی اللہ علی النبی الکریم والحمد للہ رب العالمین

فقط

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری

خادم دارالعلوم دیوبند

۲۲ شعبان ۱۴۲۹ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

تحسین سخن شناس

حضرت مولانا اعجاز احمد صاحب اعظمی ...... مدرسہ شیخوپور، اعظم گڑھ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معروضاتِ مؤلف

نور الحسن راشد کاندھلوی

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی لاسیما علی سیدنا المصطفی وعلی آلہ وأهل بیتہ ... واصحابہ نجوم الہدی۔ اما بعد ... [illegible]

[illegible]

میرے اس شوق کا، یہاں کاندھلہ میں میرے بچپن کے قرآن مجید کے ایک استاد، مولانا کامل بیگ صاحب کو بھی علم تھا اور مولانا کے ہمارے بزرگوں سے کئی پشتوں سے بہت قریبی اور گہرے روابط و مراسم تھے، مولانا نے ایک دن مجھے اپنے گھر پر یاد فرمایا اور اپنے خاندان کے ایک بزرگ حافظ اللہ دیا مرحوم اور ان کے ایک ہم وقت رفیق منشی [illegible] مرزا الٰہی بخش گورگانی دہلوی کے نام حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور حضرت مولانا گنگوہی کے بعض [illegible] عنایت فرمائے، راقم نے ان میں سے فارسی خطوط کا ترجمہ کیا، ان پر حاشیے لکھے اور اس مجموعہ تبرکات کے نام سے ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں شائع کردیا، یہ مجموعہ مکتوبات تبرکات طباعت کے غالباً چھ سات سال بعد، مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی کے مطالعہ سے گذرا، مفتی صاحب نے ایک حاضری کے موقع پر اس مجموعہ کے لئے پسندیدگی کے کلمات کہے اور فرمایا "حضرت گنگوہی کی کچھ تحریریں آبھہ میں بھی تو تھیں"

آبھہ، نانوتہ اور گنگوہ کے درمیان میں آباد ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اور چند سال پہلے تک ایسا تھا کہ وہاں جانے کے لئے سواری بھی آسانی سے نہیں ملتی تھی، بہرحال مفتی صاحب تو یہ فرماکر خاموش ہوگئے اور مجھے ایک خلش سی لگ گئی کہ وہاں کیا چیزیں تھیں، اب بھی ہوں گی یا نہیں، ان کے لئے کس سے معلوم کیا جائے۔ تذکرۃ الرشید پڑھی تھی، اس میں آبھہ کے، حضرت مولانا کے ایک خاص نیازمند، حافظ ظہیر حسین صاحب کا کئی موقعوں پر تذکرہ آیا ہے، خیال ہوا حضرت کی یہ چیزیں شاید انہیں کے یہاں ہوں، مگر ان کی وفات پر مدت گزر گئی، ان کا وارث کون ہے، کیسے اور کس سے معلوم ہو، نہ آبھہ میں کسی سے واقفیت نہ معلومات کا کوئی ذریعہ:

کیف الوصول الی سعاد ودونها   قلل الجبال ودونهن حتوف

مگر امید کا چراغ روشن اور جستجو کا عمل جاری رہا، بالآخر مجھے دو تین سال کے بعد پتہ چلا کہ ظہیر حسین صاحب مرحوم کے پوتے لئیق محمد خاں صاحب ہیں، جو آبھہ میں موجود ہیں، خیال ہوا چونکہ تعارف نہیں ہے مگر جاکر ملاقات کرنی چاہئے۔ اس ارادہ سے آبھہ کی قریب ترین بستی، نانوتہ دو تین مرتبہ گیا مگر قسمت سے ایک مرتبہ بھی آبھہ جانا نہیں ہوا، ایک مرتبہ راستہ خراب ہونے کی وجہ سے وہاں ہر طرح کی سواریوں کا آنا جانا بند تھا، ایک مرتبہ راستے میں معلوم ہوا کہ وہ صاحب گاؤں میں نہیں ہیں، کہیں سفر میں گئے ہوئے ہیں، اس لئے سفر ناکام ہوا، مقصد پورا نہیں ہوا [illegible] بہت دنوں کے بعد سنا کہ ان صاحب کا کاندھلہ میں، کسی کے یہاں، کبھی کبھی سال دو سال میں ایک مرتبہ آنا ہوتا ہے [illegible] ان صاحب سے ملا، انہوں نے اس اطلاع کی تصدیق کی اور بتایا کہ اس مرتبہ جب ان کا آنا ہوگا میں اطلاع دوں گا، چنانچہ شاید دو تین مہینوں کے بعد ان صاحب نے اطلاع دی کہ وہ آبھہ والے صاحب ہفتہ دس دن کے بعد فلاں موقع سے یہاں کاندھلہ آنے والے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور نقل کرنے سے پہلے دریافت اور نقل شدہ نسخوں کے باہم تقابل کرکے ان کی تصحیح و ترتیب کا کام کیا گیا، ہر ایک سوال و جواب کو اس کے مضمون و مندرجات کے لحاظ سے علیحدہ کرکے اس مسودہ میں درج کیا، جو اس مقصد کے لئے ابتدائی تحریری منزل میں تھا، مگر چونکہ قلمی نسخوں کا علم بہت دیر اور بہت وقفوں کے بعد ہوا تھا، پھر ان کی معلومات سے بھی حاصل کرنا، گویا ایک بڑی مہم کو سر کرنے کے برابر کام تھا، اس لئے ایک اصل کی دریافت سے دوسرے اصل کی یافت کے درمیان میں بعض وقفے، بعض اوقات تین تین سال تک ہوتے تھے اور اس دوران یہ مسودہ مکمل ہوتا ہوا بڑھتا رہتا تھا، اس طرح جب چودہ پندرہ سال کی مسلسل جد و جہد کے بعد یہ تمام فتاویٰ اور مجموعے ایک بڑی کتاب کی صورت میں نقل اور مرتب ہو گئے اس وقت ان پر حاشیے لکھے، بعض مراجع اور اصول سے مطابقت کرنے، بعض اہم پہلوؤں کی وضاحت کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس مجموعے کے اصل ماخذ تو حضرت مولانا کے دست خاص کے لکھے ہوئے تھے، وہ فتوے ہیں، جو سالہا سال پہلے حضرت کی حیات میں مرتب، حضرت مولانا کے فتاویٰ کے چند مجموعے اور فتاویٰ وہ ہیں، جن میں سے اکثر حضرت مولانا کی حیات میں [وفات ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء] مختلف مطبوعات کی چھوٹی بڑی تالیفات و رسائل میں چھپ چھپ کر شائع ہو چکے تھے اور بظاہر کوئی وجہ نہیں کہ ان میں سے کسی فتوے کی اصلیت و استناد پر شک کیا جائے، اس لئے ان سب کو بھی زیر نظر فتاویٰ میں شامل کیا گیا ہے۔

مذکورہ مآخذ میں جو چھوٹے بڑے مستقل مجموعے ہیں، ان کا تعارف آئندہ صفحات میں آ رہا ہے، یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں اور حضرت کے قلم سے نوشتہ جو علیحدہ علیحدہ فتوے ہیں، ان میں ہر ایک کا تعارف قلمی نسخوں کے تحت نیز خصوصی حوالجات میں سے ہر ایک کا حوالہ اس فتوے کے تحت لکھ دیا ہے، جو فتوے علیحدہ علیحدہ مختلف تالیفات و رسائل میں شامل ہیں، ان کی بھی بڑی فہرست تھی، اس لئے ان کا بھی یہاں تذکرہ نہیں کیا جا رہا، ان میں سے ہر ایک کا حوالہ اپنے موقع پر آ گیا ہے، تاہم ان میں سے دو تالیفات ایسی ہیں، کہ ان کا ذکر کرنا یہاں مناسب ہوگا۔

۱ لطائفِ رشیدیہ یہ حضرت مولانا کے فتاویٰ کا ایک مختصر مگر نہایت نایاب مجموعہ ہے، جس کو حضرت کے کسی متوسل نے جمع کیا تھا اور مولانا عاشق الٰہی میرٹھی کے مطبع خیر المطابع میرٹھ سے شائع کرایا تھا۔ اس پر سنہ طباعت درج نہیں، مگر قرائن سے ۱۳۱۰ھ معلوم ہوتا ہے، غالباً یہ حضرت مولانا کے فتاویٰ کا سب سے پہلا مطبوعہ مجموعہ ہے۔

اس مجموعہ فتاویٰ کا ایک مختصر مگر نہایت اہم ضمیمہ بھی ہے، اس میں ہندوستان کی اراضی میں عشر و خراج کے مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے، یہ ضمیمہ حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری کے مرتب سوالات کے جواب میں ہے، اس کو حضرت مولانا رائے پوری کے ایک نامور خلیفہ، متوسل اور برصغیر کے بہت بڑے خادمِ قرآن کریم [نورانی قاعدہ کے مؤلف] مولانا نور محمد لدھیانوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس مجموعہ میں فتاویٰ رشیدیہ کے معروف و مطبوعہ نسخوں میں شامل فتوے، اس مجموعہ [باقیات فتاویٰ رشیدیہ] شامل نہیں، کوشش کی گئی ہے کہ ایسے فتاویٰ اس میں جگہ نہ پائیں مگر دو طرح کے فتوے اس سے مستثنیٰ ہیں

الف: وہ آٹھ یا دس فتوے اگرچہ فتاویٰ رشیدیہ میں شامل ہیں مگر یہ ان مجموعوں سے لئے گئے ہیں، جو غیر متعارف، اور زیر نظر مجموعہ کے بنیادی ماخذ میں شامل ہیں، مثلاً چھ سات فتوے، جو مجموعہ فرخ آباد کے ایک سلسلہ سوالات وجوابات سے لئے گئے ہیں، چونکہ اس مجموعہ میں بھی ہیں تو، ان کو حذف کرنے کی وجہ سے مجموعہ فرخ آباد کے مندرجات کی ترتیب متاثر ہوسکتی تھی، اس لئے ان کو باقیات فتاویٰ رشیدیہ میں باقی رکھا گیا ہے۔ یہیں وہ چند فتاویٰ جو مجموعہ فرخ آباد سے فتاویٰ رشیدیہ میں نقل اور شامل کئے گئے مگر فتاویٰ رشیدیہ میں شامل متن اور مجموعہ فرخ آباد کی اصل میں واضح فرق اور اختلاف ہے، اس اختلاف یا کمزوری کے مشاہدہ کے لئے درج کئے جارہے ہیں، تجربہ نے بتایا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں موجود فتاویٰ کی اگر قدیم اصل موجود ہو تو اس سے مقابلہ اور تصدیق وتحقیق ہونی چاہئے۔

ب: چند وہ فتاویٰ بھی باقیات میں شامل ہیں، جو اگرچہ فتاویٰ رشیدیہ میں موجود ہیں مگر پیش نظر قلمی مجموعوں اور قدیم خطی ماخذ میں درج، ان کے متن اور فتاویٰ رشیدیہ میں شامل نقل میں، کچھ چھوٹا یا بڑا مگر واضح اختلاف ہے، اس وجہ سے قدیم نسخوں کو زیادہ معتمد اور قریب العہد نقل سمجھتے ہوئے، باقیات کا بھی حصہ بنالیا گیا ہے۔

مطبوعہ فتووں میں سے وہ فتاویٰ بھی باقیات فتاویٰ رشیدیہ میں درج نہیں کئے گئے، جو اگرچہ فتاویٰ رشیدیہ کی طباعتوں میں موجود نہیں مگر معلوم و مطبوعہ اور عملاً پڑھنے والوں کی دسترس میں ہیں، مثلاً وہ فتوے جو تذکرۃ الرشید [تالیف مولانا عاشق الٰہی میرٹھی] میں نقل ہوئے ہیں، یا حضرت کے مکتوبات کے مجموعوں میں ضمناً آگئے ہیں، ان کو اس میں نہیں لیا گیا مگر جس کسی کا کسی اور حوالہ یا فتوے کی وجہ سے اندراج ضروری ہوگیا تھا، اس کے شامل کرنے میں تکلف نہیں ہوا۔ لیکن جو فتاویٰ مطبوعہ نہیں نایاب و کمیاب ہیں، ان کو جہاں تک میری دسترس میں آئے، اس مجموعہ میں لے لیا ہے۔ ان میں ایک ایک فتوے کی تلاش اور اس تک رسائی، ایک مستقل سفر تھا۔

درج بالا دونوں قسم کے فتاویٰ کے شمار کا موقع نہیں ہوا، مگر اندازہ یہ ہے کہ اس طرح کے جملہ فتاویٰ اٹھارہ بیس سے زائد نہ ہوں گے۔

بہرحال راقم سطور کو برسوں کی تلاش وجستجو میں جو کچھ حاصل ہوسکا اور اس کی جو بھی بہتر سے بہتر صورت وترتیب ذہن میں آئی، اس کو عمل میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ کہنا تو آسان نہیں ہے کہ یہ کاوش و کوشش کس درجہ مفید اور قابل پذیرائی ہوئی، تاہم راقم سطور کی معمولی لیاقت واستعداد کی روشنی میں جو کچھ ہوسکا اور زبان قلم پر آیا، وہ ایک بضاعت مزجاۃ کی حیثیت سے نذر قارئین ہے۔ امید ہے کہ حضرات اہل علم وفتویٰ کی بہترین رہنمائی، نئے فتاویٰ کی نشان دہی اور زیر نظر نسخہ کے سقطات، کمزوریوں، کوتاہیوں کا ادراک کرنے میں، ناچیز

toobaa-elibrary blogspot com

toobaa-elibrary.blogspot.com

مرتب کی معین ومددگار ہوگی، اور اہل علم کے مشوروں سے فائدہ اس مجموعہ فتاویٰ کو زیادہ بہتر اور مفید طور پر پیش کیا جائے گا۔ وللہ الامر من قبل و من بعد.

جب آٹھ سے دریافت فتاویٰ کی طباعت کا خیال آیا تھا، اسی وقت اس مجموعہ کو، جو موجود فتاویٰ کا شاید چوتھائی حصہ تھا، ارباب فقہ وفتاویٰ کی نظر سے گذارنے کا فیصلہ کرلیا تھا، اس منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے، ان فتاویٰ کی نقل کو جو ذخیرہ آٹھ کا حصہ تھے، سب سے پہلے، دارالعلوم دیوبند، کے صدر مفتی، مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہیؒ کے مطالعہ وملاحظہ کے لئے پیش کیا گیا تھا، مفتی صاحب نے اپنی بے پناہ مصروفیات اور پیرانہ سالی کے باوجود، اس کا ایک حصہ خود پڑھا، باقی کی سماعت کی اور اس پر ایک دو جگہ مختصر افادہ، یا اشارہ بھی تحریر کیا، مگر اس وقت اس کی طباعت کا ارادہ ملتوی کرکے، اس سلسلہ کو آگے بڑھانے اور اس کو زیادہ سے جامع اور مفید بنانے کا عمل شروع ہوگیا تھا، چنانچہ قلمی فتاویٰ اور متفرق مجموعے فراہم ہوتے رہے اور کارواں آگے بڑھتا گیا، جب یہ کام ایک مرحلہ تک پہنچ کر گویا مکمل ہوگیا اور اس کے حواشی اور حسب ضرورت مراجع وماخذ کی نشان دہی روبعمل آگئی، اس جلد کے اختتام کا فیصلہ کرلیا، اس وقت اس مجموعہ کو نظر ثانی اصلاح اور مشورہ کے خیال سے برصغیر کے، برگزیدہ علماء، اور اہل فتویٰ، خصوصاً حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ ودامت برکاتہ اور حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری [شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم، دیوبند] مدفیوضہ ودام برکاتہ کی خدمات میں پیش کیا گیا، کہ وہ ملاحظہ فرماکر، اپنی رائے گرامی سے مشرف وسرفراز فرمائیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ ان اکابر علماء کی عزت افزائی اور عنایت وکرم کا کسی طور پر بھی شکریہ ادا کرسکوں، دونوں حضرات نے اپنی انتہائی مصروفیات اور بے پناہ مشاغل کے باوجود، اس بضاعت مزجات پر پوری پوری توجہ فرمائی، اس کو پڑھا اور اس کے متعلق اپنی گراں قدر تحریرات سے مزین ومعتمد فرمایا۔

حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی نے اس کو ملاحظہ فرماکر، مفصل تقریظ تحریر فرماکر ارسال فرمائی تھی، جو میری کم نصیبی سے ڈاک میں ضائع ہوگئی، منزل آشنا نہ ہوسکی، لمبے انتظار کے بعد حضرت مولانا سے دوبارہ تحریر فرمادینے کی درخواست بلکہ جسارت کی، کہ حضرت مولانا کی مصروفیات کا کچھ مجھے بھی علم ہے، تاہم حضرت مولانا نے اپنی کریمانہ مزاج اور ان عنایات کی پاسداری میں، جن سے یہ ناچیز ہمیشہ ممنون اور نہال رہا ہے، دوبارہ لکھنے کی زحمت فرمائی، جو اس اشاعت کے ساتھ شائع ہورہی ہے۔

حضرت مولانا پالن پوری کی عنایت وتوجہ اس سے بڑھ کر رہی، حضرت مولانا نے اس مجموعہ کو پڑھا اور ملاحظہ کیا، تو فرمایا کہ میں نے اس پر کچھ حاشیے اور توضیح لکھنے کا ارادہ کرلیا ہے، یہ ارادہ عمل میں آیا، قارئین کرام، فتاویٰ پر حضرت مولانا کے حواشی سے استفادہ فرمائیں گے، مفتی صاحب نے فتاویٰ کو پڑھا تو بعض مقامات پر کچھ شبہ ہوا، اس شبہ کو دور کرنے کے لئے، فتاویٰ کے اصل ماخذ سے رجوع کرنے کا ارادہ کیا، راقم نے جملہ اصل ماخذ، حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں بھیج دیئے، حضرت مولانا نے ان سے زیر غور فتاویٰ کا مقابلہ کرکے، اطمینان کرلیا تھا، مگر اس کے ساتھ حضرت مولانا نے یہ بڑا اور مشکل فیصلہ بھی کیا کہ وہ اس پورے مجموعہ کے، جملہ مندرجات وفتاویٰ کا، اصل ماخذ سے مقابلہ کریں گے، چنانچہ کیا اور بحمد اللہ تعالیٰ بعد میں یہ لکھا

[illegible] قلمی نسخوں کو [illegible] قدر توجہ سے پڑھ سکتا ہوں اور نہ ان کی ایسی صحیح نقل کر سکتا ہوں، جیسی اس میں [illegible] ہے، [illegible] متن میں جو بعض [illegible] رہ گئے تھے ان کی [illegible] ترتیب ابواب کے لئے بھی مشورہ [illegible] [illegible] علاوہ [illegible] بھی [illegible] نے اس کو [illegible] مفتی محمد رشید صاحب [illegible] پورے مجموعہ [illegible] حاشیوں اور اصطلاحات کو گہری نظر [illegible] [illegible] میں پورا [illegible] یا۔

[illegible] یہ مجموعہ [illegible] ذمہ داری سے ان تمام [illegible] [illegible] خدمت میں قلمی [illegible]

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

[illegible] حق تعالیٰ شانہ [illegible] [illegible] اور اپنے یہاں موجود تبرکات [illegible] [illegible] افادات کی حفاظت [illegible]

[illegible] علمی [illegible] اور [illegible] ایک علمی کتاب [illegible] [illegible] عنایت واحسان کا اجر عظیم عطا فرمائے۔

[illegible]

[illegible] شفقت [illegible] مظاہر علوم سہارنپور [illegible] [illegible] شفقت و عنایات [illegible] [illegible] فوٹو اسٹیٹ [illegible] بھی [illegible] کتاب [illegible] [illegible] جب میں نے حضرت [illegible] فوٹو اسٹیٹ کے لئے درخواست کی۔ [illegible] جمیں خیر تہ اور وں کو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بہرحال بہت خوش ہوئے اور نہایت بشاشت سے فوٹو اسٹیٹ کی اجازت دے دی اور عکس کی کاپی عنایت فرمائی، رحمہ اللہ تعالی وارفع درجاته

کتب خانہ مظاہر علوم سہارنپور کے کارکنوں کا بھی ممنون ہوں کہ ہمیشہ عنایت اخلاص کا معاملہ رہا ہے، میں ان سب کا بھی ممنون ہوں۔

نسخہ چندیا نوی، مخطوطہ کتب خانہ خاص انجمن ترقی اردو، پاکستان جناب مشفق خواجہ پاکستان، کراچی منت ہے کے فوٹو اسٹیٹ کے لئے، اس وقت انجمن کے صدر نشین، عالمی شہرت یافتہ شاعر اور ادیب تھے، جناب جمیل الدین عالی صاحب کا ممنون ہوں، عالی جی میری گزارش پر اس کا عکس فوراً بھیجا اور میں نے اس کے مصارف بھیجنے چاہے تو معذرت کی کہ یہ بھی میری طرف سے کچھ حصہ ہوجائے گا، بہرحال عالی صاحب کا بھی بہت بہت شکریہ!

مجموعۂ فرخ آباد اصل نسخہ پہلی مرتبہ مولانا مفتی نسیم احمد صاحب فریدی امروہوی کے ہاتھوں میں نظر سے گزرا تھا، مولانا کی وفات کے بعد مولانا کے بھتیجے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب فاروقی کی عنایت سے اس کا فوٹو اسٹیٹ بدست مولانا محمود رامپوری مکتوبہ بدست مولانا سید احمد حسن امروہوی کا فوٹو اسٹیٹ بھی ڈاکٹر فاروقی صاحب نے فراہم کیا، اللہ تعالیٰ دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔

اوراق گرامی کا عکس پاکستان کی ایک علمی باذوق شخصیت، جناب راشد شیخ کی کاوش کا مرہون منت ہے، راشد شیخ صاحب نے خاصی جدوجہد کے بعد ان تک رسائی حاصل کی اور ان سے عکس فراہم کئے، ان کا شکریہ۔

حضرت مولانا گنگوہی کے بقلم خود نوشتہ فتوے، برصغیر ہند و پاکستان کے نامور خطاط اور رقم جناب نہایت مشفق شاہ نفیس الحسینی صاحب کے ذاتی ذخیرہ میں تھے، حضرت شاہ صاحب نے ان کے عکس سے ممنون و مشرف کیا، اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے، اور شاہ صاحب کے درجات بلند فرمائے۔

اپنے ایک علمی رفیق، جناب شبیر احمد صاحب میواتی (امور پاکستان) کو بھی کلمات تشکر پیش کرتا ہوں، میواتی صاحب سے علمی اشتراک اور خلوص کا رشتہ بیسیوں سال پرانا ہے، اس کام میں بھی ان کی معلومات سے مفید مدد ملی، کئی نسخوں کا پتہ چلا، حضرت گنگوہی سے متعلق نئی تحریروں، کتابوں تک رسائی ہوئی اور یہ سلسلہ جاری ہے، اس لئے بھی میواتی صاحب کا شکریہ واجب ہے۔ جزاه الله خير الجزاء واحسن اليه

آخر میں ان تمام معاونین اور رفقاء کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، جن سے اس کام میں موقع بہ موقع نسخوں کی نقل، مقابلہ نویسی سے، کتابت اور عبارتوں کی تصحیح وغیرہ میں مدد ملی، کسی بھی درجہ کا چھوٹا بڑا تعاون حاصل رہا، ان سب کا بھی تہ دل سے ممنون و شکر گذار ہوں۔ اگرچہ کاغذ کے سفینہ پر ان کے نام درج نہیں، مگر دل کی گہرائیوں میں ان کی یاد اور ان سے جذبۂ تشکر موجزن ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

سلام ما بر سانید هر کجا هست

[illegible]

[illegible] فجزاهما الله خير الجزاء

[illegible]

[illegible] پہونچائی۔

[illegible]

[illegible] والاجر عند ربه [illegible]

[illegible]

[illegible] کے لئے سامان نجات اور ذریعہ مغفرت بنائے۔ [illegible]

دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔

[illegible]

[illegible]

الحمد لله [illegible] وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا ومولانا

محمد وعلى آله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين

آثم و ناکارہ

راقم نورالحسن راشد کاندھلوی

[illegible] ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

محدث دوراں، افقہ زماں، عالم ربانی

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ

فتاویٰ رشیدیہ اور زیر نظر مجموعہ باقیات فتاویٰ رشیدیہ

چند پہلو اور مختصر معلومات

نور الحسن راشد کاندھلوی

عاصمۃ الہند دہلی کے اس شمالی مغربی خطہ یا علاقہ میں جس کو دریائے گنگا و جمنا سے گھرا ہوا ہونے کی وجہ سے دوآبہ (گنگا جمنا) کہا جاتا ہے۔ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ایسی دس بارہ چھوٹی بڑی بستیاں یا ایسے قصبات آباد ہیں، جن کا برصغیر ہند کی آخری دور کی دینی علمی عرفانی کارناموں اور اصلاحی عملی جدوجہد میں بہت بڑا حصہ رہا ہے۔ ان بزرگوں، علمائے کرام، محدثین، مفسرین، مصنفین اور اہل فضل و کمال کی وجہ سے اس خطہ کو پوری مسلم دنیا میں ایک احترام اور دینی نسبت حاصل ہے۔ اگرچہ اب وہ چراغ گل ہو چکے ہیں، ان محفلوں کے دماغ ٹھنڈے پڑ چکے ہیں اور بعض بستیوں میں تو یہ جاننے والا بھی کوئی نہیں رہا کہ فلاں فلاں کون تھے، نہ ان کے اعمال اور طریقہ کار میں کچھ باقی ہے، نہ ہی ان کے احوال و سوانح اور علمی ورثہ کو زندہ و تازہ کرنے میں، تاہم ان بزرگوں کی نسبت اور خدمات و اثرات کی وجہ سے اب بھی ان بستیوں کا نام لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں زندہ ہے اور یہاں کے حضرات کی دینی علمی خدمات اور کارنامے پوری دنیا اور ملت اسلامیہ کے لئے پیغام عمل اور اسوۂ حیات بنے ہوئے ہیں۔

بہرحال انہی بستیوں یا قصبات میں سے ایک قصبہ گنگوہ Gangoh بھی ہے، جو مغلیہ دور حکومت سے ضلع سہارنپور کا حصہ چلا آرہا ہے۔ اس قصبہ کی قدیم تاریخ بھی اس علاقہ کے اور قصبات کی طرح تاریخ کے اندھیروں میں گم ہے۔ ان بستیوں بلکہ پورے علاقہ کی ماقبل مسلمانوں کی سرگذشت کے متعلق کچھ کہنا ممکن نہیں۔ چند روایات

[illegible] Metha Logy کی [illegible] تاریخ [illegible]
[illegible] مگر ان روایات و اطلاعات کی تصدیق نہیں ہوتی [illegible] ہے۔

دہلی میں مسلمانوں کی حکومت سے [illegible] بستیوں اور [illegible]
[illegible] روایات [illegible] Gadhi [illegible]
[illegible] ہے [illegible] جو [illegible] زیادہ [illegible] کا پتہ چلتا ہے [illegible]
[illegible] ریاستوں کا [illegible] میں ان کا نام نہیں آیا۔

اس [illegible] میں مسلمانوں [illegible] اور ترقی [illegible] کی اطلاعات کا [illegible] آٹھویں صدی ہجری [illegible] صدی عیسوی ۱۳۰۰ء کے بعد سے آغاز ہوتا ہے [illegible] متعلق [illegible] تسلسل نہیں ملتا، بلکہ بیشتر ان روایات کا تعلق [illegible] بستیوں اور [illegible] طرف میں موجود بزرگان [illegible] اور [illegible] سے ہے، جو حکومت [illegible] قیمت [illegible] اور ہجوم خلائق سے [illegible] سے [illegible] آبادیوں سے [illegible] مقامات اور چشموں کے کناروں پر پہنچ کر [illegible] ہو جاتے تھے اور اپنے تمام اوقات ذکر و فکر [illegible] میں گزارتے تھے، پھر جیسے جیسے ان کے کمالات کی [illegible] ان کے روحانی زمزموں کی آواز آبادیوں تک پہنچتی [illegible] آبادیوں میں تبدیل ہو جاتے [illegible] مخلوق کی رجوعات [illegible] گلستانوں اور قابل قدر آبادیوں میں تبدیل کر دیتی تھی۔ [illegible] میں بھی اسی قسم کی روایات ہیں۔

کہا جاتا ہے [illegible] سے پہلے ایک عارف کامل تشریف لائے، اس وقت یہ جگہ ایک چھوٹے [illegible] کی ریاست بادی گڑھی [Badi Gadhi] تھی [illegible] مسلمانوں کی ایک جمعیت سے معرکہ آرائی ہوئی، جس میں [illegible] مارے گئے (۱) یوں یہاں مسلمانوں کے آنے [illegible] کا راستہ کھل گیا۔ [illegible] کئی گھرانے اور مختلف خاندانوں کے

(۱) [illegible] سے بھی [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] ہوتے رہے۔ ان میں دو ایوبی انصاری خاندان بھی تھا، جس کا ہندوستان میں مرکز Sarsll [illegible] [illegible] اس خاندان کے چند افراد سرسل سے ترکِ اقامت کر کے سہارنپور آئے سہارنپور سے آگے ہم اندازِ ایک [illegible] گنگوہ [illegible] قریب ہے۔ دونوں بستیوں کے خاندانوں میں رشتہ داریوں کی نسبت قائم ہوئی [illegible] [illegible] تعلقات اور قرابت داری کا سلسلہ ہمیشہ رہا۔ حضرت مولانا گنگوہی کے [illegible] قاضی پیر بخش تک یہ شان بھی [illegible] قاضی پیر بخش اپنے ماموں شاہ قطب علی کی گنگوہ میں سخت مخالفت کی صورت کی وجہ سے [illegible] [illegible] تھے۔ قاضی پیر بخش کا گنگوہ میں نکاح ہوا، تین فرزند تولد ہوئے ان میں سے ایک مولوی ہدایت احمد [حضرت مولانا گنگوہی کے والد ماجد] تھے۔

[illegible] مشہور [illegible] گنگوہ منتقل کا سبب [illegible] کا دور [illegible] معلومات [illegible] چند [illegible] ہیں، جو کہ [illegible] ہیں

شجرۂ نسب حضرت مولانا رشید احمد بن مولانا ہدایت احمد بن قاضی پیر بخش بن قاضی غلام حسن بن قاضی [illegible] بن قاضی اکبر بن قاضی محمد سالم انصاری۔

[illegible] جس سے یہ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ قاضی سالم گیارہویں صدی ہجری کے اوائل [illegible] صدی [illegible] میں حیات ہوں گے۔ قاضی سالم کے اجداد، سلسلۂ نسب اور دیگر تفصیلات دستیاب نہیں۔

والد ماجد حضرت مولانا کے والد مولانا ہدایت احمد، عالم فاضل صاحب نسبت شخص تھے، [illegible] [illegible] تلمذ تھا، حضرت شاہ غلام علی نقشبندی سے سلوک طے کیا اور اجازت و خلافت سے نوازے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت مولانا گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم کے ہم سبق ہونے کی روایات؟

[illegible]

تلاش معاش، ملازمت اور تجارت کتب [illegible]

[illegible]

کتابوں میں سب [illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

اقتباس کے حوالے سے مکمل گفتگو آ رہی ہے

درس و تعلیم کی ابتداء اور پہلے شاگرد

[illegible]

[illegible]

حضرت مولانا کے تفقہ و ہم فقہ ...

[illegible]

محدثانہ شان اور فقہاء سے محدثین میں عالی مرتبہ [illegible]

[illegible]

لكن ... [illegible] ... الشيخ رشيد احمد الكنكوهي الانصاري رحمه الله

[illegible] ... في ... [illegible] ... اطلع على

toobaa-elibrary.blogspot.com

الناس، فكان يأتي بتوجيهات في المشكلات الفقه ومعضلات الحديث ما تحتار عنه الأسفار الضخمة والمجلدات الكبيرة، وكان مواظبا طيلة حياته على تدريس الأمهات الست طول النهار غير فترة قليلة في الليل وحتى نصف قرن يدرس الحديث وكتب السنة، لا يلحقه ملل ولا ضجر ولا سآمة ولا تعب مع اشتغاله بتربية النفوس وتزكية القلوب بالأذكار والتوجه، فكان نسيج الركب يسعى إليه كل حين وهو مفزع الناس في النوازل والمسائل.(1)

ترجمہ: پس فقیہ زمانہ حافظ و حضرت شیخ رشید احمد گنگوہی اعلیٰ اللہ مقامہ ... کے علوم کے بھی جامع تھے، انہوں نے لوگوں کو ایسا فیض بخشا جس سے لوگوں کے دل روشن ہو گئے۔ آپ فقہ اور حدیث کے مشکلات کی ایسی ایسی توجیہ فرماتے جس سے بڑی بڑی ضخیم کتابیں بھی خالی ہیں، آپ اپنی ساری مبارک عمر میں، سارا سارا دن سوائے تھوڑے سے درمیانی وقفے کے صحاح ستہ کی درس و تدریس کی توفیق سے سرفراز رہے، اور نصف صدی تک حدیث، کتب سنت کی اس طرح تدریس فرماتے رہے، کہ جس سے نہ آپ کبھی شکستہ خاطر ہوئے اور نہ کبھی تھکے، باوجود اس کے کہ آپ اذکار کے ذریعے نفوس کی تربیت و قلوب کے تصفیہ و توجہ کے ساتھ مشغول ہوتے تھے جس سے آپ کا پاکیزہ نفس ہر وقت متجلی رہتا تھا اور یہ کام، حوادث و مسائل میں افتاء کے علاوہ تھا، آپ جس طرح ارشاد و تربیت نفوس و صحاح ستہ کی درس و تدریس کے لئے مرجع خلائق تھے اسی طرح آپ حوادث کے مشکل مسائل کے بھی مرجع خلائق تھے۔"

حضرت ... نادر درس حدیث میں جن نکات و خصائص پر توجہ فرماتے اور جن مسائل و مشکلات کے حل کرنے کی کوشش فرماتے تھے، وہ خود حضرت مولانا کے الفاظ میں درس اور فہم حدیث کا اصل مقصود ہے۔ حضرت ... نے ایک مجلس میں اپنے طریقہ درس کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا

"حدیث میں اصل مقصود کی طرف توجہ رہی، اصل مقصود یہ ہے کہ اشکال حدیث کا حل کیا جائے، تعارض رفع کیا جائے، مسئلہ ثابت کیا جائے، تفقہ حاصل ہو، اسی کی طرف میرا خیال رہا۔ حنفی شافعی جو ہوں، اپنا مسئلہ ثابت کریں۔(۲)

(۱) مقدمہ اللامع الدراری علی جامع البخاری

(۲) ... حضرت مولانا ... گنگوہی وغیرہ از مولانا عبدالحئی حسنی مؤلف نزہۃ الخواطر ص ۳۲۹-۳۳۰ ... ۱۹۵۸ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت مولانا گنگوہی کے افادات حدیث اور تقاریر درس کو پڑھ کر، مجھ پر دوران سے اخذ و قبول کر کے، مولانا بنوری نے بھی یہی سمجھا تھا۔ مولانا بنوری نے ایک اور موقع پر لکھا ہے

"حضرت شاہ ولی اللہ نے تطبیق فی الحدیث کا جو پودا لگایا تھا، حضرت گنگوہی نے اسے تناور درخت بنا دیا، اسی طرح فقہ و حدیث میں تطبیق شاہ ولی اللہ سے حدیث کے کا سلسلہ حضرت گنگوہی پر ختم ہو گیا۔ حضرت گنگوہی کو حق تعالیٰ نے فقاہت نفس سے سرفراز فرمایا تھا، مسلک حنفی کو حدیث سے ثابت کرنا اور جو حدیث بظاہر مخالف نظر آئے اس کا جواب دینا حضرت گنگوہی کی فقیدہ وہ میں تھے" یہ [illegible] کے علاوہ فقہ حنفیہ متاخرین کی تفریعات جو حدیث کے خلاف تھیں، ان کی فقہ حنفی سے براءت کی، علاوہ ازیں فقہ میں توسع اور تضییق کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کی۔ شراح حدیث ابن بطال، مہلب، ابن التین، ابن المنیر، قاضی عیاض، خطابی، ابن حجر، عینی رحمہم اللہ سے بہتر احادیث کی تشریح کی۔

کوکب الدری اور لامع الدراری میں اس کی بے شمار مثالیں ہیں، خصوصاً لامع میں تراجم کے سلسلے میں، حضرت گنگوہی کی ایسی توجیہات ہیں کہ عقل حیران ہے، حافظ ابن حجر اور عینی رحمہم اللہ تعالیٰ کی توجیہات سے فائق ہیں۔ (۱)

مولانا محمد یوسف بنوری نے ایک مقالہ گفتگو میں یہ بھی فرمایا کہ

"حضرت شاہ عبدالعزیز کے بعد حضرت گنگوہی وہ واحد شخص ہیں جنہوں نے محض اپنے نور قلب سے حدیث کی مشکلات حل کی ہیں اور یہ خصوصیت حضرت شیخ الہند کو بھی کم ملی۔ (۲)"

یہ [illegible] سے حضرت [illegible] ہیں، جو فن حدیث کے خواص و رموز شناس اور بڑے محقق ہیں اور جو بہت کم پیدا ہوتے ہیں۔

ہم بھی فہم میں غالب کے طرف دار نہیں

[illegible]

---

(۱) [illegible] ۱۹۹۱ء [illegible]

(۲) [illegible] ۱۹۹۱ء [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

صحیح بخاری، ترمذی وغیرہ کی درسی تقریریں

[illegible]

شریف کی تقریریں اور افادات ہیں [illegible]

[illegible] تھے۔

جس میں سب سے [illegible]

مولوی رضی احسن [illegible] [illegible]

[illegible] فوائد واضافات اور مفصل حاشیوں [illegible]

کا قائم مقام اور علم حدیث [illegible]

ترمذی کے الکوکب الدری [illegible]

[illegible] مرتب [illegible] اور اپنی [illegible] جلد [illegible]

حدیث شریف کی شرح [illegible] اور مذاہب فقہاء سے اس کی صحیح تطبیق [illegible]

مطالب کی وضاحت میں مولانا کی دقت نظر اور [illegible]

کیا جا سکتا ہے، بخصوص حضرت مولانا [illegible]

مولانا کا غیر معمولی امتیاز اور منفرد خصوصیت [illegible]

محدثین اور شارحین حدیث میں شمار کیا گیا ہے۔

حضرت کے درسی حدیثی فوائد و افادات [illegible]

مجموعہ فوائد معلوم [illegible] حضرت مولانا کے ایک [illegible]

کیا گیا تھا۔ یہ ہی ایک اور مجموعہ جو صحیح بخاری، سنن ترمذی [illegible]

کا مرقوم و مرتب ہے۔ ایک اور مجموعہ مولانا محمد [illegible]

بھی تھا۔ ایک مجموعہ فوائد مولانا ماجد علی جونپوری کا [illegible]

جو حضرت کے آخری درس حدیث میں شامل [illegible]

ماجد علی جونپوری اور مولانا رضی احسن [illegible]

گئے تھے۔ ان مجموعوں میں سے [illegible]

جامع الترمذی کے نام سے مجبوب [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] محمد [illegible] میں لکھی ہوئی تقریر نقل تھی، جو مولانا فتح محمد تھانوی کے قلم کی لکھی تھی [illegible]
سے مولانا سید محمد [illegible] نقل [illegible] مولانا فتح محمد کی لکھی ہوئی تقریریں اور مولانا [illegible] مولانا [illegible] حسن
کے [illegible] سے [illegible] ہیں۔

حضرت مولانا گنگوہی کے حدیث [illegible] وقت نظر کا [illegible] عرفان وفیضان اس وقت شروع ہوا، جب مولانا [illegible]
کاندھلوی کے فرزند [illegible] شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی نے اپنے والد [illegible] کی قیمتی ورثہ اور [illegible]
محنت [illegible] کا مضمون [illegible] محنت [illegible] اور مولانا [illegible] حسن [illegible] تقریریں
[illegible] منضبط [illegible] فات [illegible] ترمذی [illegible]
[illegible] صورت میں [illegible] الدری علی جامع الترمذی [illegible] لامع الدراری علی صحیح البخاری [illegible]
[illegible] شائع [illegible] حضرت مولانا گنگوہی کی محدثانہ جلالت شان [illegible]
[illegible] ہے۔

حضرت مولانا گنگوہی [illegible] حدیث [illegible] مضمون [illegible]
[illegible] علاوہ ایسے اصحاب
[illegible] جو خدمت میں حاضر ہوئے، چند دنوں قیام [illegible] مستفید ہو کر [illegible]
[illegible] حدیث [illegible]
[illegible] ہمیشہ [illegible] کی
[illegible]

وہی عزت وہی عظمت وہی شان ولایت

[illegible] پوری زندگی دیکھ
[illegible]

[illegible] في هذا العصر في
[illegible] و [illegible]
[illegible]

---

(۱) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور ان کو حق تعالیٰ نے ایسے شاگرد عطا فرمائے کہ اس دور میں دین پر استقامت، روشن شریعت کے اتباع، علم نافع کی اشاعت سنتوں کے احیاء اور مسلمانوں کی اصلاح میں ان کی مثال نہیں اور ان کے شاگردوں سے اس قدر افراد نے فائدہ اٹھایا ہے، کہ ان کا شمار ممکن نہیں۔

حضرت مولانا کے درس میں بیٹھنے کی سعادت حاصل کرنے اور اس عالی قدر درس گاہ سے، مطالب و معانی حدیث کا فیضان حاصل کرنے کے لئے، ہزاروں طلبۂ حدیث اور دل دادگان حدیث کی طبیعتیں، بے تاب رہتی تھیں، حاضری کے بے شمار دلوں میں آرزوئیں موجیں مارتی رہتی تھیں، مگر ہر ایک کے لئے یہ ممکن نہیں ہوتا، کہ وہ اپنے حالات و مسائل وایک طرف رکھ کر، اپنے وسائل اور مالی گنجائش وضرورت کو یکسر نظر انداز کر کے تعلیم اور خدمت دین کے لئے اپنے گھر اور علاقہ سے نکل سکے، پھر بھی بہت سے اصحاب توفیق، اہل علم وذوق حضرت مولانا سے استفادہ اور اجازت حدیث کے لیے، گنگوہ حاضر ہو کر اور اپنا دامن مراد حدیث کے علم، فہم مقاصد اور اس پر عمل کے جذبہ سے پر کرتے ہوئے، واپس ہوتے تھے۔

حضرت کے شاگرد اور مستفیدین کی تعداد، ایک اندازہ حضرت مولانا کی خدمت میں کس قدر طلبہ حاضر ہوئے اور اطراف عالم کے کس قدر علمائے کرام اور حدیث کے اساتذہ اور فضلین نے اجازت حدیث حاصل کی، اس کی نہ کوئی فہرست موجود ہے، نہ ہی اس کا حتمی شمار ممکن ہے، صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت کے شاگردوں اور مجازین ومستفیدین حدیث کی تعداد، یقیناً ہزاروں میں ہوگی، اس وسعت استفادہ اور کثرت تلامذہ کا، خود حضرت مولانا کی ایک تحریر سے صاف اندازہ ہو رہا ہے۔ حضرت مولانا نے اپنے پیر ومرشد، حضرت حاجی امداد اللہ تھانوی مہاجر مکی کے نام ایک خط [مکتوبہ ۱۳۰۶ھ] میں لکھا ہے:

"حضرت مرشدنا! علم ظاہری کا تو یہ حال ہے کہ آپ کی خدمت سے دور ہوئے غالباً سات سال سے کچھ زیادہ عرصہ ہوا ہے، اس سال (۱۳۰۰ھ) سے اب تک دو سو سے چند عدد زیادہ آدمی، سند حدیث حاصل کر کے گئے اور اکثر ان میں وہ ہیں کہ انہوں نے درس جاری کیا اور سنت کے احیاء میں سرگرم ہوئے اور اشاعت دین ان سے ہوئی اور اس شرف سے زیادہ کوئی شرف نہیں، اگر قبول ہو جاوے۔" (۱)

اس گرامی نامہ میں ۱۳۰۰ھ سے ۱۳۰۶ھ تک چھ سال کے درمیان کے، تلامذہ اور اجازت حدیث سے مستفید اصحاب کی تعداد کا تذکرہ آیا ہے۔ ۱۳۰۶ھ سے، ۱۳۱۴ھ تک جو حضرت مولانا کے درس حدیث کا آخری سن ہے اور اس وقت سے حضرت کے زمانہ وفات ۱۳۲۳ھ تک، کس قدر علماء، اور اجازت حدیث کے طالب، حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر اور اجازت

(۱) مکاتیب رشیدیہ، مرتبہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی ص ۱۰ [illegible]

آگے بڑھ جائے۔ اللھم زد فزد

فقہ میں عالی مرتبہ اور شانِ تفقہ

کے تمام مباحث، فقہائے اربعہ کے جملہ دلائل اور فقہ حنفیہ کے ائمہ کی تحریرات و کتب پر وسیع نگاہ رکھتے تھے، ہر چند کہ حضرت مولانا نہایت جامع، نہایت مختصر بات فرماتے ہیں، بہت کم ایسا ہوتا کہ دلائل اور وجوہات کا تذکرہ فرماتے ہوں اور فقہاء اور ماخذ کی عبارتیں نقل فرماتے ہوں، مگر جاننے والے جان جاتے ہیں کہ یہ جو کچھ فرمایا جا رہا ہے اس کے لئے نہایت مستحکم بنیادیں موجود ہیں۔

حضرت مولانا کی اسی گہرائی فکر، دقت نظر اور اندرون بینی کی وجہ سے، حضرت علامہ انور شاہ کشمیری جیسے، علامہ زماں اور بحر علوم نے [قادیانیوں سے متعلق مقدمہ میں] بہاولپور کی عدالت میں فرمایا تھا:

"ویسے ہمارے نزدیک حضرت شاہ عبدالعزیز علامہ شامی سے فقیہ ہیں اور حضرت گنگوہی کو بھی ہم نے، شامی سے فقیہ النفس(۱) پایا"(۲)

یہی بات حضرت علامہ نے حضرت مولانا گنگوہی پر اپنے قصیدہ میں فرمائی تھی، لکھتے ہیں

لقد فرع الوریٰ عملاً وعلماً	مکارم ساعدت کرم المجار
إمام قدوة عدل أمين	ونور مستبين كالنهار
فقيه حافظ علم شهير	كصبح مستنير هدى سار
إليه المنتهى حفظاً وفقهاً	وأضحى في الرواية كالمدار
ففي التحديث رحلة كل راوٍ	وفي الأخبار عمدة كل قاري
فقيه النفس مجتهد مطاع	وكوثر علمه بالخير جاري
وأحيى سنة كانت أميتت	وباد وضح النهار فلا تماري (۳)

(۱) [illegible] (انوار انوری ص ۵۰، [illegible] ۱۳۶۰ھ)

(۲) [illegible] (دسمبر ۱۹۹۵ء)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ:

"حضرت سے زیادہ ائمہ اربعہ کے مذہب کا ماہر میں نے نہیں دیکھا"(۱)

حضرت علامہ کے ایک ممتاز شاگرد مولانا محمد یوسف بنوری نے حضرت گنگوہی کے فقہی مرتبہ اور کمال نظر کے متعلق حضرت علامہ کے اشعار کی گویا وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے

"حضرت گنگوہی کو اللہ تعالیٰ نے فقاہت نفس سے سرفراز فرمایا تھا، مسلک حنفی کو احادیث سے ثابت کرنا اور جو حدیث بظاہر مخالف نظر آئے اس کا جواب دینا، حضرت گنگوہی نے اس فریضہ کو کامیابی سے ادا کیا اس کے علاوہ فقہاء حنفیہ متاخرین کی جو تفریعات حدیث کے خلاف تھیں ان کی فقہ حنفی سے برأت کی، علاوہ ازیں فقہ میں توسع اور تضییق کے درمیان اعتدال کی راہ اختیار کی"(۲)

حضرت مولانا کا یہ فضل و کمال، مجتہدانہ بصیرت و فقہی شان، حضرت مولانا کے فتاویٰ سے جھلک رہی ہے ہر ایک فتوی حضرت مولانا کی وسعت نظر، جامعیت، گہری بصیرت اور مجتہدانہ حیثیت کا ترجمان ہے، جس کا حضرت مولانا کے فقہ وفتاوی پر رسائل و مؤلفات، معروف و مطبوعہ فتاوی رشیدیہ سے علم اور اندازہ ہوتا ہے۔ زیر نظر تازہ مجموعہ فتاوی، باقیات فتاوی رشیدیہ سے بطور خاص حضرت کے فقہی مقام و مرتبہ کا ترجمان و آئینہ ہوگا، اور اس کے ذریعہ سے حضرت مولانا کے اس مجتہدانہ فقہی مقام اور فقاہت نفس کا اور زیادہ وسیع مشاہدہ و تجربہ ہوگا جس کی جانب حضرت علامہ انور شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا ہے۔

ذوق سلوک و معرفت حضرت مولانا کو جس طرح درس حدیث و فقہ سے خاص شغف اور گہرا تعلق تھا، اس میں علم کے تبحر و مہارت اور تعمق کے ساتھ روحانی چاشنی ہمیشہ شامل رہی۔ اہل معرفت اور ارباب طریقت سے وابستگی اور ان کے دامن تربیت میں سلوک، ایک قدیم معمول تھا۔ حضرت مولانا کے والد بھی اپنے وقت کے ایک بلند پایہ شیخ مولانا شاہ غلام علی نقشبندی سے بیعت تھے، یہ اثرات اور نسبت حضرت مولانا میں بھی منتقل ہوئے۔ حضرت مولانا کا دینداری اور خدا ترسی کا طبعی مزاج تھا، جس پر تصوف و معرفت کی بعض تصانیف، خصوصاً مولانا ابوالحسن کاندھلوی کی مشہور تالیف گلزار ابراہیم بہت اثر انداز ہوئی۔ حضرت مولانا کو خود بھی مثنوی گلزار ابراہیم سے مناسبت تھی، مولانا عاشق الٰہی میرٹھی کی اطلاع ہے۔

---

(۱) [illegible] ص ۱۹۲ [illegible]

(۲) [illegible] ص ۳۹۸ [illegible]

toobaa elibrary blogspot.com

خوش الحانی کی وجہ سے آپ کے رفقاء واحباب کی آپ سے فرمائشیں ہوا کرتی تھیں کچھ پڑھ کر سنادو، مگر آپ اکثر گریز فرماتے تھے، ہاں! جب اصرار زیادہ ہوتا، تو کوئی نظم خصوصاً [قصہ ابراہیم بن ادہم، خوش الحانی کے ساتھ پڑھتے تھے۔(۱)

شاہ سلیمان تونسوی یا شاہ عبدالغنی مجددی سے بیعت کا خیال حضرت مولانا نے گنگوہ میں بھی ارباب مشائخ وطریقت کو خوب دیکھا، برتا تھا، اور دہلی تو رشک بغداد بنا ہوا تھا، یہاں بڑے بڑے ارباب سلوک تشریف فرما تھے، اور تعلق مع اللہ کی دولت عام فرما رہے تھے، حضرت مولانا کے ایک بڑے استاذ، حضرت مولانا شاہ عبدالغنی بھی سلسلہ نقشبندیہ کے مرشد اور رہنمائے کامل تھے۔ حضرت مولانا مملوک العلی کے بھی، دہلی کے مشائخ طریقت سے قریبی مراسم تھے، اور ان کے وطن اور نواح کے اہل ارشاد وتربیت بھی، مولانا مملوک العلی سے رابطہ وملاقات رکھتے تھے، جس میں حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی بطور خاص شامل تھے، حضرت حاجی صاحب سے، حضرت مولانا کی بھی ملاقات وارادت تھی مگر دل کے معاملات نرالے ہوتے ہیں، حضرت مولانا گنگوہی کا زمانہ طالب علمی سے، حضرت شاہ عبدالغنی یا ہندوستان کے ایک مشہور وممتاز مرشد، مولانا شاہ سلیمان تونسوی سے بیعت ہونے کا خیال تھا، لیکن طبعی تقاضہ کے باوجود، شاہ سلیمان کی خدمت میں حاضری کا موقع نہیں ملا تھا، کہ تعلیم مکمل ہو جانے کی وجہ سے، دہلی سے وطن واپسی ہوگئی اور ہر چند کہ حضرت حاجی امداداللہ سے گہری واقفیت تھی مگر حاجی صاحب سے بیعت ہونے کا خیال تک نہیں تھا، بیعت کے لئے شاہ سلیمان صاحب تونسوی، اور مولانا شاہ عبدالغنی مجددی کی جانب نگاہ جاتی تھی، لیکن جس کے نصیب میں جہاں سے دولت ونعمت مقدر ہوتی ہے، وہیں سے پہنچ جاتی ہے۔

تھانہ بھون کا ایک غیر متوقع سفر اور حضرت حاجی صاحب سے اچانک بیعت حضرت مولانا، کسی عزیز کے نکاح کی تقریب میں شریک ہونے کے لئے، گنگوہ سے رامپور آئے تھے، ان دنوں حضرت مولانا کی، حضرت مولانا شیخ محمد تھانوی سے کسی علمی مسئلہ پر مراسلت ہو رہی تھی، حضرت مولانا کی رائے یہ ہوئی کہ تحریر ومکاتبت سے، اس مسئلہ کا طے ہو جانا، مشکل معلوم ہوتا ہے، اس لئے تھانہ بھون کا سفر کر کے، حضرت مولانا شیخ محمد تھانوی سے زبانی گفتگو کر لی جائے، اس میں بحث کے تمام پہلو واضح اور منقح ہو جائیں گے اور فریقین کسی بہتر رائے اور قول فیصل تک پہنچ سکیں گے۔ اس خیال کی وجہ سے رام پور منیہاران سے تھانہ بھون آئے، یہاں اول حضرت حاجی امداداللہ کی خدمت میں پہنچے، حضرت حاجی صاحب سے رامپور کے رشتہ سے کچھ قرابت بھی تھی اور حضرت مولانا مملوک العلی کے ذریعہ سے تعارف اور عقیدت بھی، حضرت حاجی صاحب نے فرمایا کیسے آنا ہوا، اور جب حضرت مولانا شیخ محمد سے گفتگو کے ارادہ کا علم ہوا، تو اس سے منع فرما دیا، حضرت

(۱) تذکرۃ الرشید ص: ۲۶۔ حصہ اول۔ طبع اول اور اس کے عکس [Re print]

toobaa-elibrary.blogspot.com

مولانا گنگوہی سے [illegible] حضرت حاجی صاحب سے بیعت ہونے کا تقاضا ہوا اس سے پہلے حضرت مولانا محمد قاسم حضرت حاجی صاحب سے بیعت ہو چکے تھے(۱) حضرت حاجی صاحب نے اول اول انکار کیا، پھر بیعت [illegible] حضرت مولانا [illegible] نہیں [illegible] تھے مگر حضرت حاجی صاحب کی ہدایت پر قیام کا ارادہ کر لیا، چالیس دن تک حضرت حاجی صاحب کی صحبت و تعلیمات سے [illegible] رہے، چالیسویں دن حضرت حاجی صاحب نے اجازت [illegible] فرمایا۔

مولانا شیخ محمد صاحب سے اختلاف اور مناظرہ کی روایت پر ایک نظر

حضرت حاجی امداد اللہ [illegible] میں حضرت مولانا گنگوہی [illegible] شیخ محمد تھانوی سے اختلاف اور ملاقات، گفتگو کا مجموعہ تذکرہ آتا ہے [illegible] شیخ محمد [illegible] حضرت مولانا گنگوہی سے [illegible] حضرت مولانا تھانوی کی یہ روایت اور مولانا شیخ محمد تھانوی کی [illegible] حضرت مولانا تھانوی نے فرمایا

> مولانا گنگوہی [illegible] حضرت کی خدمت میں تھانہ بھون [illegible] تھے، اس وقت مولانا شیخ محمد صاحب سے [illegible] خط و کتابت [illegible] تھے، خیال ہوا کہ خط و کتابت سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا، زبانی گفتگو کریں گے۔(۲)

[illegible] قبول معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ مولانا شیخ محمد صاحب حضرت شاہ [illegible] محدث تھے، حضرت مولانا مملوک العلی اور حضرت [illegible] معروف تھے، حضرت مولانا گنگوہی سے [illegible] حیثیت [illegible] حضرت مولانا [illegible] مولانا شیخ محمد صاحب [illegible] تھے [illegible] شیخ محمد صاحب تھانوی کی ایک تالیف "دلائل الاذکار فی [illegible] التجہیر والاسرار" [illegible] حضرت مولانا گنگوہی [illegible] میں مولانا شیخ محمد کا جگہ جگہ ذکر [illegible]

[illegible]

[illegible]

---

(۱) [illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس مختصر تحریر کے آخر میں، حضرت مولانا نے مولانا شیخ محمد سے بیعت ہونے اور استاذی کا حق ادا ہونے کا ذکر کیا ہے۔

ملاحظہ ہو

”از فقیر حق نیست کہ حضرت استاذ مصنف رسالہ ہٰذا تحریر فرمودہ، ملخصہ حاشیہ (۱)“

جس شخص کو حضرت مولانا گنگوہی ایسا عالی مرتبہ تسلیم فرمارہے ہوں، استاذی و بزرگی سے یاد کرتے ہوں، ایک تحریر میں، دو دو جگہ استاذی لکھ رہے ہوں، انہی سے مناظرہ کرنے آئے ہوں اور ان پر گرتے ہیں شہ سوار ہی میدان جنگ میں، کا فقرہ بھی کسی ہو طبیعت قبول نہیں کرتی۔

حضرت مولانا سے پہلی بیعت اور افادہ کا سلسلۂ دراز حضرت حاجی صاحب سے اجازت و خلافت کے بعد، حضرت مولانا جب وطن پہنچے، اسی وقت سے بغیر اعلان اور خبر کے، حضرت مولانا کی جانب راہ خدا کے مسافروں کا رجوع شروع ہوگیا تھا۔ سب سے پہلے ایک خاتون، اپنے ذوق وشوق سے، حضرت حاجی امداد اللہ کی فرمائش پر، حاجی صاحب کی موجودگی میں بیعت ہوئیں، اس کے بعد اس سلسلہ میں روزانہ اضافہ ہوتا رہا، سیکڑوں افراد نے حضرت مولانا سے اسباق سلوک حاصل کیے، اور ایک بڑی تعداد، تقریباً ستر پچھتر یا زیادہ اصحاب کو اجازت وخلافت سے نوازا گیا، جس میں سے چند کے علاوہ، تقریباً سب نے ہی اس عہد کو وفا کیا، جو انہوں نے حضرت مولانا سے کیا تھا، اور اسی طریقہ پر قائم و استوار رہے، جس کی حضرت مولانا نے رہبری فرمائی تھی، اسی راستہ پر چلے، آگے بڑھے بڑھتے چلے گئے۔

برسبیل تذکرہ مگر افسوس کہ آج وہ طریقہ جو تصوف کی اصل روح، اصل جان اور درحقیقت جو شریعت وسنت ہے، گویا ہمارے یہاں سے فراموش ہوگیا ہے اور ہر شخص نے جس کو سلوک ومعرفت کی خبر ہو نہ ہو، اس راہ سے گزر ہوا ہو نہ ہو، دین وشریعت اور سلوک وتصوف کے باہمی گہرے اور لاینفک رشتہ سے واقف ہو یا نہ ہو، پیری مریدی کا کام، بلکہ مجھے معاف فرمایا جائے، دھندہ اور کاروبار شروع کردیا ہے، ہر شخص بزعم خود مرشد بنا ہوا ہے اور کسی نہ کسی کے حوالے سے، کسی نہ کسی تدبیر سے، دوسروں کو اپنے دام فریب میں پھنسانا اور اس کے ذریعہ اپنی دنیاوی ضرورت پوری کرنا اور حطام دنیا حاصل کرنا، اپنا مقصد بنالیا ہے۔ ایسے میں سخت ضرورت ہے کہ اس طریقہ کی ایک مرتبہ پھر، پوری قوت سے، پوری شدت سے، پورے زور سے آواز لگائی جائے اور کہا جائے کہ تصوف کا صرف وہی راستہ قابل قبول اور دین وشریعت کا راستہ ہے، جس کی کڑیاں ما انا علیہ واصحابی سے جڑی ہوں، جس سے سلف صالحین دلی وابستہ رہے اور جس میں خارجی اثرات اور غیر اسلامی تصورات وبدعات ورسومات کی ذرہ برابر بھی گنجائش نہیں، اس کے علاوہ جو

۱ ادلۃ الاذکار فی الجہر والاسرار، ص ۹۹، مطبع ... ۱۳۰۳ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

[illegible]

رفت زاں راہے کہ پیغمبر گذشت

حضرت مولانا کا ایک اہم خواب اور حضرت مولانا مظفر حسین کاندھلویؒ سے اس کی تعبیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

سلوک وتربیت میں طریقہ نقشبندیہ مجددیہ، خصوصاً حضرت سید آدم بنوری کی تعلیمات کو پسند کرتے تھے

[illegible] اور راہ شریعت وسنت کو

سب سے بڑا رہنما اور اصل قرار دیا اور آخر تک [illegible]

حضرت مولانا کی سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سے نسبت [illegible]

[illegible] کی اس تحریر میں بھی [illegible]

[illegible] اور حضرت کے ایک [illegible]

بھی یہی ہے کہ

"اگرچہ [illegible] نقشبندی ہی تھی" (۳)

حضرت مولانا حسین احمد مدنی [illegible] فرماتے ہیں

"حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز [illegible] حضرت سید آدم [illegible] نسبت تھی [illegible] سلوک میں انہی کے طریقہ کو زیادہ پسند فرماتے تھے، اگرچہ متقدمین [illegible] چشتیہ کے اذکار واعمال کو زیادہ تر مفید فرماتے تھے مگر [illegible] میں حضرت سید صاحب [illegible]

[illegible]

حضرت مولانا کا مقام و مرتبہ پیر و مرشد کی نگاہ میں حضرت حاجی صاحب کے رفقاء میں اور ان کا بھی تذکرہ، خود حضرت حاجی صاحب، حضرت مولانا کو اپنے تمام خلفاء پر ترجیح دیتے تھے، بلکہ یہاں تک فرماتے تھے کہ:

"اور یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ [میں] مولوی رشید احمد کو اپنے پیر کی جگہ جانتا ہوں"(۱)

حضرت حاجی صاحب کی حیات میں ہی، حضرت مولانا کے بڑے اور ممتاز خلفاء، حضرت مولانا کو، حضرت حاجی صاحب کا قائم مقام اور اپنا پیر و مرشد سمجھتے تھے اور حضرت کے ساتھ وہی معاملہ کرتے تھے، جو ان کا حضرت حاجی صاحب کے ساتھ تھا۔ مثلاً حضرت حاجی صاحب کے ممتاز اور محبوب خلفاء میں سے، مولانا محمد یعقوب، حضرت مولانا گنگوہی کو ہی اپنے مرشد سمجھتے تھے"(۲) حضرت حاجی صاحب کے اور بھی متعدد خلفاء کی تحریروں، اور خطوط میں، اس طرح کی تصریحات اور اعتراف موجود ہے۔

حضرت حاجی صاحب اپنے خلفاء اور متعلقین میں حضرت مولانا پر کسی کو ترجیح نہیں دیتے تھے، حضرت مولانا سے کوئی خدمت بھی نہیں لیتے تھے، کبھی پیر بھی نہیں دبواتے تھے، حالاں کہ، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی سے کبھی کبھی پیر دبوا لیتے تھے مگر حضرت مولانا گنگوہی سے یہ خدمت گوارہ نہیں تھی، نیز حضرت حاجی صاحب کی اہلیہ محترمہ بہت اصرار کے بعد، حضرت حاجی صاحب کی فرمائش پر، حضرت مولانا گنگوہی سے بیعت ہوئی تھیں۔(۳)

حضرت گنگوہی خود اپنی نگاہ میں ان تمام کمالات اور اس رفعت شان کے باوجود، جس کا اور ہزاروں دیکھنے جاننے والوں کے علاوہ، بہت سے غیر متعلق مشائخ اور بلند مرتبہ اہل علم و کمال بھی برملا اعتراف و اظہار کرتے تھے اور حضرت مولانا کی روحانی بلند پروازی درسی مقام، دونوں کی جانب اپنے متعلقین و متوسلین کو متوجہ فرماتے رہتے تھے، مگر حضرت مولانا خود کو، ذرۂ بے مقدار اور ہیچ محض خیال فرماتے تھے۔ حضرت مولانا کے مکتوبات میں ایسے بیسوں اندراجات ہیں کہ انہیں پڑھنے والا حیرت میں ڈوب جاتا ہے، یا اللہ! کیسے لوگ تھے، کیسے بڑے عالم، خادم قرآن و سنت، برگزیدۂ روزگار، نادر العہد و الزمان اور اپنے دور کے علاوہ، آنے والی نسلوں کے علماء کے مقتداء اور تواضع و مسکنت، اللہ اللہ! ایسی بے نفسی، ایسا عرفان ذات، ایسی خود شکنی اور اس درجہ کی بے چارگی اور بے حیثیتی کا اظہار اور بار بار

عالم ہمہ افسانۂ ما دارد و ما ہیچ

کا اعلان۔ مجھے یہاں مولانا عبدالحئی حسنی کا وہ ہی تاثر بے ساختہ یاد آ رہا ہے، جو ان کے دیوبند سے ملاقات کے بعد ہوا تھا، جس کا مولانا حسنی نے اپنے سفرنامے میں اس طرح ظہار کیا ہے

(۱) مکتوب بنام مولانا رفیع الدین دیوبندی، مکتوبہ ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۰۵ھ، مکتوب کا اردو ترجمہ مرتبہ مولانا نسیم احمد فریدی ص ۳۹ [دیوبند ۱۹۸۰ء]

(۲) تکمیل الکلام [مجموعہ ملفوظات حضرت مولانا تھانوی] مرتبہ مفتی جمیل احمد تھانوی ص ۳۹ [مطبع [illegible]]

(۳) تکمیل الکلام ص [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت مولانا کا حضرت حاجی امداد اللہ سے اپنی خاص کیفیات کا تذکرہ

[illegible]

حضرت حاجی صاحب کا تاثر و ارشاد

[illegible]

متوسلین اور مسافران راہ سلوک کے لیے چند اصول اور ضوابط

[illegible]

تحریک ۱۸۵۷ء میں شرکت اور اس کی عملی جدوجہد

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

انگریز قابض ہو چکا تھا۔

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] مضبوط اور [illegible]

[illegible]

[illegible] تاریخ ہے۔

حضرت [illegible] اور ان کے رفقاء [illegible] جن میں قاضی عنایت علی تھانوی، حضرت حافظ محمد ضامن شہید، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی جیسے متقی [illegible] اصحاب بھی شامل تھے، [illegible] انگریز کے خلاف اٹھ کھڑے [illegible] میدان کارزار [illegible] ایک طرف [illegible] حالات کا رخ [illegible] شاملی اور تھانہ بھون میں [illegible] میدان [illegible] شاملی تک [illegible] وقت بھی [illegible] وقت میدان [illegible] مسلمان [illegible] جا رہی ہیں۔

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مجموعی اصلاحی خدمات نیز دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور کے فکر ومزاج کی تشکیل

[illegible]

[illegible]

وفات حضرت مولانا حوادث کے تسلسل کی وجہ سے بہت ضعیف و کمزور تھے، مولانا عبدالحی حسنی نے، جو ۱۳۱۳ھ ۱۸۹۶ء میں گنگوہ حاضر ہوئے تھے اور حضرت مولانا کی خدمت میں قیام کیا تھا، لکھا ہے

"مولوی صاحب بہت ضعیف نحیف ہیں، عمر کی حیثیت سے یہ ضعف نہیں، کیونکہ عمر ساٹھ سے کچھ ہی متجاوز ہوگی، بڑھاپے کے آثار نمودار نہیں ہیں، بلکہ بیماری کا ضعف ہے، چہرے سے نحافت معلوم ہوتی ہے"(۱)

اور اس کے بعد بھی بار بار مختلف امراض میں مبتلا ہوتے رہے، لیکن معمولات بدستور جاری رہے، صحاح ستہ کا کامل درس کا سلسلہ ۱۳۱۴ھ میں ختم فرما دیا تھا، تاہم اطراف سے پڑھ کر جارات وغیرہ کی مشغولیت روز افزوں رہی، عقیدہ و اصلاح و فکر اور سلوک کی نگرانی و تربیت بھی قدیم معمول پر جاری تھی، ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۳ھ کی صبح جب فجر کی نماز کے لئے مسجد سے تشریف لے جانے لگے تو لوگوں نے دیکھا کہ پیروں کی انگلیوں پر خون کے گہرے نشانات ہیں، فکر ہوئی کہ یہ کیا ہوا، نماز کے بعد دیکھا گیا تو جانماز جو موتی ہوتی تھی وہ بھی نیچے تک خون سے تر تھی، خیال ہوا کسی جانور کے کاٹنے کا ہے، مگر یہ تحقیق نہ ہوئی کس نے کاٹا ہے، گرچہ متوسلین نے توجہ دلائی مگر حضرت مولانا نے اس کو چنداں اہمیت نہ دی، لیکن اس حادثہ کے بعد کبھی کبھی میند کا غلبہ ہوتا اسی حالت میں تقریباً پندرہ دن گزر گئے، ۲۷ جمادی الاولیٰ ۳۱ جولائی ۱۹۰۵ء کو عشاء بعد یکلخت لرزہ اور بخار کا سخت حملہ ہوا، یہی درحقیقت مرض الوفات تھا، علاج کی تدبیریں ہوتی رہیں، ہر طرح کی دوا میں ہوئیں، بہتر سے بہتر علاج کیا گیا، مگر ان اجل اللہ اذا جاء لایؤخر

مرض نے شدت اختیار کی، اس مرض میں جمعہ کے دن ساڑھے بارہ بجے بعد اذان کے، وقت ۹ جمادی الاخری ۱۳۲۳ھ، ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء کو یہ آفتاب رشد و ہدایت غروب ہو گیا۔ [illegible] جمعہ کے بعد حضرت مولانا محمود حسن نے نماز جنازہ پڑھائی۔(۲)

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

ورحمہ اللہ رحمۃ الابرار الصالحین وجزی اللہ عنا جزی بہ الاخیار الکاملین الصالحین

[illegible] مولانا کی وفات کے بعد [illegible] میں مولانا مرغوب احمد

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

چیوری نے سیدنا حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن کی بیاض [illegible]

آپ نے ارشاد فرمایا

"مولوی رشید احمد [illegible]" (۱)

حضرت مولانا گنگوہی اپنوں اور پراؤں کی نظر میں

[illegible] تھے ورحق تعالیٰ نے حضرت مولانا کو ایسا جامع صفات [illegible] میں ہی عتراف اور بلند الفاظ میں اظہار [illegible] سے معلوم ہوگا [illegible]

جنید و شبلی و عطار [illegible] مست

حضرت مولانا فضل رحمان گنج مرادآبادی کے ارشادات

[illegible] علماء اور مشائخ کے مقتدا اور [illegible] حیثیت رکھتے تھے [illegible] نقشبندی مجددی سے اجازت وخلافت حاصل تھی۔ [illegible] بہت وسیع سلسلہ تھا، اور بڑے اکابر وعلماء، حضرت [illegible] مولانا گنج مرادآبادی [illegible] معترف تھے۔ ایک مرتبہ حضرت مولانا کی مجلس میں [illegible] مولانا رشید احمد [illegible] حالات دریافت کئے [illegible] کے جواب میں [illegible]

"مولانا رشید احمد [illegible]"

ایک مجلس میں ارشاد ہوا

"ایک میں ہوں اور دوسرے مولانا رشید احمد [illegible]" (۳)

حضرت حاجی امداداللہ کے کلمات عالیہ

[illegible]

---

(۱) [illegible]

[illegible] ۱۹۹۲ء

[illegible]

(۲) [illegible] ۳۲۱ [illegible]

(۳) [illegible] ۳۰۹

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] تحریرات و مکتوبات میں نہایت اعتراف کے ساتھ تذکرہ کیا ہے، ایک اقتباس گزر چکا ہے، ایک مفصل تحریر کی نامہ کی مضمون پر کی سلسلہ میں رقم فرمایا تھا اس میں فرماتے ہیں

فقیر امداد اللہ چشتی بخدمت محبان و مخلصان [illegible] بعض خطوط ہندوستان سے اس فقیر کے پاس آئے ان میں یہ تحریر تھا کہ مولوی رشید احمد صاحب کے ساتھ بعض لوگ سوء ظن رکھتے ہیں اور ہم مولوی صاحب کو برا سمجھیں۔ لہذا فقیر کی جانب سے مشتہر کر دو اور طبع کرا دو کہ مولوی رشید احمد صاحب عالم ربانی و فاضل حقانی ہیں، صفات حسنہ سے موصوف ہیں، جامع بین الشریعۃ والطریقۃ ہیں، شب و روز خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی میں مشغول رہتے ہیں، حدیث پڑھانے کا شغل رکھتے ہیں، مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب محدث [illegible] ثمرہ فیض علم دین کا مولوی صاحب سے جاری ہوا۔ ہندوستان میں مولوی صاحب [illegible] مسائل مشکلہ کی عقدہ کشائی مولوی صاحب سے ہوتی ہے، ہر سال میں [illegible] طلبہ حدیث [illegible] سند لیتے ہیں۔ اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں [illegible] عشق خداوندی میں مستغرق ہیں، حق گوئی میں لا یخافون لومۃ لائم کے مصداق ہیں [illegible] بدعت سے پورے طور سے مجتنب ہیں۔ [illegible] ان کی صحبت اہل اللہ کے [illegible] سے متقی اور تارک الدنیا ہیں [illegible] اور اب فقیر [illegible] ان کو اپنے واسطے ذریعہ نجات کا سمجھتا ہے

[illegible] دوبارہ ہیں، ایک [illegible] کو بھی نظر لگاتے ہیں، میرا [illegible] مولوی صاحب کا [illegible] میں مخالف [illegible] شریعت اور [illegible] شریعت خدا کے نزدیک مقبول نہیں، معاذ اللہ قلب کفار کو بھی

toobaa-elibrary.blogspot.com

حاصل ہوجاتی ہے، قلب کا حال مثل آئینہ کے ہے آئینہ زنگ آلود ہو تو پیشاب سے بھی صاف ہوجاتا ہے، اور گلاب سے بھی صاف ہوجاتا ہے۔ لیکن فرق جاننا [illegible]

ولی اللہ کے پہنچانے کے واسطے اتباع سنت کافی ہے۔ جو متبع سنت ہے وہ اللہ کا دوست ہے اور اگر مبتدع ہے تو محض بیہودہ ہے۔ خرق عادات تو [illegible] قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی جو رسول اللہ ﷺ کے [illegible] وہ خدا کا دوست نہیں ہوسکتا، اس فقیر سے جو اہل علم محبت رکھتے ہیں [illegible] اتباع سنت [illegible] خدمت سے مولوی صاحب کا نقصان نہیں۔

آپ سے [illegible]

مولوی صاحب وہ شخص ہیں، کہ خواص کو چاہئے [illegible] سمجھیں اور میں یہ چاہتا ہوں کہ مولوی صاحب کی [illegible] آپ کو میرا دوست سمجھیں [illegible] کامل ہیں، ان کی زیارت کو غنیمت سمجھیں۔

[illegible]

[illegible] ۲۵ [illegible] ۳۱۰ [illegible]

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے ارشادات

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی [illegible] بچپن سے دوست، ہم مرشد اور بے تکلف تھے [illegible] معمول تھا۔ حضرت مولانا نانوتوی نے اپنی کتاب ہدیۃ الشیعہ [illegible] ۲۹۳ [illegible] ۹۷۶ [illegible] مولانا گنگوہی کا نام بڑے القاب [illegible] لکھتے ہیں

بندہ ہیچ مدان ننگ [illegible] محمد قاسم [illegible] خدمت میں [illegible] اواخر رجب ۱۲۸۳ھ بارہ سو تراسی ہجری میں [illegible] زیب طریقت، حامی شریعت، فخر احباب، [illegible] واتقیا، [illegible] رشید احمد گنگوہی [illegible] وارشادہ (۲)

(۱) [illegible] ۵۳

(۲) [illegible] ۳۰

toobaa-elibrary blogspot com

[illegible] تحریر [illegible] ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں

عزیز من! [illegible] اس قابل کہ خود کسی کی رہبری کروں، ورنہ اس قابل کہ کسی رہبر کو پہچانوں اور دوسروں کو بتلاؤں [illegible] دو چار بزرگوں سے عقیدت ہے ایک تو جناب حاجی امداد اللہ صاحب دوسرے شاہ عبد الغنی صاحب [illegible] مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی، ان بزرگوں میں سے کسی کی صحبت میسر آجائے غنیمت جانو اور اپنے مقصد تحقیق میں [illegible]

۶/صفر ۱۲۹۴ھ از نانوتہ (۱)

مولانا شاہ محمد حسین الہ آبادی کی نظر میں مولانا کا مرتبہ

مولانا [illegible] آبادی، حضرت حاجی [illegible] ممتاز ترین خلفاء میں سے تھے [illegible] اپنے خواص میں شمار فرماتے تھے اور [illegible] گنگوہی وغیرہ علماء سے وسیع اختلاف رکھتے تھے [illegible] حضرت مولانا [illegible] قدر داں اور نہایت مداح تھے۔ مولانا [illegible] آبادی کے سوانح نگار لکھتے ہیں

"ایک مولوی صاحب خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] متعلق گفتگو فرمائی مولانا نے تشفی بخش [illegible] گنگوہی سے یہاں مجھے یہ [illegible] نہیں۔ [illegible] گنگوہی [illegible] آپ میں تو بڑی شان پائی جاتی ہے۔ [illegible] آپ نے فرمایا کہ مولانا [illegible] ہیں (یعنی ان دو آدمیوں سے عقیدت [illegible] جاتی ہے)" (۲)

[illegible] میں ہے

"[illegible] ہیں۔ دولت ادا [illegible] وخوبی انجام پاتے ہیں۔ ہم لکھے [illegible] بھی تو تاکا [illegible] ہے، تو [illegible]" (۳)

[illegible]

[illegible]-e-library.blogspot.com

مولانا سید دیدار علی الوری کا نذرانہ محبت وعقیدت

[illegible]

مخصوصہ مولانا [illegible] رضوی [illegible] مولانا دیدار علی [illegible]

مسائل کی تحقیق اتیح [illegible] مولانا الوری [illegible]

لیکن فاضل بریلوی و شاید ان کا علم نہیں تھا [illegible] مولانا الوری [illegible]

میں [illegible] تربیت یافتہ تھے، مولانا الوری کا تا حیات حضرت مولانا گنگوہی سے [illegible]

کو جب خط لکھتے، ایسے القاب و آداب لکھتے [illegible] حضرت مولانا [illegible] کی عظمت [illegible]

مولانا الوری سے فتاوی سے مجموعہ تحقیق المسائل میں مولانا الوری سے حضرت مولانا [illegible]

سرمائے ذوق مطالعہ ہیں۔ ایک خط کے آغاز پر لکھتے ہیں:

عالی خدمت، فیض موہبت، مولانا [illegible]، رافع السنت، قامع بدعت، مولوی رشید احمد صاحب

ادام اللہ رشدہ۔(۱)

دوسرے خط کی ابتدا ملاحظہ ہو

عالی خدمت، فیض موہبت، حضور مجمع النور، رافع السنت، قامع البدعت، مصدر فیض و برکت، مولانا

مرشدنا مولانا رشید احمد صاحب، ادام اللہ رشدہ (۲)

اور پھر بعینہ یہی الفاظ تحریر ہیں:

عالی خدمت، فیض موہبت، حضور مجمع النور، رافع السنت، قامع البدعت، مصدر فیض و برکت، مولانا مرشدنا

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ادام اللہ رشدہ (۳)

ایک اور خط کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے

عالی خدمت، قدوۃ العلماء، زبدۃ الاصفیاء، مولانا مرشدنا مولانا رشید احمد صاحب سلمہ اللہ (۴)

یہ سرنامے مولانا دیدار علی صاحب کے دل میں حضرت مولانا گنگوہی کی جلالت شان اور عظمت و تقدس سے [illegible]

کو ہیں، کسی اور شہادت کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

۱۔ مجموعہ تحقیق المسائل مولانا دیدار علی الوری ص ۴

۲۔ مجموعہ تحقیق المسائل مولانا دیدار علی الوری ص ۶

۳۔ مجموعہ تحقیق المسائل مولانا دیدار علی الوری ص ۱۵

۴۔ مجموعہ تحقیق المسائل مولانا دیدار علی الوری ص ۲۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

مولوی نقی علی والد فاضل بریلوی، کے کلمات تحسین [illegible]

[illegible]

فاضل بریلوی کے ایک معتمد اور خلیفہ، مولانا ناصر شفیع کی شہادت اور بلند الفاظ [illegible]

[illegible] انہوں نے بھی [illegible]

[illegible] اپنی تالیف لمعہ برق جلی میں لکھتے ہیں

[illegible] شیخ عقد اجتناب زدعات ہے [illegible]

[illegible] رشید احمد گنگوہی، قاضی محمد اسماعیل صاحب موجود

[illegible] شب الشل ہے۔(۲)

[illegible]

[illegible]

مؤلف نزہۃ الخواطر، مولانا عبدالحی حسنی کا مشاہدہ اور تاثر [illegible]

[illegible] تذکرہ نگار [illegible] [illegible]
نہایت عمدہ جامع تعارف لکھا ہے مگر اصل وہ تحریر [illegible]
[illegible] حضرت کی رفاقت [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] پر روشنی [illegible] آخر میں [illegible]

اس میں شک نہیں کہ مولوی صاحب [illegible]
واستقامت کا [illegible] [illegible]
نہیں۔ مولوی صاحب کے اوصاف میں سب سے [illegible]
[illegible] اور صدق گفتار میں، مولوی صاحب ضرب المثل ہیں۔ (۱)

(۱) [illegible] الخواطر [illegible] ۱۳۷

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲)

فقہ و فتاویٰ نیز فتاویٰ رشیدیہ کے خطی اور مطبوعہ نسخے

حضرت مولانا گنگوہی کی دینی، علمی، فقہی، اصلاحی، تربیتی خدمات کا دائرہ بہت وسیع تھا اور اس کا ایک ایک پہلو، اپنے اندر مختلف جہات درس، تبلیغ کی مختلف نوعیتیں لیے ہوئے ہوتا تھا، یہاں ایسے تمام پہلوؤں پر گفتگو کی گنجائش نہیں، تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت مولانا کی بڑی اور ممتاز و مؤثر فقہی خدمات اور کارناموں کو، بنیادی طور پر چار بڑے حصوں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے اور ہر حصہ کا علیحدہ علیحدہ جزوی، اجمالی تذکرہ کیا جائے۔ یہ تقسیم و ترتیب اس طرح ہو سکتی ہے

(۱) فقہی موضوعات و مباحث پر تصنیفات و رسائل

(۲) روزمرہ کی خدمت و ہدایت میں عوام کے سوالات و علمائے کرام کے علمی فنی استفسارات کے جوابات جس کا سلسلہ ایک دائمی معمول اور دائمی وظیفہ حیات کے طور پر زندگی کے تقریباً پچیس سال نصف صدی پر پھیلا ہوا تھا

(۳) صحیح عقائد، رسوم و بدعات اور ان کی شرعی حقیقت و حیثیت اور موقع بموقع عوام میں پھیل جانے والی بڑی عملی، دینی، شریعت سے ... بے توقیری، خلاف ورزی و فقہی معاملات و مسائل میں عوام کی اصلاح و تربیت کے لیے مفصل فتاویٰ کی تحریر ... اشاعت کا اہتمام اور پورے برصغیر کے مسلمانوں اور اہل علم و فقہ تک ... پہنچانے کی ... کوشش۔

(۵) فقہ و فتاویٰ اور احکام شریعت کی تحقیق ... اور ... آخری درجہ کا اہتمام، اس کی بقاء اور آئندہ نسلوں تک ... اصحاب کی علمی عملی، تربیت ... بعد ان کے ... تصحیح ... ناقدانہ نظر سے ان کا ...

چنانچہ حضرت مولانا کی فقہی خدمات اور ان کا مرتبہ جاننے کے لیے ان عنوانات کا مفصل تعارف اور جائزہ ... کیا جائے گا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تصانیف: حضرت مولانا کی تصانیف و مؤلفات کا سرمایہ تعداد کے اعتبار سے زیادہ نہیں ہے، یہ وجہ ہے کہ
آپ کی تصانیف و مولفات کی تعداد بھی زیادہ نہیں ہے۔ مولانا عبدالحی حسنی لکھتے ہیں:

ولم تكن له كثرة اشتغال بالتاليف (۱) [حضرت مولانا کا تصنیف و تالیف کا زیادہ مشغلہ نہ تھا۔]

دوسرے موقع پر لکھتے ہیں:

له مصنفات مختصرة قليلة منها تصفية القلوب وامداد السلوك، وهداية الشيعة

جو تصانیف و مولفات ہیں ان کے صفحات بھی بہت معمولی اور مختصر ہیں، لیکن ان سے جو مدر بات اور
مباحث و مضامین اللہ اللہ! جس کو علم دین خصوصاً حدیث و فقہ میں نظر ہو، وہ خوب سمجھ سکتا ہے اور جس کی رسائی ان کے
اور علوم کے غوامض و اسرار کی قدر کر سکتا ہو، اس سے پوچھئے کہ حضرت نے کس طرح اپنی ایک ایک تالیف و تحریر اور شرح
تک کو بھی دریا بکوزہ کی مثال، اور ایک مثال دلیل کو حقیقت کا جامہ عطا فرمایا ہے۔ ایک ایک صفحہ کی بات نہیں بعض
بعض موقعوں پر ایک ایک فقرہ اور سطر، باخبر اور بہت ذہین پڑھنے والوں کو بھی محو حیرت کر دیتی ہے کہ کس طرح پوری ایک
کتاب کے مندرجات کو، ایک بحث کے مضامین کو ایک فقرہ یا سطر میں سمو دیا ہے۔ یہی وہ کمال و وصف ہے، جس کی حکیم
الامت حضرت مولانا تھانوی نے ان الفاظ میں تعریف و تحسین فرمائی ہے۔ حضرت مولانا تھانوی کا قول ہے

''مولانا گنگوہی دریا کو کوزہ میں بند کرتے تھے اور مولانا نانوتوی کوزہ سے دریا نکالتے تھے'' (۲)

جس میں جس قدر علم و صلاحیت ہو، جس درجہ کی علمی بصیرت ہو، وہ اس سے اسی قدر دقیق، اور بے بہا نتائج اخذ
کر سکتا ہے، اس کو پھیلا کر اس کی شرح بھی لکھ سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت کے یہ تمام مولفات و کتب، اگرچہ اردو میں لکھی گئی ہیں، زبان بھی بہت مشکل، اور غیر مفہوم
نہیں ہے مگر پھر بھی اکثر تصانیف کے سمجھنے کے لئے درس اور استاد کی ضرورت ہے۔ خوب محنت اور گہری توجہ سے حل
کیا جائے۔

حضرت مولانا نے تحریر و تصنیف کا کب آغاز کیا، اس کا سراغ نہیں ملتا، تاہم حضرت کی جو پہلی تصنیف معروف
اور مطبوعہ ہے، وہ فقہ و فتاویٰ سے متعلق نہیں ہے، مناظرہ اور کلام کے موضوع پر ہے۔ یہ ہدایۃ الشیعہ ہے جو ۱۲۸۸ھ میں لکھی گئی
اور شائع ہوئی تھی، اس میں اہل تشیع کی جانب سے اہل سنت پر کئے گئے چند اعتراضات کا سنجیدہ علمی مدلل جواب ہے، جس

(۱) نزھۃ الخواطر ص [illegible] طبع [illegible] حیدرآباد
(۲) مجالس حکیم الامت، مجموعہ ملفوظات ص ۴۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] مصنف کی عربی میں بھی [illegible] اور پختہ قلم کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ مصنف کی [illegible]
خدمت و تصنیف [illegible] رہی ہے۔

(۱) [illegible] حضرت مولانا کی سب سے پہلی دریافت مطبوعہ کتاب زبدۃ المناسک ہے، جو ۱۲۹۹ھ میں تصنیف [illegible] حضرت مولانا [illegible] کے ایک ممتاز شاگرد [illegible] کی کوشش سے [illegible] شائع ہوئی تھی۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا کی صرف تین [illegible] رسائل ہیں جن کا [illegible] معلوم ہے۔

(۲) الرای النجیح فی عدد رکعات التراویح مؤلفہ ۱۳[illegible]ھ

(۳) اوثق العری فی تحقیق الجمعة فی القری مؤلفہ ۱۳۱[illegible]ھ

(۴) [illegible] فی اوقاف القرآن مؤلفہ ۱۳۱[illegible]ھ

[illegible] تصانیف [illegible] ہیں

(۱) سبیل الرشاد فی التقلید و الاجتہاد

(۲) الشمس اللامعة فی کراهة الجمعة الثانیة

[illegible]

[illegible] فتاوی [illegible] احتیاط العلم [illegible] تحقیق [illegible] صورت میں [illegible]

چند شاہکار [illegible]

[illegible]

[illegible]library.blogspot.com

سے کئی ایک فن میں یگانۂ روزگار تھے، چنانچہ اس میں ان سے مہارت حاصل تھی اور شرح بہت ممتاز ہوئے ایک مکتب کے رو و رد ، ایک اریب ، خوش مزاج ، محدث ، بہترین مشکوٰۃ مرتب ... علم و ادب میں مہارت سے ...
رفیع ذہن کی ... شانی میں آپ ... تک رہ ... ہوئے۔

چونکہ حضرت مولانا گنگوہی ... اور متفقین کی ایک بڑی تعداد ... حضرات ایسے ...
جاتے ہیں جنہوں نے حضرت مولانا کی خدمت میں قیام ... ایک مدت تک فتاویٰ کی تعلیم حاصل کی، فتاویٰ نویسی
کے اصول جانے ... کی عملی مشق کی ... بعد میں ... ایک ... تک ...
خدمت کے علاوہ اور فقہ و فتاویٰ کی دنیا میں ان کا ایسا بلند مرتبہ ... ان کے نقش قدم ... فتاویٰ ... متقی ... مدت ... و نظر
انداز کر کے صحیح سمت میں آگے بڑھنا سفر کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ ... ان کی ترتیب ... کی سے مطابق ہے

(۱) مولانا حافظ احمد ... حضرت ... محمد قاسم نانوتوی

(۲) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

(۳) حضرت علامہ انور شاہ کشمیری

(۴) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی دیوبندی

(۵) حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی

(۶) مولانا صدیق احمد کاندھلوی

(۷) مولانا عبد الغفار صاحب ...

(۸) مولانا مفتی عبد اللہ ...

(۹) حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی دیوبندی

(۱۰) حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی

اس فہرست میں مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب کا نام بھی شامل کیا جا سکتا ہے، اگرچہ مفتی صاحب حضرت مولانا گنگوہی سے براہ راست شاگرد نہیں تھے، لیکن دار العلوم دیوبند سے ... قیام میں حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے تھے اور استفادہ کرتے تھے۔

ان حضرات میں سے ہر ایک کی فقہی خدمات ... ان سے ... منفرد ... یہاں ... بعد کے
اہل فتویٰ کا ان سے استفادہ ان کے طریقہ کار ... کی تفصیلات ایک ضخیم کتاب یا متعدد مفصل جامع
مقالات کی طالب ہیں اور یہ صفحات اس کے متحمل نہیں ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہاں ایک دلچسپ حقیقت کا بھی تذکرہ ہو جانا چاہئے کہ فاضل بریلوی احمد رضا خاں صاحب اپنے ہم نوا جن صاحب کی فقہ دانی میں مہارت اور کمال کے معترف ہیں، وہ یا تو براہ راست حضرت مولانا گنگوہی کے شاگرد ہیں، یا حضرت مولانا کے شاگردوں سے مستفید ہیں، جن میں مولانا سید احمد حسن امروہی سرفہرست تھے۔

حضرت مولانا کا احادیث کے متون پر نہایت گہری نگاہ، غیر معمولی وسعت نظر، رسائی ذہن اور دقت نظر سے کئی فقہی دقیق بحثوں اور الجھے ہوئے معاملات و مسائل کو اس طرح حل کیا اور ان کے بعض اہم گوشوں کا حسن استدلال اور معقولیت سے جو بڑی ہی خوبصورت اور عمدہ توجیہ فرمائی کہ اہل علم انگشت بدنداں رہ گئے۔ حضرت مولانا کے ایسے فتاویٰ میں ندرت استدلال سے جدت و اس درجہ پختگی گہرائی جامعیت ہے کہ اس دور کے علماء نے ان فتاویٰ کو مسائل فن فہم حدیث اور تفقہ کا ایک گراں بہا خزانہ قرار دیا ہے۔ حضرت مولانا کے معاصر جلیل القدر علماء نے ان سے پورا فائدہ اٹھایا اور اس طریقہ تفقہ و استنباط کو اپنے لئے نمونہ و رہنما قرار دیا، بلکہ ان حضرات نے بھی، جو بعض اختلافی مسائل میں دوسری رائے رکھتے تھے، اس حسن استدلال کی تحسین کی۔

حضرت مولانا سے عام مسائل اور روزانہ کے معمول کی چیزوں اور ضروریات کی نسبت، جب دریافت کیا جاتا تو مختصر جواب تحریر فرمانے کا معمول تھا، جو مسئلہ کی حد تک کامل اطمینان بخش مختصر عام فہم مشتمل، جو عام حدیث شریف کے متون اور فقہی کتابوں کے حوالوں اور جزئیات سے خالی ہوا کرتا، مگر جامع اور بہت دقیق ہوتا تھا کہ اس سے اس مسئلہ کے عام جاننے والے دریافت کرنے والے کا پورا اطمینان اور تشفی ہو جاتی ہے اور فقہ و فتاویٰ میں بصیرت اور فقہی متون پر نظر رکھنے والے بھی، اس کی گہرائی اور معقولیت کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے کہ حضرت نے ان کم سے کم چند الفاظ میں مسئلہ کے تمام ضروری گوشوں کا احاطہ کر لیا ہے، بلکہ اصول دین و شریعت اور متقدمین کے ارشادات و اقوال کی مجمل ترجمانی بھی فرما دی ہے۔

مگر ہر ایک مسئلہ اور ہر طرح کے فتاویٰ کے جوابات ایسے ہی یا چند الفاظ پر ہی مشتمل اور مختصر نہیں ہوتے تھے، بلکہ وہ سوالات جو عقیدہ و اعتقاد، بدعات اور رسوم دینی اور مختلف فیہ مسائل سے متعلق ہوتے، جن میں اہل فتاویٰ کا اختلاف ہو، یا کسی وجہ سے مسلک کے علماء کی تصریحات و تحریرات کی وضاحت کی ضرورت ہوتی یا بدعات مخصوصہ وہ بدعتیں، جو اس دور میں مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی جماعت کا شعار بن گئی تھیں، ان سے متعلق سوال کی صورت ہوتی، تو ایجاز و اختصار کا معمول باقی نہیں رہتا تھا، بلکہ مفصل گفتگو ہوتی جس میں آیات شریفہ، احادیث و آثار، ائمہ فقہاء کے اقوال اور فقہاء متقدمین و متاخرین کی روایات نقل فرماتے، ان کا درجہ متعین کرتے اور تمام پہلوؤں اور دلائل کو اس طرح منقح اور روشن فرما دیتے تھے، کہ منصف مزاج حقیقت پسند طالب کو الجھن باقی نہیں رہتی تھی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایسے مباحث میں حضرت مولانا، صرف معروف ماخذ واستدلال کا تذکرہ نہیں فرماتے، بلکہ کئی مرتبہ اس نظریہ کے ثبوت میں ایسے دلائل پیش فرماتے ہیں اور احادیث شریفہ کے الفاظ کی توضیح کے ساتھ، اس سے اس طرح استدلال کرتے ہیں، جو اگرچہ بالکل نیا ہوتا ہے، اس سے پہلے شاید ہی کسی محدث فقیہ یا عالم نے اس سے اس مقصد کے لئے اس طرح استدلال کیا ہو، مگر جب حضرت مولانا کے طریقۂ تفہیم اور طریقۂ استدلال پر نگاہ جاتی ہے، تو یہ تسلیم کئے بغیر چارہ ہی نہیں رہتا، کہ اس کا واقعی یہی مفہوم ہے، جو حضرت مولانا نے اخذ کیا ہے، جس پر آج تک کسی کی نظر نہیں گئی تھی۔

حضرت مولانا، بلاشبہ فقہ حنفی کے ایک بڑے نمائندہ اور ترجمان تھے، لیکن اپنے عہد کے اکثر حنفی فقہاء سے نہایت مختلف، بڑے غواص، نہایت دیدہ ور، فقہ حنفی کے ماخذ وجزئیات کے نہ صرف جاننے والے، بلکہ ان کے حافظ، لیکن نہایت تحقیق وتنقید کے ساتھ۔ جس معروف فقہی روایات واصول میں، استدلال وانطباق کی کمی رہ جاتی ہے، اس کی تصحیح بھی کرتے ہیں اور حسب ضرورت تنقیح وتجزیہ بھی۔ حدیث شریف سے فن کی مطابقت اور اصول فقہ وحدیث کے تمام متعلقات سے گذر کر، چھان کر، کی بڑے، ہم مسئلہ کی تشریح فرماتے ہیں، تو اس کی سطر سطر بلکہ حرف حرف پڑھنے اور غور کرنے کا ہوتا ہے، اس کی مدد سے اس مسئلہ کے حل کے علاوہ اور بھی کئی مباحث ومسائل کی گہرائی تک جانے اور ان کے حل کرنے میں مدد مل جاتی ہے، نیز اس طریقہ کار سے رہنمائی حاصل کر کے اور مسائل کی تفہیم بھی آسان ہو جاتی ہے۔

بہر حال حضرت مولانا گنگوہی نے تقریباً چالیس پینتالیس سال تک تحریر فتاوی میں مشغول بسر کئے۔ حضرت مولانا غالباً ۱۲۶۵ھ [۱۸۴۹ء] میں چار سال دہلی میں گذار کر، جب مولانا کی عمر اکیس سال تھی [ولادت ذی قعدہ ۱۲۴۴ھ۔ اکتوبر ۱۸۲۹ء] تعلیم مکمل ہونے پر وطن واپس آگئے تھے،(۱) اس وقت سے مختصر ملازمتوں کے دو موقعوں کے علاوہ، حضرت مولانا کی زندگی کا بڑا حصہ، اپنے وطن گنگوہ [ضلع سہارنپور، یوپی] میں ہی گزرا، اور اگرچہ اس کی کوئی واضح شہادت یا اطلاع موجود نہیں، لیکن قرائن وآثار بتا رہے ہیں کہ حضرت مولانا نے، اسی وقت سے خود کو، دینی علمی خدمات کے لئے گویا وقف کر دیا تھا، جس میں اور مصروفیات کے علاوہ عوام کی دینی مسائل میں رہنمائی اور مسائل وفتاوی کی تحریر کا عمل بھی جاری تھا، لیکن اس دور کے لکھے ہوئے فتووں کی نقل یا تفصیل دریافت نہیں، صرف یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت مولانا گنگوہی کے فتاوی پر جلد ہی

---

(۱) تاریخ ولادت کے لئے ملاحظہ ہو تذکرۃ الرشید مولانا عاشق الٰہی میرٹھی ص ۱۳، جلد اول [طبع اول، سہارنپور ۱۹۷۷ء] اور تذکرۃ الرشید میں یہ صراحت بھی ہے کہ:

"اس وقت جب آپ کی عمر شریف تخمیناً اکیس سال کی تھی، آپ کا زمانہ طالب علمی ختم ہوا اور آپ نے اپنے وطن مالوف کی جانب مراجعت فرمائی" ص: ۴۵

"دہلی میں بہ زمانہ طالب علمی جتنا بھی آپ کو قیام کرنا پڑا، اس کی مدت کو دیکھنے پر بمشکل چار سال ہوتی ہے" صفحہ ۱۱

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی نظر کو عقیدہ ہو گیا تھا، عوام کے سوالات کے علاوہ بھی اس وقت کی تحریروں و فتووں پر حضرت مولانا کی تصدیق و تائید کا درج ہونا استناد کی علامت سمجھی جاتی تھی اور یہ صرف مولانا کے وطن اور اس کے اطراف کی بات نہیں تھی، بلکہ [illegible] اور دراز علاقوں خصوصاً [illegible] میں تالیف و رسائل، متعدد مختصر تالیفات یا فقہی مسائل و موضوعات کے جوابات و رسائل پر، حضرت مولانا کی تائید و تصدیق درج [illegible] دہلی کے مطبوعہ چند رسائل و فتاویٰ پر بھی حضرت مولانا کی تصدیق درج ہے، ایسے جو رسائل، فتاویٰ اس وقت تک میری نظر سے گزرے ہیں ان میں سب سے قدیم رسالہ جس پر حضرت مولانا کی بحیثیت فقیہ و مفتی کے تصدیق [illegible] شوال ۱۲۷۵ھ/۱۸۵۹ء کا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ حضرت مولانا کا اس وقت تک علمی دنیا میں معتبر و [illegible] قائم ہو چکا تھا، (اور اطراف [illegible] سے [illegible]) دور دراز علاقوں میں بھی حضرت مولانا کا نام ایک فقیہ صاحب اجتہاد مفتی کی حیثیت سے جانا پہچانا جاتا تھا، مسائل و فتاویٰ پر مولانا کی مہر دیکھ کر اس پر اعتماد ہو جاتا تھا۔ حضرت مولانا کی وقت نظر اور فقہ و فتاویٰ میں [illegible] کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا سے رجوع اور اعتماد میں متواتر اضافہ ہوتا رہا، یہاں تک حضرت مولانا کی حیثیت [illegible] تک ایک بڑے معتمد و [illegible] و محتاط مفتی کی ہو گئی اور حضرت مولانا کے فتاویٰ [illegible] مرجع کی حیثیت [illegible] گئے۔

اگرچہ حضرت مولانا کے فتاویٰ [illegible] معروف و معتمد [illegible] تھے اور کتب و رسائل کے علاوہ اشتہارات کی صورت میں چھپ [illegible] عمل کا ذریعہ بنتے تھے، مگر اس دور میں حضرت مولانا کے فتاویٰ کی [illegible] نہیں ملا۔ حضرت مولانا کے فتاویٰ [illegible] حضرت مولانا نے دوسرے سفر حج سے [illegible] ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء [illegible] کتابوں، خصوصاً صحاح ستہ کے درس کا [illegible] نہایت ذی استعداد فارغین اور طلبہ، حضرت مولانا کے درس حدیث [illegible] حضرت مولانا کے علم و عرفان کا فیضان، ایک بڑے [illegible] کی صورت میں [illegible] برصغیر ہند کی سرحدوں سے گذر کر دور تک پہنچی، ملکوں ملکوں سے طلبہ درس حدیث [illegible] کے مطابق گنگوہ میں قیام کر کے حضرت کے درس حدیث میں [illegible] رہتے تھے۔

[illegible] ۱۲۷۵ھ/۱۸۵۹ء

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان طلبہ کو، جب حضرت کے حدیثی افادات وارشادات کی خاص معنویت وگہرائی وگیرائی کا اندازہ ہوا تو ان فوائد ومطالب کو محفوظ وقلم بند کرنے کے سلسلہ کا بھی آغاز ہوا، اسی وقت حضرت کے فتاویٰ کی نقلیں رکھنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس سلسلہ کا سب سے پہلا مجموعہ کس نے مرتب کیا اس کا تذکرہ آسان نہیں ہے لیکن راقم۔ سطور کو جن چند مجموعوں کا علم ہے ان میں سب سے پہلا مجموعہ فوائد وہ ہے، جو مولانا اشرف الحق دہلوی نے ۱۳۰۳ھ [۱۸۸۵-۸۶ء] میں مرتب وقلم بند کیا تھا۔ اس وقت سے حضرت مولانا کی وفات، بلکہ بعد تک، حضرت مولانا کے فتاویٰ کی جمع وترتیب ہوتی رہی بلکہ کس قدر مجموعے مرتب ہوئے، ان کی صحیح تعداد بھی معلوم نہیں، لیکن اس ذخیرہ میں سے بارہ، چودہ، چھوٹے بڑے مجموعوں کا مجھے تعارف یا سراغ ملا ہے۔ تفصیلات درج ذیل ہیں:

نسخہ دہلی: مولانا اشرف الحق صاحب، دہلی کی پنجابی برادری سے تعلق رکھتے تھے، دہلی کے اساتذہ سے ابتدائی تعلیم کے بعد، مدرسہ دیوبند [دارالعلوم] کے اساتذہ وعلماء، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی اور شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب وغیرہ سے اعلیٰ درسیات کی تعلیم مکمل کی، حدیث شریف کے درس واختتام کے لئے حضرت مولانا گنگوہی کی خدمت میں حاضر ہوئے، غالباً دو سال تک گنگوہ میں قیام کیا، جس میں سے خاصا وقت، حضرت مولانا کے دولت کدہ پر گزارا، اس دوران حضرت مولانا سے حدیث کی اعلیٰ کتابیں، خصوصاً دورہ حدیث شریف، بہت عمدہ طریقہ پر پڑھا اور عمل کیا۔

مولانا اشرف الحق صاحب نے اس قیام کے دوران یہ فیصلہ کیا تھا، کہ وہ حضرت مولانا کی درس کی تقریریں محفوظ وقلم بند کریں گے۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا کے فتاویٰ کی نقلیں رکھنے کا بھی اہتمام کیا۔ حضرت مولانا کے ارشادات وملفوظات بھی لکھتے رہے۔ اس طرح مولانا اشرف الحق نے ایک بڑا ذخیرہ یک جا کر لیا تھا، جو فل سکیپ {A/4} ناپ کے ایک ہزار سے زیادہ صفحات پر مشتمل تھا، جس میں حضرت کے تقریباً پانچ سو فتاویٰ بھی درج تھے۔ مولانا اشرف الحق کے فرزند، مولانا صابری صاحب نے لکھا ہے:

"اس قلمی کتاب میں، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے فتاویٰ رشیدیہ حمیدیہ نے ۱۳۸ چار سو تک فتوے نقل کیے ہیں"(۱)

یہ مجموعہ افادات وتقاریر ۱۳۰۲-۱۳۰۳ھ [۸۶-۱۸۸۵ء] میں قلم بند ہوا۔ مولانا اشرف الحق نے اسی مجموعہ میں حضرت مولانا کا رسالہ رہبت جماعت ثانیہ [القطوف الدانیہ] بھی نقل کیا ہے، اس کے آخر میں تاریخ تحریر اور گنگوہ میں کی قیام کا واضح تذکرہ ہے۔ تحریر ہے

(۱) تاریخ شرف ... مولانا اشرف الحق ... تالیف امداد صابری صاحب ص ۲۰۰ ... دہلی

toobaa-elibrary.blogspot.com

"اضعف العباد، شرف الحق، خادم امدین دہلوی، بہ شب سہ شنبہ بماہ محرم الحرام ۱۳۰۲ھ، بہ مکان مولوی ابوالنصر اور مولانا رشید احمد"(۱)

یہ مجموعہ جس میں حضرت مولانا کے بہت اہم اور خاص فتوے درج ہوئے ہیں، امداد صابری صاحب مرحوم کی وفات (۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ / ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء) تک محفوظ تھا۔ اس کے بعد اس قیمتی نسخہ پر کیا گزری، کہاں گیا، کچھ معلوم نہیں۔ یقیناً علوم و معارف کا یہ گنجینہ ضائع ہو چکا ہے۔ ان کے ورثا سے بار بار رابطوں کے باوجود اس کا سراغ نہیں ملا، کیا کہا جائے، فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

میری دلی دعا اور تمنا ہے اور قارئین کرام بھی اس میں شامل ہوں اور اس پر آمین کہیں، کہ یہ گوہر گرانمایہ ضائع نہ ہو، کہیں محفوظ ہو اور شائع ہو کر، اہل علم و ذوق کی تسکین کی خاطر اور رہنمائی کا سامان بن جائے۔

۲- مجموعہ مرتبہ مولانا عبدالغفور چندیانوی، مکتوبہ ۱۳۱۱ھ: حضرت مولانا گنگوہی کے کم نام شاگردوں میں سے ایک عالم مولانا عبدالغفور صاحب چندیانوی بھی تھے۔ چندیانہ، موجودہ ضلع بلند شہر مغربی یوپی کا ایک قصبہ ہے، یہاں کئی اہل علم پیدا ہوئے ان میں سے مولانا چندیانوی بھی تھے۔ مولانا عبدالغفور صاحب نے بھی حضرت مولانا گنگوہی کے فتاویٰ کا ایک سہ مختصر مجموعہ مرتب کیا تھا۔

یہ مجموعہ چھوٹی تقطیع کے ایک سو (۱۰۰) صفحات پر مشتمل ہے۔ فی صفحہ گیارہ سطریں ہیں، سادہ رواں نستعلیق قلم ہے، جو بہت عمدہ اور پختہ نہیں ہے۔ اس میں حضرت مولانا گنگوہی کے تینتیس فتاوے نقل ہوئے ہیں، آخر میں ایک مفصل فتوی میلاد کے موضوع پر فارسی میں ہے، یعنی اس مجموعہ کا سب سے مفصل فتوی ہے، جو نو صفحات پر مشتمل ہے، (ص ۹۱ سے ص ۹۹ تک) اس فتوے کے آخر میں حضرت مولانا گنگوہی کے نام کی صراحت نہیں، اس فتوے کے اختتام پر یہ مجموعہ بھی مکمل ہو گیا ہے۔ آخر میں کاتب نسخہ نے اپنا نام اور تاریخ کتابت تحریر کی ہے، الفاظ ملاحظہ ہوں:

"تمام شد، رقم الحروف، المعروف، المشہور، بندہ پر قصور، راجی رحمت رب الغفور، بندہ عبدالغفور چندیانوی۔

روز سہ شنبہ مورخہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ مطابق ۲ جنوری ۱۸۹۴ء۔"

نسخہ چندیانوی، پاکستان میں، انجمن ترقی اردو، کراچی کے ذخیرۂ خاص میں محفوظ تھا، اور اب یہ تمام کلکشن انجمن کی جانب سے نیشنل میوزیم کراچی میں منتقل ہو گیا ہے۔ انجمن ترقی اردو، کراچی کی فہرست مخطوطات میں، اگرچہ اس نسخہ کا تعارف کرایا گیا ہے، مگر کتاب کا نام مصنف اور تاریخ کتابت سب غلط لکھے ہیں۔ ملاحظہ ہو

(۱) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

رسالۂ [illegible]

صفحات ۹۹ سطور [illegible] تصنیف قبل از ۱۳۲۲ھ

سنہ کتابت [illegible]

مزید تحریر ہے:

"[illegible] حضرت مولوی رشید احمد گنگوہی کی جانب سے ہیں اور [illegible] مولوی محمد یعقوب نانوتوی کی جانب سے [illegible] ہے۔" (۱)

خط [illegible] مطبوعہ فہرست کے آخر میں [illegible] [illegible] [illegible] مرتب فہرست مخطوطات [illegible] یہاں بھی [illegible] ۱۳۲۲ھ [illegible]

یہ کتاب [illegible] حقیقت مجموعہ فتاویٰ حضرت مولانا گنگوہی [illegible] جس میں سے صرف یہ فتویٰ [illegible] مولانا محمد یعقوب نانوتوی کا شامل [illegible]

[illegible] رحمت۔ محمد یعقوب النانوتوی

[illegible] مجموعہ [illegible] مخطوطات [illegible] [illegible] ۱۲۹۲ھ [illegible] [illegible] مجموعہ کا مرتب [illegible] اس کی نقل [illegible] [illegible] ۱۳۱۲ھ [illegible] ۱۸۹۲ء کا مرتب کردہ ہے۔

[illegible] جناب [illegible] الدین [illegible] [illegible]

۳۔ مجموعہ مولانا نظیر حسین، فرخ آباد۔ مکتوبہ غالباً ۱۳۲۱ھ [illegible]

نظیر حسین صاحب [illegible] حضرت مولانا گنگوہی سے [illegible] فقہی سوالات [illegible] مسائل [illegible]

۱۔ [illegible]

[illegible] تھے۔ حضرت [illegible] سے متعلق [illegible] جوابات لکھتے تھے، مولانا ناظر حسین صاحب [illegible] تھے [illegible] حضرت [illegible] ایک مجموعہ میں [illegible] نقل [illegible] تھے مگر اس [illegible] ناظر حسین صاحب [illegible] کاتب [illegible] نقل [illegible] حضرت [illegible] اور بھی [illegible] ایک مجموعہ [illegible] نقل [illegible] مجموعہ [illegible] کیا اور صرف فتاوی کا یہ عکس میرے ہاتھ میں ہے۔

[illegible] تحقیق [illegible] تحریر [illegible] صفحہ [illegible] نقل [illegible] اس ورق [illegible] یعنی اصل [illegible] صفحات کی ترتیب [illegible] صفحات اور [illegible] مولانا ناظر حسین کا حضرت [illegible] اس مجموعہ میں مولانا ناظر حسین [illegible] حضرات [illegible] اور قلمی مجموعہ فتاوی، مجموعہ [illegible]

[illegible] ۱۳۱۸ھ [illegible] ۱۹۰۰ء [illegible] مجموعہ [illegible] پر مکتوب [illegible] مجموعہ [illegible] ۱۳۱۸ھ [illegible] یادگار ہیں۔

[illegible] فتاوی [illegible] صورت میں [illegible] وقت مرتب [illegible] صاحب [illegible] کاتب کے قلم سے یہ الفاظ تحریر ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

"[illegible] محرم [illegible] ۱۳۲۱ھ"

کاتب کا نام اور تاریخ اختتام [illegible] محمود فاروقی [illegible] کاتب [illegible] قلم سے [illegible] مرتب اور [illegible] فتاوی [illegible] محمود فاروقی [illegible] ۱۳۲ [illegible]

۴۔ نسخہ سہارنپور، مکتوبہ در حیات حضرت گنگوہی:

[illegible] فتاوی [illegible] مرتب [illegible] سہارنپور میں [illegible] آخر میں مضمون [illegible] نہیں۔

تاہم [illegible] فتاوی کا نسخہ [illegible] قدر [illegible] عملی [illegible] اور [illegible] حضرت [illegible] مبارک سے [illegible] فتاوی کا [illegible] وقت تک [illegible] نہیں۔

یہ نسخہ ۱۵ [illegible] نستعلیق [illegible] کاتب [illegible] قلم سے [illegible]

[illegible] میں مرتب اور کاتب کا نام [illegible] حضرت مولانا گنگوہی کی زندگی میں [illegible] حضرت [illegible] مولانا [illegible] یہ مجموعہ ۱۳۰۰ھ [illegible] فتاوی [illegible] حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی کی تصدیق [illegible] "الاجوبہ صحیحہ محمد یعقوب نانوتوی" [illegible] حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی کی [illegible] ۱۳۰۲ھ / ۲۲ [illegible] ۱۸۸۴ء میں وفات ہوئی [illegible] پہلے [illegible] تھا۔

[illegible]
[illegible] سہارنپوری [illegible]

[illegible] ۱۸۸ [illegible] ص۱۲۰ قلمی [illegible] تاریخ ۸ جمادی [illegible]
[illegible] ۱۳۰۴ھ [illegible] بھی [illegible]
ہوں گے۔

یہ بھی نہیں [illegible] خدمت کا حاضر باش، شاگرد، یا خصوصی تعلق [illegible]
[illegible] ہے۔ [illegible] کات پر مشتمل [illegible]
[illegible] نہیں۔ [illegible] صحیح محفوظ اور قلم بند کر لینا [illegible]
متوقع ہی نہیں۔

[illegible] نظر مجموعہ [illegible]
[illegible]

۵- نسخہ رام پور، مکتوبہ بعد از وفات حضرت مولانا: [illegible] چند نسخوں میں
[illegible] {A/4} [illegible]
[illegible] (۲۹) صفحات پر مشتمل [illegible]
[illegible]

"فتاویٰ حقی، از مولانا رشید احمد صاحب"

[illegible]
صرف حسین فرمائی ہے، [illegible] ایک [illegible]
اگر چہ اس پر کاتب کا نام اور سنہ کتابت [illegible]

[illegible] ۱۲

[illegible] پور، یو پی سے
[illegible] ایک بہت ممتاز [illegible]
[illegible] فتاویٰ میں
[illegible] اس اطلاع کی تصدیق [illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

۶-نسخہ حسن پور: [illegible]

[illegible] بھی یہی کیا ہے۔

۷-اوراق کراچی: [illegible]

[illegible]

عیسوی، قیاساً کاتب نامعلوم۔(۱)

[illegible] جزاہ اللہ خیرا

۸-درج بالا مجموعوں کے علاوہ متفرق قلمی فتاویٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

۹- چند متفرق قلمی فتوے [illegible]

۱۰- چند فتووں کے معتبر قلمی نسخے [illegible]

ساتھ ان کا مکمل حوالہ بھی دیا ہے۔

● مطبوعہ مگر نادر و نایاب فتاویٰ [illegible]

۱۱- الف۔ فیوض رشیدیہ [illegible]

[illegible]

فیوض رشیدیہ میں درج ہر ایک جواب کے اختتام پر حضرت [illegible]

یہ رسالہ یا مجموعہ فتاویٰ ۱۳۱۴ھ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

۱۳-ب فتاویٰ عشر [illegible]

[illegible]

۱۳-ج رسالہ تحقیق الصلوٰۃ والمصافحہ: [illegible]

تحقیق الصلوٰۃ والمصافحہ

[illegible]

۱۴-حضرت کی زندگی میں شائع کچھ متفرق فتوے: [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

تصدیق میں شائع کئے گئے۔ اس وقت اس طرح کی تالیفات اور رسائل کی ایک تحریر واشاعت کا عام ذوق تھا، جس میں حضرت مولانا ور سلسلہ ولی اللہی کے متوسلین پیش پیش رہتے تھے، اور ان پر حضرت کی تصدیق یا فتوے کی شمولیت، یقیناً اس کتاب کے علمی وزن میں اضافہ کا اور قبول عام کا ذریعہ بنتی تھی، بہر حال حضرت مولانا کے یہ فتاوی، ان کتابوں کے اوراق میں، پوشیدہ اور بکھرے ہوئے ہیں، میرا خیال ہے کہ ان کی تعداد سینکڑوں میں ہوگی، مجھے محدود مطالعہ اور محدود ترین وسائل کے باوجود، ایسے پچیس سے زیادہ فتاوی ملے، جو اس مجموعہ میں حسب موقع شامل ہیں، ان کا تعارف بھی ساتھ ہی درج ہے، کوئی اللہ کا بندہ تلاش کرے، تو حضرت مولانا گنگوہی کے اور پچاسوں فتوے ملیں گے۔

احکام شریعت رسوم وبدعات اور عقائد ومسائل کی وضاحت پر، شائع کئے ہوئے اشتہارات

حضرت مولانا گنگوہی صرف مسائل کے جاننے بتانے کی حد تک مفتی اور فقیہ نہیں تھے، بلکہ حضرت مولانا ایک بہت بڑے دینی مصلح بھی تھے، پورے ملک میں مسلمانوں میں عقیدہ کا جو بگاڑ، رسوم وبدعات کے اہتمام کی وجہ سے جو خرابیاں اور معاملات کے شرعی احکام معلوم نہ ہونے کی وجہ سے جو غلط طریقے رواج پا رہے تھے، حضرت مولانا ان پر بہت دور تک، بڑی گہری اور مبصرانہ نگاہ رکھتے تھے۔ جب پورے ملک میں عموماً اور کسی خاص خطہ میں خصوصاً عقیدہ کے کسی پہلو سے کمزوری سامنے آتی، کسی نئی بدعت اور طریقہ کا رواج بڑھتا، یا عام مسلمانوں میں کسی بھی، فقہی شرعی پہلو کی جانب سے بے خبری یا بے توجہی کا مشاہدہ اور علم ہوتا اور اس سلسلہ میں کثرت سے سوالات اور استفتاء آتے، تو ان سوالات کے مجموعی مندرجات سے ایک سوال مرتب کرتے، یا کسی جامع ترین سوال کو سامنے رکھ کر، اس کا مفصل جامع جواب تحریر فرماتے اور اس جواب کو، اپنے دستخط اور مہر سے مزین فرما کر، اشتہار کی صورت میں شائع کرا دیتے تھے اور پھر وہ اشتہار سفر کرتا ہوا، بنگال سے افغانستان و ترکستان تک پھیل جاتا تھا اور بفضلہ تعالیٰ اس کی یہ رہنمائی اور ہدایات نہایت مفید و کارآمد ثابت ہوتی تھی اور جو کام علاقہ میں موجود، بڑے واعظین اور اہل دین کے لئے مسئلہ بنا ہوا ہوتا تھا، وہ اس کی وجہ سے حل ہو جاتا اور اکثر لوگ حضرت کے فتاوی کو بلا تکلف مانتے، قبول کرتے اور اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔

اس مبارک سلسلہ کا حضرت نے کب، کس موقع سے آغاز فرمایا تھا، مجھے اس کا سراغ نہیں ملا لیکن ۱۳۰۰ھ/۸۳-۱۸۸۲ء کا مطبوعہ اشتہار، فتوی معلوم ہے، اور اس وقت سے حضرت کے وفات کے قریب تک، اس طرح کے اشتہارات مختلف موضوعات ومباحث کی مناسبت سے متواتر چھپتے رہے۔ یہ کل کس قدر فتاوی یا اشتہارات، حضرت کی جانب سے یا حضرت کے نام سے چھپے، اس کی تحقیق بھی آسان نہیں۔ تاہم حضرت مولانا کے اس قسم کے متعدد اشتہارات کا مختلف علمائے کرام نے، اپنی تصنیفات ومؤلفات میں ذکر کیا ہے۔ مثلاً ملاحظہ ہو

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱) "المهند على المفند" میں حضرت مولانا خلیل احمد انبیٹھوی مہاجر مدنی نے مرزا قادیانی کے سلسلہ میں، حضرت مولانا گنگوہی پر اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے

"وفتوى شيخنا ومولانا رشيد احمد الگنگوهي رحمه الله في كفر القادياني، قد طبعت وشاعت، يوجد كثير منها في ايدى الناس"(۱)

ور ہمارے شیخ اور رہنما، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ قادیانی کے کافر ہونے کے متعلق شائع ہو کر عام ہو چکا ہے، اس کے نسخے کثرت سے لوگوں کے ہاتھوں میں ہیں

اس میں جس فتویٰ کا حوالہ دیا گیا ہے، وہ فتاویٰ رشیدیہ میں شامل نہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فتویٰ اشتہار کی صورت میں چھپ کر تقسیم ہوا تھا، اس کی تصدیق خود مرزا قادیانی کی تحریروں سے بھی ہو رہی ہے۔ مرزا قادیانی نے انوار اسلام میں لکھا ہے،

ایک فیصلہ کرنے والا اشتہار انعامی ہزار روپیہ میاں رشید احمد گنگوہی وغیرہ کی، ایمانداری پرکھنے کے لئے، جنہوں نے اس عاجز کی نسبت یہ اشتہار شائع کیا ہے، کہ یہ شخص کافر اور دجال اور شیطان ہے۔ اور اس پر لعنت اور سب وشتم کرتے رہنا ثواب کی بات ہے، اور اس اشتہار کے وہ سب مکفر مخاطب ہیں، جو کافر اور اکفر کہنے سے باز نہیں آتے (۲)

دوسری جگہ کہتا ہے:

اسی طرح مولوی رشید احمد گنگوہی اٹھا اور ایک اشتہار میرے مقابل پر نکالا اور جھوٹے پر لعنت کی اور تھوڑے دنوں کے بعد اندھا ہو گیا، دیکھو اور عبرت پکڑو (۳)

(۲) زمینداره ختم ہونے سے پہلے، کاشتکاروں کے لئے، حق موروثیت کا ایک سرکاری ضابطہ تھا، جو خلاف شریعت تھا، اس سلسلہ میں حضرت مولانا کا ایک فتویٰ، اشتہار کی صورت میں چھپ کر عام ہوا تھا، یہ فتویٰ مولانا محمد خطیب دیوبندی (ناظم جمعیۃ اسلام، دیوبند) کے پاس موجود تھا۔ مولانا نے اپنی تالیف رسالہ زمینداره بل میں، حضرت مولانا گنگوہی کا یہ مفصل فتویٰ نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ

---

(۱) المهند على المفند ص ۸۲ (مکتبہ حنفیہ جامع مسجد گنبد والی جہلم)

(۲) انوار اسلام ص ۲۶ طبع اول۔ نیز روحانی خزائن (مجموعہ تالیفات مرزا قادیانی) ص ۲۷ جلد نمبر ۹

(۳) نزول المسیح ص ۱۳۲ (طبع اول قسمت ۱۹۰۹ء) نیز روحانی خزائن (مجموعہ مولفات مرزا) ص ۲۰۹ جلد ۱۸۔ مرزا صاحب کی کتابوں میں حضرت مولانا کا کئی جگہ نام آیا ہے، اگر چہ وہ سب عبارتیں اور حوالے راقم کی نظر میں ہیں مگر یہاں ان کی ضرورت نہیں، تاہم ان سے یہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی، حضرت مولانا کو، بہت سے علماء کی طرح، اپنا سخت ترین مخالف، بدترین دشمن اور ناقد متاثر سمجھتا تھا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

"یہ فتویٰ حضرت گنگوہی کے زمانہ میں بصورت اشتہار شائع ہوا تھا، یہ مطبوعہ اشتہار دفتر جمعیۃ اسلامیہ میں محفوظ ہے"(۱)

اشتہار کی صورت میں شائع دو فتاویٰ جو میرے پاس موجود ہیں خود راقم سطور نور الحسن راشد کاندھلوی کے ذخیرہ میں بھی، حضرت کے اس طرح کے دو اشتہار یا فتوے موجود ہیں، ان کا کسی قدر مفصل تعارف حاضر ہے، جس سے حضرت مولانا گنگوہی کے اس طریقہ کی افادیت اور تفصیل سامنے آئے گی۔

(الف) پہلا فتویٰ یا اشتہار نکاح بیوگان کے سلسلہ میں ہے۔ اس دور میں اس موضوع اور خدمت پر علماء کرام اور مصلحین کی خاص نظر رہتی تھی اور وہ نکاح بیوگان کے احیاء کے لئے متواتر کوششیں فرماتے رہتے تھے، منجملہ ان کے حضرت مولانا گنگوہی بھی تھے۔ حضرت مولانا کے اس موضوع پر کئی فتوے صادر ہوئے اور حضرت مولانا نے عملی طور پر بھی، اس کے لئے جد وجہد فرمائی، اسی کی ایک خاص تحریک اور جد وجہد کے موقع پر شائع زیر تعارف فتویٰ بھی ہے۔

یہ فتویٰ "علان ضروری" کے عنوان سے شائع کیا گیا تھا، جو چون ۵۴ سینٹی میٹر لمبا، چھتیس سینٹی میٹر چوڑا اور تقریباً پچاس سطروں کے، مفصل مضمون پر مشتمل ہے۔ اس میں اول ایک تمہید ہے، اس میں بیوہ عورتوں کے نکاح کی فضیلت بیان کی گئی ہے، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات و صحابیات کے نکاحوں کی تفصیلات، ایک نقشہ کی صورت میں واضح کی گئی ہیں، اس کے بعد نکاح بیوگان کی فضیلت اور اس کے برکات و منافع کا مزید تذکرہ ہے، اس کے تحت

"فتویٰ مولانا رشید احمد گنگوہی معہ مواہیر [illegible] علمائے اہل سنت"

کے جلی عنوان سے حضرت مولانا گنگوہی کا مفصل فتویٰ درج ہے، جس میں نکاح بیوگان کی ضرورت اور اس کی مخالفت کرنے والوں کا شرعی حکم، وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اس فتوے پر اس علاقہ کے بیسیوں علماء کی مفصل و مختصر تصدیقات ثبت ہیں، آخر میں مختلف بستیوں کے ایسے ذمہ داران کے نام لکھے ہیں جو جشتہ راجپوت برادری سے تعلق رکھتے ہیں، جنہوں نے اس فتوے کی تائید کی تھی اور نکاح بیوگان کو رواج دینے کے لئے کوشش کا ارادہ کیا تھا۔

یہ اشتہار مولوی پیر محمد صاحب ساکن ... کی فرمائش پر مطبع مجتبائی دہلی سے ۱۶/ ذی الحجہ ۱۳۰۶ھ، ۴/ اگست ۱۸۸۹ء کو چھپا تھا۔

(ب) ایک اور اشتہار ہمارے ذخیرہ میں موجود ہے، یہ حضرت حاجی امداد اللہ تھانوی مہاجر مکی کی تالیف "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں میلاد کے موضوع پر ہے۔ اس میں حضرت حاجی صاحب کی رائے کی نسبت سوال کیا گیا ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

(۱) ماہنامہ [illegible] ص ۳۹۹ [illegible] ۱۹۷۴ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

"چوں کہ فیصلہ ہفت مسئلہ اشتہار وتبہ وفات... اس کے متعلق رسالہ ہفت مسئلہ جو تج علی میں طبع ہوا ہے،(۱) اور حضرت حاجی صاحب قدس سرہ سے منسوب ہے، اور جس میں اہل بدعت کی تائید اور اہل حق علماء دین، محققین کی مخالفت کی گئی ہے، آیا اس کا حضرت حاجی صاحب مدظلہم کی جانب منسوب ہونا درست ہے یا نہیں، علاوہ اس کے اس پر عمل کرنا اور ترغیب دینا درست ہے یا نہیں"؟

حضرت مولانا نے اس کا مفصل جواب دیا ہے جس میں بتایا ہے کہ حضرت حاجی صاحب ورسوم اہل زمانہ کی خبر نہیں، کہ وہ ان زائد چیزوں اور بے اصل باتوں کو کس قدر ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن آخر میں یہ صراحت بھی ہے۔

"حضرت سلمہ کے عقائد ہرگز بدعت کے نہیں ہیں کہ اہل فہم ودانش خود عبارت رسالہ سے سمجھ سکتا ہے"

اس اشتہار پر ناشر مطبع یا سنہ طباعت کا اندراج نہیں، صرف آخر میں حضرت مولانا کے دستخط اور مہر ہے۔ اسی پر یہ اشتہار یا فتویٰ ختم ہو گیا ہے۔

دو اشتہار اور: حضرت مولانا کے فتاویٰ پر مشتمل ایسے دو اشتہار جو اور مضامین وعنوانات پر مشتمل تھے، ایک جگہ سرسری نظر سے دیکھنے کا موقع ملا تھا، خیال تھا کہ بعد میں ان کا فوٹو لیں گے، مگر وہ صاحب جن کے پاس یہ فتوے تھے، اچانک وفات پاگئے، بعد میں ان اشتہارات سے استفادہ ممکن نہ ہوا۔

ایسے اشتہارات وفتاویٰ کا ایک بڑا ذخیرہ: یہاں بڑی افسوس کے ساتھ یہ بھی لکھ رہا ہوں کہ میں نے ایک کتب خانہ یا علمی ذخیرہ میں، ایسے اشتہارات کا ایک خاصا بڑا مجموعہ یا بنڈل دیکھا تھا، جس میں حضرت مولانا گنگوہی کے شائع کئے ہوئے اور حضرت کے فتاویٰ کی اشتہار نما اشاعتیں برسوں کی طویل محنت وتلاش کے بعد جمع کی گئی تھیں۔ یہ اشتہار اندازاً ستر پچھتر تو یقیناً تھے، ممکن ہے اور زیادہ ہوں، مگر میں اس نہایت بیش قیمت، نادر الوجود خزانہ کا عکس لینے سے قاصر رہا، اور اب تلاش کیا تو یہ گرانمایہ سرمایہ، جو ہمارے فقہی سلسلہ کا ایک فخر لائق ورثہ تھا، ہاتھ نہیں آیا، اللہ جانے محفوظ بھی ہے یا نہیں، ڈر ہے کہ اس انمول بیش بہا یادگار کو، فضول وناکارہ کاغذات سمجھ کر، ضائع نہ کر دیا ہو۔

حضرت کے فتاویٰ کے وہ مرتب مجموعے یا متفرق سرمایہ، جو مفقود ونامعلوم ہے

اوپر حضرت کے فتاویٰ کے، جن مجموعوں یا متفرق فتاویٰ کا تذکرہ ہوا ہے اور آئندہ مطبوعہ فتاویٰ کا جو ذکر آئے گا، وہ حضرت کے کل فتاویٰ نہیں ہو سکتے۔ یقیناً حضرت مولانا کے فتاویٰ کا ایک بڑا، شاید بہت بڑا ذخیرہ تھا، جو ہماری متواتر جستجو

(۱) حضرت حاجی صاحب سے منسوب رسالہ فیصلہ ہفت مسئلہ پہلی مرتبہ مطبع ... سے چھپا ... طباعت کا نسخہ ہمارے ذخیرہ میں موجود ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور مسلسل سبقت کی توجہی کی نذر ہو گیا۔ مجھے ان چند مجموعوں اور ذخیرہ فتاوی کا پتہ ہے، جواب دستیاب اور دریافت نہیں، تاہم یہاں ان کا اس لئے تذکرہ کیا جا رہا ہے، کہ اول تو اس سے حضرت کے فتوی نویسی کی وسعت کا علم ہوتا ہے، دوسرے ممکن ہے ان اشارات کی مدد سے کسی وقت ان کی دریافت و جستجو میں کامیابی ہو جائے۔

(۱) مجموعہ حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی کا جمع اور مرتب کیا ہوا تھا: مفقود مجموعوں میں غالباً سب سے اہم اور جامع ترین مجموعہ فتاوی وہ ہوگا، جس کی اشاعت کا مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی نے اعلان کیا تھا، اس کا اشتہار بھی دیدیا تھا، مگر وہ مجموعہ چھپا نہیں اور یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کہاں گیا۔ اس کا مزید کچھ تذکرہ آئندہ سطور میں آ رہا ہے۔

(۲) فخر المتأخرین، حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلیؒ کے حل مطالب حدیث کے لئے، حضرت مولانا گنگوہی سے سوالات اور ان کے جوابات

دوسرا مجموعہ جو بظاہر بہت بڑا تو نہیں ہوگا، لیکن معنوی طور پر یقیناً بڑے مجموعوں سے بھی بڑھ کر ہی ہوگا۔ یہ فہم حدیث کا بے بہا ورثہ اور ایسا گراں قدر خزانہ تھا، جس کے بر صغیر ہندکی علمی تاریخ میں، بہت کم نمونے موجود ہوں گے۔ یہ وہ مراسلت اور علمی استفسارات تھے، جو علامہ زمن فخر المتاخرین، حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی نے، بعض احادیث کے مطالب کی وضاحت وتفہیم کے لئے، حضرت مولانا گنگوہی سے کئے تھے، اور حضرت مولانا نے ان کے جوابات تحریر فرمائے تھے۔ ذرا غور تو فرمائیے، وہ سوالات کیسے مشکل اور دقیق ہوں گے، جو ایسے محقق امام نے دریافت کئے ہوں گے اور پھر وہ حل مطالب اور جوابات کیسے ہوں گے، جو حضرت مولانا گنگوہی نے اس کی تحقیق و وضاحت میں رقم فرمائے ہوں گے۔ اس مراسلت و مکتوبات کا، حضرت مولانا گنگوہی اور حضرت مولانا فرنگی محلی سے بیک وقت شرف ... مولانا حکیم نعمت اللہ نے تذکرہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ

"مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نے، حضرت مولانا گنگوہی سے بعض مطالب حدیث کے متعلق استفسار فرمایا تھا، یہ خطوط اس وقت محفوظ تھے، اب تو معلوم نہیں، برکاتہ الفقہ ... تھے" ( )

(۳) حکیم الامت تھانوی کے حضرت مولانا سے سوالات وجوابات اور تھانوی کے ذخیرہ میں محفوظ، حضرت گنگوہی کی چند اہم تحریریں وافادات

تیسرا اہم ذخیرہ وہ علمی تحریریں اور فتاوی تھے، جو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے، حضرت مولانا سے دریافت کئے تھے، اور ان کے علاوہ بھی حضرت مولانا تھانوی کے پاس حضرت کی بعض تحریریں اور نادر علمی افادات تھے، وہ سب حضرت مولانا تھانوی سے مولانا محمد یحییٰ ... لے گئے تھے۔ حضرت مولانا تھانوی ہی لکھتے ہیں

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

"حضرت قدس سرہ کی بعض تحریرات اور خاص مضامین کی بھی ہیں جو میں نے مولانا محمد یحییٰ صاحب کو دیدی تھیں۔ جن میں بعض خاص دست مبارک کی لکھی ہوئی ہیں اور بعض بعد معذوری بصر کے، دیگر خواص معتقدین سے لکھوائی ہوئی ہیں۔(۱)

(۴) حضرت مولانا کے گھر پر موجود تحریرات و مکتوبات وغیرہ، جو مولانا حکیم مسعود احمد اور مولانا حکیم عبدالرشید محمود نھومیاں گنگوہی نے شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کو دیدیئے تھے۔

حضرت کے صاحبزادے مولانا حکیم مسعود احمد اور ان کے فرزند مولانا حکیم عبدالرشید محمود نھومیاں حضرت مولانا گنگوہی کی متعدد علمی باقیات، یادداشتیں، تحریریں وغیرہ وقتاً فوقتاً مولانا محمد یحییٰ صاحب اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی کو عنایت فرماتے رہے، اس کا سلسلہ عرصہ تک جاری رہا، یہاں تک کہ وہ سند اجازت حدیث بھی، جو حضرت شاہ عبدالغنی مجددی نے حضرت مولانا گنگوہی کو مرحمت فرمائی تھی، مولانا حکیم نھومیاں صاحب نے حضرت شیخ کو دیدی تھی۔ جب ایک مرتبہ راقم نے حضرت شیخ کی ہدایت پر حضرت کے کتب خانہ کو صاف و مرتب کیا تھا، اس وقت وہ سند سامنے آئی تھی۔ ہلکے آسمانی رنگ کاغذ پر لکھی ہوئی ایک غلاف میں رکھی تھی، اس کے ساتھ ہی شیخ کی یادداشت بھی رکھی ہوئی تھی کہ یہ سند حکیم نھومیاں صاحب نے دی ہے۔

مگر نہایت حیرت ہے کہ اس وقت حضرت شیخ کے ذخیرہ میں، ان میں سے کوئی بھی تحریر، مکتوبات یا فتوے موجود نہیں، یہاں تک کہ حضرت شاہ عبدالغنی کی وہ سند بھی نہیں ملی۔ راقم نے برادر مولانا محمد شاہد صاحب سہارنپوری سے جو حضرت شیخ کے کتب خانہ کے نگراں ہیں، مکرر دریافت کیا، انہوں نے اس سے لاعلمی ظاہر کیا اور افسوس کے ساتھ اطلاع دی کہ اس وقت حضرت مولانا گنگوہی کی کوئی تحریر، یادداشت، فتویٰ یا وہ سند، اس ذخیرہ میں موجود نہیں ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

زمیں کھا گئی آسماں کیسے کیسے

سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سرمایہ کہاں گیا، یہ تو خیال بھی نہیں ہوسکتا کہ حضرت مولانا محمد یحییٰ یا حضرت شیخ الحدیث نے ایسے گرانمایہ افادات و فتاویٰ، جن کی کوئی اور نقل موجود نہیں، کی طرف سے بے توجہی برتی ہو اور یونہی کسی کو دیدیے ہوں، یہ بھی ممکن نہیں کہ حضرت شیخ کے کتب خانہ سے یہ سب چیزیں کسی نے اڑائی ہوں، صاف کردی ہوں، پھر کیا ہوا، اللہ ہی جانے؟؟؟

جب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نے اپنی آپ بیتی تحریر فرمائی تھی، اس وقت اس میں درج بعض اطلاعات و معلومات کی تکمیل کے لئے، حضرت کے مسودات اور نادر کاغذات کی الماری کا، حضرت استاذ، حضرت مولانا

---

(۱) یاد ایام [illegible] ۱۳۴۵ھ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

محمد یونس جونپوری اور استاذی حضرت مولانا محمد عاقل صاحب مدظلہم نے تفصیل سے جائزہ لیا تھا، اگر اس میں حضرت مولانا گنگوہی کی کچھ تحریریں دستیاب ہوتیں، تو اس وقت سامنے آ جاتے مگر اس وقت بھی اس کا کچھ تذکرہ نہیں آیا، ورنہ یہ حضرات مخدومین بھی اس ذخیرہ سے ناآشنا [illegible] رہے۔

(۵) حضرت کے بقلم خود نوشتہ فتاویٰ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ، بجواب سوالات مولوی نظیر حسین، آبھوی:

حضرت مولانا گنگوہی کے فتاویٰ کے سب سے مرتب مجموعوں میں سے اہم ترین مجموعہ تو غالباً وہی ہوگا، جو مولانا محمد یحییٰ صاحب نے مرتب کیا تھا، لیکن حضرت کے معمول فتاویٰ کے [illegible] ذخیرہ میں سب سے بڑا اور اکثر فتاویٰ پر مشتمل وہ مخزنہ تھا، جو تمام تر خود حضرت مولانا کے قلم سے بقلم خود نوشتہ تھا۔ یہ [illegible] تین سو سے زائد کاپیوں یا مفصل اجزاء پر مشتمل تھا، جو ہماری اپنی غفلت اور بے حسی سے ضائع ہو گیا ہے، [illegible] منظر عام [illegible] تحریر کا تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔

حضرت مولانا کے متوسلین میں گنگوہ کی قریبی بستی آبھا [ضلع سہارنپور] کے ایک شخص، مولوی نظیر حسین صاحب تھے [وفات [illegible] ۱۳۳۳ھ [illegible] ۱۹[illegible]] جو حضرت حاجی امداد اللہ تھانوی مہاجر مکی کے علاوہ، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی سے بھی نسبت [illegible] رکھتے تھے اور حضرت گنگوہی سے تو ایسا رابطہ [illegible] اور قربت تھی [illegible] شاید حضرت مولانا کو بھی ان سے غیر معمولی نسبت تھی [illegible] حضرت [illegible] ان کے یہاں آتے جاتے تھے، شدت تعلق [illegible] بطور خاص [illegible] ان کے گھر جایا کرتے تھے، اور ان کو اپنے خاص [illegible] طرح رکھتے تھے [illegible] وہ اپنی زمینداری اور ہر طرح کی پیداوار [illegible] جس طرح اپنا [illegible] اپنی اولاد کا (۱)

مولوی نظیر حسین حضرت سے بہت بے تکلف تھے، اور حضرت سے کثرت سے فقہی سوالات کیا کرتے تھے، بعض [illegible] حضرت کی [illegible] مصروفیت [illegible] سوالات [illegible] رہ جاتی اور جوابات نہ ملتے، تو ان کو شکایت ہوتی [illegible] حضرت [illegible] نے فرمایا تھا، میاں تم اپنے تمام سوالات کاغذ پر یا ایک کاپی میں لکھ [illegible] جوابات لکھ دیا کروں گا۔

مولوی نظیر حسین صاحب نے [illegible] ہفتہ میں ایک مرتبہ، جمعرات [پنجشنبہ] کو گنگوہ آنے

(۱) [illegible]

در جمعہ یا شنبہ کو واپس جانے کا معمول تھا، جب جمعرات کو آتے تو ایک کاپی ساتھ لاتے، جس میں ان کے سوالات درج ہوتے تھے، یہ سوال کبھی بھی سو سے کم نہیں ہوتے تھے، زائد کی کوئی حد اور پابندی نہیں تھی، کبھی کبھی ڈھائی سو سے ساڑھے تین سو تک بھی ہو جاتے تھے، مگر حضرت نہایت خوش دلی اور بشاشت قلب سے اس کاپی کو وصول کرتے، اور اسی انشراح اور پابندیٔ وقت کے ساتھ، ان کے جوابات تحریر فرماتے تھے۔ حضرت مولانا نے یہ معمول بنا لیا تھا کہ جب خان صاحب آتے ان سے سوالات کی نئی کاپی وصول فرما لیتے اور گذشتہ کاپی، جس پر مکمل جوابات لکھے ہوئے ہوتے تھے، ان کو دے دیا کرتے تھے، برسہا برس تک یہ معمول رہا۔ نظیر حسین صاحب کے پوتے [عتیق محمد خاں صاحب] نے راقم کو بتایا کہ ان کاپیوں کا ایک بڑا حصہ تو چوری کے ایک حادثہ میں، گھر سے غائب اور ضائع ہو گیا تھا، گھر کا وہ صندوق جس میں حضرت کے جوابات اور تحریرات کا بڑا حصہ رکھا ہوا تھا، چوری میں چلا گیا تھا، پھر اس کا پتہ نہیں ملا، لیکن تقریباً سوا سو کاپیاں، جو تمام حضرت کے قلم سے لکھی ہوئی تھیں، اس صندوق کے علاوہ ہمارے یہاں موجود تھیں، ان تقریباً سو کاپیوں پر ان پر کیا گزری، جس کی سب کسی طرح بھی تلافی اور اس کا مثل ممکن نہیں، کیا گزری، اس کی روداد و تقریباً ان ہی صاحب کے الفاظ میں نقل کر رہا ہوں۔

فاعتبروا یااولی الابصار۔

عتیق محمد خان صاحب کہتے تھے کہ مجھے یہ خیال آیا کہ یہ کاپیاں حضرت کے مبارک قلم کی لکھی ہوئی ہیں، بہت بڑی یادگار اور تبرک ہیں اور میری ایسی لیاقت و صلاحیت نہیں کہ میں ان کو پڑھ کر ان سے بہت زیادہ فائدہ حاصل کر سکوں، اس لئے میں نے یہ سوچ کر کہ ان سے بہت زیادہ دینی فائدہ ہوگا، اور بہت دنوں تک حفاظت سے رکھی رہیں گی، ان کو ایک بڑے دینی ادارہ میں دیدینے، جمع کرانے کا فیصلہ کر لیا اور ان تمام تقریباً سوا سو کاپیوں کو، جس میں سے ہر ایک میں ایک سو سے تقریباً ساڑھے تین سو تک سوالات کے جوابات حضرت کے قلم سے لکھے ہوئے تھے، ایک بڑے میں گٹھری کی باندھ کر، فلاں ادارہ(۱) میں خود لے کر گیا، فلاں صاحب کی خدمت میں پہنچا، تمام بات عرض کی اور کہا کہ اس گٹھری میں حضرت مولانا گنگوہی کے خود نوشت فتاوی اور تحریریں ہیں، آپ ان کو یہاں محفوظ کر لیجئے، انہوں نے اس سرمایہ کو ایک نظر دیکھا اور فرمایا کہ بھائی! ان پھٹے پرانے اوراق کی، یہاں کون حفاظت کرے گا، کون ان کو پڑھے گا، یہ ہمارے کام کے نہیں ہیں، تم ان کو لے جاؤ۔

خان صاحب اس بات سے نہایت مایوس اور آزردہ ہوئے اور یہ سوچ کر کہ فلاں صاحب کے پاس چلوں، وہ کچھ کوشش کریں گے اور ذمہ داروں کو توجہ دلائیں گے، تو یہ ذخیرہ یہاں جمع کر لیا جائے گا، محفوظ ہو جائے گا مگر وہاں پہنچے تو بات

(۱) [illegible] سے متعلق [illegible] صاحب نے نام صاف صاف بتائے تھے، [illegible] تھے، مگر اس سے بعض صاحب کو جس پہنچنے کی [illegible] ہوتی، [illegible] شاید [illegible] یہاں [illegible] متعلقہ [illegible] سے [illegible] گئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] نہایت تکلیف ہوئی [illegible]

[illegible] کاش وہ اس میں تامل کرتے [illegible] کوئی فائدہ نہیں [illegible] الاسف فالاسف

[illegible] سامنے اندھیرا چھا گیا [illegible] کوئی حیثیت ہی نہیں [illegible] کا خزانہ اور فقہ [illegible]

[illegible] ایک وفادار [illegible]

[illegible]

(٦) کاندھلہ اور نواح میں چند فتاوی [illegible]

[illegible]

(٧) میرے خاندان کے اکابر کے نام [illegible] خاندان میں چند اہم ترین خطوط اور مفصل تحریرات [illegible]

[illegible]

تھے اور حضرت [illegible] کے خاندان سے [illegible] روابط [illegible] تھے۔

[illegible] محمد [illegible] کاندھلوی [illegible] محمد سلیمان [illegible] مولانا [illegible] کے خطوط اور حضرت [illegible] حضرت [illegible] حضرت [illegible] A/4 [illegible] تو حضرت [illegible] [illegible]

(۸) [illegible] علم [illegible] [illegible] بہر حال [illegible] علم [illegible] قبل و من بعد

[illegible]
[illegible]

حضرت مولانا گنگوہی کے فتاویٰ کی طباعت واشاعت

(الف) نسخہ مرتبہ مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی کی اشاعت کا اعلان حضرت مولانا کے مجموعہ فتاویٰ کی طباعت کا [illegible] سب سے پہلے مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی نے ارادہ کیا تھا۔ حضرت کے فتاویٰ کا ایک مجموعہ [illegible] مرتب [illegible] اس کی اشاعت کا اعلان [illegible] مولانا محمد یحییٰ صاحب نے حضرت مولانا گنگوہی کی تصنیف "ھدایۃ المعتدی فی قراءۃ المقتدی" کی مرتبہ شائع کی [illegible] طباعت [illegible] کی پہلی اشاعت حضرت مولانا گنگوہی کی حیات میں چھپی تھی، اس کے دوسرے صفحہ پر "حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی [illegible] شوال [illegible] حضرت [illegible] کی دستیاب مطبوعہ [illegible] کا ایک مکمل صفحہ پر اشتہار ہے، جس میں [illegible] فتاویٰ رشیدیہ کا بھی [illegible] لکھا ہے:

"فتاویٰ رشیدیہ [illegible] اس امر کی تلاش ہے کہ جس کسی کے پاس حضرت مولانا کے مسائل [illegible] ایک مجموعہ چھپوا یا جائے اور [illegible] ہم [illegible] کیا ہے۔

جن قوم مؤدب (کذا) کے پاس کچھ مسائل موجود ہوں، وہ ضرور ارسال فرماویں اور یہ مجموعہ ان شاء اللہ تعالیٰ جلد تیار ہونے والا ہے۔

مگر افسوس کہ بدیہ معتدی کی اس طباعت پر سنہ طباعت وغیرہ موجود نہیں، اس سے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ مجموعہ کس سن میں چھپا تھا، تاہم یہ طے ہے کہ اس کی طباعت، حضرت مولانا گنگوہی کی حیات میں (وفات ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ء) ہوئی تھی۔ سرورق کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

"مقتبس از کلام مصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی مدظلہ العالی۔ حسب استدعا بندۂ نحیف محمد یحییٰ کاندھلوی مطبع گنگوہی اقامت در مطبع ہاشمی میرٹھ مطبوعہ باہتمام منشی محمد دلدار کریم بخش طبع گردید"

مگر اس شہرت و اعتبار کے باوجود اس کی طباعت کا موقع نہیں آیا اور وہ نسخہ بھی مفقود اور بے نام ونشان ہے۔

(ب:) فتاوی رشیدیہ مرتبہ مولانا عزیز الدین مراد آبادی: مولانا محمد یحییٰ صاحب کے مرتبہ نسخہ کے بعد، جو نسخہ سب سے پہلے شائع ہوا، وہ مولوی عزیز الدین صاحب مراد آبادی کا مرتبہ نسخہ ہے، جس کی ترتیب وطباعت کا عمل، حضرت مولانا گنگوہی کی حیات (وفات ۱۳۲۳ھ ۱۹۰۵ء) میں شروع ہو گیا تھا، اس نسخہ کا پہلا حصہ، حضرت مولانا کی حیات میں شائع ہو کر تیار ہو گیا تھا، بعد میں مختلف وقفوں سے دو دو حصوں کی اشاعت ہوئی۔

فتاوی رشیدیہ کا یہی وہ واحد نسخہ ہے، جو حضرت مولانا کے فتاوی کے حوالے سے معروف ہے، مگر اس نسخہ کی تاریخ ترتیب وتدوین، اس کی سب سے پہلی اشاعت، نیز مصنف کی شائع کی ہوئی دوسری تیسری طباعت کے علاوہ ممتاز طباعتوں میں چھپے ہوئے، قابلِ قدر نسخوں کا تعارف اور نسخہ مرتبہ مولانا عزیز الدین کی نسبت، بعض شبہات کا جائزہ، متعلقہ پہلوؤں پر نظر اور وضاحت، تفصیل کی طالب ہے۔ لیکن اس تعارف وتذکرہ سے پہلے، اس مجموعہ فتاوی کے جامع ومرتب اور پیش کنندہ مولوی عزیز الدین صاحب مراد آبادی کے، کچھ احوال کہ حضرت مولانا گنگوہی سے روابط وارادت کی کچھ تفصیل اور عزیز الدین صاحب کی علمی تصنیفی آثار اور دینی خدمات کا کسی قدر تعارف ضروری معلوم ہوتا ہے۔

احوال مولانا عزیز الدین مراد آبادی، جامع ومؤلف فتاوی رشیدیہ

مولوی حافظ عزیز الدین صاحب مراد آبادی کی تاریخ ولادت معلوم نہیں۔ احسن البیان کی تمہید میں، مولانا محمد اسماعیل صاحب نے مولانا عزیز الدین کا سن پیدائش ۱۲۹۵ھ (۱۸۷۸ء) لکھا ہے،(۱) جو

(۱) تمہید احسن البیان فی تائید تقویۃ الایمان ص:۳۹، طبع اول مطبع ... [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

درست معلوم نہیں ہوتا، کیونکہ مولانا عزیز الدین صاحب نے، حضرت مولانا گنگوہی سے جو سوالات کئے اور حضرت نے ان کے جو جوابات عنایت فرمائے، وہ سب موقع بموقع فتاویٰ رشیدیہ میں درج ہیں، ان میں سب سے پہلا سوال ۱۳۰۰ھ کا مرقومہ و مکتوبہ ہے، جو اکمل البیان میں درج تاریخ ولادت کے پیش نظر ممکن ہی نہیں۔ مولانا عزیز الدین نے بھی اپنے خود نوشت حالات میں اپنا سنہ ولادت ذکر نہیں کیا، جس سے اس کی تائید ہوتی ہے کہ اکمل البیان کی تمہید میں درج مذکورہ سنہ درست قیاسی ہے، جو درست نہیں۔

مدرسہ شاہی اور مدرسہ امدادیہ میں حفظ قرآن اور تعلیم: مولوی عزیز الدین صاحب کے اہل خاندان کا، چاندی کے برتنوں کا کاروبار تھا، اس وجہ سے حافظ صاحب کا گھرانہ چاندی والا مشہور تھا۔ مولانا عزیز الدین نے مدرسہ شاہی اور مدرسہ امدادیہ مرادآباد میں قرآن مجید حفظ کیا، انہی مدارس میں عربی فارسی کی درسیات پڑھیں مگر کیا کیا کتابیں کن اساتذہ سے پڑھیں اور کل سرمایہ تعلیم کیا تھا، معلوم نہیں۔ اساتذہ میں مولانا گل محمد خاں پشاوری مشہور عالم تھے۔

حضرت مولانا گنگوہی سے نہایت عقیدت و نسبت تھی، برسوں تک متواتر حضرت مولانا کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ حضرت مولانا کے زمانہ وفات تک حضرت سے خط و کتابت اور دینی علمی فقہی استفادہ کا سلسلہ جاری تھا، اور بھی کئی علماء سے روابط اور محبت و مودت کی نسبت تھی اور ان سے خط و کتابت بھی رہتی تھی۔

علمی تصنیفی ذوق اور تصانیف و مؤلفات مولوی عزیز الدین صاحب، دینی خدمات میں مشغول رہتے تھے، تحریر و تالیف کا بھی ذوق رکھتے تھے، مختلف دینی فقہی موضوعات پر مولانا عزیز الدین کے مرتب و مکتوبہ متعدد کتابچے و اشتہارات وغیرہ وقتاً فوقتاً چھپتے رہتے تھے۔ لیکن ان کا اصل کارنامہ وہ علمی خدمات و تصنیف ہیں، جن کی وجہ سے ان کا نام زندہ ہے اور رہے گا۔ مولوی عزیز الدین صاحب کی تصانیف میں سے صرف تین کتابیں چھپی ہیں اور کتابوں کے چھپنے کا موقع نہیں آیا۔ مطبوعہ تصانیف یہ ہیں

(۱) مطرق الحدید علی صاحب التحقیق الجدید

(۲) اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان [بجواب اطیب البیان]

(۳) فتاویٰ رشیدیہ

مطرق الحدید علی صاحب تصانیف الشہید: مولانا حکیم عبدالشکور مرزاپوری نے، جو دارالعلوم دیوبند کے تعلیم یافتہ تھے مگر مختلف دینی علمی اختلافی مباحث میں علمائے دیوبند سے مختلف رائے رکھتے تھے اور سب سے الگ خیالات کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ ان کی تالیفات میں سے ایک کتاب "التحقیق الحدید علی تصانیف الشہید" بھی ہے، جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

نومبر ۱۹۱۳ء شعبان ۱۳۲۹ھ کی تالیف ہے، یہ کتاب پہلی مرتبہ مطبع مجیدی کانپور سے چھپی تھی، اس نسخہ پر سنہ طباعت درج نہیں مگر اندازہ یہ ہے کہ تصنیف کے بعد جلد ہی چھپ گئی تھی۔ اس کتاب میں مرزا پوری صاحب نے، حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید کی بعض تصانیف کے شاہ صاحب سے انتساب پر شک ظاہر کیا تھا اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ خصوصا **تقویۃ الایمان، ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت و الضریح اور تنویر العینین فی رفع الیدین** شاہ صاحب کی تحریر و تصنیف نہیں ہیں۔ اگر یہ شاہ صاحب کی ہیں، تو ان میں کثیر تحریفات و ترمیمات ہوئی ہیں۔ مگر حکیم مرزا پوری کی یہ رائے بالکل غلط، خلاف تحقیق اور ناقابل قبول تھی، اس سے مولوی عزیز الدین صاحب نے، اس کا جامع علمی جواب **مطرق الحدید علی صاحب التحقیق الحدید** کے نام سے لکھا، جو ادارہ، اخبار محمدی دہلی کے زیر اہتمام، جید برقی پریس دہلی سے، جمادی الاخری ۱۳۵۱ھ اکتوبر ۱۹۳۲ء میں چھپا تھا، یہ تقریبا سوا سو صفحات پر مشتمل ہے۔

اکمل البیان: حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید کی مشہور زمانہ بابرکت تالیف تقویۃ الایمان، پر کئے گئے جملہ اعتراضات، خصوصا مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی کی کتاب اطیب البیان کا مفصل علمی جائزہ اور محققانہ جواب ہے۔

مشہور عالم مناظر اور مصنف مولانا ثناء اللہ امرتسری نے، اطیب البیان کا جواب لکھنے کا ارادہ کیا تھا، مگر مولوی عزیز الدین صاحب کی خواہش پر یہ کام ان سے سپرد کر دیا اور اس کو اپنے اخبار اہل حدیث امرتسر میں چھاپنے کی ذمہ داری لی۔ مولوی عزیز الدین صاحب نے، جو اس موضوع سے گہری دلچسپی رکھتے تھے اور اس پر ان کا وسیع مطالعہ تھا، فورا ہی لکھنا شروع کر دیا، جس قدر مضمون جاتا ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر میں چھپنے کے لئے، مولانا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں بھیج دیا جاتا تھا ہفت روزہ اہل حدیث کی اشاعت مورخہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ - ۱۴ اپریل ۱۹۳۳ء جلد ۳۰ شمارہ ۲۳ سے اکمل البیان کی قسط وار اشاعت شروع ہوئی اور اگرچہ جناب مصنف نے اپنی کتاب، ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ فروری، مارچ ۱۹۳۷ء میں مکمل کر لی تھی مگر اخبار اہل حدیث امرتسر میں اس کی مکمل اشاعت نہ ہو سکی تھی، کہ ۱۹۴۷ء کے خون چکاں آتش فشاں حوادث پیش آگئے، جس میں مولانا ثناء اللہ صاحب کا ادارہ، کتب خانہ، پریس، مکان دوکان، سب جلا کر خاک کر دیے گئے، مولانا کے اکلوتے صاحبزادے شہید کر دیے گئے تھے اور مولانا ثناء اللہ صاحب صرف بدن کے دو کپڑوں کے ساتھ، نہایت بے کسی کے عالم میں، امرتسر چھوڑنے پر مجبور ہوئے، اس سے اکمل البیان کی طباعت بھی قصہ پارینہ اور خواب دخیاں ہو کر رہ گئی تھی، مگر پاکستان سے ممتاز اہل حدیث عالم مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب بھوجیانی کو اس کتاب سے تعلق تھا، اور وہ اس کے مکمل نسخہ کی تلاش میں لگے رہے، بالآخر جوئندہ یابندہ کے مصداق، اس کا مکمل مسودہ، جو آٹھ سو بیس صفحات پر مشتمل تھا، مولوی عزیز الدین صاحب کے ذاتی کتب خانہ سے، ان کے ورثاء کے ذریعہ مل گیا، جس پر مولانا حنیف

toobaa-elibrary.blogspot.com

صاحب بھوجیانی نے مکمل نظر ثانی کی، اس کے حوالے وغیرہ تلاش کئے، اور اس کو اپنے موقر علمی ادارہ دارالحدیث [illegible] سے حسن طریقہ پر شائع کردیا۔ سنہ طباعت درج نہیں، بلکہ تقریباً سو پچاس صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب مولوی عزیز الدین صاحب کی ایک بڑی علمی یادگار ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کے مباحث کو مزید تحقیق و توضیح کے ساتھ علیحدہ علیحدہ حصوں میں شائع کیا جائے تقریباً نو سو صفحات کی کتاب کا، جس پر تفصیلی فہرست بھی شامل نہیں، مطالعہ اور اس سے بہتر استفادہ آسان نہیں ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ کا مفصل تعارف آئندہ صفحات میں آرہا ہے۔

مولانا عزیز الدین صاحب کے حضرت مولانا گنگوہی سے روابط، عقیدت وارادت: افسوس ہے کہ مولانا عزیز الدین صاحب کی حضرت مولانا گنگوہی سے واقفیت کی ابتداء، ارادت اور روابط کی تفصیلات دریافت نہیں۔ مولانا کے مرتبہ مجموعہ فتاویٰ سے صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کی، حضرت مولانا سے طویل وقدیم وابستگی تھی، جو تقریباً پچیس سال تک، اسی طرح قائم رہی۔ بظاہر اس کی ابتداء ۱۳۰۰ھ سے پہلے ہوچکی تھی، مولانا عزیز الدین صاحب نے فتاویٰ رشیدیہ کے تینوں حصوں میں، حضرت کے وہ تمام فتاویٰ اور اپنے سوالات درج کئے ہیں، جن تحریرات میں سے جن فتاویٰ پر سنہ تحریر ہے، ان سب سے پرانا سوال سنہ ۱۳۰۰ھ کا مکتوبہ ہے۔ اس میں مولانا عزیز الدین صاحب نے، حضرت مولانا سے اس صدی کے مجدد کے متعلق دریافت کیا ہے اس سوال میں ۱۳۰۰ھ میں صاف لکھا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے(۱) کہ مولانا کا حضرت مولانا سے ۱۳۰۰ھ سے برابر رابطہ اور خط وکتابت تھی اور مولانا کے دل اور نگاہ میں، حضرت مولانا کا کیا مقام ومرتبہ تھا، اس کا خود مولانا عزیز الدین صاحب کی ایک تحریر سے اندازہ ہورہا ہے۔ مولانا عزیز الدین نے اپنے خود نوشت حالات میں لکھا ہے:

"پھر حضرات علماء دیوبند میں، مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہم اللہ سے حسن عقیدت رہی، آپ نے مسائل اہل حدیث کے مسلک کی تائیدات فرمائیں اور مولانا اشرف علی تھانوی سلمہ اللہ سے بھی حسن عقیدت ہے۔"(۲)

مولانا عزیز الدین، حضرت کے کمالات، علوم اور روحانی مرتبہ کے دلدادہ وقدر دان تھے، اس کا خود مولوی عزیز الدین

(۱) اس مندرج سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ [illegible] ۱۲۹۵ھ [illegible] ۱۳۰۰ھ میں مولانا عزیز الدین [illegible] فتاویٰ رشیدیہ میں ۱۳۰۰ھ سے بعد [illegible] ۱۲۹۵ھ [illegible] ۱۲۸۰ھ یا ۱۲۸۵ھ [illegible]

(۲) [illegible] ص ۱۴، طبع اول، ۱۳۵۱ھ ۱۹۳۸ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

صاحب کی اس تحریر سے مزید معلوم ہو رہا ہے۔ حضرت کا ایک فتویٰ اپنے مرتبہ مجموعہ فتاویٰ میں نقل کرتے ہوئے، مولوی عزیز الدین صاحب حضرت کے کمالات، علوئے مقام اور اپنے احساسات وتعلق کا اظہار کرنے پر، جیسے مجبور ہو گئے۔ اس موقع پر مولوی صاحب کے قلم سے بے ساختہ یہ الفاظ ٹپک پڑے ہیں

"ان تعقبات کے جواب سے، ماشاء اللہ، سبحان اللہ، مولانا راس المحدثین، اکمل الفقہاء، والمحققین حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب کے، تبحر علمی وتفقہ کا اہل علم ودانش اندازہ کر سکتے ہیں، کہ ان کے محققہ مسائل، کس طرح دلائل سے پر و مالا مال ہیں، کیوں نہ ہو کہ مولانا ممدوح راسخ فی العلم والمعارف والحقائق ہیں قدس اللہ سرہ(۱)

حضرت قاری عبدالرحمٰن پانی پتی سے تحقیق مسائل وفتاویٰ

مولوی عزیز الدین حضرت مولانا گنگوہی سے نسبت ارادت کے علاوہ اور بھی متعدد بڑے علمائے احناف سے، قریبی ملاقات اور خط وکتابت رکھتے تھے، جس میں نامور عالم اور محدث مولانا عبدالرحمٰن انصاری پانی پتی اور حضرت مولانا تھانوی بطور خاص شامل تھے۔

مولوی عزیز الدین صاحب، حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن محدث پانی پتی سے بھی رابطہ وعقیدت رکھتے تھے، سوالات ومسائل دریافت فرماتے رہتے تھے۔ محدث پانی پتی کا ایک والا نامہ، مولوی عزیز الدین صاحب نے، فتاویٰ رشیدیہ میں نقل کیا ہے اس خط میں جو اپنائیت ومحبت کا انداز ہے، اس سے یہ بھی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ، مولانا عزیز الرحمٰن اور حضرت پانی پتی کے تعلقات قدیم اور خصوصی خط وکتابت بھی تھی، محدث پانی پتی نے تحریر فرمایا ہے

"میاں عزیز الدین سلمہ از عبدالرحمٰن عفی عنہ، بعد سلام مسنون، واضح ہو کہ میں بیماری متعلقین اور معالجہ چشم خود کی فکر میں چند ماہ سے تھا، اس وجہ سے خط وکتابت بند ہے، اب بھی میں پرہیز میں ہوں، جو مسئلہ سہل وکم غور کا ہوتا ہے، اس کا جواب لکھتا ہوں، ورنہ اور خط وکتابت نہیں کر سکتا، کیونکہ حکیم صاحب کی طرف سے کام کرنے کی ممانعت ہے۔

تمہارے مسئلوں کا جواب یہ ہے، نماز پڑھنے میں گھنٹہ کا اعتبار نہیں، بعد زوال شمس سایہ اصلی چھوڑ کر، ایک مثل تک نماز جمعہ یا ظہر پڑھ لینی چاہئے، اور سوائے سایہ اصلی کے ایک مثل کے بعد، بروایت مفتی بہ وقت نماز عصر ہو جاتا ہے، اور جو امام صاحب کا حال لکھا ہے پس چونکہ عصر کی نماز بعد ایک مثل کے ہو جاتی

---

(۱) فتاویٰ رشیدیہ حاشیہ ص ۹۲ حصہ دوم طبع اول مطبع ۱۳۳۳ھ، ب ملاحظہ ہو مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دہلی ۱۳۵۲ھ ص ۱۹ حصہ دوم

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے، اعادہ کی حاجت نہیں، ہم نے استادوں سے یہی سنا ہے کہ بڑا اور وقی پیشاب نجس نہیں ورسب غل ورد کی برابر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

عبد عبدالرحمن عفی عنہ عبد السلام عفر یہ۔ کم شعبان ۱۳۱۳ھ یوم شنبہ، پانی پت۔ عبد السلام غفی عنہ کا سلام مسنون (۱)

حاجی امداد اللہ سے عقیدت و تعلق: فتاوی رشیدیہ کے بعض اندراجات سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی عزیزالدین صاحب کی، حضرت حاجی امداداللہ تھانوی مہاجر مکی سے بھی ارادت تھی اور خط وکتابت رہتی تھی، شاید اسی تعلق اور حضرت مولانا کے ساتھ، حضرت حاجی صاحب سے ارادت کا اثر ہے کہ مولوی عزیزالدین صاحب نے، فتاوی رشیدیہ میں حضرت حاجی امداداللہ کا ایک مفصل مکتوب گرامی جو حضرت گنگوہی اور ابراہین القاطعہ کے حوالہ سے، برپا ایک شورش کے جواب اور تردید میں، اپنا موقف ظاہر کرنے کے لئے حضرت حاجی صاحب نے تحریر فرمایا تھا، مولوی عزیزالدین صاحب نے فتاوی رشیدیہ میں شامل کیا ہے، حالاں کہ یہ مکتوب نہ کسی فقہی سوال کے جواب میں ہے، نہ ہی اس کا فتاوی رشیدیہ سے براہ راست کچھ تعلق ہے۔

حضرت مولانا تھانوی سے عقیدت اور مسائل میں رجوع حضرت مولانا گنگوہی کے بعد سب سے زیادہ عقیدت وانسیت حضرت مولانا تھانوی سے تھی جو حضرت مولانا گنگوہی کی وفات کے بعد بھی اسی طرح قائم واستوار رہی۔ حضرت مولانا تھانوی کے ملفوظات میں بھی، مولوی عزیزالدین صاحب کا ذکر آیا ہے، اور خود مولوی عزیزالدین صاحب نے اپنے خودنوشت حالات میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ لکھتے ہیں

"پھر حضرات علمائے دیوبند میں، مولانا رشید احمد رحمہم اللہ سے حسن عقیدت رہی، آپ نے مسائل اہل حدیث کے مسلک کی تائیدات فرمائیں اور مولانا اشرف علی تھانوی سلمہ اللہ سے بھی حسن عقیدت ہے"(۲)

فتاوی رشیدیہ میں بعض موقعوں پر تائید وتوثیق کے لئے حضرت مولانا تھانوی کے مجموعہ فتاوی جس کی پہلی طباعت فتاوی اشرفیہ کے نام سے شائع ہوچکی تھی اسی کی عبارتیں نقل کی ہیں اور حوالے دیئے ہیں، اور جیسا کہ مولانا عزیزالدین نے لکھا بھی ہے کہ بعد میں مسلک اہل حدیث کی برملا تائید کرنے پر، حضرت مولانا تھانوی سے کچھ فاصلہ ہوگیا تھا لیکن عقیدت وانسیت برقرار رہی۔

دیگر علماء سے مراسلت اور تحقیق مسائل مولوی عزیزالدین صاحب کا تحقیق وجستجو کے ذوق کی وجہ سے،

---

(۱) فتاوی رشیدیہ ص ۴۴۳ مطبع ... دہلی ۱۳۲۸ھ۔

(۲) تراجم علمائے حدیث ہند، ص ۱۹۳، دہلی ۱۳۵۶ھ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

علمائے حرمین شریفین سے ربط اور خط و کتابت رہتی تھی۔ مولوی عزیز الدین صاحب کے نام علمائے حرمین کے خطوط کا خاصہ ذخیرہ تھا، جو تقریباً ۱۳۴۵-۱۳۴۴ھ/۱۹۲۶-۲۷ء تک محفوظ تھا۔ مولوی صاحب کے مدرسے کے ایک استاد و منتظم، مولانا عبدالغفار صاحب بستوی نے مولوی عزیز الدین صاحب کی نسبت اپنی تحریر میں لکھا ہے

"ان علماء سے مکاتبت کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا، چنانچہ ان کے نام لکھے ہوئے اصحاب علم کے عربی و اردو مکتوبات کا خاصہ ذخیرہ اب تک موجود ہے۔"

مرتب فتاویٰ رشیدیہ کا فقہی مسلک اگرچہ مرتب فتاویٰ رشیدیہ کا شمار اہل حدیث اصحاب میں کیا جاتا ہے، شاید اسی وجہ سے ہمارے علمائے احناف کی اس بڑی دینی علمی خدمت ترتیب فتاویٰ رشیدیہ [illegible] کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ مولانا عزیز الدین حضرت مولانا گنگوہی کی حیات تک بالکل غیر مقلد نہیں تھے۔ اگرچہ مولانا میں تحقیق کا مزاج اور علم حدیث کا خاص ذوق تھا مگر خیال ہے کہ یہ غیر مقلدانہ مذہب نہ تھا، نہ تقلید کے منافی۔ مولوی عزیز الدین صاحب نے ایک مرتبہ خود حضرت مولانا گنگوہی کو اپنے فقہی مسلک (غیر مقلدیت) کے متعلق صاف صاف لکھا تھا کہ۔

"بخدمت فیض درجت جناب حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب دام ظلہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ [illegible] بندہ [illegible] کی نسبت [illegible] تقلید [illegible] حدیث [illegible] حضرت مولانا [illegible] اور محبت [illegible] حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ [illegible] غیر مقلدی [illegible] جاوے کہ [illegible] بندہ عزیز الدین [illegible] (۱)

اس کے جواب میں حضرت مولانا [illegible] جس سے صاف واضح ہوجاتا ہے کہ حضرت مولانا مولوی عزیز الدین صاحب کو غیر مقلد نہیں سمجھتے تھے۔ [illegible] درج ذیل ہے

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ بعد سلام مسنون [illegible] غیر مقلد ہو اور نہ میں

(۱) فتاویٰ رشیدیہ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایسا سمجھو۔ بلکہ تحریر کیا تھا کہ اس وجہ سے کہ تم پر تہمت غیر مقلدی کی رکھتے ہیں۔ سوال نہ کرو۔ بندہ بعافیت ہے۔ سب احباب کو سلام مسنون بعد۔ والسلام کتبہ بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (۱)

مذکورہ مکتوبات میں حضرت مولانا کے ایک اور خط کا بھی تذکرہ ہے۔ یہاں اس ورق کے بغیر یہ گفتگو مکمل نہیں ہو سکتی، اس لئے وہ بھی نقل کیا جاتا ہے۔

از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند۔ بندہ بخیریت ہے تمہارے واسطے دعائے خیر کرتا ہے حق تعالیٰ قبول فرمائے۔ جو سوالات آپ نے کئے ہیں، بظاہر ان کا جواب نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ میرے پاس کوئی لکھنے والا کوئی نہیں ہے اور ان سوالات کے سبب تم پر تہمت غیر مقلدی کی رکھی جاتی ہے۔
فقط والسلام۔ سب احباب کو سلام مسنون۔ ۱۵ رمضان یوم پنجشنبہ (۲)

فتاویٰ رشیدیہ کی تالیف وترتیب مولانا عزیز الدین کی حضرت مولانا گنگوہی سے بڑی نسبت اور عقیدت ومحبت تھی، جس نے ان کو حضرت کے فتاویٰ محفوظ ومرتب کرنے پر آمادہ کیا۔ مولانا نے فتاویٰ رشیدیہ کی ترتیب وتالیف کا اس وقت ارادہ کیا تھا، اس کے لئے کیا کوشش کی اور فتاویٰ کے لئے خاص جد وجہد اور عملی کیا طریقہ تھا۔ پھر یہ اندازہ ہے کہ مولوی صاحب نے حضرت کی وفات سے کم سے کم دو تین سال قبل اس مجموعہ فتاویٰ کی تالیف واشاعت کا ارادہ کیا ہوگا۔ اس کا قرینہ یہ ہے کہ مولانا عزیز الدین صاحب کے مرتبہ اس مجموعہ کے پہلے دونوں حصے حضرت کی حیات میں مرتب ہو گئے تھے، پہلا حصہ چھپنے کے لئے بھی چلا گیا تھا، دوسرا کتابت وغیرہ کے مرحلہ میں تھا۔

فتاویٰ رشیدیہ کی ترتیب میں مؤلف کا طریقہ کار تعجب ہے کہ مولانا عزیز الدین صاحب نے فتاویٰ رشیدیہ کی تدوین وترتیب کے لئے علمی فنی اصول پیش نظر نہیں رکھے اور اس مجموعہ فتاویٰ کی تالیف میں کسی طرح کی ترتیب کا اہتمام نہیں کیا۔ اس میں شامل مسائل اور فتاویٰ فقہی عنوانات وابواب کے تحت مرتب ومدون نہیں کئے، جو فتوے درج ہیں، ان پر ضمنی عنوانات یا سرخیاں بھی نہیں لگائی گئیں۔

اگرچہ اس میں علمی ترتیب وتدوین کے اس بڑے اور اہم اصول کو پوری طرح نظر انداز کیا گیا ہے مگر ایک کام ایسا عمدہ اور مفید کیا ہے، جس کا اچھے تجربہ کار مصنفین بھی خیال نہیں فرماتے۔ یہ حضرت مولانا کے لکھے ہوئے فتاویٰ کے سوال کرنے والوں کے نام اور مقام نیز سوال وجواب کے معلوم ہونے اور تاریخ کی عمدہ وضاحت ہے، جس سے ان مسائل کی بعض اندرونی

(۱) فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۸ حصہ اول [طبع اول مراد آباد ۱۳۲۳ھ]
(۲) فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۵۶ حصہ اول [طبع اول مراد آباد ۱۳۲۳ھ]

toobaa-elibrary.blogspot.com

گرہیں کھلتی ہیں، یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بات اور مسئلہ کہاں اور کیوں پیش آیا تھا، نیز یہ اہم کڑی بھی مل جاتی ہے، کہ حضرت نے یہ مسئلہ کب لکھا تھا۔ فتوؤں کی نقول یا اصل فتاویٰ فراہم کرنے والے اصحاب کے، ناموں اور مقامات کی صراحت ہے، مگر اس میں بھی کسی طرح کی ترتیب کا خیال نہیں کیا گیا، جو فتاویٰ جب دستیاب ہوا، بلا تاخیر اسی مقام پر شامل کرلیا گیا، خود مولانا عزیز الدین کے سوالات کے جواب میں صادر، فتاویٰ کے اندراجات سے بھی، اسی بے ربطی یا بے ترتیبی کا مشاہدہ ہو رہا ہے، ابتدائی دور کے لکھے ہوئے سوالات و فتاویٰ بعد میں اور بعد کے لکھے ہوئے ابتداء میں آگئے ہیں۔ ممکن ہے جناب مرتب یہ خیال فرماتے ہوں کہ۔

درین کتاب پریشاں نہ بینی از ترتیب
عجب مدار، کہ جو حال من پریشان است

فتاویٰ کی تاریخ اور سنہ کتابت نقل کرنے کا اہتمام حضرت مولانا گنگوہی کا، اپنے خطوط فتاویٰ یا اور تحریرات پر سنہ تحریر و تالیف درج کرنے کا، بہت کم معمول تھا، صرف چند خطوط اور فتاویٰ پر سنہ تحریر ثبت ہے، کچھ اور خطوط یا فتوے وہ ہیں، کہ ان پر مہینہ رقم ہے مگر سنہ تحریر موجود نہیں، اس پہلو سے مولانا عزیز الدین کا یہ اہتمام قابل قدر ہے، کہ جو فتاویٰ کا سنہ تحریر سے مرقوم و مزین تھے کی، جملہ تاریخہائے تحریر و سنین کو اس فتوے کے حاشیہ پر، سائل کے نام کے ساتھ درج کر کے، محفوظ کردیا ہے، اس کی مدد سے فتاویٰ کے حوالے سے نئی اور باتیں دریافت کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ میں درج فتاویٰ کا زمانہ تحریر اگرچہ (جیسا کہ ذکر ہوا) ان میں سے بہت کم فتوؤں پر سنہ تحریر درج ہے، لیکن جس قدر یہ بھی اندراجات ہیں، ان میں سے دو فتوے ایسے بھی ہیں جو ۱۳۲۲ھ کے لکھے ہوئے ہیں، جس میں ایک صفر ۱۳۲۲ھ کا مکتوبہ ہے۔ ممکن ہے یہی فتاویٰ رشیدیہ میں درج آخری فتویٰ ہو۔

فتاویٰ رشیدیہ میں موجود فتاویٰ میں پہلا فتویٰ، مراد آباد کے معروف اہل حدیث عالم مولانا مرزا حفیظ اللہ بیگ صاحب کے سوال کے جواب میں ہے، (۱) دوسرا بھی مراد آباد سے ہی تعلق رکھتا ہے، یہ احمد سعید خاں صاحب مراد آبادی کے سوال کے جواب میں ہے، یہ فتویٰ ۱۳۱۰ھ کا لکھا ہوا ہے۔

فتاویٰ کا بڑا حصہ اہل مراد آباد و بجنور کے نام فتوؤں کا ہے مولانا عزیز الدین صاحب نے، ایک ایک فتوے کے سائل کا نام اور وطن اور ممکن ہو تو اس کا سنہ تحریر بھی، فتوے کے حاشیہ پر لکھ دیا ہے۔ ان صاحبان کے ناموں پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے، کہ فتاویٰ رشیدیہ میں درج سوالات و فتاویٰ میں سے بڑا حصہ، ان سوالات و فتاویٰ

---

(۱) مرزا حفیظ اللہ بیگ صاحب مراد آباد کے ممتاز اہل حدیث علماء میں سے تھے، مولانا عزیز الدین صاحب نے اپنی خوشنوشت تحریر میں مرزا صاحب کو "مولانا مرزا امام المؤحدین مراد آباد و محققین حفیظ اللہ بیگ صاحب" کے موقر القاب سے یاد کیا ہے، تراجم علمائے حدیث ہند ص ۵۶۳ (طبع اول دہلی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کا ہے، جو اصحاب مراد آباد نے دریافت کئے تھے، اس لئے سب سے بڑی تعداد، اہل مراد آباد کے سوالات سے جواب میں ہے، یہ پورے مجموعہ کا ایک تہائی یا اس سے کچھ زائد حصہ ہے۔ اس کے بعد، ضلع بجنور، اور اس کے قصبات دلوں کے سائلین کے فتوے شمار کئے جاسکتے ہیں، ان دونوں مقامات سے دستیاب فتاوی، فتاوی رشیدیہ کے آدھے سے زیادہ حصہ کا احاطہ کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی دسیوں مقامات سے، موصول فتاوی نے جگہ پائی ہے، خود مولانا عزیز الدین صاحب کے دریافت کئے ہوئے، تقریباً ساٹھ سوالات اور ان کے جوابات، بلا ترتیب موقع بہ موقع درج ہیں۔

نہایت تعجب ہے کہ جہاں سے سب سے زیادہ فتوے ملنے چاہئیں تھے، مثلاً گنگوہ، سہارنپور، دیوبند، کاندھلہ، دہلی اور پنجاب کے مواضع وقصبات وغیرہ، جہاں حضرت مولانا گنگوہی کے متوسلین کے پاس حضرت کے لکھے ہوئے، فتاوی رشیدیہ کے مندرجات سے سوگنا فتاوے موجود تھے، مگر وہاں سے کسی نے دست تعاون نہیں بڑھایا اور اس مجموعہ فتاوی میں شامل کرنے کے لئے، مولوی عزیز الدین صاحب کی مکرر گزارشات کے باوجود کوئی فتوی نہیں بھیجا۔

ایک اور اہتمام یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مؤلف فتاوی رشیدیہ نے، حضرت مولانا گنگوہی کے بدست خاص لکھے ہوئے فتاوی کو، اپنی کتاب میں اولیت دی ہے اور جو فتاوی مولانا محمد یحیٰی صاحب کے قلم کے مکتوبہ ہیں، ان میں سے ہر ایک کے ساتھ بلا تکلف، بقلم مولوی محمد یحیٰی، کی صراحت کی ہے۔ اوپر آچکا ہے کہ اگر کوئی فتویٰ مولانا محمد یحیٰی کے علاوہ، حضرت کے کسی اور خادم وکاتب کے قلم سے ہے، تو اس کی بھی وضاحت کردی ہے۔ اور وہ متواتر اس کا بھی اعلان کرتے رہے اور پابندی سے یہ اشتہار چھاپتے رہے کہ:

"ان تمام فتاوی کی اصل، ہمارے پاس موجود ہے، جو صاحب ملاحظہ فرمانا چاہیں، ملاحظہ فرمائیں"

مولوی عزیز الدین نے پوری زندگی اصل فتاویٰ محفوظ رکھے صرف یہی نہیں، بلکہ مؤلف فتاوی رشیدیہ نے اصل فتوؤں کی تمام عمر حفاظت کی اور ان کی وفات کے بعد بھی برسوں تک، یہ ذخیرہ جوں کا توں موجود و محفوظ رہا، آج سے تقریباً پندرہ سال قبل تک اس کی موجودگی کی اطلاع ہے، اس کے بعد اس کا حال معلوم نہیں۔ اس پوری روداد میں گرکوئی کی ہے تو یہ ہے، کہ مولوی عزیز الدین صاحب کے بار بار اعلانات کے باوجود کسی نے بھی مطبوعہ نسخہ کی اصل فتاوی سے مطابقت کی زحمت نہیں فرمائی، پچاس سال سے زائد عرصہ تک یہ تمام فتاوی رکھے رہے، موجود رہے مگر ان کے براہ راست مطالعہ کاروہ نہیں کیا گیا۔

مزید فتاویٰ اور آخری حصوں کے لئے اور جدوجہد مولانا عزیز الدین صاحب نے فتاوی رشیدیہ کی ترتیب وطباعت کے لئے، غالباً بڑا منصوبہ بنایا تھا، اس لئے ذاتی طور پر فتاوی کی جستجو اور فراہمی کے علاوہ، کئی مرتبہ اشتہارات بھی شائع کئے، متعلقہ اصحاب کو خطوط لکھے، بار بار اشتہار بھجوائے، عریضے پیش کئے مگر اس ذخیرہ کے حامل اکثر اصحاب نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مولانا عزیز الدین کی گذارش پر کان نہیں دھرا، اور اس بڑی دینی فقہی خدمت وکاوش کو لائق اعتنا نہیں سمجھا مگر اس بے توجہی سے مولوی عزیز الدین بددل نہیں ہوئے، اپنے کام میں برابر لگے رہے۔

مجموعہ فتاویٰ رشیدیہ کا چوتھا اور پانچواں حصہ؟ مولانا عزیز الدین کے فتاوی رشیدیہ کے، تین حصے تو معروف اور دستیاب ہیں، ان کے علاوہ دو حصے اور بھی تھے جو بالکل مفقود ومعدوم ہیں، حال آں کہ چوتھا حصہ مکمل اور کتابت ہوکر چھپنے کے لئے چلا گیا تھا، پانچواں زیر ترتیب تھا اور مولانا کی بعض تحریرات سے جھلکتا ہے، کہ ان کا اس سلسلے کو اور آگے بڑھانے کا خیال تھا، مگر کچھ پتہ نہیں چلتا کہ یہ بڑا کام کیوں ناقص وناتمام رہ گیا اور کس وجہ سے اس کا چوتھا پانچواں حصہ عام نہیں ہوا۔ اور بعد کے حصے تو وجود میں آنے سے بھی محروم رہ گئے۔

پہلی طباعت فتاوی رشیدیہ کے پہلے حصہ کی طباعت کب شروع ہوئی، اس کا تذکرہ نہیں ملتا، مگر اس میں شبہ نہیں کہ اس کی کتابت حضرت مولانا کی حیات میں مکمل ہوگئی تھی، طباعت بعد میں پوری ہوئی، تکمیل طباعت کی، کتاب کے آخری صفحہ پر ان الفاظ میں صراحت ہے

"الحمد للہ والمنۃ کہ بتاریخ ۱۵رذی قعدہ ۱۳۲۳ھ [۱۱رجنوری ۱۹۰۶ء] کو یہ پہلا حصہ اختتام کو پہنچا"

بفضلہ وکرمہ"(۱)

یعنی فتاوی رشیدیہ کے پہلے حصہ کی، پہلی طباعت، حضرت مولانا گنگوہی کی وفات [۹رجمادی الاخری ۱۳۲۳ھ/ ۱۵راگست ۱۹۰۵ء] کے تقریباً پانچ مہینے کے بعد مکمل ہو کر آئی تھی۔ یہ نسخہ برہان پریس اور شمس مطابع مرادآباد میں چھپا تھا، یہ سب سے پہلی طباعت، ایک سو آٹھ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں آخری ٹائٹل کا ایک صفحہ بھی شامل ہے۔

سرورق کے بعد، اصل کتاب سے پہلے، اٹھائیس صفحات ہیں، جس میں اول صحت نامہ اغلاط ہے، جو ڈیڑھ صفحوں پر آیا ہے، اس کے بعد خاصی مفصل فہرست مضامین ہے، جو ساڑھے بارہ صفحات پر مشتمل ہے۔ بعد ازاں فتاوی شروع ہوگئے ہیں۔ سرورق کے بالکل آخری صفحہ پر، مولوی سید فرید احمد صاحب وفا مرادآبادی کا نوشتہ فقرۂ تاریخ اور قطعہ تاریخ ہے۔
فقرۂ تاریخ یہ ہے: "رسالہ فتاوی رشیدیہ" ۱۳۲۳ھ، قطعہ تاریخ بھی ملاحظہ ہو

چو ایں نسخہ بے بدل طبع شد ز زحمت بعید و برحمت قریب
چہ تاریخ احسن، برآمد وفا ملک گفت "زیبا عجیب وغریب"
۱۳۲۳ھ(۲)

---

(۱) فتاوی رشیدیہ حصہ اول۔ طبع اول ص ۱۰۶ (۲) فتاوی رشیدیہ۔ طبع اول، سرورق کا آخری، چوتھا صفحہ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کے نیچے حقوق طباعت محفوظ ہونے کا اعلان شائع کیا گیا ہے۔

"حق کاپی رائٹ کتاب ہذا بنام عزیز الدین وعلی نظر در رجسٹری باضابطہ محفوظ ہے"

حصہ دوم کی پہلی اشاعت پہلے حصہ کی طباعت کے بعد جلد ہی حصہ دوم بھی شائع ہو گیا تھا، حصہ دوم افضل المطابع مراد آباد سے چھپا۔ آخری صفحہ کے بعد ناشر نے آخری صفحہ پر چھ شعروں پر مشتمل قطعہ تاریخ درج ہے جو منشی محمود علی گرامی میرٹھی کی نگارش ہے۔ کہا ہے

تاریخ طبع

از لطائف طبع مورخ بے مثال، شاعر شیریں مقال، منشی محمود علی صاحب گرامی میرٹھی

بعد رضاء محمد الهدى في الورى	قمر القلوب وزال الكربه
بعد تساوى الطوبى لكم	فقد جاء بشرى لجميع العبيد
... مجموعہ چھپی ...	منور بعد مہر شد ماہ عید
... اسلام کا	ملی باب رضوان کی گویا کلید
... باحسن وجوہ	ہیں ارشاد مرشد سے دین کے رشید
ہوئے خوش ہاتف غیب نے	نفیس الفتاوی امام رشید

١٣٢٣ھ

اس کے بعد خاتمۃ الطبع ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ تاریخ ۳۰ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کو یہ مجموعہ مشترکہ حصہ دوم، جس میں تقریباً تعداد دو سو مسائل ہیں، اختتام کو پہنچا۔

حصہ سوم کی پہلی اشاعت مولانا عزیز الدین صاحب کی یہ کاوش اہل نظر کے یہاں مقبول ہوئی تھی، اس لئے اس سلسلہ کو آگے بڑھانے اور جاری رکھنے کی فرمائشیں آتی رہیں، خود مولانا عزیز الدین صاحب بھی اس کے طالب وجویا تھے، مگر تیسرا حصہ مکمل ہوتے ہی چھپنے کے لئے چلا گیا تھا۔ اس لئے تیسرا حصہ افضل حسین سکل کے اہتمام سے افضل المطابع مراد آباد سے ۲۰ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ ۲۳ مارچ ۱۹۱۰ء میں شائع ہوا۔ خاتمۃ الطبع درج ذیل ہے

(۱) فتاوی رشیدیہ طبع اول سہ رنگی کا عکس چوتھا حصہ۔

الحمد للہ والمنۃ کہ بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ کو یہ مجموعہ متبرکہ حصہ سوم، جس میں تقریباً تعدادی چار سو مسائل ہیں، اختتام کو پہنچا۔(۱)

یہ کلمات ص:۱۶۰ کے اختتام پر ہیں، ص:۱۶۱ سے ص:۱۷۲ تک فہرست مضامین ہے، ص:۱۷۳ سے ۱۷۶ تک صحت نامہ حصہ سوم آیا ہے، اسی صفحہ پر درج ایک اشتہار واعلان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حصہ کو، دیوبند کے جلسہ دستار بندی تک، بازار میں لے آنے کے خیال سے، کتابت وطباعت میں جلدی کی گئی، اس کی وجہ سے اس کی صحت کا خاطر خواہ اہتمام نہیں ہو سکا۔

لیکن یہ اعلان اس اشاعت کا نقطہ اختتام نہیں ہے، ایک صفحہ اور ہے، اس پر حضرت مولانا گنگوہی کا قطعہ تاریخ وفات ہے، جو فارسی کے انیس اشعار پر مشتمل ہے۔ سرورق کے آخری چوتھے صفحہ پر، حضرت مولانا گنگوہی، حضرت مولانا محمود حسن اور حضرت مولانا تھانوی کی تصانیف کی تاجرانہ فہرست ہے، یہ اشتہار بھی اس کی ایک ضمنی تصدیق ہے کہ مولانا عزیز الدین صاحب [کم سے کم، اس اشاعت کے وقت تک] ان حضرات کے دامن گرفتہ دینی فقہی نظریات اور سلوک وتصوف میں ان کے طریقہ پر تھے۔

حصہ چہارم وپنجم کی کتاب وطباعت فتاویٰ رشیدیہ کی ترتیب واشاعت کا کام، تیسرے حصہ پر ختم نہیں ہوا تھا، اس کے بعد بھی کم سے کم دو حصے [چہارم پنجم] اور مرتب ہوئے تھے۔ چوتھے حصہ کے شائع کرنے یا زیر اشاعت ہونے کا، مولانا عزیز الدین صاحب فتاویٰ رشیدیہ کی پہلی، دوسری اشاعت کے مختلف حصوں میں، کئی مرتبہ اعلان کیا، حصہ سوم کے طبع اول کے سرورق کے دوسرے صفحہ پر، ایک مفصل اشتہار میں، اس کا دو مرتبہ ذکر آیا ہے۔ اس اشتہار سے ان فتاویٰ کی اصلیت پر شبہ کا بھی جواب ملتا ہے، اس لئے یہاں یہ اشتہار نقل کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے:

التماس

الحمد للہ کہ اکثر حضرات شائقین کی توجہ دلی اور صدق سعی نے ہم احقران کو، تیسرے وچوتھے حصہ فتاویٰ رشیدیہ کی جانب ہمت دلائی اور اپنے دل ربا وجاذب قلمی فتاویٰ، حضرت مولانا گنگوہی کے، آغوش محبت سے جدا کر کے، بسبیل ڈاک ہم احقران کو، ان کے نام ارسال کئے، ہم کو معزز وممتاز اور کل ناظرین کو مستفیض فرمایا، **جزاک اللہ فنعم الجزاء۔**

جس کسی صاحب کو کسی مسئلہ میں تردد پیش آئے، وہ مرتفع ہو سکتا ہے، ان کل فتاووں کی اصل ہمارے اور ہمارے احباب کے پاس موجود ہے۔ یہ تیسرا حصہ حاضر خدمت، چوتھا حصہ انشاء اللہ بہت جلد طبع ہو کر،

(۱) فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم طبع اول ص ۱۶۰ [مراد آباد ۱۳۲۹ھ]

ارسال خدمت بعد [illegible] کے بعد [illegible] کہ [illegible] سے [illegible] وقت تک [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] الدین [illegible] محمد [illegible]

حصہ اول کی تیسری اشاعت کے ساتھ بھی [illegible] چھپا ہے [illegible]

[illegible] حصہ [illegible] ہے

اس اطلاع [illegible] کی تحریر سے بھی [illegible] ہوئی [illegible] فتاویٰ رشیدیہ سے متعلق [illegible] الدین [illegible] محمد [illegible] [illegible] چھپ [illegible] محمد [illegible] صاحب [illegible] [illegible] تحریر [illegible] ملاحظہ [illegible]

فتاویٰ رشیدیہ [illegible] مولوی [illegible] الدین [illegible] بمقام [illegible] مولوی محمد [illegible] صاحب [illegible] رسیدہ [illegible]

[illegible]

[illegible] سے متعلق [illegible] فتاویٰ کا چوتھا حصہ مرتب [illegible] چھپے [illegible] مسعود [illegible] محمد [illegible] حضرت [illegible] اس سے محروم [illegible] چوتھے پانچویں حصے [illegible] سوالات [illegible] اشاعت [illegible] کے فتاویٰ کے [illegible] الدین کے کام [illegible]

مطبوعہ حصوں کی مکرر اشاعتیں

فتاویٰ رشیدیہ حسب توقع [illegible] مقبول [illegible] [illegible] پہلے [illegible] مرتب [illegible] شائع [illegible] حصہ [illegible] اشاعت ہوئی اور اس کے بعد یہ [illegible] چلا گیا۔ یہاں ان میں سے [illegible] بہت [illegible] ہوگا۔

اشاعت دوم، مرادآباد پہلا حصہ طباعت کے بعد جلد ہی کمیاب ہو گیا تھا، طلب بڑھتی جا رہی تھی، اس لئے مولانا عزیز الدین صاحب نے طبع اول کو، دوبارہ جوں کا توں شائع کر دیا، اس پر تاریخ اشاعت بھی وہی درج ہے، جو پہلی اشاعت میں تھی، حالانکہ یہ حقیقت میں پہلی اشاعت نہیں، بلکہ پہلی اشاعت کا مثنیٰ Re Print ہے، فرق صرف یہ ہے کہ پہلی اشاعت بزاز پریس سے چھپی تھی، (جیسا کہ ان کے تعارف گزر گیا ہے)، اور یہ مثنیٰ، افضل المطابع، مرادآباد سے چھپا تھا۔ مطبع کی صراحت کے علاوہ، دونوں میں سے ایک فرق یہ بھی ہے، کہ پہلی طباعت کا سرورق ہلکے رنگ کا باریک کاغذ کا ہے، دوسری طباعت کا سرورق زرد دبیز کاغذ پر چھاپا گیا ہے۔

اشاعت سوم، مرادآباد حصہ اول کی دوسری اشاعت بھی فروخت ہو گئی، تو اس حصہ کو مولانا عزیز الدین صاحب نے ایک مرتبہ اور چھاپا، یہ طباعت، پہلی طباعت کے تین سال بعد اشاعت پذیر ہوئی، یہ بھی مطبع شمس المطابع مرادآباد سے، حافظ شمس الدین کے اہتمام سے چھپی تھی۔ یہ پہلی دونوں طباعتوں سے کسی قدر مختلف ہے، اس کے سرورق کے دوسرے اندرونی صفحہ پر پورے صفحہ کا اشتہار ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ

فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول طبع ثالث

عرصہ ہوا یہ حصہ ہم نے بڑی کوشش سے طبع کرا کر حضرات ناظرین کی خدمت میں عموماً اور برادران دینی کی خدمت میں خصوصاً پیش کیا تھا، الحمد للہ ہماری سعی مقبول خاص و عام ہوئی، شائقین کی طلب کی وجہ سے سہ بارہ طبع کی نوبت آ گئی، کیوں نہ پسندیدہ عام ہو، محدث دہر، فقیہ عصر، قطب وقت، حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہ العزیز کے، یہ نہایت نادر فتاوے ہیں، کہ جن سے ہر چھوٹا اور بڑا مستغنی نہیں ہے۔ اس کتاب کے تین حصے طبع ہو چکے ہیں، چوتھے حصہ کی تیاری ہے۔ قیمت فی حصہ ۱۰/ ہے، ان تمام فتووں کی اصل ہمارے پاس موجود ہیں، جو صاحب چاہیں ملاحظہ فرمائیں۔

جن صاحب کے پاس حضرت مولانا قدس سرہ کے فتاوے موجود ہوں اور ان کا طبع ہونا بھی منظور ہو، تو ہمارے پاس بھیج دیں، ان شاء اللہ چوتھے حصہ میں طبع ہوں گے۔

اس طباعت کے آخری صفحہ سرورق پر بھی طبع اول، قطعہ تاریخ اور وہی عبارت درج ہے، جو پہلی دونوں اشاعتوں پر تھی مگر دونوں میں اس سے امتیاز ہو جاتا ہے، کہ پہلی دونوں طباعتیں ایک سو بارہ صفحات پر مشتمل تھیں، اس کے ایک سو چونسٹھ صفحے ہیں، یہ صفحات اصل کتاب میں اضافہ نہیں، بلکہ ان صفحات پر کتابوں کی تاجرانہ فہرست چھپی ہے۔ یہ اشاعت غالباً ۱۳۲۷ھ [۱۹۰۹ء] کی ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حصہ سوم کی اشاعت دوم فتاویٰ کا تیسرا حصہ افضل المطابع مرادآباد سے ۱۳۲۸ھ [۱۹۱۰ء] میں چھپا تھا، اس حصہ کی دوسری اشاعت بھی اسی مطبع سے نکلی، اس پر سنہ طباعت موجود نہیں مگر دونوں میں چند صفحات کی کمی زیادتی ہے۔ پہلی اشاعت ایک سو چھہتر (۱۷۶) صفحات پر ہے، دوسری میں ایک سو چھیاسی صفحات ہیں۔

مرتب کے اہتمام سے تینوں حصوں کی رحیمیہ سنہری مسجد دہلی سے اشاعت فتاویٰ کی بار بار اشاعت کے باوجود، اس کی پذیرائی اور مقبولیت روز افزوں تھی، اس لئے مرتب و ناشر نے، اس کی ایک بہتر، نسبۃً عمدہ و دیدہ زیب طباعت کا دہلی میں انتظام کیا تھا۔ یہ نسخہ حافظ عبدالغنی صاحب، کتب خانہ رحیمیہ، سنہری مسجد دہلی کے نام سے چھپا تھا۔ اس پر سنہ طباعت درج نہیں، سرورق کے آخری صفحہ پر، پہلی تینوں اشاعتوں کی طرح، مولانا عزیز الدین صاحب کا نام و پتہ چھپا ہے، اس میں بھی وہی مضمون ہے، جو اوپر نقل ہو چکا ہے۔ اس طباعت کا صرف پہلا حصہ میری نظر سے گزرا ہے، اس کے دوسرے، تیسرے حصہ کی طباعت کے متعلق، کچھ بتا ممکن نہیں۔

مطبوعہ مطبع قاسمی دیوبند: ۱۳۳۳ھ فتاویٰ رشیدیہ کی جو پذیرائی ہوئی، اس کا تقاضہ بجا طور پر بھی تھا کہ اس کا ایک اچھا ایڈیشن دیوبند سے شائع ہو، مولانا حبیب الرحمن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے، اپنے مطبع قاسمی دیوبند سے اس کی طباعت کا انتظام کیا۔ یہ طباعت مولانا محمد داؤد شیرکوٹی کے اہتمام سے چھپی اور اس وقت تک کی تمام طباعتوں میں سب سے بہتر ہے۔ مطبع قاسمی کا مطبوعہ نسخہ ۱۳۳۳ھ [۱۹۱۵ء] میں زیور طباعت سے آراستہ ہوا اور غالباً مکمل کتاب [تینوں حصے] ایک ساتھ چھپے تھے، اس کا صرف دوسرا حصہ راقم سطور کے سامنے ہے، دوسرے حصوں کی تلاش و دریافت میں کامیاب نہیں ہوا۔

مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ جامع مسجد دہلی: ۱۳۴۸ھ، تا ۱۳۵۲ھ مطبع قاسمی کے بعد جو طباعت راقم کو ملی، وہ کتب خانہ رحیمیہ کی دوسری طباعت ہے، جو تصحیح، ترتیب، تبویب، کاغذ اشاعت وغیرہ، ہر پہلو سے، پہلی طباعتوں سے بہت بہتر ہے۔

اس طباعت کے لئے تصحیح وتبویب کی خدمت، مولانا مفتی کفایت اللہ کی نگرانی اور سرپرستی میں ہوئی تھی۔ مفتی کفایت اللہ صاحب اس کی تخریج مسائل بھی کرائی تھی اور ایک جامع حاشیہ بھی لکھوایا تھا، یقیناً اس حاشیہ کی اشاعت سے، فتاویٰ رشیدیہ کی افادیت و منزلت میں بہت اضافہ ہوتا مگر افسوس ہے کہ یہ حاشیہ، کتاب کی ضخامت اور قیمت بہت بڑھ جانے کے خوف سے [کیوں کہ حاشیہ بہت مفصل اور اصل کتاب کے برابر تھا] شائع نہیں کیا گیا۔

یہ نسخہ، تین علیحدہ حصوں میں، کتب خانہ رحیمیہ، سنہری مسجد دہلی سے علیحدہ علیحدہ چھپا تھا، پہلا حصہ ۱۳۴۸ھ [۱۹۳۰ء] میں چھپا، یہ اشاعت بہت مقبول ہوئی، بار بار چھپتی رہی اور کثرت سے فروخت ہوئی اور اب تک بھی، فتاویٰ رشیدیہ کا بنیادی

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] کو سمجھا جاتا ہے۔ رحیمیہ کی اس نے شاعت کے بعد سے فتاوی رشیدیہ کے جس قدر بھی نسخے ہیں، وہ تمام اسی اشاعت کی نقل ہیں، کسی مرتب یا ناشر نے ترتیب وتبویب میں جزوی ترمیم کی ہے یا بعض عنوانات میں کچھ حذف واضافہ ہے، عموماً نسخہ وہی ہے جو رحیمیہ سے چھپا تھا۔

کتب خانہ رحیمیہ سے شائع چند اور اشاعتیں

رحیمیہ کی طباعتیں چونکہ درجہ مقبول اور پسندیدہ خاص وعام ہوئیں، اس لیے اس ادارہ نے فتاوی کے کئی ایڈیشن متواتر چھاپے اور یہ سلسلہ برسوں تک جاری رہا۔ رحیمیہ دہلی کی اشاعت کے بعد دہلی کے یہ کسی اور جگہ کے کسی ادارہ نے فتاوی رشیدیہ چھاپا ہو، میرے علم میں نہیں مگر ۱۹۴۷ء کے بعد غالباً سب سے پہلے کراچی کے ناشرین نے فتاوی رشیدیہ کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا، ان کی اور رحیمیہ کی نقول ہندوستان میں بھی چھپتی رہیں۔ حدود میں دیوبند سے بار بار چھپیں اور چھپ رہی ہیں جس سے زائد طباعتیں میری نظر سے گذری ہیں مگر ان میں کوئی نئی بات، ترتیب، تصحیح، مقدمہ وغیرہ کی کوئی کوشش مجھے نظر نہیں آئی۔

کراچی کی طباعتیں اور فتاوی رشیدیہ میں چند اضافات وترمیمات

۱۹۴۷ء کے بعد کراچی سے فتاوی رشیدیہ کی متعدد طباعت کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا، اس میں بھی تصحیح، تحقیق وغیرہ کا کوئی قابل ذکر کام نہیں کیا گیا۔ صرف یہ شاعت شیخ سعید ... [illegible] کی نظر سے گذری تھی ... [illegible] ... نے تبویب وتصحیح کی ہے۔ چونکہ ... ہندوستان ... [illegible] ... کتابوں، مطبوعات کو بلا کسی اجازت کے غیر شرعی طور پر چھاپنے ... [illegible] ... طباعت کی نقلیں بھی ... شروع کی تصدیقات وتقریظات نکال کر ہندوستان میں شائع ہونے لگیں ... [illegible] ... ایک نیا ایڈیشن شائع کیا جس میں حضرت مولانا گنگوہی کے ملفوظات بھی شامل کئے ... اگرچہ یہ طریقہ بالکل غلط اور قطعاً غیر علمی تھا، فقہ وفتاوی کے ... [illegible] ... ملفوظات کی ... [illegible] ... کوئی اہمیت نہیں مگر جب فتاوی پیو کر "جدید لبید" کا نظریہ غالب ہوا ہے تو ... [illegible] ... بات سب فائدہ ہوتی ہے، یہی اس طباعت میں بھی ہوا، ملفوظات والا نسخہ چھپتے ہی اس کی نقلیں عام ہوئیں۔ اس وقت سے یہی نسخہ چھپ رہا ہے، چل رہا ہے۔

فتاوی کی ملفوظات کے ساتھ کراچی سے اشاعت

یہ طباعت جس میں ملفوظات فتاوی کے ساتھ شائع کئے گئے ہیں، اس کے مرتب یا ... [illegible] ... اس کا صحیح علم نہیں مگر اس قسم کی جو سب سے پہلی اشاعت راقم کی نظر سے گذری، وہ کارخانہ محمد علی، شعبہ ... [illegible] ... ہندوستان ... اس میں مرتب کا نام اور سنہ اشاعت موجود نہیں، غالباً ۱۳۷۰ھ کے قریب کی اشاعت ہے، اس میں تبویب وترتیب میں مزید عمدگی اور بہتری کا اعلان

toobaa-elibrary.blogspot.com

کیا گیا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ فتاویٰ میں ملفوظات کی شمولیت اس ادارہ کی "جدت" نہیں تھی، یہ کام اس سے پہلے کسی اور ناشر نے کیا تھا۔ زیر نظر نسخہ (کارخانہ محمد علی کراچی) میں ملفوظات کو مختلف موضوعات سے مناسبت سے مرتب کر کے پیش کرنے کی کوشش ہوئی ہے، یعنی ملفوظات جو کسی باب کی مناسبت سے علیحدہ علیحدہ کر کے اس باب سے متعلق میں درج کئے گئے ہیں۔ ناشر نے لکھا ہے:

"حضرت گنگوہی کے یہ فتاوے یوں تو اس سے پہلے بھی شائع ہوتے رہے ہیں لیکن ہم نے جدید عکسی ایڈیشن کی ترتیب و تہذیب کو فقہی ابواب کے مطابق مرتب کیا ہے اور عصر حاضر کی ذہنی اور مزاجی کیفیت کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔ یعنی یہ کہ ہم نے جملہ مسائل کو ان کی نوعیت و اقسام کے اعتبار سے الگ الگ کتاب و ابواب کے ماتحت یکجا کر دیا ہے، اس طرح قاری کو کسی بھی مسئلہ میں اس کا جواب تلاش کرنے میں دقت اور پریشانی نہ اٹھانی پڑے گی، فہرست مضامین میں متعلقہ مسئلہ کی کتاب اور باب پر نظر ڈالے اور صفحہ متعلقہ کھول کر جواب حاصل کر لیجئے۔

اسی طرح پچھلی اشاعت میں ملفوظات منتشر و متفرق تھے، ہم نے انہیں بھی ابواب کے اختتام پر ایک جگہ کر دیا ہے، ان تمام مساعی اور کوششوں کے پیچھے یہ جذبہ کارفرما تھا کہ اس مفید چیز کے فائدے کو زیادہ سے زیادہ وسیع کر دیا جائے"۔ (۱)

تالیفات رشیدیہ فتاویٰ رشیدیہ کی ایک معروف اشاعت وہ ہے، جو تالیفات رشیدیہ کے نام سے ۱۴۰۸ھ ۱۹۸۸ء میں ادارہ اسلامیات، لاہور سے پہلی مرتبہ چھپی تھی۔ اس میں فتاویٰ کے علاوہ حضرت مولانا گنگوہی کی چند تالیفات بھی شامل اشاعت کی گئی ہیں۔

اس اشاعت میں شامل فتاویٰ غالباً اس اشاعت کی نقل ہیں، جس کا اشاعت کراچی کے تحت تعارف گزرا ہے، اس کی تمہید و مندرجات بھی وہی ہیں، جو نسخہ کراچی کے تھے، مگر تفصیلات سے قطع نظر، یہ کہہ دینے میں کوئی حرج نہیں کہ یہ دونوں اشاعتیں تصحیح اور اصول سے مطابقت کی نہایت محتاج ہیں۔ (۲) نیز اس کو مجموعہ تالیفات رشیدیہ کہنا بھی شاید صحیح نہیں، اس لئے کہ اس میں حضرت مولانا کی جملہ تالیفات شامل نہیں، جو ہیں وہ مجموعہ فتاویٰ کے ضمیمہ کے طور پر ہیں، گو اس کا نام "فتاویٰ

(۱) فتاویٰ رشیدیہ ص ۳، ناشر محمد علی کارخانہ اسلامی کتب، کراچی ۳۸-۱۰۰۰۔

(۲) [illegible] ... فتاویٰ رشیدیہ اور تالیفات رشیدیہ سے بلا تکلف ... ساتھ ... جلد ... [illegible] ... محسوس ہوتی ہے

toobaa elibrary blogspot com

رشیدیہ مع چند تالیفات حضرت مولانا گنگوہی" سوتا تو زیادہ موزوں اور برمحل تھا۔

پشتو ترجمہ حضرت مولانا کے شاگردوں اور متوسلین کا سلسلہ موجودہ پاکستان کے آخری صوبہ اور افغانستان تک پھیلا ہوا تھا۔ (۱) صوبہ سرحد اور پشتو بولنے والے تمام علاقوں میں حضرت مولانا کے اثرات، حضرت سے علمی وابستگی اور حضرت کے علوم سے استفادہ کا سلسلہ تھا، اس ربط اور ارادت کی وجہ سے حضرت کے مجموعہ فتاوی کے مقامی زبان پشتو میں ترجمے بھی کئے گئے۔ فتاوی رشیدیہ کا پشتو میں ایک ترجمہ مولانا لطافت الرحمن سواتی صاحب (وفات ۱۹۲۸ء) نے کیا تھا۔ مولانا پاکستان کے ممتاز عالم، مصنف، مدرس، مفتی اور اعلیٰ درجے کے شاعر بھی تھے۔ (۲) یہ ترجمہ شائع ہوا ہے یا نہیں، اس کا مجھے علم نہیں، اس کا تعارف راقم سطور کو نہیں ملا۔

پشتو کا ایک اور ترجمہ پشاور صوبہ سرحد (حال خیبر پختون خواہ) کے ایک ناشر نے چھاپا ہے یہ ترجمہ مولانا عبداللطیف [illegible] نے کیا ہے جو تقریباً سات سو صفحات پر مشتمل ہے [illegible] اس ترجمہ کے مزید تعارف سے قاصر ہوں۔

فتاوی رشیدیہ کی تخریج مسائل اور تحقیق جزئیات فتاوی رشیدیہ کے مضامین و مندرجات اول سے اہل فتاوی کی توجہ کا مرکز رہے ہیں اسی لئے یہ بھی خیال رہا کہ اس کے مندرجات کے ماخذ کی تلاش کی جائے، اس مبارک کام کی تکمیل اور فتاوی کی تخریج [illegible] مولانا مفتی [illegible] نے [illegible] کوشش کی جس میں، میری ناچیز معلومات کے مطابق سب سے پہلا عمل اور جامع [illegible] حاشیہ یا تحقیق فتاوی [illegible] حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب شاہ جہانپوری دہلوی کی زیر نگرانی مرتب ہوا تھا۔

(۱) حضرت مفتی کفایت اللہ کی نگرانی میں حاشیہ فتاوی رشیدیہ کی تالیف کتب خانہ رحیمیہ دہلی سے فتاوی کے شائع شدہ [illegible] ایک [illegible] نسخہ فتاوی کے ماخذ کی تحقیق اور عمل حوالوں کے ساتھ بھی اندازہ [illegible] فتاوی کے ساتھ چھپنا چاہئے، اس بڑے کام کے لئے حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب سے گذارش کی گئی، مفتی صاحب نے [illegible] ایک عالم سے، اپنی نگرانی میں یہ کام کرانے کا ارادہ

[illegible]

(۲) [illegible] لطافت الرحمن صاحب کے مختصر تعارف [illegible] مفتی [illegible] ماہنامہ البلاغ [illegible] ۱۴۱۹ھ [illegible] ۹۳۳-۹۳۴ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرمایا، ان عالم صاحب نے بہت محنت اور توجہ سے مفصل حاشیہ لکھا، جس کا تخریج جزئیات وروایات کی حد تک بڑا حصہ بھی میں تھا، چند توضیحات وفوائد اردو میں بھی لکھے گئے تھے، مگر افسوس کہ فتاویٰ کی ضخامت وغیرہ بہت بڑھ جانے کے خیال سے، اس قیمتی حاشیہ کو، جس میں مفتی کفایت اللہ صاحب جیسے بڑے مفتی کی نگرانی وسرپرستی شامل تھی، شامل نہیں کیا گیا۔

میں نے سنا ہے کہ یہ حاشیہ ساڑھے تین سو، پونے چار سو صفحات پر مشتمل تھا، اس کو میرے ایک بڑے محسن نہایت کرم فرما، صاحب نظر اور باذوق، حافظ توفیق احمد صاحب علوی کیرانوی رحمہ اللہ نے، کتب خانہ رحیمیہ کے وارثین کے یہاں، ایک سے زائد مرتبہ دیکھا اور وہاں سے اس کی نقل یا عکس لینے کے لئے خاصی کوشش کی مگر وہ صاحبان آمادہ نہیں ہوئے۔ اوران سطور کی تحریر کے دوران جب اس خانوادہ کے موجودہ اصحاب سے رجوع کیا گیا تو یہ تکلیف دہ اطلاع ملی، کہ مکان کی تعمیر کے وقت گھر میں جو بھی اثاثہ اور کتابیں وغیرہ تھیں، وہ سب مختلف افراد اپنے اپنے ذوق کے مطابق اٹھا کر لے گئے تھے، اس لئے معلوم نہیں اس کا کیا ہوا اور کون اس کو لے گیا۔

(۲) حاشیہ، مرتبہ مولانا مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی ایک اور نسبۃً مفصل اور جامع حاشیہ مولانا مفتی حبیب الرحمٰن خیرآبادی [خیرآباد، اعظم گڈھ] مفتی دارالعلوم دیوبند کا ہے۔ دو جلدوں اور ساڑھے گیارہ سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے، کمپوز ہو کر اشاعت کے لئے تیار رکھا ہے، بعض اور کام سامنے آجانے کی وجہ سے، اس کی طباعت میں تاخیر ہو رہی ہے۔

(۳) حاشیہ، مرتبہ مفتی محمد یوسف صاحب [دیوبند غالباً ۱۴۲۹ھ] ایک اور حاشیہ دارالعلوم دیوبند کے ایک اور استاد، مولانا مفتی یوسف [تاؤلی، ضلع مظفر نگر] کا ہے، اس میں متوسط حاشیہ ہے، تصحیح اور مقابلہ متن کے لئے اور نسخوں کی طرح، اس میں بھی توجہ نہیں کی گئی، تاہم ہندوستان میں اس وقت تک حسن طباعت طباعت کے لحاظ سے، سب سے بہتر ہے، کمپوزنگ اور طباعت عمدہ ہے، جلد بھی خوبصورت ہے، یہ حاشیہ فتاویٰ رشیدیہ کے معروف مطبوعہ نسخہ پر ہی ہے۔

دونوں جلدوں کے نوسو چونسٹھ صفحات پر مشتمل ہیں، سنہ طباعت درج نہیں، اندرونی ضمنی مندرجات سے، ۱۴۲۹ھ معلوم ہوتا ہے۔

(۴) حاشیہ مطبوعہ اکوڑہ خٹک، بلاسنہ نسخۂ دیوبند کے بعد ایک حاشیہ، موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور، پاکستان سے چھپا ہے، اس پر تعلیق کا کام مفتی نصیر محمد حقانی اور مفتی عبدالہادی حقانی نے، مفتی غلام قادر نعمانی کی نگرانی میں کیا ہے۔ حاشیہ نسخۂ دیوبند کی طرح اوسط درجہ کا ہے، مگر اس کی خوبی یہ ہے کہ اس میں فقہ حنفی کے اہم ماخذ سے استفادہ کیا گیا ہے، ضمنی ثانوی کتابوں کا تذکرہ ہے نہ حوالہ، مجموعی طور پر نسخۂ دیوبند سے مفید اور بہتر معلوم ہوتا ہے۔

toobaa elibrary blogspot com

یہ طباعت ایک ہی جلد میں ہے، کمپوزنگ متن اور حواشی دونوں کی صاف ستھری ہے، آٹھ سو پینتیس ۸۳۵ صفحات پر مشتمل ہے، جلد کا ڈیزائن وغیرہ دلکش ہے۔

(۵) سنا ہے کہ تخریج و تحقیق کا ایک اور کام کوئٹہ بلوچستان، پاکستان کے ایک علمی ادارہ میں ہوا ہے، اور بفضلہ شائع ہو چکا ہے، مگر اس کی کوئی تفصیل راقم کو دستیاب نہیں ہوئی۔

خلاصہ فتاویٰ رشیدیہ فتاویٰ رشیدیہ کے تینوں حصوں کا ایک خلاصہ بھی مرتب کیا گیا تھا، جس میں سوالات حذف کر دیئے گئے ہیں اور جوابات میں بھی تمام مندرجات کا احاطہ نہیں، مرتب نے اپنے ذوق یا شاید ضرورت کے مطابق، اہم اور ضروری ضروری جوابات ترتیب وار نقل کئے ہیں، تینوں حصوں کے منتخبات پر علیحدہ شمار درج ہے۔ یہ پورا مجموعہ یا انتخاب درمیانی سائز کے ایک سو پچیس صفحات پر مشتمل ہے، تحریر عمدہ صاف ستھری رواں ہے، شروع میں تینوں حصوں کی مکمل فہرست اور خاتمہ پر "ختم شد" کی وضاحت بھی ہے مگر کاتب و جامع نے اپنا نام، مقام و سنہ کتابت و تحریر رقم نہیں کیا، لیکن اس کے ساتھ شامل بعض دیگر تحریروں سے خیال ہوتا ہے کہ یہ انتخاب ۱۳۵۵ھ ۱۹۳۶ء کے بعد کسی وقت ہوا ہے۔ اس کا فوٹو اسٹیٹ ہمارے ذخیرہ میں موجود ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ پر چند شبہات واعتراضات: فتاویٰ رشیدیہ اگرچہ شوق سے چھپتا ہے، پڑھا جاتا ہے اور اس سے استفادہ بھی کم نہیں ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی اس پر چند شبہات و اعتراضات بھی کئے جاتے ہیں، یہاں ان کا بھی کچھ تذکرہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ کے تینوں حصے ۱۳۲۳ھ سے ۱۳۲۸ھ کے دوران چھپے تھے، اسی وقت سے ان کو قبول عام اور کثرت استفادہ کا امتیاز حاصل رہا ہے، ان فتاویٰ کی اشاعت سے تقریباً ۱۳۵۰ھ ۱۹۳۱ء تک ان فتاویٰ پر شبہ یا ان کی نقل و اشاعت میں بددیانتی کا خیال نہیں تھا، نہ ان کے جامع و مرتب مولانا [illegible] صاحب پر کوئی اعتراض کیا گیا، کوئی الزام نہیں لگایا گیا، حالانکہ اس وقت حضرت مولانا گنگوہی کے فیض یافتہ [illegible] تلامذہ موجود تھے جن میں سے بیسیوں فقہ و فتاویٰ میں دقیق نظر رکھتے تھے اور حضرت مولانا کے فتاویٰ سے [illegible] اطلاع رکھتے اور ان کا اسلوب جانتے سمجھتے تھے، مگر کسی نے بھی فتاویٰ رشیدیہ کی اس طباعت اور اس میں شامل فتاویٰ کے حضرت مولانا گنگوہی سے انتساب پر سوال نہیں اٹھایا، اس مجموعہ فتاویٰ کو بلا کسی تحفظ کے پڑھا گیا اور اس سے بلا تامل اخذ و استدلال بھی ہوا۔

اس مجموعہ فتاویٰ کی اشاعت سے تقریباً پچیس سال بعد، جب اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو کر عام ہو چکے تھے، پہلی مرتبہ یہ بات سامنے آئی کہ فتاویٰ رشیدیہ [illegible] صحیح نہیں پایا جاتا اور اس کے بعض فتاویٰ کی حضرت مولانا گنگوہی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی جانب نسبت مشتبہ ہے۔ غالباً یہ بات سب سے پہلے اس وقت کہی گئی، جب بہاول پور میں قادیانیوں کے کفر و ان سے نکاح فسد ہونے کا بہت اہم اور تاریخی مقدمہ چلا ہوا تھا، اس میں قادیانی جماعت کے بڑے مبلغ اور نمائندے جلال الدین شمس قادیانی نے، اپنے ایک دعوی میں فتاوی رشیدیہ کی ایک عبارت ثبوت کے طور پر پیش کی تھی، اس کا جواب دیتے ہوئے ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۵۱ھ مارچ ۱۹۳۳ء میں، اس مقدمہ میں مسلمانوں کے بڑے نمائندے اور مقدمہ کے اصل پیروکار مولانا ابو الوفا شاہ جہاں پوری نے، فتاوی رشیدیہ کی علمی استنادی حیثیت پر شبہ ظاہر کرتے ہوئے، فتاوی رشیدیہ کی استنادی حیثیت سے انکار کیا تھا اور جواب دعوی میں لکھا تھا کہ:

۱) فتاوی رشیدیہ میں کچھ فتاوے ہیں جن میں اکثر مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں اور بہت سے دوسروں کے بھی، چنانچہ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے بھی، ان میں فتاوے ہیں اور مولوی لطف اللہ صاحب کے بھی۔

۲) ان کو جمع کر کے اولاً ایک غیر مقلد، عزیز الدین مراد آبادی نے شائع کرایا ہے، اور غیر مقلدین کو حضرت سے خصوصی عناد تھا۔

۳) ان میں اکثر فتووں کے متعلق اکابر علماء دیوبند برابر فرماتے رہے ہیں کہ، مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے نہیں، بلکہ غلط اُن کی طرف منسوب ہیں۔

۴) الفقہ، ارشید وغیرہ میں، اس کے کل فتاوے نہ معتبر ہونے کا نوٹ بھی مل سکتا ہے۔(۱)

مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی نے بھی بعض جزئیات کے اضافہ کے ساتھ، اسی رائے کا اظہار فرمایا ہے۔ اپنے مجموعہ فتاوی کے مقدمہ میں فرماتے ہیں

ان کی [فتاوی رشیدیہ] اشاعت حضرت کی وفات کے بعد مختلف اطراف میں گئے ہوئے خطوط کو جمع کر کے کی گئی اور ان میں ایک اختلاط یہ بھی پیش آ گیا، کہ ۱۳۱۴ھ میں حضرت گنگوہی قدس سرہ کی بینائی زائل ہو گئی جاتی رہی تھی (تذکرۃ الرشید، ج ۱ص ۱۰۰) خود لکھنے پڑھنے سے معذور ہو گئے تھے، اس وقت اکثر خطوط اور فتاوی کا جواب، حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرمایا کرتے تھے، جن میں کبھی تو حضرت بطور املاء کے الفاظ لکھواتے تھے اور کبھی مضمون بتلا دیا کہ یہ لکھ دیں۔ اس لئے جو استناد و اعتماد کا درجہ حضرت ممدوح کے فتاوے کو ہونا چاہئے تھا، اس میں ایک حد تک کمی رہ گئی۔

(۱) مقدمہ مرزائیہ بہاول پور، ص ۳۳۸، جلد سوم۔ [اسلامک فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۰۹ھ ۱۹۸۸ء] جواب دعوی میں تین تنقیحات [Point] اور ہیں، جن میں کوئی قابل ذکر بات نہیں، اس لئے ان کا یہاں تذکرہ نہیں کیا گیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فتاویٰ رشیدیہ کے نام سے جو تین حصے شائع ہوئے ہیں، ان میں سے بعض مسائل ایسے بھی ہیں، جن کے متعلق حضرت گنگوہی قدس سرہ کے مخصوص تلامذہ و مریدین اور خلفاء، حضرت ممدوح کے فتاویٰ شائع شدہ فتویٰ کے خلاف نقل کرتے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ ان میں ابتداء حضرت گنگوہی کا وہی فتویٰ ہو جو شائع ہوا ہے، لیکن آخر تک حاضر خدمت رہنے والے اکابر علماء نے جو نقل کیا ہے، وہی آخری فتویٰ اور راجح قول شمار ہوگا۔

مثلاً ربوا فی دار الحرب کے متعلق فتاویٰ رشیدیہ میں امام اعظم ابوحنیفہ کے قول مشہور کے موافق دار الحرب میں کفار سے سود لینے کو جائز لکھا ہے، مگر حضرت گنگوہی قدس سرہ کے متعدد خلفاء اور حضرت حکیم الامت قدس سرہ سے بارہا سنا کہ حضرت گنگوہی کا فتویٰ اس باب میں صاحبین اور جمہور کے موافق تھا، اور اسی وجہ سے حضرت ممدوح نے حضرت حکیم الامت کے رسالہ تحذیر الاخوان پر دستخط نہیں فرمائے کہ اس کے مضمون سے حضرت کو اختلاف تھا۔ اسی طرح سماع موتیٰ کے مسئلہ میں، جو مضمون فتاویٰ رشیدیہ میں شائع ہوا ہے، استاذی وسیدی حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب سابق مفتی دارالعلوم، حضرت گنگوہی کا فتویٰ اس کے خلاف نقل فرماتے تھے۔ واللہ اعلم بحقیقة الحال (۱)

ہندوستان کے ایک دوسرے مفتی، مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی کی بھی تقریباً یہی رائے تھی، جو مفتی صاحب کے حوالہ سے کئی لوگوں نے نقل کی ہے۔ مولانا بدر الحسن قاسمی نے مفتی صاحب پر اپنے ایک مضمون [illegible] میں لکھا ہے کہ: "فقہ کے وہ اقوال جو فتویٰ کے لئے معتبر سمجھے جاتے ہیں، وہ ان کو اچھی طرح [illegible] تھے۔ دوسری طرف [illegible] اعتماد [illegible] فتاویٰ [illegible] فتاویٰ رشیدیہ [illegible] طرح رہا کرتے تھے کہ مسئلہ [illegible] فتاویٰ رشیدیہ اور فتاویٰ عزیزیہ کی تدوین کے دوران مرتبین کی طرف سے [illegible] بعض مسائل میں ان کے درجہ استناد میں فرق پڑ گیا ہے۔" (۲)

مفتی صاحب کی گفتگو میں مولانا مفتی [illegible] سابق مفتی دارالعلوم دیوبند کا بھی نام لیا کرتے تھے۔ خود میں نے ایک مرتبہ مفتی صاحب سے عرض کیا [illegible] فرمایا

دارالافتاء دارالعلوم میں فتاویٰ رشیدیہ کے ایک پرانے چھپے ہوئے نسخہ پر مولانا محمد سہول صاحب کی تحریر ثبت ہے۔

---

(۱) فتاویٰ [illegible] امداد المفتین [illegible] ۱۳۸۲ھ

(۲) ماہنامہ [illegible] ۱۹۹[illegible]

بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] دارالافتاء [illegible] مولانا مفتی ظہیر الدین صاحب [illegible] [illegible] شیعوں [illegible] تفصیل سے [illegible] اگرچہ دارالافتاء میں [illegible] [illegible] یہ بات [illegible] مفتی صاحب [illegible] اور یہ خواب تک [illegible] بعد سے [illegible] گیا۔

بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا

[illegible] فتاویٰ [illegible] شیعہ [illegible]

[illegible] علیہم السلام [illegible]

[illegible] حضرت شاہ صاحب [illegible] [illegible] وفات کے صرف [illegible] [illegible] نقصان اور [illegible]

[illegible] ۱۲۹۹ھ [illegible] میں مطبع [illegible] [illegible] اور مقصد [illegible] شیعہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] شاہ عبد [illegible] [illegible] [illegible] شائع کی [illegible] [illegible] حضرت شاہ [illegible] [illegible] صحیح کے [illegible] ہیں

[illegible] علامہ [illegible] حضرت شاہ عبد العزیز [illegible] [illegible] متعلق [illegible] [illegible] شیعہ [illegible] [illegible] یہاں جاسکتا۔ [illegible] ثابت [illegible]

[illegible] فقہاء [illegible] اختلاف [illegible] [illegible] صحیح معلوم نہیں ہوتا

غریب شہر سخن ہائے گفتنی دارد درج بالا اطلاعات، بڑے علماء اور جلیل القدر مفتیان کرام کے ارشادات ہیں، لیکن جب کوئی معمولی طالب علم ان کو پڑھتا، استفادہ کرتا ہے اور قدیم فتاویٰ رشیدیہ کو دیکھتا ہے، تو چند سوالات اس کے سامنے آتے ہیں، جو جواب چاہتے ہیں۔

[illegible] صاحب کے ارشادات کی نوعیت توالزامی جواب کی ہے، مقدمہ ومناظرہ میں، فریق مخالف کو خاموش [illegible] اصل مقصد ہوتا ہے، کسی بات کے سوفیصد صحیح ہونے اور علمی تحقیق سے، اس کی مکمل مطابقت ضروری نہیں سمجھی جاتی اس لیے [illegible] کو زیادہ اہمیت نہیں دی جاسکتی، تاہم چند گوشے توجہ طلب ہیں

(۱) کیا [illegible] صاحب کے ارشادات صحیح اور بہرحال لائق اعتماد ہیں۔

(۲) فتاویٰ رشیدیہ کا [illegible] پہلا حصہ، حضرت مولانا گنگوہی کی حیات میں مرتب ومکمل ہوکر، طباعت کے لیے تیار ہو گیا تھا، حضرت کے [illegible] خواص اور متوسلین کو اس کی ترتیب وطباعت کا علم تھا، خود حضرت مولانا بھی اس سے ناواقف نہ ہوں گے۔

(۳) فتاویٰ رشیدیہ میں [illegible] کے چند نہیں، مجموعی طور پر تقریباً بارہ سو فتاویٰ شامل ہیں، جو سو فیصد حضرت مولانا کے، یا حضرت مولانا کے نائب اور کاتب، مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی کے [illegible] ہیں، [illegible] جو فتوے آئے ہیں، وہ تمام ضمناً یا تصدیق کے [illegible] تصحیح [illegible] وہ اصل فتاویٰ میں شمار کرنا، کسی طرح بھی درست نہیں۔

(۴) [illegible] حضرت مولانا گنگوہی سے طویل رابطہ اور ارادت تھی اور اس وقت [illegible] عقیدت [illegible] صاحب عقیدہ اور حضرت مولانا سے [illegible] خدانخواستہ خصوصی [illegible] تعبیر [illegible] ہے۔

(۵) [illegible] کا حوالہ اب تک دستیاب نہیں ہوا۔( )

[illegible] متعلقہ روایات نقل کر دی ہیں، مگر [illegible] حقیقت کی جستجو باقی ہے، اس لیے اس سلسلہ میں بھی، چند معروضات پیش ہیں۔

[illegible]

[illegible].blogspot.com

(۶) حضرت مولانا گنگوہی ... [illegible]

معمولات سے علاوہ ... [illegible]

... [illegible]

(۷) حضرت ... [illegible]

... [illegible]

کئے گئے ہیں ... [illegible]

... میں حضرت مولانا ... [illegible]

اور مولانا محمد یحییٰ صاحب ... حضرت ... [illegible]

... کی تصریح موجود ہے ... قلم کا لکھا ہوا ہے۔

(۸) حضرت مولانا گنگوہی کے ... فتاویٰ رشیدیہ میں ... [illegible]

... [illegible]

... کس صورت میں روایت معتبر ... [illegible]

(۹) ... فتاوی رشیدیہ ... [illegible]

وقت ... میں ... [illegible]

... [illegible]

حاصل کرنا چاہتے ... [illegible]

... [illegible]

... اس وجہ سے ان فتاوی ... [illegible]

مطبوعہ فتاوی سے مختلف ... [illegible]

دیا گیا ہے۔

... [illegible]

... [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] گنگوہی سے خاص [illegible]

[illegible] سمجھے جاتے تھے ان میں سے

[illegible] منقول نہیں اس سلسلہ میں [illegible]

[illegible] حبیب الرحمٰن عثمانی سابق

[illegible] حضرت مولانا سے خاص تربیت یافتہ تھے،

ان حضرات نے اس سلسلہ میں کوئی اظہار [illegible] حبیب الرحمٰن صاحب نے مرتب

[illegible] نقل خرید کر دار العلوم کی جانب سے اپنے مطبع

[illegible] موقع تھا کہ اس مجموعہ

[illegible] مگر اس اشاعت میں ایسا کوئی تذکرہ

موجود نہیں۔

[illegible] مباحث کی تحقیق و تنقیح نہایت

[illegible] نامناسب نہ ہوگا۔

[illegible]

[illegible] تسلیم کرتے ہیں کہ

حضرت مولانا گنگوہی [illegible] اور وسعت نظر میں علامہ شامی [illegible] بہت فائق اور ممتاز ہیں،

[illegible] حضرت مولانا علامہ شامی [illegible] فقیہ اور [illegible]

[illegible] جزئیات اور اطلاعات سے مطابقت

کیوں ضروری سمجھی جاتی ہے؟

[illegible] رد المحتار (شامی) مقدمہ

[illegible] وہ نہایت اہم ہے فرماتے

[illegible] حضرت مولانا نے بہت کچھ

[illegible] بعض مقاموں پر میری رائے ان

besturdubooks.wordpress.com

سے مختلف ہے [illegible] تحقیق میری اس رائے یا اختلاف و نظر پر مبنی نہیں [illegible] حضرت [illegible]
فتاویٰ میں موجود ہیں، ایک جگہ صاحب [illegible]
خیر بات کی ہے مگر غلط ہے، امید ہے کہ سب نظر [illegible]
یہ بات حضرت مولانا کے تمام فتاویٰ پر بھی صادق [illegible]
جزئیات سے اختلاف فرماتے ہیں مگر [illegible]
حضرت مولانا کا فقہی تعمق محسوس کیا جا سکتا ہے [illegible] فقہ [illegible]
ترجمہ [illegible] حضرت مولانا کی شان تفقہ کا، ان ہی [illegible] ہوتا ہے۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا، کہ حضرت مولانا گنگوہی کے اس مجموعہ فتاویٰ [illegible]
تجزیہ کیا جاتا، جو مسائل فقہائے متاخرین کے مطابق نہیں ہیں، [illegible] فقہی [illegible]
جاتے (۲) ان کو نئے مسائل و مباحث کے حل کرنے میں [illegible]
حضرت گنگوہی کی فقہی فکر اور نظر [illegible]
حضرت مولانا نے جو متعدد مسائل میں، بالکل نئے مگر نہایت [illegible]
کیا جاتا، حضرت مولانا نے متعدد مسائل میں حنفی مسلک سے تجاوز کرتے ہوئے، جو فتاویٰ صادر کیے اور [illegible]
مدایت کی اور اس سمت میں رہنمائی فرمائی، مثلاً جس کا شوہر غائب ہو، مالکیہ کے فتوے کے مطابق چار سال بعد، اس کا فسخ
نکاح اور اس سے نکاح کی اجازت، جس کو حضرت مولانا تھانوی نے ''الحیلۃ الناجزہ للحلیلۃ العاجزہ'' میں مرتب
مدون فرمایا ہے اور برصغیر ہند میں تمام احناف کے یہاں اسی پر عمل ہے۔ یہ درحقیقت حضرت مولانا گنگوہی کی فکر کے ہی [illegible]
ان کے اساتذہ خصوصاً مفتی صدر الدین آزردہ اور خاندان کے علماء مولانا قاضی [illegible] گنگوہی وغیرہ سے ملی تھی۔
حضرت مولانا گنگوہی اس پر عمل بھی کیا اور اس کے مطابق فتوی دینے کی ہدایت بھی فرمائی۔

اسی طرح حضرت مولانا کی، مولانا تھانوی کو یہ ہدایت و وصیت کہ معاملات کے جن مسائل میں، حنفیہ کے یہاں
کم گنجائش ہے مگر لوگ عموماً اس میں مبتلا ہیں، ان میں دوسرے مسلک کے مطابق، جس میں گنجائش و جواز ہے فتوی دے

---

(۱) [illegible] تحقیق بحقیقت [illegible] اشرف علی تھانوی سے ہوئی تھی اس میں [illegible]
(۲) [illegible]
[illegible] ۱۵۶۲۔

oobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

افسوس!

[illegible]

کتاب شائع ہو رہی ہے۔

[illegible] اللہ تعالی علی خیر خلقہ [illegible]

[illegible] محمد [illegible] اجمعین

نورالحسن راشد کاندھلوی

۲۰ ربیع ثانی ۱۴۳۳ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

باقیات فتاوٰی رشیدیہ

محدث دوراں، افقہ زماں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے
تقریباً ایک ہزار ایسے فتاوٰی کا مجموعہ
جو فتاوٰی رشیدیہ میں شامل نہیں اور چند کے علاوہ تمام غیر مطبوعہ اور نہایت
نادر و کم یاب تھے

جمع و ترتیب حواشی اور مقدمہ

نور الحسن راشد کاندھلوی

مزید حواشی و افادات

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دام ظلہ
شیخ الحدیث و صدر المدرسین دار العلوم دیوبند

ناشر
حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی
کاندھلہ، ضلع پرسدھ نگر (مظفر نگر) یوپی - انڈیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

توضیح اشارات

یعنی حضرت مولانا گنگوہی کے فتاوی کے قلمی نسخوں کے اشارات و مخففات، جس سے اس مجموعہ کا بڑا حصہ اخذ کیا گیا ہے، یا وہ قلمی نسخے جن سے یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے۔

اس مجموعہ کا اہم ترین بنیادی ماخذ حضرت مولانا کے وہ مجموعہ فتاوی ہیں جو تمام کمال حضرت مولانا کے نوشتہ ہیں، یہ مجموعے یا کاپیاں ہیں۔

(الف) اس میں ایک سو پینسٹھ سوالات اور آخر میں مسلسل جوابات درج ہیں، یہ تمام جوابات صد فی صد حضرت مولانا کے مبارک قلم سے ہیں، آخر میں حضرت مولانا کے دستخط بھی ثبت ہیں۔ تحریر فرمایا ہے: کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی

زیر نظر مجموعہ "باقیات فتاوی رشیدیہ" میں اس کا حوالہ فتوے یا سوال کے نمبر شمار کے حوالہ سے دیا گیا ہے۔

(ب) دوسرا مجموعہ دو سو اکتالیس سوالات و جواب پر مشتمل ہے، اس میں نمبر شمار درج نہیں، اس میں ہر ایک سوال کے بعد جواب کی جگہ چھوڑ دی گئی تھی، اسی پر حضرت نے جواب لکھا ہے، یہ تمام جوابات بھی بلا تردد حضرت مولانا کے قلم سے ہیں۔ درمیان میں کئی جگہ دستخط فرمائے ہیں .... "رشید احمد گنگوہی"

اس مجموعہ پر راقم سطور نے صفحہ نمبر ڈال دیئے ہیں، اور زیر نظر مجموعہ میں، اسی صفحہ کا صفحات کے ساتھ ذکر آیا ہے۔

(ج) اسی سلسلہ کے دو ورق علیحدہ ہیں، ان پر دس سوالات اور ان کے جوابات لکھے ہوئے ہیں، یہ جوابات بھی حضرت مولانا کی یادگار ہیں، کئی جگہ دستخط ثبت ہیں .... "رشید احمد گنگوہی"

(د) پانچ فتوے جو مختلف موضوعات پر ہیں، علیحدہ علیحدہ اوراق پر ہیں، یہ بھی حضرت مولانا کا اثر قلم ہیں، ہر ایک پر دستخط ہیں۔ دو پر مہر بھی موجود ہے [رشید احمد]

(ہ) حضرت مولانا کا ایک فتوی اور ہے، جس پر مہر بھی ثبت ہے، دستخط بھی ہیں مگر اس کی تحریر حضرت مولانا کی نہیں۔ بظن غالب مولانا محمد یحییٰ صاحب کا لکھا ہوا ہے۔

(و) حضرت مولانا کے قلم سے مکتوبہ تین فتوے، جن میں سے دو پر مہریں بھی ثبت ہیں، رئیس الخطاطین اور مشہور مرشد حضرت سید شاہ نفیس الحسینی مرحوم کے ذاتی ذخیرہ میں تھے، ان کا عکس شاہ صاحب کی عنایت سے دستیاب ہوا تھا۔

مذکورہ تمام مسائل و فتاویٰ کا، جو سوا چار سو سے زائد ہیں، بدست خاص کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مجموعۂ کلاں [illegible] وقت دستیاب حضرت مولانا گنگوہی کے غیر مطبوعہ اہم فتاویٰ کا غالباً سب سے بڑا ذخیرہ [illegible] [illegible] ہے [illegible] شروع سے ناقص ہے، اس لئے اس کے جامع اور کاتب کا نام معلوم نہیں، مگر اس کے اندر [illegible] سے جھلکتا ہے کہ یہ مجموعہ حضرت [illegible] زمانِ حیات میں ۱۳۲۰ھ سے پہلے مرتب و قلم بند کیا گیا تھا۔

یہ مجموعہ متوسط [illegible] کے [illegible] صفحات پر مشتمل ہے، ابتدائی سات ورق اور آخر سے بھی غالباً چند صفحات ضائع ہوئے ہیں [illegible] یہ سب سے بڑا ذخیرہ ہے، اس لئے اس کو مجموعہ کلاں کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔

مجموعۂ چندیالوی چندیانہ ضلع مندشہر مغربی یوپی کا ایک قصبہ ہے، یہاں کے ایک عالم مولانا عبدالغفور [illegible] اہل خاندان کی روایت کے مطابق، حضرت مولانا گنگوہی کے شاگرد تھے، مولانا نے حضرت کے فتاویٰ کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا، جو [illegible] صفحات پر ہے۔ [illegible] چندیالوی اس کی کتابت سے ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ کو فارغ ہوئے تھے۔ مولانا کے [illegible] [illegible] سامنے رہے۔

مجموعہ رام پور مدرسہ [illegible] رام پور یوپی کے کتب خانہ میں، حضرت مولانا گنگوہی کے فتاویٰ کا ایک مجموعہ محفوظ ہے [illegible] صفحات پر مشتمل ہے، آخر سے ناقص ہے، تحریر سے لگتا ہے کہ مولانا سید احمد امروہوی کے [illegible] ہے۔

مجموعہ فرخ آباد [illegible] یوپی میں مولانا [illegible] حسین خاں ایک عالم تھے، جو حضرت مولانا گنگوہی سے مسلسل [illegible] رہتے تھے [illegible] تحقیق [illegible] رہتے تھے، یہ مجموعہ مولانا کے سوالات اور حضرت مولانا کے جوابات [illegible] راقم [illegible] اس کا فوٹو اسٹیٹ رہا ہے۔

اوراق کراچی [illegible] حضرت مولانا کے مکتوب و فتاویٰ پر مشتمل بڑے سائز کے تیرہ صفحات موجود [illegible] گنگوہی سے، حضرت مولانا خلیل احمد انبیٹھوی کے اہم علمی خطوط سوالات کے جوابات [illegible] اس مجموعہ میں شامل کئے گئے ہیں۔

مجموعہ حسن پور [illegible] سید [illegible] حسن پوری (حسن پور ضلع مراد آباد، یوپی) کے [illegible] سے حوالہ ہے، اس پر تاریخ تحریر درج نہیں۔

دیگر [illegible] مطبوعہ فتاویٰ اور رسائل و مؤلفات سے استفادہ کیا [illegible] آخر میں شامل کی جائے۔ (نور)

[illegible]blogspot.com

باقیات فتاویٰ رشیدیہ

محدث دوراں، افقہ زماں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے
تقریباً ایک ہزار ایسے فتاویٰ کا مجموعہ
جو فتاویٰ رشیدیہ میں شامل نہیں اور چند کے علاوہ تمام غیر مطبوعہ اور نہایت
نادر و کم یاب تھے

جمع و ترتیب حواشی اور مقدمہ

نور الحسن راشد کاندھلوی

مزید حواشی وافادات

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری دام ظلہ
شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند

ناشر
حضرت مفتی الٰہی بخش اکیڈمی
کاندھلہ، ضلع مظفر نگر (مظفر نگر) یوپی انڈیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

کتاب الایمان والعقائد

ایمان اور کفر کے مباحث ومتعلقات

(۱) ایمان اور اسلام کی پہچان اور ان کا باہمی امتیاز کیا ہے؟ **سوال:** ایمان اور اسلام کی تعریف کیا ہے اور فرق ان میں کیا ہے؟ [جواب] علیحدہ علیحدہ ہو۔

جواب: ایمان، تصدیق قلبی اور اقرار لسانی ہے، حق تعالیٰ کے وحدہٗ لاشریک لہ ہونے کا، اور اس کے تمیع احکام قبول کرنے کا، جس کی تفصیل طویل ہے، اور اسلام تسلیم کر لینا سب احکام کا، باطن وقلب میں، اور انقیاد جملہ اوامر کا ظاہر میں، پس باعتبار شریعت کے دونوں ایک شئے ہوئی، کہ ایمان بدون اسلام کے نہیں ہوتا، اور اسلام بدون ایمان کے نہیں ہوسکتا، مگر لغت میں فرق ہے، کہ باعتبار تصدیق قلب کے ایمان، اور باعتبار ظاہری انقیاد کے اسلام ہوتا ہے۔ پس فرق ہو الغت اور ترجمہ میں، اور کچھ فرق نہیں، بلکہ ایک شئے ہیں، دونوں دین محمدی اور شرع مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [مہر] (بدست خاص، نیز مجموعہ کلاں ص ۱۸۱)

(۲) مسلم اور مؤمن میں فرق؟ **سوال:** مومن اور مسلم کا فرق [کیا ہے]؟

جواب: ایسا ہی حال ہے مومن اور مسلم کا، کہ شریعت میں مومن اور مسلم ایک ہے، اگرچہ بحسب لغت کے فرق ہے، کہ ظاہری انقیاد والا مسلم ہے اور باطنی تصدیق والا مؤمن، مگر کوئی مومن بدون مسلم کے نہیں ہوسکتا اور کوئی مسلم بدون مومن کے نہیں ہوسکتا، شرع میں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [مہر] (بدست خاص، نیز مجموعہ کلاں ص ۱۸۱)

(۳) کافر اور مشرک کی پہچان؟ **سوال:** کافر اور مشرک کی تعریف مفصلاً؟

جواب: کافر وہ ہے کہ کسی حکم قطعی [کا] انکار کرے، یا کوئی ایسا معاملہ کرے کہ علامت انکار کی ہو، یا شعار

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

كتبه الاحقر رشيد احمد گنگوہی عفی عنہ

(۴) اللہ تعالیٰ کی خاص صفات کا کسی اور کے لیے ثابت کرنا؟

سوال [illegible]

[illegible] یہ موجود

جواب۔ [illegible]

رشید احمد گنگوہی

---

(۱) [illegible]

[illegible]

الجواب صحیح　عبداللطیف۔　جواب صحیح ہے　محمود حسن عفی عنہ دیوبندی

المجیب مصیب | مہر صدشکر کہ من پیر محمد دارم | الجواب صحیح　سید احمد دہلوی

محمد ابو عبدالرحمن، عبدالمجید، محمد مسعود نقشبندی، محمد اسمٰعیل۔ جواب صحیح ہے　محمد الٰہی عفی عنہ

(طریقت و شریعت تالیف مولانا حشمت علی صاحب سید محمد علی نارنولی (۱) (مطبع مجتبائی، دہلی ۱۳۰۱ھ)

(۵) مومن وہ ہے جو ظاہر و باطن دونوں پہلوؤں سے ہو:

سوال: اگر اظہار اسلام وہ شخص نہ کرے، صرف ایمان خدا اور رسول اور دیگر حکامات پر لاوے، یہ اس کی نجات کے لئے کافی ہے، یا نہیں، اور شرع شریف میں اس پر اطلاق اسلام یا مومن کا ہوگا، یا نہیں؟ فقط

جواب: ان سب جوابات سے واضح ہوگیا، کہ مومن مستوجب نجات وہ ہے کہ، [دل میں سب احکام کو تصدیق کر کے ان سب کا اقرار کرے اور] محل اظہار میں اظہار کرے، اور کوئی امر کفر و شرک اس سے سرزد نہ ہو، اور ظاہر و باطن سے مزین بایمان و اسلام ہو، اگر دل میں مومن رہا اور بظاہر کافر، تو وہ بھی باعتبار حکم شرعی کے کافر ہے، نہ کہ مومن، اور جو بظاہر مومن رہا اور دل میں تصدیق کامل نہیں، وہ بھی منافق کافر ہے، نہ [کہ] مومن۔ دونوں پر شرع میں طلاق مومن کا نہیں ہوسکتا۔ کذا فی الکتب الشرعیۃ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ　(مہر حضرت مولاناؒ) (۱)　(بدست خاص، مجموعہ کلاں ۱۸۲)

(۶) کیا ایمان اور دل کا فعل حادث ہے؟

ایمان اور دل [کا] فعل عبد کا حادث ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔

(مجموعہ فرخ آباد ص ۴۳-۴۴)

(۷) کلمات کفر کا ارتکاب اور اس کا حکم؟

سوال: ایک شخص نے ایک عورت سے کہا کہ نماز پڑھ، بلا تامل جواب دیا کہ نہیں پڑھتی، خدا ہمارا کام نہیں کرتا، ہم اس کی نماز نہیں پڑھتے۔ پھر اس عورت نے اس شخص سے کہا کہ فلاں کام ہمارا کردو، اس شخص نے جواب دیا کہ اللہ پاک کے اختیار میں ہے، تو اس عورت نے یہ جواب دیا کہ اللہ کے اختیار میں تو کبھی نہیں ہونے کا، تم سے نہیں ہوسکتا اور اللہ کرے گا۔ پھر اس عورت بددین نے یہ کہا کہ ہم کو نہایت تنگدستی ہے، مرد نے جواب دیا کہ اللہ مالک ہے، عورت نے در جواب یہ کہا کہ ہاں! اب تیرے واسطے وہ پرسے گا۔ حسب کتب شرع شریف کے ایمان اس خبیثہ کا رہا یا نہ؟ بصورت عدم، نکاح باطل ہوا یا نہ؟ بشرط بطلان بعد انقضائے عدت اور توبہ کے، اگر کوئی شخص غیر زوج اول کے، نکاح بلا طلاق زوج اول کے کرلے، تو جائز ہے یا نہ؟ بیسوا توجروا۔

---

(۱) سب سے پہلے تینوں جوابات اور جواب مندرجہ نمبر ۵، ایک کاغذ کے دو صفحات پر، جو حضرت مولانا گنگوہیؒ سے دستخط شدہ ہیں، پر دستخط مہر کی شکل میں ہمارے ذخیرہ ۔۔۔ سے اس صفحہ میں درج نہیں، تمام سوالات کی عبارتیں مجموعہ کلاں سے لی گئی ہیں۔ یہ اصل نقل گئی ہی ۔۔۔ مولانا ۔۔۔ صاحب ۔۔۔ ضلع مظفر نگر، یو۔پی۔ نے عنایت فرما کر ممنون کیا۔ شکریہ واللہ خیر الجزاء (مرتب)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: یہ عورت مرتد ہوگئی، کہ ایسے کلمات کفر اس نے بکے، اور نکاح بھی اس کا باطل ہوگیا، مگر عدت میں یا بعد عدت، [illegible] اپنے خاوند [illegible] اور دوسرے سے نکاح نہ ہونا چاہئے، اور اگر توبہ نہ کرے تو کسی سے نکاح مرتدہ کا درست نہیں۔ پس [illegible] چاہئے کہ خاوند اپنی قید میں حبس رکھے، بلکہ حسب فتوی بعض، یہ لونڈی زوج کی ہوجاوے گی، اگر زوج جبراً اس کو اپنی قید میں رکھے گا۔ فقط۔ کذا فی رد المحتار (۱) واللہ تعالی اعلم (مجموعہ کلاں ص۲۴۲)

(۸) قرآن کریم سے سجدۂ تحیت کا منسوخ ہونا، کس طرح ثابت ہے؟(۲)

مسئلہ: جو شئے پہلی شریعت میں مباح تھی اور ہماری شریعت میں اس کی ممانعت نہیں، وہ مباح ہوتی ہے، اور حدیث بھی شرع محمدی ہے، تو قاعدہ اصول کا یہ ہے، مگر خاص قرآن میں نسخ ہونا، پہلی شرع کا کسی اصولی نے نہیں لکھا ہے، جو آپ قرآن سے نسخ سجدۂ تحیۃ کا طلب کرتے ہیں، دوسرے نقل کرنا قرآن میں کسی شرع کا اور ہے اور حکم جواز ہونا قرآن میں دوسر

---

(۱) ولیس للمرتدة التزوج بغیر زوجها به یفتی وعن الامام تسترق ولو فی دار الاسلام (شامی) کتاب الجهاد، باب المرتد فصل لو تاب المرتد هل تعود حسناته

الف: شامی (۳۰۴/۳) (اکمل المطابع دہلی) ب: شامی (۲۵۲/۴) (دار الفکر بیروت ۱۳۸۶ھ) [انور]

(۲) سجدۂ تحیہ [illegible] حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ سجدہ کیا ہے۔ ہماری شریعت میں یہ سجدہ منسوخ ہے [illegible] پہلی شریعتوں کی جو بات قرآن میں منقول ہو [illegible] تو وہ حکم ہماری شریعت [illegible] پہلی شریعت میں مباح تھی [illegible] ہماری شریعت میں [illegible] مسئلہ میں تحقیق نہیں کیونکہ احادیث میں سجدۂ تحیہ کی ممانعت آئی ہے اور حدیث بھی [illegible] قرآن کریم سے سجدۂ تحیہ [illegible] کیونکہ قرآن کریم میں [illegible] ثابت شدہ حکم [illegible] سورۂ حم السجدہ (آیت ۳۷) میں ہے [illegible] مطلق سجدہ کی ممانعت ہے [illegible] قابل التفات نہیں۔

مطلق سجدہ غیر اللہ کے لئے ممنوع ہے۔

[illegible] سجدۂ تحیہ کی حرمت ثابت ہے، اور یہ حدیث کسی قطعی آیت کے خلاف نہیں [illegible] پہلی شریعت کے خلاف ہے، مگر ہم بتا چکے ہیں [illegible] حدیث میں حرمت [illegible] (مولانا پالن پوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔ پس کون سی آیت سے جواز سجدہ معلوم ہو، کہ قطعی میں [illegible] اہمیت [illegible] [illegible] خبر، حدیث [illegible]
قرآن تو محض نقل پہلی شرع کی کر کے، ساکت ہے، اور فقط شرع سابق کا ہونا، موجب حکم نہیں

واسجدوا للہ الذی خلقھن الآیۃ (فصلت ۳۷) اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے ان کو بنایا۔ ([illegible])

ناسخ موجود ہے۔ کیوں کہ سجدہ مطلق ہے، تحیہ وعبادات کو، اور تحیہ غایت ادب ہے، تعظیم کا بھی عبادت ہے۔ اور نام اللہ کا تخصیص کو چاہتا ہے، بعد اس کے ایسی تاویل ذات سے سجدہ کرنا، کفر نہ ہوگا، تو فسق سے کیا کم رہے گا، اور یہ سب تاویلات فاسدہ ہیں، کہ قابل التفات نہیں۔ فقط

اور خبر واحد کا منکر بھی فاسق ہوتا ہے، خبر واحد کی حرمت سجدہ کسی آیت قطعی کے خلاف نہیں، پہلی شرع کے خلاف ہے۔ بظاہر تو نقل پہلی شرع سے کچھ حکم ثابت نہیں ہوتا، جب تک شارع سے سکوت ثابت نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ فرخ آباد ص ۵۶-۵۷)

(۹) قرآن کریم کے الفاظ تصرف کر کے پڑھنا؟

سوال: ایک شخص اس طرح حاضرات[۱] کرتا ہے: الم تر کیف فعل وجبرئیل ربک ومیکائیل ربک تمام سورت میں فرشتوں کا نام شامل کرتا ہے اور جرأت یہ ہے، اس کو امام بنانا جائز ہے، یا نہیں؟ لفظ واؤ اور یا جائز ہے، یا نہیں؟ فقط

جواب: الم تر کیف فعل وجبرئیل ربک ومیکائیل ربک کلمہ کفر کا ہے، اگر وہ شخص معنی جان کر پڑھتا ہے، تو کافر ہے، ورنہ قرأت میں تصرف کر کے پڑھنے سے فاسق ہے۔ اس کو امام بنانا نہیں چاہئے، امام صالح آدمی مقرر کرنا چاہئے۔ اسی طرح یا جبرئیل پڑھنا گناہ ہے، اگر یہ عقیدہ ہے کہ جبرئیل غیب کی آواز سنتے ہیں، تو کافر ہے، ورنہ گنہگار ہے، ور قرأت میں تصرف کرنا، ناجائز ہے۔ فقط

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص [illegible])

(۱۰) مزارات اور غیر اللہ کو سجدہ کرنا؟

سوال: وہ بدعتی یوں کہتا ہے کہ سجدہ علی غیر [illegible] یعنی بوسہ دینا، یا سر ٹیک دینا، کسی ولی اللہ کے مزار پر، یا مرشد کے پیر پر، بے شک درست ہے، کسی قسم کی اس میں قباحت نہیں، کیونکہ جو حدیث در باب امتناع متمسک ہے، اس سے اس کی کسی طرح کی نفی ثابت نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لو کنت آمر ... الخ فرمایا ہے، حرف لو سے صاف ثابت ہے کہ فرضیت کی نفی ہے نہ کہ مطلق حرام ہوجاوے۔ جیسے یہ حدیث لولا أن أشق علی أمتی لأمرتھم بالسواک اس سے نفی فرضیت [illegible] ہے اویسے ہی [illegible] سمجھنا چاہئے،

(۱) حاضرات: حاضر کی جمع مؤنث، جنات اور بھوتوں وغیرہ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہاں تو سیاق حدیث سے واضح ہے کہ جو امر پہلے حرام ہو چکا تھا، اس کی طلب اباحت اور اجازت بعض صحابہ نے چاہی تھی اور آپ نے رد فرمایا اور انتفاء اجازت کر دیا، پس جب انتفاء مطلق اجازت اباحت ہوگئی تو یہ فعل حرام کا حرام ہی رہا، اس سے اس میں اباحت نہیں آئی۔ یہاں امر سے وجوب کے معنی لینے بالکل جہل و حماقت ہے۔

دوسرے قبل اس ارشاد کے لاتفعلوا فرمایا کہ صیغہ نہی کا ہے جس سے حرمت کو صریح حرام کر دیا تھا، جب اس تاکید کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت فرمائی کہ اول لاتفعلوا ارشاد کیا اور بذریعہ لو کے امر اباحت [ا] کی نفی فرمائی، اور پہلے سے حرمت اس کی منقح تھی تو اب حرمت زیادہ تر ثابت ہوگئی۔ اس جملہ امر سے معنی وجوب کے سمجھنے کس قدر مخالف شرع اور عقل کے ہے۔

اور مسواک قدیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے مستحسن اور سنت چلی آئی ہے۔ آپ نے اسکی تاکید کے واسطے فرمایا تھا کہ دشوار نہ ہوتی تو واجب کر دیتا، وہاں لاریب! عقلاً اور سیاق حدیث سے وجوب کے معنی ہیں، سو اس کو اس پر قیاس کرنا جنون محض ہے، اس شخص کی عقل وفہم پر رونا آتا ہی تھا، مگر آپ کے تردد [پر] بھی ہنسی آتی ہے۔ رہا بوسہ، سو یہ البتہ درست نہیں، بلکہ اس کو بدعت اور گناہ لکھا ہے اور جہاں ثابت ہے وہاں درست ہے جیسا کہ مصحف کو اور دست علماء کو مثلاً، فقط۔

(مجموعہ کلاں ص ۵ تا ۷)

(۱۱) طوافِ قبور کے شرک ہونے اور قیامِ تعظیمی کے شرک نہ ہونے کی وجہ؟

سوال: آپ کے بعض مکتوبات میں یہ مضمون مطالعہ میں آیا ہے، کہ طواف کا ذکر رکوع اور سجدہ کے ساتھ آیا ہے، اور خدا نے اسے اپنی تعظیم کے لئے مقرر کیا ہے، لہٰذا طواف بھی عبادت ہے، پس قبورِ اولیاء کا طواف شرک ہے؟

اس مضمون پر دو شبہ وارد ہوتے ہیں: اول یہ کہ اس صورت میں قیام تعظیمی بھی شرک ہونا چاہئے، کیوں کہ وہ بھی نماز میں خدا کی تعظیم کیلئے فرض ہے، اور طائفین کے ساتھ قائمین کا بھی ذکر آیا ہے۔

بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا

(۲) زبان فارسیوں کا سردار، بادشاہ، آتش پرستوں کا بزرگ اور عالم (لغات سعیدی۔ مؤلفہ مولوی عبد العزیز ص ۵۲۲۔ مطبع مجیدی کانپور ۱۹۳۰ء) (نور)

(۳) اخرجه في مشكوة كتاب النكاح باب عشرة النكاح وما لكل واحدة من الحقوق رقم الحديث ۳۲۶۶ (مشكوة ج ۲ ص ۲۸۲ نسخه هندية) رواه ابو داؤد عن قيس بن سعد قال أتيت الحيرة فرأيتهم يسجدون لمرزبان لهم فأنت يا رسول الله أحق ان يسجد لك. قال أرأيت لو مررت بقبري أكنت تسجد له؟ قال قلت لا قال فلا تفعلوا لو كنت آمر أحدا ان يسجد لأحد لأمرت النساء ان يسجدن لأزواجهن لما جعل الله لهم عليهن من الحق- (۳/ ۲۵) رقم ۲۱۴۰_۲۱۳۳ ت شيخ محمد عوامه مؤسسة الريان بيروت ط ۲، ۱۴۳۰ / ۲۰۰۹م- والحاكم في المستدرك (۲/ ۱۸۷) دار المعرفة بيروت واحمد في مسنده عن معاذ بن جبل ص ۳۶۵ ج ۱۴ رقم ۱۹۳۴۱ عن معاذ ج ۱۲ رقم ۲۱۸۹۴ ت احمد محمد شاكر، حمزه احمد زين دار الحديث. القاهرة ۱۴۱۶ / ۱۹۹۵م (نور)

(۱۳) کعبہ کے علاوہ اور مسجدوں کے طواف میں، کفر کا خوف ہے

(۱۴) ایمان کم زیادہ ہوتا ہے یا نہیں؟

(۱۵) ایمان کے کم زیادہ ہونے میں علماء کے اختلاف کی نوعیت؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۶) ایمان میں تجزی کا مسئلہ؟ سوال: قوله صلى الله عليه وسلم: فأخرج من كان في قلبه ادنى ادنى ادنى مثقال حبة من خردل من ايمان، فاخرجه من النار.(۱)

اس کا مقتضی ہے کہ جس میں ادنی ادنی درجے کا ایمان ہوگا، وہ بشفاعت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نار سے خارج ہوگا، تو اس کے بعد جو ارشاد ہوا:

فأقول ائذن لي في من قال لا اله الا الله لأخرجن(۲) منها من قال لا اله الا الله.

اگر اس سے مراد مؤمن ہے، تو وہ پیشتر ادنی درجہ کے ایمان میں داخل ہوکر تحت شفاعت داخل ہو چکا، تو اس جگہ لیس ذلک لک کے کیا معنی ہیں؟ اور اگر کافر یا منافق مراد ہے، جو بلا تصدیق قلبی کلمہ گو ہوا ہے اور بظاہر یہی ہے، کیونکہ ورا ادنی درجہ ایمان کے کوئی درجہ باقی نہیں، تو پھر لأخرجن منها کے کیا معنی ہوئے؟ کفار منافق نہ داخل شفاعت، نہ مستحق اخراج عن النار!

جواب: جس نے کلمہ کہا اور دل میں ادنی درجہ تصدیق معانی کلمہ کا ہو، وہ مؤمن ہے کہ ایمان میں تجزی (۳) نہیں، نہ زیادتی کیفی ہے، یہاں تک تو شفاعت سے نکلے۔ اب آخر درجہ ایمان کا یہ ہے کہ زبان سے کلمہ کہا اور دل میں اس کے کوئی درجہ تصدیق کا نہیں، مگر تکذیب بھی نہیں، بلکہ قلب اس کا بالکل تصدیق و تکذیب سے سادہ ہے، اور تصدیق و تکذیب مانعۃ الجمع ہیں، مانعۃ الخلو نہیں، پس یہ لوگ بھی آخر کار نکالے جاویں گے۔ یہ توجیہ شاید تم کو تعجب میں ڈالے، مگر اس کا نشان حدیث سے دوں گا، اگرچہ مقام دشوار ہے، جب علماء سے پوچھو گے تب لطف پاؤ گے۔ ابن ماجہ کے ص ۳۰۳، ابواب الفتن میں باب ذهاب القرآن والعلم میں حدیث حذیفہ میں مذکور ہے(۴) یہ مضمون وہاں سے نکل آوے گا۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

از رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۱۹، ۲۰)

---

(۱) یہ حدیث شفاعت کا ایک حصہ ہے۔ متفق علیہ روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیسری مرتبہ امت کے لئے سفارش فرمائیں گے تو حکم ہوگا جائیے اب اس شخص کو جس کے دل میں رائی کے دانے سے ادنی ادنی درجہ کا ایمان ہو اس کو دوزخ سے نکال لائیے۔ چنانچہ آپ تشریف لے جائیں گے اور ایسے لوگوں کو نکال لیں گے، پھر چوتھی مرتبہ شفاعت فرمائیں گے کہ اے میرے پروردگار! مجھے اجازت عنایت فرمائیے کہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا ہے اس کو دوزخ سے نکال لوں۔ اللہ پاک ارشاد فرمائیں گے یہ آپ کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ قسم ہے میری عزت کی، میرے جلال کی، میری کبریائی کی، میری عظمت کی البتہ ضرور نکالوں گا میں جہنم سے اس کو جس نے "لا إله إلا الله" کہا ہے۔ (مشكوة، كتاب أحوال القيامة، باب الحوض والشفاعة ص: ۴۸۹ نقل اصح المطابع رشيديه دهلي: ۱۳۷۵ھ نیز مشكوة شريف ج ۵ ص: ۲۱ رقم الحديث: ۵۵۷۳ ت: رمضان بن احمد بن علي ال عوف [مكتبة التوبه دار ابن حزم ۲۰۰۳ء] [پاکستان ایڈیشن]

(۲) یہ حدیث شفاعت کے آخری الفاظ یہ ہیں: فاقول يا رب ائذن لي فيمن قال لا اله الا الله. قال ليس ذالك لك، ولكن وعزتي وجلالي وكبريائي وعظمتي لأخرجن منها من قال: لا إله إلا الله. (متفق عليه. عن انس. مشكوة، باب الحوض والشفاعة ص ۴۸۸-۴۸۹ ت محمد رمضان عوف ... رقم الحديث: ۵۵۷۳)

[نور] بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۷) دین میں مشتبہ امور سے احتیاط ضروری ہے:

از بندہ رشید احمد عفی عنہ، سلام علیکم،

جواب: جواب مرسل ہے۔ (۱) آدمی کو پنے دین بچانا ضروری ہے اور جو امر متفق علیہ امت کا ہو، اس سے دین حاصل کرنا واجب ہے۔ مشتبہ امور اور مختلف فیہ میں کیوں مبتلا ہو، خصوصاً عقائد میں۔ جزئیات اعمال میں وسعت ہے، مگر عقائد میں ہرگز توسع نہیں۔ مختلف مسائل جو قرون ثلاثہ میں اعمال ہوگئے، ان میں کسی پر عمل کرنا مضائقہ نہیں، مگر جو امور قرون ثلاثہ میں نہ تھے اور اب علماء ان کو منع کریں اور قواعد شرع کے بظاہر خلاف ہوں، تو پھر بتاویل یا بتقلید

بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا

۳ [illegible] سب مومنین کا یوں یکساں ہے۔ گرچہ کیفیت یعنی یقین کے اعتبار سے ایمان کے درجات کم [illegible] دوسرے درجہ میں مومن ہے اور تیسرے مرتبہ شفاعت [illegible] یہ سب مومنین جنت [illegible] لا الہ الا اللہ کہتا ہو اور [illegible] تصدیق، تکذیب سے خالی ہو۔ تصدیق تکذیب [illegible] دونوں باتوں سے دل سادہ ہو سکتا ہے۔ یہ مانعۃ الخلو کا مطلب ہے [illegible] جہنم سے نجات [illegible]۔

[illegible] تصدیق، تکذیب سے خالی ہو وہ بھی مومن ہے [illegible] حدیث ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] مٹ جاتا ہے یہاں تک کہ نہیں جانا جائے گا کہ روزہ، نماز، حج اور صدقہ کیا چیز ہے اور رات بھر میں قرآن [illegible] باقی نہیں رہے گی [illegible] اور بوڑھیاں رہ جائیں گے، جو کہیں گے ہم نے اپنے بڑوں سے لا الہ الا اللہ [illegible] حضرت حذیفہ سے پوچھا جب وہ روزہ، حج اور صدقہ نہیں جانتے تو لا الہ الا اللہ سے ان کو کیا فائدہ پہنچے گا؟ حضرت حذیفہ [illegible] حضرت حذیفہ اس سے اعراض کرتے رہے، پھر تیسری مرتبہ میں اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یا صلۃ تنجیھم من النار حضرت حذیفہ نے یہ بات تین مرتبہ [illegible] یعنی یہ کلمہ پڑھنا بھی ان کو [illegible] نجات دے گا۔ یہی وہ آخری درجہ کا ایمان ہے [illegible] حاکم نے اس کو مسلم کی شرط کے مطابق قرار دیا ہے هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه، ووافقه الذهبی المستدرک [illegible] [دار المعرفة بیروت] (پالن پوری)

۴ عن حذيفة بن اليمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدرس الاسلام كما يدرس وشي الثوب حتى لا يدرى ما صيام ولا صلوة ولا نسك ولا صدقة وليسرى على كتاب الله عز وجل في ليلة فلا يبقى في الارض منه آية وتبقى طوائف من الناس الشيخ الكبير والعجوز يقولون ادركنا آباءنا على هذه الكلمة لا اله الا الله فنحن نقولها فقال له صلة ما يغني عنهم لا اله الا الله وهم لا يدرون ما صلوة ولا صيام ولا نسك ولا صدقة فاعرض عنه حذيفة ثم ردها عليه ثلاثا كل ذلك يعرض عنه حذيفة، ثم اقبل عليه في الثالثة فقال يا صلة تنجيهم من النار ثلاثا ابن ماجه ص ۳۰۳ ج ۲ باب ذهاب القرآن والعلم، مطبع فاروقی دهلی بلا سنه) سنن ابن ماجه تحقيق علامه شعيب الارنووط ومحمد كامل قره بللي رقم الحديث ۴۰۴۹ ص ۱۷۳ ج ۵ الشركت الرسالة العالمية دمشق ۱۴۳۰ هـ ۲۰۰۹ء) [نور]

[illegible] (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

بعض، ایسا امر کرنا خلاف فہم سلیم کے ہے۔ بہر حال دین کو مشتبہ امر سے حاصل کرنا ممنوع ہے، خود حدیث ہے کہ برا آدمی ہے جو حاصل کرے دین مشتبہات (۱) سے، بہذا ایسے امور سے اجتناب لازم ہے۔ فقط والسلام

جو حق تھا عرض کر دیا، اگر خلاف طبع ہو تو معذور رکھیں۔ (مجموعہ کلاں ص ۴۰۳)

(۱۸) یاس کی توبہ مقبول ہے ایمان مقبول نہیں:

سوال: توبہ یاس کی قبول ہے یا نہیں؟ قرآن شریف میں ہے: وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ، قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ. (۲) تو اس آیت شریفہ سے ثابت ہوتا ہے کہ توبہ یاس قبول نہیں ہے، اور نسخہ مالابد منہ مسائل متفرقہ میں تحریر ہے کہ

توبۂ یاس اصح آنست کہ مقبول است۔ ترجمہ توبہ یاس صحیح یہ ہے کہ مقبول ہے۔ (۳)

اور حاشیہ پر بحوالہ درمختار لکھا ہے کہ توبۂ یاس مقبول است لقولہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ. (۴)

تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ توبۂ یاس مقبول ہے، تو اس میں بڑا اختلاف واقع ہوا۔ تو فرمایئے کس پر عمل کیا جاوے۔ ارقام فرماویں۔

---

(۱) طبرانی میں ضعیف سند سے مروی ہے بئس العبد عبد يستحل المحارم بالشبهات (مجمع الزوائد ۱۰: ۲۳۳) اس کا ترجمہ بدل سے جو حضرت نے کیا ہے۔ اور اوپر ایک لفظ "تمام" آیا ہے اس کے معنی ہیں معمول رہی۔ یعنی قرون ثلاثہ میں اس پر عمل شروع ہو گیا تھا۔ (پالن پوری)

(۲) ترجمہ اور ایسوں کی توبہ نہیں جو کئے جاتے ہیں برے کام، یہاں تک کہ جب سامنے آ جائے ان میں سے کسی کے موت تو کہنے لگا میں توبہ کرتا ہوں اب۔ (سورۂ نساء آیت ۱۸ ترجمہ شیخ الہند)

(۳) مالابد منہ تالیف مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی، تصحیح و تحشیہ مولف احواشی محققانہ مولانا محب اللہ پانی پتی، طبع ثالث ص ۱۵۲ (مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۳۶ھ) اور

(۴) ترجمہ اور وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں کی اور معاف کرتا ہے برائیاں۔ (سورۂ شوریٰ آیت ۲۵ ترجمہ شیخ الہند) اور

سوال مذکور میں آیت سورۂ نساء کی آیت ۱۸ ہے جس کا ترجمہ یہ ہے اور ایسوں کی توبہ نہیں جو برے کام کرتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے موت آ جاتی ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میں اب توبہ کرتا ہوں (یعنی اب یاس ہوتی ہے جب جان جانے لگی ہے) ۔۔ تو اس سے یہ آیت سے معلوم ہوا کہ مایوسی کے وقت کی توبہ مقبول نہیں۔

اور مالابد منہ (ص ۱۵۲) اور درمختار کی عبارتیں اس پر دلالت کرتی ہیں کہ مایوسی کے وقت کی توبہ بھی مقبول ہے اور دلیل سورۂ الشوریٰ کی آیت ۲۵ ہے جس کا ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتے ہیں اور برائیوں سے درگذر فرماتے ہیں۔ یہ آیت مطلق ہے، ہر حال کی توبہ کی قبولیت پر دلالت کرتی ہے، پس مایوسی کے وقت کی توبہ بھی مقبول ہے۔ پس دونوں آیتوں میں اور دونوں باتوں میں تعارض ہو گیا۔

حضرت رحمہ اللہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ مایوسی کے وقت کی توبہ تو مقبول ہے اور دوسری آیت میں کی یاد کرے۔ مگر توبہ سے مراد گناہوں سے توبہ ہے، یعنی پہلے سے مؤمن ہو مگر گناہگار ہو، پس جو وقت یاس گناہوں سے توبہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں معاف فرما دیتے ہیں۔

اور مایوسی کے وقت کا ایمان معتبر نہیں، پہلی آیت میں جس توبہ کی نفی کی گئی ہے، اس سے مراد کفر سے توبہ یعنی ایمان لانا ہے، وہ اس وقت نفع نہیں دیتی، وہ قبول نہیں کیا گیا یعنی جب دونوں تو بہ مختلف ہیں تو دونوں آیتوں میں تعارض نہیں، رہا تعارض، سو دونوں کا ایک عنوان کے تحت ایک جیسا ہونا اس میں ہے۔ (پالن پوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: توبہ یاس کی مقبول ہے، مگر ایمان یاس کا مقبول نہیں۔ پس مراد توبہ سے توبہ عن المعاصی ہے اور آیت میں بھی مراد توبہ عن الکفر ہی ہے، پس مخالفت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ کلاں ص ۹۹-...)

(۱۹) تقدیر کا منکر گمراہ ہے: سوال: ایک شخص کہتا ہے کہ اگر زید نے علم پڑھا یا ہنر سیکھا یا نیک کام کیا یا جاہل رہا اور ہنر نہ سیکھا یا برا کام کیا تو یہ سب امور تقدیر سے ہیں، کہ اگر خواستہ خدا ہوتا تو یہ امور ہوتے اور نہ ہوتے، اور دوسرا کہتا ہے کہ نہیں، ان میں تقدیر کا کیا تعلق ہے؟ یہ کام کرنے نہ کرنے پر منحصر ہیں، جیسا کرے ویسا پاوے، اور کہتا ہے کہ نہیں، اگر اللہ تعالیٰ ہی اس کی ہمت و حضرت انگا دے، تو ویسے کر سکتا ہے؟ ان میں کونسا حق پر ہے اور کون سا نہیں؟

جواب: بدون تقدیر کچھ نہیں ہوتا، تقدیر کا منکر ضال ہے۔ واللہ اعلم

(دست خاص ص ...)

(۲۰) علماء اور دینی کتابوں کی توہین کرنے والا فاسق و بددین ہے: سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ بعض آدمی اس قسم کے ہوویں، کہ اہل اسلام کے سامنے دعویٰ کریں کہ ہم مسلمان ہیں، اور اہل سنت والجماعت اور مذہب ہمارا حنفی ہے، اور یہی اقرار کچہریوں میں ہووے۔ لیکن لامذہبوں میں لامذہب پکے ہوویں، (۱) اور ریاست کو خفیہ خفیہ ایسے مسئلے تعلیم کریں، جس میں گمراہی پائی جاوے، اور چاروں اماموں اور عقائد کی کتابوں کی در پردہ حقارت پائی جاوے، اور اس عقیدہ کے نشان یہ ہیں۔ کوئی لامذہب ایک مولوی اہل سنت والجماعت کو، فریب دھوکا دیکر شہر کے باہر لے جا کر پٹوا دیں، اور اس کا مال لٹوا دیں، اور ایسے مولوی ہوویں، کہ جس کی شہرت دہ بدہ قصبہ بقصبہ شہر بشہر ہووے، اور ہزاروں نمازی سبنہ ازی ہو جاویں۔ پس ایسے لامذہبوں کے حق میں کیا حکم ہے، شرع شریف میں؟

اور عداوت اس کو یہ ہوئی کہ ایک فتوی تقلید کی بابت لکھا گیا، اور اس کی عداوت حدیث سے ہے، دنیا سے نہیں ہے۔ اور ان مددگاروں کے واسطے کیا حکم ہے؟ گناہ کبیرہ ہوا یا صغیرہ؟ اور ان کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں، اور ان کی عورت پر طلاق ہوئی یا نہیں؟ اس کا جواب تحریر فرما کر کہ دین اسلام کی حقارت ہوئی یا نہیں، ثواب عظیم حاصل کریں۔ بینوا توجروا۔

جواب: جو شخص کہ بظاہر اپنے آپ کو سنی اور حنفی کہے اور عوام کو گمراہ کرے، اور ائمہ مجتہدین اور کتب فقہا کی حقارت کرے، اگرچہ کیسا ہی ہو، کوئی ہو، ضال، مضل، گمراہ، بددین، فاسق فاجر، عدو اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر اس کو بوجہ اہانت کتب شریعت کے کافر کہا جاوے، تو بھی بجا ہے۔ کیونکہ بعض اہانت کتب شرع کی اور علماء کی کفر ہے، قال القاری

(۱) یہاں لامذہب سے مراد غیر مقلد ہیں۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

وفي الخلاصة: من أبغض عالماً من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر.(١)

جو شخص کسی عالم سے کسی ظاہری وجہ کے بغیر بغض رکھے، اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ [نور]

اور حدیث میں خود سب مسلم کو حرام اور فسق فرمایا ہے، چہ جائے کہ امر دین:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سباب المسلم فسوق، وقتاله كفر. الحديث (٢)

اور جو شخص تائید ایسے شخص کی کرے وہ بھی ایسا ہی ہے، کہ مؤید عصیان کا عاصی ہوتا ہے، بحکم شارع علیہ السلام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

پس ایسے لوگوں سے ملاقات ترک کرے اور امام نہ بنائے کہ تم بجہت اہانت فساق کا ہے، نہ تعظیم فساق کا۔ قال اللہ تعالیٰ:

ولو كانوا يؤمنون بالله والنبي وما أنزل إليه ما اتخذوهم أولياء ولكن كثيرا منهم فاسقون (مائدة-٨١)

اور اگر وہ یقین رکھتے اللہ پر اور نبی پر اور جو نبی پر اترا تو کافروں کو دوست نہ بناتے۔ لیکن ان میں بہت سے لوگ نافرمان ہیں۔ (ترجمہ شیخ الہند)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ١٩٧-١٩٨)

(٢١) کسی مسلمان کو بلا کسی وجہ کے کافر کہنا؟

سوال: زید عمر بکر اہل سنت و جماعت، خالد کے پاس بات کرنے کے واسطے گئے، خالد نے دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ فلاں فلاں شخص بھی آئے ہیں، تو انھوں نے کہا کہ وہ تو ... نے کہا کہ تم سب کافر ہوگئے، حالانکہ ان کے اہل سنت و جماعت ہونے کا علم خالد کو ہے۔

جواب: جو شخص بلا وجہ کسی کو کافر کہے وہ فاسق ہے، اور وبال اس کے کفر کی نسبت کا اس پر عائد ہوتا ہے، بخاری نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

---

(١) شرح فقہ اکبر، علامہ ملا علی قاری۔ فصل في العلم والعلماء: ص ٢١٠ (مطبع حنفی، دہلی: ١٢٦٩ھ) [نور]

(٢) متفق علیہ، رواه البخاري في كتاب الإيمان، رقم الحديث ٤٨، صحيح بخاری ص ١٢، مطابق اصح المطابع دهلی؛ ومسلم في كتاب الإيمان ج ١ ص ٥٨، رقم الحديث ١١٦، باب سباب المؤمن فسوق وقتاله كفر، بنظر توفيقیہ بنظر محمد فؤاد عبد الباقی [illegible] ١٤٢٠ھ؛ مسلم شریف باب مذکور ج ١ ص ٥٨ [illegible] مجتبائی دهلی ١٣١٩ھ عن عبد الله بن مسعود؛ نیز دیکھئے مشکوۃ باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم [illegible] اصح المطابع رشیدیہ دهلی ١٣٧٥ھ؛ نیز مشکوۃ شریف ج ٢ ص ٤١٠ حدیث ٤٨١٤ [illegible] [نور]

سب: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے قتال کرنا یعنی لڑنا اور جنگ کرنا کفر ہے۔ [پالن پوری]

toobaa-elibrary.blogspot.com

من دعا رجلاً بالکفر او قال عدو الله — اور جو کسی کو کافر کہے یا اللہ کا دشمن کہے، حالانکہ وہ ایسا نہ ہو

ولیس کذلک إلا حار علیه الحدیث (۱) — تو یہ کلمہ اسی کہنے والے کی طرف لوٹ آتا ہے۔

اور دوسری حدیث بخاری کی ہے۔ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:

سباب المسلم فسوق۔ الحدیث (۲) — مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔

پس ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ جو کوئی کسی مسلمان کو برا کہے وہ فاسق ہے، اور اگر کافر کہے تو وہ کلمہ اسی پر لوٹ آتا ہے، پس بحکم شرع یہ مفتری فاسق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (مجموعہ کلاں ص [illegible])

(۲۲) دنیاوی معاملات کی وجہ سے، کسی عالم کو برا کہنا؟

سوال: میان عالمے و عامی در دنیاوی تکرار شدہ بود، عامی تعدی کردہ گفت کہ تو عالم نیست بلکہ خر است و خنزیر است و دشنامہائے نالائق از روئے استحقار و استہزاء داد، پس دریں صورت عامی مذکور مرتد خواہد شد یا نہ؟ (مجموعہ کلاں ص ۵۵)

ترجمۂ سوال: ایک عالم اور ایک عامی کے درمیان ایک دنیاوی معاملہ میں کچھ جھگڑا ہو گیا تھا، عامی شخص نے زیادتی کرتے ہوئے کہا: تو عالم نہیں ہے بلکہ گدھا ہے اور سور ہے، اور بری گالیاں حقارت اور استہزاء کے طور پر دیں، اس صورت میں یہ عامی مرتد ہوا یا نہیں؟

جواب: ہر کہ عالم را در امر دنیاوی دشنام دہد فاسق است، مرتد و کافر نمی گردد۔ و در احادیث است کہ صحابہ را باہم در دنیاوی مخاصمت می شد و یکدیگر را بعلت بشریت سب می کردند، بریں حکم کفر ندادہ، علی ہذا احوال دیگراں باید شناخت۔

واللہ تعالیٰ اعلم — کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص [illegible])

ترجمۂ جواب: جو شخص کسی عالم کو دنیا کے کسی معاملہ میں گالی دے وہ فاسق ہے، مرتد اور کافر نہیں ہوتا۔ احادیث میں ہے کہ حضرات صحابہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) میں دنیاوی معاملات میں مخالفت ہو جاتی تھی اور بشریت کی وجہ سے (کبھی کبھار) ایک دوسرے کو برا بھلا کہہ دیتے تھے مگر کسی نے بھی (معاذ اللہ) ان کے کفر کا حکم نہیں دیا، اسی کے مطابق دوسروں کے حال کو پہچاننا چاہئے۔ واللہ اعلم (ت نور)

---

(۱) متفق علیہ صحیح بخاری ج [illegible] کتاب الادب باب ما ینہی عن السباب واللعن [illegible] مشکوٰۃ [illegible]

(۲) [illegible] صحیح بخاری کتاب الادب باب ما ینہی من السباب واللعن رقم الحدیث [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲۳) نیچریوں کے متعلق کیا حکم ہے؟

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

(۲۴) یزید کو کافر کہنا کیسا ہے؟

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

(۲۵) مروان بن الحکم کے متعلق چند سوالات:

سوال: [illegible]

جواب: مروان مسلمان تھا [illegible]

[illegible]

(٢٦) اہل عرب کے جو اقوال خلافِ شریعت ہوں، وہ مردود ہیں:

سوال: [illegible] ہمارے واسطے سند اور حجت نہیں ہو سکتے۔ فقط

جواب: اہل عرب کا قول و فعل جو خلافِ شرع ہو وہ [illegible] بدعت [illegible]

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

بقوله احبوا العرب الخ (١) [illegible]

خلافِ شرع [illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

[illegible]

---

(١) [illegible]

[illegible]

حیثیت سے حسن ہو کر قابلِ استدلال ہیں۔

[illegible]

شیعیت

(۲۷) ہندوستان کے شیعوں کا کافر ہونا راجح ہے: سوال: رافضی یعنی شیعہ کافر ہیں یا فاسق؟
جواب: اس میں اختلاف ہے، راجح بندہ کے نزدیک کفر یہاں کے روافض کا ہے۔

(مجموعہ فتاویٰ ص ۲۰)

نوٹ: شیعوں کے کفر کی اور بحث مفصل اور واضح فتاویٰ ضمیمہ میں ملاحظہ ہو۔ (نور)

(۲۸) فضیلت شیخینؓ کا منکر رافضی ہے: سوال: چہ می فرمایند علمائے دین در حق مردے کہ خود را شمول اہل سنت و جماعت سازد، و برخلاف اہل سنت والجماعت در عقیدہ خود فضیلت حضرت علی رضی اللہ عنہ بر اصحاب ثلثہ یعنی حضرت صدیق اکبر و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین داند، و گوید کہ ایں ہر سہ اصحاب از زمرۂ ولایت و اہل بیت خارج اند، و در شان حضرت علی رضی اللہ عنہ: "لحمک لحمی و دمک دمی" آمدہ است۔ و ولی وصی نبی خاتم الولایت و زوج بتول بنت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ ازیں جہت فضیلت حضرت علی مرتضیٰ بر او، و درجہ اول بہترین صحابہ است۔
ونیز ایں کلام مخالف شرع و اجماع امت متوجہ شود، کہ روزے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بخدمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شکایت غصہ و غضب حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کردند........(۱) عتاباً فرمود کہ اے فاطمہؓ چہ می گوئی، اگر علی تر را در اں حالت غضبیت و جولت طلاق دادندے، مشکل واقع گردیدے۔ پس در حق گویندۂ ایں کلام و منکر خلافت شیخین عظام شرعاً چہ حکم است بیان فرمایند سند کتاب، رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

ترجمہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس شخص کے بارے میں جو خود کو اہل سنت و جماعت میں شمار کرتا ہے اور اہل سنت و جماعت کے خلاف اپنا عقیدہ، حضرت علیؓ کی اصحاب ثلثہ حضرت صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فضیلت جانتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تینوں حضرات زمرۂ ولایت اور اہل بیت سے خارج ہیں۔ حضرت علیؓ کی شان میں "تمہارا گوشت میرا گوشت ہے اور تمہارا خون میرا خون ہے" آیا ہے۔ حضرت علی رسول ﷺ کے ولی، وصی، خاتم الولایت اور بنت رسولؐ کے شوہر ہیں، اس وجہ سے حضرت علیؓ کی ان پر فضیلت ہے، وہ بہترین صحابہ میں اول درجہ پر ہیں۔
نیز شریعت اور اجماع امت کے خلاف یہ بھی کہتا ہے، کہ ایک دن حضرت فاطمہؓ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت علیؓ کے غصہ اور ناگواری کی شکایت فرمائی۔

---

(۱) یہ عبارات پڑھی نہیں گئے۔ [نور]

حضرت رسول اکرم ﷺ نے ناپسندیدگی کے ساتھ فرمایا اے فاطمہ! کیا تجھ کو ان کی بات [illegible] نے تمہیں اس فضیلت [illegible] دیدی تو مشکل پڑ جائے گی۔ پس اس کلام کے کہنے والے اور منکر خلافت شیخین عظام کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے۔ بیان فرمائیں مذہب کے حوالے کے ساتھ (ت.نور)

جواب: کسے چنیں عقیدہ فاسدہ دارد او رافضی است، اگرچہ دعوی شمول اہل سنت کند۔ چرا کہ تفضیل شیخین رضی اللہ عنہما متفق علیہ جمہور ائمہ اہل سنت است، کسے معتبرے را در اں خلاف نیست، و ہمچناں فضیلت عثمان رضی اللہ عنہ متفق علیہ جمہور ائمہ و اہل سنت است۔ نووی در شرح مسلم گوید

اتفق أهل السنة على أنّ أفضلهم أبوبكر ثمّ عمر. قال جمهورهم ثم عثمان ثم علي. وقال ابو منصور البغدادي. أصحابنا مُجمعون على أنّ أفضلهم الخلفاء الأربعة على الترتيب المذكور (انتهى)(۱)

(ترجمہ) جواب: جو شخص ایسا فاسد عقیدہ رکھے وہ رافضی ہے، اگرچہ اہل سنت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرے۔ کیونکہ تفضیل شیخین تمام ائمہ اہل سنت کا متفق علیہ عقیدہ ہے، ایسا کہ کسی بھی معتبر عالم کو اس سے اختلاف نہیں۔ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں: تمام اہل سنت اس پر متفق ہیں کہ حضرات صحابہ میں سب سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر (رضی اللہ عنہم) اور ابو منصور بغدادی نے فرمایا: ہمارے اصحاب اس پر متفق ہیں، کہ چاروں خلفائے راشدین کی فضیلت، ان کی ترتیب خلافت کے مطابق ہے۔

و در فقہ اکبر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ می فرمایند:

أفضل النّاس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم، أبوبكر الصديق ثمّ عمر بن الخطاب ثمّ عثمان بن عفّان ثمّ علي بن ابي طالب رضي الله عنهم اجمعين(۲) انتهى

ترجمہ: اور فقہ اکبر میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکر صدیق ہیں، پھر عمر بن الخطاب، پھر عثمان بن عفان، پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

(۱) نووی شرح مسلم [illegible] باب فضائل الصحابۃ [illegible]

(۲) فقہ اکبر مع شرح ملا علی قاری [illegible] مطبوعہ مطبع [illegible] دہلی ۱۲۶۹ھ [illegible]

ہمچنیں در شرح عقائد و شرح مقاصد و جملہ کتب مذکور است، و مراد از فضیلت کثرت ثواب و تقرب الی اللہ تعالی است، و ہمیں را درجہ ولایت می گویند: المراد بالأفضلية كثرة الثواب. انتهى (١)

ترجمہ: اسی طرح شرح عقائد میں اور شرح مقاصد وغیرہ سب کتابوں میں مذکور ہے، اور افضلیت سے مراد کثرت ثواب اور حق تعالی کے یہاں تقرب اور مرتبہ ہے اور اسی کو ولایت کہتے ہیں۔

پس خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم در زمرۂ ولایت و تقرب داخل اند، و از حضرت امیر رضی اللہ عنہ سابق اند، ہر کہ آں حضرات را از زمرۂ ولایت خارج داند، قطعاً شیعی و رافضی است۔ و از معنی ولایت........ ولحمک لحمی کہ روافض دلیل رفضیت تراشیدہ اند، از جہل ایشاں است۔ اگر ایں معنی مراد دارند کہ لحم و دم، حضرت امیر رضی اللہ عنہ ہمون لحم و دم فخر عالم علیہ السلام است، کہ وحدت ثابت گردد، پس ایں عین حماقت آں فرقۂ ضالہ است۔ اگر علی رضی اللہ عنہ چو پیغمبر علیہ السلام واحد بودند، چگونہ با فاطمہ رضی اللہ عنہا نکاح علی رضی اللہ عنہ درست شود، کہ ہمچناں کہ آں پاک دیں، دختر پیغمبر علیہ السلام، دختر علی رضی اللہ عنہم خواہد گشت۔ و اگر مراد مجازاً ایں باشد، کہ مایان از یک حد در نسب شریک ہستند، پس ازیں چہ فضیلت می خیزد، دریں معنی عباس رضی اللہ عنہ و صد با ابرار داخل اند، و ایں فضل جزوی است کہ کسے را ازیں کار نیست، و کلام در تقرب الٰہی و کثرت ثواب است، و علی ہذا از وج فاطمہ بودن را باید فہمید، و وصی بودن حضرت ایشاں خود عقیدۂ روافض است، کہ ہیچ حجت بر ثبوت آں نیست۔ عقیدہ وصایا ہم خلاف سنت [و] جماعت است۔

و آں چہ روایت طلاق فاطمہ رضی اللہ عنہا از جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کردہ، کذب است صریح و افتراء قبیح (لعنة الله على و اضعه) کہ روافض وضع کردہ اند، و بنا آں بر ہمون وحدت جناب فخر عالم علیہ السلام بحضرت علی رضی اللہ عنہ ہست، و جوابش شنیدی! ورنہ کدام عاقل چنیں کلام بے ہودہ می تواں گفت، کہ زوجہ کسے را دیگرے طلاق دہد، (٢) کہ خلاف عقل و فہم است، و ہیچ کتاب اہل سنت ایں کلام حماقت را نقل نکردہ۔

ترجمہ: افضلیت سے مراد کثرت ثواب ہے، پس تینوں خلفائے رضی اللہ تعالیٰ عنہم زمرۂ ولایت و تقرب میں داخل ہیں اور حضرت امیر (علی کرم اللہ وجہہ) سے بڑھے ہوئے ہیں، جو شخص بھی ان حضرات کو زمرۂ ولایت

(١) اصل نسخہ میں اسی طرح لکھا ہے جو تفتازانی کی عبارت کا حاصل ہے، مکمل اقتباس یہ ہے: والسلف كانوا متوقفين في تفضيل عثمان، حيث جعلوا من علامات السنة والجماعة تفضيل الشيخين ومحبة الختنين، والانصاف انه ان اريد بالافضلية كثرة الثواب فللتوقف جهة، وان اريد كثرة ما يعده ذوو العقول من الفضائل فلا انتهى. شرح عقائد تفتازانی ص ١٠٨۔ (مطبوعہ مجتبائی قیومیہ کانپور ١٣٤٧ھ) [نور]

(٢) اصل میں اسی طرح ہے، اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔ [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

(۳۰) کمالاتِ ولایت کی وجہ سے، حضرت علیؓ کی افضلیت کا درجہ؟

سوال [illegible]

نبی ہوں، دعوت کی جانب جو کہ مقام نبوت کے مناسب ہے، حضرت موسیٰ صلوات اللہ سبحانہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیٰ نبینا وعلیہ سے مناسبت رکھتے ہیں۔ اور حضرت ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں طرف (ولایت ودعوت) کے ہونے سے حضرت نوح صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیٰ نبینا وعلیہ کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں، اور حضرت امیر (علی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں طرف (ولایت ودعوت) میں حضرت عیسیٰ صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیٰ نبینا وعلیہ کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں اور چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور اس کے کلمہ ہیں، اس لئے بزرگی ہو کر نبوت کی جانب بہ نسبت ولایت کی جانب کے ان میں غالب ہے، اور حضرت امیر میں بھی اسی مناسبت کی وجہ سے ولایت کی جہت غالب ہے۔ (۱)

ودریں مکتوب فرمودہ اند

"اے برادر! حضرت امیر، چونکہ حامل بار ولایت محمدی اند علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ، تربیت مقام اقطاب وابدال واوتاد کہ از اولیاء عزلت اند، وجانب کمالات ولایت درایشاں غالب است، مفوض بامداد واعانت آں حضرت است۔ سر قطب الاقطاب کہ قطب مدار است، زیر قدم او است، قطب مدار بہ حمایت ورعایت او مہم خود را سرانجام می نماید، واز عہدہ مداریت می برآید۔ حضرت فاطمہ والامامین نیز دریں مقام با حضرت امیر رضی اللہ عنہم شریک اند، انتہی" (۲)

ترجمہ: اے بھائی! چونکہ حضرت امیر (علی) بار ولایت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ کے حامل ہیں، اس لئے اقطاب، ابدال اور اوتاد کے مقام کی تربیت، جو اولیاء عزلت میں سے ہیں اور کمالات ولایت کی جانب ان میں غالب ہے۔ ان کی تربیت حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اعانت وامداد کے سپرد ہے۔ قطب الاقطاب، یعنی قطب مدار کا سر حضرت امیر کے زیر قدم ہے، قطب مدار، انہی کی حمایت اور رعایت سے اپنی مہم سرانجام دیتا ہے اور مداریت سے عہدہ برآ ہوتا ہے۔ حضرت فاطمہ اور امامین (حضرات حسنؓ وحسینؓ) بھی اس مقام میں حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے شریک ہیں۔ (۳)

(۲) قاضی ثناء اللہ صاحب در تفسیر مظہری ارشاد می فرمایند، بحوالہ شیخ مجدد صاحب تحت آیت:

---

(۱) مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی (۱۰۳۴ھ) سید زوار حسین شاہ صاحب، حصہ دوم ص ۱۸۱، دفتر اول مکتوب ۲۵۱، ادارہ مجددیہ، کراچی ۱۹۹۱ء

(۲) مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی، مرتبہ مولانا نور احمد امرتسری ص ۵۶، ۵۷ حصہ چہارم، عکس نسخہ امرتسر، مکتبہ القدس، کوئٹہ

(۳) مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی (۱۰۳۴ھ) سید زوار حسین شاہ صاحب، حصہ دوم ص ۱۸۱، دفتر اول مکتوب ۲۵۱، ادارہ مجددیہ، کراچی ۱۹۹۱ء

"وانتم تتلى عليكم ايات الله وفيكم رسوله" [قلت]: أشار النبي صلى الله عليه وسلم إلى أهل البيت، لأنهم أقطاب الإرشاد في الولايات، أولهم علي رضي الله عنه ثم أبناؤه إلى الحسن العسكري. وآخرهم غوث الثقلين محي الدين عبد القادر الجيلي رضي الله عنهم أجمعين. لايصل أحد من الأولين و الآخرين الى درجة الولاية إلا بتوسطهم. كذا قال المجدد رضي الله عنه. (۱)

ونیز ہمچنیں شاہ عبد العزیز صاحب در تحفہ اثنا عشریہ فرمودہ اند:

والہذا محققین صوفیاء نوشتہ اند، کہ شیخین حامل کمالات نبوت بودند، وحضرت امیر حامل کمالات ولایت، والہذا کار انبیاء کہ جہاد با کفار وترویج احکام شریعت، واصلاح امور ملت است، از شیخین رضی اللہ عنہما خوبتر سرانجام یافت. وکار اولیاء از تعلیم طریقت وارشاد باحوال ومقامات سالکین، وتنبیہ بر غوائل نفس وترغیب بزہد در دنیا، از حضرت امیر بیشتر مروی گشت۔

وعقلی است کہ استدلال بر ملکات نفسانیہ، بصدور افعال مختصہ بآں ملکات می تواں کرد، مثلاً اگر شخصے در معرکہ ثبات می کند، ودر مقابلہ اقران وصنعت سیف وسنان کار از پیش می برد، ودلیل صریح بر شجاعت نفسانیہ اوست، بلکہ حب وبغض خوف ورجاء، ودیگر امور باطنہ از ہمیں راہ افعال ومعاملات معلوم تواں کرد۔

بر ہمیں قیاس امتیاز در کمالات باطنیہ شخص، کہ آیا از قسم کمال انبیاء است، یا از جنس کمال اولیاء، بخارجیہ بودن او در یکے از یں دو کارخانہ عمدہ حاصل می شود۔ (۲)

نظر بریں ایں کہ بر اتباع ایشاں را شیعہ وفاسق وتفضیلیہ پنداشتن جائز است یا نہ، وشخصے کہ ایشاں را فاسق گوید، وے را حکم چیست؟ فقط

ترجمہ: اس لئے محقق صوفیاء نے لکھا ہے کہ شیخین (رضی اللہ عنہما) کمالات نبوت کے حامل تھے اور حضرت امیر [علی کرم اللہ وجہہ] کمالات ولایت کے۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام کے کام، جو جہاد کافروں کے ساتھ اور احکامات شریعت کی تبلیغ وترویج اور ملت کے معاملات کی اصلاح ہے، حضرت شیخین سے بہت اعلیٰ درجہ میں سرانجام ہوئے۔ اور اولیاء کا کام تعلیم طریقت وارشاد، سالکین کے حالات ومقامات کے مطابق، نفس کے رذائل اور

(۱) تفسیر مظہری ص ۱۰۳ ج ۲ (مجلس اشاعت العلوم حیدرآباد ...) تفسیر آیت آل عمران ۱۰۱ (نور)

(۲) تحفہ اثنا عشریہ باب ... ص ۳۳۹ (مطبع ... ۱۲۹۵ھ)

عموم روایت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ بیعت شیخین کی [illegible] حضرت علیؓ سے غالب ہے، جیسے [illegible]
ان کے حضرت علی سے غالب ہیں، اور بعض [illegible] تمام فضیلت [illegible]
یوں کہ مبادی کا غلبہ مقاصد کے غلبہ کے مقابلہ قابل ترجیح نہیں ہوتا، اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ [illegible]
جو ساتھ سمجھے ہیں۔

حاصل فضیلت کلیہ کمالات ولایت وکمالات نبوت میں حضرت شیخین کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر ہے [illegible] خلاف اس کے عقیدہ کرنا شیعہ تفضیلی خلاف امت کے عقیدہ ہے، اور یہی مضمون مکتوبات امام ربانی سے ہے [illegible] صاحب وشاہ عبدالعزیز صاحب کا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

واناالراجی رحمۃ ربہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی۔

([illegible] ص ۱۳۲)

(۳۱) حضرت علیؓ کی تدفین سے متعلق ایک معروف روایت کی حقیقت:

سوال: حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اپنے جنازہ کو صندوق میں رکھنے کو فرمانا، اور قبر میں دفن کرنے سے منع کرنا، اور یہ فرمانا کہ اونٹنی پر رکھ دیجیو جہاں چاہے لے جاوے، یہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب: یہ قصہ غلط ہے (۲)، بعد انتقال دفن ہوئے۔

(امداد [illegible] ص ۹۰)

(۳۲) حضرات حسنینؓ حضرت امیر معاویہ سے افضل ہیں:

سوال: امامین افضل ہیں یا امیر معاویہ رضی اللہ عنہم، یا برابر ہیں درجہ میں؟

جواب: حضرت حسن وحضرت حسین بہت افضل ہیں حضرت معاویہ سے۔

(امداد [illegible] ص ۶۸)

(۳۳) حضرت حسینؓ نے یزید سے بیعت کیوں نہیں کی تھی؟

سوال: جب کہ امامت فاسق کی بھی جائز ہے، تو حضرت حسین نے کس سبب سے بیعت یزید کی نہیں کی تھی؟

جواب: احتیاط اور تقویٰ سے نہ کی تھی، اگرچہ جائز تھی۔ اپنی قوت پر آپ امام ہونا چاہتے تھے مگر نہ ہو سکا۔ فقط

(مجموعہ بدست خاص، ص ۳۹)

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible] (ملاحظہ ہو البدایہ والنہایہ [illegible]) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳۴) یزید کی خلافت کے انعقاد اور حضرت حسینؓ کے خروج کی تحقیق

سوال: [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بعد انعقاد امامت [illegible] بالکل [illegible]

[illegible]

جواب: [illegible]

[illegible] علیکم [illegible]

[illegible] حال میں نذر [illegible]

[illegible]

(۳۵) سبِّ شیخین کفر ہے تو قاتلانِ حسینؓ کیوں کافر نہیں؟ سوال

جواب

(۳۶) حضرت حسینؓ کا سر مبارک کہاں دفن ہے؟ سوال

جواب

(۳۷) حضرات حسنینؓ سے منسوب ایک بے حقیقت قصے کا تذکرہ سوال

جو کچھ میں اس مرثیہ کی خوب تصریح فرمادیں کہ آیا یہ وعظ جائز ہے یا نہیں، اور مرتکب ایسے افعال کا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب یہ قصہ حضرات حسینؓ کا محض افتراء اور کذب محض ہے، کہیں اس کی اصل نہیں اور ایسی حکایات واہیہ بے معنی کرنے والا بڑا بے تمیز ہے، اس کا ہرگز وعظ نہ سننا چاہیے۔ ایسا واعظ گمراہ کرنے والا ہے اور ایسا وعظ سننا بھی حرام ہے۔ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

من كذب عليّ متعمدا فليتبوأ مقعده من النار (۱)

ترجمہ جو کوئی جھوٹ بولے مجھ پر جان کر، چاہیے کہ وہ ٹھکانہ کرلیوے اپنا آگ میں۔ (ت۔ ن)

پس یہ کہانی واہیہ افتراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، ایسا واعظ فاسق گمراہ کنندہ ہے، اور اس کا وعظ سننا حرام ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ مہر رشید احمد

الجواب صحیح اسعد احمد۔ مہر، سید محمد مرتضیٰ، مہر محمد منفعت علی۔ مہر، پیر محمد خان۔ الجواب صحیح محمد حسن مدرس مدرسہ دیوبند۔ ابو خیرات محمد مصطفیٰ۔ اصاب المجیب ذوالفقار علی۔ الجواب صحیح، احمد نانوتوی۔ اصاب من اجاب، محمد محمود دیوبندی مدرس مدرسہ دیوبند۔ الجواب صحیح، حبیب الرحمٰن دیوبندی، محمد رحیم الٰہی۔ نور احمد سہارنپوری۔ محمد یحییٰ دیوبندی۔ عنایت الٰہی سہارنپوری۔ الجواب حق، عبدالمومن۔ الجواب صحیح، احمد علی (۲) (مجموعہ فتاویٰ ص ٣٨ تا ١٣٢٢)

(٣٨) سرالشہادتین میں جو روایتیں نقل کی گئی ہیں، ان کی کیا حیثیت ہے؟

سوال: شاہ عبدالعزیز در سرالشہادتین، چیزہا از احادیث نقل فرمودہ، کہ قبل از دیدن او و آب ہمہ اخبار غلط می نمودند۔ یعنی در یوم عاشورہ وقوع ظلمت تا سہ روز، و برآمدن دم از زیر حجر بیت المقدس، و سماع نوحہ جن وغیرہ، و جواب سر حضرت حسین رضی اللہ عنہ بعضے قرآن آیت، و ایں روایات از بیہقی و ابو نعیم وغیرہ نقل کردہ، و سند ذکر نہ فرمودہ۔ ہنوز در صحت ایں اخبار، بلا دیدن اسناد تردد باست۔ اگر ایں اخبار ضعیف بغایت یا موضوع بودند، نقل از شاہ عبدالعزیز بے مستبعد ست، و ہمچنیں دادن ملک تراب احمر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، و اخذ ام سلمہ آں تراب را وغیرہ۔ حال ایں روایت چیست، و خون شدن آں تراب روز قتل امام حسین رضی اللہ عنہ، ثابت است یا نہ؟

---

(۱) یہ حدیث صحاح ستہ میں [illegible] تمام [illegible] میں موجود ہے [illegible] مشہور بلکہ متواتر [illegible] صحابہ [illegible] نو

(۲) یہ [illegible] محدث [illegible] احمد علی محدث سہارنپوری [illegible] ایک اور عالم بھی احمد علی نام کے تھے [illegible] مدرس بھی رہے اور [illegible] بہت شہرت ہوئی تھی۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: روایات سر الشہادتین کی جن کو بلا سند نقل فرمایا ہے، نہ بندہ کے پاس وہ کتب ہیں، جو روایت کی تحقیق کر سکوں ورنہ دیگر کتب سے ان کی تحقیق۔ بظاہر نقل شاہ صاحب کی بعد وثوق کے ہے، اگر ضعف ہیں تو تعدد طرق جبر ضعف ہو گیا ہو گا، بندہ کو تحقیق ان کی نہیں۔ فقط (۱) (مجموعہ کلاں ص ۲۶)

(۳۹) حضرت علیؓ کی تلوار کہاں گئی؟ **سوال:** ذوالفقار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کیا ہوئی اور کس کے پاس رہی؟

جواب: ہزار ہا اشیا فنا ہوئیں، گم ہوئیں، کیا خبر کہاں گئی، خود حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی فنا ہو کر چھپ گئے۔ فقط

(مدیث خاص ص ۱۸)

مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیت

(۴۰) مرزا قادیانی کا مثیل عیسیٰ علیہ السلام ہونے کا عقیدہ فاسد اور سلف وخلف کے خلاف ہے۔ (۲)

مولوی غلام احمد صاحب قادیانی کی فتح الاسلام (۳) بندہ نے بھی دیکھی، اجمالاً ان کو جو اوں گمان تجدید ہوا ہے یہ اس کا ہی ضمیمہ ہے، کہ اب ان کے تخیلہ میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ مثیل عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔ اس باب میں بندہ یہ گمان کرتا ہے کہ دنیا طلبی تو ان کو مقصود نہیں، بلکہ ایک خود پسندی ان کے تخیلہ میں بوجہ صلاحیت قائم ہوئی تھی، اب یہ خیالات بڑھتے چلے جاتے ہیں، اور اس کو وہ دین و تائید دین اور اپنے کمالات جانتے ہیں، اس میں مجبور ہیں۔ اس مثیل عیسیٰ علیہ السلام ہونے کو، اور نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دجال کی روایات کے حقیقی معنی کے انکار کو، چند جگہ سے جو بندہ سے استفسار کیا گیا، تو بندہ نے یہ لکھا ہے کہ یہ عقیدہ فاسد وخطا خلاف جملہ سلف وخلف کے ہے، ان کو مالیخولیا ہو گیا ہے کہ خلاف عقل کے ایسی بات لکھتے ہیں کہ،

---

(۱) یہ تمام روایات موضوعات قبیل سے ہیں، مشتبہ، کمزور اور حد درجہ کی ضعیف تو ان میں سے ہر ایک ہے تفصیلات کا یہ موقع نہیں۔ یہ انتہائی تعجب ہے کہ شاہ عبد العزیز کے حوالہ سے یہ چیزیں نقل کی گئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ... روایتیں موضوع اور پایہ اعتبار سے ساقط ہیں ... حضرت شاہ ولی اللہ کے خاندان کے ... کتاب یا تالیف میں نقل فرمائیں ... کتاب میں یا تو الحاق ہوئے ہیں یا اس کا حضرت شاہ عبد العزیز سے انتساب صحیح نہیں۔ (نور)

(۲) مرزا غلام احمد قادیانی حضرت گنگوہی قدس سرہ کا معاصر تھا، حضرت کی ولادت وفات کی تاریخیں یہ ہیں ولادت ۱۸۲۹ء وفات ۱۹۰۵ء اور قادیانی ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا ۱۹۰۸ء میں مرا ... قادیانی کی گمراہی بتدریج بڑھی ہے، حضرت کو جوں جوں اس کے احوال کا علم ہوتا رہا، حضرت نے فتاوی اور تحریرات میں شدت کی راہ، حضرت کی تحریرات کے مضامین مختلف ہونے کا یہی سبب ہے۔ (نور)

(۳) مرزا قادیانی کی تالیف فتح اسلام پہلی بار جمادی الاول سنہ ۱۳۰۸ میں چھپی تھی۔ [دسمبر ۱۸۹۰ء جنوری ۱۸۹۱ء] (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴) نزول عیسیٰ علیہ السلام کا انکار عقیدہ ختم نبوت کا مسئلہ ہے

[illegible]

اولاً [illegible]

ثانیاً [illegible]

ثالثاً [illegible]

رابعاً [illegible]

[illegible]

(۲۲) مرزا غلام احمد جو بشارت عیسیٰ و مہدی کو

اپنے پر منطبق کرتے ہیں مردود کرنے کے لائق ہیں۔

(۲۳) مرزا غلام احمد کا خیال القائے شیطانی ہے

(۳۳) مرزا حدیث شریف کے مطابق ایک کذاب ودجال پیدا ہوا ہے

[illegible]

۲۷ ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ

مرزا قادیانی اور قادیانیت کے متعلق علمائے دیوبند کے فتاوی

(الف) فتوی حضرت مولانا خلیل احمد انبیٹھوی

حامداً ومصلیاً [illegible]

[illegible]

(ب) فتوی مولانا مفتی عزیز الرحمن دیوبندی

حامداً [illegible] ومصلیاً علی رسولہ سیدنا محمد [illegible] وآلہ وصحبہ [illegible]

[illegible]

اهتدی، ومن اخطأ طريقهم غوی وردی، وبعد فان ما اعتقده القادیانی واتباعه إلحاد بلامراء وإبطال للشريعة المستقيمة البيضاء، ليس له فيه شاهد من الكتاب وسنة النبی المستطاب، والله تعالیٰ أعلم وعلمهٗ أحكم.

بعد حمد وصلوٰۃ...... قادیانی اور اس کے پیرو جو اعتقاد رکھتے ہیں، وہ بلاشک الحاد ہے، اور شریعت کا ابطال ہے۔ اس اعتقاد پر کتاب وسنت کی شہادت پائی نہیں جاتی۔ کتبہ عزیز الرحمٰن دیوبندی

(ج) فتویٰ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی: الأمور المنسوبة إلی المرزا هدانا الله وإیاه، لاشک أنها منبوذة بنصوص الدّين ومردودة بإجماع المسلمين. وجملة هذه الأقوال معتزلة عن الطّریق المستقیم، أي اعتزال لایجتری علیه إلاّ جاهلٌ غويّ، ولایعتقد علیه إلاّ ضالٌّ شقيّ. والله سبحانهٗ وليّ الرّشاد وأعلم بحال العباد.

جن مسائل کو قادیانی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، ان کو بلاشک نصوص قرآن وحدیث پھینک رہی ہیں، یعنی رد کر رہی ہیں اور وہ باجماع مسلمین مردود ہیں۔ راہ راست سے ایسے برکنار ہیں، کہ کوئی شخص بجز جاہل اور گمراہ کے ان پر جرأت نہیں کر سکتا، اور ان کا معتقد نہیں ہو سکتا۔ العبد محمود دیوبندی معروف مولوی محمود حسن صاحب

فتوی حضرت مولانا گنگوہیؒ

(۴۵) مرزا قادیانی منجملہ دجالوں کذابوں میں یہ جواب صحیح ہے،(۱) **مرزا غلام احمد قادیانی، بوجہ ان سے ہے اس کے ماننے والے بھی ایسے ہی ہیں:** تاویلات فاسدہ اور ہفوات باطلہ کے، منجملہ دجالوں کذابوں کے، خارج از طریقہ اہل سنت وداخل زمرۂ اہل اہواء ہے، اور اس کے اتباع بھی مثل اس کے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

العبد رشید احمد گنگوہی مہر: [رشید احمد] (۲)

(۴۶) مرزا قادیانی ضال ومضل ہے: مرزا غلام احمد قادیانی کے کلمات ودعاوی، جہاں تک مجھے معلوم ہوئے، بیشک موجب فسق ہیں، اور وہ قطعاً فاسق وضال ومضل اور داخل، فرقہائے مبتدعہ واہل ہوا ہے۔ اس سے

(۱) یہ جواب یعنی فتاویٰ علماء دیوبند جو نمبر: ۴۸ کے بعد درج کئے گئے ہیں۔

(۲) یہ فتوے مجملہ اور فتاوی کے، اہل حدیث عالم مولانا محمد حسین بٹالوی کے رسالہ، ماہ نامہ اشاعت السنہ، بٹالہ ضلع گورداسپور، کی اس خاص اشاعت میں چھپے تھے، جو تیرہویں جلد کے چار سے سات اور بارہ تیرہ نمبر شمارہ پر مشتمل ہے۔ مطبوعہ سنہ ۸ ۔ ۱۳۰۷ھ مطابق سنہ ۱۸۹۱ء ص: ۲-۳۷ [نور]

[illegible]

نذر ومنت کے احکام

(۴۷) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی نذر ماننا؟ **مسئلہ** [illegible]

[illegible] میں مرقوم ہے

اعلم أن النذر الذي يقع للأموات من أكثر العوام وما يؤخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها إلى ضرائح الأولياء تقربا إليهم فهو بالإجماع باطل وحرام انتهى (۲)

[illegible]

فهذا النذر باطل بالإجماع لوجوه منها أنه نذر لمخلوق والنذر لمخلوق لا يجوز لأنه عبادة والعبادة لا تكون لمخلوق انتهى (۳)

[illegible]

[illegible]

(۴۸) نذر مانی ہوئی چیز پر کس کا حق ہے؟

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

(۴۹) غیر اللہ کے نام سے جانور پالنا؟

مسئلہ: [illegible]

حرمت پر علماء کا اجماع ہو چکا ہے، اور تفسیر کبیر میں مرقوم ہے

قال العلماء لو أنّ مسلماً ذبح ذبيحة، وقصد بذبحها التقرب الى غير الله تعالى صار مرتداً، وذبيحته ذبيحة مرتد (۱)

ترجمہ: اگر کوئی مسلمان کوئی جانور ذبح کرے اور اس کے ذبح کرنے سے مقصود تقرب غیر خدا تعالیٰ ہو تو وہ شخص اس فعل سے مرتد ہو جاتا ہے اور اس کا ذبیحہ گویا مرتد کا ذبیحہ ہوتا ہے۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہو گیا کہ جو ذبیحہ بہ نیت تقرب الی غیر اللہ تعالیٰ ذبح کیا جاوے وہ حرام ہوتا ہے اور کرنے والا کافر و مرتد ہو جاتا ہے۔ درمختار میں مذکور ہے

ذبح لقدوم أمير و نحوه من العظماء يحرم، لأنه أهل به لغير الله تعالى ولو ذكر اسم الله تعالى، وهل يكفر؟ قولان. في أنه يكره ولا يكفر، لأنا لا نسيئ الظن بالمسلم أنه يتقرب إلى الآدمي بهذا النحر ونحوه في شرح الوهبانية عن الذخيرة (۲)

ترجمہ: جو جانور وقت قدوم کسی امیر وغیرہ کے، بہ نیت تقرب نہ بقصد دعوت، ذبح کیا جاوے، وہ حرام ہو جاتا ہے اس واسطے کہ یہ ذبح کیا گیا ہے واسطے غیر خدا تعالیٰ کے، اگرچہ وقت ذبح کے نام خدا کا ذکر کیا گیا ہو۔ آیا یہ شخص اس فعل سے کافر ہوتا ہے یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں۔ بعض کا یہ قول ہے کہ یہ فعل حرام ہے اور کفر نہیں، اس واسطے کہ ہم بدگمانی نہیں کرتے کہ مسلمان کو ذبح کرنے میں نیت تقرب کی آدمی کی ہو، اور اسی طرح شرح وہبانیہ میں منقول ہے ذخیرہ سے۔

---

(۱) تفسیر کبیر [illegible]

(۲) [illegible] الشامی ص ۳۰۹ ج ۵، کتاب الذبائح [illegible]

[illegible] فذبح لقدوم الأمير ونحوه [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

اولیائے کرام حق تعالیٰ کے سامنے بے بس اور مجبور محض ہیں

(۵۰) [illegible] حق تعالیٰ [illegible] بے بس اور مجبور محض ہیں [illegible]

[illegible] ان کو تصرف [illegible] مختار محض [illegible] اور سخت گمراہی ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

[illegible] بسبب [illegible] وهو [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مذکورہ سوال اور حضرت مولانا کے جواب کی تصدیق پر مبنی تحریر

جناب مولوی محمد حسین صاحب فقیر [مفتی دہلوی] ما اجابه ( ) الحضرة المجيب الذى أحد من الشريعة الحظ الأوفى و شرب من رحيق الحقيقة كل كاس أصفى، قائد المرشدين وشائد معالم الطريقة وكسا تابعيه من حلل أنوار الحقيقة، نائب رسول الله الأحد، مولانا المولوى الحاجى الحافظ الأورع رشيد احمد ادامه الله الصمد فهو حق أحق بالاتباع و اولى، لأن الحق يعلو ولا يعلى ولا شك في كفر هذا الدجال الكذاب المشرك المبتدع الذى هذه عقائده فيا أيها الناس دلائل الحق قد جاء كم موعظة من ربكم فمن اهتدى فإنما يهتدي لنفسه ومن ضل فإنما يضل عليها، ولعمرى قد استطار الشر، وتزايد الضرر، وظهر الكفر والارتداد والبدع والمنكرات والسيئات فى قالب البر والخير و التصوف والحسنات والعادات، ومن يضلل الله فما له من هاد، ومتى قضى الله أمرا فما له من راد، فادرى المرتد أن اولئك السابقين المقربين السابقون الأولون وأن هؤلاء الأوباش الدين

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

هذه عقائد هم لئامٌ أرذلون، كلَ من حاذ التّوحيد والسنّة وصدف عنهاانحرف، ولا يعدل عنها إلاّ من نور بصيرته انكسف؛ فجزى اللّٰه المجيب راذالكفر خير الجزاء عن جميع المسلمين بجاد سيد المرسلين عليه الصلوٰة والسّلام.

حرره الفقير محمد حسين الدهلوى

نوٹ: عربی عبارت اوراس کا ترجمہ دونوں مولانا محمد حسین فقیر کی تحریرِ یادگار ہیں۔ اگر چہ ترجمہ میں بعض فروگذاشتیں اور چند اضافے بھی ہیں، مگر ان سے کوئی خاص مسئلہ وابستہ نہیں، اور ترجمہ بھی خود عربی لکھنے والے کا ہے، اس لئے اس میں تصحیح وترمیم نہیں کی گئی۔ العبدنورالحسن راشد کاندھلوی

(۵۱) تحریر جناب مولوی ابومحمد عبدالحق صاحب (صاحب تفسیر حقانی) أقول وباللّٰه التوفيق!

یہ شخص در پردہ اولیاء اللہ (رحمہم اللہ) کا دشمن ہے اور غالباً یہ رافضی ہے، اسلئے کہ ایسے ویسے واہی تباہی قصص وہی بیان کیا کرتے ہیں۔ مثلاً پہلی روایت میں یہ حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ کی توہین کرتا ہے، کہ وہ معاذ اللہ ایسے گستاخ اور خدا تعالیٰ کو ایک معمولی شخص سے بھی محتاج اور عاجز سمجھتے تھے، یعنی تو کیا دے سکتا ہے اور تیرے پاس کیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَفَرَءَیۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (۱) جن لوگوں کی حقیقی خدا تک رسائی نہیں وہ اپنے قیاس باطل سے خدا تعالیٰ کو بھی دنیا کے معمولی آدمیوں کی طرح سمجھتے ہیں۔ مگر جس نے حقیقی خدا تعالیٰ کا جلال دیکھا ہے وہ تو کیا، آسمان کے ملائکہ مقربین بھی دہشت کے مارے سرنہیں اٹھا سکتے ہیں قال اللّٰه تعالیٰ: حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنۡ قُلُوۡبِهِمۡ الآية (۲) تو اس جاہل کے نزدیک۔ حضرت بایزید گویا ایک ایسے ہی معمولی جاہل اور وہم پرست تھے۔ پھر اس کے نزدیک جاہل اور مبطل شریعت بھی تھے۔ کیونکہ شہادت کو امام حسین پر ختم کر کے اوروں کو امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوات والسلام میں سے ان اوصاف سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ پھر اس کے نزدیک نہ حضرت علی سخی تھے، نہ حضرت ابوبکر شجاع تھے، نہ حضرت عمر سخی تھے، نہ شجاع، نہ بعد کے ائمہ اہل بیت علیہم الرحمہ ان اوصاف سے متصف تھے، اور اس جاہل کو یہ معلوم نہیں کہ بایزید بسطامیؒ پہلے تھے یا حضرت عبدالقادر جیلانی قدس سرہ۔

دوسری حکایت میں اس کی غرض حضرت عثمان ہارونی اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی (رحمہما اللہ) کی توہین ہے، کہ

---

(۱) سورۃ الجاثیہ، آیت: ۲۳۔ بھلا دیکھ تو جس نے ٹھہرا لیا اپنا حاکم اپنی خواہش کو (ترجمہ شیخ الہند)

(۲) سورۃ سبا، آیت: ۲۳۔ یہاں تک کہ جب گھبراہٹ دور ہو جائے ان کے دل سے (ترجمہ شیخ الہند)

toobaa-elibrary.blogspot.com

خواجہ کے پیر ایسے بے دین اور کافر اور بدیقین اور خدا کے دشمن تھے۔ معاذ اللہ! عارفین الٰہی درحقیقت بل تصوف ان خرافات سے کوسوں دور ہیں۔ ایسا شخص بدمذہب، بے دین، جاہل، اولیاء اللہ کا دشمن ہے۔ اس شیطان مجسم سے دور بھاگنا چاہئے۔ اس کو تصوف و طریقت سے مس بھی نہیں۔ علم کلام کی کتابوں میں علمائے اسلام اور حضرات صوفیہ کرام حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت عبدالقادر جیلانی نے تصریح فرمادی ہے کہ یہ کلمات کفر ہیں، اور یہ شخص شیطان ہے۔ ابو محمد عبدالحق

جواب مولانا رشید احمد صاحب کا صحیح ہے۔ محمد مرسلین مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی (نقل مہر) محمد مرسلین

واقعی جو جواب مولانا سلمہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے حق ہے، اس سے تجاوز نہ چاہئے اور وہ واعظ خود گمراہ اور لوگوں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

محمد کرامت اللہ عفا اللہ عنہ

فی الواقع اس شخص کے دجال ہونے میں کوئی شبہ نہیں، حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرب قیامت میں بہت سے دجال کذاب ہوں گے، یعنی علاوہ بڑے دجال کے۔ سو مراد اس سے ایسے ہی لوگ ہیں، غرض اس شخص کو مسلمان سمجھنا جائز نہ اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرنا جائز۔ اور پیر یا امام بنانا تو بڑی بات ہے، وہ کیسے جائز ہوگا۔ غرض جو لوگ غلطی سے اس کے دام میں آگئے ہیں، ان پر واجب ہے کہ توبہ کریں اور بیعت فسخ کردیں، ورنہ قیامت میں اس شخص کے زمرہ میں شمار ہوں گے۔ المرء مع من احب (۱) کتبہ حقر اشرف علی عفی عنہ (۲)

مجیب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو جواب دیا ہے وہ صحیح ہے، مسلمانوں کو ایسے عقیدے اور کفریات سے بچنا واجب ہے، اور نادانی اور کم فہمی کے سبب ان سے جو امر (۳) وقوع میں آیا، اس سے توبہ کرنا چاہئے، ورنہ ان کے لئے نتیجہ برا ہوگا۔ خلاف خدا اور رسول ہے۔

فتح محمد تھانوی

الأجوبة كلها صحيحة — محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ، مدرس مدرسہ عربیہ [گنبدان] پانی پت

الجواب صحيح — محمد جمیل اللہ مدرس مدرسہ عربیہ پانی پت

الجواب صحيح والرأي نجيح — محمد ابراہیم پانی پتی عفا اللہ عنہ، مدرس مدرسہ عربیہ [گنبدان] پانی پت

فی الواقع ایسے شخص کے کفر میں کچھ کلام نہیں، واللہ اعلم بالصواب۔ محمد عبدالحق سلامت آبادی

---

(۱) متفق علیہ عن ابن مسعودؓ بخاری کتاب الادب، باب علامة حب اللہ عز وجل، رقم الحدیث ۶۱۶۸ ج ۳ جزء ۸ ص ۳۳ مکتبة الریاض ۱۴۰۳ھ؛ [صحیح مسلم] ج ۲ ص ۹۹۱ رقم الحدیث ۶۹۲۹ [مراد آباد ۱۳۰۵ھ] ... صحیح مسلم، کتاب البر والصلة ... ج ۲ ص ... رقم الحدیث ۲۶۴۰ ... ابو قتیبہ نظر محمد الفاریابی دار طیبہ الریاض ۱۴۲۷ھ ... ص ۳۳۲ مکتبہ مجتبائی دہلی ... مشکوٰة، کتاب الادب، باب الحب فی اللہ ومن اللہ، ج ۲ ص ۸۶۴ رقم الحدیث ۵۰۰۸ ... باب مذکور ص ۴۲۶ عکس صح مطابع رشیدیہ دہلی ۱۳۰۵ھ۔ [illegible]

(۲) یعنی [حضرت مولانا] محمد اشرف علی صاحب تھانوی (وفات ۱۳۶۲ھ=۱۹۴۳ء) [illegible]

(۳) یعنی ... [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

جس قدر زمانہ سرور کائنات (علیہ الصلوات والسلام) سے بعد ہوتا جاتا ہے، ایسے ایسے فتنہ انداز دین میں ظاہر ہوتے جاتے ہیں: اَلَا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكَافِرِيْنَ ٥(١) علاوہ اس کے مولانا روم علیہ الرحمہ اپنی مثنوی میں عام امت محمدیہ کو کس طرح سے آگاہ فرماتے ہیں:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　　پس بہر دستے نباید داد دست

یہ شخص قطعی کافر ہے۔ معاذ اللہ من ذالک واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حررہ احقر العباد رحیم بخش پانی پتی عفی عنہ

جوابات مندرجہ بالا سب صحیح ہیں، عوام الناس کو ایسے بے ادبوں اور جاہلوں کی صحبت سے بھی گریز کرنا واجب ہے، چہ جائیکہ ان سے بیعت کرنی اور ان کو اپنا مرشد بنانا۔ یہ لوگ ضال مضل رخنہ انداز شریعت مصطفویہ علی صاحبھا ألف ألف تحیۃ ہیں، ان سے گریز واجب ہے اور اس قسم کے عقائد عین کفر کے عقائد ہیں، مسلمانوں کے ایسے مضمون کے اقوال سننا بھی نہیں جائز، جس نے ایسے شخص سے بیعت کی ہے، اس کو بموجب ارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب مدظلہ فسخ بیعت اور توبہ کرنی چاہئے۔ واللہ یھدی من یشآء الی صراط مستقیم

کتب العبد المذنب عبد السلام عفی عنہ الأنصاری پانی پتی ۱۵/ربیع الثانی ۱۳۲۰ھ

الجواب صحیح والمجیب نجیح . بندہ ضیاء الحق عفا اللہ عنہ

قد أصاب من أجاب. واللہ ھو الموفق للصواب . محمد فضل الرحمان عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ عربیہ کرنال

تحریر حبر نبیل، فاضل جلیل، حقائق آگاہ، جناب مولانا مولوی عبد اللہ شاہ صاحب جلال آبادی، ثم الکرنالی

بسم اللہ الرحمان الرحیم

حامداً و مصلیاً !اقول وبا للہ التوفیق. اس جاہل واعظ نے سخت دلیری کی، اول اللہ تعالیٰ شانہ کی توہین کی، دوم بزرگان دین کے کلام کے غلط معنی بیان کئے، سوم پیشوایانِ دین کو تہمت لگائی، چہارم اُن کو دین کا اہانت کرنے والا ثابت کیا، پنجم جھوٹ اس قدر بولا کہ کسی طرح احتمال صدق کا نہیں رکھتا، ششم مسلمانوں کو فتنہ میں ڈالا، ہفتم علماء وصلحاء زمانہ اُس کے کفر پر متفق القول ہیں اور اُس کی بیعت توڑ ڈالنے کو واجب لکھتے ہیں، ہشتم عقل سلیم اس کے اقوال کو تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے، پھر بھی نادان اور سادہ لوح مسلمان اُس کی اتباع اور تقلید کا دم بھریں تو تعجب ہے، معلوم نہیں

(١) سورۂ توبہ آیت: ۴۹ سنتا ہے وہ تو گمراہی میں پڑ چکے ہیں اور بیشک دوزخ گھیر رہی ہے کافروں کو۔ (ترجمہ شیخ الہند)

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

امر اول [illegible]

[illegible] تعالی [illegible] عن ذلک علواً کبیرا

امر دوم [illegible] کا مطلب [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] اس شعر کا مطلب [illegible]

[illegible] بھی ہیں (۱)

امر سوم [illegible] شعر کا مطلب بیان [illegible] سے تجلی [illegible]

[illegible] میں چلے گئے [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ [illegible]

چشتی [illegible] علیہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں

امر چہارم [illegible]

قصے [illegible]

---

(۱) [illegible]

[illegible]

امر ہفتم [illegible]

[illegible] رسول اللہ وخاتم النبیین [illegible]

[illegible] تعالیٰ کی عاجزی ثابت کرتا ہے۔ [illegible]

امر ہشتم [illegible]

[illegible]

امر نہم [illegible]

امر دہم [illegible]

[illegible] بعد یؤمنون (۲) [illegible]

[illegible]

[illegible] و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

[illegible]

[illegible]

(۵۲) صریر[1] افضل از جریر[2] برخاستہ از قلم معجز رقم مقبول بارگاہ رب کریم جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب کرنالی ادامہ اللہ تعالیٰ

حضرت مولانا مجیب (جناب مولوی رشید احمد صاحب عمت فیوضہم وبرکاتہم ودام ظلہم) نے اور دیگر علماء نے جو کچھ ارقام فرمایا ہے، احقر نے وہ سب دیکھا، حق اور لائق اتباع ہے۔ سوال کو بھی میں بوجہ اپنی ذاتی واقفیت کے بے کم وکاست صحیح اور درست پاتا ہوں، واعظ مسئول عنہ کے وہی اقوال درج سوال ہیں، جو تواتر اور شہرت کے طور پر اس کے ایام وعظ میں، میرے پاس پہنچے تھے اور بعض وہ اقوال ہیں، جو میرے مکان کے قریب محلہ قصابان میں، اس نے وعظ کے اندر کہے، اور میں نے اپنے گھر بیٹھے ہوئے سنے، ہم نے پیغام دیا کہ گفتگو کرلو، احقاق حق ہوجاوے۔ اُس نے اپنے فقیر ہونے کا عذر اور بہانہ کرکے گفتگو سے انکار کردیا، والی اللہ المشتکی (۳)

فی الواقع اس شخص کے اقوال باطلہ، کفار امم سابقہ اور مشرکین عرب سے بھی بڑھ چڑھ کر ہیں۔ وہ اپنے باطل معبودوں کی ذات یا صفات کو، خداوند تعالیٰ کی ذات وصفات پر غالب نہیں کہتے تھے اور خدا تعالیٰ کو کسی سے (نہ بوجہ تعشق نہ بوجہ عجز وعدم قدرت) کسی طرح پر بھی دبنے والا، لاجواب ہونے والا نہیں جانتے تھے۔ اس پر بھی ان کے عقاید باطلہ اور اقوال فاسدہ کو (جو اس شخص کے عقاید اور اقوال سے کمتر باطل اور فاسد تھے) مٹانے کے لئے، حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام مبعوث فرمائے، آسمانی کتابیں نازل کیں، جملہ کتب سماوی اور شریعتیں حضرت خداوند تعالیٰ کے جلال اور قہر اور غضب اور قدرت کے سامنے، جمیع مخلوقات کا (جس میں تمام ملائک اور انبیاء اور اولیاء بھی شامل ہیں) عاجز اور ناتواں اور جملہ صفت یعنی سمع، بصر، قدرت، علم وغیرہ وغیرہ میں مغلوب، بلکہ کالعدم یکسر ہونا ظاہر کررہے ہیں۔ ان جہلاء نے خالق اور مخلوق، خدا اور بندہ، واجب اور ممکن میں کچھ بھی فرق نہیں سمجھ، ذات وصفات خداوندی واجب اور قدیم اور تمام مخلوق، اپنی ذات وصفات میں ممکن اور حادث، بلکہ مخلوق کی صفت کو صفت خداوندی کے ساتھ سوائے مشارکت اسمی کے اور کچھ بھی مشارکت اور مجانست نہیں ہے سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰالٰی عَمَّا یَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا کَبِیْرًا۔ (۴)

---

(۱) صریر آواز قلم کہ بوقت نوشتن برخیزد۔ [از مرتب فتویٰ مذکور]

(۲) جریر نام فصیح الشعرائے عرب۔ [از مرتب فتویٰ مذکور]

(۳) یعنی اللہ تعالیٰ ہی سے شکایت ہے۔ [از مرتب فتویٰ مذکور]

(۴) سورۂ بنی اسرائیل آیت ۴۳۔ ترجمہ: وہ پاک ہے اور برتر ہے ان کی باتوں سے بے نہایت۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تمام مسلمانوں کا (جس میں اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام بھی شامل ہیں) یہی عقیدہ ہمیشہ رہا، اور ہمیشہ تا قیامت تک رہے گا اور یہی عقیدہ فارق ہے درمیان کفر اور اسلام کے اور فارق ہے درمیان خدا کے دوستوں اور دشمنوں کے، اور نیز یہ عقیدہ مسلمانوں کا ہے کہ کوئی ولی کسی نبی کے رتبہ کو نہیں پہنچا ور نہ پہنچ سکتا ہے۔ تمام اولیائے امت کو جس قدر قرب خداوندی نصیب ہوا، وہ سب بذریعہ اتباع شریعت اور برکت نقش برداری حضرت سرور عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے نصیب ہوا۔ جملہ اولیاء اللہ آداب شرعیہ کے ساتھ متادب رہے، اور اسی پر ان کا خاتمہ ہوا، (اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنی رحمت فرمائے اور ہم کو اُن کا اتباع نصیب کرے آمین)۔

جس نے مندرجہ بالا عقاید کے خلاف کچھ کہا یا مانا، وہ اسلام سے خارج ہوا اور کفر میں داخل ہوا، یہ امور بھی ضروریات دین سے ہیں اور ضروریات دین کا انکار کفر ہے، ایسا ہی فقہ اور عقاید کی کتابوں میں ہے۔ جس شخص کے اقوال درج سوال ہیں، وہ علوم دینی سے تو بے بہرہ تھا ہی، مگر معلوم ہوا کہ اس نے اولیاء اللہ کے حالات اور سوانح عمری کی کتابیں بھی نہیں دیکھی ہیں، تذکرۂ مشائخ کی اور سیر و تواریخ کی متعدد کتابیں اس وقت میرے روبرو رکھی ہیں، منجملہ ان قصوں اور کہانیوں کے کسی کتاب میں ایک کی بھی، کچھ اصل یا نقل موجود نہیں ہے، اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ جاہل کسی اور بھی معتبر کتاب میں نہیں دکھلا سکتا۔ ظاہرا اس کے ان قصے کہانیوں کے گھڑنے سے غرض، مریدوں پر اپنا سکہ بٹھانا ہے، کہ ہم نے ایسے ذرو دو کارخانہ خدائی میں ہمارا ایسا دخل و رسوخ سمجھو، اور ہماری کسی حالت اور ہمارے کسی عمل پر گرفت نہ سمجھو۔

بعید نہیں کہ یہ شخص (جیسا کہ مولوی عبد الحق صاحب نے لکھا ہے) رافضی غالی ہو، مگر ہم نے جہاں تک تحقیق کیا، اس زمانہ میں اس خیال کے شیعہ نہیں ہیں اور نہ ان کی یہ عادت ہے البتہ اس قسم کی چالاکیاں مشن کے عیسائیوں میں پائی جاتی ہیں، عجب نہیں ہے کہ وہ شخص عیسائی ہو یا یہودی ہو اور اس نے مسلمانوں کو فتنہ میں ڈالنے کو یہ شیوہ اختیار کیا ہو۔ واللہ اعلم

اگرچہ ہم کو نقل آیات اور بسط روایت کی کچھ ضرورت نہیں ہے، کیونکہ جس کو ایمان ہو اور اسلام سے کچھ بھی بہرہ حاصل ہے وہ ان اقوال اور عقاید کے بطلان میں اور ایسے شخص کے کفر اور گمراہی میں، اور اس کی صحبت اور بیعت کے حرام اور اس کے ذبیحہ کے مردار ہونے میں، کچھ بھی شک اور شبہ نہیں کرسکتا۔ بہت مجھ کو حضرت بایزید بسطامی اور سیدنا محبوب سبحانی اور حضرت خواجہ عثمان ہارونی اور خواجہ معین الدین چشتی (قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم) کے چند اقوال اور احوال (برخلاف بیان اس بدنام کنندۂ نکونامے چندے) لکھ دینے مناسب معلوم ہوتے ہیں، تاکہ عوام پر بخوبی واضح ہو جاوے کہ یہ سب بزرگان قصوں سے جو درج سوال ہیں، بالکل مبرا ہیں، اور اُن کی شان اس سے منزہ ہے اور اس واعظ کی بیان کردہ حکایات سراسر جھوٹ اور ان بزرگوں پر صریح تہمت ہیں۔

امام شعرانی (رحمہ اللہ تعالیٰ) لواقح الانوار میں، بذیل تذکرۂ حضرت بایزید بسطامی (قدس سرہ العزیز) آنجناب کا قول نقل

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے ایک رات محراب میں اپنا پاؤں پھیلایا تھا، ہاتف نے آواز دی کہ جو شخص بادشاہوں کے پاس بیٹھے، اُس کو حسنِ ادب سے بیٹھنا چاہئے۔

آپ نے انتہاء مدارج میں دعا کی کہ الٰہی مجھ کو اب تک تیرے قرب کی راہ نہیں ملی، کیا کروں، حکم ہو کہ تیرے تمام قبض کی کشائش، جملہ مشکلات کا حل، دوری اور مجبوری سے خلاص، صرف ہمارے حبیب محمد مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام کی متابعت میں ہے، ان کے قدموں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ کر اور اُن کی پیروی پر مداومت رکھ۔

دائج میں حضرت محبوب سبحانی سیدی عبدالقادر جیلانی غوث اعظم (قدس سرہ) کے حال میں لکھا ہے کہ آپ اپنے مدرسہ میں صبح وشام علوم تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، نحو پڑھاتے اور فتوے دیتے تھے، وعظ وضع وحسا طریقہ توحید پر ورظاہر وباطن حقیقت شرع شریف پر، آپ فرماتے تھے اتبعوا ولا تبتدعوا واطیعوا ولا تفرقوا یعنی اتباع شریعت کا کرو، بدعت نہ کرو، اطاعت کرو، تفرقہ نہ کرو۔ (۱) اور فرماتے تھے جب تو اپنے دل میں کسی شخص کا بغض یا حب پاوے، تو اُس کے افعال کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلعم پر عرض کر، اگر وہ افعال کتاب اور سنت میں محبوب ہوں، تو اس شخص کو دوست رکھ اور اگر مکروہ ہوں تو مکروہ رکھ تاکہ تو کسی کو اپنی نفسانی خواہش سے مبغوض یا محبوب نہ رکھے، قال اللّٰہ تعالٰی ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللّٰہ (۲) اور کسی شخص کو نہ چھوڑ مگر واسطے اللہ کے، یعنی جب کہ تو اُس کو کسی کبیرہ کا مرتکب، یا کسی صغیرہ پر مصر دیکھے۔ اور فرمایا ہر حقیقت جس کی شہادت شریعت نہ دے، باطل ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) محدث دہلوی نے اخبار الاخیار میں، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (قدس سرہ) کی کتاب دلیل العارفین سے نقل کیا ہے، کہ خواجہ معین الدین چشتی (قدس سرہ) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی کی زبان مبارک سے سنا ہے کہ، خدا تعالیٰ کے ایسے ایسے دوست ہیں کہ اگر وہ تھوڑی دیر بھی دنیا میں خدا تعالیٰ سے محجوب رہیں، تو نیست ونابود ہو جاویں۔ (۳)

مسلمانو! سوچو، سمجھو، کہ ان سچے قصوں سے حضرت بایزید بسطامی کا کس قدر متادب بآداب شریعت ہونا ثابت ہوتا ہے۔

حافظ علم وادب ورز کہ مجلس شاہ ہر کرا نیست ادب لائق صحبت نیست (۴)

---

(۱) ترجمہ صاحب شریعت ۔ یہ روایت مذکورہ الفاظ میں مجھے نہیں ملی، اس کے قریب کے الفاظ پر مشتمل روایت یہ ہے: اتبعوا ولا تبتدعوا فقد کفیتم، رواہ الطبرانی فی الکبیر، عن عبد اللہ بن مسعود قال الہیثمی "ورجالہ رجال الصحیح"
(مجمع الزوائد باب الاقتداء بالسلف ص ۸ ج ۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۸ ھ) (نور)

(۲) سورۃ ص آیت ۲۶۔ ترجمہ: حق تعالیٰ نے فرمایا کہ خواہش نفسانی کی پیروی نہ کر کیونکہ خواہش کی پیروی تجھ کو اللہ کی راہ سے بہکا دیوے گی۔ ۱۲ منہ عفی عنہ

(۳) اخبار الاخیار، شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۲۰، دہلی (مطبع احمدی دہلی ۱۲۰۰ھ) [نور]

(۴) یہ شعر الفاظ کی کمی بیشی سے حافظ سے منسوب ہے، بعض نے کہا یہ دراصل سعدی کا ہے، دو مصرعوں کو ملا کر نیا شعر تیار کیا گیا ہے۔ نور

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور حضرت محبوب سبحانی پیران پیر (علیه الرحمة والغفران) کس قدر عالم معلم، بدعت شکن متبع سنت ثابت ہوئے۔

مپندار سعدی کہ راہِ صفا ۔ تواں رفت جز بر پئے مصطفیٰ
خلاف پیمبر کسے رہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید (۱)

اور حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے قول سے ثابت ہوا، کہ اس واعظ نے آنجناب کی شان پر کس قدر بہتان عظیم افترا کیا ہے، کہ وہ خدائے تعالیٰ سے روٹھ کر ایک عرصہ دراز تک بت خانہ میں گھنٹی بجاتے رہے، آنجناب تو ایک لمحہ کی بھی جدائی کو باعث ہلاکت فرمارہے ہیں۔ شیخ صاحب نے خواجہ معین الدین چشتی (قدس سرہ) کا قول لکھا ہے کہ محبت کی یہ نشانی ہے کہ تو مطیع ہووے اور اس بات سے ڈرتا رہے کہ کبھی مجھ کو دوست، اپنی درگاہ اور حضوری سے نکالدے، اور فرمایا، ہم سالہا اس کار (مجاہدہ اور حضوری) میں مجاور رہے، انجام کار ہیبت کے سوا اور کچھ ہم کو نصیب نہیں ہوا، آدمی منزل معرفت اور حضوری سے نزدیک نہیں ہوتا، مگر نماز میں فرمانبرداری کرنے سے، کیونکہ نماز مؤمنوں کی معراج ہے۔

کتاب سیر الاقطاب میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی (قدس سرہ) کے حال میں لکھا ہے کہ "آپ حافظ قرآن مجید تھے، دو ختم ہر روز کرتے تھے، ایک دن کو ایک رات کو، صائم الدہر، قائم اللیل تھے، ہمیشہ عشاء کی وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے۔" (۲)

ان حکایتوں سے کس قدر خواجہ معین الدین چشتی (قدس سرہ) کا، پابندِ اطاعتِ سنت، خائف عظمت وہیبت اور شان خداوندی سے دبے ہوئے رہنا، اولیاء کے علم کا علم خداوندی کے سامنے بے حقیقت اور نابود ہونا، نماز اور طاعت کی عظمت دل میں رکھنا ثابت ہوتا ہے۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی اور خواجہ معین الدین چشتی اور بابا فرید گنج شکر (قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم) کے دست مبارک پر لاکھوں کافر مسلمان ہوئے تھے۔ اگر ان حضرات کے عقاید، احوال، اقوال ایسے ہوتے جیسے کہ اس جاہل واعظ نے بیان کیے، تو ان حضرات کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ کسی کو مسلمان بناتے۔ اس شخص کے قول اور مسلک کے موافق تو اسلام اور کفر میں کچھ بھی فرق نہیں ہے اور اسلام کو کفر پر کچھ تفوق نہیں۔ نعوذ باللہ من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا. (۳)

---

(۱) بوستان سعدی حمد، ص: ۹ (نول کشور، کانپور۔ ۱۸۸۱ء) مگر اشعار کی یہ ترتیب درست نہیں، جو شعر پہلے درج ہے وہ بعد کا ہے اور بعد کا پہلے آنا چاہئے۔
ترجمۂ اشعار: جو شخص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ کے خلاف چلا وہ کبھی بھی صحیح راستہ پر نہ پہنچے گا۔ سعدی یہ نہ سمجھ کہ سچائی کی راہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کہیں اور بھی ہے۔

(۲) سیر الاقطاب مشائخ چشت کے احوال پر شیخ اللہ دیا چشتی کیرانوی کی تالیف ہے (مؤلفہ ۱۰۵۶ھ) مگر اس موقع پر سیر الاقطاب کا حوالہ لکھنے میں سہو ہوا۔ سیر الاقطاب [کے اردو ترجمہ، از محمد علی جویا، مطبوعہ منشی نول کشور پریس، لکھنؤ ۱۲۹۹ھ۔ ۱۸۸۲ء میں] حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے، اگرچہ ص: ۱۱۵ سے ص: ۱۲۸ تک واقعات درج ہیں، مگر اس میں یہ الفاظ یا اس مفہوم کی کوئی عبارت موجود نہیں [نور]

(۳) ترجمہ: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اپنے نفس کی شرارتوں سے اور اپنے عملوں کی برائیوں سے۔ ۱۲ منہ عفی عنہ

[illegible] خدا خواہیم توفیق ادب — بے ادب محروم شد از فضل رب

اسلام میں حفظ مراتب، بہت بڑی اور نہایت ضروری چیز ہے۔ ع

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

واللّٰه يهدى من يشاء إلىٰ صراطٍ مستقيم (۱) وصان اللّٰه تعالىٰ إيانا وإياه وإياكم من شر كل غبي وغوي وعن مخالفات الحق واليقين وآخر دعوانا أن الحمد للّٰه رب العالمين وصلى اللّٰه تعالى على خير خلقه سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه أجمعين۔

حرره العبد

المعتصم بحبل ربه الکریم محمد ابراہیم — محمد بن شیخ ابی العلی الحنفی القادری النقشبندی الکرنالی

هذه الأجوبة صحيحة ومنكره فضيح — ابوالقاسم سید احمد عفی عنہ دہلوی

أصاب من أجاب واللّٰه أعلم وعنده أم الكتاب — سید میران شاہ عفی عنہ مولوی مدرس دارالعلوم لکھنؤ

(حجۃ الاسلام۔ مرتبہ محمد عبدالحق کرنالی ص ۳ تا ص ۲۱ مطبع بلالی سٹیم، ساڈھورہ ۱۳۲۰ھ)

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو ندا کرنا اور کسی سے مدد چاہنا

(۵۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال پیش کیے جانا صحیح ہے مگر اس کی وجہ سے آپ کو ندا کرنا جائز نہیں:

سوال: اعمال امت کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر صبح وشام یا دوشنبہ پنجشنبہ کو پیش ہوتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اعمال امت کے فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش ہوتے ہیں۔(۲) بعض روایت میں صبح وشام کا

---

(۱) ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کو چاہے سیدھی راہ [illegible] (اس خط کے پڑھنے والوں) کو ہر ایک [illegible] اور [illegible] سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور درود ورحمت بھیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ کے اصحاب پر۔

(۲) [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمال پیش کیے جانے کی روایت، حکیم ترمذی سے سیوطی نے جامع صغیر میں نقل کی ہے حدیث نمبر ۳۳۱۶ کے الفاظ یہ ہیں: تعرض الأعمال يوم الاثنين والخميس على اللّٰه وتعرض على الأنبياء وعلى الآباء والأمهات يوم الجمعة، إلى آخر الحديث [illegible] (پیر اور جمعرات کو اللہ کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور انبیاء پر (ان کی امتوں کے) اور ماں باپ پر جمعہ کے دن پیش کیے جاتے ہیں [illegible] نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی چمک دمک میں اضافہ ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو [illegible] (فیض القدیر ۳/۲۵۱) اس کے علاوہ دوسری کوئی صحیح روایت نہیں ہے۔ (پالن پوری)

[illegible] کی معلومات کے لئے دیکھئے نوادر الفقہ [مجموعہ افادات حضرت الاستاذ حضرت مولانا محمد یونس صاحب جونپوری مدظلہم ودامت برکاتہم شیخ الحدیث، [illegible] ص ۹۰ تا ۱۹۲ طبع ۱۴۳۱ھ]

(نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

بھی ذکر ہے، مگر اس پیشی اعمال سے ندا کرنا آپ کو درست (معلوم) نہیں ہوتا، کہ مشابہت بشرک اور عوام کے عقیدہ کے افساد کا سبب ہے لہٰذا ناجائز ہے۔ علی ھٰذا دیگر امور کا خیال کرنا چاہئے، اجمالاً اشارہ عاقل کو کافی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الراجی رحمۃ اللہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں۔ص: ۱۴۴-۱۴۵)

(۵۴) بزرگوں کے نام سے حق تعالیٰ سے توسل جائز ہے:

سوال: خواندن سلسلہ نقشبندیہ باشد یا قادریہ یا سہروردیہ، جائز است، یا نہ؟ ہر چہ باشد مع دلیل، بیان وارقام فرمایند، تا اجر عند اللہ یابند۔ زیرا کہ بعض مولویان شرک گویند۔

ترجمہ: سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوں کا (شجرہ) پڑھنا چاہئے یا قادریہ یا سہروردیہ کا، جائز ہے یا نہیں ہے، جو کچھ (مسئلہ) ہو، دلیل کے ساتھ تحریر فرمائیں، تاکہ حق تعالیٰ سے اجر پائیں۔ یہ اسلئے کہ بعض مولویوں نے اس کو شرک کہا ہے۔

جواب: در سلسلہ خواندن جز ایں نیست کہ بوسیلہ اسماء بزرگان دعاء می کنند کقولھم: الٰہی بحرمت فلاں عاقبت بخیر گرداں، مثلاً۔ پس توسل باسماء مقبولان در دعاء چہ باک است؟

جواب: سلسلہ (شجرہ) پڑھنے میں اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے، کہ بزرگوں کے نام کے وسیلہ سے دعا کرتے ہیں، جیسے پڑھنے والوں کا کہنا: اے اللہ! بحرمت فلاں انجام بخیر فرما۔ یہ دعا بطور مثال ہے، پس دعا میں مقبول بندوں کے نام سے توسل کرنے میں کیا بات ہے۔

در حدیث است در دعاء صبح وشام:

أسئلک بنور وجھک و بحق السائلین علیک (الخ)(1) پس ہرگاہ کہ بحق السائلین سوال جائز شد، دیگر مقبولان را ذکر کردن چرا جائز نہ باشد؟

آرے لفظ حق بسبب شیوع عقیدہ رفضہ ومعتزلہ فقہاء مکروہ گفتہ اند، مگر لفظ بحرمت را کسے ناجائز نہ گفت، فقط۔ البتہ اسماء بزرگان مثل ذکر حق تعالیٰ کردن درست نیست، کما قالوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱) روایت کے الفاظ یہ ہیں: وعن ابی امامة الباهلی، قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصبح واذا امسىٰ دعا بهذا الدعاء اللهم انت احق من ذكر وأحق من عبد وانصر من ابتغى وأرأف من ملك وأجود من سئل وأوسع من اعطى، انت الملك لاشريك له والفرد لايهلك، كل شيْ هالك إلّا وجهك... وأنت الله الرؤف الرحيم أسألك بنور وجهك الذى أشرقت له السموات والأرض بكل حق هو لك وبحق السائلين عليك أن تقبلني فى هذه الغداة أوفى هذه العشية وأن تجيرني من النار بقدرتك. رواه الطبرانى وفيه فضال بن جبير وهو ضعيف، مجمع على ضعفه. مجمع الزوائد (۱۰/ ۱۱۷) [دار الکتب العلمیة بیروت] [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: (اے اللہ) میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کے [illegible] کے واسطے سے [illegible] جو آپ سے سوال کرتے ہیں۔

پس جب [illegible] حق [illegible] مقبول [illegible] کا [illegible] کرنا [illegible] ہوگا [illegible] شبہ اور معقد [illegible] عقیدہ [illegible] ہے اس کو وہ [illegible] ہے مگر لفظ [illegible] کسی سے بھی [illegible] کرنے [illegible] وقت تعالیٰ [illegible] طرح [illegible] (یہ حصہ) صحیح نہیں جیسے [illegible] ہے (تحت [illegible])

[illegible]

(۵۵) غیر اللہ سے مدد مانگنا یا دعا کرنا شرک ہے

سوال: ایک شخص [illegible] ما [illegible] یا علی یا محمد [illegible] آپ میری طرف سے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے [illegible] دے یا شیخ [illegible] جیلانی [illegible] آپ [illegible] پڑھ [illegible] شیر [illegible] پڑھ [illegible] فاتحہ [illegible] چنانچہ [illegible] مراد بر آئی [illegible] بعد [illegible] ایک تاریخ مقرر کرے [illegible] نام کی شیرینی پر حضرت [illegible] علیہ سے فاتحہ دلائی۔

اور اگر کوئی شخص کسی بزرگ کی قبر پر جا کر کہے کہ یا حضرت آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری [illegible] تو یہ کہنا شرک ہے یا نہیں؟

جواب: اس طرح [illegible] یا [illegible] ہے اور یہ عقیدہ رکھنا [illegible] کہ آپ [illegible] کے علم غیب سوائے حق تعالیٰ کے کسی کو نہیں [illegible] آیت میں موجود ہے

وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو [illegible] اور حق تعالیٰ ہی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی [illegible] کوئی نہیں جانتا سوائے اس کے۔ [illegible]

اور جو چیز خاصہ حق تعالیٰ کا ہو اس کو دوسروں کے لئے ثابت [illegible] شرک ہوتا ہے [illegible] ثابت کرتا ہے تو وہ شرک ہے، ہاں حق تعالیٰ بعض اوقات بعض شیء کا علم اپنے مقبولوں پر [illegible] نہیں، اور سب اشیاء کا علم [illegible] ہو سکے [یہ ممکن نہیں] [illegible] عقیدہ [illegible] بعض وقت بعض شیء کا [illegible] باعلام اللہ تعالیٰ حاصل ہوتا ہے تو [illegible] نہیں۔

[illegible] اس طرح [illegible] فاتحہ [illegible] واسطہ [illegible] پہنچ [illegible] حق تعالیٰ [illegible] کی روح [illegible] شیرینی [illegible] وطعام کا [illegible] ہے اور [illegible]

تمہارے ہی نام کی نذر ہے تو بیشک یہ شیرینی اور طعام بالکل حرام ہے فقیر اور کسی کو اس کا کھانا درست نہیں۔ قال فی الدر المختار وشرحه

اعلم ان النذر الذی یقع للاموات من اکثر العوام وما یوخذ من الدراهم والشمع والزیت ونحوها الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربا الیهم کان یقول یا سیدی فلان ... فلک من الذهب او من الطعام او الشمع او الزیت کذا، فهو بالاجماع باطل وحرام بوجوه

منها انه نذر لمخلوق والنذر للمخلوق لا یجوز لانه عبادة والعبادة لا تکون للمخلوق ومنها انه ظن ان المیت یتصرف فی الامور دون الله تعالی، واعتقاده ذلک کفر اللهم الا ان قال یا الله انی نذرت لک ان شفیت مریضی ... ان اطعم الفقراء الذین بباب السیدة نفیسة او الامام الشافعی مثلا مما یکون النذر لله تعالی والنفع للفقراء وذکر الشیخ انما هو محل لصرف النذر لمستحقیه القاطنین برباطه او مسجده، فیجوز بهذا الاعتبار ولا یجوز ان یصرف ذلک لغنی ... ولا ینعقد ولا تشتغل الذمة به ولانه حرام بل سحت" انتهی مختصرا [1]

ترجمہ: جان لو کہ وہ نذر جو اکثر عوام مُردوں کے لئے کرتے ہیں اور جو کچھ پیسے، موم بتیاں، تیل اور اس جیسی چیزیں بزرگوں کے مزارات پر ان کی قربت [تقرب] حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے میرے سردار اگر میری فلاں ضرورت پوری ہوگئی تو میں تمہارے لئے اس قدر سونا، یا کھانا یا موم بتی یا تیل دوں گا تو علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ نذر باطل اور حرام ہے اور اس کی کئی وجوہات ہیں

(۱) ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ مخلوق کے لئے نذر ہے اور مخلوق کے لئے نذر جائز نہیں کیونکہ یہ عبادت ہے اور مخلوق کی عبادت نہیں ہوتی۔

(۲) اور یہ سبب کہ اس میں یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ میت (قبر والا) ہمارے معاملات (امور) میں ... ہے تو —

[1] [illegible] الدر المختار باب ما یفسد الصوم وما لا یفسده فصل فی العوارض ... عکس مجتبائی دیوبند ... فصل فی العوارض مطلب فی النذر الذی ... باب الاعتکاف ... [illegible]

میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ وہ کچھ دخل رکھتا ہے۔ اور یہ عقیدہ (اور خیال) صرف کفر ہے۔

مگر ہاں! یہ صورت درست ہے کہ یہ کہے اے اللہ! میں تیرے لئے نذر مانتا ہوں، اگر میرا مریض صحت پائے، تو میں غرباء کو جو مثلاً سید وغیرہ یا امام شافعی کے دروازوں پر ہیں، کھانا کھلاؤں گا۔

اس صورت میں نذر اللہ تعالیٰ کے لئے ہوگی اور اس کا نفع غریبوں کے لئے اور شیخ نے ذکر کیا ہے کہ (اس کی نذر) اس کے مستحقین کا حصہ ہے (اپنی اپنی کوٹھریوں میں) کسی سرائے یا مسجد میں رہتے ہوں، تو یہ نذر اس پہلو سے درست ہوگی، اور اگر اس کو صاحب حیثیت لوگوں پر خرچ کرے گا، تو درست نہیں ہوگی۔ ایسی نذر نہ واجب ہوتی ہے اور نہ اس کا پورا کرنے کی ذمہ داری ہے، کیوں کہ یہ نذر حرام بلکہ (ناپاکی) اور گمراہی ہے۔

الغرض اس روایت سے صاف معلوم ہو گیا کہ نذر اگر حق تعالیٰ کے نام کی ہے تو صدقہ (ہے)، فقیر کو کھانا درست ہے، غنی کو حرام ہے۔ اور اگر نذر خود شیخ کے نام کی ہے، تو نذر حرام ہے اور طعام بحت وحرام ہے، کسی کو اس کا کھانا درست نہیں، نہ فقیر کو نہ غنی کو، مگر جیسا مردار کھانا، وقت اضطرار درست ہو جاتا ہے، تو فقیر کو اضطرار میں جب کچھ نہ ملے، تو اس کا بھی کھانا درست ہو سکتا ہے، ورنہ نہیں۔ اور قبر پر کسی ولی کی جا کر یہ کہنا، کہ تم میرے واسطے دعاء کرو، اس میں اختلاف ہے، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں:

والاستمداد من أهل القبور فی غیر النبی صلی اللہ علیه وسلم او الأنبیاء علیهم السلام، فقد أنكره كثیر من الفقهاء، وقالوا لیس الزیارة إلا لدعاء الموتی والاستغفار لهم، وإیصال النفع إلیهم بالدعاء وتلاوة القرآن. واثبته المشائخ الصوفیة قدس اللہ أسرارهم وبعض الفقهاء، رحمهم اللہ تعالی. (۱)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام کے علاوہ، اہل قبور میں سے کسی سے مدد طلب کرنا؟ اکثر فقہاء نے اس سے منع کیا ہے اور ان سب نے کہا ہے کہ قبروں کی زیارت صرف مردوں کے لئے دعاء، استغفار اور قرآن شریف کی تلاوت کے ذریعہ، نفع پہنچانے کیلئے ہے۔ مشائخ صوفیہ اور بعض فقہاء نے اس کو ثابت بھی کیا ہے۔ (یعنی صحیح کہا ہے)۔

الحاصل اس طرح قبور پر جا کر دعاء کا طالب ہونا قرون ثلاثہ میں ثابت نہیں ہوا، لہٰذا بدعت ہونا اس کا اشبہ بالصواب

(۱) ملاحظہ ہو لمعات التنقیح، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور ص ۳۷۸ جلد رابع۔ (لاہور ۱۳۹۵ھ) (نور)

[illegible] فاسق پر ملامت نہیں [illegible] تحریر [illegible] منع [illegible]
[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(۵٦) یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ پڑھنے کا حکم؟

مسئلہ [illegible]
[illegible] تو وہ مشرک ہے [illegible]
[illegible]
فقط

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

[illegible]

(۵۷) یاشیخ عبدالقادر جیلانی کا ورد کرنے والے کا تفصیلی حکم؟

سوال کیا فرماتے ہیں علماء [illegible] مسئلہ میں کہ [illegible] شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً [illegible] رکھتا ہو اور [illegible]
[illegible] کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ [illegible] درست ہے تو جو [illegible] کے پیچھے پڑھی ہو [illegible] کا اعادہ واجب ہے یا نہیں؟

جواب [illegible] وقت [illegible] مستقل جانے [illegible]
[illegible] تو بعض مشائخ [illegible] کا [illegible] تو [illegible] ہو گئے [illegible]
وظیفہ [illegible] کسی مسلمان پر [illegible] فسق کا کرنا جب تک تاویل [illegible]
[illegible] درست نہیں، اور جب تک [illegible] تو تاویل کر کے مسلمان بنا [illegible] اور جو تاویل [illegible]
[illegible] معصیت ہے

ان بعض الظن اثم (الحجرات آیت ۱۲) ترجمہ: مقرر بعض تہمت گناہ ہے [illegible]
لہذا ایسے شخص کی امامت بھی درست ہے اور پچھلی صلوٰۃ بھی درست ہے، اور [illegible] ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

[illegible] شیخ عبدالقادر جیلانی [illegible] ص ۱۱۲ [illegible] مطبع العلوم [illegible]

(۵۸) یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کو اسم اعظم کہنا بالکل غلط اور سخت گناہ ہے۔

سوال یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کو اسم اعظم کہنا بالکل غلط [illegible] اسم اعظم حق تعالیٰ کا نام ہوتا ہے [illegible]

(۵۹) بزرگوں کو عالم الغیب اور حاجت روا سمجھنے اور یا عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کے وظیفہ کا حکم؟

سوال: [illegible] شیخ (عبد القادر) [illegible] عالم الغیب [illegible] (قاضی [illegible] مستقل [illegible])

[illegible]

بعض اصحاب طریقہ [illegible] شیخ عبد القادر [illegible] برائے حصول مطالب [illegible] ختم می کنند [illegible] اول دو رکعت نفل، بعد از [illegible] یک صد و یازدہ بار [illegible] تمجید [illegible] یا [illegible] شیئاً للہ شیخ عبد القادر جیلانی [illegible] تصرف [illegible] ارشاد [illegible] انتہی

ترجمہ سوال: حضرت شیخ عبد القادر جیلانی [illegible] وغیب کا جاننے والا اور ہمیشہ ضرورتوں کا پورا کرنے والا سمجھ کر پکارنا (کیسا) ہے اور حق تعالیٰ کی مدد کا [illegible] سمجھ کر [illegible] میں لکھا ہے

سلسلہ قادریہ کے بعض [illegible] یا شیخ عبد القادر [illegible] مطالب کے حصول کے لئے اس طرح ختم کرتے (پڑھتے) ہیں، اول دو رکعت نفل اس کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ [illegible] تمجید اور ایک سو گیارہ مرتبہ "یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ" اس لئے [illegible] کاملین کی روحوں کو [illegible] اپنے ہم جنسوں میں تصرف کرنے اور ارشاد و تلقین [illegible] کا اختیار دیا ہے۔

اور تفسیر عزیزی میں تفسیر [illegible] والسماء [illegible] انشقت [illegible] بیان حالات اموات [illegible] اولیاء اللہ [illegible] جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردیدہ [illegible] تصرف [illegible] استغراق آنہا بجہت کمال وسعت [illegible] آنہا مانع توجہ [illegible] تحصیل کمالات باطنی [illegible] ارباب حاجات مطالب حل مشکلات [illegible] (۳)

اور تفسیر عزیزی میں تفسیر اذا السماء انشقت کے تحت مردوں کے احوال کے بیان میں ہے، بعض خاص اولیاء اللہ جنہیں حق تعالیٰ نے اپنے جیسے انسانوں کی تکمیل و ارشاد کا ذریعہ اور واسطہ بنایا ہے انہیں اس

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

[illegible] "الانصاف فی [illegible]" [illegible]

[illegible]

حالت میں بھی دنیا میں تصرف کی صلاحیت بخشی ہے۔ان حضرات کا (حق تعالی کی یاد میں) استغراق کے سبب، جو ان کے مدارج کمال کی وسعت کی وجہ سے ہے، اس کی طرف توجہ نہیں ہوتی، اولیکن ان سے باطنی کمالات میں فائدہ اٹھاتے ہیں اور اہل ضرورت ان سے اپنی (دنیاوی اور دینی) مشکلات کا حل (بھی) طلب کرتے ہیں اور اپنے ان مقاصد کو پالیتے ہیں (یعنی ان میں کامیاب ہوجاتے ہیں)

ونیز قاضی ثناء اللہ صاحب رحمۃ اللہ (علیہ) پانی پتی، در پارۂ دوم، زیر آیت بل أحياء می فرمایند:

ان اللّٰه تعالى يعطى لأرواحهم قوة الأجساد، فيذهبون من الأرض والسماء والجنة حيث يشاؤن وينصرون أولياء هم و يدمرون أعداء هم، ان شاء اللّٰه تعالى! ولذلك قالت الصوفية العلية ارواحنا اجسادنا، واجسادنا ارواحنا، وقد تواتر عن كثير من الأولياء، أنهم ينصرون اولياء هم و يدمرون اعداء هم. انتهى.(۱)

وقد افتى صاحب الخيرية: بجوازه، بيّنا مفهومه قال: يا شيخ عبد القادر فهو نداء واذا اضيف اليه شيئاً للّٰه فهى طلب شيء اكراماً للّٰه تعالى، فما الموجب بحرمته(۲) انتهى

اور قاضی ثناء اللہ نے بھی دوسرے پارہ میں، آیت کریمہ: بل احياء کے ذیل میں فرمایا ہے: "اللہ تعالیٰ اولیاء کی ارواح کو اجسام کی قوت دیتے ہیں، پس وہ زمین آسمان جنت میں جہاں چاہے جاتے ہیں، اور اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں، اور اپنے دشمنوں پر تباہی ڈالتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں، اور بڑے درجہ کے صوفیاء نے کہا ہے: ہماری روحیں ہمارے جسم ہیں، اور ہمارے جسم ہماری روحیں ہیں، اور بہت سے اولیاء سے بطریق تواتر مروی ہے کہ، وہ اپنے دشمنوں پر تباہی ڈالتے ہیں اور اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں (تفسیر مظہری کی بات پوری ہوئی)۔

اور خیریہ کے مصنف نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے، ہم اس کا مفہوم بیان کرتے ہیں: انہوں نے کہا ہے کہ، جملہ یا شیخ عبدالقادر ندا ہے اور جب اس کے ساتھ شیئاً للّٰہ ملایا جائے، تو وہ کوئی چیز مانگنا ہے، بایں وجہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اعزاز کیا ہے، پس اس کے عدم جواز کی کیا وجہ ہے؟ اور اسم اعظم ہے۔(۳) فقط

---

(۱) تفسیر مظہری ص ۱۵۲ جلد اول، سورہ بقرہ آیت ....(اشاعت العلوم، حیدرآباد۔ بلاسنہ) [نور]

(۲) فتاوی خیریہ ص ۱۸۳ [میر محمد کتب خانہ، کراچی بلاسنہ]

(۳) قولہ اور اسم اعظم ہے۔یعنی یہ جملہ یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ اسم اعظم ہے اور یہ اس کے جواز کی مستقل دلیل بیان کی ہے۔حضرت رحمہ اللہ نے جواب کے شروع میں اس کی تردید کی ہے، یہ کسی مستفتی کے سوال کا جواب ہے، جس میں اس نداء کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ (پالن پوری)
اصل میں سوال کو حذف کر کے، اس غلط جواب ہی کو سوال بنایا گیا ہے، جس کا حضرت نے آگے جواب لکھا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب [illegible] مشکل [illegible] ہے

[illegible] کہ قوت شیاطین کی وجہ سے [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے۔ لقولہ تعالی

وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو

[illegible]

[illegible] في البحر [illegible] من قال ارواح المشائخ حاضرة تعلم [illegible] كفر [illegible] الله و عقده ذلك كفر كذا في بحر الرائق (١) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لقولہ تعالی

لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا (البقرة-١٠٤) ترجمہ: تم [illegible] راعنا [illegible] انظرنا [illegible]

ولقولہ علیہ السلام

لا تقولوا ما شاء الله وشاء فلان ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلان (٢) الحديث — ترجمہ [illegible]

---

(١) [illegible] في البحر [illegible]

[illegible] العالمگیریہ [illegible]

[illegible] (مطبوعة دار المعرفة بيروت لبنان) [illegible]

(٢) [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم لا تقولوا ما شاء الله وشاء فلان ولكن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلان [illegible]

[illegible]

اور جن کلمات کی نیت میں کوئی معنی قبیح نہ تھے مگر بسبب مشابہت اور توہم معنی قبیح کے یہ الفاظ ممنوع ہوتے ہیں جو مرتبہ درجہ شرک اور بدعت میں جاتا ہے ہیں کہ جب خواص مسلمان معنی کے ساتھ کہیں گے اور عوام سے جو معنی ان کے جاہل کر ہاں تیں برعکس اس کے صحیح و قبیح پر عیب ہے اور قریب ہوں گے اور جس سے عوام تو میت کر دی [illegible]
کی درست نہیں جیسے اللہ سگیریہ

لان لحب يعتقد وبه [illegible] و جه و كل [illegible] يؤدي اليه فمكروه انتهی

یعنی حال [illegible] پیوست [illegible] جس میں کے اور [illegible] جس [illegible] یا ادب سمجھا جائے [illegible] ہے۔

[illegible] تفسیر عزیزی میں ہے [illegible] [ ] مذکور ہے

[illegible] ما يحصل [illegible] بالمدد [illegible] نمی کنند و اراں حمد [illegible] بلا [illegible]
خو سند [illegible] و تحصیل مطالب [illegible] می نمایند با [illegible] راں کو [illegible] و دیگراں می نمایند۔

ترجمہ شرک میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو ساحروں وغیرہ کے مرتبہ کو حق تعالیٰ کے برابر کرتے ہیں اور ان کی میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو جادو اور معبودوں کے دور [illegible] (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) کسی اور کو یاد کرتے اور پکارتے ہیں اور اسی طرح وہ بھی کی میں شامل ہیں جو بے فائدہ اور ضرور توں کے لئے (حق تعالیٰ کے علاوہ اوروں سے براہ راست رجوع کرتے ہیں بجائے [illegible] کی [illegible] ان کے ذریعے وسیلہ حاصل کریں۔

اور پھر ظاہر ہے کہ عوت [illegible] کلام اپنی اصل ہر دو قسم میں ہے چنانچہ غرض ان سے دفع بلاء و جلب منافع ہے یا مثلاً مقصد ان سے تحصیل برکات و قرب مقصود ہے یا بعید ترک کے ان کو تکرار کرتے ہیں۔ ہاں ان کی کے توسل سے دعا کرنی درست ہے مگر یہ صورت توسل کی ہرگز نہیں بلکہ دعا استعانت ہے۔ جیسے صاحب شبہ واقع ہوا کہ اس کو توسل سمجھ گئے

توسل کی صورت یہ ہے کہ [illegible] اللہ بجاہ شیخ عبد القادر جیلانی اقضِ [illegible] کہ جو شیخ سے طلب کرے یقیناً [illegible] شیخ عبد القادر شیئاً للہ کی ساطرح ہو سکتا ہے؟ مع ہذا لفظ شیئاً للہ کا موہم معنی شرک کو ہے یوں کہ اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ چونکہ حق تعالیٰ ہو [illegible] یا [illegible] پڑتا ہے تو یہ معنی تو اشد شرک ہوئے۔ دوسرے یہ معنی ہیں کہ شیخ [illegible] پھیر دے اللہ تعالیٰ کے توسل معنی میں اگر مستقل شیخ کو جانتا ہے تو بھی شرک ہے اور جو ولی اللہ معطی کی سمجھتا ہے تو اس کی توجیہ وہ ہے جو تفسیر عزیزی سے مجیب نے نقل کی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے بعض ولیوں کو حق تعالیٰ نے آلہ تکمیل و ارشاد خلق بنایا ہے کہ ان کے ذریعے باذن اللہ مطالب خلق برآمد اور حل مشکلات خود خلق

[۱] ف ۱) [illegible] ص ۱۰۰ [illegible] بالمدد [illegible] المكرمة [illegible] ص ۱۳۰
الباب الثالث عشر فيما يتصل بذلك [illegible] المكرمة [illegible] ص ۳۰۳

بذریعہ ان کے حق تعالیٰ سے چاہتے ہیں، نہ یہ کہ وہ خود متصرف مستقل بن جاتے ہیں۔ شاہ صاحب نے خود آگے چل کر اس دھم شرک کو دفع کردیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب وہ آگے مظہر ہے، تو گو کہ بظاہر حاجت روائی بذریعہ ان کے ہوتی ہے، مگر خود ان سے دعا و استعانت طلب کرنا شرک ہے۔ پس ایسی صورت میں متصرف حقیقی کو چھوڑ کر ان سے طلب کرنا بھی خالی از مشابہت شرک نہیں۔ ندا و دعا کرنا دوسری شئے ہے، کہ منادی کے علم و تصرف کو چاہتا ہے اور ذریعہ ہونا اور امر ہے، کہ ذریعہ کا سعد اور مقبول ہونا، بدرگاہ فیاض اس سے مستفاد ہوتا ہے۔ شتان بینهما

مثلاً نور بواسطہ شمس کے آتا ہے، مگر طلب نور کی شمس سے شرک ہے، ندا کسی کو کرنا مبنی بر علم و تصرف منادیٰ کے ہے اور بس۔ پس عبارت (تفسیر) عزیزی سے جواز ندا کا کیوں کر مفہوم ہوا؟ بڑا تعجب ہے۔ اگر گاہے اولیاء کو خبر بطور کشف باذن اللہ تعالیٰ ہو جاوے، اس سے بروقت یا استقلالاً علم و تصرف کا ہونا، کہاں سے لازم آتا ہے۔ پس ایسی دعوت بہر حال یا شرک جلی ہے یا خفی، یا غو مشابہ بشرک ہو کر حرام و ناجائز ہووے گی، کسی وجہ سے جواز کا شائبہ اس میں نہیں ہو سکتا۔

اب استدلالات مجیب کا حال سنو! کہ جو اس کلام کو بطور توسل جائز فرماتے ہیں، حالانکہ اس صورت میں کوئی توسل کی صورت نہیں کما مر ورشاہ ولی اللہ نے طریقہ بعض جیلانیہ کا بیان کیا ہے، اس سے اجازت و مشروعیت کا فہم غلط ہے اور تحکم [ہے](۱) اور شاہ عبدالعزیز کی عبارت کا مطلب خود واضح ہوگیا، کہ وہ ندا کو ہرگز جائز نہیں فرماتے، بلکہ شرک لکھتے ہیں، اور جو وہ فرماتے ہیں اس سے جواز ندا و طلب ہرگز مستفاد نہیں ہو سکتا! علی هذا تفسیر مظہری کا مطلب ہے ندا و استعانت اولیاء سے نہ حیات میں روا ہے نہ بعد موت۔

اور خیریہ [سے] جو نقل کیا ہے اول تو اس کی عبارت معلوم نہیں کہ کیا ہے، جب تک سابق و لاحق کا حال معلوم نہ ہو، اس پر حکم نہیں ہو سکتا۔ مسلما! اگر اس کی یہی مراد ہے جو مجیب نقل کرتے ہیں، تو وہ فتویٰ ان کا مردود ہے اور یہ نصوص قطعیہ و روایات فقہاء معتبر ہیں، کہ سابق میں لکھی گئی ہیں کہ ندا غیر اللہ کو بہر حال ناجائز ہے اور شیئا للہ کے معنی موہم شرک ہیں، گرچہ نیت داعی کے صحیح معنی کے موافق ہو، تاہم درست نہیں، یہ وجہ حرمت کلام کی ہے، اگرچہ موجب حرمت کا خیریہ کو معلوم نہ ہوا، مگر نصوص و روایات سے ہم ثابت کر چکے ہیں۔ پس [جو] فتویٰ خلاف نصوص و روایات صحیحہ کا ہووے گا، وہ قطعاً مردود ہووے گا۔ واللہ اعلم و علمہ اتم

الجیب رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں۔ ص ۱۳تا۱۹)

---

(۱) تحکم بروزن تکلم، زبردستی، دھونس دکھانا، صرف اپنی بات چلانا اور سونا۔ لغات سعیدی، مؤلفہ مولوی عبدالعزیز، تصحیح وطبع ثانی، (مولوی محمد سعید احمد ری ندوی) ص ۱۲۵: (مطبع مجیدی، کان پور: ۱۹۳۶ء)

toobaa-elibrary.blogspot.com

علمِ غیب اور امکانِ کذب وغیرہ کی بحث

(۶۰) علمِ غیب کی تحقیق: مسئلہ: علمِ غیب میں تمام علماء کا یہ عقیدہ ہے اور مذہب ہے کہ سوائے حق تعالیٰ کے علمِ غیب کسی کو نہیں۔ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ (سورہ انعام آیت ۵۹)

ترجمہ: حق تعالیٰ ہی کے پاس ہے، علمِ غیب کا۔ سوائے اس کے اس کو کوئی بھی نہیں جانتا۔

پس اثباتِ علمِ غیب غیرِ حق تعالیٰ کو شرکِ صریح ہے، مگر جو بات حق تعالیٰ اپنے کسی بندہ مقبول کو، بذریعہ وحی یا کشف بتادے، تو وہ اس کو معلوم ہوجاتی ہے اور پھر وہ مقبول اوروں کو بتادے، تو ان کو بھی معلوم ہوجاتی ہے۔ جیسے علم جنت، دوزخ وغیرہ، انبیاء علیہم السلام کو بتادیا، پھر انہوں نے اپنی اپنی امت کو خبر دے دی۔ چنانچہ آیت سورہ جن سے واضح ہے۔(۱) جس کا حاصل یہ ہے۔ جو خبر غیب کی حق تعالیٰ اپنے مقبول کو بتادے، اس کو وہ خبر معلوم ہوجاتی ہے، اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ جملہ اشیائے غائبہ، نبی کو معلوم ہوجاتی ہیں۔ کیونکہ اگر یہ مطلب ہو کہ رسول کو تمام علمِ غیب ہوجاتا ہے، تو دوسری آیت صاف اس کے مخالف خبر دے رہی ہے۔ وہ یہ ہے:

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ

(سورہ اعراف آیت ۱۸۸)

ترجمہ: کہہ دے تو اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی امت کو کہ میں مالک نہیں، اپنی جان کے کچھ نفع نقصان کا، مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے، اور اگر مجھ کو علمِ غیب ہوتا تو بہت جمع کر لیتا میں نیکی، اور مجھ کو کچھ ضرر نہ ہوتا۔

پس اس آیت سے صاف معلوم ہوگیا کہ آپ کو جملہ اشیائے غائبہ کا علم نہیں، یہاں تک کہ اپنی ذات کا نفع اور ضرر بھی آپ کے اختیار میں نہیں، پس یہ عقیدہ البتہ خلاف آیت قرآن کے شرک ہوا، خود دوسری جگہ موجود ہے

---

(۱) سورہ جن کی وہ آیت یہ ہے: عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول، الآیۃ ترجمہ: غیب کا جاننے والا وہی ہے سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا، ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو۔ پس (وہ اس طرح اطلاع دیتا ہے کہ) اس کے آگے پیچھے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ جان لے کہ ان فرشتوں نے اپنے رب کے پیغام (رسول تک بحفاظت) پہنچا دیے ہے، اور اللہ تعالیٰ ان کے تمام احوال کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ اور ہر چیز کی گنتی معلوم ہے۔ (آیت ۲۶-۲۸) (بیان القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَاۤ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ. ترجمہ: مجھ کو معلوم نہیں کہ آخرت (میں) میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ (سورۃ احقاف آیت ۹)

پس جب صاف ظاہر ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ کو علم غیب نہیں، مگر جس قدر آپ کو اطلاع دی جاتی اور اس پر بہت آیات اور احادیث شاہد ہیں۔ پس خلاف اس کے یہ عقیدہ رکھنا کہ انبیاء علیہم السلام عالم الغیب ہوتے ہیں، شرک قبیح بھی ہوگا۔ معاذ اللہ! حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے عقیدۂ فاسدہ سے نجات دے، اور توبہ نصیب کرے، آمین۔

بس یہ عقیدہ رکھنے والا مشرک ہوا، اور جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہ ہوا، تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کر کے کہے گا، کہ آپ بسبب علم غیب کے دور سے سن سکتے ہیں، تو یہ عقیدہ کفر ہے اور اگر یہ عقیدہ نہ ہو تو کفر نہیں، مگر یہ کلمہ مشابہ بہ کفر ہے۔

البتہ اگر یہ کلمہ درود شریف کے درمیان پڑھا جائے، اور یہ عقیدہ ہو، کہ ملائکہ اس درود شریف کو آپ کے روبرو عرض کرتے ہیں، تو درست ہے۔ چنانچہ حدیث شریف ہے کہ درود بندہ مومن کا، ملائکہ آپ کی خدمت بابرکت میں پیش کرتے ہیں اور ایک جماعت ملائکہ کی اسی خدمت پر مامور ہے۔ (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۴۹-۵۰)

[نــوٹ: اس فتوی کے ساتھ مزید سوالات اور ان کے جوابات بھی مرقوم ہیں، جو کہ مجموعہ فتاوی میں اپنے اپنے موقع پر درج ہیں، آخر میں لکھا ہے۔ فقط -نور-]

اس پر مولانا محمد یعقوب نانوتوی کی تصدیق و تصحیح بھی درج ہے: الأجوبۃ صحیحۃ محمد یعقوب نانوتویؒ

(۶۱) کذب باری کو واقع ماننا سراسر گمراہی ہے: (۲) **سوال:** (۳) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ذات باری (تعالیٰ) عزاسمہ موصوف بصفت کذب ہے، یا نہیں؟ اور خدا تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے، یا نہیں؟ اور جو شخص خدا تعالیٰ کو یہ سمجھے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے، وہ کیسا ہے؟ فقط۔

---

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن للہ ملائکۃ فی الأرض سیاحین یبلغونی من أمتی السلام. رواہ الإمام أحمد فی مسندہ ۳۶۶۶/۵۳۲۳، رقم ۳۶۶۶، شرح ۳ ص ۲، رقم ۴۳۲۰ (دار الحدیث القاہرۃ ۱۴۱۶ھ ۱۹۹۵ء) ورواہ النسائی والدارمی عن ابن مسعود ودیکھئے مشکوۃ المصابیح الفصل الثانی باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۸۶ ج ۱۔ نیز حاشیہ رشیدیہ ص ۹۵، القول البدیع للإمام السخاوی مع تخریج وتحقیق شیخ محمد عوامہ ص ۳۲۳ دار الیسر للنشر، مدینہ منورہ ۱۴۳۲ھ ۲۰۱۱ء نور

(۲) کذب باری مسئلہ کی صحیح تعبیر یہ ہے کہ تحت قدرت باری تعالیٰ ہے اور یہ بحث آسان اردو میں مستند تفسیر بیان ... یہ بحث ختم کردی۔ بھلا کون مومن یہ بات تسلیم کرے گا کہ خدائے تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے، یعنی حق تعالیٰ ... در حقیقت ... اللہ تعالیٰ نے ... میں جو خبریں دی ہیں، مثلاً فرعون، ہامان اور ... جہنمی ہیں اور جن کا ایمان پر خاتمہ ہوگا، و بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب ... حق تعالیٰ ... کہ متصف ... (معاذ اللہ) ... قال اللہ تعالیٰ

ومن اصدق من اللہ قیلا ... ترجمہ: ... اللہ تعالیٰ سے ...

... عقیدہ ... (العیاذ باللہ) ... نہیں

تعالی اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیرا — ترجمہ: اللہ تعالیٰ ظالموں کی بات سے بہت ہی اونچا ہے

... مثلاً فرعون وہامان وابی لہب کو قرآن مجید میں جہنمی ہونے کا ارشاد ... ہے، وہ ... قطعی ... حق تعالیٰ ... قادر ہے اگرچہ ... اپنے اختیار سے ... کرے گا۔ قال اللہ تعالیٰ

ولو شئنا لاتینا کل نفس ھدٰھا ولکن حق القول منی لاملئن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین ○ الم سجدہ ۲

ترجمہ: اور اگر ہم چاہتے تو سمجھا دیتے ہر جی کو اس کی راہ، لیکن ٹھیک پڑ چکی ہے میری کہی بات کہ مجھ کو بھرنی ہے دوزخ جنوں سے اور آدمیوں سے اکٹھے۔

بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ [illegible]

اس آیت سے واضح ہو گیا کہ گو حق تعالیٰ چاہتا اس پر قادر ہے مگر جو وعدہ فرما چکا ہے اس کے خلاف نہ کرے گا اور سب اختیارات ہیں مگر اضطراری نہیں وہ فاعل مختار ہے فعال لما یرید ہے یہ عقیدہ تمام علماء امت کا ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

الجواب صحیح محمد مراد مدرس مظفرنگر

[فیض رشید، ص ۲۶ مطبوعہ مطابع میرٹھ ۱۳۱۰ھ]

(۶۴) شاہ محمد اسماعیل کی تحریر میں امکان کذب سے کیا مراد ہے؟ سوال: جناب مولانا محمد اسماعیل صاحب مرحوم دہلوی اپنے رسالہ یکروزی میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو قدرت علی الکذب ہے مگر وقوع بسبب مصلحت وحکمت الٰہی محال ہے اور جناب مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم بھی امکان کذب باری تعالیٰ شانہ کے قائل تھے اور کتب عقائد وغیرہ سے بھی امکان خلف وعید وغیرہ مفہوم ہوتا ہے مگر بعض علماء سے جو مولوی لطف اللہ صاحب کول (۳) سے اور مولوی احمد حسن صاحب مدرس کانپوری (۴) سے دریافت کیا تو یہ کہا کہ امکان اور قدرت علی الکذب بتانا [illegible] ہے اور کذب پر اللہ تعالیٰ شانہ ہرگز قادر نہیں، محال بالذات ہے کہ سبب نقص کا ہے۔ لہٰذا آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ جو بات حق ہو تحریر فرما کر رسالہ فرماویں، اگر دلائل بھی ہوں تو بہتر ہے۔

(۱) اس تحریر کا یہ حصہ فیض رشیدیہ ص ۲۶ پر درج ہے، مگر تالیفات رشیدیہ ص ۹۹ [illegible] رشیدیہ میں موجود نہیں۔ (م)

[illegible] ایضاح الحق الصریح فی احکام المیت والضریح (مطبع ۱۲۹۶ھ) [illegible]

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: از بندہ رشید احمد عفی عنہ۔ **السلام علیکم**

اس مسئلہ میں بحث کرنا بدانجام رکھتی ہے۔ ذات پاک حق تعالیٰ کی ہر عیب سے پاک اور بری ہے، پہلے مسعود احمد(۱) نے پوچھا تھا تو انکار کر دیا تھا، اب آپ کی تحریر پر لکھتا ہوں۔(۲)

اِخبار فی ذاتہ خیر محض ہے، خبر کذب میں جو شر عارض ہوا، بسبب عدم لاحق کے ہوا[یعنی بسبب اس قول کے عدم کے ہوا] کہ خلاف محکی کے ہے۔ کلمہ خبر میں کہ وجود محض ہے، کوئی شر نہیں، پس نسبت کسی چیز کی اور کسی فعل کی الی الخالق، قبیح نہیں ہو سکتی۔

---

(۱) مولانا حکیم مسعود احمد، حضرت مولانا کے بڑے فرزند تھے، والد سے تعلیم حاصل کی، طب پڑھی اور خاص شان کی زندگی گزاری۔ ۲۰ر محرم الحرام ۱۳۵۱ھ کو گنگوہ میں وفات ہوئی۔ (بیاض کبیر، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی [قلمی عکس نسخہ مؤلف، مملوکہ راقم سطور]) (نور)

(۲) سوال یہ تھا کہ مولانا شہید اور مولانا نانوتوی امکان کذب کے قائل ہیں اور علم کلام کی کتابوں سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے، وعدہ وعید میں خلف (پیچھے رہ جانا یعنی پورا نہ ہونا) ممکن ہے اور یہی امکان کذب ہے۔ مثلاً "ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ" وعید کی آیت ہے، پس ممکن ہے کہ یہ بات نہ پائی جائے، بلکہ اللہ تعالیٰ مشرک کی مغفرت کر دیں، یہ بات ممکن ہے، یہی امکان خلف وعید ہے اور اسی کا نام امکان کذب ہے، مگر مولانا لطف اللہ صاحب اور مولانا احمد حسن صاحب اس کا انکار کرتے تھے اور اس کو محال بالذات قرار دیتے تھے۔

حضرت نے اس تحریر میں دونوں فریقوں کی تصویب کی ہے، اس تحریر کے آخر میں فرمایا ہے کہ مولانا شہید کی بات برحق ہے، مگر ان کے مخالفین نے لفظوں کے ظاہری معنی کے پیش نظر اس تعبیر کو بددینی قرار دیا ہے اور عوام کو ایسا ہی جواب دینا چاہئے، وہ امکانِ ذاتی اور امتناع بالغیر کا فرق نہیں سمجھ سکتے۔

رہی یہ بات کہ مولانا شہید کی بات برحق کیسے ہے؟ اس کو اگر حضرت تعبیر بدل کر سمجھاتے تو بات آسانی سے سمجھ میں آ جاتی، جیسا کہ ہم نے پچھلے نمبر پر لکھا ہے، مگر حضرت نے اسی تعبیر کو برقرار رکھتے ہوئے اس کے برحق ہونے کو واضح کیا ہے، جس کو سمجھنے کے لئے پہلے چار باتیں جان لینی چاہئیں:

۱- ہر کلام خبری کے لئے محکی عنہ ہوتا ہے، پھر اگر نسبت کلامیہ نسبت واقعیہ کے مطابق ہے تو کلام صادق ہے، ورنہ کاذب ہے، جیسے: زید نائم علی السریر کلام خبری ہے اور اس میں نسبت ایجابیہ ہے اور خارج میں زید کا چارپائی پر سویا ہوا ہونا محکی عنہ ہے اور یہی نسبت واقعیہ ہے۔ پس اگر واقعۃً زید چارپائی پر سویا ہوا ہے تو یہ کلام سچا ہے، ورنہ جھوٹا ہے۔

۲- ہر چیز اللہ تعالیٰ کے تعلق سے خیر ہے، بندوں کے تعلق سے خواہ وہ شر ہو۔ جیسے توحید اور شرک اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے کے اعتبار سے خیر ہیں، مگر بندوں کے کسب و عمل کے اعتبار سے ایک خیر ہے اور ایک شر۔ پس ایسی صورت میں کہیں گے کہ دونوں باتیں فی نفسہ خیر ہیں اور بالغیر ایک خیر ہے اور ایک شر اور یہ مضمون حدیث جبرئیل میں آیا ہے۔ تقدیر خواہ اچھی ہو یا بری (یعنی بندوں کے اعتبار سے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ان کی طرف سے دونوں باتیں خیر محض ہیں۔

۳- ایک اصل ہے اور ایک عارض ہے، اصل کے اعتبار سے حکم اور ہو اور عارض کے اعتبار سے حکم دوسرا ہو، یہ بات ممکن ہے، جیسے تازہ دودھ اچھی چیز ہے اور بگڑا ہوا دودھ قابل استعمال ہے۔

۴- محال اور ممتنع کی دو قسمیں ہیں: محال بالذات اور محال بالغیر! جیسے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ملک سے نکال دیں، یہ بات بالذات محال ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ملک کے علاوہ کوئی ملک ہے ہی نہیں، نکال کر جہاں بھی کریں گے وہ انہی کا ملک ہوگا، اور اللہ تعالیٰ شرک کو بخش دیں، یہ بات محال بالغیر ہے، جب وہ اس کی عدم مغفرت کی خبر دے چکے ہیں تو اب بخشش ممکن نہیں ہے، البتہ فی نفسہ چونکہ ان کی قدرت ضدین کو شامل ہے، اس لئے بالذات یہ بات ممکن ہے، یعنی عموم قدرت کے پیش نظر اس کا امکان و احتمال ضرور ہے۔

اب جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تمام خبریں خواہ ان کا تعلق وعدوں سے ہو یا وعیدوں سے خیر محض ہیں، البتہ اگر وہ وعدہ وعید پورے نہ ہوں تو وہ خبریں جھوٹی ہوں گی اور جھوٹ شر ہے مگر یہ شر عارضی ہے، چونکہ وعدہ وعید پورے نہ ہوئے اور محکی عنہ کے خلاف ہو گیا اس لئے یہ شر عارض ہوا، مگر اخبار سے اصل لفظ میں کوئی شر نہیں، وہ وجود محض ہے، اس لئے امکان کذب ایک امر عارض ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ کی خبریں فی نفسہ صادق ہیں اور کذب محال بالعرض ہے، محال بالذات نہیں جو موجب نقص ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ کذب یا تو محال بالذات ہے یا بالغیر! بصورت اول اس کو اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت نہیں کیا جا سکتا اور بصورت ثانی ثابت کرنا ممکن ہے، کیونکہ اس صورت میں بالذات امکان رہتا ہے، بالغیر استحالہ ہے، بہت قیمتی بات ہے لیکن اگر اس مسئلہ کی تعبیر بدل دیں اور عموم قدرت سے اس کو تعبیر کریں تو بات بالکل واضح اور بدیہی ہو جائے گی۔ (پالن پوری)

[illegible]

استغفر الله استغفر الله [illegible]

(۴۳) حق تعالیٰ شانہ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ و درجہ کیا ہے؟

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

وکان فضل اللہ علیک عظیما [illegible]

[illegible] علیہ السلام

[illegible] فی الجنة [illegible] بفضل و رحمة [illegible]

[illegible]

لیس کمثلہ شیء [illegible]

[illegible]

اور فخر عالم علیہ الصلوۃ والسلام مخلوق مرزوق محتاج حق تعالیٰ کے:

قَالَ لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ. (الزمر-۱۵)

فرمایا کہ اگر تو نے شریک مان لیا، تو اکارت جائیں گے تیرے عمل اور تو ہوگا، ٹوٹے میں پڑا۔ (ترجمہ شیخ الہند)

اِنْ اَهْلَکَنِیَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَا. (سورہ ملک-۲۸) (۱)

اگر ہلاک کردے مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ والوں کو یا ہم پر رحم کرے۔ (ترجمہ شیخ الہند)

پس جس شخص نے نسبت چمار پیش بادشاہ کو، بوجہ ذات آپ کی ذات حق تعالیٰ سے عقیدہ کیا، وہ مصیب ہے اور یہ نسبت امر صحیحہ واقعہ سے بہت کم ہے اور جو بوجہ تقرب کے ایسا عقیدہ کرلے، وہ خلاف عقیدہ اسلام کے ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

ایسے مسائل کو علماء جانتے ہیں، عوام کے روبرو کہنا، ان کی فہم سے بڑھ کر کلام کرنا ہے، اغوائے خلق اس میں حاصل ہے۔ اور ایسی بحث عوام کو حرام ہے اور اس امر میں جہلا کی گفتگو موجب کفر کا ہے، کہ جاہل یا حق تعالیٰ کی شان عالی کی تنقیص کرکے کافر ہووے گا، یا فخر عالم علیہ الصلوۃ والسلام کی تذلیل جان کر، کافر بنے گا۔ فقط واللہ یھدی من یشآء الی صراط مستقیم.

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۱۴۸-۱۴۹)

....

....

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱) پہلی آیت: سورۃ الشوریٰ کی آیت: ۱۱ ہے، اس کا ترجمہ ہے: اس کی طرح کا کوئی نہیں۔ دوسری آیت سورۃ الزمر کی آیت: ۱۵ ہے، اس کا ترجمہ ہے: بخدا! اگر آپ نے شریک ٹھہرایا تو آپ کا عمل اکارت جائے گا، اور آپ ٹوٹے میں پڑنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ تیسری آیت سورۃ الملک کی آیت: ۲۸ ہے، اس کا ترجمہ یہ ہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو اور میرے ساتھ والوں کو ہلاک کردیں یا ہم پر رحم فرمائیں۔

قولہ: بوجہ تقرب: یہ فضل حق کا مقابل ہے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو کچھ مقام و مرتبہ ہے، وہ بفضلہ تعالیٰ ہے اور اگر کوئی یہ اعتقاد رکھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالذات یہ مقام حاصل کرلیا ہے، تو یہ بات اسلامی عقیدہ کے خلاف ہے۔ (پالن پوری)

بدعات و رسوم

میلاد اور قیام

(۶۴) کس قسم کی محفل مولود جائز ہے؟ [illegible]

[illegible] حال معلوم ہوا، جواب مسائل یہ ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] اس مجلس میں

شریک ہونا بھی منع اور گناہ ہے [illegible]

(۶۵) مجلس میلاد کی حرمت و کراہت کی وجہ؟ **مسئلہ** [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اول [illegible] جاہل اور [illegible] ہیں کہ کہیں ان کی اصل نہیں پائی

جاتی اور [illegible] شرع کے خلاف ہیں اور موضوعات اور مفتریات روایات کو بیان کرتے ہیں، جس کے

بیان میں [illegible] حدیث شریف میں آیا ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر جھوٹ باندھے اپنا

[illegible]

ٹھکانا دوزخ میں کر لے(۱) پس سامع اور قاری جملہ گنہگار ہیں، تو ایسی محفل پر اریب حکم حرمت کا ہوگا اور اس میں شریک ہونا حرام کہا جائے گا۔

دوم: چراغ اور شموع زائد ز حاجت جلاتے ہیں اور یہ اسراف ہے اور اسراف حرام ہے، چنانچہ قرآن شریف میں موجود ہے کہ مسرفین بھائی شیطان کے ہیں (۲) پس ایسی محفل میں شریک ہونا گناہ ہے۔

سوم: تعیین وقات مولود خوانی اپنی رائے سے کرنا کہ فلاں روز زیادہ ثواب ہے اور فلاں تاریخ میں ضروری، یہ سب بدعت ہے کہ حکم مطلق کو اپنی رائے سے مقید کرنا بدعت قبیحہ ہے۔

چہارم: اہتمام مثل اہتمام نماز، روزہ وغیرہ ضروریات دین بلکہ بقدر زائد، عوام تو اس کو مثل نماز روزہ وغیرہ ضروریات دین نہایت ضروری جانتے ہیں، خواص گو دل میں ضروری نہیں جانتے، مگر معاملہ مثل ضروریات دین کرتے ہیں، یہ بھی سخت بدعت ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے، کہ کوئی آدمی تم میں سے اپنی نماز میں شیطان کا حق اور حصہ مقرر نہ کرے، کہ اپنے اوپر ضروری اور لازم کر کے اس بات کو، کہ بعد اتمام نماز اپنی جانب راست ہی کی طرف رخ کر کے بیٹھا کرے، ورنہ اپنی جانب چپ کی طرف رخ کرنے کو برا جانے، کہ اہتمام مباح کا بالالتزام ممنوع ہے۔ (۳)

عالمگیری میں مرقوم ہے کہ جو امر مباح درجہ اباحت سے بڑھ کر، مثل واجب وسنت شمار کیا جاوے، تو وہ مکروہ اور حرام ہو جاتا ہے۔ (۴) غرض دین و ایمان کا دار و مدار اسی پر ہے کہ فرض، واجب وسنت، مستحب ومباح، حرام ومکروہ جملہ احکام کو اپنے اپنے درجہ پر رکھا جائے، اور ہر ایک کا اہتمام وعظمت حسب حیثیت وبقدر مرتبہ کیا جائے، اور مرتبہ ہر ایک کا ضرور ملحوظ ومدنظر رہے، ورنہ دین واسلام برائے نام ہے اور بس۔

---

(۱) من كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار متفق عليه، اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے۔ یہ حدیث جو سند و متن دونوں طرح سے متواتر ہے۔ علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں، کہ یہ حدیث تقریباً سو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل اور روایت کی ہے، جس میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں، اور اس وجہ سے یہ ہے کہ چار سو طرق سے مروی ہے۔ ملاحظہ ہو

"كشف الخفاء ومزيل الالباس عما اشتهر من الاحاديث على ألسنة الناس" علامہ عجلونی، ص ۲۷۵ ج ۲

(دار احياء التراث العربي بيروت، طبع ثالث ۱۳۵۱ھ) [نور]

(۲) ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين وكان الشيطان لربه كفورا (بنی اسرائیل ۲۷) [نور]

(۳) حدیث کے الفاظ یہ ہیں: عن عبد الله بن مسعود قال لا يجعل احدكم للشيطان شيئا من صلوته، يرى ان حقا عليه، ان لا ينصرف الا عن يمينه، لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم كثيرا ينصرف عن يساره متفق عليه رواه البخاري في كتاب الأذان ج ۱ ص ۱۳۰ رقم الحديث ۸۵۲ [رياض ۱۴۰۳ھ - ۱۹۸۳ء] ومسلم في كتاب صلوة المسافرين ج ۱ ص ۳۲۰ رقم الحديث ۷۰۷ [دار طيبة رياض ۱۴۲۷ھ - ۲۰۰۶ء] [نور]

(۴) الف: عالمگیری باب ما يتصل بذالك مسائل سجدة الشكر ج ۱ ص ۱۹۰ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۵۸ھ (ب) عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۶ الباب الثالث عشر، مما يتصل بذلك مسائل سجدة الشكر (مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ ۱۴۰۳ھ) [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

گر فرقِ مراتب نہ کنی زندیقی

اور تداعی وزیب وزینت، تقسیم شیرینی بروز مولود، یہ سب اہتمام میں داخل ہیں۔

پنجم: محفل مولود میں فُسّاق وفُجّار بہ لباس وصورت غیر مشروع حاضر ہوتے ہیں، ان کے ساتھ بلاضرورت جمع ہونا اور مداہنت کرنا پڑتا ہے، یہ بھی ممنوع ہے۔ بہر حال یہ سب امور مذکورہ وغیر ذلک، مانع جواز حضور محفل مولود، ہمارے زمانہ کے ہیں۔ ایسے مجامع میں جانا، ناجائز وممنوع ہے۔

باقی رہا قیام وقت ذکر ولادت، اول تو یہ قیام کسی روایت سے ثابت نہیں اور قرونِ ثلاثہ میں ذکر ولادت پر قیام، کہیں ثابت نہیں ہوا۔ مع ہٰذا! خصوصاً اسی محفل میں قیام کرنا تو ضروری جانا جائے، اور سوائے اس محفل کے اگر کوئی بیان کردے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں تاریخ ویوم ووقت میں پیدا ہوئے، تو کوئی بھی قیام نہیں کرتا۔ یہ تخصیص بلاوجہ بدعت ہے، اور اگر یہ عقیدہ ہو کہ وقت ذکر ولادت، روح پر فتوح حضرت فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس محفل میں تشریف لاتی ہے، چنانچہ جہالِ زمانہ ہٰذا کا یہی عقیدہ ہے، تو اس نیت واعتقاد سے قیام عین شرک ہے اور افتراءِ محض!! اس عقیدہ سے قیام کرنا سخت حرام ہوگا، اور شرکاء اس محفل کے گنہگار ہوں گے۔

الحاصل! ہمارے زمانے کے میلاد میں جانا ممنوع ہے، اور وجہ حرمت وکراہت تحریر بالا سے واضح ہو چکی۔ اب ایسے مولود کو جائز کہنا اہل علم کا کام نہیں، باقی جہال جو چاہیں بکیں اور مانع کو طعن کرنا بھی سخت بیجا ہے، طاعن فاسق ہوگا۔ کیونکہ امر منکر کا منع کرنے والا امتثال امر ونہی عن المنکَر کرتا ہے، اس کو طعن کرنا حدیث پر طعن کرنا ہے، اور ایسے مولود کو جائز کہنا محض خطا اور غلطی وجہل قواعد شرعیہ سے ہے۔　فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ　(مجموعہ کلاں ص ۳۵، ۳۸)

(۶۶) مروجہ میلاد وقیام بدعت ہیں: قیام مروجہ میلاد بدعت ہے، مکروہ ہے، نہ فرض، نہ واجب، نہ سنت، نہ مستحب، اس کی کہیں اصل نہیں، اختراعِ جہلاء ہے۔ فقط　کتبہ الراجی رحمۃ ربہ　رشید احمد عفی عنہ گنگوہی

(مجموعہ کلاں۔ ص ۳۰)

(۶۷) مروجہ مجالس مولود بدعت ہیں: مجالس مولود مروجہ مکروہ وبدعت ہیں، ان کی شرکت بھی ممنوع ہوئی۔ اگرچہ نفس ذکر ولادت مستحسن ہے اور روشنی حاجت سے زیادہ اسراف اور حرام ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ　رشید احمد گنگوہی عفی عنہ　(مجموعہ کلاں ص ۱۰۲)

(۶۸) مجلس میلاد اور قیام کی شرعی حیثیت؟ سوال: زید نے وقت میلاد قیام نہ کیا، عوام نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعرض کیا زید [نے] عذر کیا کہ میرے نزدیک مستحب ہے، تارک مستحب گنہگار نہیں، اور اصل وجہ یہ ہے کہ جو کتاب اس وقت ہوئی تھی، اس میں اس موقع پر اشارہ قیام نہیں، اس وجہ سے میں نے قیام نہیں کیا۔ اس پر زید کی تکفیر کی گئی اور اسکے بعد زید نے بارہا کی خوف سے قیام کیا، مگر کفر سے عوام وخواص نے زید کو سبکدوش نہ فرمایا اور علماء نے بھی کہا، کہ پنج وقتہ زید پر لعنت مقدر رکھی ہے اور کہا کہ جیسے ہو، مسجد میں بھی نہ آنے دو اور مواکلت، مشاربت اور مجانست بھی، اسکے ساتھ مت رکھو، اس کے سب ہمراہی وساتھی کافر ہوگئے، اگرچہ نیت اہانت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھی۔ فقط

جواب: مجلس میلاد اور قیام عند ذکر ولادت کا کہیں اثر، زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور زمانہ صحابہ وتابعین سے معلوم نہیں ہوتا، یہ امر بعد چھ سو برس کے مخترع ہوا ہے (۱) اور کتب حدیث اور فقہ سے ثابت نہیں ہوتا، کہ بوقت ذکر ولادت قیام مسنون یا مستحب ہو۔ پس ایسے امر پر اہتمام کرنا اور ضروری جاننا محض بدعت ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من أحدث فی أمرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد۔ الحدیث (۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات پیدا کی (یا ملائی) وہ مردود ہے۔

اگر کوئی شخص ولادت کا ذکر ریزش کرے، اباحت وندب اس مجلس کا وقیام کا مدلل ہووے، تو بھی ہرگاہ کہ اس مجلس کو واجب جاننے لگے، یا عوام اس کو ضروری سمجھنے لگیں، تو یہ فعل بدعت، ناجائز ہو جاتا ہے۔ [ملا] علی قاری شرح مشکوۃ میں کہتے ہیں

من أصر علی أمر مندوب وجعلہ عزما، ولم یعمل بالرخصۃ، فقد أصاب منہ الشیطان من الإضلال. فکیف من اصر علی بدعۃ أو منکر انتھی (۳)

جس نے مستحب پر عمل کیا اور اس کو ضروری سمجھ لیا اور رخصت پر کاربند نہ ہوا، پس اس کو شیطان نے گمراہی میں ڈال دیا ہے، تو اس کا کیا حال ہوگا جو کسی بدعت یا منکر پر اصرار کرتا ہے۔

---

(۱) ائمہ مورخین نے اس کی صراحت کی ہے۔ [illegible] ۱۹۹۷ء [illegible] ۳۶ [illegible]

(۲) متفق علیہ عن عائشۃ بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود ص ۳۷۱ ج (مرآۃ پریس ۱۳۱۵ھ) ۱ بخاری شریف ج ۱ ص ۱۲۰ رقم الحدیث ۲۶۹۷، [مکتبہ ریاض] و مسلم کتاب الأقضیۃ، باب نقض الأحکام الباطلۃ ورد محدثات الأمور ج ۲ ص ۷۷ رقم الحدیث ۱۷۱۸، [دار طیبہ ریاض، ۱۴۲۷ھ - ۲۰۰۶ء] نیز دیکھئے مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ص ۲۷ ج ۱ (مطبع نور محمد رشید یہ دہلی [illegible])

(۳) باب التشھد فی الصلوۃ، الفصل الاول مرقاۃ شرح مشکوۃ ص ۳۵۳ جلد ثانی (مکتبہ امدادیہ ملتان ۱۳۹۲ھ) [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

فتاویٰ عالمگیریہ باب السجدات میں لکھا ہے:

وما يفعل عقيب الصلوٰة مكروه، لأن الجهال يعتقدونها سنة أو واجبة، وكل مباح يؤدى إليه فمكروه. انتهى(۱)

اور جو کچھ (چند لوگ) نماز کے بعد کرتے ہیں، وہ مکروہ ہے، کیوں کہ جاہل لوگ، اس کو دین کا ضروری کام خیال کریں گے، اور ہر وہ مباح جو فسادِ عقیدہ کا سبب ہے، وہ مکروہ ہے۔

پس یہ شخص جو زید کو بہ سبب عدم قیام ذکر ولادت کے، کافر کہتا ہے، جاہل ہے نہ [کہ] عالم، گمراہ ہے نہ [کہ] مہتدی۔ زید ہرگز ہرگز، ترک قیام کے باعث کافر فاسق، عاصی نہیں، ہاں اس مجلس کی شرکت کے باعث گنہگار ہے، اور جو کوئی ایسے مسلمان کو بلا وجہ کافر کہتا ہے، خود کفر کا وبال اس پر عائد ہوتا ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لايرمي رجلٌ رجلاً بالفسوق ولايرميه بالكفر، إلاّ ارتدت عليه، ان لم يكن صاحبه كذالك. رواه البخاري(۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ حکم لگائے کوئی شخص کسی کو فسق کا اور نہ کفر کا ورنہ وہ (اسی کہنے والے کی طرف) لوٹ جائے گا اگر وہ (جس کے لئے یہ کہا گیا ہے حقیقت میں) ایسا نہ ہو۔ [ت: نور]

پس یہ جاہل جو زید کو کافر بتاتا ہے خود بلائے کفر میں مبتلا ہے اور زید بوجہ عدم قیام کافر نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی (مہر)

(مجموعہ کلاں ص ۲۷-۲۹)

(۶۹) ذکر ولادت کے وقت قیام کے بدعت ہونے کی مفصل بحث:

مسئلہ: وقت ذکر میلاد کھڑے ہونے کی کہیں شرع میں قرونِ ثلاثہ سے اصل ثابت نہیں، جناب فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر اور حالات اور ولادت کا ذکر، ان قرون میں بطور وعظ و تحدیث و تدریس، ہزار بادفعہ ہوتا تھا، مگر کسی روایت سے کہیں ثابت نہ ہوا، کہ بروقت ذکر ولادت کوئی کبھی کھڑا ہوا ہو، یا کہیں خود جناب فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کچھ استحباب یا ادب ارشاد فرمایا ہو۔ یہ بات کہ خود جناب علیہ السلام کی تعظیم کو کوئی کھڑا ہو، یہ دوسری بات ہے، مگر آپ کے ذکر ولادت یا غیر ولادت پر

---

(۱) (الف): عالمگیری ص ۱۹۰ ج ۱. ومما يتصل بذالك مسائل سجدة الشكر (مطبوعہ بندر ہوگلی کلکتہ ۱۲۵۸ھ)

(ب): عالمگیری ص ۱۳۶ ج ۱ الباب الثالث عشر ومما يتصل بذالك مسائل سجدة الشكر مکتبہ ماجدیہ، کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ) [نور]

(۲) رواہ بخاری عن ابی ذرؓ۔ ص ۸۹۳ ج ۲۔ كتاب الادب باب ما ينهى عن السباب واللعن (مراد آباد: ۱۳۱۵ھ) نیز بخاری شریف ج ۳ جز: ۸: ص: ۱۳ رقم الحديث: ۶۰۴۵ [مکتبہ ریاض مکۃ المکرمہ ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء] [نیز دیکھئے مشكوة، باب حفظ اللسان و الغيبة، الفصل الاول ج: ۲ ص ۴۱۱. رقم الحديث: ۴۸۱۲. [عکس طبع نور محمد، رشيديه دهلی: ۱۹۵۵ء] [نور]

قیام کرنا، ہرگز ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا۔ ایک روایت صحیحہ بھی اس باب میں وارد نہیں۔ پس اور تو یہی حجت قیام کے بدعت غیر اصل ہونے کو کافی ہے، کہ ثبوت اس کا قرون ثلاثہ میں ثابت نہیں ہوسکتا۔

اور پھر جب اس قدر غلو ہوجائے کہ اس کو واجب کہنے لگیں، اور تارک پر ملامت ہونے لگے، تو خواہ مخواہ منکر و بدعت ہوجائے گا۔ یہ تو ایک امر محدث ہے، اگر کسی امر ثابت جائز کو بھی عوام واجب جاننے لگیں، وہ بھی ناجائز ہوجاتا ہے۔

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال لا يجعل احدكم للشيطان نصيبا من صلوته، يرى أن حقا عليه ان لا ينصرف الا عن يمينه، لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيراً ينصرف عن يساره.(1)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کوئی بھی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ مقرر نہ کرے اس طرح کہ دائیں جانب سے رخ کرنے [پھرنے] کو لازم سمجھ لے، حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، بار ہا بائیں جانب سے گھومتے ہوئے [بھی] دیکھا ہے۔

قال علي القاري في شرح المشكوة في شرح هذا الحديث من أصر على أمر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال فكيف من أصر على بدعة أو منكر انتهى (۲)

ملا علی قاری، اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں. جس نے مستحب پر ضروری سمجھ کر عمل کیا ور رخصت پر کاربند نہ ہوا، اس کو شیطان نے گمراہی میں ڈال دیا۔ پس کیا حکم ہوگا اس شخص کا، جو بدعت اور منکر پر اصرار کرتا ہے۔ [ت:نور]

اور عالمگیری میں ہے:

ومايفعل عقيب الصلوات مكروه، لأن الجهال يعتقدونها سنة أو واجبة، وكل مباح يؤدي إليه فمكروه. انتهى (۳)

جو کچھ (فرض) نمازوں کے بعد کیا جاتا ہے، وہ مکروہ ہے. کیونکہ جاہل لوگ اس کو دین کا ضروری کام خیال کریں گے، اور ہر وہ مباح کام جس کو واجب سمجھ لیا جائے، مکروہ ہے۔

---

(۱) اس حدیث کی تخریج بھی قریب ہی گزر چکی ہے۔

(۲) مرقاۃ شرح مشکوۃ ص ۳۵۳ ج ۲ (امدادیہ ملتان ۱۳۸۶ھ) [نور]

(۳) (الف) عالمگیری ص ۱۹۰ ج ۱، باب ومما يتصل بذلك مسائل سجدة الشكر مطبوعہ بندر ہوگلی ۱۲۵۸ھ) [نور]

(ب) عالمگیری ص ۱۳۶، ج ۱، الباب الثالث عشر مما يتصل بذلك مسائل سجدة الشكر مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ ۱۴۰۳ھ) [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

پس اولاً ثابت ہوگیا کہ قیام وقت ذکر ولادت، کہیں حدیث وآثار سے قولاً وفعلاً وتقریراً ثابت نہیں ہوسکتا۔ یہ امر خود محدَث ہوا۔ اور ثانیاً اگر فرضاً کچھ ثابت بھی ہوجاوے، تو واجب وسنت ومستحب تو ہرگز نہیں ہوسکتا، کیوں کہ واجب وہ حکم ہے کہ نص قطعی الثبوت ظنی الدلالۃ، یا نص ظنی الثبوت وقطعی الدلالۃ سے ثابت ہو، اور یہاں در باب قیام کے کوئی نص بھی قوی یا ضعیف نہیں، اور سنت اس حکم کو کہتے ہیں کہ مواظبت جناب فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام یا خلفائے راشدین کی اس پر ثابت ہو، اور یہ فعل ایک بار بھی ثابت نہیں ہوا، تو سنت کیا مندوب ومستحب بھی نہیں ہوسکتا۔ نہایت الامر اباحت وادب ثابت ہوگا اور جب کسی امر مباح کو واجب بنایا جائے، تو وہ خود بدعت ومکروہ ہوجاتا ہے۔ چنانچہ قول ابن مسعود اور ملا علی قاری اور روایت عالمگیریہ سے اوپر ثابت ہوچکا ہے۔

بہر حال اس قیام کو واجب کہنا حرام ہے اور کہنے والا فاسق مرتکب کبیرہ کا ہے، کیوں کہ جو فعل مستحب ومندوب بھی نہ ہو، اس کو واجب کہنا خود مجادلہ شارع علیہ السلام سے کرنا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ (النساء:۱۱۵)

ترجمہ: اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جب کہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے رستہ کے خلاف تو ہم حوالہ کریں گے اس کو وہی طرف جو اس نے اختیار کی، اور ڈالیں گے ہم اسکو دوزخ میں، اور وہ بہت ہی بری جگہ پہنچا۔ (ترجمہ شیخ الہند)

الغرض قیام ذکر ولادت، بایں وجہ ہے کہ ان لوگوں کو کوئی حدیث موضوع، در باب ثواب قیام مذکور ملی ہو، یا کسی بزرگ کا قول یا فعل ان کو معلوم ہو، کہ اس کے موافق ثواب جان کر قیام کرتے ہیں اور یہ معلوم ہوچکا ہے کہ احادیث غیر معتبر وموضوعہ سے ثواب وعقاب کا ثبوت نہیں ہوتا، اور قول وفعل بزرگوں سے بھی جواز واستحباب ثابت نہیں ہوتا، جب تک کہ کوئی دلیل شرعی موجود نہ ہو۔ پس باوجود امور مذکورہ [کے] ہرگز یہ فعل موجب ثواب ومستحسن نہیں ہوسکتا، بلکہ بدعت ہی رہے گا، اور بالفرض اگر کوئی امر مبیح یا موجب ثواب بھی ہوگا، تو بعد تسلیم درجہ ندب سے نہ بڑھے گا اور اگر عوام اس قیام کو ضروری جانیں گے، تو حسب تحقیق مذکور ندب سے بدعت وکراہت میں آجائے گا۔ بہر حال یہ فعل سراسر حماقت ہے، کیوں کہ اگر یہی وجہ قیام کی ہے تو قیام بروقت ولادت آپ کے ہونا چاہئے، نہ یہ کہ ہر روز، اس کی نقل کیا کریں، اور آپ کی حالت ولادت کا سانگ بنایا جائے، معاذ اللہ! اور مثل کفار ہنود، کہ کنہیا کے پیدا ہونے کے روز اس کے جنم لینے کا سانگ اور نقل کرتے ہیں، یا روافض کہ ہر سال شہادت اہل بیت کا سانگ بناتے ہیں۔ یہ اعداء سنت آپ کی ولادت شریفہ کو فرض کرکے ہر روز ولادت قرار دیتے ہیں اور یہ خود حرام وقبیح اور حماقت ہے، شرع میں کہیں اس کی [کوئی] نظیر نہیں، کہ ایک فرضی امر کے ساتھ معاملہ حقیقت کا کیا جائے۔ اگر عید وجمعہ وغیرہ میں اعادہ ہے، تو بہ سبب حدوث اسباب اور تکرار وجود سبب نعمت کے ہے، اور جمعہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں شامت [illegible] کی وجہ سے یہ [illegible] میں یا مجلس ذکر میلاد میں [illegible] وقت ولادت فخر عالم علیہ السلام [illegible] خوشبو [illegible] سے خوشبو [illegible] ہوتے ہیں [illegible] قیام [illegible] حرام اور موجب تشبہ بطلاء الساق [illegible]

[illegible] قیام [illegible] معتمدین سے [illegible] میں ورود پرنور فخر عالم علیہ السلام [illegible] مجلس [illegible] مسائل [illegible] فساق اور مجمع بدعات [illegible] سے تشریف [illegible] تو یہ عقیدہ [illegible] عقیدہ قیام [illegible] اور در باب عقائد نص قطعی [illegible] سے [illegible] کا ثبوت نہیں [illegible] علیہ السلام [illegible] کا [illegible] قطعیہ عقیدہ ثابت نہیں ہوسکتا [illegible] قطعی [illegible] شیطانی ہوگا [illegible] ثابت [illegible] حیا ء ہوگا

[illegible] صورت [illegible] بدعت [illegible] اور صورت ثانیہ حرام و کبیرہ [illegible] اور صورت ثالثہ [illegible] صورت [illegible] شیطان [illegible] یہ قیام کسی وجہ سے شروع نہیں ، اس کو واجب کہنا صراحت [illegible] عقل سے احکام ثابت [illegible] ہے [illegible] حق تعالیٰ ہم کو [illegible] بچاوے اور [illegible] یہ بھی واضح ہوگیا کہ مجلس میلاد فی زمانا بہیئت [illegible] بدعت [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم [illegible] رشید احمد گنگوہی

(مجموعہ [illegible] ۸۰-۸۳)

(۷۰) میلاد میں قیام کے ممنوع اور بدعت ہونے کی وجہ؟

مسئلہ: قیام وقت [illegible] بدعت [illegible] وقت استماع نام پاک حق تعالیٰ [illegible] ان میں بھی [illegible] اور وقت [illegible] بھی [illegible] ثابت [illegible] ایک وجہ [illegible] آپ کا نام پاک صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] قیام تعظیمی [illegible]

[illegible]

[illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] علی [illegible]

توبعد تسلیم مشروعیت، اس وقت اور اس ہیئت ومجلس اور اس ذکرولادت کے ساتھ، کیا وجہ تخصیص قیام کی ہے، جب نام پاک سناجائے، قیام چاہئے، حالانکہ اذان اور اقامت میں قیام نہیں کرتے۔ بہرحال یہ تخصیص بدعت ہوگی۔

اور اگر بایں وجہ قیام ہے کہ آپ کی روح پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس محفل میں تشریف لاتی ہے، تو خود اندیشہ شرک کا ہے اور اگر اس وقت ولادت کا یہاں نقشہ تصور کرکے یہ قیام ہے، تو خود ایک تصویر پرستی اور مشابہت بت پرستاں اور اپنے خیال کے عابدوں کے ساتھ تشبہ ہے، یہ اشد بدعت ہے۔ فقط

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۷۹-۸۰)

(۷۱) محفل ذکرولادت کا شرعی حکم؟

سوال: ذکرولادت ومعجزات بلاذکروفات بشرطِ خُلو، ازبدعات ومنکرات، محض بنظر ثواب نہ بطور رسم ہدایت ہے یا ضلالت، اگر ہدایت ہے تو تداعی بموجب ارشاد نبوی:

من دعا الی هدی کان له من الأجر مثل أجور من تبعه. الحدیث رواه مسلم(۱)	جس نے کسی کو بھلائی کی طرف بلایا، تو اس کے لئے ان لوگوں کے عمل کے برابر ثواب ہوگا، جس نے اس [کے بلانے کی وجہ سے] پر عمل کیا۔ (ت:نور)

کرنا درست ہے یا نہیں؟ اگر درست نہیں ہے تو صورت اجتماع کے واسطے ذکرولادت کے، کہ جس کی نسبت شاہ محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مأۃ مسائل میں اجازت فرماتے ہیں، کیا ہے۔ وعبارته هکذا:

وقیاس عرس، برمولود شریف غیر صحیح است، زیرا کہ در مولود ذکرولادت خیر البشر است، وآں موجب فرحت وسرور است، ودر شرع اجتماع برائے فرحت وسرور کہ خالی ازبدعات ومنکرات باشد آمدہ۔ فقط(۲)	عرس کو مولود شریف پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ مولود میں خیر البشر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ولادت کا ذکر ہے، وہ تازگی اور خوشی کا ذریعہ ہے اور شریعت میں مسرت وخوشی کے ایسے موقعوں پر جو بدعتوں اور برائیوں سے خالی ہو، جمع ہونے کی اجازت ہے۔

جواب: نفس ذکرولادت ومعجزات وسیر فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام ادب ومستحب ہے، مگر جو اس کے ساتھ کوئی امر مذموم شرعی مضموم ہوجاوے گا تو مکروہ اور حرام اور بدعت بن جائے گا۔ یہ امر متفق علیہ تمام امت کا ہے اور اہتمام وتداعی نوافل صلوٰۃ میں کہ ذکرولادت سے بمراتب زیادہ ہے، فقہاء نے مکروہ تحریمی ہی لکھا ہے، سب کتب فقہ میں صریح منقول

(۱) الف: صحیح مسلم ص ۳۴۱، ج ۲۔ کتاب العلم، باب من سن سنة (مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۹ھ)

ب: ص: ۱۲۳۴ جلد دوم۔ رقم الحدیث: ۲۶۷۴ ت: ابوقتیبہ نظر محمد فاریابی [دار طیبہ ریاض: ۲۰۰۶ء] [نور]

(۲) مأۃ مسائل، ص ۳۰۔ سوال پانزدہم (مطبع مصطفائی: ۱۲۸۳ھ) [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

[illegible]

(۷۲) ذکر ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت قیام؟

[illegible]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم — رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

[illegible]

ثانیاً [illegible]

عاشورا و محرم سے متعلق احکام و مسائل

(۷۳) عشرہ محرم میں حلیم کھانے، شربت پلانے اور دیگر بدعات کا حکم؟ **سوال:** عشرۂ محرم میں حلیم پکانا اور شربت پلانا درست ہے، یا نہیں؟ یا جو خوش عقیدہ ہیں وہ اس میں داخل ہیں، اور عشرہ محرم میں نوافل بجماعت پڑھ کر، روح پر فتوح حضرت حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو، ثواب پہنچانا درست ہے، یا نہیں؟

جواب: شربت و حلیم سب بدعت ہیں اور رسم روافض ہے، خواہ بدعقیدہ کرے خواہ خوش عقیدہ۔ بدعت خوش عقیدہ سے زیادہ تر معیوب ہے، نوافل عشرہ [محرم] بھی بدعت [ہیں] خصوصاً بجماعت، مکروہ تحریمی ہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد گنگوہی

الف: مجموعہ کلاں ص ۲۷ ب: مجموعہ فتاویٰ، مکتوبہ مولانا عبد الغفور چندیانوی ۱۳۱۱ھ ص ۴

ج: مجموعہ فتاویٰ مرتبہ و مکتوبہ: مولانا احمد شاہ حسن پوری۔ (بلا سنہ) ص ۳

(۷۴) عشرہ محرم میں ذکر شہادت پڑھنا، روزہ رکھنا اور صدقہ دینا کیسا ہے؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں: عشرہ محرم کو ذکر شہداء بیان کرنا اور اسی عشرہ میں روزہ رکھنا اور خیرات کرنا کیسا ہے؟ اس کا جواب کتب معتبرہ سے دیجئے۔ **بینوا توجروا۔**

جواب: عشرہ میں ذکر شہادت پڑھنا حرام ہے، اس واسطے کہ بہ مشابہ رافضیوں کے ہے، وہ اس ایام میں اس ذکر کو افضل عبادت جانتے ہیں، اور حدیث میں ہے کہ جو کوئی کسی قوم سے مشابہ کام کرے، وہ ان میں ہی ہے (۱) پس ایسا کام کرنا رافضی ہونا ہوا۔ اور روزہ عشرہ کی نویں کو مستحب ہے (۲) اور خیرات و صدقہ دینا سب روز درست ہے، اس دن میں

---

(۱) من تشبہ بقوم فهو منهم. رواہ احمد عن ابن عمر رقم الحدیث: ۵۱۱۴-۵۱۱۵. ص: ۵۱۶/ج: ۴. تحقیق علامہ احمد محمد شاکر وابو داؤد، کتاب اللباس باب فی لبس الشهرة ص: ۵۵۹ [مطبع اصح المطابع، کلکتہ:] نیز باب مذکور ابو داؤد ج: ۴/ص: ۳۹۱ رقم الحدیث ۴۰۳۱ [دار القبلہ، للثقافة الاسلامیہ. طبعہ ثانیہ جدہ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء] [نور]

(۲) روزہ عشرہ کی نویں کو مستحب ہے، یعنی دسویں کے ساتھ نویں کو بھی روزہ رکھے، کیونکہ نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا تھا، اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا، تو نویں کا بھی روزہ رکھوں گا۔ (پالن پوری)

عن ابن عباس، حین صام رسول الله ﷺ عاشوراء و امر بصیامه، قالوا یارسول الله انه یوم یعظمه الیهود والنصاریٰ، فقال رسول الله ﷺ لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع. رواہ مسلم ج: ۱ ص ۳۵۹. [مطبع مجتبائی دهلی: ۱۳۱۹ھ] نیز صحیح مسلم ج: ۱/ص: ۵۰۵ رقم الحدیث ۱۱۳۴ [دار طیبہ ریاض: ۱۴۲۷ھ-۲۰۰۶ء] [نیز دیکھئے مشکوۃ باب صیام التطوع الفصل الاول، ص ۱۷۸-۱۷۹، [طبع نور محمد، رشیدیہ دهلی: ۱۹۵۵ء] نیز مشکوۃ شریف ج: ۲/ص: ۸۱۰ رقم الحدیث: ۲۰۴۱ [مکتبہ التوبہ، ریاض ۱۴۲۳ھ-۲۰۰۳ء]

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابھی ... ہے اور تخصیص کی ... زور میں ہو ورنہ بدعت ہے کسی کام کو بدون اجازت شرع کے خاص ... [illegible] مشروع ... ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ کلاں ص ...) ... رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(۷۵) عشرہ محرم میں ذکر شہادتیں صحیح نہیں

عشرہ میں اور دو عشرہ کے ... [illegible] ... نہ مرے اور ... میں ... مشابہ ... [illegible] ... ہے فقرا کو کھانا کھلانا ہو ... اگر خصوصیت ... نہ ہو ... کو ... اجابتا ... فقط

(مجموعہ کلاں ص ...)

(۷۶) تعزیہ نکالنے اور محرم کے مہینہ کی اور بدعات کا حکم؟

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین ... مسئلہ میں کہ تعزیہ دفن کرنا اور بچوں کو طوق ہنسلی پہنانا اور ماتم کرنا اور ... کرنا وغیرہ، اور ... وقائع شہادت وغیرہ ... سامان کرنا اور ... پر رونا اور رونا اور ... کے واسطے اعتقاد ... تعزیت کرنا موجب ثواب ہے یا باعث عقاب اور نوحہ اور مرثیہ خوانی کرنا کیسا ہے اور یزید کے بارے میں کیا اعتقاد رکھنا چاہئے؟ بینوا توجروا

جواب: تعزیہ بنانا اس میں شریک ہونا اس پر چڑھانا اس کا یا منت ماننا ... یا عشرہ محرم میں شہادت حسین کرنا رونا پیٹنا، چلانا نوحہ کرنا، کپڑے پھاڑنا یہ سب نادرست ہے اور بدعت ہے اور یزید کو ... کہنا ... ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

تصدیق: تعزیہ داری کرنا غیرہ امور مذکورہ فی السوال ناجائز، بدعت ہیں اور موجب عقاب اور ... ہے ... کہ بدعت ... کو ... کھانا چاہئے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

لا تسبوا الأموات فإنهم قد أفضوا إلى ما قدموا رواه البخاري (۲) كذا في بلوغ المرام

والله تعالىٰ أعلم بالصواب الراقم سيد محمد عبد السلام غفرله

... تا بید ... حسین محدث ... ص ۳۵ ... جلد ... [illegible]

---

(۱) [illegible]

(۲) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما ینہی من سب الأموات ... [illegible]

میت سے متعلق رسوم وبدعات اور ان کے احکام ومتعلقات

(۷۷) یصال ثواب کے لئے وقت کی تعیین کیسی ہے؟ مسئلہ

[illegible]

(۷۸) میت کے ایصال ثواب کے لئے جمع ہو کر قرآن شریف پڑھنا؟ مسئلہ

[illegible]

[illegible] تعزیت [illegible] میت [illegible] ہے اور [illegible] جتماع مخصوص [illegible] اور [illegible] نظامات

[illegible] بدعت [illegible] مستقیم من تفہیم المسائل فتاویٰ

ترجمہ [illegible] بدعت [illegible] متقین [illegible]

[illegible] اور [illegible] تعلقات کا [illegible] کی [illegible]

بتائی [illegible] ہے اور [illegible] مسائل سے نقل عمل ہوئی۔

شیخ [illegible] علی متقی [illegible] شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ [illegible]

[illegible] شیخ علی متقی [illegible] شیخ عبد الحق محدث دہلوی [illegible]

میں لکھا ہے

الأول الاجتماع [illegible] بالقرآن على الميت بالتخصيص في المقبرة أو المسجد أو البيت بدعة مذمومة لأنه لم ينقل من الصحابة رضي الله تعالى عنهم شيء وفيه ترك الآداب والأمور [illegible] من تفهيم المسائل

ترجمہ [illegible] پہلے کسی شخص مرحوم کے [illegible] کے مخصوص قبرستان میں مسجد میں یا گھر میں کسی ہوتا بری بدعت ہے [illegible] حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس سلسلہ میں [illegible] منقول نہیں [illegible] کام میں [illegible] طرح سے چھوڑنا ہے [illegible] منع ہے [illegible]

ودرسالہ تخصیص السنن مرقوم است

[illegible] الاجتماع في اليوم الثالث خصوص ليس فيه ترجيح ولا فيه وجوب ولا فيه سنة ولا فيه استحباب ولا فيه منفعة ولا فيه مصلحة في الدين بل فيه لغو ومفسدة وعلامة على [illegible]

حيث لم يتبين له [illegible] النبي صلى الله عليه وسلم حيث ترك حقوق [illegible] من عند الله سبحانه تعالى [illegible] الشريعة

وقد [illegible] في تكميل الشريعة اليوم أكملت لكم دينكم [illegible] عليكم

نعمتي [illegible]

وقد قال الله تعالى وتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته [illegible] بالمنكر

حرام لخمسة هذه القبائح وغيرها من تفهيم المسائل فقط

[illegible]

[illegible]

(۷۹) موجودہ مروجہ عرسوں میں شریک ہونا کیسا ہے؟

سوال [illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

(۸۰) کھانے پر فاتحہ دینا بدعت ہے

[illegible]

ہے، اور میت کے سوم یا چہلم میں کلمہ شریف نخود پر واسطے شمار کے، یا کلام اللہ شریف پڑھ کر، یا نقد خیرات صدقہ دے کر، اس کا ثواب میت کو پہنچانا، کون سی آیت اور احادیث صحاح ستہ سے منع ہے، جواب عنایت ہو۔ فقط

جواب: طعام پر بطور معروف قرآن شریف پڑھنا اور ہاتھ اٹھا کر دعا، ایصال ثواب کرنا طریق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کرام اور قرون ثلاثہ و فقہائے امت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نہیں ہے، ایک امر جدید اور محدث ہے: الحدیث.

ایاکم و محدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة (۱)	ترجمہ: تم نئی باتوں سے بچو، کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (ت نور)
و حدیث وشر الأمور محدثاتها (۲) (رواه الترمذی و البخاری) (۳)	ترجمہ: [دین کی] باتوں میں سب سے بری وہ باتیں ہیں [جو نئی ایجاد ہیں] (ت نور)

بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا (۲) مسند الفردوس، دیکھئے الفردوس بماثور الخطاب، ۳ ۹ ۵، رقم الحدیث ۵۶۲۱ ملاحظہ ہو الف نصب الرایہ للزیلعی ص ۳۳۶ ج ۴ مجلس علمی دابھیل دارالمامون قاہرہ ۱۳۵۷ھ ۱۹۳۸ء] ب من كثر سواد قوم فهو منهم، هكذا رواه ابن المبارك في الزهد عنه موقوفا من غير القصد السابق وقد روى مرفوعا من حديث ابي مسعود، ان رجلا دعا ابن مسعود الى وليمة فلما جاء ليدخل سمع لهوا فلم يدخل فقيل له، فقال اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وذكره، وزاد ومن رضي عمل قوم كان شريك من عمل به اخرجه ابو يعلى وعلي بن معبد في كتاب الطاعة والديلمي وله شاهد من حديث ابن عمر عن احمد وابي داود من تشبه بقوم فهو منهم ملاحظہ ہو اتحاف السادة المتقين للزبیدی ص ۱۲۸ ج ۶ [داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان] [نور]

۳ [illegible] ... کی روایت میں ہیں ہے۔ ملاحظہ ہو [illegible] نعيم بن حماد، علي ماروا ه المروزي عن ابن مبارك ... حبیب الرحمن اعظمی کی تخریج (اصل کتاب کے بعد) شامل ہے روایت ۴۲ صفحہ ۱۲ باب استماع اللهو (مجلس احیاء المعارف مالیگاؤں ۱۳۸۵ھ) [نور]

(۱) رواہ احمد ۴ ۱۲۶، المكتبة الاسلامي بيروت بلا سنه [مسند احمد بن حنبل، حمد الرين [مسند العرباض بن سارية من مسانيد الشاميين ج ۳ ص ۹۰۳ رقم الحديث ۱۷۰۹۵ [دارالحديث القاهرة ۱۹۹۵ء] والترمذي في كتاب العلم باب ماجاء في الاخذ بالسنة واجتناب البدع ج ۵ ص ۴۳ رقم الحديث ۲۶۷۶ ب كمال يوسف الحوت، [دارالكتب العلميه بيروت لبنان سنن ترمذی ج ۲ ص ۹۳ مطبع احمدی ميرٹھ ۱۲۸۴ھ وابو داؤد في كتاب السنة ج ۵ ص ۱۹۳ رقم الحديث ۴۶۰۷ [دارالقبلة للثقافة الاسلاميه جده، بيروت ۱۴۲۵ھ ۲۰۰۴ء وابن ماجه في كتاب السنة، حديث ۴۲ و ۴۳ عن العرباض بن ساريه (نیز دیکھئے مشکوۃ، باب الاعتصام بالكتاب و السنة الفصل الثانی ص ۳۰ عکس اصح المطابع رشیدیہ دہلی ۱۹۵۵ء ابوداؤد کتاب السنة باب في لزوم السنة ص ۹۳ الجلد الخامس رقم الحديث ۴۶۰۷ ۵۵۹۹ ت الشيخ محمد عوامة موسسة الريان بيروت لبنان ۲۰۰۴ء]

(۲) بخاری كتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول الله صلى الله عليه وسلم ص ۱۰۸۱ ج ۲ (سرآرام ۱۳۱۵ھ) بیروت جلد ۴ ص ۵ رقم حدیث ۷۲۷۷ ... مطبع ثانیہ ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲ء] نیز دیکھئے مشکوۃ باب الاعتصام بالكتاب والسنة الفصل الاول ص ۲۷ مطبع مذکور جلد اول بیروت ص ۶۰ جلد اول رقم الحديث ۱۶۵ [مكتبة التوبة ۲۰۰۳ء بیروت ص ۹۰ جلد اول رقم الحديث ۱۴۰ [مكتبة التوبة ۲۰۰۳ء

(۳) یعنی پہلی روایت امام ترمذی نے اور دوسری امام بخاری نے روایت فرمائی ہے۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کورد کرتی ہے اور ثواب اہل طعام کی نیت سے پہنچتا ہے یا ہرزہ سرائی آکل سے، البتہ اگر کھانے والا للہ قرآن شریف پڑھ کر ثواب پہنچادے، تو نیت قاری کی معتبر ہے۔ سو بعد فراغ از طعام یا دو چار گھڑی قبل پڑھنے سے کون منع کرتا ہے اور ہیئت مخصوص کی کیا دلیل جواز ہے، لاریب! یہ طریقہ جدید خلاف طریق سنت ہے، اور لوگ اس کو سنت جان کر کرتے ہیں اور عوام جہال تو ضروری جانتے ہیں، بلکہ ایصال ثواب ایسی ہیئت خاص پر موقوف سمجھتے ہیں، یہ عین بدعت وضلالت ہے، اگر مباح امر کو بھی موکد سمجھا جائے، تو ناجائز وحرام ہو جاتا ہے، چنانچہ کتب فقہ میں جا بجا مذکور ہے، چہ جائیکہ امر محدث فی الدین، خلاف ادب طعام ہو، امام محمد غزالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں: ادب طعام ہے کہ بعد آنے روٹی کے سالن کا انتظار نہ کرے کہ ترک ادب طعام ہے۔(۱) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاصلوٰة بحضرة الطعام (۲) کھانے کی موجودگی میں، نماز صحیح نہیں ہوتی۔ (ت:نور)

جب وقت حضور طعام نماز وقرآن کا محل نہ رہا، تو اس محل پر قرآن پڑھنا بدعت ہوگا، پھر جب سنت جان کر پڑھا تو گمراہی پر گمراہی ہوئی۔ اے کاش! یہ عوام کالانعام، اگر اس کو خلاف طرز سنت جان کر بھی کرتے، بھلا کچھ تو گمراہی کم ہوجاتی اور فی الجملہ قریب اباحت ہو جاتا، عمومات احادیث صحاح سے تو بدعت ہونا، اس فعل کا معلوم ہوتا ہے۔ اب بنظر دقیق یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل مُحدَث کفار ہنود سے ماخوذ ہے، لہٰذا فقہاء اس صورت خاص کا کچھ ذکر نہیں کرتے اور کسی ولایت میں یہ فعل مروج نہیں۔ چنانچہ ظاہر ہے مگر ہاں جہال کہیں..... حضرات جہال ہندوارد ہوں۔ کفار ہنود طعام پر اشلوک کا شاستر پنڈت سے پڑھواتے ہیں، ان بدنام کنندہ مسلمانوں نے قرآن شریف پڑھوانا شروع کر دیا۔ الغرض اس فعل محدث میں تشبہ بالہنود ہے:

من تشبه بقوم فهو منهم. (۳) جس قوم نے کسی اور قوم کی مشابہت اختیار کی، وہ اسی قوم کے ساتھ شمار ہوگی۔ (ت:نور)

---

(۱) من كرامة الخبز ان لاينتظر به الإدام إحياء العلوم، الباب الاول، فيما لابد للاكل ... القسم الاول في الآداب ص ۴ ج ۲ (مطبع مصريه، مصر، ۱۲۷۸ھ) (نور)

(۲) رواه مسلم عن عائشة، ص: ۲۰۸ جلد اول كتاب المساجد ومواضع الصلوة، باب كراهة الصلوة بحضرة الطعام [مطبع مجتبائی دهلی: ۱۳۱۹ھ] نیز باب مذکور ص: ۲۵۱ جلد اول رقم: ۵۲۰ ت: ابوقتيبه نظر محمد فاريابي [دار طيبه، رياض ۲۰۰۶ء] حدیث کے الفاظ یہ ہیں "لاصلوة بحضرة طعام ولاهو يدافع الاخبثان" [نیز دیکھئے مشكوة كتاب الصلوة باب الجماعة وفضلها ص ۹۶ ج ۱ [نقل اصح المطابع، رشيديه دهلی ۱۹۵۵ء] نیز باب مذکور ج: ۱/ ص: ۳۳۹ رقم الحديث: ۱۰۵۷ [مكتبة التوبه، دار ابن حزم، بيروت: ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء] (نور)

(۳) رواه احمد ۲/ ۵۰ [دار الفكر بيروت: ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء] نیز ج: ۴، ص: ۵۱۲ رقم الحديث: ۵۱۱۵ [دار الحديث القاهره ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۵ء] وابو داؤد، ج: ۲، ص: ۵۵۹ [نقل اصح المطابع، دار الاشاعت الاسلاميه كلكته ۱۴۰۰ھ] كتاب اللباس باب فی لبس الشهرة، نیز باب مذکور ج: ۴ ص: ۱۹۱ رقم الحديث: ۴۰۲۷ دار القلبة بيروت: ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء رقم الحديث: ۴۰۲۷ [نیز دیکھئے مشكوة، كتاب اللباس الفصل الثاني ج: ۲/ ص ۳۷۵] نیز ج: ۴ ص: ۱۲۳۵ رقم الحديث ۴۳۴۷ مكتبة التوبة بيروت لبنان طبعه اولى ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۳ء] (نور)

شیخ الاسلام، کتاب کشف الغطاء میں فرماتے ہیں

وآں چہ بعد از سالے یا شش ماہی یا چہل روز دریں دیار پزند، ودرمیان برادران بخش کنند، چیزے داخل معتبر نیست وبہتر آن ست کہ نخورند۔ انتہی (۱)

ترجمہ اور جو کچھ کہ (کسی مرنے کے) ایک سال، یا چھ مہینے یا چالیس دن کے بعد، یہ ہمارے علاقوں میں پکاتے ہیں اور اپنی برادری میں تقسیم کرتے ہیں، ان میں کوئی بات بھی بھروسہ کے قابل نہیں ہے۔ اچھا یہ ہے کہ ایسے کھانے کو نہ کھائیں۔

الحاصل میت کو ایصال ثواب طعام، بغیر قیود زائدہ اور بلا تکلف حقوق ورثہ ہر روز جائز وسنت ہے، اور یہ قیود مروجہ مشہورہ بدعت ہیں، اور بدعت کا مردود ہونا، او پر حدیث شریف سے ثابت ہو چکا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۱۵۱، ۱۵۳)

(۸۱) کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین۔ طعام کو سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا مسنون ہے، یا بدعت؟

دوم بعد دفن جنازہ قبر پر فاتحہ پڑھنا اور مردہ کے واسطے دعاء خیر کرنا جو بظاہر مسنون ہے علاوہ اس کے پنجاب میں یہ طریقہ ہے کہ ستر قدم ہو کر قبر سے آکر دعاء مردہ کے واسطے کرتے ہیں، یہ جائز ومسنون ہے، یا بدعت؟ بیوا توجروا

جواب: اس طرح فاتحہ خوانی بدعت اور مکروہ ہے، نہ کرنا چاہیے، اور بعد دفن کے اگر دعاء کر کے مردہ کو ثواب پہنچا دیویں تو درست ہے، سو اس طرح ستر قدم لوٹ کر بدعت اور ایجاد جہلاء ہے۔ ہرگز ہرگز نہ کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۰۵)

(۸۲) چنے کے دانوں پر کلمہ طیبہ پڑھنے کا اہتمام کیسا ہے؟

سوال: نخود بریان پڑھنے جیسے ہیں کہ ان پر کلمہ طیبہ پڑھا جاتا ہے اور مقصود پڑھنے سے یہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (۲) جس شخص پر ستر ہزار (۷۰۰۰۰) مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا جاوے، تو وہ شخص بخشا جاتا ہے، تو وہ کلمہ ان پر پڑھا جاتا ہے، تو قبر میں پڑھنا جائز ہے یا نہیں ہے؟

---

(۱) کشف الغطاء، تالیف مولانا شیخ الاسلام دہلوی (از اخلاف شیخ عبدالحق محدث)، ص ۷۸، فصل دہم، ناشر (مطبع احمدی [illegible])

(۲) یہ بات عوام میں مشہور ہے مگر اس کی اصل کتب حدیث میں نہیں ملی۔ [illegible] ہوئی، بہر حال اس کو حدیث کہنا درست نہیں۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: نخود کا مسئلہ بھی یہی ہے کہ تخصیص دانہ نخود کی ایسی، کہ اس کا ترک گراں بار طبع ہو مکروہ ہے۔ پس یہ کلمہ خوانی بوجہ اس تخصیص کے اور تعیین یوم ثالث کے مکروہ ہے، نہ نفس کلمہ خوانی۔ اگر کلمہ خوانی بغیر اس امر مذموم کے ہو، کیا اندیشہ ہے، درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ کلاں ص ۹۹، ۱۰۰)

(۸۴) رسوم سوم کی حقیقت اور اس کے ثبوت میں پیش کی گئی، ایک حدیث پر نظر: سوال: بعض لوگ بنا بر جواز رسم سوم، یہ حدیث حجت لاتے ہیں:

عن عبد اللہ بن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا الہ الا اللہ الف الف مرۃ وجعل ثوابہا للمیت غفر اللہ لہ و ان کان مستوجبا للعقوبۃ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے ایک لاکھ مرتبہ لا الہ الا اللہ کہا، اور اس کا ثواب کسی مردے کو بخش دیا، تو اللہ تعالیٰ اس مردہ کی مغفرت فرمادیں گے، چاہے وہ سزا کا مستحق ہوگیا ہو۔

آیا یہ حدیث صحیح ہے، یا غیر صحیح؟ اور در صورت صحت کتب صحاح ستہ کی ہے یا کسی دوسری کتاب کی؟ اور کلمہ شریف واسطے ثواب رسانی میت کے، کس طرح پڑھنا چاہئے؟ فقط

جواب: یہ حدیث کتب صحاح ستہ و مشکوٰۃ شریف و دارمی شریف و مؤطا امام مالک و مؤطا امام محمد میں کہ ہندوستان میں کتب مشہور ہیں، کہیں موجود نہیں، اور بدوں صحت، غیر صحت بدون سند کے معتبر نہیں۔ ہاں البتہ بعض روایت میں ایصال ثواب کلمہ شریفہ کا آیا ہے، مگر عجب ہے کہ جواز ایصال ثواب کلمہ سے سوم درست ہو جاوے، کیوں کہ ایصال ثواب کلمہ کا سب حنفیہ قائل ہیں، جب چاہے ثواب پہنچاوے کوئی وقت مقرر نہیں، اور سوم کی وجہ کراہت یہ ہے کہ دراصل سوم رسم ہنود ہے، کہ تیسرے روز قوم ہنود جمع ہوکر، پھول چنا کرتے ہیں اور مسلمانان ہند جو جہل میں مبتلا ہیں، تیسرے روز جمع ہوکر قرآن پڑھنے کو بہتر سمجھے، اور نہ سمجھے کہ اس میں مشابہت رسم کفار کی لازم آتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل مشابہت کفار سے منع فرمایا ہے۔

ایک درخت تھا کہ اس کو ذات انواط کہتے تھے، اس میں مشرکین عرب ہتھیار لٹکایا کرتے تھے، سوائے اس کے کچھ شرک، بت پرستی وہاں نہ تھی، بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے واسطے بھی کوئی "ذات انواط" مقرر کر دیجئے، آپ نہایت ناراض ہوئے، اور یہ فرمایا کہ سبحان اللہ یہ تو تم نے ایسی بات کہی، کہ جیسی بات بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ ہمارے واسطے ایک معبود مقرر کر دو، جیسے مشرکین کے معبود ہیں۔ غرض آپ اس مشابہت سے نہایت ناراض

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہوئے (۱) حالانکہ کوئی شرک کی بات نہ تھی۔

اب یہ سمجھو کہ سوم رسم ہنود ہے، اس روز جمع ہونا اور ہنود سے مشابہت کرنا مسلمانوں کو کیونکر درست ہوگا؟ شیخ عبد الحق شرح سفر السعادۃ میں لکھتے ہیں

تعزیت اہل میت وتسلیہ وصبر فرمودن سنت ومستحب ست، اما ایں جتماع مخصوص روز سوم وارتکاب تکلفات دیگر، وصرف موال بے وصیت از حق یتامی بدعت ست وحرام۔ انتھی (۲)

میت والوں کی تعزیت، ان کو تسلی اور صبر کی تلقین کرنا سنت اور مستحب ہے، مگر اس مقصد کے لئے دوسرے تکلفات (فضول کام) کرنا، اور مردے کی وصیت کے بغیر، یتیموں کے مال میں سے کچھ خرچ کرنا بدعت اور حرام ہے۔ (ت نور)

اب انصاف شرط ہے کہ اگر حدیث سے اجتماع ثابت ہوتا، تو صاحب سفر السعادت کیونکر اس کو بدعت فرماتے؟ ایصال ثواب بلا تقرر یوم، ہر روز جب چاہو درست ہے، اور تعیین یوم اپنی رائے سے، کہ اس روز کو ضروری جانیں اور تقدیم وتاخیر ہرگز نہ کریں، یہ بھی بدعت (اور) مکروہ ہے۔ سو سوم کی کراہت، بسبب تعیین یوم بلا ثبوت اور مشابہت کفار کے، در اصل رسم ہنود ہے، ثابت ہوئی۔ کلمہ شریف پڑھ کر ثواب پہنچانا، اگر حدیث سے ثابت بھی ہوا، تو سوم کیونکر ثابت اور جائز ہو جائے گا۔ کلمہ [شریفہ] کا ثواب پہنچانا اور بات ہے اور اجتماع بروز سوم اور بات! یہ غلط فہمی مبتدعین کی ہے کہ ایصال ثواب کلمہ سے سوم کو جائز جانتے ہیں۔ فقط، واللہ تعالی اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

الف (مجموعہ کلاں ص ۷۳ تا ۷۶) ب (چند یا نوی ص ۵۳ تا ۵۷)

(۸۴) سوم وچہلم وغیرہ مروجہ رسمیں، کافرانہ شعار اور حرام ہیں:

مسئلہ: ایصال ثواب مردہ کو بلا قید یوم وطعام کے درست ہے، مگر سوم دہم چہلم وغیرہ رسوم جملہ بدعت ومکروہ ہیں۔ کیوں کہ یہ جملہ رسوم لوگوں نے ہنود

---

(۱) اس واقعہ کا قصہ غزوہ حنین کا ہے، سنن ترمذی میں ابو واقد لیثی سے روایت ہے: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی غزوہ حنین مر بشجرۃ للمشرکین کانوا یعلقون علیہا اسلحتہم یقال لہا ذات انواط فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ، ھذا کما قال قوم موسی اجعل لنا الہا کما لہم آلہۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم رواہ الترمذی، ب کمال یوسف الحوت، کتاب الفتن، باب ماجاء لترکبن سنن من کان قبلکم رقم الحدیث ۲۱۹۰، ص ۴، ج ۴، دار الکتب العلمیہ بیروت ۔ نیز دیکھئے مشکوۃ المصابیح، باب الملاحم، الفصل الثالث ص ۴۶۵، اعکس اصح المطابع رشیدیہ دہلی ۱۹۵۵ء، نیز کتاب الفتن الفصل الثالث رقم الحدیث ۵۴۰۸، ب رمضان بن احمد علی ص ۹۰، ج ۳، مکتبۃ التوبہ بیروت ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۳ء۔

(۲) شرح سفر السعادۃ ص ۲۷۳ باب احوال میت (مطبع نامی منشی نولکشور ۱۲۹۲ھ)

سے ہی ہیں، چنانچہ یہ جملہ رسوم ہنود کفار ہنود میں رائج ہیں، ایسے ایصال ثواب میں تشبہ بالکفار لازم آتا ہے اور یہ ناجائز ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے من تشبه بقوم فهو منهم (۱) اور تشبہ بالکفار حرام ہے اور جس قدر تشبہ اسی قدر گناہ، اور ایسے رسوم کو دین سمجھنا ایمان کی بربادی ہے، معہذا تقرر تاریخ، کہ کچھ بھی پس وپیش نہ ہو، چنانچہ فی زماننا مروج ہے، قطع نظر عن التشبہ فی حد ذاتہ بھی بدعت ہے کہ حکم مطلق کو اپنی رائے سے مقید کرنا ہے اور یہ ممنوع ہے، چنانچہ جواب بالا سے معلوم ہو چکا ہے۔ پس ایسے مجمع میں شریک ہونا ناجائز ہے، اور کھانا بھی مکروہ ہے، کہ اس طرح کا کھانا کھانا محض راہ ورسم وفخر سے ہوتا ہے اور حدیث شریف میں اہل فخر کے طعام سے ممانعت ہے اور اگر بالفرض نیت محض ایصال ثواب کی ہے، تاہم بوجہ شرکت ایسے مجمع کی مکروہ ہی ہوگا۔ چنانچہ شیخ الاسلام کشف الغطاء میں، شیخ عبدالحق سے نقل کرتے ہیں

آنچہ بعد از سالے یا شش ماہے یا چہل روز دریں دیار پزند، ودرمیان برادران بخش کنند، چیزے داخل اعتبار نیست، وبہتر آنست کہ نہ خورند۔ انتہی (۲)

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

ترجمہ: اور جو کچھ کہ (کسی کے مرنے کے) ایک سال یا چھ مہینے یا چالیس دن کے بعد، ہمارے علاقوں میں پکاتے ہیں، اور اپنی برادری میں تقسیم کرتے ہیں، ان میں کوئی بات بھی بھروسہ کے قابل نہیں ہے۔ اچھا یہ ہے کہ ایسے کھانے کو نہ کھائیں۔

الف (مجموعہ کلاں ص ۴۰۔۴۱) ب (چندیانوی ص ۹) ج (حسن پور ص ۹)

(۸۵) رسوم سوم ودہم، چہلم وغیرہ کے متعلق ایک بدعتی عالم کے فتوے کا مفصل جواب:

سوال: بعد میت رسوم سوم، دہم، چہلم وغیرہ کہاں سے ثابت ہیں؟ فقط

ایک بدعتی عالم کا جواب: رسوم سوم، دہم، چہلم وغیرہ بنیت ثواب مردہ کے لئے، شریعت محمدی میں جائز اور درست ہے۔ چنانچہ جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں لکھتے ہیں

ان المسلمين ما زالوا في كل عصر، يجتمعون ويقرأون القرآن لموتاهم من غير نكير، فكان ذلك اجماعاً (۳)

---

(۱) رواه ابوداود عن ابن عمر "من تشبه بقوم فهو منهم" راجع المسند للامام احمد مسند عبدالله بن عمر ت احمد محمد شاكر برقم الحديث ۵ ۵ دار الحديث القاهرة ۱۹۹۵ء) ص ۵۰ ج ۲ مسند عبدالله بن عمر دار الفكر بيروت ۱۹۷۸ء نیز دیکھئے مشکوۃ کتاب اللباس الفصل الثانی ص ۳۷۵ عکس مجمع المطابع وشبيه نعمى ۱۹۵۵ء المرج ۳ ص ۱۳۵ رقم ۴۳۴۷ مكتبة التوبه بيروت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳م)

(۲) کشف الغطاء ص ۔۔ فصل در ماتم، (طبع محمدی ہی ۔۔ ۱۲۷۲ھ) (نور)

(۳) باب في قراءة القرآن للميت وعلى القبر ص ۱۳۰ دار الكتب العربية الكبرى مصر ۱۳۲۹ھ) (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

بلاشبہ مسلمانوں کی [اکثریت] کا ہر دور میں یہ طریقہ اور معمول رہا، کہ وہ اکٹھے ہوتے تھے اور اپنے مردوں کے لئے بلا کسی ممانعت اور روک ٹوک کے، قرآن مجید پڑھتے تھے، تو گویا اس پر اجماع ہو گیا۔ (ت: نور)

پس سوم پر اجماع ہے علمائے دیندار کا، اور اجماع ہونا علمائے دیندار کا، دلیل قوی ہے شریعت احمد میں۔ ملا علی قاری نے مرقات شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے: کہ قوم انصار مرنے کے بعد مردے کی قبر پر آ کر قرآن پڑھا کرتے تھے اور ایسا ہی عینی اور تاتارخانی میں مذکور ہے اور ایسا ہی فتاویٰ اوزجندی قاری میں سوم کا مذکور ہے، اور اسی طرح مرفوع روایات اور سراج الہدایہ سید جلال الدین بخاری (۱) اور تفسیر مظہری ثناء اللہ پانی پتی میں، عرس کو جائز لکھا ہے اور اسی طرح خزانہ جلالی اور جامع الجوامع (۲) میں اور مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنی تفسیر عزیزیہ (۳) میں: واقع سورۃ اذا السماء انشقت. ما تحت آیت:

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ.　انشقاق-۱۸)

ترجمہ: اور چاند کی جب جب بھر جائے۔ (ترجمہ شیخ الہند)

کی جگہ تک صدقہ اور دعا اور فاتحہ سے مردوں کو یاد رکھنا مذکور (ہے) کیا ہے۔ مولوی محمد اسماعیل موحد دہلوی، اپنی کتاب صراط مستقیم ص ۱۶۰ یک صد و شصت چھاپہ میرٹھ میں لکھتے ہیں:

نہ پنداری کہ نفع رسانیدن باموات باطعام و فاتحہ خوانی [خوب] ہست چہ ایں معنی بہتر و افضل است۔ (۴)

کیا تم نہیں جانتے کہ مردوں کو کھانے اور فاتحہ پڑھنے کے ذریعہ سے فائدہ پہنچانا اچھا ہے، کیا معنی بہتر اور افضل ہے۔

---

(۱) سراج الہدایہ، برصغیر ہند کے نامور بزرگ اور شیخ طریقت، سید جلال الدین، حسین بخاری معروف بہ مخدوم جہانیاں جہاں گشت۔ (وفات ۱۰ ذی حجہ ۷۸۵ھ، فروری ۱۳۸۳ء) سے منسوب، اور مخدوم جہانیاں کے مجموعہ ملفوظات کے طور پر متعارف ہے، مگر صحیح یہ ہے کہ یہ کتاب غالباً کسی شیعہ کی تالیف ہے، مخدوم جہانیاں سے اس کا انتساب درست نہیں۔ اس کتاب کے مرتب مولانا قاضی سجاد حسین بھی، مخدوم جہانیاں سے اسکے انتساب کو صحیح نہیں سمجھتے تھے، قاضی صاحب نے لکھا ہے کہ:

''نسبت سراج الہدایہ بحضرت مخدوم صحیح و درست نیست'' مقدمہ سراج الہدایہ ص ۱۴ (طبع اول دہلی: ۱۹۸۳ء)

اس مجموعہ میں صحیح و غلط مسائل اور بے اصل بلکہ موضوع روایات بھی نقل کی گئی ہیں، اس لئے کسی دینی فقہی مسئلہ میں اس سے استدلال صحیح نہیں۔ (نور)

(۲) اصل میں اسی طرح لکھا ہے، یہ کیا کتاب ہے، اس کے مؤلف و مرتب کون تھے، معلوم نہیں، اس لئے اس حوالہ کی اصلیت و حیثیت کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ حضرت گنگوہی کے جواب سے لگتا ہے کہ اس سے ''جمع الجوامع'' سیوطی کی طرف اشارہ ہے، مگر راقم کو اس میں تامل ہے کہ اس کا اشارہ امام سیوطی کی جمع الجوامع کی طرف ہو، تاہم ممکن ہے کہ اس سے وہ جمع الجوامع مراد ہو جو فقہ شافعی کا مشہور متن ہے، اور تفسیر جلالین کے ایک مصنف، علامہ جلال الدین محلی کی اس کی شرح معروف ہے۔ کچھ اور تعارف ص: ۱۰۲ پر ملاحظہ ہو۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے مخدوم جہانیاں کا ایک اور مجموعہ ملفوظات جامع العلوم مراد ہو۔ جس کا اردو ترجمہ، الدر المنظوم فی ترجمة جامع العلوم ملفوظ المخدوم کے نام سے، مولانا ذوالفقار علی سارنگ پوری نے کیا تھا، جو دو جلدوں میں مطبع انصاری دہلی سے سنہ ۱۳۰۹ھ میں چھپا تھا۔ (نور)

(۳) تفسیر عزیزی ص ۱۶۸ ''والقمر اذا اتسق'' سورۃ انشقاق پارہ عم (مطبع محمدی دہلی: بلا سنہ)

(۴) مجیب صاحب نے یہی لکھا ہے، جیسا کہ پیش نظر ماخذ سے معلوم ہو رہا ہے، مگر اس اقتباس اور اس کے حوالہ میں دو بڑی غلطیاں ہیں۔

الف: صفحہ درست نہیں، یہ عبارت اور اس موضوع کی بحث صراط مستقیم (مطبوعہ مطبع ضیائی، میرٹھ ۱۲۸۵ھ) میں صفحہ ۱۶۰ پر نہیں ہے بلکہ صفحہ ۷۳ پر ہے۔

ب: صراط مستقیم کے اس صفحہ پر جو عبارت ہے، وہ اس سے مختلف ہے جو یہاں نقل کی گئی۔ اصل عبارت یہ ہے:

''و نہ پندارند کہ نفع رسانیدن باموات باطعام و فاتحہ خوانی خوب نیست، چہ ایں معنی بہتر و افضل، غرض آنست کہ مقید برسم نہ باید شد۔ بے تعیین تاریخ و روز و جنس و قسم طعام ہر وقت و ہر قدر کہ موجب اجر جزیل بود، بعمل آرد۔'' ص ۷۳

یہی الفاظ صراط مستقیم کی ایک اور طباعت (مجتبائی، دہلی: ۱۳۲۲ھ) کے صفحہ ۶۴ پر بھی درج ہیں۔ (نور)

شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں کہ

حفظ اعراس مشائخ و مداومت زیارت قبور ایشاں و | مشائخ کے عرس کی پابندی، ان کے قبروں کی زیارت
التزام فاتحہ و صدقات دادن خوب است۔ | و فاتحہ کا انتظام اور صدقہ دینا بہت اچھا ہے۔

اور خلاصۃ الفقہ میں مسطور ہے

روز اعراس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق صد شتر | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرس کے دن حضرت ابوبکر
بروح حضرت ہدیہ دادہ۔ (۲) | صدیق سو اونٹ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو ہدیہ
پیش فرماتے تھے۔

ان روایت سے معلوم ہوا کہ مردہ کے ساتھ سلوک کرنا صدقہ و دعا و فاتحہ سے بہت افضل ہے۔ حاشیہ رابطہ میں توجہ و ربی جامع ہیں (کہ) جس وقت کوئی مردہ کو دعا اور فاتحہ سے یاد کرتا ہے، روح مردہ کی خوش ہوتی ہے، فقط

تمام شد جواب انبالوی۔

تحقیق جواب بالا از حضرت گنگوہیؒ:

ایصال ثواب صدقہ کا باتفاق امت ثابت و درست ہے اور ایصال ثواب قرآن شریف اور دیگر عبادات بدنی میں امام شافعی اور امام مالک نے انکار کیا ہے اور امام ابوحنیفہ اور امام احمد کے نزدیک بدنی کا ثواب بھی پہنچتا ہے۔

جلال الدین سیوطی شافعی المذہب ہیں، انھوں نے شرح الصدور میں یہ بات ثابت کی ہے کہ ثواب بدنی عبادت کا بھی پہنچتا ہے اور اس مسئلہ میں امام شافعی کا قول نہیں مانا۔ امام ابوحنیفہؒ کے قول کو ترجیح دیا ہے۔ یہی معنی ہیں اس عبارت شرح الصدور کے، جو مجیب نے نقل کی ہے۔ (۳)

بہرحال حسب تحقیق جلال الدین سیوطی مرحوم اجماع وصول ثواب عبادت بدنی پر ثابت ہو اور یہی مطلب ملا علی قاری کی عبارت کا ہے کہ انصار مردہ کی قبر پر قرآن شریف پڑھتے تھے اور یہی مدعا مجیب اور تا تا حالی بلکہ تمام مت نقہ صحیح ہے۔ مجیب نے ... پر ہوا تو بہت کی کتب مطالعہ فرمائیں مگر ... اللہ ... وصول ثواب ... اجماع سے ... وغیرہ وہ سمجھ لینا استعداد مجیب و عجیب ہے، ... کتاب مجیب کافی ہے۔

[illegible]

شرح الصدور ... [illegible]

شد في المغني ... القاعد ... الحال ص ۲۹ [illegible]

[illegible] مجیب! ایصال ثواب میں کون انکار کرتا ہے اور کس نے منع کیا ہے اور سائل سب اس بات کو پوچھتا ہے [illegible] خصوصیت رسم سوم کی کہاں سے نکلی؟

جس اس رسم سوم کی عرب میں اور زمانہ خیر القرون صلی اللہ علیہ وسلم آج تک نہیں پائی گئی [illegible] مستقیم میں [illegible] (فیروز [illegible]) لکھتے ہیں:

عادت بود کہ [illegible] میت جمع شوند و قرآن خوانند	پہلے لوگوں کی عادت نہیں تھی [illegible]
ختمات خوانند [illegible] گور [illegible] غیر [illegible] مجموعہ	[illegible] ختم ہو [illegible] قرآن [illegible]
بدعت است و مکروہ	[illegible] بدعت [illegible]

شیخ عبدالحق دہلوی اس کی شرح میں فرماتے ہیں

نعم تعزیت اہل میت و تسلیہ و صبر فرمودن سنت	ہاں اہل میت کی تعزیت [illegible] تسلی اور صبر کی تلقین [illegible]
مستحب است اما این اجتماع مخصوص روز سوم و ارتکاب	سنت اور مستحب ہے [illegible] تیسرے [illegible]
تکلفات دیگر [illegible] اموال بے وصیت از حق یتامیٰ	دوسرے تکلفات کا ارتکاب [illegible] یتیموں کے حق میں
بدعت است [illegible]	[illegible] بدعت [illegible]

[illegible] کشف الغطاء میں [illegible] فرماتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

کے سبب اور خصوصیت کے سبب بدعت ہو وجیب (کو) اس امر کا حوالہ دینا تھا، باقی مطلق ثواب رسانی بلا قید خصوصیت جب کبھی ہو کون منع کرتا ہے۔

مطلق شے کے جائز ہونے سے اس مقید شے کا جواز کہ بجزو وجوب پہنچے اور باقی نقاط مطلق ہو کر مخل ہو گئے ہوں، کیونکر ثابت ہوگا۔

دیکھو! ماہ رجل مردود مستحب ہے ادرحت کے ماہ میں (بجبی ابہتہ ہے) مگر صلوۃ رغائب کہ ارجب کی تاریخ معین پر جو اہتمام کرتے ہیں، تمام فقہاء منع اور بدعت لکھی ہے۔ مجدد مرحوم مستحب ہے مگر عاشیہ پیلی لکھا ہے اس بجدہ کے بعد [illegible] نہ کرے، کہ عوام اس کو سنت اور مستحب حان کر کرنے لگیں گے، اور قاعدہ کلیہ لکھا ہے کہ جو فعل مباح سنت اور وجوب کے درجہ کو پہنچے مکروہ ہو جاتا ہے، بلکہ مستحب بھی کہ درجہ وجوب کو پہنچے مکروہ ہے۔ دیکھو نماز میں جو صورت چاہے پڑھے اور بعض سورتیں بعض نمازوں میں مستحب ہیں جیسے سبح اسم وھل اتاک نماز جمعہ میں مگر دوام منع ان سورتوں پر التزام منع کرتے ہیں کہ عوام بھی سنت اور واجب نہ سمجھیں۔ در کتب فقہ وحدیث کو غور کرو صدہا نظیر موجود ہیں۔ کچھ بات ہو عوام کو دھوکہ دینا دیندار وں کو زیبا نہیں۔

شیخ عبدالحق ماثبت بالسنہ میں لکھتے ہیں کہ تعیین روز یکساں ثواب (میں) من حیث الاطلاق سنت ہے من حیث تخصیص بدعت ہے، عبارت نقل آگے ہوگی۔ رسم باپ دادا کی یا بدعی کی میں اپنی عاقبت خراب کر دی، عقل کی بات نہیں۔ شیخ الاسلام کشف الغطاء میں لکھتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible] ابوداؤد کی دسویں باب میں جمیل [illegible] سے [illegible] اور بعض حدیث [illegible] بنائی ہے، کہ ہمو حسب قاعدہ [illegible] کے الفاظ بھی صحیح و درست نہیں، عجیب [illegible] صحیح [illegible] طرف سے [illegible] الفاظ کی نسبت کرنی کمال بددیانتی اور حماقت ہے۔

[illegible] کہ ہر حدیث [illegible] اپنے فسق سے رواج دیتے کو بنائی ہیں [illegible] صاحب [illegible] اس حدیث کو جو [illegible] سے ثابت کرتے ہیں، ثابت کریں تو حسب قاعدہ اصول حدیث ثابت [illegible] بدعت اپنے سر پر ڈال کر مصداق اس حدیث صحیح کے ہوں

من كذب على متعمدا فليتبوء مقعده من النار (۲)

جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں کر لے۔ (ت ۲)

اور مجموع الروایات اور شرح الہدایہ کو [illegible] دیکھا نہیں، اس میں [illegible] توضیح [illegible] کسی شخص غیر معتبر کی روایت کو دلیل [illegible] صحیح روایت [illegible] کا کام ہے کہ جہاں کہیں سے کوئی بات اپنے نفس کے موافق پائی [illegible] تحقیق کرے کہ صحیح مذہب ور فتویٰ روایت [illegible] صحیح [illegible]

[illegible]

تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب [illegible] عبارت ہے

البدعة ما فعله الجهال بقبور الأولياء والشهداء من السجود والطواف حولها واتخاذ السرج والمساجد عليها ومن الاجتماع بعد الحول كالأعياد ويسمونه عرسا

ترجمہ [illegible]

[illegible]

ہیں، مسجدیں اور چلہ گاہیں بناتے ہیں اور ایک سال بعد میلا کے معمول کی طرح وہاں جمع ہوتے ہیں اور اس کو عرس کہتے ہیں۔ (ت:نور)

سبحان اللہ! حضرت قاضی صاحب مرحوم تو عرس کو منع اور حرام مثل سجدہ اور طواف کے کہتے ہیں اور حضرت مجیب بھلے قاضی صاحب کی طرف جواز عرس کی نسبت کریں۔ جانتے ہیں کہ یہ کتاب اس کی کوئی نہ دیکھے گا اور کون ہمارے جھوٹ سے مطلع ہوگا۔ سبحانک ھذا بھتان عظیم (۱) اور جمع الجوامع کا وجود تمام ہندوستان میں نہیں، مجیب نے اس کو کہاں سے دیکھا کہ اس کی نقل کرکے لکھی۔ اہل علم کے سامنے ایسی بات لکھنے سے شرم چاہیے اور سیوطی نے اگر جمع الجوامع (۲) میں بھی اثبات وصول ثواب عبادات بدنی کا کیا ہو تو مطلب مجیب کا جو از سوم وغیرہ نہیں معلوم کیونکر برآمد ہوگا کہ یہاں سوال تعیین ایام کا ہے، نہ مطلق ایصال ثواب ہے۔ بہر حال حرمت عرس مروجہ حال قاضی صاحب کی تفسیر سے تو معلوم ہوئی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ایصال ثواب، تعیین یوم کے باب میں، اپنی کتاب ما ثبت بالسنہ میں لکھا ہے

"فان قلت هل لهذا العرف الذی شاع فی دیارنا، فی حفظ أعراس المشائخ فی أیام وفاتهم أصل، فإن كان عندك علم بذالك فاذكره؟

قلتُ قد سألت عن ذالك شیخنا الإمام عبد الوهاب المتقی المكی، فأجاب بأن ذالك من طرق المشائخ وعاداتهم ولهم فی ذالك نیات، قلت كیف تعیین ذالك الیوم، دون سائر الأیام؟ فقال الضیافة مسنونة علی الإطلاق، فاقطعوا النظر عن تعیین الیوم، وله نظائر كمصافحة بعض المشائخ بعد الصلوة وكالاكتحال یوم عاشوراء، فإنه سنة علی الإطلاق وبدعة من جهة الخصوصیة ثم اطرق ملیا، ثم رفع رأسه فقال: لم یكن فی زمن السلف شیء من ذالك، وإنما هو من مستحسنات المتأخرین، انتهی (۳)

پس اگر تم ہو سکے روایات کی جو ہمارے ماتھوں میں، بزرگوں کی تاریخ وفات کے عرس کے سلسلے میں چل پڑا ہے، چند اصل سے [illegible] ہے پاس اس سلسلہ میں چند معلومات ہیں تو بیان کیجیے

(۱) [illegible]
(۲) [illegible] معجم المطبوعات العربیة والمعربة [illegible] ۳۳۶ ھ ۹۳۹ [illegible]
(۳) ما ثبت بالسنة فی ایام السنة [illegible] ص ۹۹ [illegible] ۹۰۹ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو میں ہوں گا، میں نے اس سے متعلق ایک [illegible] [illegible] یا [illegible] میں فرمایا، یہ مشائخ کا ایک معمول اور ان کی عادت میں سے ہے [illegible] [illegible] میں مختلف [illegible] ہوتی ہیں۔ میں نے کہا تمام دنوں کو چھوڑ کر [illegible] [illegible] تعیین [illegible] ہے؟ تو فرمایا [illegible] متعلق [illegible] [illegible] تعیین کی بات پر توجہ نہ کرنی چاہئے، اس کی مثالیں بھی موجود ہیں، جیسے [illegible] [illegible] محرم کو سرمہ لگانا، کیوں کہ یہ چیزیں علی الاطلاق با کسی تعیین کے سنت ہیں [illegible] [illegible] بدعت ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد (شیخ عبد الوہاب نے) [illegible] [illegible] اٹھایا اور کہا ان میں سے کوئی بات بھی سلف کے زمانے میں نہیں تھی، یہ سب متاخرین کی پسندیدہ ہیں۔ (ت ن)

ترجمہ اس کا لکھنا ضروری نہیں، مجیب خود مدعی ہیں [illegible] سمجھ لیں [illegible] [illegible] متعلق [illegible] ثواب [illegible] مسنون ہوئی اور خصوصیت کسی دن کی بدعت ہوئی۔ باقی مشائخ نے کوئی نیت صالحہ اس میں [illegible] (۰) تو وہ دوسری بات ہے، مگر باوصف نیت صالحہ شیخ عبد الحق نے اور ان کے پیر نے اس کو بوجہ خصوصیت بدعت کہا، اگر مشائخ [illegible] [illegible] تعیین یوم کی مثل اس زمانے کے جہلاء کے نہ تھی، پھر بھی بدعت کہا [illegible] ثابت ہوا کہ سلف میں ہرگز یہ رسم نہ تھی۔ اب ناواقف جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے عرسوں کو اپنی [illegible] میں لکھتے ہیں، دیکھو کس قدر [illegible] کذب و بہتان دماغ لیا ہے۔ معاذ اللہ!

باقی عرس کا مستحسن متاخرین کے نزدیک ہونا، سو وہ وہی عرس تھا کہ جس میں ان کو تاکید تعیین روز کی اب کے جہال جیسی نہ تھی اور اس تعیین کو سنت یا مثل سنت نہیں جانتے تھے [illegible] [illegible] [illegible] بدعت سیئہ ہو جاتی۔ [illegible] ضروری نہیں جانتے تھے، پھر بھی شیخ نے اس کو بدعت ہی کہا [illegible] [illegible] [illegible] سے توبہ واجب ہے کہ شیخ خود مجیب اور اتباع مجیب کے مسلم الثبوت مقتدا ہیں، وہ یہ فرماتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] ہفتہ [illegible] چہل روز تک مردہ کو زیادہ احتیاج ثواب ہے (۱) ان دنوں میں زیادہ ایصال ثواب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مفارقت دنیا اور قرار قبر [سے] اس کو [illegible] اس عرصہ میں ثواب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس عرصہ میں ان کے خبر گیر ہیں۔ نہ یہ بات کہ خاص بر صرف چالیسویں اور [illegible] [illegible] معین [illegible] [illegible] کریں (۲) چالیس روز تک ثواب پہنچانا اور چالیسویں روز ثواب [illegible] میں [illegible] [illegible] فرق ہے۔ [illegible] وقت کے عوام اپنی زبان ہندی کے معنی بھی نہیں سمجھتے تھے [illegible] [illegible] [illegible] علم و فہم کا تو [illegible]

(۱) تفسیر عزیزی، شاہ عبد العزیز، ص ۱۲۹ [illegible] [illegible]
(۲) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

مولوی محمد اسماعیل صاحب بھی بعد رد کرنے رسوم چہلم وغیرہ کے، یہ استدراک کرتے ہیں کہ ثواب رسانی خوب شئے ہے، ہمارے چہلم وغیرہ کے منع کرنے سے رسوم کا منع کرنا مراد ہے، نہ ایصال ثواب کا منع کرنا کہ وہ خوب چیز ہے۔(۱) مجیب نے اول عبارت کو حذف کر کے کیا [ہی] عمدہ مطلب اپنا ثابت کیا ہے، کہ ہر ایک کو تعجب ہوتا ہے اور یہی مطلب شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کا ہے(۲) اور یہ خلاصۃ الفقہ غیر معتبر، واہی کتاب ہے(۳) معلوم نہیں کہ اس کا مؤلف کون ہے، کہ محض کذب واہی حدیث نقل کرتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے یہ امر ہرگز ثابت نہیں ہوا، اگر کوئی جاہل ناواقف کچھ نقل کرے، بالکل بہتان صریح ہے۔ شیخ عبدالحق کے کلام سے مطلقاً سلف میں نہ ہونا، عرس وغیرہ کا اوپر منقول ہو چکا ہے۔ اور یہ تمام صحاح ستہ ومشکوٰۃ شریف وکتب فقہ معتبرہ موجودہ میں، کہاں سے اثبات عرس وغیرہ کا کیا، بلکہ خلاف اس کے نکلتا ہے، اس ایک شخص کا یہ جھوٹ لکھنا کب سند ہے۔ یہ بات جب ہے کہ فی الواقع خلاصۃ الفقہ مجیب میں یہ روایت موجود ہو، ورنہ احتمال غالب ہے کہ یہ حضرت مجیب کی ہی چالاکی ہو، چنانچہ تفسیر مظہری کی طرف ایک روایت کی نسبت فرماتے ہیں، حالاں کہ اس میں اُس کے بالکل خلاف لکھا ہے، اسی طرح خلاصۃ الفقہ کی طرف بھی یہ روایت منسوب کردی ہو، تو کیا بعید ہے۔

الحاصل ان سب روایت سے ثابت ہوگیا کہ ایصال ثواب مطلق بلا قید رسمیت بہتر ہے اور قیود مرسومہ تو ان روایات سے ہرگز ثابت نہیں ہوتیں، مجیب ان کا اثبات بروایات صحیحہ فرمادیں اور ہماری روایات کا جو در باب بدعت ومکروہ ہونے قیود اور تعیین اوقات رسوم ہیں، جواب لکھیں، ورنہ نفس ایصال ثواب میں کاغذ سیاہ کرنا ضرور [ی] نہیں، اس کا کسی کو انکار نہیں۔ سائل تعیین ایام سوم ودہم وبستم وچہلم وغیرہ کو پوچھتا ہے، بروایات صحیحہ ثابت کرو، روایت واہیہ کو کوئی نہیں سنے گا، یا اپنے اجتہاد سے کچھ ثابت کرو، لہٰذا بحث مطلق ومقید اصول کو ہم نے بھی اس جواب میں مشرح نہیں لکھا، دوسرے وقت پر رکھا ہے۔

فقط، واللہ اعلم! رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

الف: (مجموعہ کلاں ص ۶۳ تا ۷۱) ب: چند یادگاری ص ۳۲ تا ۳۹)

(۸۶) سوم چہلم وغیرہ رسومات اور خاص مقررہ وقت پر ایصال ثواب کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین، مسائل مفصلہ ذیل میں

اول: تیجہ ودسواں وبیسواں وچالیسواں وسہ ماہی وشش ماہی وبرسی وغیرہم، کہ جو بعد مرگ کرتے ہیں، اور قرآن شریف

---

(۱) صراط مستقیم [illegible] حاشیہ میں مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو الف صراط مستقیم (مطبوعہ مطبع ضیائی میرٹھ ۱۲۸۵ھ) ص ۷۳۔

ب۔ صراط مستقیم (مطبوعہ مجتبائی، دہلی ۱۳۲۲ھ) ص ۶۴ [نور]

(۲) حضرت شاہ ولی اللہ کی طرف یہ نسبت بالکل غلط ہے، حضرت شاہ صاحب کی معلوم تصانیف میں یہ بات کہیں نہیں ملی۔ نور]

(۳) خلاصۃ الفقہ تعارف [illegible] گیا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

پڑھواتے ہیں اور کھانا فقیروں کو کھلاتے ہیں، تو ایسا کرنا ان کا بسبب [illegible] جائز[۱] قابل جواز [illegible] مع [illegible] اگر اس کو باعث رسم کفار کے منع کیا جاوے، تو پانچویں یا گیارہویں یا بیسویں یا چالیسویں [illegible] تو رسم کفار نہیں پائی جاتی، تو کیا حرج واقع ہوتا ہے اور اگر بوجہ منع کرتے ہو کہ تعیین منع ہے، تو احادیث سے تعیین ثابت ہے۔ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے وعظ کے یوم جمعہ تعیین فرمایا ہے، تو ہم بھی ان کی تعیین کرتے ہیں، عمل بالحدیث اس سے کہ یہ بھی کار خیر میں سے ہے، اور اگر بسبب اس کے منع ہے، کہ لوگ ان کو بہ نیت رسم کرتے ہیں، نہ بہ نیت ثواب، تو ہم اس کو بہ نیت ثواب کرتے ہیں، تو پھر کیا حرج لازم آتا ہے اور کھانا اس [کھانے] کا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: یہ ایام مقررہ ہنود کے ہیں، ان میں صدقہ خیرات کرنا بسبب تشبہ کفار کے منع ہے۔ مع ہذا اگر نیت خالص ایصال کی ہے تو ثواب طعام کا پہنچے گا اور جو تاریخیں بدل دیوے تو کچھ حرج نہیں، کہ تشبہ رفع ہو گیا، مگر پھر ان تواریخ کا ایسا التزام نہ کرے، کہ پس و پیش نہ ہو، تا کہ وہ بھی بسبب تقیید مطلق کے مکروہ نہ ہو جاوے اور تعینات شرعیہ تو من جانب شارع ہیں، اس واسطے یہی مامور ہوئے، مگر ان پر قیاس کر کے اپنی طرف سے تعیین کرنا، کہ اطلاق شارع کے مزاحم ہو، موجب عدم جواز کا ہوتا ہے۔ پس قیاس تعیین یوم وعظ پر کرنا، خلاف قواعد شرع کے ہے، بلکہ یہ قیاس مزاحم اطلاق شرع کے ہو کر موجب کراہت کا ہوتا ہے، قیاس خلاف نص کے کرنا اور ایسا قیاس کہ تغیر حکم شرع کا کرے، حرام ہے۔ پس سائل صاحب دل تو عد اصول فقہ سوچ کر سمجھیں، پھر اپنی اس توجیہ کی حقیقت سے متنبہ ہوویں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۹۹)

(۸۷) تیجہ چالیسواں سب حرام ہیں:

سوال: اور ایک رسم تیسرے روز تیجہ کی ہے اور چالیسویں روز چہلم کرتے ہیں، یہ سب درست ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا!

جواب: تیجا اور دہم اور چہلم وغیرہ رسوم کا حال یہ ہے کہ سب حرام ہیں، کہ اس میں برادری کے طعن کا خیال ہوتا ہے اور مشابہت ہنود کے ساتھ ہوتی ہے اور یہ مسائل بہت دفعہ کتب و رسائل میں طبع ہو چکے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ۱۳۰۱ھ

([illegible] رشیدیہ ص ۲)

(۸۸) سوم تیجہ کرنا سب حرام ہے:

سوال: رسم سوم میت بہ تعیین تاریخ بے شک ممنوع و بدعت ہے۔ مگر اس کے ترک سے مردہ ثواب سے محروم رہتا ہے اور محبت دل مقتضی ہے کہ کسی طرح اس کو ثواب پہنچے، پس اس صورت میں اگر تاریخ وغیرہ مقرر نہ ہو، اول روز یا دوسرے روز یا چوتھے یا پانچویں روز، احباب کو بلا کر قرآن شریف، کلمہ شریف نخود پر یا تسبیح پر پڑھوا لیا جائے، تو کیا قباحت ہے؟

---

(۱) اصل میں یہاں "قابل ناجائز" لکھا ہے [کلاں ص: ۹۹] جو تعیین [illegible] درست کر دیا۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور جس قدر کلمہ کلام جماعت کثیرہ سے تھوڑی دیر میں ہوسکتا ہے، ایک دو آدمی یا ایک گھر کے آدمیوں سے، بہت دیر میں بھی ممکن نہیں، اور ظاہر ہے کہ غائبانہ کون پڑھتا ہے، محض بنظر ثواب رسانی اجتماع بروز غیر مقررہ ہوتو کیا حرج ہے؟

جواب: صاحب سفرالسعادۃ فرماتے ہیں کہ

عادت نبود کہ برائے میت جمع شوند وقرآن خوانند و ختمات خوانند نہ برسر گور ونہ غیر آں۔ وایں مجموع بدعت ست ومکروہ۔

سلف صالحین کی عادت شریفہ نہیں تھی کہ مردہ کیلئے جمع ہوں، قرآن شریف پڑھیں اور ختمات کا اہتمام فرمائیں، نہ قبر پر نہ اسکے علاوہ، یہ سب بدعت اور مکروہ ہے۔

وعادت نبود کہ برائے کس طعام کنند۔ انتہی (۱)

اور یہ بھی عادت نہیں تھی کہ کسی کے مرنے کے بعد لوگوں کو کھانا کھلائیں۔

پس امر بدعت کے واسطے یہ اہتمام کہ ترک اس کا گناہ ہے، بلکہ محبت مقتضی ترک کو نہیں، خالی از بدعت وداعیہ نفس نہیں ہوتا، باقی سب بہانہ ہے۔

تیسرے روز میں تشبہ بالیہود تھا، اب اہتمام امر مباح کا ہوکر دوسرا امر بدعت ہوجاوے گا۔ جو دوست اخلاص والے ہیں وہ غائبانہ بھی پڑھیں گے، جو غیر مخلص شرما شرمی آویں گے، ان کا پڑھنا بھی مفید نہ ہوگا، ایک دو قرآن و رکلمہ خود گھروالے بھی پڑھ سکتے ہیں، بہرحال یہ حیلہ ہے کہ رسم مرتفع نہ ہو، نہ اخلاص اسلام۔ واللہ اعلم (چند یانوی ص ۳۰)

(۸۹) قبر کے پاس بیٹھ کر اجرت لے کر قرآن شریف پڑھنے کا حکم؟

مسئلہ: قرآن شریف کا ثواب اگر خالص نیت سے پڑھ کر ہبہ کیا جاوے، تو پہنچتا ہے، مگر یہ رسم جو قبر پر حافظ بیٹھ کر پڑھتا ہے مخترع ہے، کہ قرون ثلاثہ سے اسکا ثبوت نہیں، اور یہ حافظ اجرت پر پڑھتا ہے، ہبہ کی نیت ہرگز نہیں ہوتی، تو ایسے قرآن کا ثواب خود حافظ کو بھی نہیں ملتا، کہ اسکی نیت روپیہ اور متاع کی ہے، تو جب خود حافظ کو اس قرآن کا ثواب حاصل نہ ہوا، تو وہ دوسرے کو کیا دے گا؟ سو یہ پڑھنا محض فضول ہے، نفع آخرت اس میں کچھ نہیں۔ رسم دنیوی پوری کرتے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ الاجوبۃ صحیحۃ محمد یعقوب نانوتوی

(مجموعہ کلاں ص ۴۲)

(۹۰) ایصال ثواب کیلئے اجرت جائز نہیں:

سوال: ہرچہ در طحطاوی نوشتہ اند، از ملتقط عبارت ایں است۔ [ترجمہ] جو کچھ کہ طحطاوی میں لکھا ہے ملتقط سے اس کی عبارت یہ ہے۔

---

(۱) شرح سفر السعادۃ ص ۲۷۳ ، باب احوال میت (مطبع نول شور ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۵ء) (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

والمختار جواز الاستئجار على قراءة القرآن على القبور مدة معلومة. اهـ [illegible]

[illegible]

ترجمہ: اور مختار مسئلہ قبر پر ایک متعین مدت تک قرآن مجید کے پڑھنے پر اجرت لینے کے جواز کا ہے۔

جواب: صحیح و مفتی بہ [illegible] ایصال ثواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رد المحتار کی [illegible]

ترجمہ: صحیح مفتی بہ [illegible] ایصال ثواب [illegible] اجرت [illegible]

[illegible] قبر پر پڑھنے کی اجرت [illegible]

ناقابل [illegible] قرآن مجید [illegible]

[illegible] یہ بات [illegible] بالکل بھی نہیں پائی جاتی ہیں (اس کا) [illegible]

قیاس [illegible] قواعد سے خارج ہے۔ [illegible] تحقیق میں رد المحتار (شامی) کے مصنف نے خوب کوشش کی ہے اس میں سے [illegible] کیا جاتا ہے۔

وقد اتفقت كلمتهم جميعا في الشروح والفتاوى على التعليل بالضرورة، وهي خشية ضياع القرآن كما في الهداية، وقد علمت أن كلا منها في مشاهير متون المذهب المعمول عليها، فلا حاجة إلى نقل ما في الشروح والفتاوى

وقد اتفقت كلمتهم جميعا على التصريح بأصل المذهب من عدم الجواز، ثم استثنوا بعده ما علمته، فهذا دليل قاطع وبرهان ساطع على أن المفتى به ليس هو جواز الاستئجار على كل طاعة بل على ما ذكروه فقط مما فيه ضرورة ظاهرة تبيح الخروج عن أصل المذهب من طرو المنع الخ.

ترجمہ: اور [illegible] الفاظ [illegible] ضرورت پڑنے پر [illegible] قرآن مجید کے

[illegible] ۱۳۶۵ھ [illegible]

(۲) [illegible] لا يستعمل على التلاوة [illegible] ۱۳۹۹ھ

[illegible] الاستئجار على التلاوة [illegible]

[illegible]

[illegible] ہے کہ جس پر تقوٰی سے وہ کسی بھی عبادت [illegible]

ذکر کیا اس لئے کہ اس میں ایک [illegible]

یہ ایک بحث طویل [illegible]

ترجمہ اس کے بعد [illegible]

(۹۱) قبروں پر پھول اور کنکری ڈالنا کیسا ہے؟ **سوال** قبر پر پھول [illegible]

جواب قبر پر پھول ڈالنا [illegible]

(۹۲) مزارات پر دست بستہ کھڑے ہونے کا کیا حکم ہے؟ **سوال** [illegible]

[illegible] درست ہے یا نہیں

جواب [illegible] دست بستہ [illegible]

[illegible] فقط رشید احمد گنگوہی

(۹۳) مزارات اولیاء کے سامنے سر جھکانا اور دست بستہ کھڑا ہونا کیسا ہے؟ **مسئلہ** [illegible]

[illegible] سر نگوں ہونا اور دست بستہ کھڑا ہونا [illegible]

[illegible]

(۹۴) بزرگوں کی قبروں کا طواف حرام ہے: مسئلہ: طواف قبور اولیاء اللہ حرام ہے، سوائے بیت اللہ شریف کے (طواف کے) کسی چیز کا طواف حلال نہیں۔ ملا علی قاری شرح مناسک میں فرماتے ہیں:

(ولایطوف) أی ولایدورُ حول البقعة الشریفة، لأن الطواف من مختصات الکعبة المنیفة، فیحرم حول قبور الأنبیاء والأولیاء و لاعبرة بما یفعله العامة الجهلة ولو کانوا فی صورة المشائخ و العلماء. انتهیٰ (۱)

ترجمہ: طواف نہ کرے گرد کسی مکان متبرک کے، کہ طواف خصوصیات کعبہ شریف سے ہے۔ پس حرام ہے طواف گرد قبور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے، اور کچھ اعتبار نہیں جو جاہل لوگ قبور کا طواف کیا کرتے ہیں۔ اگرچہ صورت مشائخ اور علماء کی ہو۔ [ترجمہ قدیم]

اور معراج میں مرقوم ہے:

لوطاف حول مسجد سوی الکعبة یخشی علیه الکفر انتهیٰ.

ترجمہ: اگر کوئی طواف کرے گرد مسجد کے، سوائے کعبہ شریف کے اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ [ترجمہ قدیم]

ہرگاہ کہ مسجد کے طواف سے خوف کفر کا ہوا، تو طواف قبور سے بطریق اولیٰ کافر ہو جائے گا۔ پس اگرچہ کوئی بصورت عالم درویش ہو کر طواف کرے، وہ نہایت بد اور گمراہ ہے۔ اس کے قول وفعل کا کچھ اعتبار نہیں، اور اس کی صحبت سے اجتناب بضرور (۲) ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۳۶-۴۷)

(۹۵) تصویر روضۂ مطہرہ وغیرہ کو بوسہ دینا؟ سوال: بر تصویر روضۂ منورہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم (نقشہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفا) ونقشہ مکہ مکرمہ، کہ در دلائل الخیرات واقع است، بوسہ دادن وچشم مالیدن از روئے شرع جائز است، یانہ؟

ترجمہ: سوال: روضہ اقدس حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مکہ مکرمہ کے عکس کو (جو دلائل الخیرات میں چھپا ہوا ہے) چومنا اور آنکھوں سے ملنا شریعت کی رو سے جائز ہے، یا نہیں۔ [ت۔نور]

---

(۱) شرح مناسک ص ۲۷۶۔ باب زیارة سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم طبع اول (مطبع الماجدیہ مکۃ المکرمہ ۱۳۲۸ھ)

(۲) بضرور۔ نہایت ضروری۔ ضرور بالضرور۔ اردو لغت، تاریخی اصول پر، ص: ۲۳۔ ج: ۱۳/ [کراچی: ۱۹۹۱ء] (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب [illegible] نقشہ [illegible] ثابت [illegible] شوق [illegible]
[illegible] شید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ الجواب صحیح اشرف علی عفی عنہ [illegible]

ترجمہ جواب [illegible] سے مناجات [illegible] شوق میں [illegible]
[illegible] (فتاویٰ [illegible])

[illegible] مفتی [illegible] ص ۲۹۳ [illegible] جلد چہارم [illegible]

(۹۶) قبر کا بوسہ دینا حرام ہے

سوال [illegible] قبر کا جائز ہے [illegible]

جواب [illegible] قبر [illegible]

فی المدارج [illegible] بوسہ [illegible] ممنوع است [illegible] قبر والدین
روایت [illegible] صحیح [illegible] گناہ صغیرہ [illegible] کبیرہ [illegible]

هکذا فی الشرح عین العلم

ترجمہ قبر کو بوسہ دینا اور اس پر سجدہ کرنا اور [illegible] منع ہے، والدین کی قبر کو بوسہ دینے کی
روایت بیہقی نقل [illegible] ثابت [illegible] صحیح [illegible] ہے [illegible] گناہ صغیرہ ہے
اور اس پر اصرار گناہ کبیرہ ہے [illegible] شرح عین العلم میں یہی لکھا ہے

([illegible] شیخ عبدالحق [illegible] محمد [illegible] کراچی [illegible] مطبع [illegible])

(۹۷) قبروں پر گنبد اور پختہ عمارتیں بنانا منع بلکہ حرام ہے۔

سوال قبر پر پختہ عمارت اور گنبد بنانا کس حدیث سے ثابت ہے؟ [illegible]

جواب از ندوی، قبر پر پختہ عمارت اگرچہ مکروہ ہے، مگر خواص اولیاء اللہ کی قبر پر درست ہے [illegible] چنانچہ شیخ
عبدالحق نے صراط مستقیم میں لکھا ہے کہ [illegible] میں بعض [illegible] حکم مستحب کا دیتے ہیں۔ چنانچہ [illegible]
ہے واسطے شوکت اسلام کے اور عبدالوہاب نجدی [illegible] حضرت [illegible] روضہ مبارک کو شہید [illegible]
کہ اصحاب کبار نے حضرت [illegible] کے روضہ کو بنایا ہے [illegible] طاقت [illegible] شہید کروں اور [illegible] پختہ عمارت [illegible]
[illegible] تو حضرت [illegible] خلیفہ [illegible] حدیث [illegible] جو حدیث میں آیا ہے [illegible]

[illegible]

ہے وہ عوام الناس کی قبر کا حکم ہے نہ خواص کی قبر کا۔ شیخ عبدالحق نے اس حدیث کی خوب شرح لکھی ہے۔ بسبب طول کے نہیں لکھی، اللہ تعالیٰ ایسے عقیدہ والوں کو ہدایت کرے۔ فقط

تردید جواب بالا از حضرت گنگوہی: کتب حدیث وفقہ سے ثابت ہے کہ قبر پر پختہ عمارت مکروہ ہے(۱) چنانچہ مجیب بھی اس کا اقرار کرتے ہیں، مگر قبور اولیاء اللہ کا استثناء کتب حدیث اور معتبر کتب فقہ میں کہیں نہیں آیا ہے۔ فقط

یہ جو شیخ عبدالحق کا قول خلاف حدیث وقول فقہاء کے اس بارے میں معتبر نہیں ہوسکتا۔ شیخ کیا، اگر سو عالم بھی خلاف نص کے کہیں، وہ بھی ہرگز معتبر نہ ہوگا۔ یہ روایت بخاری میں موجود ہے(۲) عبدالوہاب بیچارہ کیا کرے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو متعین کیا، کہ جو تصویر دیکھوں محو کردوں اور جو قبر بلند نظر پڑے، اس کو زمین کے برابر کردوں۔ (۳) سو عبدالوہاب نے سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کیا (ہے) اگر عمل کرنا سنت پر بے ادبی ہے، تو شاید مجیب کے نزدیک ترک سنت اور ہدم سنن ہدیٰ کا نام ادب ہوگا۔ معاذ اللہ توبہ!

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حجرۂ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں مدفون ہوئے تھے اور یہ حکم خواص انبیاء میں سے ہے کہ حجروں میں مدفون ہوں، چنانچہ کتب فقہ میں موجود ہے (۴) اور پھر صحابہ کے زمانہ میں، یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت

---

(۱) [illegible] نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یقعد علیہ وان یبنی علیہ صحیح مسلم کتاب الجنائز ص ۳۱۲ ج ۱ (مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۹ھ) [illegible] باب النہی عن تجصیص القبر والبناء علیہ ج ۱ ص [illegible] رقم [illegible] محمد فؤاد عبدالباقی مکتبہ دار طیبہ ریاض [illegible] ھ ۲۰۰۶ء [illegible] ولا یرفع علیہ [illegible] وفی الشامی [illegible] ویکرہ لو للاحکام بعد الدفن۔ مطلب فی دفن المیت ص [illegible] ج ۱ باب الجنائز، مطبع مجتبائی، رد المحتار علی [illegible] ج ۲ ص ۲۳۲ دار الفکر، بیروت ۱۳۸۶ھ ۱۹۶۶ء۔

(۲) [illegible] کتاب الجنائز ص [illegible] ج ۱ مطبع مجتبائی دہلی [illegible] [illegible] کتاب الجنائز باب فی [illegible] [illegible] بیروت ۱۴۲۵ھ ۲۰۰۴ء [illegible] طبع [illegible] ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۵ء [illegible]

(۳) عن ابی الہیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ صحیح مسلم ص [illegible] ج ۱ مطبع مجتبائی دہلی [illegible] کتاب الجنائز باب الامر بتسویۃ القبر ج [illegible] رقم الحدیث ۹۶۹ دار طیبہ [illegible] الفاریابی [illegible] ھ ۲۰۰۶ء۔

(۴) [illegible] ولا ینبغی ان یدفن المیت فی الدار [illegible] باب [illegible] فی دفن المیت ج ۲ ص ۲۳۵ دار الفکر [illegible] مطبع مجتبائی [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] ہمیشہ سے اس پر عمل [illegible] اور حضرت [illegible] [illegible]

[illegible] ہیں۔ چنانچہ حضرت [illegible] صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی [illegible]

[illegible]

[illegible] خلاف قیاس [illegible]

[illegible] حسب قاعدہ اصول [illegible]

[illegible]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔		رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

[illegible]

اذان سے متعلق بدعات

(۹۸) اذان کے وقت انگوٹھے چومنا کیسا ہے؟ سوال: [illegible]

[illegible]

جواب ازعلماء اہل بدعت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وقد نقل عن مسند الفردوس المؤلفه للحافظ الإمام شهردار بن الحافظ شهرويه الديلمي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قبل ظفر إبهاميه عند سماع أشهد أن محمد رسول الله في الأذان أنا قائده ومدخله في صفوف الجنة

وفي حاشية الأحاديث ... رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل المسجد في عصر المسجد عند الأسطوانة جنب أبي بكر، فقام بلال فأذن فلما بلغ أشهد أن محمدا رسول الله قبل أبو بكر ظفري إبهاميه ووضعهما على عينيه فقال: قرة عيني بك يا رسول الله، فلما فرغ بلال من الأذان توجه النبي صلى الله عليه وسلم إلى أبي بكر، فقال من فعل مثل ما فعلت يا أبا بكر غفر الله ذنوبه جديدها وقديمها وعمدها وخطأها

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مذکورہ بالاتحریر کا رد او رصحیح از حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی:(۱)

[امام] بخاری نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانی ہیں، ایک ان میں سے یہ ہے کہ جب مخاصمہ کرے، بیہودہ اور گالی بکے(۲) سو مجیب نے اپنے جوابات میں جو الفاظ بیہودہ تحریر کیے ہیں حسب حدیث صحیح، خود اپنی زبان سے بنے جو کچھ بنے۔ اہل علم کو لازم ہے کہ مناظروں میں زبان کو تھامیں اور لغو نہ بکیں۔

ازیں بعد بہوش سننا چاہیے، کہ ہزار ہا حدیث بددینوں نے اپنی طرف سے بنالی ہیں اور صد ہا حدیث موضوع صلحا نے معصوم اپنی کی ہیں اور غلطی سے اس گناہ میں پڑے ہیں، چنانچہ اس امر کو اہل علم خوب جانتے ہیں، حاجت میری تحریر کی نہیں، خطبہ صحیح مسلم اس امر کے واسطے کافی ہے۔ اسی ہزار حدیث وضعی امام ابو یوسف کو یاد تھیں، تو بس، ہر عبارت پر کہ لوگوں نے اطلاق لفظ حدیث کردیا ہو، وہ حدیث نہیں ہوا کرتی، جب تک سند صحیح سے اس کا ثبوت نہ ہو، اور ائمہ حدیث اس کی تصحیح و تصدیق نہ کریں، اس کو حدیث جاننا اور اس پر عمل کرنا جائز نہیں ہوتا اور کسی اہل علم کو اس کا بیان کرنا روا نہیں، ہاں البتہ جہلاء جو بلباس علماء میں ہو کر، اپنے آپ کو ہوائے نفس کے مقلد کرتے ہیں اور کسی عالم کی بات کو رعونت سے تسلیم نہیں کرتے، ان کا شیوہ ہے کہ وضعی حدیثیں پیش کر کے، اپنی بدعت کو رواج دیا کرتے ہیں، تو اہل علم کو ایسے امر سے اجتناب فرض ہے۔ غرض جو حدیث کتب معتبرہ میں بسند صحیح ہو وہ قابل اعتبار ہے، ورنہ واجب الرد ہے۔ جس کو حدیث اور اصول حدیث اور فقہ اور اصول فقہ پر کچھ نظر اور عبور ہوگا، وہ تو میری اس تقریر کو حق جانے گا، اور جس کو علم سے بہرہ نہیں، البتہ وہ جہل کی باتیں بنادے گا، مگر اہل علم کی مجلس میں خوار ہوگا۔

بعد اس کے سنو! کہ انگوٹھے چومنے کے باب میں کوئی حدیث مرفوع صحیح نہیں ہوئی، اور یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں لکھتا، ردالمحتار شرح درمختار میں جو شامی کے نام سے مشہور ہے، نقل کیا ہے کہ لوگوں نے اس باب میں روایت کثیرہ نقل کی ہیں، مگر کوئی حدیث مرفوع صحیح نہیں ہوئی

---

(۱) ... [illegible]

(۲) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب ... [illegible] عمرو فی ھذا الباب واذا خاصم فجر ... [illegible] باب مذکور ج ۱ ص ۵۰ رقم الحدیث ... [illegible] کتاب الایمان باب علامۃ المنافق، [مراد آباد: ۱۳۱۵ھ] ... [illegible] ۱۹۸۴ء] [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

وقال محمد طاہر الحنفی ولم یصح فی المرفوع من کل هذا شیء. انتهی(۱)

ترجمہ: طاہر حنفی نے کہا ہے کہ اس میں ایک روایت بھی حدیث مرفوع سے ثابت نہیں۔ (ت، ن، ر)

جب تک امر دینی قول کسی کا منصوص ہو تو تب و عقائد میں کسی کا قول ہرگز معتبر نہیں ہوتا، اس امر میں مرفوع حدیث ہی معتبر ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ قاعدہ اصول کا اہل علم پر بدیہی ہے، مجیب کو حاجت اس کے اثبات کی نہیں اور شوکانی نے اپنے رسالہ احادیث موضوعہ میں لکھی ہے کہ مسند فردوس میں حوریث [illegible] کی عند تشہد المؤذن بروایت ابی بکر منقول ہے اور ایسا ہی سخاوی شرح عینی جو اس باب میں روایت ہے وہ صحیح نہیں ہوئی(۲) اور وہ بھی حدیث مجیب کی ہے جس کو مجیب اپنی معلومات میں نقل کرتے ہیں اور شاہ عبد العزیز صاحب نے بھی اپنے جوابات میں یہی تحریر فرمایا ہے کہ یہ روایت ثابت نہیں ہوئی، لہٰذا جواز عمل نہیں۔ اور وقت سماع نام پاک حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تجز صلوٰۃ و سلام کے کچھ ثابت نہیں ہے تو اس مجیب نے جو کہ احادیث اور علم حدیث سے اور ناواقف فن اصول اور اصول حدیث سے حور روایات اوراق منتشرہ پر سے نقل کرکے پیش کیے ہیں، [illegible] دینداری سے بعید ہے۔ مرشحص عامی نام علماء ہوکر جب مفتی و مجیب ہو تو قیامت آگئی، اول سلیقہ عقد روایات واجب ہوتا ہے، ازاں بعد جو [illegible] ہوتا ہے۔ الحاصل یہ روایت دیلمی منقولہ مجیب بتصریح شوکانی حیطہ صحت سے خارج ہوئی اور شامی نے امام جراحی کے قول سے اس باب کی سب احادیث کا غیر صحیح ہونا ثابت کردیا، تو اب مجیب صاحب [illegible] اس مسئلہ میں محض مادی ہیں اور اگر جوش تقلید میں سکوت کی حاجت نہیں دیتا تو حسب قاعدہ اصول حدیث و اصول [illegible] اپنی حدیث کی سند کو ثابت کریں اور صحت کو عیاں حاصل ہے، قاعدہ علم سے خارج ہے۔ علاوہ ازیں یہ اس وقت کا امر [illegible] معتبر ہوتی جو قاعدہ ہمیں نے موافق تحریر ہو، ورنہ قابل تمسک نہ ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی

(محمود الفتاویٰ ص ۲۳۹)

(۹۹) اذان کے وقت انگوٹھے چومنا بدعت اور بے اصل ہے: سوال: [illegible] اذان کے وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام [illegible] انگوٹھے چومنا [illegible]

[illegible]

سے لگالیتے ہیں۔ اگر یہ جو منانص قرآن اور حدیث صحیح سے ثابت ہے، تو چاہئے کہ حکم عام دیا جاوے، اور جو اصل میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے، تو امر بلا ثبوت مانا جاوے۔ بینوا توجروا!

جواب: حامداً و مصلیاً! اس امر کی کوئی نص قرآن شریف یا حدیث صحیح سے نہیں، اور جو روایات لوگ اس کے باب میں نقل کرتے ہیں، وہ موضوع یا واہی ہیں، قابل اعتماد کے نہیں۔ لہٰذا اس پر عمل کرنا نہیں چاہئے، بلکہ عوام کو منع کر دینا مناسب ہے، فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۰۵)

متفرق بدعات

(۱۰۰) چند مسائل کی تحقیق، جن کو ایک شخص نے اہل سنت کا عقیدہ بتایا ہے: سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اندریں مسئلہ: ایک شخص چند عقائد مفصلہ ذیل، منجملہ عقائد اہل سنت والجماعت بیان کرتا ہے، اور حنفی المذہب ہونے کا اقرار کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ جب تک سنیہ ان عقائد پر مستقیم اور راسخ الاعتقاد نہ ہو، فرقہ سنیہ کے خطاب کا مستحق نہیں، اور عقائد یہ ہیں:

اول: مولود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، کہ اس میں آپ کے مناقب اور درود شریف وذکر ولادت ومعجزات ومعراج شریف وحلیہ شریف، وفات شریف، نیز مسائل نماز، روزہ وغیرہ بیان کئے جاتے ہیں، بدعت مردود ہے اور اس کا فاعل بدعتی وکافر ہے، اور مجوزین مولود شریف یعنی جو مولود شریف کو جائز کہتے ہیں، مثلاً شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ودیگر وغیرہ سب بدعتی ہیں؟

دوم: برسر بازار ایک تخت بچھا کر، اور اس کو فرش مکلف سے آراستہ کر کے اور وعظ سے پہلے کچھ اردو اشعار پڑھ کر، پھر وعظ اس تخت پر کھڑے ہو کر شروع کرتا ہے، ہیئت مجموعہ سے بالتخصیص موضع، یعنی بازار وتعیین یوم وعظ کہنا فرض عین ہے، اس کا تارک کافر اور نیز مسجد میں وعظ کہنا منع ہے۔

سوم: ارواح پیغمبران ومرسلان واولیاء اللہ کا سیر کرنا ممکن ہے، اور ان سے فیض واستمداد لینا، عند الشرع ممنوع وامر ناجائز ہے، اس کی اصل شرع میں نہیں پائی جاتی۔

چہارم: مراقبہ ومکاشفہ وبیعت کرنا بدعت ہے، اس کا مرتکب بدعتی ہے۔

پنجم: اجماع امت کا فقط صحابہ تک رہا، بعد از اں نہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ششم: مولانا جامی ونظامی ومولانا روم وغیرہ کا کلام ایسا ہے کہ کفر کو پہنچتا ہے، گویا وہ اس کے نزدیک کافر ہیں۔

ہفتم: اہل عرب کل مردود و بدعتی ہیں، ان کے اقوال اور فتاوی ہمارے لئے حجت اور سند نہیں ہو سکتے۔ جس شخص کے ایسے عقائد ہیں وہ اہل سنت والجماعت ہے کہ نہیں؟ اور اس کے پیچھے نماز درست ہے کہ نہیں؟ اگر اس کو واعظ ہونے کا دعوی ہے، اس کا وعظ سننا اور اس سے مجالست ومؤانست کرنا جائز ہے، یا نہیں؟ **بینوا توجروا. ان اللّٰہ لایضیع اجر المحسنین.**

(مجموعہ کلاں ص ۲۳-۲۴)

جواب: مولود کی مجلس زمانہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین میں اور ائمہ مجتہدین کے دور میں کبھی نہیں ہوئی، اس کا یہ چار سو سال سے ہوا ہے۔ اگر چہ نفس ذکر ولادت وبیان احوال جناب سرور عالم کا درست ہے، مگر یہ مجالس مروجہ ہمارے زمانہ کی بدعت وگناہ ہیں، بوجوہ کثیرہ کے، کہ جس کے بیان میں طول ہے، مگر ایک وجہ لکھی جاتی ہے کہ، مولود اگر چہ جملہ مناہی ومخالف شرع سے خالی ہو، مگر چوں کہ عوام اس کو سنت مؤکدہ وموجب کمال ثواب ومہتم بالشان جان رہے ہیں، تو ایسی شے کا کرنا مکروہ ہووے گا۔ عالمگیریہ میں لکھا ہے

مایفعل عقیب الصلوات مکروہ، لأن	جو کچھ کہ لوگ نماز کے بعد (مثلاً سجدہ) کرتے ہیں وہ مکروہ
الجھال یعتقدونھا سنة أو واجبة وکل	ہے، کیونکہ جاہل اس کو سنت اور واجب سمجھ لیتے ہیں، اور ہر
مباح یؤدی إلیه فمکروہ، انتھی (۱)	وہ مباح چیز جس کو ضروری سمجھا جائے وہ مکروہ ہے۔

پس صاف معلوم ہو گیا کہ جس امر مباح کو عوام سنت جاننے لگیں، وہ مکروہ ہو جاتا ہے۔ ہذا مولود کی مجلس، اگر چہ اس میں کوئی خرابی نہ ہو، ناجائز ہے، چہ جائیکہ اس میں دیگر محرمات بھی موجود ہوں۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے کہیں ایسی مجلس مولود کو جائز نہیں لکھا، نہ کسی دیگر معتبر نے۔ فقط۔

۲۔ اور وعظ سر بازار بھی درست ہے، اور مسجد میں بھی۔ جناب فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں وعظ فرمایا ہے، احادیث اس سے پُر ہیں۔ غرض وعظ سب جگہ درست ہے، امر بالمعروف ونہی عن المنکر واجب ہے، خواہ کہیں ہو۔

اور ارواح انبیاء اور اولیاء کا ہر جگہ سیر کرتے پھرنا۔ ان سے استعانت واستمداد جائز نہیں، بے شک خلاف شرع کے ہے، بلکہ خود قبر کے پاس بھی جائز نہیں۔ مجمع البحار میں لکھا ہے

(۱) [illegible] ص ۱۹۰ [illegible] وما یتصل بذلک مسائل سجدة الشکر [illegible] ۱۴۵۹ھ) ب عالمگیری ص ۱۳۶ ج ۱ الباب الثالث عشر فیما یتصل بذلک مسائل سجدة الشکر [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

من قصد بزيارة قبور الأنبياء والصلحاء، أن يصلى عند قبورهم ويدعو عندها ويسئلهم الحوائج، وهذا لايجوز عند أحد من علماء المسلمين. فان العبادة وطلب الحوائج والاستعانة حق لله (تعالى) وحده. انتهى(۱)

جس شخص نے انبیا علیہم السلام اور بزرگوں کی قبروں کی زیارت کا اس وجہ سے ارادہ (یا سفر) کیا کہ ان کی قبروں کے پاس نماز پڑھے گا اور وہاں دعائیں کرے گا، اور اپنی ضرورتوں کو طلب کرے گا، تو یہ علمائے اسلام میں سے کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ نماز پڑھنا اور ضرورتوں کا مانگنا اور مدد چاہنا، یہ صرف حق تعالیٰ وحدہ لاشریک کا حق ہے۔

ہاں، البتہ اگر استمداد کے یہ معنی ہوں، کہ ان کی حرمت سے دعا حق تعالیٰ سے کرے، درست ہے اور مراقبہ ذکر اور فکر ہے۔ اور دل کو برے خطرات سے بچانا، قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ (الحشر- ۲) سو عبرت پکڑو اے آنکھ والوں (ترجمہ شیخ الہند)

پس اس کو کون ناجائز کہہ سکتا ہے؟ ہاں ایسے مراقبات کہ خلافِ شرع لوگوں نے ایجاد کئے ہیں، وہ البتہ منع ہیں، اور ایسا ہی بیعت سنت ہے، کہ صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، بیعت ترکِ معاصی واتباع سنت پر کی ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ (الحشر- ۲) تحقیق جو لوگ بیعت کرتے ہیں تجھ سے، وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے۔ (ترجمہ شیخ الہند)

اور بیعت میں توبہ کرنا گناہوں سے اور استقامت طریقۂ سنت پر، اور طریقہ استقامت شریعت کا سیکھنا ہوتا ہے، اور رسول اسی واسطے مبعوث ہوئے ہیں۔ اس کے سنت ہونے میں کیا کلام ہے؟ ہاں اگر شیخ خلافِ شرع ہو، یا شرائط پیری کی اس میں نہ ہوں، یا ایسے بیعت ہو کہ عوام جہال کرتے ہیں، کہ فقط بیعت ہونے کو موجب نجات جانتے ہیں، خواہ کچھ کرو، تو ایسی بیعت لاریب منع اور بدعت ہے۔

اور اجماع امت ہر روز مقبول ہے، مگر امت سے مراد امت مقبولہ ہے، کہ علماء واتقیاء ہوں اور حجت شرعیہ کے موافق اجماع ہو، اور خلاف نص کے اور اجماع سابق کے خلاف نہ ہو۔ جب شرائط اجماع موجود ہو جاویں گے، معتبر ہووے گا۔ اجماع ناقص رائے پر خلاف نص کے اور مخالف ائمہ ہدی کے کچھ ٹھہراویں، مردود ہے اور غیر معتبر۔

اور مولانا جامی وغیرہ واولیا، سب مقبول ہیں، ان کے بعض کلام ایسے ہیں، کہ ظاہر میں موہم خلاف شرع کے ہوتے ہیں، مگر تامل سے اہل علم جانتے ہیں کہ خلاف شرع کے نہیں، سو جس کو فہم ایسا نہ ہو وہ حسن ظن رکھے، بدگمان نہ ہو، وہ مقبول ہیں،

(۱) مجمع بحار الانوار، علامہ محمد طاہر پٹنی، مادہ "زور" ص: ۴۴۴، ج: ۲ (حیدرآباد: ۱۳۹۰ھ) [انور]

ان کو بر کہنا زبوں [برا] ہے، اور اہل عرب کا قول و فعل جو خلاف شرع کے ہو، وہ البتہ برا و بدعت ہے، اگرچہ علماء سے کیوں نہ ہو، مگر سب عرب کو برا اور بدعتی کہنا بہت زبوں ہے۔ عرب سے محبت کرنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں

کقولہ احبوا العرب (۱)

پس اسی طرح یک لخت سب عرب کو بدعتی کہنا برا ہے، ہاں ان کے بدعتی برے ہیں اور عمل خلاف شرع مردود ہے، ان کے قول و فعل کی کچھ حجت نہیں۔ حجت دین میں قرآن اور حدیث اور فقہ کی ہے اور بس۔

الحاصل یہ جو لکھا گیا عقیدہ اہل سنت کا ہے، اس کے موافق جو کہے وہ متبع سنت ہے، اس سے ملنا اور وعظ سننا لازم ہے، اور جو اس کے خلاف کہے وہ قابل التفات کے نہیں، اور قلیل فرق کہ مآل دونوں کلام کا ایک ہی ہو جاوے، فرق نہیں ہوتا اور افراط و تفریط اچھی نہیں دین میں۔ میانہ روی موافق حدیث کے لازم ہے۔ واللہ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۷۔۲۵)

(۱۰۱) صلوٰۃ رغائب بدعت ہے:

السلام علیکم۔ خط آپ کا آیا بندہ کو آج تک اس کے مطالعہ کا اتفاق نہیں ہوا، آج سے شروع جواب کرتا ہوں۔

مسئلہ: صلوٰۃ رغائب کو امام نووی نے شرح مسلم میں بدعت لکھا ہے (۲) آج کل کے علماء کا اگر اعتبار نہیں تو پہلوں کے قول کا اعتبار کرو اور پھر یہ سنو کہ اگر غزالی نے اس صلوٰۃ کو لکھا ہے (۳) مگر اس کا اہتمام کرنا اور ضروری جاننا بھی تو بدعت ہے۔ اسکے بدعت ہونے کا تو خلاف کسی کو نہیں۔ غزالی نے اہتمام رغائب کو نہیں لکھا ہے، اگر نفس صلوٰۃ کو لکھا

(۱) قال رسول اللہ ﷺ احبوا العرب لثلاث لأنی عربی، والقرآن عربی، وکلام اهل الجنة عربی۔ رواہ البیهقی فی شعب الایمان، عن ابن عباس، ۲۳۲/۳، رقم الحدیث: ۱۳۹۲ [نیز دیکھئے مشکوٰۃ الفصل الثالث ص ۵۵۳، ج ۲ باب مناقب قریش، اصح المطابع رشیدیہ، دہلی ۱۹۵۵ء؛ نیز دیکھئے مشکوٰۃ ج ۵ ص ۲۳۲۲ رقم الحدیث ۶۰۰۶ ت رمضان بن حمدی عبد بن عوف المکتبۃ الوہبیہ ریاض: ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء]

واخرجه الحاکم فی المستدرک ۴/۸۷ [دار المعرفة بیروت وقال تابعه محمد بن الفضل عن ابن جریج وصححه ووافقه الذهبی و شاهد آخر فی حدیث ابی هریرة اخرجه الطبرانی فی الأوسط فالحدیث ضعیف لاصحیح ولاموضوع. سربه لسریعه لابی عوانة ۳۰۲/۱-۳۰۳، دار الکتب العلمية بیروت ۱۴۱۰ھ]

(۲) [illegible]

ہے تو اہتمام بہرحال بدعت رہا اور جماعت کرنا اس کا مکروہ تحریمی، سب کتب فقہ میں لکھا ہے۔ فقط

(فرق ۲ب، ص ۱۰۷-۹)

(۱۰۲) بدعات کا مرتکب گنہگار ہے:

سوال: مسائل مختلفہ مثل فاتحہ مروجہ و مولود شریف مروجہ وغیرہ کا عمل کرنے والا شخص، بباعث اختلاف گنہگار اور بدعتی ہوگا، یا نہیں؟

جواب: گنہگار ہوگا کہ مرتکب بدعات ہے۔ فقط (دست خاص ص ۳۹)

(۱۰۳) مرتکب کبیرہ اور بدعات میں ملوث شخص کی دینی غلطی کا ذکر غیبت ہے یا نہیں؟

مسئلہ: جو شخص گناہ کبیرہ و بدعات کرتا ہو، اس کی غیبت اور برائی بغرض اطلاع عوام کہ اس کی صحبت سے احتراز کریں، درست ہے، بلکہ ضروری و موجب اجر ہے۔ بدعتی کی غیبت غیبت نہیں ہوتی۔ فقط رشید احمد گنگوہی

الف. (مجموعہ کلاں ص ۸۵) ب. (چندیا لوی ص ۷۶)

(۱۰۴) بابا فرید گنج شکر کے متعلق، چند مبالغہ آمیز اشعار کا حکم؟

سوال: چہ می فرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین در بارہ شخصے محمد حسین نامی، از او ا حضرت بابا فرید الدین چشتی پاک پٹنی رحمۃ اللہ علیہ کہ خلاف عقائد اہل اسلام مقابل تناسخ شدہ است، و الزام دروغ گوئی خویش، بنام گرامی بابا فرید الدین گنج شکر صاحب منسوب ساختہ۔

بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ

مارر غائب و ارگی متعدد بدعت علماء و محدثین نے بدعت ہونے ... شامی (متوفی ۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں "وقد نص العلماء على انهما من البدع" تاریخ المدینۃ المنورۃ لسمی بصحیحۃ المنثور و تعریبہ لمحمد ... محمد حسین ... ص ۲۵ (المدینۃ المنورۃ ۱۳۱۷ھ) رد المحتار شامی ... فی البحر ومن هنا يعلم كراهية الاجتماع على صلوة الرغائب التي تفعل في رجب ... ص ۲۶۱ ج. شامی (مطبع عثمانیہ ... ۱۳۲۹ھ) ≈ رد المحتار على الدر المختار ج ۲ ص ۲۶ دار الفکر بیروت ۱۳۹۲ھ ۱۹۷۲ء ۱۰۲

(۳) قال العراقي في الاحياء ... صلاة رجب فقد روى باسناد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ما من احد يصوم اول خميس من رجب ثم يصلي فيما بين العشاء والعتمة ... (احياء علوم الدين ص ... ج ۱ مطبع نولکشور ۱۲۹۰ھ)

وحققه المرتضى الزبيدي فقال في اتحاف السادة قال ابن الجوزي موضوع على رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقد اتهموا به ابن جهضم ونسبوه الى الكذب وسمعت شيخنا عبد الوهاب الحافظ يقول رجاله مجهولون وقد فتشت جميع الكتب فما وجدتهم انتهى

وقال ... وقال ... (اتحاف السادة ۳ ... مطبوعہ دار احیاء التراث العربی عکس مطبع میمنیہ مصر، مطبوعہ ۱۳۱۱ھ) [نور]

علامہ ابن عراق نے اس حدیث کے موضوع ہونے پر ... فصل میں ... کی ہے ... کتاب کی پہلی فصل میں اس حدیث ... (تنزیه الشریعة المرفوعة لابی الحسن ابن عراق الكنانی كتاب الصلاة فصل اول ص ۹۰ ج ۲) (دار الكتب العلمية بیروت، ۱۴۰۱ھ، ۱۹۸۱ء) [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

در رسالہ سیف فریدی، مطبوعہ مطبع دبیر ہند واقع شہر امرتسر، پنجاب، بابت صفحہ شصت ویک۔ این ابیات کہ دال بردعوی باطلہ تناسخ دے اند، برائے معائنہ و مشاہدہ علماء و فضلاء نقل ابیات دے رقم می شود، تا کہ عقائد باطلہ دے معلوم گردد۔ نقل ابیات از سیف فریدی

ترجمہ: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین محمد حسین نامی ایک شخص کے بارے میں؟ حضرت بابا فریدالدین چشتی پاک پٹنی کی اولاد میں ہے، یہ شخص اہل اسلام کے عقیدہ کے خلاف تناسخ کا قائل ہوا ہے اور اپنی اس جھوٹی بات کو، بابا فریدالدین گنج شکر سے منسوب کرتا ہے۔

رسالہ سیف فریدی (جو مطبع دبیر ہند امرتسر کی چھپی ہوئی ہے) کے ص ۶۱ پر یہ شعر جو اس کے تناسخ کے جھوٹے دعوے کا ثبوت ہیں، علماء فضلاء کے نقل اور مشاہدہ کے لئے لکھے جاتے ہیں تاکہ اس کے باطل عقیدہ کو معلوم کریں۔ [ت نور]

نقل اشعار از سیف فریدی

کروں پہلے تعریف رسول — لکھوں حال پھر اپنے کا ہو قبول
یہ تھا حکم بابا فرید زماں — سو کر کر لکھ دیکھ میں نے عیاں
کہ ہو تین باری جہاں میں ظہور — میرا چار سو بستہ نزدیک و دور
زمانہ یہ اول تو موجود ہے — کہ ظاہر میرا نام مسعود ہے
زمانہ دگر میں ہوں، ثانی فرید — باہم ابراہیم ہوں میں پدید
زمانہ ثالث میں جب پھر آؤنگا — محمد حسین نام دھرواؤں گا
اسی کے میں سوقت میں ہونگا پدید — سمجھنا مجھے گویا ثالث فرید
کہ آخر زمانہ کا ہے یہ ظہور — ہے اسرار ثالث فریدی کا نور
زمانہ وہ ثالث کا اب آگیا — یہ ارشاد بابا کا پورا ہو

پس بینوا توجروا! از جواب این مسئلہ تناسخ کہ بابا فرید صاحب، بحسب تحریر محمد حسین پاک پٹنی، بعد از وفات دو مرتبہ اندریں جہان فانی، بذریعہ والدین دیگر تولید یافتہ اند، مرتبہ اول پیدا شدند، بنام شیخ ابراہیم کہ سجادہ نشین پاک پٹنی بود، موسوم گردیدند۔ و مرتبہ دوئیم بعد شش صد سال، درخانہ تاج محمود چشتی پاک پٹنی ظہور تولید یافتند و محمد حسین نام نہادند۔

و این محمد حسین، مانند مرزا غلام احمد قادیانی، درکتاب اسرار عترت فریدی خویش، بکذب نویسی از قادیانی سبقت بردہ است۔ این سائل را مسرور و ممتاز فرمایند، و جوابش بروایات کتب معتبرہ تحریر نمایند۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: حق بیان کیجیے اور اجر پائیے کہ تناسخ کے اس مسئلہ کے جواب میں کہ حسب تحریر محمد حسین چشتی، بابا فرید چشتی [illegible] بعد اس جہان فانی میں، دوسرے والدین کے ذریعہ دو مرتبہ اور پیدا ہوئے ہیں۔ پہلی مرتبہ شیخ ابراہیم پاک پتن کے سجادہ نشین کے یہاں [illegible]، دوسری مرتبہ چھ سو سال کے بعد، تاج محمود چشتی کے گھرانہ میں ظہور ولادت ہوا اور محمود حسین نام رکھا گیا۔

مولوی محمد حسین مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح کتاب اسرار حقیقت فریدی میں جھوٹ لکھنے میں قادیانی سے بھی بڑھ گیا ہے۔ اس سوال کے جواب سے سائل کو مسرور فرمائیں، جواب کتب معتبرہ کی روایتوں سے تحریر فرمائیں۔

بندہ سائل سید حسن شاہ بخاری النقوی، ساکن موضع پنڈ مہارہ، ڈاک خانہ میسی پور، تحصیل دیال پور، ضلع منٹگمری

معروضہ ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ

الجواب: عقیدہ تناسخ نزد اہل سنت والجماعت باطل است، ونسبت این بحضرت شیخ (شیخ بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ) محض افترا است، ومدعی این نسبت واین مذہب محض جاہل است، تصدیق دعوش ناروا است، و [illegible] محض خطا [illegible] کہ مسئلہ تناسخ در جملہ کتب کلام مرقوم است، ومذہب این بیان و اشارات آیات واحادیث [illegible] بندہ [illegible] از نقل روایات مجبور، بمذہب [illegible] مسئلہ [illegible] شد۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

ترجمہ: [illegible] تناسخ کا عقیدہ [illegible] اہل سنت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۰۵) جو شخص تقویۃ الایمان کو برا کہے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ [illegible]

[illegible]

اور جملہ مسائل اس کے نہایت صحیح اور درست ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]elibrary.blogspot.co[illegible]

باب دوم

کتاب الطہارت

پانی کے مسائل

(۱۰۶) پانی کی کتنی مقدار پاک یا ناپاک ہے؟ سوال: برسات میں جو پانی جھپ چھپا سا ہو جاتا ہے، مثلاً قریب چھ سات گز کے پانی، ایک پتھریلی زمین میں بھر گیا، حالانکہ اس میں گوبر وغیرہ بھی خورد، ریزہ ریزہ پڑا ہوا ہے، وہ پاک ہے، یا ناپاک؟

جواب: اگر پانی کثیر ہے قدر دس دس ہاتھ کے لمبا چوڑا، چار انگشت گہرا، تو پاک ہوگا، جیسے حوض کا پانی۔ جب تک رنگ، بو، مزہ گوبر کا اس میں اثر نہ آوے۔

(رشید احمد عفی عنہ) (بدست خاص سوال ۲۳)

(۱۰۷) کس تالاب کا کس قدر پانی پاک ہوتا ہے؟ سوال: ایک کتاب میں لکھا ہے، کہ جو تالاب بستی کے آس پاس ہوا کرتے ہیں، کہ جن میں برسات کے موسم میں پانی بھر جاتا ہے اور بعد برسات خشک ہو جاتے ہیں اور پھر لوگ ان میں پاخانہ پیشاب کیا کرتے ہیں، تو ایسے تالاب کا یہ حکم ہے کہ ان میں پانی خواہ کتنا ہی ہو جائے [مگر] جب تک وہ پانی بہہ کر نکل نہ جائے، تب تک وہ تالاب ناپاک رہتا ہے، آیا یہ مسئلہ صحیح ہے یا غلط؟

جواب: اگرچہ مسئلہ صحیح ہے مگر فتویٰ اس پر ہے کہ اگر پانی بہت ہے تو پاک ہے۔ واللہ اعلم۔ (امداد [illegible])

(۱۰۸) اگر کتا کنویں میں پیشاب کر دے تو؟ مسئلہ: کنوئیں میں کتے نے پیشاب کر دیا نجس ہو گیا، سب پانی نکال دینے سے پاک ہو جائے گا۔ (محمودیہ ص ۲۲۹)

(۱۰۹) اگر کنویں میں کوئی جاندار مر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ سوال: اگر کنوئیں میں ... یا اور کوئی ناپاک چیز جاندار مثلاً [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: [illegible] نہیں جیسے [illegible] نکالا نہیں آتا [illegible] نکلے تو کچھ پانی [illegible] نکالے احتیاطاً [illegible]

[illegible]

(بدست خاص سوال ۱۵۳)

(۱۱۰) اگر کنویں میں سے سڑا ہوا سانپ نکلے، تو کیا حکم ہے؟ **سوال:** اگر چاہ کنویں میں سے سانپ [illegible] نکالا جاوے گا یا نہیں؟

جواب: [illegible] نہیں۔(۱) [illegible] چاہئے (کہ) نکال [illegible] واللہ اعلم۔

(بدست خاص [illegible])

(۱۱۱) کنویں کے پانی کے مسائل میں وسعت ضروری ہے: **سوال:** حامداً و مصلیاً و مسلماً [illegible] کنویں سے [illegible] جیسے کہ بعض رسائل میں [illegible] پانی [illegible] سب پانی [illegible] نکالا [illegible] نہیں [illegible]

الجواب هو الموفق للصواب: بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على حبيبه سيد المرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين اللهم رب زدني علماً [illegible] کما فی الهدایة

واذا وقعت في البئر نجاسة نزحت، وكان نزح ما فيها من الماء طهارة لها [illegible] السلف [illegible] مسائل الآبار مبنية على اتباع الآثار دون القياس (۲)

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: اور جب کنویں میں ناپاک چیز گر جائے تو اس کا پانی نکالا جائے گا اور جتنا سلف یہ پانی کا نکالا جانا اس کنویں کے لئے مطہر و پاک کرنے والا ہوگا۔

تشریح: جب کوئی جانور چھوٹا یا بڑا کنویں سے نکلا چھوٹا ہو یا بڑا ہو تو سارا پانی نکالنا چاہئے جیسے بوقت مرنے [illegible] مثلاً جوہی وغیرہ کے سارا پانی نکالا جاتا ہے۔ چنانچہ ہدایہ میں ہے

وإن ماتت فيها شاة أو آدمي أو كلب نزح جميع ما فيها من الماء، لأن ابن عباس و ابن الزبير أفتيا بنزح الماء كله حين مات زنجي في بئر زمزم. فإن انتفخ الحيوان فيها وتفسخ نزح جميع ما فيها صغر الحيوان أو كبر. انتهى (۱)

ترجمہ: اور اگر کنویں میں بکری یا آدمی مر جائے یا کتا مر جائے اس کا تمام پانی نکالا جائے گا کیونکہ حضرت ابن عباس اور ابن زبیر نے تمام پانی نکالنے کا فتویٰ دیا تھا جب ایک حبشی زمزم کے کنویں میں گر کر مر گیا تھا۔ [illegible] میں جانور پھول گیا یا پھٹ گیا (اس وقت بھی) تمام پانی نکالا جائے گا جانور چھوٹا ہو یا بڑا۔

[illegible] پانی کے مالک صاف کرنا متعذر ہو [illegible] کنویں کے اندر [illegible] چیز کو معتبر پانی میں [illegible] پانی [illegible] نکالا جائے۔ [illegible] مدت نہیں ہے۔ کما في الدر المختار

وإن تعذر نزح كلها لكونها معينا، فبقدر ما فيها وقت ابتداء النزح، قاله الحلبي. يؤخذ ذلك بقول رجلين عدلين لهما بصارة بالماء به يفتى (۲)

وقال الشامي شرحه هو الأصح كما في الدرر وهو الصحيح وعليه الفتوى كما في [illegible] وهو المختار والمعراج، وهو الأشبه بالفقه هداية أي الأشبه بالمعنى المستنبط من الكتاب والسنة. (۳)

[illegible]

[illegible]

اور چونکہ یہ قول کتاب وسنت یعنی قرآن اور حدیث کے موافق ہے، اور روایت دو سو ڈولوں کی اس کے مقابلے میں غیر معتبر ہے، یہاں اور مقید ہے اور بغداد، لہٰذا صاحب ہدایہ نے صراحت کردی فقال فكأنه بنى قوله على ما شاهد في آبار بغداد.

اور صاحب درمختار نے روایت دو سو تین سو ڈولوں کو، بعد میں روایت مذکورہ کے یہ لفظ قیل جو ضعف روایت کی طرف اشارہ ہے، نقل کیا ہے: أجبت قال وقيل يفتى بمائتين الى ثلثمائة، اور پھر شامی نے شرح فتح قدیر میں خوب ہی تردید اور تضعیف روایت مذکورہ دو سو ڈولوں کے بعد، یہ قول مختار ہیں روایت بدائع کی ہے۔ چنانچہ شامی میں ہے

قوله قيل جزم به في الكنز والملتقى. وهو مروي عن محمد وعليه الفتوى ( )

یعنی مصنف کا قول: قیل اسی پر کنز اور ملتقی میں جزم ہے اور یہی امام محمد سے مروی ہے اور اسی پر فتوی ہے۔

یہ جو در مختار میں ہے کہ یہ نقل کا فتوی دو سو ڈولوں کی روایت پر ہے، یہی کنز میں ہے اور ملتقی اور بحر میں اور یہ قول امام محمد کا ہے، اور صاحب خلاصہ کہتے ہیں کہ اسی پر فتوی ہے اور یہی تاتارخانیہ میں ہے بموافقت نصاب اور بموافقت عتابیہ

وفي التاتارخانية عن النصاب وهو المختار معراج عن العتابية وصححه في الغياثية رواية عن الإمام. (٢)

اور یہی تاتارخانیہ نصاب سے نقل کیا گیا ہے اور صاحب معراج نے عتابیہ سے مختار قرار دیا ہے اور اس کو غیاثیہ میں امام کی روایت سے صحیح قرار دیا ہے۔

صاحب معراج کا قول: والمختار عن الامام وهو المختار والايسر كما في الاختيار ونقله في مجمع المعاني والاختيار میں کہتے ہیں اور غیاثیہ میں اس روایت کو صاحب کی طرف منسوب کر کے مختار کہتے ہیں اور صاحب تنویر ... یہ تناسب الخیر شامی اور نہر الفائق میں ہے۔

والثمانية لثلثة مدونة. فقد اختلف التصحيح والفتوى وضعف هذا القول في الحلبة وسعه في البحر بأنه إذا كان الحكم الشرعي نزح الجميع فالاقتصار على عدد مخصوص يتوقف على دليل سمعي يفيده. وأين ذلك، بل المأثور عن ابن عباس

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] خلافه حسن الظن بترجيح الماء كله حين غاب ونجس في بئر ونحوه [illegible]
ذلك الاثر مع دفع ما أورد عليه مبسوطة في البحر وغيره.

[illegible]

[illegible] في البحر وكان المشائخ [illegible] محمد [illegible]
[illegible] مسائل الآبار مبنية على اتباع الآثار [illegible] قالوا ان محمد [illegible]
[illegible] فيها كثيرة [illegible] الامام [illegible] في مثل [illegible]
[illegible] الى القول الأول لأنه [illegible] بعسرة وخرقه بالماء في [illegible] حتى لا
يكون [illegible] لازما في [illegible] والله أعلم.

[illegible]

اور جب بصورت عدم تاویل وتقیید مرجوح ہونا روایت ہذا کا باحسن وجہ معلوم ہوگیا، پھر فتویٰ دینا روایت مرجوح پر باوجود موجود ہونے قول قوی مدلل کے جہالت ہے اور خرق اجماع۔

کما فی مقدمة الدر المختار: وان الحکم والفتیا بالقول المرجوح جهلٌ وخرق للإجماع.(۱)

ترجمہ: جیسا کہ درمختار میں ہے کہ حکم اور فتویٰ قول مرجوح پر، جہالت اور اجماع کے خلاف ہے۔

قال الشامی فی شرحه: قوله، بالقول المرجوح کقول محمد مع وجود قول ابی یوسف، إذا لم یصحح ویقو وجهه (۲)

علامہ شامی نے اس کی شرح میں لکھا ہے، کہ قول مرجوح کی بات، جیسے امام محمد کا قول امام ابو یوسف کا قول ہوتے ہوئے، جب کہ قول اول صحیح نہ ہو اور اس کی تقویت کی کوئی وجہ ہو۔

اور جب مقید یا غیر معتبر ہونا روایت دوسوتین سوڈول کا بخوبی معلوم، پھر جن لوگوں نے باوصف علم، عدم اعتبار روایت مذکور، اس پانی سے غسل اور وضو کرکے نماز پڑھی گنہگار ہوئے اور وہ سب نمازیں واجب الاعادہ ہوئیں، بوجہ علم نجاست، اب بوجہ عدم اعتبار روایت دوصد ڈول۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم حررہ العبد الضعیف محمد دیدار علی رضوی حنفی

جواب صحیح ہے　　جواب بہت صحیح بلکہ اصح ہے　　المجیب مصیب　　صح الجواب

(محمد دلاور علی حنفی)　(ابو محمد عبد الرحمن پنجابی ثم الالوری)　(محمد عبد الرحیم مفتی راج الور)　(محمد کرامت اللہ خان)

واضح ہو کہ مولانا کرامت اللہ صاحب نے جو فی زمانہ آفتاب دہلی ہیں، اور مقتدا اور استاد بڑے بڑے عالموں کے، جو مدرسہ حسین بخش پنجابی واقع دہلی کے واعظ ہیں۔ اس فتویٰ کی تائید میں مع مہر مولوی جمیل صاحب، چونکہ بہت بڑا فتویٰ مرتب فرما کر بھیجا تھا، لہٰذا الغرض اختصار کے کہ رسالہ بہت دراز نہ ہو جائے، ان کے دستخط پر فقط کفایت کی گئی، فتویٰ میرے پاس موجود ہے۔ یہ عبارت طویلہ اور جواب سب صحیح ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ تفسخ حیوان سے جب کل پانی نجس ہو جائے، تو بصارت اہل بصیرت پر اعتماد کیا جائے، کہ پانی جدید کنویں میں ظاہر ہو جائے، یا تخمینہ کر کے اس قدر پانی نکال دیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب

عبد الرحمن پانی پتی عفی عنہ

بقلم عبد السلام انصاری عفی عنہ تحریر ۷ ار ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ

یہ دستخط مولانا عبد الرحمن صاحب قاری محدث پانی پت کے ہیں، جو شاگرد رشید ہیں مولانا شاہ محمد اسحاق کے، بوجہ کبر سنی اور ضعف کے دستخط اور مہر مولانا کے صاحبزادہ کلاں عبد السلام صاحب سے لکھوائے ہیں۔

---

(۱) در مختار، مقدمة المصنف ج ۱ ص ۱۵ [عکس مختار] [۱۰۲]

(۲) الشامی ص ۱۵ ج ۱ مطلب لا یجوز العمل بالضعیف حتی لنفسه عندنا [illegible] ھ [illegible] شامی ج ۱ ص [illegible] دار الفکر بیروت ۱۳۹۹ھ [illegible]

یہ فتویٰ جب بخدمت مولانا رشید احمد گنگوہی ہمراہ عریضہ اول بھیجا گیا فتویٰ بلا مہر واپس فرمایا۔ لہٰذا نقل بعینہٖ اس مکتوب مولانا کے جو متعلق اس فتویٰ کے ہے، نقل کی جاتی ہے، اور بعدہٗ جو جواب استفتاء مرسلہ پر، ہمراہ عریضہ مذکورہ تحریر فرمایا ہے، مع مضمون استفتاء تحریر ہوتا ہے:

تحقیق از حضرت مولانا گنگوہی: از بندہ رشید احمد بعد سلام مسنون! آں کہ آپ کا مکرمت نامہ پہنچا۔ باب تطہیر چاہ آب میں وسعت بہت مناسب ہے، بلکہ ضروری ہے، ورنہ بہت حرج ہو جاتا ہے۔ چونکہ بہت علماء کا فتویٰ اس پر بھی ہو چکا ہے اور تمام پانی کے نکالنے میں دقت اور دشواری ظاہر ہے، اگر بعض جگہ سہل ہو، اور احکام شرع عموم پر ہوتے ہیں، تو سہولت کی روایت پر فتویٰ دینا اور عمل کرنا بہتر ہے، اور ہمارے دیار کے چاہ کثیر الماء ہیں، گمان کرتا ہوں کہ انور کے کنوئیں بھی ایسے ہی ہوں۔ تو فتویٰ امام محمد کا ایسے ہی چاہ میں دو صد دلو کا ہے، چنانچہ آپ خود شامی سے آخر عبارت نقل فرماتے ہیں اور قلیل الماء، چاہ عرب اور پہاڑ کے ہوتے ہیں، بعض چاہ دہلی میں بھی بندہ نے ایسے دیکھے کہ پانی ان کا موجود، قدر دو سو تین سو ڈول کا ہوتا ہے، سو اس میں تمام آب نکالنا دشوار نہیں ہوتا۔ بندے نے مدرسہ دار البقاء دہلی کے چاہ کو بھی دیکھا اور تجربہ کیا کہ وہ ناپاک ہوا تو اسی قدر دلو نکالے، پھر اس قدر پانی اس میں رہا کہ ڈول اس میں نہیں ڈوبا، بعد دو تین پہر کے اس میں پانی پھر جمع ہوا اور دوسرے روز پانی مثل سابق ہو گیا۔ تو شامی یہ توفیق کرتا ہے کہ تمام آب کے نکالنے اور دو صد دلو میں توفیق حاصل ہے۔ پس آپ بھی دو صد دلو پر فتویٰ اگر دیں، اپنے ممالک میں، تو قطع نظر سہولت کے مدعیٰ حاصل ہے، اور چہ امام صاحب کوئی تحدید نہیں فرماتے، رائے مبتلی بہ پر چھوڑتے ہیں، اگر کسی کو یہ ظن ہو جائے کہ دو سو ڈول سے کم ہی میں سب پانی موجود نکل گیا ہے، تو اس کے نزدیک چاہ پاک ہو گیا۔

الحاصل پانی کے باب میں وسعت ضروری ہے اور چاہ کے مسائل میں، اس قدر تنگی صعوبت سے خالی نہیں، اس واسطے صاحبین کے مذہب پر فتویٰ دینے میں، اسقدر شبانہ روزی نجاست میں تمام فرش وظروف مسجد و محلہ ناپاک ہوتے ہیں، اور ثوب اور جس جس شئے کو لوث لگے اور یہ خشک رطب شئے کو لگا، سب نجس ہوا ہے، تو سخت دشواری ہے۔ فقط والسلام

تحقیق [illegible] (ص ۱۱۱ تا ص ۱۸ طبع اول [illegible])

(۱۱۲) اگر دو کنوئیں ایک ہاتھ کے فاصلے پر ہوں تو کیا ایک کے ناپاک ہونے سے دوسرا ناپاک ہو جائے گا؟ اگر دو کنوئیں بفاصلہ یک دست بھی ہو ویں، تو ایک کی نجاست سے دوسرا نجس نہیں ہوتا، جب تک تحقیق قطعیہ ہو جاوے کہ اس قدر زمین میں نجاست سرایت کرتی ہے، دس ذراع کی روایت [illegible] کی شرح وقایہ [illegible] قابل اعتبار نہیں (۱) مگر ہاں جو ایسی زمین مصلحل ہووے، کہ اس درجہ تک اثر پہنچے، ہمارے دیار میں ایسا نہیں

(۱) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

پاتے اور اگر ایسا اتصال ہے کہ سرایت جزما ہوتی ہے، تو دونوں کو طاہر کرے [دونوں] ناپاک ہوئے۔

(مجموعہ مکتوبات بنام مولانا خلیل احمد صاحب، مکتوب نمبر ۲ قلمی)

(۱۱۳) ڈھیکلی کے کھنچے ہوئے پانی کا حکم: سوال: ڈھیکلی (۱) کا کھنچا ہوا پانی پینا کیسا ہے؟

جواب: پاک ہے، اور استعمال اس کا درست ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں، جہلاء کی واہیات غلط ہے فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(بدست خاص، ص ۲۳)

(۱۱۴) جو پانی درختوں کے پتوں کی وجہ سے خراب ہو گیا ہو اس کا حکم؟ سوال: جس پانی میں درخت کے پتے، بہت دنوں تک پڑے رہنے سے پانی بگڑ گیا ہو، تو اس سے وضو جائز ہے، یا نہیں، اور وہ پانی پاک ہے، یا ناپاک؟

جواب: پانی پاک اور وضو درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد عفی عنہ گنگوہی

(بدست خاص، ص ۳۴)

(۱۱۵) اگر کنویں میں استعمالی جوتا گر پڑے تو؟ سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر ایک کنویں میں جوتا مستعمل گر پڑا ہو، اور وہ کنواں تحت وتصرف اہل اسلام کے ہو اور جوتے کا نکلنا، بباعث کثرت آب غیر ممکن ہو یعنی غوطہ مارنے وکانٹا ڈالنے وچرس ڈالنے سے پانی نہ ٹوٹے اور جوتہ نہ نکلے اور اس بستی میں کوئی اور ایسا کنواں یا تالاب نہ ہو، جس سے اہل دیہہ اکتفا کر سکیں، آیا ایسے کنویں کا پانی پینا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: ایسے کنویں میں سے تین سو ڈول نکال دیویں، پاک ہو جائے گا، اگر چہ جوتی نہ نکلے، (۲) جوتی اگر چہ اس میں پڑی رہے، پانی نکال ڈالیں پاک ہو جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۲۰۵-۲۰۶)

(۱۱۶) اگر گوہ کنویں میں گر جائے، تو کیا حکم ہے؟ سوال: اگر ضب از چاہ بعد از فوت زندہ برآوردہ شود، حکم چاہ چیست؟ بینوا توجروا۔

ترجمہ: اگر گوہ کنویں میں مرنے کے بعد زندہ نکالی جائے، تو اس کنویں کے لئے کیا حکم ہے؟

---

(۱) ڈھیکلی: کنویں سے پانی نکالنے [illegible]

مستفاد [illegible]

(۲) [illegible] الفصل فی البئر [illegible] شامی، فصل فی البئر [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب :ضب از حشرات است کہ خون ندارد، خوردنش نزد حنفیہ ناجائز است، مگر چاہ از وقوع آں ناپاک نمی گردد مثل مار۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۱۳۶)

ترجمہ: گوہ حشرات [ارض] میں سے ہے، جس میں خون نہیں ہوتا، حنفیوں کے یہاں اس کا کھانا ناجائز ہے، مگر اس کے گرنے سے کنواں ناپاک نہیں ہوتا، جس طرح سانپ کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

پاکی اور ناپاکی کے مسائل

(۱۱۷) اگر نجاست قلیل پر پانی ڈالا، وہ بہہ کر پھیل گیا، تو یہ کپڑا کیسا ہے؟ سوال: اگر درم سے کم نجاست لگی ہوئی ہے اور اس پر پانی ڈالا، اور وہ پانی بہہ کر کپڑے میں درم سے زیادہ پھیل گیا، مگر وہ نجاست اپنی جگہ سے نہیں ٹلی اور نہ پھیلی ہے، گو وہ پانی اس نجاست میں اچھی طرح پھیل کر، کپڑے میں پھیلا ہے، تو ایسی صورت میں اس کپڑے سے نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟ علیٰ ہذا القیاس، اگر نجاست بدن میں لگی ہوئی ہو، اور اس کا بھی ایسا ہی معاملہ ہو، تو کیا حکم ہے؟

جواب : وہ پانی نجس مثل نجاست کے ہے، تو پھیلنے پانی سے زائد از قدر درہم پارچہ و بدن نجس ہوا، اب نماز صحیح نہ ہووے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص، ص ۲۶)

(۱۱۸) اگر بدن پاک ہے اور کپڑا گیلا یا اس کا عکس، تو کیا کیا جائے؟ سوال: بدن ناپاک ہے، مثلاً پیشاب میں بھیگ کر خشک ہو گیا، اور کپڑا پاک گیلا ہے، یا کپڑا ناپاک خشک ہے اور بدن گیلا ہے تو ہر دو صورت میں کپڑا پھیرنے سے، کپڑا یا بدن ناپاک ہوتا ہے، یا نہیں؟

جواب: اگر ایسی رطوبت ہو کہ کپڑے سے بدن کو لگے، پھر بدن سے کپڑے پر لگے، تو ناپاک ہوگا، یا عرق سائل ہو کہ کپڑا تر ہو جاوے، اس صورت میں نجس ہوگا، ورنہ نہیں۔ فقط (بدست خاص، سوال ۲۴)

(۱۱۹) اگر بدن کا نصف حصہ نجاست سے آلودہ ہو، تو پورے جسم کا دھونا ضروری ہے، یا نہیں؟ سوال: اگر کسی کا بدن زائد از نصف، نجاست سے بھرا [ہوا ہو، یعنی خراب ہو] تو تمام بدن کا غسل فرض ہے، یا بدن نجاست آلودہ کا؟

جواب: نجاست جہاں لگی ہو، اس کا دھونا فرض ہے، سارے بدن کا دھونا فرض نہیں۔ فقط

(بدست خاص، سوال ۱۱۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۳۰) جنبی کا پسینہ پاک ہے لیکن اگر اس کے بدن پر نجاست ہو تو؟ سوال: جنبی کا پسینہ آیا تو کپڑے پاک رہے یا ناپاک یا بدن کو پیشاب لگا ہوا ہے اور پسینہ آیا تو کپڑا پاک رہا یا نہیں؟

جواب: جنبی کا عرق پاک ہے اور ناپاک نجاست سے بدن آلودہ ہو اور عرق بہت ہو گا جس سے کپڑا تر ہو کر بدن کو لگے تو کپڑا ناپاک ہو جاوے گا۔ (امداد الفتاوی ج۱ ص [illegible])

(۱۳۱) اگر بھیگے ہوئے ناپاک کپڑے پر پاک کپڑا رکھا گیا تو کیا حکم ہے؟ سوال: اگر نجس پانی کے بھیگے ہوئے کپڑے پر پاک کپڑا رکھا ہوا ہو تو وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اگر اس میں تری آ جاوے؟

جواب: اگر تری اس قسم کی ہو کہ ہاتھ کو لگے تو نجس ہے اور اگر صرف اس کی ٹھنڈک ہاتھ کو محسوس ہو تو نجس نہیں۔ (امداد الفتاوی ج۱ ص [illegible])

(۱۳۲) اگر بھیگا ہوا کتا جس میں سے پانی ٹپک رہا ہے، کپڑے پر بیٹھ جائے تو کیا حکم ہے؟ سوال: اگر کتا پانی میں بھیگا ہوا ایسا ہو کہ اس کے بالوں میں سے پانی ٹپکتا ہے اور وہ کپڑے پر بیٹھ جاوے کپڑا بھیگ جاوے مگر ایسا نہیں جو نچوڑا جاوے یا وہ کتا ایسا بھیگا ہوا ہو کہ اس کے بالوں میں سے پانی نہیں ٹپکتا مگر کپڑے پر بیٹھ جانے سے کپڑے پر اثر معلوم ہو تو وہ کپڑا پاک رہا یا نہیں؟

جواب: اگر کپڑے پر تری رطوبت پہنچی کہ ہاتھ کو اس کی رطوبت لگ جاوے تو نجس ہے اور اگر صرف ٹھنڈک ہاتھ کو محسوس ہو تو نجس نہیں۔ (امداد الفتاوی ج۱ ص [illegible])

(۱۳۳) اگر بھیگے ہوئے کتے کے جھرجھرانے سے چھینٹیں کپڑوں پر لگ جائیں تو کیا حکم ہے؟ سوال: اگر کتا پانی میں بھیگا ہوا ہے اور جھرجھری لے اور اس کی چھینٹیں کپڑے کو لگ جاویں مگر اتنی تری نہیں ہوئی کہ جو کپڑے سے نچوڑی جاوے تو وہ کپڑا ناپاک ہوا یا نہیں؟

جواب: جن کے نزدیک کتے کی کھال ناپاک ہے کپڑا ناپاک ہوگا اور جو پاک کہتے ہیں ان کے نزدیک بشرطیکہ پانی پہلے سے ناپاک نہ ہو کپڑا پاک رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم (امداد الفتاوی ج۱ ص [illegible])

[illegible] ناپاک نہیں ہوگا۔ [illegible]

(۱۳۴) کتے کے جسم پر گارا لگا ہوا تھا پھر خشک مٹی لگ گئی اور وہ کپڑے پر بیٹھ گیا تو کیا حکم ہے؟ **سوال:** [illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

(۱۳۵) گھوڑے یا بیل کی دُم سواری کے لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ **سوال:** [illegible]

جواب: [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]

(۱۳۶) راستوں میں جو گارا کیچڑ ہو جاتا ہے اس کی چھینٹوں کا حکم: **سوال:** [illegible]

جواب: پاک ہیں جب تک نجاست [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]

(۱۳۷) اگر کپڑے کا ایک حصہ پاک ہے ایک ناپاک ہے اس پر نماز پڑھنے کا حکم: **سوال:** [illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۲۸) اگر بوریہ یا فرش دبیز ہو اور اس کا ایک حصہ ناپاک ہو جائے، تو دوسرے رخ پر نماز کا حکم؟ **سوال:** بوریہ کے نیچے کی جانب، اگر ناپاک لگ جاوے، اور وہ تر دار ہو یا نہ ہو، مگر اوپر کی جانب کچھ اس کا اثر نہیں ہے، تو اس بوریہ پر نماز پڑھنا درست ہے، یا نہیں؟

جواب: اگر وہ بوریا اور فرش اسقدر موٹا ہے، کہ بیچ میں سے اس کی تقسیم ہو سکتی ہے، تو نماز دوسری جانب پر جائز ہے، ورنہ ناجائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص، ص ۳۸)

(۱۲۹) کورے ناپاک برتن، کس طرح پاک ہوں گے؟ **سوال:** کورے برتن پر اگر پیشاب یا کتے کی رال گر جاوے، تو وہ دھونے سے پاک ہوتا ہے، یا آگ میں جلانے سے؟

جواب: پاک ہو جاتا ہے۔ [دونوں طرح سے] (بدست خاص، ص ۴۱)

(۱۳۰) ناپاک لکڑی اور اینٹ خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے یا نہیں؟ **سوال:** خشک لکڑی پر یا اینٹ خام یا پختہ پر، اگر پیشاب گر سوکھ جاوے، تو وہ پاک رہی یا ناپاک، اور لکڑی خشک شدہ [جلی ہوئی] ہو یا قائم خواہ تر ہو، سب کا حکم ایک ہی ہے، یا جدا جدا؟

جواب: لکڑی و خشت ناپاک سوکھنے سے پاک نہیں ہوتی، مگر جو زمین میں ہیں [پیوست یا زمین میں گڑی ہوئی] ہو، وہ بعد زمین کے پاک ہو جاتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص، ص ۳۰)

(۱۳۱) اگر بچہ کچے یا پکے فرش پر پیشاب کر دے تو وہ جگہ کس طرح پاک ہوگی؟ **سوال:** [illegible] خام یا پختہ زمین یا مسجد میں، [illegible] پیشاب [illegible] بعد خشک [illegible] پیشاب [illegible] پاک ہو جاتی ہے، یا نہیں؟

جواب: [illegible]

(بدست خاص [illegible])

(۱۳۲) گوبر کو مٹی میں ملا کر زمین لیپنا جائز ہے مگر؟ **سوال:** [illegible]

جواب: [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

...اس وقت زمین، دیوار پاک ہو جاتی ہے، پھر اس زمین پر بدون پردہ نماز درست ہوتی ہے اور یہی حال اس زمین... دیوار پر پانی گر کر جو چھینٹ اڑے، کہ اگر اثر گوبر کا پانی میں پایا گیا تو نجس ہے اور جو خشک ہے پانی پڑ کر فوراً چھینٹ اٹھے اور پھر اثر گوبر کا اس میں نہیں، تو پاک ہے۔ فقط (امداد المفتین ج ۲ ص ۳۲)

(۱۳۳) گوبر ملی ہوئی مٹی سے لیپے ہوئے مکان کی طہارت ونجاست کا حکم؟

گوبر مٹی مخلوط سے مکان کا لیپا جاتا ہے [مگر] مکان نجس ہوگا، اگر ثوب ... ہوں (ملا ہوا) اس پر پڑا اور اثر گوبر کا آیا، تو ثوب بھی نجس ہو جائے گا۔ خشک کپڑا اگر تر پر رکھا اور کچھ نمی آئی تو نجس نہیں، اگر اجزاء پانی سے آ گئے کہ دھبے سے ظاہر ہو جاویں، ہاتھ پر یا پارچہ پر، تو وہ بھی نجس ہوا۔ کذا فی کتب الفقہ۔ (فتاویٰ ج ۲ ص ۲۱)

(۱۳۴) اگر کوئی غذا یا رقیق دوا ناپاک ہو جائے تو؟

سوال: ایک بڑے ظرف میں کوئی غذا یا دوا رقیق بیش قیمت رکھی ہے، پھر اس میں کوئی ایسی نجاست گری، جو نمودار نہیں ہے، تو اب دوا یا غذا کسی طرح طاہر ہو سکتی ہے یا نہیں؟

بعض اشخاص کہتے ہیں کہ اس کو آگ پر رکھ دو، یہاں تک کہ تھوڑا سا حصہ اس میں سے جل جائے تو وہ طاہر ہو جائے گی، یہ قول صحیح ہے یا غلط؟ اگر غلط ہے تو اس کے طاہر کرنے کا اور کیا طریقہ ہے؟ فقط

جواب: جب بڑا ظرف کسی سیال شے جیسے ... شوربا وغیرہ کا نجس ہو، تو اب وہ کسی طرح پاک نہیں ہو سکتا۔ البتہ روغن[1] ایسا پاک ہو جاتا ہے کہ وہ چلنے سے، پانی میں [ملا] ہوا نہیں ہوتا۔ فقط (فتاویٰ ج ۲ ص ۲۵)

(۱۳۵) آم کے درخت کے کیڑے کے جسم کا مادہ، اگر کپڑوں پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

سوال: آم کے ... موسم میں سفید رنگ کے ... چھوٹے چھوٹے، جس میں سے زرد چیپ کی ... نکلتی ہے ... ہوتے ہیں ... اور ان کی ... تھوڑی ... پر ... لگ جاتے تو وہ پاک رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: ... پاک ہے، ناپاک نہیں ہوتا۔ ... اعلم (...)

(۱۳۶) بلی اور کنٹو کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک؟

سوال: ... اور بلی کا پیشاب ... ناپاک ہے؟

جواب: ... بلی کا پیشاب ... ناپاک ہے ... اعلم

[1] ... (...)

toobaa-elibrary.blogspot.com

طہارت کے متفرق مسائل

(۱۳۷) جس شخص کامرض کی وجہ سے ہر وقت پیشاب جاری رہتا ہو، اس کا کیا حکم ہے؟ **سوال:** معذور آدمی جس کا بول ہر وقت جاری رہتا ہو کہ کپڑا پاک نہ رہ سکے، اس کا حکم کیا ہے؟ ہر وقت نماز میں اور [پاک] کپڑے سے نماز پڑھ کرے (کذا) یا ناپاک سے، کیونکہ ہر وقت میں [کپڑا] بدلنے اور پاک کرنے میں دقت ہوتی ہے؟

جواب: ہر وقت وضو نیا کرے اور ہر وقت کپڑے کو پاک کریوے، کپڑا پاک کرنے میں کچھ حرج نہیں، تین دفعہ پانی نکال دیوے۔ فقط واللہ اعلم (بدست خاص، ص ۱۷)

(۱۳۸) بڑا استنجا کرتے وقت اگر ہوا خارج ہو، تو کیا کرنا چاہئے؟ **سوال:** پانی سے بڑا استنجا کرنے کے وقت اگر بائے سرے (یعنی ریح خارج ہو جاوے) تو طہارت دوبارہ کرے، یا نہیں؟

جواب: استنجاء پانی سے کرتے [وقت] اگر بائے نکل جاوے، دوبارہ استنجا [کرنے] کی ضرورت نہیں، کیونکہ بائے نجس نہیں اور بائے کے ساتھ جو کچھ پانی نکلے گا، اس میں نجاست مخلوط نہیں ہوئی، جو کچھ ہوئی ہوگی، تو وہ بہت قلیل غیر معتبر ہووے گی، مگر ایک بار پانی ڈال دینا بہتر ہے۔ فقط (مجموعہ خاص، سوال ۷)

(۱۳۹) ڈھیلے سے استنجا خشک کرتے وقت سلام کرنا اور اس کا جواب دینا؟ **سوال:** استنجا کلوخ (۱) سے کرنے کے وقت سلام علیک کرنا، یا جواب دینا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اس وقت سلام کرنا، جواب سلام کا دینا جائز ہے، جیسے کلمہ کہنا درست ہے۔ (بدست خاص، سوال ۱۰۲)

رنگوں کے پاک یا ناپاک (۲) ہونے کا بیان اور متعلقہ مسائل

(۱۴۰) پڑیا کا رنگ پاک ہے، یا ناپاک؟ **سوال:** گولی اٹی پڑیا کے رنگ کا کیا حکم ہے، طاہر ہے یا غیر طاہر، سب کا ایک ہی حکم [ہے] یا جدا جدا؟

---

(۱) مٹی کے ڈھیلے۔

(۲) تقریباً چالیس سال پہلے تک، پیسے، رنگنے کے لئے کئی قسم کے رنگ آتے تھے، بعض کچے بعض پکے، کچھ گولی (Teblet) کی صورت میں، کچھ کھلے ہوئے گویا پسے ہوئے، بعض میں کچھ دیسی بسلاتے تھے یعنی ہندوستانی یا مقامی لوگوں کے بنائے ہوئے، کچھ کو خصوصاً ٹکیہ والے رنگوں کو ولایتی کہا جاتا تھا۔ [نور]

toobaa-elibrary blogspot.com

الجواب: اس کا جواب تحقیق ہے کہ [illegible] سے [illegible] پڑتی ہے، لہذا نجس ہے۔ مگر پختہ رنگ کو [illegible] بعد رنگ کے پاک کرکے استعمال کرے تو درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

(مجموعہ، [illegible])

(۱۴۱) کیا سب انگریزی رنگ ناپاک ہیں؟ **سوال**: پڑیا کا رنگ سب قسم کا استعمال کرنا ناجائز ہے یا علاوہ بادامی رنگ کے، اور جو کہ پڑیا بجائے نیل کے دھوبی لوگ کپڑوں میں استعمال کرتے ہیں، وہ بھی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: پڑیا انگریزی سب نجس ہیں، مگر سنا ہے کہ بادامی پاک ہے اور دھوبی نیل بڑی لگاتے ہیں، اگر وہ بھی پڑیا لگادیں تو بیجا ہے۔

(مدست خاص، [illegible])

(۱۴۲) کن رنگوں سے رنگے ہوئے کپڑوں سے نماز درست ہے؟ **سوال اول**: پڑیا سبز کی رنگی ہوئی روئی (اور) کپڑے سے نماز ہوجاتی ہے، یا نہیں؟

سوال دوم: رضائی رنگ وبچھونے وغیرہ میں روئی [میں] پڑیا خواہ سبز کی رنگی ہوئی، ڈالنی جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: پڑیا تو نجس ہے اس کو نہ ڈالے اور دوسرے رنگ کی خواہ سبز ہو یا کچھ، عورت کو درست [ہے] اور مرد کسمبہ کو نہ استعمال کرے۔ فقط [دونوں سوالات کا ایک ہی جواب درج ہے۔ نور] (مدست خاص، سوال ۵۲، ۵۳)

(۱۴۳) چھلپرہ کا رنگا ہوا کپڑا پہننا صحیح ہے: **سوال**: چھلپرہ(۱) کا رنگا کپڑا مرد عورت کو پہننا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: چھلپرہ کا رنگ مرد عورت کو، دونوں کو درست ہے۔ فقط (مدست خاص، سوال ۳)

(۱۴۴) جس رنگ کے ناپاک ہونے کی تحقیق نہ ہو، وہ پاک ہے: **سوال**: کچے رنگ کی دریں و ململ سرخ سے بھی نماز ہوجاتی ہے، یا مثل پوڑیہ کے رنگ کے، یہ بھی ناپاک ہے؟

جواب: اس رنگ کی مجھے تحقیق نہیں، مگر جب تک نجاست ثابت نہ ہو، پاک کہنا چاہئے۔ (مدست خاص، ص ۴۵)

(۱۴۵) انگریزی رنگ ناپاک ہیں: **سوال**: رنگنا کپڑے کا پڑیہ میں جائز ہے یا غیر جائز؟ مفصل ارقام فرمادیں۔

جواب: پوڑیا میں اکثر اقسام میں شراب کا ملنا محقق ہوا ہے، لہذا نجس ہے، نہ رنگنا چاہئے۔ فقط

(مجموعہ کلاں ص ۱۰۲)

---

(۱) چھلپرہ کیا ہے، اس کا رنگ کیسا ہوتا ہے، راقم سطور کو خاصی تلاش کے باوجود اس کا پتہ نہیں ملا (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حیض ونفاس اور متعلقہ مسائل

(۱۴۶) حیض کی غیر متعینہ مدت میں اکثریت کا خیال کیا جائے گا: سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کی عادت غیر معینہ ہے، کبھی خون چار روز جاری رہتا ہے اور کبھی پانچ علی ہذا آٹھ روز تک۔ اس عورت نے چھ روز میں بعد موقوف ہونے خون کے، غسل کیا اور نماز ظہر ادا کی، بعد نماز پھر خون ظاہر ہوا عشاء تک، پھر کچھ اثر نہ پایا، پس اس عورت کیلئے کیا حکم ہے۔ بعد عشاء کے غسل یا قبل غسل، اپنے خاوند سے صحبت کرے، یا نہیں؟ بینوا توجروا!

جواب: عشاء کی نماز دوسرا غسل کرکے پڑھے، اور زوج اس کا اس کے پاس نہ جاوے، جب تک آٹھ روز تمام نہ ہو ویں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۳۱-۳۲)

(۱۴۷) حیض کی تعیین کے لئے درد سے آنے کی قید؟ سوال: لکھا ہے کہ حیض وہ ہے جو درد کے خون آوے ایام معتادہ میں، سوا گر ایام معتادہ میں درد سے خون آوے، وہ بھی حیض ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا!

جواب: یہ قید لغو ہے، درد سے کچھ بحث نہیں، درد بسبب مرض کے ہوتا ہے۔ (بدست خاص ص ۴۰)

(۱۴۸) اگر مقررہ دنوں کے علاوہ کسی دوا وغیرہ کی وجہ سے حیض آئے تو نماز روزہ کا کیا حکم ہے؟ سوال: اگر غیر ایام معتادہ میں دوا دینے سے کسی کو حیض ہوا، تو وہ عورت نماز روزہ کرے یا نہیں؟

جواب: اگر دوا کے سبب حیض آوے، تو نماز روزہ ترک کرے [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم ( ) [illegible]

(۱۴۹) جو خون پندرہ دن سے پہلے آوے وہ حیض نہیں: سوال: [illegible] میں دوبارہ حیض آتا ہے، تو وہ [illegible] میں نماز روزہ ترک کرے [illegible]؟

جواب: [illegible] جو پندرہ روز سے پہلے آوے [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۵۰) ایامِ حمل میں خون آنے کی وجہ سے نماز روزہ ترک نہ کرے۔ **سوال:** ایک عورت کو حیض معمول طور پر یا حمل میں ہوتا ہے، تو وہ نماز روزہ کرے یا نہیں؟ علی ہذا اگر عورت حاملہ کو غیر معتاد ایام میں حیض جاری ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایام حمل میں حیض نہیں ہوتا، استحاضہ ہوتا ہے، روزہ نماز ترک نہ کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

{[illegible]}

(۱۵۱) حیض ونفاس کی حالت میں سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا: **سوال:** حائض ونفساء کو سجدۂ تلاوت سننے سے واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: واجب نہیں ہوتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم {[illegible]}

(۱۵۲) حائضہ کے ساتھ اس کے شوہر کا حائل کے ساتھ مس کرنے کا کیا حکم ہے؟ **سوال:** حائض عورت [illegible] یا عریاں مس کرنا، اور شہوت نکالنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: [illegible] ناجائز اور حائل کے ساتھ درست ہے۔ [illegible]

وضو کا بیان

(۱۵۳) وضو کے وقت کلی اور ناک میں پانی دینے میں مبالغہ کرنا؟ **سوال:** [illegible] کلی اور ناک میں پانی دینے کے وقت مبالغہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: [illegible] کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا مستحب ہے۔ [illegible] اعلم

[illegible]

(۱۵۴) وضو میں ٹھوڑی تک دھونے میں عورت مرد، بالغ نابالغ سب کے لئے؟ **سوال:** [illegible]

[illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

(۱۵۵) عورتوں کے لئے پورے سر کا مسح؟ **سوال:** [illegible]

جواب: [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم!

(۱۵۶) مسواک کرنا اور استنجا میں ڈھیلا لینا عورت کے لئے کیسا ہے؟ **سوال:** [illegible]

جواب: [illegible]

(۱۵۷) مرد و عورت کی شرمگاہوں کے ملنے سے بغیر پانی نکلے وضو کا حکم؟ **سوال:** [illegible]

جواب: [illegible]

(۱۵۸) اگرچہ مرد و عورت کے ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتی لیکن؟ **سوال:** [illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

تیمّم

(۱۵۹) جنبی کو غسل اور وضو کے لئے تیمم میں، ایک ہی نیت کافی ہے: سوال: تیمم میں غسل اور وضو کے واسطے جنبی کو فقط نیت غسل کی کرنا کافی ہوگا، یا وقت تیمم غسل، اور وضو دونوں کی نیت کرے، اور دونوں کے واسطے علیحدہ علیحدہ ضرب لگاوے؟

جواب: ایک تیمم میں دونوں کی نیت کرے، ایک ہی تیمم کافی ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم!

(بدست خاص، ص ۵۸)

(۱۶۰) سفر کی حالت میں جب تک مجبور نہ ہو، تیمم کا کیا حکم ہے؟ سوال: سفر میں راستہ چلتے ہوئے اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے، کہ اپنے ہمراہی لوگ بباعث جلدی کے ٹھہرتے نہیں اور نہ اتنا تساہل کرتے ہیں، کہ جو آدمی بیٹھ کر وضو کرلے اور پانی اپنے پاس ہوتا نہیں، اور بعض جگہ ایسا بھی موقع ہوتا ہے کہ اندھیرے میں معلوم بھی نہیں ہوتا کہ پانی کہاں ملے گا، اور اگر کوئی گاؤں یا چاہ [illegible] معلوم بھی ہوا کہ فلاں جگہ ہے، تو ساتھی لوگ ٹھہرتے نہیں، اور تنہا وہاں تک جانے میں دقت ہے، [illegible] ہوتی ہے، نہیں ٹھہرنے کا موقع نہیں، [illegible] ہمراہی لوگ الگ ہوتے ہیں، یا اور کوئی ضروری کام [illegible] جو بہت جلد منزل پر پہنچنے سے ہوتا ہے، تو ایسے وقت میں نماز تیمم سے جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: ہندوستان میں جائز نہیں،(۱) اور ایسی صورت میں تاخیر نماز جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

(بدست خاص، ص ۴۵)

[illegible] گویا مفقود ہے، جیسے ہندوستان میں [illegible] وغیرہ کا علاقہ، اس کے لئے یہ حکم نہیں۔ [نور]

تیسرا باب

کتاب الصلوٰۃ

اذان واوقاتِ صلوٰۃ

(۱۶۱) حنفی اور واقف کے لیے، ایک مرتبہ حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح کہنا؟ سوال: ایک شخص [illegible]

جواب: ایک ایک بار [illegible]

(۱۶۲) تہجد اور اذان کا جواب؟ سوال: تہجد سنت مؤکدہ ہے یا مستحب اور جواب اذان [illegible]

جواب: تہجد میں [illegible] **ایک مستحب، اور اذان کا سننا مستحب اور** [illegible]

(۱۶۳) اذان کے بعد لوگوں کو جماعت کے لئے بلانا؟ سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۶۴) جو افراد اپنے گھر والوں کو نماز کی تاکید نہیں کرتے وہ سخت گنہگار ہیں

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

(۱۶۵) سایہ اصلی کی تحقیق نیز ظہر اور عصر کا وقت مسنون؟

سوال: [illegible]

[illegible] يصير ظل كل شيء مثله غير الظل الذي يكون عند الزوال دخل وقت العصر [illegible]

[illegible]

جواب اول از مولانا عبدالجبار غزنوی: [illegible]

[illegible]

كان قدر صلوة [illegible] ثلاثة اقدام الى خمسة اقدام [illegible] خمسة اقدام الى سبعة اقدام [illegible]

[illegible]

متى خرج وقت الظهر [illegible] مثله غير [illegible] الذي يكون عند الزوال [illegible] دخل وقت العصر (۳) [illegible]

[illegible]

اور روایت کی موطا میں ہے

صل الظهر اذا كان ظلك مثلك، اى مثل ظلك بغير ظل الزوال (۱)

ظہر کی نماز پڑھو، جب تمہارا سایہ تمہارے برابر ہو جائے۔ یعنی اس سایہ کے بغیر جو زوال کے وقت ہو۔

اور مختصر خرقی میں ہے

ووقت العصر المختار من غير فصل بينهما والمستمر الى مصير ظل كل شيء مثليه بعد الفيء الذي زالت عليه الشمس

عصر کا پسندیدہ وقت ان دونوں کے بیچ میں بغیر کسی فاصلے کے ہے، اور یہ ہمیشہ سایہ دو مثل کی طرف وقت ہے، جو زوال کے بعد ہوا، یعنی اس سایہ کے بعد جس پر سورج کو زوال ہوا۔

اور نووی منہاج میں جو فقہ شافعیہ میں نہایت معتبر کتاب ہے، لکھتے ہیں

واخر وقت الظهر مصير ظل الشيء مثله سوى ظل استواء الشمس (۳)

اور ظہر کا آخر وقت جب ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے علاوہ اس سایہ کے جو استوا کے وقت تھا۔

اور [illegible] میں جو فقہ حنفی میں معتبر کتاب ہے لکھتے ہیں

آخر وقت الظهر اذا صار ظل كل شيء مثليه عند ابي حنيفة

زوال کے وقت جو سایہ ہوتا ہے اس کے سوا جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

اور شرح وقایہ کی کتابوں میں یہ بات مشہور ہے کہ

اذا صار ظل كل شيء مثله سوى فيء الزوال وهو رواية عن ابي حنيفة في الزوال اخر وقت الظهر [illegible]

اور کتب فقہ میں یہ لکھا ہے کہ جب کسی بھی چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے زوال کے سایہ کے علاوہ۔ اور یہی امام ابو حنیفہ سے روایت ہے (زوال کے بارے میں) کہ وہ ظہر کا آخری وقت ہوتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اسی طرح شوکانی نیل الاوطار میں اور دُرَرُ البھیہ میں فرماتے ہیں:

و آخره مصير ظل الشيء مثله، سوى فيء الزوال. (۱)

اس (ظہر) کا آخر وہ ہے جب ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہوجائے منصف النہار (وقت زوال) کے سایہ کے علاوہ۔

اور شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی مصفّٰی (۲) و حجۃ اللہ البالغۃ (۳) میں اور نواب صاحب نے اپنی تصانیف میں، اس کے ساتھ تصریح کی ہے۔ غرض فیئے زوال کے سوا ایک مثل یا مثلین تک ظہر کا وقت رہتا ہے، اور من بعد عصر کا وقت ہونا مسئلہ متفق علیہا ہے۔ یہ امر بدیہی ہے کہ اس ملک میں پوس ماگھ کے مہینوں میں سارے دن میں کوئی ایسا وقت نہیں آتا، کہ سایہ ہر شئی کا اس سے زیادہ نہ ہو، تو وقت ظہر کونسا ہوا، لامحالہ یہ ماننا پڑے گا کہ سوائے فئ الزوال کے، جب ایک مثل ہوجائے تو وقت عصر داخل ہوتا ہے۔

رہی یہ بات کہ فیئے زوال کس طرح نکالنا چاہئے، علماء نے اس کا یہ طریقہ لکھا ہے کہ زمین ہموار میں ایک لکڑی کو سیدھا کھڑا کرکے دیکھے، کہ عین استوائے شمس میں سایہ اس لکڑی کا کس قدر ہے، لکڑی کے مثل یا کم و بیش، جس قدر سایہ ہو، اسی قدر سایہ چھوڑ کر، اس پر زائد جو ایک مثل ہوجاوے عصر کا وقت داخل ہوتا ہے، لکڑی کی جڑ سے ایک مثل پورا کرنے سے وقت عصر کا داخل نہیں ہوتا۔ امام ابوالحسن مالکی، شرح رسالہ ابن ابی زید میں لکھتے ہیں:

و يعرف الزوال قال بان يقام عود مستقيم اذا تناهى الظل فى النقصان و أخذ فى الزيادة فهو وقت الزوال، ولا اعتداد بالظل الذى زالت عليه الشمس فى القامة بل يعتبر ظله ليعطف ظله مفرداعن الزيادة.

اور زوال کو پہچاننا (اس طرح سے) کہا کہ ایک لکڑی سیدھی کھڑی کیجئے، جب اس کے سایہ کی کمی ختم ہوجائے اور وہ بڑھنا شروع ہوجائے، وہ زوال کا وقت ہے۔ اس سایہ کا حساب نہیں ہے، جو سورج کے زوال سے پہلے کے وقت تھا، بلکہ اعتبار اس سایہ کا ہے جو زوال کے سایہ کے علاوہ ہو۔

---

(۱) نیل الاوطار، ابواب المواقيت، باب وقت الظهر، ص ۳۲۳-۳۲۲ ج ۱، رقم الحديث ۴۱۰، صححه و صححه محمد سالم هاشم، دار الكتب العلمية، بيروت ۱۴۱۵ھ؛ نیز الدر البھیہ مع اردو ترجمہ از نواب صدیق حسن خاں ص ۷، مطبع فاروقی، دہلی ۱۲۸۹ھ [نور]

(۲) حضرت شاہ صاحب نے لکھا ہے "ابتدائے وقت ظہر زوال شمس است از وسط آسمان، و آخر وقت او وقتے کہ باشد سایہ ہر چیزے مانند قامت آں چیز" (مصفّٰی مع مسوّٰی ص: ۷۷، طبع اول، فاروقی، دہلی ۱۲۹۳ھ) اور مسوّٰی میں فرماتے ہیں: آخر وقت الظهر ان يكون ظل كل شيء مثله، ص ۱۱۱، ج ۱، رقم الحديث ۱۲۸، دار الكتب العلمية، بيروت ۱۴۰۳ھ [۱۴۲۱]

(۳) حجة الله البالغة، باب اوقات الصلوٰة (۲/ ۱۱) ت: السالكى بورى [ایڈیشن ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء] [۱۰۲]

[illegible]

والمثل في الزوال، لأنه قد يكون مثلا في بعض المواضع في [illegible]، وقد يكون مثلين،

فلو اعتبر المثل من عند ذي [illegible] وحد وقت الظهر عندهم، ولا عنده ( )

اور [illegible] بعض مقامات پر ایک مثل سایہ ہوتا ہے اور کبھی دو مثل [illegible] ظہر کا وقت [illegible] مثل [illegible] نہیں۔

[illegible]

قوله ويوضع بحذائها [illegible] أشار إلى أنه إن وجد خشبة يغرزها في الأرض قبل الزوال، وينظر إلى الظل ما دام متراجعا إلى الخشبة، فإذا أخذ في الزيادة حفظ الظل الذي قبله فهو ظل الزوال، فإذا بلغ الظل طول القامة مرتين أو مرة سوى ظل الزوال فقد خرج وقت الظهر، ودخل وقت العصر (٢)

[illegible] زوال سے پہلے گاڑ دو [illegible] زوال کے وقت کا انتظار [illegible] جب [illegible] کا سایہ [illegible] سایہ [illegible] پہلے سایہ [illegible] جو سایہ [illegible] وقت ختم ہوا اور عصر کا وقت داخل ہو گیا۔

[illegible]

مثلا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابو یوسف، امام محمد اور امام شافعی کا قول ہے، کہ جب ہر ایک چیز کا سایہ زوال کے سایہ کے علاوہ، اس لکڑی کے برابر ہو جائے۔

اور کفایہ میں ہے:

و طریق معرفة الزوال، أن ینصب عوداً مستویاً فی أرض مستویة، فما دام ظل العود فی النقصان، علم أن الشمس فی الارتفاع لم یزل بعد، و إن استوی الظل علم انه حال الزوال، فإذا أخذ الظل فی الزیادة علم أنها زالت. فیخط علی رأس الزیادة فیکون من رأس الخط إلی العود فیٔ الزوال، فإذا صار ظل العود مثلیه من رأس الخط لا من العود، خرج وقت الظهر عنده.(۱)

اور زوال کے پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ہموار زمین میں ایک لکڑی سیدھی گاڑ دی جائے، تو جب سورج کا سایہ اس لکڑی سے کم رہے، تو سمجھو کہ سورج چڑھ رہا ہے، جب سایہ اس لکڑی کے برابر ہو جائے، تو معلوم ہو کہ زوال کا وقت ہے اور جب سایہ بڑھنے لگے تو معلوم ہوگا، کہ زوال ختم ہوا۔ اس زاید سایہ پر نشان لگا دیں، اس نشان کو لکڑی تک فیٔ زوال ہے، اور جب فیٔ زوال کا سایہ اس نشان سے بڑھ کر ایک مثل ہو جائے، (اس کا خیال رہے کہ یہ سایہ لکڑی کی جڑ سے شمار نہ ہوگا) تو ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

اور شرح مختصر وقایہ میں ہے:

ثم یعلم علی رأس الظل، علامة عند الحرافه، فإذا صار الظل من تلک العلامة لا من العود مثلی العود، خرج وقت الظهر عند ابی حنیفة (۲)

پھر جانو کہ سایہ کے آغاز پر اہل فن کے یہاں ایک نشان ہوتا ہے، پس جب سایہ اس نشان سے بڑھ کر اصل لکڑی کے برابر ہو جائے، نہ کہ لکڑی سے اس تک، تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک ظہر کا وقت ختم ہو گیا۔

شاید نزید یہ دو قول متاخرین حنفیہ کے ہیں [illegible] فرق ہے ان دونوں قولوں کا بھی وہی مطلب ہے جو شامی اور صاحب شرح وقایہ [illegible] سے بھی

---

(۱) الکفایہ شرح الہدایہ، کتاب الصلوٰۃ [illegible]

(۲) الکفایہ شرح الہدایہ [illegible]

(۳) شرح الوقایہ، کتاب الصلوٰۃ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہیں ہے۔ پس اس قدر معلوم ہونا ضروری ہے۔ اس علامت اور خط سے جو وہاں سایہ جس طرف کو جاوے ۔ کی قد
بات عمر چھوٹی ہو یا بڑی ایک مثل پورا کرنا ضروری ہے۔ عرض کہ یہ جو تشریح بیان کی مسجد میں میری عقل سے ۔ کہ
حدیث کا قول گذرا ہے اور نہ کسی فقیہ کا۔ یہ فقط کس کا عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

عبد الجبار ابن عبد اللہ الغزنوی

جواب مولانا رشید احمد گنگوہی بے شک فیصلہ مولوی عبد الجبار صاحب عزنوی کی بہت درست ہے، اور
یہ انہی کے موافق حدیث جابر جو ذیل میں درج ہے، بہت ٹھیک ہے، کہ جس طرف سایہ بعد زوال پڑے، لکڑی کی جڑ
سے مقدار سایہ اصلی یعنی فئ زوال اور ایک مثل سے ہو جاتے ہے، وقت عصر کا ہو جاوے گا۔ حدیث یہ ہے۔

عن بشير بن سلام قال دخلت أنا و محمد بن علي على جابر بن عبد الله الأنصاري فقلنا له أخبرنا عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم، و ذاك زمن الحجاج بن يوسف قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى الظهر حين زالت الشمس و كان الفيء قدر الشراك ثم صلى العصر حين كان الفيء قدر الشراك و ظل الرجل الخ

بشیر بن سلام سے روایت ہے کہ میں اور محمد بن علی حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
عرض کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بتائیے اور یہ حجاج بن یوسف کا دور تھا، انہوں نے
کہا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا اور اس وقت ہر چیز کا سایہ
تسمے کے برابر تھا، پھر عصر کی نماز پڑھی جب سایہ تسمے اور آدمی کے سایہ کے برابر ہو گیا تھا۔
یہ حدیث سنن نسائی میں صحیح سند سے مروی ہے اور سندھی محدث نے [illegible] حاشیہ میں لکھا ہے

قدر الشراك بكسر الشين أحد سيور النعل التي تكون على وجهها و ظاهر هذا رواية [illegible]
العراق التي لا تصلى لا الزائد بعد الزوال ولذلك مشى في وقت العصر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور مجمع البحار میں لفظ شراک کے تحت میں، اس حدیث شراک کی شرح یوں کی ہے

صلی الظهر حين كان الفيء بقدر الشراك، هو أحد سيور النعل تكون على وجهها، و قدره هنا ليس على وجه التحديد لكن زوال الشمس لايبين إلا بأقل ما يرى من الظل و كان حينئذ بمكة هذا القدر، و الظل يختلف باختلاف الأزمنة و الأمكنة الخ (١)

ظہر کی نماز پڑھیں جب کہ فئے زوال اور (زاید) سایہ اس طرح برابر ہو جائیں، جیسے ایک جوتے کا تسمہ دوسرے تسمے کے برابر ہوتا ہے۔ اس کی یہ مقدار یہاں تحدید کے لئے نہیں، کیوں کہ سورج کے زوال کا وقت صحیح طور سے محقق نہیں ہوتا، جب تک کہ وہ سایہ ذرا سا بڑھ نہ جائے، اور مکہ مکرمہ میں یہی پہچان تھی اور سایہ وقت اور علاقوں کے اعتبار سے کم زیادہ ہوتا رہتا ہے۔

یہ پیمائش موافق حدیث یک مثل کے ہے، یہی مذہب راجح ہے اور مذہب ثانی جو دو مثل کا ہے، وہ اگرچہ مرجوح ہے لیکن بالکل بے اصل بھی نہیں، جیسے کہ حدیث ابو ہریرہ کا مضمون ہے

صَلِّ الظهر إذا كان ظلك مثلك، والعصر إذا كان ظلك مثليك (رواه في الموطا).

ظہر کی نماز پڑھو جب تمہارا سایہ تمہارے برابر ہو جائے اور عصر پڑھو جب تمہارا سایہ دوگنا ہو جائے، اس کو موطا میں روایت کیا ہے۔

اسی واسطے مولوی عبدالجبار صاحب نے مذہب ثانی کی پیمائش بھی درج کردی، ورنہ ان کے نزدیک روایت معمول بہا ایک ہی مثل ہے۔ اور زید کی پیمائش پر جو توں کسی فقیہ یا محدث کا نہ ملا تو بیان کردیا۔ یہ اس کا عندیہ ہے، پھر پیمائش زید مخالف ہے حدیث کے بھی، حدیث کہتی ہے فیئ یعنی سایہ پیمائش کیا جاوے اور زید کی پیمائش میں دھوپ چھتی ہے اور ... سے مخالف ہے حدیث قیراط سے بھی، جو بخاری در باب وقت عصر من ادرک رکعة قبل الغروب میں ہے، جس سے عصر کا وقت بہ نسبت ظہر کم معلوم ہوتا ہے [illegible] بخاری میں اس حدیث کے تحت میں ہے کہ وقت عصر کے یک مثل پر تفریق کی جاوے، جیسے کہ مذہب جمہور کا ہے

وأجيب بمنع المساواة و ذلك معروف عند أهل العلم بهذا الفن وهو أن المدة التي بين الظهر والعصر أطول من المدة التي بين العصر و المغرب (٣)

---

(١) [illegible]

(٢) [illegible]

(٣) فتح الباری کتاب مواقیت الصلوۃ وفضلها باب من ادرک [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

منع مساوات سے (اعتراضات کا) جواب دیا گیا ہے اور یہ اس فن کے ماہرین میں مشہور ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو وقت ظہر اور عصر کے بیچ میں ہوتا ہے، وہ اس وقت سے زائد ہوتا ہے، جو عصر اور مغرب کے بیچ میں ہوتا ہے۔

زید کی پیمائش میں برخلاف اس کے مزید کا مقولہ درست نہیں ہے، ورنہ لازم آوے گا کہ جن ایام میں سایہ اصلی ایک مثل یا اس سے زائد ہو، تو نماز ظہر کا کوئی وقت نہ رہے گا، اس لئے کہ بعد زوال تھوڑے سے ایک مثل سایہ ہو جانے کے، سبب اس تقدیر پر عصر کا وقت ہو جاوے گا فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (۱)

(فتاویٰ نذیریہ ضمیمہ جلد ۱، ص ۱۹۵۲ (طبع اہل حدیث ٹرسٹ، کراچی ۱۳۳۳ھ)

(۱۶۶) مثل ثانی ظہر میں داخل ہے یا نہیں؟

سوال: مثل ثانی بقول معتمد علیہ در ظہر داخل است یا نہ؟ و آں کہ بعضے دریں باب حتی یساوی ظل ...... حجت می آورند، نزد آں صاحب قابل حجت است یا نہ؟ اگر ہست بوجہ استدلال بیان فرمائید والا محض جواب کافی ست۔

ترجمہ مثل ثانی معتمد علیہ قول کے مطابق ظہر میں داخل ہے یا نہیں، اور وہ بعض اصحاب جو اس بحث میں حتی یساوی ظلہ کو دلیل میں لاتے ہیں، آنجناب کے نزدیک لائق استدلال ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو استدلال کی وجہ بیان کیجئے، ورنہ صرف جواب کافی ہے۔

---

(۱) اس فتوے کے ضمن میں مولانا [illegible] حضرت مولانا گنگوہی کی تحقیق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب: [illegible] مثل ثانی [illegible] روایت [illegible] مثل ثانی [illegible] است [illegible] سانس [illegible] مثلین [illegible] چونکہ از [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] مثل ثانی [illegible] اختلاف [illegible] روایت [illegible] مثل ثانی ظہر میں [illegible] مثل اس میں اور عصر مثلین [illegible] میں گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔

رشید احمد گنگوہی

(محمودہ [illegible] ۱۵۸-۱۵۹)

(۱۶۷) خروج دجال کے وقت نماز کس طرح پڑھی جائے گی؟

از رشید احمد گنگوہی عفی عنہ بعد سلام

[illegible] معلوم ہوا [illegible] خواب کی تعبیر [illegible] سے بحالی کی مغفرت ہوئی۔

اور [illegible] وقت [illegible] دجال ہوگا وہ اپنے تصرف سے نظر بندی کرے گا، جس کی وجہ سے لوگوں کو [illegible] معلوم ہوگا [illegible] حقیقت [illegible] طلوع و غروب و استواء وغیرہ سب کچھ ہوگا لیکن نظر بندی کی وجہ سے نظر نہ آئے گا تو [illegible] صورت میں [illegible] نماز پنج وقتی بے محل واقع ہوئے لیکن قصور اپنے ادراک کا ہوا لہٰذا فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندازہ [illegible] خلاف اس کے جب [illegible] توبہ بند ہوگا اور آفتاب مغرب سے نکلے گا اس [illegible] آفتاب طلوع نہ ہوگا تو وہاں یہ فرمایا [illegible] بالغرض اگر آفتاب ابر غلیظ میں نظر نہ آئے [illegible] عالم میں اندھیرا [illegible] تو اندازہ [illegible] واقع میں متحقق ہیں گو ہم کو کسی وجہ سے [illegible] ہیں اور ان میں طلوع و غروب [illegible] اندازہ سے پڑھنا چاہئے اور قواعد اصول کے کچھ منافی نہیں (۱)

(محمودہ [illegible] ص ۲۳)

(۱) خروج دجال [illegible]

[illegible]

[illegible] مطبع مجتبائی دہلی ۳۱۹ [illegible] کتاب الفتن

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سمت قبلہ اور متعلقہ مسائل

(۱۶۸) قطب تارہ سے قبلہ کا رخ پہچاننے کا کیا طریقہ ہے؟ سوال۔ [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۶۹) ریل کے سفر میں نماز کا مسئلہ؟ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۷۰) ریل کے سفر میں تیمم، نماز اور قبلہ کا مسئلہ؟ سوال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب: اگر ریل میں پانی نہ ملے اور قریب اسٹیشن پہنچنے پر امید پانی ملنے کی ہو تو اخیر تک انتظار کرے اور جب اندیشہ نماز قضا ہونے کا ہو جاوے تو تیمم سے نماز ادا کر لینی چاہئے اور ایسے ہی جگہ نہ ملنے پر بھی انتظار کیا جاوے، جب وقت نکلنے کا اندیشہ ہو تو اشارہ سے اس وقت نماز ادا کر لینی چاہئے، مگر ان دونوں صورتوں میں، پھر اطمینان کے وقت اعادہ نماز کا اولیٰ ہے اور اقرب الی الاحتیاط ہے۔ اور سمت قبلہ وقت نماز شروع کرنے کے متعین و متحقق کر لینی چاہئے، پھر اگر اثناء نماز میں ریل پھر جاوے اور اطلاع ہو جاوے تو پھر جانا چاہئے، اور اگر اطلاع نہ ہو تو خیر پھر اعادہ نہیں آتا۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم مہر بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

> یہ فتویٰ ایک ناقص کتاب میں ہے، جو نماز کے مسائل اور اوراد میں ہے، اس کتاب کے صرف چند اجزاء اول آخر سے ناقص میرے پاس ہیں ص ۱۵۳ سے ۱۹۲ تک۔ اس میں یہ فتویٰ شامل ہے ص ۹، ۱۹۴۲ء اس کتاب کے نام، اس کے مصنف اور سنہ اشاعت وغیرہ کی تحقیق نہیں۔ (نور)

(۱۷۱) ریل میں تیمم، سمتِ قبلہ اور نماز کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اکثر اوقات بحالت سفر ریل، مسافر کو نماز پڑھنے میں سخت دشواریاں پیش آتی ہیں بعض وقت پانی میسر نہیں آتا بعض موقع پر جگہ کم و تنگ ملتی ہے، بعض صورت میں سمت کعبہ ٹھیک نہیں ہوتی۔ آیا در صورت پانی نہ ملنے کے تیمم کر لیا جاوے اور در حالت جگہ نہ ملنے کے، اشارہ سے نماز ادا کی جاوے اور سمت کا عمل اس طرح پر ہو، جیسا کہ جہاز یا کشتی پر حکم ہے۔ اس کا جواب کتب فقہ سے بعبارت عنایت ہو۔ بینوا توجروا۔

جواب: اگر ریل میں نماز کا وقت آ جاوے اور پانی موجود نہ ہو اور اسٹیشن بھی قریب نہ ہو تو نماز تیمم سے درست ہے۔ ایسے ہی اگر سمت ریل کی قبلہ کی طرف ٹھیک نہ ہو تو اس کو اسباب وغیرہ رکھ کر قبلہ کی طرف نماز ادا کرنا چاہئے اور تھوڑا انحراف نماز کی صحت میں مضر نہیں ہے، البتہ اگر بالکل ہی جنوب یا شمال کی طرف رخ ہو گا تو نماز درست نہ ہوگی، اور اشارہ سے نماز درست نہ ہوگی، اس لئے کہ جہت کا بھی انتظام ہو سکتا ہے، اور اتنی جگہ بھی مل سکتی ہے کہ نماز ادا کر لے، اور پھر جب قدرت ہو اس وقت اعادہ کرے۔ فقط والسلام

بندہ آنکھوں کی معذوری کے سبب نقل روایات سے مجبور ہے۔ فقط والسلام بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

قال فی الدر المختار من عجز عن استعمال الماء لبعده میلاً الخ و ھو المختار فی المقدار لیتیمم.(۱)

---

(۱) الدر المختار ج ۱ ص ۱۰۱ عکس مجتبائی دیوبند الف شرکت ۵۵ جامع الطبع بمطبع مجتبائی دہلی ۱۲۹۸ھ ب رد المحتار علی الدر المختار ص ۲۳۲-۲۳۳ ج ۱ باب التیمم دار الفکر بیروت۔

(نور)

ولغيره اى غير معانيها اصابة جهتها بأن يبقى شئ من سطح الوجه سامتاً للكعبة أو لهوائها الخ ( )

ومنها القيام فى فرض لقادر عليه و على السجود الخ (۲) فقط

کتبہ رشید احمد گنگوہی　　الجواب صحیح. عزیز الرحمن عفی عنہ

الجواب صحیح . مہیبانِ خدا میں سب سے بڑھ کر ہے، حبیب احمد۔ مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی)

[بجمع فتح محمد متمسک ۱۳۱۵] (مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی)　اصاب المجیب محمد حسن عفی عنہ　الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ

جواب مولانا مولوی رشید احمد صاحب کا بہت ہی ٹھیک ہے، راکب ریل کو ان شرائط مذکورہ کا ضرور لحاظ رکھنا چاہئے۔ محمد عبد الغنی عفا اللہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی　　الجواب صحیح محمد رمضان عفی عنہ واعظ جامع مسجد آگرہ ۔

یہ فتویٰ بھی اسی ناقص کتاب میں ہے، جو نماز کے مسائل در وری کی جامع ہے۔ اس کتاب کے صرف چند جزء اول و آخر سے ناقص میرے پاس ہیں ص ۵۳ تا ص ۹۲ تک۔ اسی میں یہ فتویٰ بھی شامل ہے ص ۷۹، ۸۰۔ (نور)

سترہ

(۱۷۲) نماز پڑھنے والے کے سامنے اگر گزرنے والا سترہ رکھ دے تو؟ **سوال:** زید نماز پڑھتا ہے اور بکر اس کے آگے کو جانا چاہتا ہے، تو اگر بکر خود ایک لکڑی مقدار سترہ سامنے کھڑی کر کے، نمازی کے روبرو سے گزر جاوے تو جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: یہ کرنا جائز ہے اور سترہ اس سے ہو جاتا ہے۔ (۳)

(بدست خاص، ص ۵۱)

( ) الدر المختار ج ۱ ص ۶۸، مطبع عکس مجتبائی دیوبند لف لدر مختار مع لشامی ۱ ص ۲۸۹ باب شروط الصلاة، مبحث فى استقبال القبلة (مجتبائی. دهلی ۱۲۹۰ هـ) ک شامی ج ۱ ص ۴۲۹ دار الفکر بیروت. ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء. [نور]

(۲) الدر المختار ۱ ص ۷۰، باب صفة الصلوة (مطبوعہ [illegible] ۱۳۳ ھ) [illegible] الدر المختار مع الشامى ج ۱ ص ۲۹۶، ۲۹۹ مجتبائى دهلى ۱۲۹۰ هـ

(۳) [illegible]

foobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۷۳) نماز پڑھنے والے کے سامنے سے کس قدر فاصلے سے گزرنے کی اجازت ہے؟

سوال: نمازی کے آگے کو نماز پڑھتے ہوئے نکل جانا، کتنے فاصلہ تک جائز ہے؟

جواب: جنگل میں سجدہ کی جگہ کو بچا کر نکلنا درست ہے، اور جو مسجد چالیس ہاتھ لمبی اور چالیس ہاتھ چوڑی ہو اس میں بھی یہی (ہے) اور اس سے کم مسجد اور گھر میں مطلق آگے جانا منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص، ص۲۳۰)

(۱۷۴) امام محمد کے قول: "اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزرنے سے باز نہ رہے تو اس سے قتال نہ کیا جائے" کا کیا مطلب ہے؟

سوال: امام محمدؒ کے قول سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ سامنے نمازی کے گزرنے سے باز نہ رہے تو اس سے لڑنا بھی نہیں چاہئے (۱) اس صورت میں قتال کا مطلب کیا ہوگا؟

جواب: امام محمدؒ نے نہیں کہا کہ نمازی کے سامنے سے جانے سے باز نہ ہووے (۲) (کذا) معلوم نہیں تم نے کس سے سنا ہے۔ فقط

(مجموعہ فرضیہ، ص۴۰، ۴۲)

امامت و جماعت کے مسائل و متعلقات

(۱۷۵) جماعت اور صف کی درستگی ضروری ہے، چاہے تکبیر کے بعد ہو:

سوال: تکبیر جب شروع ہو جائے یا ختم ہو چکے، اس وقت جماعت کو دائیں بائیں ہو کر جانا کیسا ہے؟

جواب: جماعت [کی] صفوں اور سیدھا [ہونا] ضرور[ی] ہے، اگرچہ تکبیر کے بعد ہو۔ درستی جماعت کرنی چاہئے۔

(مجموعہ کلاں، ص۲۳۳-۲۳۴)

(۱۷۶) مسجد کی اندرونی و بیرونی صفوں کے درمیان اگر کپڑے کا پردہ ہو؟

سوال: مسجد میں پردہ پڑا ہوا ہے اور جماعت ہو رہی ہے، باہر کے فرش پر بھی جماعت ہے اور پردہ درمیان میں حائل ہے، درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر پردہ حائل ہے، نماز ہو جاتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص، ص۶۷)

---

(۱) اصل میں [illegible] نہیں چاہئے۔

(۲) یہ فقرہ اسی طرح ناتمام ہے۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۷۷) نماز کی صفوں میں، سب سے زیادہ ثواب کس جگہ کا ہے؟ **سوال:** جماعت میں ثواب زیادہ اول جماعت والوں کو ہے، یا سب میں برابر ہے، یا دائیں بائیں دونوں میں، یا جو شخص امام کے پیچھے ہے ان میں بروئے ثواب تفاوت ہے؟ تحریر فرمادیں۔

جواب: اول صف کو زیادہ ثواب ہے اور اول صف میں امام کے پیچھے کو زیادہ، پھر داہنے کو پھر بائیں کو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مدت حاصل ص ۴۲)

(۱۷۸) نابالغ بچہ تنہا صف میں کس جگہ کھڑا ہو؟ **سوال:** نابالغ یعنی لڑکا اگر اکیلا ہو تو صف اول میں بالغوں کے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھے، یا پیچھے تنہا کھڑا ہو کر پڑھے؟

جواب: اگر تنہا ہو تو بائیں جانب صف میں کھڑا ہو جاوے۔ (مدت حاصل ص ۵۲)

(۱۷۹) جو شخص قرآن شریف اچھا پڑھتا ہے اس کی امامت: **سوال:** ایک شخص قرآن خوانی میں یہ کہتا ہے کہ میرے برابر دوسرا کوئی شخص نہیں پڑھ سکتا اور میری نماز کسی مولوی کے پیچھے نہیں ہوتی۔

جواب: اگرچہ وہ شخص قرآن اچھا پڑھتا ہے، مگر اس کے پیچھے کہ قرآن قدر مایجوز پڑھے، نماز اس کی درست ہے، اور عالم جو قرآن بقدر مایجوز پڑھتا ہو، اس کا امام ہونا حق ہے۔ اور یہ قول اس کا کہ میری نماز کسی کے ساتھ نہیں ہوتی محض جہل، ناشی تکبر اور عجب سے ہے، دین کی بات نہیں۔ (مجموعہ کلاں ص ۱۲۸-۲۹-۳۰)

(۱۸۰) نابینا اگر محتاط ہو تو اس کی امامت؟ **سوال:** یہ شخص اندھا اور ذات سے جولاہا ہے، اس کے پیچھے ہم لوگ نماز پڑھیں یا نہیں اور قابل رکھنے کے ہے یا نہیں؟

جواب: اندھا اگر محتاط ہو اور مسائل نماز سے واقف ہو اور قرآن اچھا پڑھتا ہو، اس کی امامت درست ہے بلا کراہت، اور جولاہے کی اقتداء بھی درست ہے، اندھا ہونا اور جولاہا ہونا مضر امام کو نہیں۔ البتہ جسکے ایسے حالات ہوں کہ اوپر کے سوالات میں مذکور ہوئے، اس کو امام بنانا منع اور سخت بیجا ہے۔ اگر واقعی اسکے ایسے حالات ہیں، وہ ہرگز قابل رکھنے کے نہیں۔ اگر ایسے شخص کو امام بنادیں گے تو سب ماخوذ اور گنہگار ہوں گے۔ فقط

(مجموعہ کلاں ص ۲۹-۳۰)

(۱۸۱) باصلاحیت نابینا امام کسی بھی برادری کا ہو، اس کی امامت؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ امام مسجد ایک شخص نابینا، قوم کا تیلی عرصہ دراز سے مقرر ہے، ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے، بشرط موجودگی اور امام عالم کے، یا نہیں؟ بینوا توجروا!

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: احق بالامامت وہ شخص ہے کہ علم صلوٰۃ سے واقف ہو اور قرآن اچھا پڑھتا ہو اور متقی ہو، ایسے شخص کو امامت کے واسطے مقرر کریں۔ اگر خلاف اس کے امام مقرر کریں گے تو مکروہ ہے اور جب امام حی مقرر ہو گیا تو امامت حق اسی کا ہے، بدون اس کی رضائے دوسرے کو امامت کرانا مکروہ ہے۔ پس اب جو تم نے اس کو امام حی مقرر کر لیا ہے، اگر قرآن اچھا پڑھتا ہے، متقی ہے اور مسائل نماز کے خوب جانتا ہے، تو قابل امامت کے ہے، اگرچہ نابینا ہے۔ پس اگر کوئی عالم آوے تو اس کو لائق ہے کہ ان سے نماز پڑھوائے، مگر عالم کو بدون اس کی رضا کے امام ہونا مکروہ ہے اور جو وہ ہی پڑھادے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اور جو وہ مسائل نہیں جانتا، یا قرآن اچھا نہیں پڑھتا، یا متقی نہیں تو تم لوگوں پر کراہت ہے کہ تم نے ایسا امام کیوں ٹھہرایا، اب......... دوسرا کوئی امام عمدہ عالم آجاوے، تو پھر اس کو لازم ہے کہ عالم کو امام بناوے، اگر مع ہذا، وہ ہی پڑھاوے تو نماز ہو جائے گی، اگر قرآن میں ایسی سخت غلطی نہیں کرتا، لیکن ترک اولیٰ ہے کہ افضل کے ہوتے ایسا امام بنے، فقط۔ یہ حکم شرع کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۱۴۳-۱۴۴)

(۱۸۲) حنفیہ کے نزدیک نابالغ کی امامت؟

سوال: یہ ہے کہ تراویح میں قرآن سننے کے واسطے نابالغ کے پیچھے نماز پڑھنا بعض علماء کے نزدیک جائز اور بعض کے نزدیک ناجائز ہے۔ فتویٰ کس قول پر ہے؟

جواب: اصل مذہب حنفیہ کا نابالغ کی اقتداء بالغوں کے واسطے عدم جواز کا ہے، اور یہ ہی مذہب معتمد ہے۔ بعض علمائے متاخرین نے جواز کا حکم دیدیا ہے، سو وہ مذہب میں چنداں معتبر نہیں۔ فقط (مجموعہ فرخ آباد ص ۷-۱۲)

(۱۸۳) جس کی تا اور طا صاف نہ ہو، اس کی امامت کا حکم؟

سوال: اس زمانہ میں اکثر لوگ حروف مشتبہ الصوت، تا و طا وغیرہ میں فرق نہیں کرتے ہیں اور نماز پڑھاتے ہیں، انکے پیچھے نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟

جواب: ایسے کو امام بنانا درست نہیں، قرآن صحیح خواں کو امام بناوے، ورنہ نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص، ص ۳۱)

(۱۸۴) جس شخص میں خلافِ شریعت عادات ہوں یا ترک نماز کرتا ہو، اس کی شرعی حیثیت اور امامت؟

سوال: جو شخص امی حافظ قرآن ہو اور مجرد ہو اور ہمسایہ کی نامحرم عورتوں جوانوں کے پاس، بہ بہانے پڑھانے اور سنانے سور قرآن و مناجات و غزلوں کے رات میں اور دن میں جاتا ہو، اور جوان عورتوں مکارہ کو بہ بہانے جھاڑ پھونک بعض اعضاء یا دیکھنے بعض زیور کے بلمس مساس کرتا ہو، اور بعض سے بعض وقت خلوت بیٹھنے کو بھی حاصل ہوتی ہو، جو بتصریح علماء گناہ کبیرہ

ہے اور کسی مرتی مرہقہ یعنی قریب بلوغ کو، جب اکثر تعلیم سبق قرآن ہو تو مکان حال میں رنجیدہ لگا کر سوا وراں مواضع تہمت سے باعث ملامت [illegible] اور امور مذکورہ پر مصر رہے اور حامی سال مسجد جماعت محلہ میں بجز نماز جمعہ پڑھے [illegible] نفاق بھی [illegible] اور جماعت [illegible] ہوا اور تیار جماعت چھوڑ کر تب پڑھ جاوے، یا قبل جماعت [illegible] ایک دو کو ساتھ ملا کر تفریق جماعت [illegible] اور [illegible] امامت [illegible] سے قرآن ناجائز ہوا اور بعض ضعیف ایمان [illegible] موافق (حق کے واسطے رب لسان معقول [illegible] واسطے امامت کے پسند [illegible] اور عام [illegible] [illegible] بلکہ [illegible] اس کی امامت سے کراہت [illegible] یا ناجائز رکھتے ہوں تو ان میں [illegible] اس طرح کا امام [illegible] حکم رکھتا ہے [illegible]

اور یہ حالات اور علمی [illegible] ساتھ کا مشغلہ [illegible] کرتا ہو [illegible] چلتا ہو، وہ بعض حافظ قرآن ایسے بھی ہیں کہ بالکل [illegible] نہ پڑھتے ہی نہیں [illegible] رمضان میں سناتے ہیں [illegible] رمضان میں [illegible] پڑھتے ہیں [illegible] کے پیچھے اور بعض نمازی [illegible] اگر [illegible] جائیں تو مسلمان [illegible] ایسی کا حکم [illegible] مسجد سے نکال دیں یا علیحدہ علیحدہ یک وقت میں [illegible] پڑھتی جاویں۔

جواب یہ حافظ فاسق ہے [illegible] امامت منع ہے۔ اس کو امام بنانا [illegible] کتب فقہ میں لکھا ہے کہ فاسق کو امام بنانا سب مصلیین پر [illegible] کیونکہ یہ فاسق کی [illegible] اور تعظیم و تکریم [illegible] امام بنانے میں اس کی تعظیم [illegible] اس سے [illegible] فاسق [illegible] اور [illegible] جو حافظ [illegible] سے غافل [illegible] فاسق [illegible] کی جگہ سے امام بنانا نہ چاہئے کہ فاسق کی امامت [illegible] علیحدہ [illegible] میں مصروف ہوں [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی

[illegible]

[illegible]

(۱۸۵) کبوتر باز کی امامت کا حکم؟ **سوال** [illegible] ایسے شخص کی بابت کہ امامت [illegible] درست ہے یا نہیں؟

[illegible]

جواب [illegible] درست نہیں [illegible] ایسے آدمی کی امامت [illegible] کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ [illegible]

(۱۸۶) پردہ کی حدود کا اہتمام نہ کرنے والوں کی امامت کا حکم؟

سوال [illegible] جو لوگ پردہ [illegible] پرواہ نہیں کرتے تو یہ فاسق معلن ہے، پیچھے نماز [illegible] جائز ہے یا نہیں؟ ایسے [illegible] کا کیا حکم ہے؟

جواب [illegible] چہرہ و عورت کا [illegible] اور کوئی عضو [illegible] اور [illegible] نہیں کھلتی، اور علی [illegible] میں کوئی [illegible] عورت [illegible] اور اس کا [illegible] نہیں [illegible] کے پیچھے [illegible] کا فاسق [illegible] مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد [illegible]

[illegible]

(۱۸۷) فاسق وفاجر کی تعریف اور اسکی امامت؟

سوال ۱۔ فاسق وفاجر کس کو کہتے ہیں؟ ایسے شخص کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

۲۔ [illegible] کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟

۳۔ امامت کے [illegible] کا [illegible] ہے یا علم کا؟

الجواب ۔ فاسق اس شخص کو کہتے ہیں جو امور شرعیہ کا تارک ہو اور معصیات کا مرتکب ہو [illegible] کا [illegible] امامت ایسے شخص کی مکروہ تحریمی ہے، [illegible] کے پیچھے ہو جاتی ہے [illegible] ہے۔ [illegible]

۲۔ [illegible] کے پیچھے درست ہو جاتی ہے [illegible] علم و تقویٰ [illegible] ہے۔

۳۔ امامت میں مقدم [illegible] علم کا ہونا [illegible] سے ہے۔

فقط رشید احمد

الاجوبة صحيحة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱۸۸) چوری کے جانور ذبح کرنے والے کی امامت؟ **سوال:** ایک شخص کی عورت بے پردہ ہر جگہ پھرتی ہے اور وہ خود بھی چوری کے جانور ذبح کرتا ہے اور عیدوں میں امامت بھی کرتا ہے، ایسے شخص کی امامت شرعاً کیا حکم رکھتی ہے؟

الجواب: ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ فقط کتبہ رشید احمد عفی عنہ

الجواب صحیح: عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مرتبہ مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب، باب الامامت والجماعت)

ص ۲۹۷ ج ۳ (دیوبند ۱۳۹۰ھ)

(۱۸۹) ولد الزنا کی امامت؟ **سوال:** ایک شخص جس کی ماں بے نکاح ہو اور باپ اس کا یہ سمجھتا ہو کہ میرا بے نکاح ہوا ہے اور پھر بعد میں اس سے نکاح کرے، اور وہاں سوائے اس کے اور کوئی پڑھا لکھا، جو امامت کر سکے نہ ہو تو ایسے شخص کی جب کہ وہ سعادت مند اور ہر طرح پر لائق ہو، امامت درست ہے یا نہیں؟

الجواب: شخص مذکور کو امام مقرر کرنا بہتر ہے، جب کہ وہ قوم میں اعلم و افضل ہے، کوئی خرابی اس کی امامت میں نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار

باب الامامة و الأحق بالإمامة الأعلم بأحكام الصلوة فقط صحة وفسادا بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة (۱) الخ، قال الشامي قوله "بشرط اجتنابه الخ" كذا في الدراية عن المجتبى، وعبارة الكافي وغيره الأعلم بالسنة أولى، إلا أن يطعن عليه في دينه الخ (۲)

فقط رشيد أحمد عفي عنه

(امامت کا باب) امامت کا زیادہ حق دار وہ شخص ہے، جو نماز کے فاسد اور صحیح ہونے کے مسائل سے زیادہ واقف ہو، شرط یہ ہے کہ برائی کی کھلی باتوں سے بچتا ہو۔ شامی نے لکھا شرط یہ ہے کہ برائی کی کھلی باتوں سے بچتا ہو، اسے درایہ میں مجتبیٰ سے نقل کیا گیا ہے، اور کافی وغیرہ کے الفاظ یہ ہیں کہ سنت سے واقف زیادہ بہتر ہے مگر یہ کہ اس کے دین پر کوئی (شبہ) اعتراض ہو۔

الجواب صحیح، قال فی الشامی عن البحر وغیرہ ولو عدمت ای علة الكراهة بأن كان الأعرابي أفضل من الحضري

(۱) الدر المختار، کتاب الصلوۃ، باب الامامة ۱/۸۲ [illegible] (۱۳۳۱ھ)
(۲) الشامی [illegible] باب الامامة (مطبوعہ [illegible]) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ جواب صحیح ہے۔ شامی میں بحر الرائق سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ، اگر کراہت کی وجہ موجود نہ ہو، جیسا کہ دیہاتی شہری سے بہتر ہے اور غلام آزاد سے۔

والعبد من الحر و ولد الزنا من ولد الرشدة، والأعمیٰ من البصير؛ فالحكم بالضد. الخ.(۱)

اور ولد الزنا ولد الرشد سے، اور نابینا بینا سے، بس مسئلہ ضد کی ترتیب پر ہے۔

فتاویٰ دار العلوم دیوبند مرتبہ مولانا ظفیر الدین صاحب ص ۲۹۸ ج ۳۔ (باب امامت و جماعت) (دیوبند ۱۳۹۰ھ)

(۱۹۰) شادی شدہ عورت کو بغیر طلاق و نکاح کے، بیوی کی طرح رکھنے والے کی امامت؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین: کہ ایک عورت بوجہ مفلسی شوہر و کج نہادی خود، اپنے خاوند سے متنفر ہو کر بلا طلاق اپنے بھائی کے گھر چلی گئی اور بارہا اس کے خاوند نے بلایا، مگر بد طینتی سے نہیں گئی، پھر چند عرصہ بعد اس کی بڑی بہن اپنے گھر لے آئی، عرصہ کے بعد وہ بڑی بہن مرگئی، بعد ازیں اس عورت غیر مطلقہ کے خاوند نے اپنی دختر کو، جو اس عورت کے شکم سے تھی، بھیجا کہ اپنی والدہ کو لے آ، اب اس کا وہاں رہنا اچھا نہیں، مگر وہ اسکے ہمراہ نہ آئی۔

پھر اس عورت کی بھاوج اور خالہ بتقریب تعزیت وہاں پر گئی اور اس عورت کو فہمائش کی کہ ہمارے ساتھ چل، مگر مسماۃ مذکورہ نے باشتعالک اپنے بہنوئی کے انکار کیا، بعد اس کے اس بہنوئی سے نکاح کر لیا۔ وہ شخص باوجود یکہ پیر جی اور مولوی مشہور ہے اور اس موضع میں نماز پنج گانہ و جمعہ پڑھاتے ہیں، اور ان کو یقین کامل اس کی طلاق کا نہیں ہے، بلکہ ایک مرتبہ شوہر سابق سے کہلایا، کہ تو اپنی زوجہ کو طلاق دیدے، اگر ان سے کہا تو جواب دیا کہ ایک طلاق ضمناً ہوئی ہے، وہ طلاق ضمناً دے چکا، اب نکاح کو عرصہ چند سال کا ہوا اور اس کی اولاد پیدا ہوئی، اس اولاد کو ولد الزنا کہیں یا نہ کہیں؟

اور پیر جی صاحب چہلم وغیرہ کو مباح کہتے ہیں اور طعام پر فاتحہ پڑھتے ہیں، اور جوگائے وغیرہ خریدتے ہیں، تو اپنے مکان پر لا کر اس کے داہنی کھر کو پانی ڈالتے ہیں، اور ہر سال اپنے بھائی کی قبر کو، اس کپڑے سے کہ جس پر کلمہ شریف لکھا ہوا ہے، غلاف پوش کر کے روشنی کرتے ہیں، اور اکثر کام غیر مشروع کرتے ہیں۔ سو بوجہ امور مذکورہ کے پیر جی صاحب کے پیچھے نماز جمعہ وغیرہ درست ہے، یا نہیں؟ اور ان کو دیوث کہنا اور ان سے بغض للہ رکھنا جائز ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا!

جواب: لاریب! ایسا شخص فاسق ہے، اور دیوث کا اطلاق ایسے آدمی پر درست ہے، اور ایسے شخص سے اگر بغض، بوجہ اللہ تعالیٰ کے کرے تو موجب اجر ہے، اور نکاح اس شخص کا ہرگز درست نہیں ہوا، کیونکہ جب تک پہلا خاوند طلاق نہ دیوے، نکاح درست نہیں ہو سکتا اور ایسے شخص کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔ فقط

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی

(مجموعہ کلاں ص ۱۱۲-۱۱۳)

(۱) الشامی ص ۳۰۲ ج ۱، باب الامامۃ (مطبع مجتبائی دہلی) نیز شامی ج ۱ ص ۵۶۰ دار الفکر بیروت ۱۳۸۶ھ ۱۹۶۶ء (فواد)

(۱۹۱) غیر کی منکوحہ سے جو نکاح کرے اس کی امامت کیسی ہے؟ **سوال:** [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

(۱۹۲) اگر امام نے عورت کی نیت نہ کی مگر **سوال:** [illegible]
عورتیں نماز میں شامل ہوں تو کیا حکم ہے؟ [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۱۹۳) عورت کا امام بنانا کیسا ہے؟ **سوال:** [illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

(۱۹۴) حنفی امام کا شافعی مقتدیوں کو اپنی وضوء سے متعلق اطلاع دینا مناسب ہے

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

(۱۹۵) غیر مقلد غیر محتاط کی امامت کا حکم؟

سوال: [illegible]

الجواب: [illegible] اور اس کی امامت درست نہیں [illegible]

[illegible]

(۱۹۶) نیچریوں اور غیر مقلدین کے پیچھے نماز کا حکم؟

سوال: [illegible]

[illegible]

غیر مقلدین [illegible] وغیرہ [illegible] اور [illegible] بعد استنجاء [illegible] امامت
کیسی ہے؟ بینوا توجروا

جواب: [illegible] امامت [illegible] درست ہیں [illegible]
خلاف میں احتیاط [illegible] امامت درست ہے [illegible]
[illegible] احتیاط نہیں [illegible] تحقیق [illegible] امامت درست نہیں [illegible]
[illegible] امامت درست ہے [illegible]

[illegible] پانی سے استنجاء [illegible] قوی [illegible]
[illegible] قطرہ [illegible] پانی [illegible]
[illegible] تحقیق ہو جائے [illegible] قوی [illegible] قطرہ نہیں [illegible] نماز درست ہے اور [illegible]
[illegible] معلوم ہو چکا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص [illegible])

(٩٧) نماز سے متعلق چند مسائل کی تصحیح و تحقیق

سوال: [illegible] کتاب میں لکھا ہے [illegible] مقتدی [illegible] مقتدی [illegible] صورت میں [illegible] فاسد [illegible] فاسد [illegible] مقتدی [illegible]

جواب: [illegible]

(۱۹۸) مقتدی کے نیت باندھتے ہی امام نے سر اٹھا لیا، کیا اس صورت میں بھی مقتدی شاملِ نماز ہے؟ **سوال:** امام رکوع میں ہے، کہ مقتدی نے نیت باندھ کر ارادہ رکوع میں جانے کا کیا کہ جو امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا، تو مقتدی شاملِ نمازِ امام ہوگیا، یا دوسری نیت کرے؟

جواب: اس صورت میں شاملِ نماز کا ہوگیا، دوسری نیت کی کیا ضرورت ہے؟ (بدستِ خاص، سوال ۱۴۲)

(۱۹۹) جو امام کے سلام پھیرنے سے پہلے نیت باندھ چکا وہ نماز میں شریک ہے: **مسئلہ:** جو قبل سلامِ امام کے نیت باندھ چکا تھا شریک ہوگیا، اب اس کو قعدہ کرنا ضروری نہیں، نماز ویسے ہی تمام کرے۔

(مکتوبات بنام مولانا خلیل احمد مکتوب نمبر ۱۹)

(۲۰۰) اگر مقتدی مسجد سے باہر یا چھت پر ہوں اور امام مسجد میں ہو تو کیا حکم ہے؟ **سوال:** اگر مسجد کے احاطہ کے اندر، مسجد سے علیحدہ جو مکان ہے، یا مسجد کے احاطہ سے بھی علیحدہ مکان پر، مقتدی نماز پڑھیں اور امام مسجد کے اندر ہو، یا مقتدی مسجد کی چھت پر ہوں، تو نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟

جواب: درست ہے، بشرطیکہ اتصالِ صفوف رہے۔ فقط (بدستِ خاص، ص ۱۶)

(۲۰۱) اگر صرف ایک یا دو مقتدی ہوں تو کہاں کھڑے ہوں؟ **سوال:** اگر ایک امام ہو اور دو یا ایک مقتدی، تو وہ مقتدی برابر کھڑے ہوں، دائیں بائیں، یا پیچھے؟

جواب: دو مقتدی پیچھے کھڑے ہوں، [ایک مقتدی ہے تو امام کے دائیں جانب] فقط

(بدستِ خاص، ص ۱۴)

(۲۰۲) جو مسجد شاہراہِ عام پر ہو، اس میں جماعت ثانی جائز ہے: **سوال:** جس مسجد میں دوسری جماعت کرنی جائز ہے، وہاں اس جگہ کو بھی بدلے جہاں جماعت ہوتی ہے، یا نہیں اور تکبیر بھی دوسری کہے، یا نہیں؟

جواب: جو مسجد شارع پر ہے، وہاں اذان و جماعت ثانی اس جگہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(بدستِ خاص، ص ۶۰)

(۲۰۳) ایک وقت میں ایک مسجد میں دو جماعتیں سخت مکروہ ہیں: **سوال:** کچھ مسلمانوں نے زید کو امام بنایا اور کچھ دوسرے مسلمانوں نے عمرو کو، اور ایک فریق دوسرے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا ہے، تو ایسی حالت میں ان دونوں فریق کو ایک وقت میں ایک ہی مسجد میں ایک ہی ساتھ جماعت کرنا درست ہے، یا نہیں؟ اور دونوں کی نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: [illegible] ساعت

[illegible] مکروہ ہے۔ واللہ اعلم

[illegible]

(۲۰۴) اگر جماعت سے نماز پڑھتے وقت کسی وجہ سے سب مقتدیوں کی نماز ٹوٹ گئی، تو ان کیلئے اس مسجد میں جماعت ثانی کا حکم؟ **سوال:** [illegible] مقتدی [illegible] طرح ادا کی، تو ان مقتدیوں [illegible] جماعت [illegible]

جواب: [illegible] جماعت [illegible] مسجد میں [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(۲۰۵) مقررہ وقت سے پہلے مسجد میں جماعت کا حکم اور اس کا ثواب؟ **سوال:** [illegible] وقت میں مسجد میں جماعت [illegible] وقت مقررہ پر جماعت [illegible] جماعت [illegible]

جــواب: جماعت [illegible] صورت میں جماعت [illegible] جماعت [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(۲۰۶) کسی مسجد میں امام کے دیر سے آنے کی وجہ سے ترک جماعت کرنا، یا امام سے پہلے نماز پڑھ لینا؟ **مسئلہ:** [illegible]

[illegible]

(۲۰۷) مسجد میں پہنچ کر نماز سے پہلے کچھ دیر وقفہ کرنا کیسا ہے؟ **سوال:** [illegible]

الجواب: مسجد میں آکر انتظار کرنا جماعت کا اور نمازیوں کا موجب ثواب ہے اور ذکر کے واسطے بھی ثواب ہے، اور کوئی وقت مشروع نہیں۔ فقط۔ (مجموعہ، مرپور، ص۸)

(۲۰۸) متعین امام کے علاوہ امام بن کر جماعت شروع کردے اور امام آجائے، تو وہ کیا کرے؟

سوال: محلّہ کا امام کسی عذر کے سبب سے نماز کے وقت مسجد میں نہ ہو اور نمازی کسی کو امام کر کے نماز شروع کر دیں، پھر امام آجائے تو وہ شریک جماعت ہو یا نہ ہو، اور ان لوگوں کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: صورت مسئولہ میں نماز مقتدیوں کی دوسرے امام صاحب کے پیچھے درست ہوگئی اور امام مذکورہ کو بھی جماعت میں ضرور شریک ہونا چاہئے۔

فتاوی دارالعلوم دیوبند مرتبہ ناظم مدرسہ ظہیر الدین صاحب ص۲۹۸-۲۹۹ ج۳۔ (دیوبند ۱۳۹۰ھ)

(۲۰۹) نماز میں قرأت فرض ہے، جس کو قرأت نہ آئے اس کے لئے کیا حکم ہے؟ مسئلہ: قرأت مطلق [نماز میں مطلق قرأت فرض ہے] اگر معذور ہو تا حصول قرأت، بقدر فرض تسبیح وتہلیل چاہئے ہو آپ نے؟ اگرچہ اس مصلی کو قرآن آتا تھا مگر تعمیم فوائد کے واسطے مسئلہ معذور عن القراءۃ کا بھی فرما دیا، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ بوجہ صیغہ خطاب کے، خود مخاطب کو ہی قرآن قدر فرض کے یاد نہ تھا، یا عربی تھا یا عجمی تھا، اس سے کچھ غرض نہیں بلکہ وہ عربی تھے اور قرآن بھی کچھ یاد تھا، اور یہ بیان بطور تعمیم فائدہ بیان مسئلہ واقع کے ہے اور بس فقط۔ واسلام (مجموعہ کلاں ص۲۲۰)

(۲۱۰) نماز میں قرأت زبان سے ضروری ہے: سوال: اگر نماز میں قرأت دل ہی میں پڑھی زبان سے نہیں پڑھی، تو نماز ہوئی یا نہیں، اور اسی طرح اگر علاوہ نماز کے قرآن شریف دل ہی دل میں پڑھا، تو ثواب قرآن پڑھنے کا ہوا یا نہیں؟

الجواب: نماز میں قرآن زبان سے پڑھنا فرض ہے، دل سے کفایت نہیں۔ اور خارج نماز کے بھی تفکر کا ثواب تو ہوگا، مگر قراءت کا ثواب جب ہی ہوگا کہ زبان سے پڑھے۔(۱) فقط

(بدست خاص، سوال ۱۲۱، جواب:۱۲۲)

(۲۱۱) سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد دیر تک وقفہ کرنا؟ سوال: [امام] نماز میں بعد ختم الحمد کے بہت دیر ٹھہرتا ہے، یہ ٹھہرنا کیسا ہے؟

---

(۱) [illegible] پڑھنا صحیح [illegible] زبان سے پڑھنا ہو بھی [illegible] یہ زبان سے پڑھنا ہے اور [illegible] پڑھنا [illegible] پڑھتے [illegible] دل میں پڑھنا ہے ان کی نماز نہیں ہوتی۔ (پالن پوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب بعد فاتحہ کے سکوت اور سکوت لمبا کرنا، چونکہ بعد فاتحہ بقدر آمین یا بسم اللہ کے توقف درست ہے اور زیادہ مکروہ ہے، اور امام شافعی کا مذہب مقتدیوں کے فاتحہ پڑھنے کے واسطے سکوت کرنا ہے، جب کہ اس کا مقتدی کوئی شافعی نہیں، تو اس کو سکوت محض ہوائے نفسانی اور غیر مشروع اور محض حقیقت الحال سے ہے، لہٰذا اس کو اس حرکت سے منع کرنا چاہئے اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہئے، وہ شخص جاہل ہے۔ اسی حالت میں پیچھے اس کے نماز مکروہ تحریمی ہووے گی۔ فقط

(مجموعہ کلاں ص ۱۲۹، ۳۰، ۱۳۱)

(۲۱۲) فاتحہ خلف الامام سے متعلق چند مباحث: بنام منصب علی از بندہ رشید احمد عفی عنہ

السلام علیکم آدمیاں گم شدند، ملک خدا [را] خر گرفت۔ علماء مر گئے جہلاء [کی] نفسانیوں نے فتنہ اندازی پر کمر باندھی، اگر صاحب (کذا) اہل دیانت ہو، یہ ہی بہت ہے۔ کہ کروڑوں پدمنوں علماء تمام ہندوستان میں حنفی المذہب ہیں، کیا سب کے سب بے نماز و گمراہ ہیں، اب غدر ۱۸۵۷ء کے بعد دینداری عام پیدا ہوئے۔ افسوس جس بات کو قدیم صدہا سال سے لوگ کرتے آئے ہیں اور سب علماء حقانی کرکے بتلاتے رہے، وہ تو ایک امر لغو ہو جاوے اور جو اب کے چند نوخیز سمجھ گئے، وہ عین حق اور دین ہووے، پس اب سنو کہ:

آیت۔ اذا قُرِئَ الْقُرآن فاستمعُوا له وَاَنْصِتُوا الخ (۱)

خطبہ کے وقت کلام کرنے میں اور ذکر کرنے میں اور نماز میں خلف امام قرآن پڑھنے اور کلام کرنے میں نازل ہوئی ہے، اور مطلقاً خلف امام کچھ پڑھنے کو منع فرمایا ہے۔ چنانچہ صحیح مسلم میں خود ابو ہریرہؓ سے اور دوسرے صحابی سے حدیث ہے، کہ ارشاد فخر عالم علیہ السلام ہوا ہے۔ إذا قرأ فأنصتوا (۲) یعنی جس وقت امام پڑھا کرے تم چپ رہا کرو۔ پس فاتحہ بھی قرأت ہے، آیت اور حدیث اپنے عموم پر ہے اور مطلقاً قرأت خلف امام کو منع کرتی ہے، اور دیگر احادیث بھی ہیں، جن سے منع ہونا قرأت خلف امام کا ظاہر ہے۔ البتہ امام شافعی صاحب اور دیگر علماء کا یہ مذہب ہے کہ امام کے پیچھے قرأت پڑھنا چاہئے مگر انہوں نے یہ طرز نکالا ہے کہ امام فاتحہ پڑھ کر جہریہ میں چپ ہو جاتا ہے، تاکہ مقتدی فاتحہ پڑھ لیویں! اور مذاہب ائمہ ایسے مسائل میں کہ مختلف صحابہ میں ہوں سب حق ہوتے ہیں۔ البتہ جو شخص مقلد کسی ایک شخص کا ہے، اس کو اس پر عمل کرنا چاہئے

---

(۱) وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون. ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جاوے تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم ہو۔ (سورہ اعراف، ۲۰۴، ترجمہ شیخ الہند)

(۲) عن ابی ہریرةؓ، مسند امام احمد ۲/۳۷۶ ط دار الفکر بیروت ۱۹۷۸ء، مسند احمد۔ مسند ابی ہریرہؓ، احمد محمد شاکر رقم الحدیث ۸۸۲۵ ص: ۳۷، ج: ۹ [دار الحدیث بالقاہرہ] (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] تحقیق [illegible] [illegible]

خلف الامام فاتحہ پڑھنا [illegible] تحقیق [illegible] علم یا تقلید [illegible] مسئلہ کی حقیقت [illegible] تعصب [illegible]

[illegible] تعصب [illegible] فاتحہ خلف الامام [illegible] صحیح مسلم [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible] مقتدیوں کی [illegible]

[illegible] مولوی محمد حسین [illegible] ثبوت [illegible] حقیقت [illegible] اشاعۃ السنہ جلد نمبر [illegible]

[illegible] الاکثر [illegible] صحیح مسلم [illegible] صحیح بخاری [illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] مطلب [illegible]

[illegible] ۱۹۹ [illegible]

(۲۱۳) ایک رکعت میں سورہ بقرہ پھر دوسری رکعت میں سورۃ النساء پڑھی تو کیا حکم ہے؟

سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۲۱۴) درمیان سے سورت پڑھے تو بسم اللہ پڑھے یا نہیں اسی طرح قنوت اور جنازہ میں دعا کے شروع میں بسم اللہ کا کیا حکم ہے؟ سوال [illegible]

[illegible]

الجواب جب کسی سورۃ کو درمیان سے بھی پڑھے تب بھی [illegible] میں جب دعاء قنوت پڑھے تب بھی [illegible]

[illegible] ( )

بندہ رشید احمد [illegible] الجواب صحیح [illegible]

[illegible]

(۲۱۵) مختلف سورتوں کے متفرق رکوع ایک نماز میں پڑھنے کا حکم؟ سوال [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

(۲۱۶) دونوں رکعتوں کے دونوں سجدے فرض ہیں سوال [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

(۲۱۷) رکوع اور سجدہ میں الصاق کعبین کی بحث [illegible]

[illegible]

اگر بجوز(۱) میں الصاق کعبین کیا جاوے تو توجہ أصابع رجلین إلی القبلة نہیں ہوسکتا، مگر ہاں! جس کا سارا پنجہ پاؤں کا مساوی اور سب انگشت برابر مساوی ہووے، تو مضائقہ نہیں۔ اور ایسا پاؤں تو کہیں شاذ و نادر ہوتا ہے، تو اب حقیقی معنی الصاق میں توجہ اصابع الی القبلة فوت ہوتی ہے، تو بظاہر یہ مراد نہیں، اگر محاذات (۲) پر حمل کیا جاوے تو رکوع و سجود کی خصوصیت کیا ہے، یہ قیام کی سنت ہونی چاہئے، مگر یہ معنی مراد نہیں ہوسکتے، کیونکہ شامی سجدہ کی بحث میں کہتا ہے:

قد منا أنه ربما يفهم منه أن السجود كذلک ،إذ لم يذكروا تفريجها بعد الركوع فالأصل بقاؤهما هنا كذلک الخ(۳)

ترجمہ: اس سے پہلے ہم کہہ چکے ہیں، کبھی کبھی اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ سجدے بھی اس طرح ہیں، کیوں کہ ان دونوں کو رکوع کے بعد، کھولنے کا ذکر نہیں، تو اصل ان کا یہاں اس طرح باقی رہنا ہے۔

سو تفریج (۴) کے مخالف الصاق مراد رکھتے ہیں اور وہ معنی حقیقی کے مراد ہونے پر دال ہے، اور اس الصاق کی کہیں سند نہیں ملی۔ پہلے بھی تحقیق کیا تھا۔ فقط (مکتوبات بنام مولانا خلیل احمدؒ مکتوب نمبر ۳۴)

(۲۱۸) چاول اور چینی پر اگر ماتھا ٹک جائے، تو سجدہ کا حکم؟

سوال: چاول اور جوار اور چینی پر اگر ماتھا نہ دھنسے، تو سجدہ کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: جس چیز پر ماتھا قائم ہوجاوے گا، نماز درست ہوجاوے گی، چاول ہو یا گندم، ورنہ نہیں۔

(بدست خاص، سوال ۱۵۸)

بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا: (۳) یہ سوال مقدر کا جواب ہے، بخاری شریف میں ٹخنے ملانے کا تذکرہ ہے (بخاری کتاب الصلوۃ باب الزاق المنکب) حضرت نے اس کا جواب دیا ہے کہ اس سے مقتدیوں کا ٹخنے ملانا بھی صفیں سیدھی کرنے کے لئے تھا، یعنی نماز شروع کرنے سے پہلے باہم ٹخنے ملا کر محاذات کرلیں، پھر ڈھنگ سے کھڑے ہو کر نماز شروع کریں اور اگر صفیں سیدھی کرنے کا کوئی اور ذریعہ ہو، مثلاً صف کی لکیر بنی ہوئی ہو یا صف بچھی ہوئی ہو، تو اس کے ذریعہ بھی صف سیدھی کی جاسکتی ہے، اس وقت ٹخنے ملا کر صف سیدھی کرنے کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد نبوی میں کچا فرش تھا، کوئی نشان نہیں تھا، اس لئے صحابہ ٹخنے ملا کر صف سیدھی کیا کرتے تھے، غیر مقلدین نے اس کو حالت قیام میں کھڑے ہونے کا طریقہ سمجھ لیا ہے، جو صحیح نہیں ہے۔ (پالن پوری)

(۱) یہ ایک دوسرے سوال مقدر کا جواب ہے، کہ اگر درمختار کے قول سے سجدہ میں ٹخنوں کو ملانا مراد لیا جائے تو کیا حرج، شاذ و نادر ہی کسی کے پاؤں کا پنجہ مساوی ہوتا ہے اور سب انگلیاں برابر ہوتی ہیں اور حقیقی الصاق کی صورت میں عام لوگوں کی پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف متوجہ نہیں ہوں گی، اس لئے بظاہر یہ بھی مراد نہیں۔ (پالن پوری)

(۲) یہ ایک اور سوال مقدر کا جواب ہے کہ بخاری میں ٹخنے ملانے کا جو مقصد محاذات ہے، درمختار کی روایت میں وہ کیوں نہ مراد لیا جائے؟ جواب یہ ہے کہ پھر رکوع سجود کی خصوصیت کیا ہوگی، بلکہ یہ قیام کی سنت ہوگی مگر یہ معنی مراد نہیں لے سکتے، کیونکہ شامی نے صراحت کی ہے کہ سجدے رکوع کی طرح ہیں، پس اگر رکوع میں ٹخنے ملائے گئے، تو وہ سجدوں میں بھی ملے رہیں گے۔ (پالن پوری)

(۳) شامی (نسخہ ہندیہ) ص۳۳۹ ج۱-باب اطالة الركوع للجاءی (مطبع مجتبائی دہلی ۱۲۸۷ھ) نیز شامی (رد المحتار) ص۵۰۲ ج۱-باب اطالة الركوع (مطبوعہ دار الفکر، بیروت، ۱۳۹۹ھ) (انور)

(۴) یہ بحث کا خلاصہ ہے کہ جو لوگ الصاق کعبین کے قائل ہیں اور تفریج (کشادہ رکھنے) کے مخالف ہیں، وہ الصاق کے حقیقی معنی مراد لیتے ہیں، صرف محاذات مراد نہیں لیتے اور الصاق حقیقی کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ طحاوی باب التطبيق في الركوع میں تفریق کے افضل ہونے کی صراحت ہے۔ (پالن پوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲۱۹) اگر التحیات کی جگہ طاحیات پڑھ دیا، تو؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے بسبب سہو یا جلدی یا عدم صحت، بجائے التحیات لفظ طاحیات پڑھا، نماز اس کی ہوئی یا نہیں، اور پڑھنے والے پر گناہ ہوا، یا نہیں؟ بینوا توجروا

جواب: نماز ہوگئی،(۱) مگر جو غفلت سے یا جان کر ایسا کلمہ پڑھا، گنہگار ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں، ص ۲۳)

(۲۲۰) فرض اور نفل میں جلسہ اور قومہ کے اذکار یکساں ہیں، مگر؟ **مسئلہ:** جلسہ اور قومہ کے اذکار فرض و نفل میں یکساں ہیں، تنہا آدمی فرض میں پڑھے، جماعت میں تطویل کرنا نہیں چاہئے۔ فقط والسلام

رشید احمد عفی عنہ

(مجموعہ کلاں، ص ۱۴۴)

(۲۲۱) نماز میں قعدہ کے وقت نظر کہاں رکھے؟ **سوال:** نماز پڑھتے ہوئے قعدہ میں نظر سجدہ کی جگہ پر رکھے یا چھاتی پر؟

جواب: دونوں جگہ درست ہے، غرض خیال ونظر بندی ہے۔

(بدست خاص، سوال ۸۸)

(۲۲۲) بغیر اجازت، دوسرے کے کپڑوں میں نماز کا حکم؟ **سوال:** بعض دھوبی کسی غیر کے کپڑے سے نماز پڑھ لیتے ہیں، تو جو کوئی غیر کے کپڑے سے بدون اجازت نماز پڑھے، تو نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟

الجواب: ادا ہو جاتی ہے۔

(بدست خاص، ص ۴۰)

(۲۲۳) تھوک نگل لینے سے روزہ اور نماز ٹوٹنے کا حکم؟ **سوال:** روزہ دار کے منہ میں اگر بلغم یا تھوک جمع ہو جاوے حالت نماز میں، یا غیر نماز میں، تو روزہ اور نماز ہوئی یا نہیں، اگر وہ بلغم یا تھوک منہ میں آیا ہو، نگلا جاوے؟

جواب: اگرچہ نگل جاوے، درست ہے۔ فقط

(بدست خاص، ص ۴۱)

(۲۲۴) اگر دانتوں میں غذا رہ گئی اور نماز کے بعد پتہ چلا؟ **سوال:** جو نماز کے بعد مسوڑھے میں سے کچھ غذا نکلی، تو نماز ہوئی، یا نہیں؟

جواب: غذا کا رہنا دانتوں میں مفسد نہیں۔ فقط

(مجموعہ کلاں، ص ۱۴۷)

---

(۱) نماز اس لئے ہوگئی کہ غلطی سہو کا تعلق صرف قراءت سے ہے۔ (پالن پوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲۲۵) نماز پڑھنے والے نے اگر چھینک آنے پر الحمد للہ یا کسی بری خبر پر انا للہ کہہ دیا، تو؟

سوال: مصلی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا، یا کوئی مصیبت کی خبر کان میں پڑی اور اس نے انا للہ و انا الیہ راجعون کہا، یا جمائی آئی اور اس نے لاحول و لاقوۃ الا باللہ پڑھا، یا اچھی خبر پا کر سبحان اللہ کہا، تو نماز ہوئی، یا نہیں؟

جواب: خبر سار [خوشی دینے والی] یا موجب رنجش سے نماز جاتی رہتی ہے۔(۱) اور اگر جمائی لی اور لاحول پڑھا ہے، یا چھینک پر الحمد للہ کہا اور جواب کسی کا مقصود نہیں، تو نماز ہو جائے گی۔ اور انا للہ مصیبت دینی پر ہے تو نماز جائز، اور اگر مصیبت دنیوی پر ہو تو ناجائز، اور اگر دوسرے کی چھینک پر الحمد للہ یا یرحمک اللہ کہے، تو نماز نہ ہوگی۔ واللہ اعلم

(بدست خاص [illegible])

(۲۲۶) اگر خارش یا مچھروں کے کاٹنے کی وجہ سے، نماز میں بار بار کھجایا، تو؟

سوال: اگر نماز میں بہت دفعہ، یعنی چار پانچ مرتبہ بدن میں خارش اٹھے، یا مچھر وغیرہ نے کاٹا اور اس نے یعنی نمازی نے اتنی ہی دفعہ کھجلایا، تو نماز ہوئی، یا نہیں؟

جواب: [نماز] ہو جاتی ہے بسبب ضرورت کے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص [illegible])

(۲۲۷) نماز میں گریہ وزاری کا حکم؟

سوال: اگر نماز میں غلبہ محبت خدا اور رسول سے، یا خیال نعمت ہائے خداوندی کا کرکے، یا اپنے گناہوں کے خیال سے، یا قرآن کے معنوں کا خیال کیا اور لذت حاصل ہوئی اور دل میں جوش آیا، غرض جس طرح سے ہو باعث دنیا نہ ہو، نہ رنج و مصیبت بیماری بدنی کی ہو، بلکہ از امر دین [دین کی وجہ سے] ہو کوئی خیال دینی ہی ہو، اگر کوئی گریہ کرے یا آہ کرے، یا ہو کرے کہ آواز ظاہر ہو، تو نماز ہوئی، یا نہیں؟

جواب: غلبہ محبت حق تعالیٰ سے یا ذکر جنت و نار سے، اگر گریہ ہو یا آہ، اوہ نکلے یا صوت نکلے، نماز میں نقصان نہیں ہوتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص [illegible])

(۲۲۸) اگر نماز میں رو پڑا، یا آہ یا ہو کی تو کیا حکم ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص جماعت میں نماز پڑھ رہا ہے اور وہ یک بیک از خود رفتہ ہو کر یا اللہ یا آہ یا ہو یا حق یا کاف کر کے کہہ اٹھا، اور ہم کو علم نہیں کہ آیا اس کو بذوق الٰہی یہ کیفیت پیش آئی، یا بغیر ذوق الٰہی کے، صورت ہائے مرقومہ بالا میں شخص مذکور کی نماز ہوئی یا نہیں، اور نیز اس کے قرب و جوار کے لوگوں کی نماز باقی رہے گی یا فاسد ہو جائے گی؟ بینوا توجروا۔

(۱) [illegible]

الجواب: اگر نماز میں خشیۃ اللہ یا کوئی امر حق تعالیٰ کا نمازی مقتدی یا امام کے سامنے ہو تو اس سے نماز کی حالت فاسد نہیں ہوتی اور جو [illegible] آواز نکلا اگر بذوق وخشیت سے یا ذکر جنت و رحمت سے نکلا تو بھی نماز نہیں جاتی، اور جو بدون اس کے ہو تو نماز فاسد ہوتی ہے، اور جس کا حال معلوم نہیں ہے اس کے حال کو حسن ظن کے ساتھ خیر پر محمول کرنا چاہئے ابد الآباد [illegible] جب تک دلیل قوی اس کے فریب وریا کی نہ ہو اور اس کے پاس والوں کی نماز میں کوئی فساد و نقصان نہیں ہوتا اگرچہ وہ ریاکار بھی ہو، اگر ریا کرتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو گئی ہے [[illegible]] [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد عفی عنہ گنگوہی

(۲۲۹) کن ٹوپ میں نماز؟ مسئلہ: کن ٹوپ میں جس طرح چاہے نماز پڑھے نماز درست ہے۔

(مجموعہ [illegible] ص ۱۳۲)

(۲۳۰) صدری (فتوئی) میں نماز؟ سوال: خواندن صلوٰۃ در صدری کہ در ملک پنجاب فتوئی گویند با وجود جامہ دیگر چہ حکم دارد؟

ترجمہ: صدری میں جس کو پنجاب میں فتوئی کہتے ہیں اس میں دوسرا کپڑا موجود ہوتے ہوئے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اگر فتوئی سینہ و کمر و دوش را بہ درست پوشیدہ شد نماز درست باشد بہ نصف بدن پوشیدہ مگر بلا کراہت ادا نشود، اگرچہ ... [illegible] ... اگر فتوئی ... [illegible] ... فقط۔

(مجموعہ [illegible] ص ۳۲)

ترجمہ: اگر فتوئی سے سینہ، کمر کندھے اور تمام جسم چھپ جاتا ہو تو [illegible] موجود ہونے کے باوجود اس میں درست نماز ہو جائے گی، مگر دوسرے کپڑے کا اضافہ کرنا مستحب ہے، اور اگر فتوئی [illegible] متعلق ہے تو اس میں نماز مکروہ تنزیہی ہوگی۔

(۲۳۱) بلا ٹوپی کے صرف عمامہ سے نماز؟ سوال: [illegible] درست ہے یا نہیں؟

الجواب: عمامہ بلا ٹوپی کے نماز درست [illegible] ٹوپی عمامہ [illegible]

[illegible]

(۲۳۲) اگر نماز میں، مردار کی ہڈی بدن پر ہو؟ **سوال:** مردار کی ہڈی گلے وغیرہ میں لٹکا کر نماز درست ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

جواب: مردار کی ہڈی پاک ہوتی ہے، سوائے خنزیر کے، سو اس کے ساتھ ہونے سے نماز میں کچھ نقصان نہیں آیا۔ فقط (مجموعہ کلاں، ص ۱۴۷)

(۲۳۳) قضاء نماز کو ادا کی نیت سے پڑھنا: **سوال:** اگر ظہر کا وقت جاتا رہا اور عصر کا وقت آ گیا، تو اس قضا شدہ نماز ظہر کو اگر بہ نیت ادا پڑھے اور نیت قضاء کی نہ کرے، حالانکہ نماز قضا ہی پڑھی ہے، تو وہ نماز ادا ہو گئی، یا نہیں؟

جواب: [نماز] ادا ہو جاتی ہے۔ فقط (بدست خاص، ص ۴۰)

(۲۳۴) ادا نماز کو قضاء کی نیت سے پڑھنا؟ **سوال:** اگر وقت نماز کا تھا مگر مصلی نے اس ادا نماز کو بہ نیت قضاء ادا کیا، حالانکہ ادا ہی پڑھی ہے تو نماز ادا، ادا ہو گئی، یا نہیں؟

جواب: درست ہے۔ (بدست خاص، ص ۴۰)

(۲۳۵) نماز کے بعد کی تسبیحات (اور صوم عرفہ) مستحب ہیں: **مسئلہ:** بعد نماز کے تسبیح تحمید تکبیر مستحب ہے اور صوم عرفہ بھی مستحب ہے، سنت موکدہ نہیں۔ شاہ عبدالعزیز کے کلام کی مجھ کو خبر نہیں، سب کتب فقہ میں مستحب لکھا ہے۔ (مجموعہ فرخ آباد، ص ۱۹)

مکروہاتِ نماز

(۲۳۶) محراب میں کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کا حکم؟ حافظ علی حسن امام مسجد نے جو جواز کا فتویٰ باہر کی محراب میں کھڑے ہونے کے بارے میں، کسی اردو کتاب کے حوالہ سے دیا تھا، حضرت (گنگوہی) قدس سرہ نے جواباً یہ ارشاد فرمایا، کہ بس تم اپنی کتاب کو رہنے دو، امام کو محراب کے اندر کھڑے ہو کر نماز پڑھانا، خواہ محراب اگلی ہو یا پچھلی، بہر حال مکروہ ہے۔ (مجموعہ رام پور، ص ۱۶)

(۲۳۷) عمامہ پر سجدہ مکروہ ہے: **سوال:** ٹوپی اگر سجدہ گاہ اور ماتھے کے بیچ میں حائل رہے، تو نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: حیلولہ کلاہ کا جبہہ وارض میں مکروہ ہے۔ فقط (مجموعہ کلاں، ص ۱۴۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲۳۸) نماز میں بلاضرورت زمین کا سہارا لے کر کھڑا ہونا مکروہ ہے: مسئلہ: قوی آدمی بلاوجہ زمین پر ٹیک لگا کر (ٹیک لگا کر) کھڑا ہو تو مکروہ ہے اور نفل میں جائز ہیں اور ضعیف کے واسطے جائز ہے، مکروہ بھی نہیں۔ (مجموعہ ... ص ۳۳)

(۲۳۹) نماز پڑھنے والے کے سامنے اگر کوئی صاف تصویر ہو تو؟ سوال: کسی چیز مثلاً تکیہ وغیرہ پر تصویر ہے اور وہ نمازی کے سامنے رکھی ہے تو نماز ہو جاوے گی یا مکروہ ہوگی؟

جواب: اگر ایسی تصویر ہے کہ معلوم ہوتی ہے تو نماز مکروہ ہوگی اور اگر ایسی چھوٹی ہے جیسے مچھر مکھی کہ پتہ لگانے سے معلوم نہیں ہوتی تو مکروہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص، ص ۵۷)

نماز میں سہو اور سجدۂ سہو کے مسائل

(۲۴۰) اگر چار رکعت میں قعدہ اولیٰ نہیں کیا تو سجدہ سہو سے نماز ہوگئی: سوال: اگر چار رکعت نفل کی نیت کی تھی اور دو رکعت کے بعد قعدہ وسطیٰ نہ کیا اور تیسری رکعت کے واسطے کھڑا ہوگیا، پھر چاروں رکعت کے بعد اخیر میں سجدہ سہو کر لیا، تو نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: نماز ہوگئی۔ فقط (بدست خاص، ص ۱۱)

(۲۴۱) فرض نماز میں چار رکعت کے بعد بھول کر کھڑا ہوگیا اور مزید دو رکعتیں پڑھ لیں تو؟ سوال: ایک شخص مثلاً ظہر کے فرض پڑھتا ہے اور آخر قعدہ کے بعد سہو سے پانچویں رکعت کے واسطے کھڑا ہوگیا، بعد میں یاد آیا تو اس نے دو رکعت پوری کر کے سجدہ سہو کر لیا اور نماز تمام کی، تو دو رکعت جو بعد فرض کے پڑھتے ہیں، وہ ادا ہوگئی، یا نہیں؟

جواب: دو رکعت سنت مؤکدہ اس سے ادا نہیں ہوتی، یہ دو نفل ہو جاویں گے۔ فقط واللہ اعلم

(بدست خاص، ص ۴۴)

(۲۴۲) اگر آخری قعدہ میں التحیات کے بعد بھول کر کھڑا ہوگیا تو کیا کرے؟ سوال: اگر اخیر رکعت میں آدمی نے التحیات پڑھی اور پھر بھول کر کھڑا ہوگیا اور بعد کھڑا ہونے کے یاد آیا، کہ رکعت تمام ہو چکی ہیں اور پھر بیٹھ گیا تو دوبارہ التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے، یا بدون التحیات پڑھے سجدہ سہو کرے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: اس صورت میں دوبارہ التحیات نہ پڑھے، بیٹھ کر سلام دے کر سجدہ سہو کرے۔ فقط

(امداد الفتاویٰ)

(۳۴۳) اگر دو رکعت کے بعد تیسری کیلئے کھڑا ہو گیا، اس وقت یاد آیا تو کیا کرے؟ سوال: دو رکعت نفل یا فرض کی نیت کی اور قعدہ اخیرہ کیا، پھر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا، یہاں تک کہ سجدہ بھی کر لیا تب یاد آیا، تیسری رکعت سے بیٹھ جاوے یا اس کے ساتھ ایک رکعت اور ملا کر پوری کرے، یا نماز فاسد ہو گئی ہے یا نہیں، یا از سر نو نماز کی نیت باندھے۔

جواب: اگر فرض نماز تھی جیسے (کہ) فجر کی نماز اور بدون قعدہ کے تیسری رکعت کا سجدہ کیا تو چوتھی ملا لیوے، چاروں نفل ہو جاویں گی اور جو نفل ہو تو بھی چاروں نفل ہو جاویں گی اور سجدہ سہو کر لیوے۔ اور فرض دوبارہ پڑھ لیوے۔

(امداد الفتاویٰ)

(۳۴۴) اگر ایک رکعت پر بھول کر سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا تو؟ سوال: ایک شخص نے دو رکعت نماز کی نیت باندھی اور ایک رکعت پڑھ کر یہ سمجھ کر کہ دونوں پڑھ لی ہیں، اس نے سلام پھیر دیا اور بعد سلام پھیرنے کے یاد آیا کہ ایک رکعت ہوئی ہے اور بعد ازاں کھڑا ہو کر دوسری رکعت بھی پڑھ لی تو سجدہ سہو کا کرے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں سجدہ سہو کرے، نماز ہو جاوے گی۔ (امداد الفتاویٰ)

(۳۴۵) وتر کے بعد کی دو نفلوں کا بیٹھ کر پڑھنا افضل ہے، یا کھڑے ہو کر؟ سوال: دو نفل بعد وتر کے پڑھتے ہیں، ان کو کھڑے ہو کر پڑھنا زیادہ ثواب ہے یا بیٹھ کر؟

جواب: کھڑے ہو کر پڑھنے میں پورا ثواب ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب۔

(امداد الفتاویٰ)

(۳۴۶) اگر امام سجدہ سہو بھی بھول گیا، سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا تو؟ سوال: امام نے نماز میں سہو کیا اور سجدہ سہو بھی بھول گیا اور دونوں طرف سلام پھیر دیا، مقتدیوں کو یاد تھا، بعد فراغ امام نے صرف سجدہ سہو کیا، تو اس صورت میں مقتدیوں کی طرف سے جبر نقصان ہو جاوے گا یا نہیں؟

الجواب: اگر امام نے بعد سلام کے کوئی حرکت منافی صلوٰۃ کے نہیں کی اور سجدہ کیا تو درست ہے اور سب کی نماز ہو گئی اور جو مقتدی شریک نہ ہوا ہوگا اس کی نماز بھی درست ہو جاوے گی۔

(امداد الفتاویٰ)

(۳۴۷) اگر درمیان قعدہ میں سلام پھیر دیا، پھر یاد آیا تو؟ سوال: اگر کوئی شخص نے قعدہ اولیٰ میں ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا اور بعد میں یاد آیا کہ ابھی نماز تمام نہیں ہوئی اور اسی وقت کھڑا ہو گیا، پھر آخر میں سجدہ سہو کر لیا تو نماز ہو گئی یا نہیں؟

جواب: [illegible]

(۳۴۸) اگر بھول کر ایک رکعت رہ گئی اور سلام ودعا کے بعد یاد آئی تو؟ سوال: [illegible] تو اسی نیت سابق سے اگر ایک رکعت پڑھ لے [illegible]

جواب: [illegible]

(۳۴۹) سہواً سلام پھیرنے کے بعد بقیہ نماز کس طرح پوری کرے؟ سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

(۳۵۰) جو نماز ترک واجب کی وجہ سے لوٹائی جائے، اس میں نئے مقتدی کی شرکت؟

مسئلہ: [illegible]

[illegible]

(۲۵۱) اگر امام قعدہ اخیرہ کے بعد، سہواً کھڑا ہو جائے تو؟ سوال: امام اگر قعدہ اخیرہ میں نہ بیٹھے اور سہواً کھڑا ہو جاوے، تو مقتدی اتباع امام کریں، یا نہیں۔ درصورت عدم اتباع اگر بیٹھ کر سلام پھیر دیویں تو نماز ان کی جائز ہوگی یا نہ؟ اگر شق اول اختیار کی جاوے، تو اطاعت امام بھی ضروری تھی اور وہ متروک ہے، پھر دلیل جواز اس کی کیا ہوگی؟

جواب: مقتدی امام کو سبحان اللہ یا دیگر ذکر سنا کر بٹھا دیں، اگر نہ بیٹھے تو سجدہ تک انتظار کریں اور امام [illegible] کرتے رہیں، اگر امام لوٹ آیا سجدہ سہو کر کے، سب کے ساتھ سلام پھیرے، اور جو نہ لوٹا اور سجدہ رکعت خامسہ کا کر لیا تو مقتدی سلام دے کر رخصت ہوویں، امام کو چھوڑ دیویں کہ امام نوافل میں چلا گیا، وہ امام فرائض کا تھا نہ نوافل کا، اب امام نہیں رہا، دوسری نماز پڑھتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ، ص ۲۰۳-۲۰۴)

(۲۵۲) جماعت کی نماز فاسد ہونے کے بعد کیا کسی کے نزدیک، صرف امام کی نماز کا اعادہ کافی ہے؟ سوال: اگر امام کی نماز کسی وجہ سے فاسد ہو جاوے اور وہ اس سے ایسے وقت مطلع ہو کہ مقتدیوں کا اجتماع نہ ہو سکے، تو کیا یہ کسی کا مذہب ہے کہ تنہا امام کا اعادہ کرنا کافی ہے، اور مقتدیوں پر ضروری نہیں؟

جواب: یہ مذہب حنفیوں کا نہیں ہے، کسی اور کا ہوگا، مجھے معلوم نہیں۔ (مجموعہ، ص ۱۰۶-۱۰۷)

(۲۵۳) سجدہ سہو میں مقتدی کی نماز تبعاً کامل ہوتی ہے: سجدہ سہو میں آپ کی رائے سے توافق کرتا ہوں، کہ صلوٰۃ مقتدی تبعاً کامل ہوتی ہے، اعادہ کا استخراج صاحب فہم نے کیا ہے اور کسی کی رائے اس طرف نہیں گئی۔ (مکتوبات بنام مولانا خلیل احمد، مکتوب نمبر ۲۲)

(۲۵۴) سنتوں کی چار رکعتوں میں پہلا قعدہ واجب ہے: سوال: سنتوں میں مثلاً چار رکعت میں قعدہ وسطیٰ فرض ہے یا واجب؟

جواب: واجب ہے امام صاحب کے نزدیک۔ (ہدیۃ، ص ۱۵۹)

(۲۵۵) اگر چار سنتوں کی نیت کی اور چار رکعت کے بعد، بھول کر کھڑا ہو گیا اور چھ مکمل کر لیں تو؟ سوال: اگر چار رکعت سنت کی نیت کی اور بعد قعدہ آخر کے پانچویں رکعت کے واسطے بھول کر کھڑا ہو گیا اور یاد آنے کے بعد دو رکعت اور پڑھ لی، تو سجدہ سہو بھی کرے، یا نہیں؟

جواب: سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (ہدیۃ، ص ۱۶۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

سنتوں اور نوافل کے مسائل

(۲۵۶) فجر کی سنتیں اس وقت پڑھنا، جب جماعت شروع ہو چکی ہو؟ سوال: اگر جماعت صبح کی نماز کی شروع ہوگئی ہے، تو بہتر یہ ہے کہ جماعت میں مل جاوے، یا یہ بہتر ہے کہ سنت فجر کی پڑھ کر جماعت میں شامل ہو، اگر یہ جانتا ہو کہ ایک رکعت فرض کی ضرور جماعت میں مل جاوے گی؟

جواب: مذہب حنفیہ یہ ہے کہ سنت پڑھ کر شریک جماعت ہو بشرطیکہ سنت کو پردہ میں پڑھے۔ جماعت کے روبرو پڑھنا ہرگز درست نہیں، مگر اس وقت میں ایسا کرنے سے عوام جماعت کے پاس سنت پڑھنے لگتے ہیں، لہذا حسب مذہب شافعی و محدثین علیہم الرحمۃ کے بالکل سنت سے منع کرنا مناسب وقت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

([illegible] ص ۲۱)

(۲۵۷) اگر جماعت ہو رہی ہو تو فجر کی سنت کب پڑھے؟ سوال: اگر جماعت فجر کی ہو رہی ہے تو سنت پڑھے یا جماعت میں شریک ہو جاوے، اور اگر شریک جماعت ہوگیا تو وقت قضا ورت کے سنت بعد نماز ادا کرے، یا بعد طلوع آفتاب؟

الجواب: سنت فجر بعد شروع ہونے جماعت کے، اگر کوئی جگہ علیحدہ مسجد سے ہو پڑھ لے، کیونکہ ان کی تاکید بہت وارد ہے۔ بشرطیکہ جماعت میں شرکت کی توقع ہو، اور اگر سنت فجر نہ پڑھ سکا تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے، فرض کے بعد متصل نہ پڑھے، بلکہ بعد طلوع آفتاب کے پڑھے۔ اور جس وقت کہ سنت مؤکدہ ہو مؤکدہ نہیں رہتی مگر بعد طلوع آفتاب کے پڑھ لینا بہتر ہے۔ هکذا فی کتب الفقه فقط

کتبہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

([illegible])

(۲۵۸) فجر کی نماز شروع ہونے کے بعد سنتیں پڑھنے کا حکم: سوال: [illegible] وقت [illegible] جماعت [illegible] ہوئی [illegible] وقت میں سنتیں پڑھنی جائز ہیں یا جماعت میں شریک ہونا [illegible] سنتیں واجب ہیں یا سنت [illegible]؟

جواب: [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٢٥٩) مسجد میں اگر پردہ پڑا ہوا ہے تو بیرونی حصے میں فجر کی سنتیں پڑھنے کا حکم؟ سوال

جواب

(٢٦٠) مغرب کی سنتیں اوابین میں شامل نہیں۔

(٢٦١) جمعہ کی سنتوں کی نیت کس طرح کرے؟ سوال

جواب: چار رکعت سنت پڑھتا ہوں۔

(٢٦٢) سنتوں اور نفلوں میں وقت کا ذکر کرنا ضروری نہیں۔ سوال

جواب

(٢٦٣) نوافل میں اگر نیت سے زیادہ پڑھ لیا تو؟ سوال

جواب

(٢٦٤) نوافل میں اگر ایک مرتبہ میں آٹھ رکعت کی نیت کی، تو کیا سب کا ادا کرنا ضروری ہے؟ سوال

جواب

(بدست خاص ،ص ۱۱)

دیدیا دو پر مثلاً، تو کچھ واجب نہ ہوگا۔ فقط

[نوٹ: ایک ضروری مسئلہ: صحت نماز جمعہ کے لئے ملک تام یا وقف ہونا مسجد کا شرط نہیں۔ ضمیمہ دوم میں ملاحظہ ہو۔ نور]

(۲۶۵) دن اور رات کے نوافل میں ایک سلام کے ساتھ، کتنی رکعتیں درست ہیں؟

سوال: نوافل میں دو ہی رکعت ہوتی ہیں، یا زیادہ بھی؟

جواب: جس قدر چاہے پڑھے، دن کو چار بیک سلام اور رات [کو] آٹھ رکعت بیک سلام بلا کراہت ہوتی ہیں، اس سے زیادہ درست نہیں، مگر بکراہت۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص، ص ۱۲)

(۲۶۶) نوافل کی چار رکعت کی نیت کی اور پہلا قعدہ بھول گیا تو؟

سوال: اگر چار رکعت نفل کی نیت کی اور وسط کا قعدہ نہ کیا سہو سے اور تیسری رکعت کے واسطے کھڑا ہوگیا، تو یاد آیا کہ قعدہ نہیں کیا، تو اب کیا کرے، آیا بیٹھ کر التحیات پڑھے، یا بعد چاروں رکعت کے سجدہ سہو کرے؟

جواب: بیٹھ کر تشہد پڑھ کر، پھر آخر میں سجدہ سہو کرے۔ فقط

(بدست خاص، ص ۱۲)

(۲۶۷) نوافل کی جماعت میں کتنے آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟

سوال: نوافل کی جماعت میں علاوہ امام کے، کتنے مقتدی ہونے چاہئیں؟

جواب: تین تک جائز زیادہ مکروہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص، ص ۶۸)

(۲۶۸) نوافل کی عمومی جماعت کا حکم؟

سوال: نوافل کی جماعت کا جواز تو اس حدیث سے جو ایک صحابی فرماتے ہیں، کہ میں نے نماز تہجد بجماعت آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے پڑھی ہے، نکلتا ہے۔ لیکن چونکہ اس وقت وہ صحابی ہی حاضر تھے کوئی دوسرے نہ تھے، لہٰذا وہ تنہا شامل ہوئے اور سورج گرہن اور تراویح میں بہت سے آدمی شامل ہوئے، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جماعت نوافل میں خواہ کتنے ہی آدمی ہوں، جائز ہے۔ تو قلیل آدمیوں کا جماعت نوافل میں انحصار ہونا، کس طرح ثابت ہوتا ہے؟

جواب: نوافل کی جماعت مکروہ ہے، مگر نماز تراویح، نماز کسوف، صلوٰۃ استسقاء میں جائز ہے، اور سب میں مکروہ تحریمہ [ہے]۔

(بدست خاص، ص ۶۸)

(۲۶۹) تہجد کی کتنی رکعتیں ہیں؟

سوال: نماز تہجد کی بارہ رکعت ہیں، یا کم؟

جواب: تہجد کی ادنیٰ دو رکعت اور اعلیٰ کی کوئی حد نہیں، ہزار رکعت ہوں یا زیادہ، مگر فعل شارع علیہ السلام سے دس رکعت سے زیادہ ثابت نہیں ہوتی، اکثر اوقات میں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص، ص ۳۴)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جمعہ اور خطبہ کے متعلقات و مسائل

(۲۷۰) جمعہ کا اول وقت اور جمعہ بستی میں ایک جگہ ہونا بہتر ہے سوال: [illegible]

[illegible]

جواب: [illegible]

[illegible] کذا فی کتب الفقہ [illegible]

[illegible]

(۲۷۱) چھوٹے قصبے میں جمعہ ایک ہی جگہ ہونا مناسب ہے سوال: [illegible]

[illegible]

جواب: چھوٹے قصبے میں [illegible]

[illegible]

سے جمعہ جدا کرتے ہیں سب شک و شبہ دور ہوں گے، اور تفرقہ و جمعیت علماء ہو کر مخالف حکم قرآن شریف کے ہوویں گے۔ قال اللہ تعالیٰ

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا الخ (آل عمران-۱۰۳) ترجمہ: اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو۔ (ترجمہ شیخ الہند)

پس ایسی صورت میں ان لوگوں کو فہمائش کرنا چاہئے، اگر مان جاویں بہتر ہے، مگر ایسا نزاع کرنا کہ موجب زیادت فتنہ کا ہو نہ چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۱۹۱-۱۹۲)

(۲۷۲) جمعہ کے دن زوال کے وقت نماز پڑھنا؟ سوال: جمعہ کے روز دوپہر کو بھی نماز پڑھنا جائز ہے، جس وقت میں اور دنوں میں نماز کو منع کرتے ہیں جائز ہے یا کیا حکم ہے؟

جواب: بعض علماء کے نزدیک درست ہے۔ (مدت خاص ص ۳۱)

(۲۷۳) عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں جمعہ کا خطبہ پڑھنے کا حکم؟ از بندہ رشید احمد عفی عنہ

مکرمی جناب مولوی محمد احسن صاحب زید عنایتہم، بعد سلام مسنون، مطالعہ فرمایند۔ نامہ گرامی پہنچی۔ حقیقت الامر یہ ہے کہ خطبہ بزبان غیر عربی پڑھنا کتب فقہ سے مکروہ معلوم ہوتا ہے اور کراہت بھی تحریمہ معلوم ہوتی ہے، اس باب میں تحریرات بھی ہو چکی ہیں، و در قرون ثلاثہ میں حالانکہ صحابہ و تابعین علیہم الرضوان ممالک عجم میں تشریف لے گئے، چنانچہ خود ابن عباسؓ فارسی زبان دان تھے، حاکم رہے، مگر کبھی فارسی میں خطبہ پڑھنا ثابت نہیں ہوا، لہٰذا کسی عالم ماضی نے یہ کام نہیں کیا اور اب بھی اسی وجہ سے کوئی نہیں کرتا۔

البتہ عید کا خطبہ کہ خود مسنون ہے، اگر اس میں بعد ادائے قدر خطبہ کے مضامین ضروریہ بیان کر دیویں، تو نہایت الامر ترک اولیٰ ہو جاوے گا۔ بہرحال بوجہ عدم ثبوت قرون ثلاثہ کے اور تصریح کراہت کے کتب معتبرہ حنفیہ سے، اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا، اور اصل خطبہ کی ذکر ہے اور ذکر بضمن تذکرہ و وعظ مسنون ہے۔ (۱) فقط

(مجموعہ کلاں ص ۱۴۳)

---

(۱) اصل خطبہ ذکر ہے [illegible] لوگوں کے [illegible] جو غیر عربی میں خطبہ پڑھنے پر اصرار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ پند و موعظت ہے اور جب لوگ عربی نہیں جانتے تو عربی میں خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ؟ جواب یہ ہے کہ خطبہ حقیقت ذکر اللہ ہے، سورہ جمعہ میں ہے (فاسعوا الی ذکر اللہ) اور بضمن تذکرہ وعظ مسنون ہے [illegible] یہ ہے کہ خطبہ جمعہ کا مقصود وعظ و نصیحت بھی ہے اور وہی خطبہ کا ظاہری پہلو ہے اور ذکر کا تعلق اس کے حصہ میں ہوتا ہے اور یہی مسنون طریقہ ہے [illegible] (ایضاح [illegible])

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲۷۴) عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں خطبہ کیسا ہے؟ غیر عربی میں خطبہ مکروہ لکھتے ہیں، کتب فقہ میں خطبہ کا اصل مقصد ذکر اللہ ہے اور ضمن پند میں سنت ہے۔ (مجموعہ فرخ آباد ص ۴۴)

(۲۷۵) ہمیشہ عصاء ہاتھ میں لے کر خطبۂ جمعہ پڑھنا؟ عصا لیکر بالدوام خطبہ پڑھنا، بلا اصرار جائز ہے۔ فقط رشید احمد عفی عنہ (مجموعہ رام پور ص ۴۴)

(۲۷۶) خطبہ میں الوداع پڑھنا: خطبہ میں الوداع پڑھنا بدعت ہے۔ (مجموعہ کلاں ج ۲ ص ۲۲۹)

(۲۷۷) احتیاط الظہر فضول ہے: مولوی محمد صاحب السلام علیکم

خط آیا حال معلوم ہوا، جریانِ لطائف سے فرحت ہوئی، مبارک ہو، ان کی خوب ملازمت رکھو اور انوار کی تمنا مت کرو، انوار کوئی معتبر مقصود نہیں، نفس ذکر اور طمانیت فی الذکر مطلوب اصلی ہے، اس کو نہایت غنیمت اور عنایت الٰہی تعالیٰ شانہٗ جان کر معروف و مشغول ہو: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (۱) اگر مشق کرو گے سب کچھ ہو جاوے گا، غفلت بھی انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے، ہر دم یکساں نہیں رہتا، کچھ تعجب نہیں۔

بندہ اپنے امور میں پریشان ہے، اسی واسطے دیوبند جانا نہیں ہوا، اس ماہ تو ہرگز نہیں جا سکتا، شاید جمادی الآخر کے اخیر میں جاؤں۔

جہاں جمعہ ادا ہوتا ہے کہ مصر اور قصبہ ہو امام جمعہ کا عامہ نے مقرر کر رکھا ہے، تو وہاں احتیاط ظہر پڑھنا لغو ہے، اور گاؤں میں جمعہ نہیں ہوتا، وہاں ظہر جماعت کر کے ادا کریں، وہاں خود ظہر فرض ہے۔ اس واسطے بعض فقہاء نے احتیاط ظہر کو منع کیا ہے اور جس نے اجازت دی ہے تو وہاں اجازت دی ہے، کہ تحقق ادا و سقوط فرض ذمہ کا باداء جمعہ نہ ہوتا ہو، اور ارتفاع بھی محقق نہ ہو، سو دونوں فریق درست فرماتے ہیں، کچھ نزاع نہیں، مسئلہ قریہ اور امام میں کچھ شبہ نہیں۔

جمعہ بعض روایات سے معلوم ہوا کہ مکہ میں فرض ہو چکا تھا اور یہ آیت فاسعوا الخ (۲) مدینہ میں نازل ہوئی۔ اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء نزول قباء میں جمعہ فرض ہوا اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنی سالم میں پانچویں روز نزول قباء سے، جمعہ بنی سالم میں ادا فرمایا۔ تاہم نزول اس آیت کا اس کے بعد ہوا، پھر اس آیت سے فرض کرنا جمعہ کا عجب ہے، ہاں حکم فرضیت اس سے مستفاد ہوتا ہے، مگر معلوم و مستفاد ہونا اور چیز ہے اور فرض کرنا دیگر امر، دونوں میں فرق لازم ہے۔

---

(۱) سورۃ ابراہیم، آیت ۷ ترجمہ: اگر احسان مانو گے تو اور بھی دوں گا تم کو۔ (ترجمہ شیخ الہند)

(۲) فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع (الجمعۃ ۹) ترجمہ: تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چھوڑ دو خرید و فروخت۔ (ترجمہ شیخ الہند)

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

سفر اور مسافتِ قصر کے مسائل

(۲۷۸) منزل کا عرب کے دستور کے مطابق اعتبار ہے، کوس کی قید نہیں: **سوال:** منزل کتنے میل کی شمار ہوتی ہے، شرع میں؟

جواب: موافق عرب دستور کے منزل کی شرط ہے، میل کی قید نہیں علی الصحیح۔ [illegible]

(۲۷۹) ہر طرح کے سفر میں سیرِ متوسط کا اعتبار ہے: [illegible]

[illegible]

(۳۸۰) اگر تین منزل کا سفر ارادے سے کرے کیا تب بھی قصر کرے؟ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۳۸۱) اگر گھر سے بلانیت کے تین منزل کا سفر کیا تو قصر کرے یا نہ کرے؟ [illegible]

[illegible]

سوال [illegible]

(۳۸۲) ایک منزل سے تین منزل چکر لگانے سے مسافر ہوگا یا نہیں؟ [illegible]

[illegible]

جواب: جو منزل کے گرداگرد، ایک روز کی مسافت سے پھرتا ہے، وہ مسافر نہیں ہوتا فقط۔ (مجموعہ کلاں ص ۱۴۷)

(۲۸۳) کیا ریلوے کے ملازمین کو، سفر ملازمت کے دوران قصر کرنا چاہئے؟

سوال: جو ملازمان ریل خواہ وہ ریل کے چلانے والے ہیں، یا ہمراہ جانے والے، و نیز ملازمان محکمہ بندوبست، و محکمہ نہر، و ڈاک خانہ جات، و مدرسہ ہائے سرکاری، بحکم سرکار تین منزل یا زیادہ سفر کرتے ہیں، نماز قصر کی اجازت ہے، یا نہیں؟

پھر جن ریل کے ملازموں کے واسطے حکم سفر جائے متعین سے ہر روز، یا تیسرے روز جاری ہوتا رہتا ہے، بعد واپسی بھی ان کو نماز قصر چاہئے، یا نماز حضر؟ پھر بعض ملازمین کے مبدا، یا منتہائے سفر یا وسط سفر میں مقیم ہیں، وہاں پہنچ کر نماز کا کیا حکم ہے، اور بعض کے اہل وعیال ہر سہ جائے مذکورہ میں نہیں ہیں، خود ملازم ہیں، کسی قدر مقیم رہ کر، پھر ہمراہ ریل چلے جاتے ہیں، ان کو کیا ارشاد ہے؟

سو ریل کے اور محکمہ کے جو ملازم سفر بطور دورہ کے کرتے رہتے ہیں، ان کے واسطے حکماً ایک جا خاص دفتر کی متعین ہے، بعد واپسی بمقام دفتر، بصورت ارادہ قیام کم از پندرہ روز، نماز قصر چاہئے، یا حضر، ان کل ملازموں کے واسطے حکم نماز مثل اہل خیمہ کے ہے، جن کا مسکن صحرا ہے، یا کچھ تفاوت ہے؟ فقط

جواب: ملازمان ریل وغیرہ سب جب بعزم تین منزل کے سفر کے روانہ ہوں، تو راہ میں قصر صلوٰۃ کا کریں گے، اور جب کسی مکان میں جا کر ٹھہریں، اگر وہ جگہ جنگل ہے، تو نیت اقامت ان کی قابل اعتبار کے نہیں، اور جو وہاں آبادی ہے جیسے مکانات اسٹیشن، مگر صورت گاؤں کی ہو جاتی ہے، اگر پندرہ روز کی نیت سے قیام کرے گا، تو مقیم ہو کر اتمام صلوٰۃ کا کرے، ورنہ اس مقام پر بھی قصر ہی کرے۔ لہٰذا جو ملازم کہ دوسرے تیسرے روز کچھ سفر پر جاتے ہیں، وہ مکان پر بھی قصر کیا کریں، کہ مسافر ہیں اور جو ملازم کہ راہ میں مثلاً ان کا گھر واقع ہوتا ہے، اگر وہ وطن اسٹیشن سے علیحدہ ہے، مثلاً ایک دو کوس، اور یہ ملازم بدون دخول وطن کے سفر کرتا ہے، وہ بھی مسافر ہے قصر کرے، اور جو اسٹیشن پر آبادی ہے اور اہل وعیال اس کے وہاں ساکن ہیں، تو وہاں تک اگر چلنے کی جگہ سے تین منزل کے قدر ہے، تو مسافر ہو جائے گا، ورنہ نہیں۔

پھر اس وطن سے چل کر منتہی مقصد تک کا بھی، یہ ہی حال ہے، اور واپس ہونے کا بھی یہ ہی قاعدہ ہے، اور مبدا، منتہا، یا اگر وطن ہے، تو وطن میں پہنچ کر بھی قصر نہ کرے گا، بلکہ اتمام صلوٰۃ کرے گا کہ سفر تمام ہو گیا ہے، اور جس کا کہیں بھی مواقع میں گھر نہیں، وہ برابر مسافر رہے گا اور جو شخص سب جگہ سفر کر کے، ایک بلد خاص میں بمحل دفتر قیام کرتا ہے، اگر اس کے عیال وہاں نہیں، تو وہ وطن اقامت ہے، اگر وہاں پندرہ روز کی نیت سے اقامت کرے گا، تو سفر نہ رہے گا، مقیم ہو جائے گا، پھر جب وہاں سے سفر کر گیا، جب واپس آئے تو وہاں مسافر ہے، اب جدید نیت قیام پندرہ روز کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] تو مقیم ہے، اور نہ مسافر [illegible] اقامت سفر سے باطل ہو جاتا ہے [illegible]
ہوتی ہے اور یہ سب [illegible] نہیں [illegible] اور عیال [illegible]
[illegible] سے جدا ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔
بندہ [illegible] رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

([illegible])

(۳۸۴) دورانِ سفر وطن سے گزرنے والے مسافر کے لیے حکم؟ مسئلہ [illegible]

معلوم ہے کہ عبور میرے وطن پر ہو [illegible] قدر سفر نہیں، تو قبل رسیدن وطن تک [illegible] مسافر نہیں اور بعد [illegible]
[illegible] بھی قدر سفر نہیں، تو جب بھی مسافر نہیں، کیوں کہ از مبدا تا منتہیٰ ثلث منازل ہونا سفر کے لیے ضروری ہے۔

([illegible])

(۳۸۵) سفر میں پوری نماز پڑھنے سے گنہگار ہوگا، سنت چاہے پڑھ لے: سوال: [illegible]

[illegible] نماز پڑھی پوری تو گنہ گار ہوا یا نہیں؟ اور اگر قصر پڑھے تو سنت بھی پڑھے یا نہیں، اور [illegible] صورت نہ پڑھنے سے [illegible]
ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: [illegible] صاحب کے نزدیک گنہگار ہوتا ہے۔ سفر قصر میں سنت پڑھے، مگر [illegible] نہ پڑھے تو گناہ نہیں۔ فقط

([illegible])

(۳۸۶) سفر میں قصر نہ کرنے پر گناہ، اور فرض نہ ہونے کی صورت میں، حج قربانی اور نوافل پر ثواب کیوں ہے؟ سوال: [illegible]

عبدالقادر صاحب [illegible]
قصر [illegible]
[illegible]
[illegible]

جواب: [illegible] سفر میں [illegible]
[illegible]
فجر کی چار رکعت پڑھے [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسافر کی نماز کے مسائل

(۳۸۷) مسافر اگر مقیم کے پیچھے پڑھ رہا ہے تو نماز پوری پڑھے۔ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۳۸۸) مقتدی مقیم جس نے مسافر کے پیچھے نماز پڑھی باقی نماز کس طرح پوری کرے؟

سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۳۸۹) مقیم مقتدی مسافر کے پیچھے نماز کی تکمیل میں سورہ فاتحہ پڑھنے سے گنہ گار ہوں گے

سوال [illegible]

جواب [illegible]

(۳۹۰) اگر مقیم مسافر امام کے پیچھے التحیات میں شامل ہو تو نماز کس طرح پوری کرے؟

سوال [illegible]

جواب [illegible]

(۲۹۱) اگر مقیم نے امام مسافر کے پیچھے ایک رکعت پڑھی، وہ باقی تین رکعت کس طرح پوری کرے؟ [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۲۹۲) چاند اور سورج گہن کی نمازوں میں قرأت، اجتماعی یا تنہا کی تفصیل؟ [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

ابواب الجنائز

(مردہ کے کفن دفن، ایصال ثواب اور متعلقہ مسائل)

(۲۹۳) نزع کے وقت پیاس لگنے کی ایک بے اصل روایت کا ذکر [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۲۹۴) عورت کا اپنے مردہ شوہر کو غسل دینا کیسا ہے؟ [illegible]

[illegible]

ہوتا ہے۔ معہذا یہ خصوصیت مصاہرت فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، دوسرے کے واسطے جائز نہیں ہے۔ لہٰذا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو غسل دینا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا، حجت نہیں۔

اور کتاب درمختار تمام عرب وعجم کے نزدیک معتبر ہے، غیر مقلد اپنے فہم سے عاجز ہیں، بخاری کے سمجھنے کی ان کو قوت نہیں، اپنے نفس اور فہم کے مقلد ہیں، فہم حدیث سے ان کو کچھ کام نہیں، طعن ائمہ کا ان کا مذہب اور اتباع اپنے نفس کا ان کا مشرب ہے، حق تعالیٰ ان کو ہدایت فرمائے اور راہ حق پر چلنے کی توفیق دیوے اور ظلمات نفسانیہ سے ان کو نکالے۔ فقط والسلام

(مجموعہ کلاں ص ۲۵_۲۴۴)

(۲۹۵) کفن کے اوپر ڈالی جانے والی چادر کا، کیا حکم ہے؟

سوال: مردہ پر علاوہ کفن کے جو چادر اس غرض سے ڈالتے ہیں کہ مردہ جو زرا بند ھا ہوا برا معلوم نہ ہو، جیسے ہندوؤں کا مردہ ہوتا ہے، نیز وہ چادر محتاج کو دے دی جاتی ہے، تو اس کا ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے، مگر یتیم کے مال سے نہ کرنا چاہئے۔ (درست ...ص ۳۶)

(۲۹۶) نابالغ بچوں کے کفن کی مقدار کیا ہے؟

صغیر لڑکا لڑکی چار پانچ سال تک کو کامل کفن دینا اولیٰ ہے، جو ایک یا دو پارچہ میں میت کو دفن کر دیویں، جب بھی درست ہے، اور جب بارہ گیارہ سال کا ہو تو کامل کفن دینا چاہئے۔

(مجموعہ کلاں ص: ۲۴۹)

(۲۹۷) مردہ کے بالوں میں کنگھی کرنا؟

سوال: مردہ کے بالوں میں وقت غسل کنگھی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مردہ کے بالوں میں کنگھی کرنا مکروہ ہے۔ واللہ اعلم (درست ...ص ۴۰)

(۲۹۸) میت کے سر پر عمامہ کی تحقیق اور کفن کی مقدار مسنون؟

عمامہ میت کے سر پر بعض روایات میں فعل عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما[1] سے مروی ہے، لہٰذا اس کو بدعت نہیں کہہ سکتے، مگر بذریعہ احادیث صحیحہ کے کفن تین پارچہ ہیں۔

(فتاویٰ ... ص ۱۴۸)

(۲۹۹) مردہ کو قبر میں رکھنے کے بعد، اس کا منہ قبر کو دکھانا کیسا ہے؟

سوال: مردہ کو قبر میں رکھنے کے بعد عوام مردہ کا منہ جو قبر کو منہ دکھانا کیسا ہے؟

---

[1] ... في حسنه ... وثلاث لفائف و آثار الصحابة الى تحت حنكه رواه سعيد بن منصور، كذا ... : اعلاء السنن ص ۱۹۸ ج ۸ مكتبة الامدادية مكة المكرمة

جواب: [illegible]

(۳۰۰) قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنا؟

سوال: نماز جنازہ [illegible] قبرستان میں [illegible]

جواب: [illegible]

(۳۰۱) بے نمازی کی تہدیداً نماز جنازہ نہ پڑھنے کا حکم؟

صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] تارک صلوٰۃ مشرک قطعی [illegible]

[illegible] کے خلاف [illegible] قول [illegible]

(۳۰۲) بغیر نکاح کے عورت رکھنے والے کی نماز جنازہ کا حکم؟

سوال [illegible]

جواب [illegible]

(۳۰۳) جنازہ اگر زمین پر رکھا ہو تو چارپائی پر بیٹھنا کیسا ہے؟ **سوال** جنازہ [illegible] چارپائیاں پر بیٹھے ہوئے میں تو [illegible] تو نہیں؟

جواب چونکہ [illegible] جنازہ زمین پر [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تذکرۃ الرشید [illegible])

(۳۰۴) جنازہ کے ساتھ کھانا یا اناج لے جانے کا حکم؟ **سوال** ایک رسم یہ مقرر ہو رہی ہے کہ جب میت ہوتی ہے تو [illegible] میت کے ساتھ [illegible] اور [illegible] تک [illegible] ہیں [illegible] اناج [illegible] تقسیم کرتے ہیں، اور اگر کوئی نہ لے جائے تو طعن کرتے ہیں۔

جواب: مردہ کے جنازہ کے ساتھ روٹیاں لے جانا [illegible] نقل یہود کا ہے، اگر صدقہ مدنظر ہو تو [illegible] مردہ کے [illegible] تقسیم کر دے، اور جو طعن کے خیال سے کرتا ہے اس میں ثواب مردہ کو نہیں ہوتا ہے اور [illegible] کا حرام ہے۔ فقط۔ رشید احمد (فتاویٰ رشیدیہ [illegible])

(۳۰۵) قبر میں پکی ہوئی اینٹیں وغیرہ رکھنے کا حکم؟ **سوال** قبر میں [illegible] پختہ اینٹوں کا [illegible] کتابوں میں مکروہ دیکھا ہے مگر ہمارے ملک میں لکڑی کے تختوں کا استعمال بھی کراہت جاری ہے، کوئی [illegible] پختہ اینٹوں [illegible] منع کرتے ہیں [illegible] لکڑی کا مکروہ ہونا کسی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ حدیث میں قبر [illegible] کی ممانعت آئی ہے [illegible] پختہ اینٹوں کی ممانعت ثابت نہیں ہوئی [illegible] کہتا ہے [illegible]

جواب قبر میں پختہ اینٹ اور لکڑی [illegible] کا [illegible]

[illegible]

اور [illegible] حدیث [illegible]

[illegible]

(۳۰۶) قبر میں پتھر لگانا اور صندوق بنانا؟ پتھر اگر چہ اس قسم کا ہو جس سے [illegible] اس کا قبر پر [illegible] مکروہ ہے اور صندوق بھی مکروہ ہے۔ (مجموعہ کلاں ص ۱۳۴)

(۳۰۷) قبر پر مٹی ڈالتے وقت منها خلقنکم پڑھنے کا ثبوت؟ تین دفعہ مٹی قبر پر ڈالنے میں تین مرتبہ منها خلقنكم پہلی دفعہ، دوسری دفعہ وفيها نعيدكم تیسری دفعہ ومنها نخرجكم[1] بعض روایات سے ثابت ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ ج ۱ ص ۴۴)

(۳۰۸) تدفین کے بعد میت کے گھر جا کر فاتحہ پڑھنا؟ **سوال:** اور ایک رسم کہ جس وقت مردہ کو دفن کر کے مکان پر آتے ہیں تو ان کے ہمراہ کے کل آدمی جو جنازے کے ہمراہ جاتے ہیں، وہ میت کے مکان پر جمع ہو کر بیٹھ کر فاتحہ پڑھ کر اپنے مکانوں کو جاتے ہیں، ان میں نمازی بے نمازی سب شامل ہیں۔ اس طرح بعد میں دفن کرنا اور جمع ہو کر فاتحہ پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: بعد دفن کے دروازہ میت پر جا کر فاتحہ پڑھنے کو منع لکھا ہے، درالمختار وغیرہ کتب فقہ میں۔ لہٰذا بعد دفن کے اپنے اپنے گھر چلے جاویں، دروازہ میت پر تعزیت کے واسطے نہ جاویں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی — یہ جوابات صحیح ہیں۔ محمد مراد عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ مظفر نگر

(فیوض رشیدیہ ص ۸)

(۳۰۹) مقامی لوگوں کے لئے تعزیت صرف تین دن تک ہے؟ **مسئلہ:** حاضر بعد کے تین روز تعزیت کے ہیں کہ تین روز سوگ کرنا شرع سے اجازت ہے، پھر نہیں۔ کیونکہ غم کو بھلانا چاہئے نہ یاد دلا کر پریشان کرنا، اور غائب کے لئے زیادہ ایام میں اجازت ہے مگر نہ یہ کہ ماہ دو ماہ کے بعد آوے، کہ یہ ایام بھول جانے کے ہوتے ہیں [illegible] رسم باطل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ فتاویٰ ج ۱ ص ۴۳)

(۳۱۰) میت کے گھر تیسرے روز تک کھانا کھانے کا حکم؟ **سوال:** میت کے گھر طعام کھانا تین روز تک جائز ہے یا نہیں، شادی ہو یا غم میں، بینوا توجروا۔

جواب: میت کے گھر کا کھانا جو صدقہ کا ہے وہ تو جو فقراء [illegible] غنی کو مکروہ ہے اور جو اہل میت برادری کی روٹی پکاتے ہیں [illegible] اور جو فخر و ریاء کا طعام ہو وہ بھی حرام ہے، اور جو دور سے مہمان

---

[1] منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة أخرى، بسم الله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله [illegible] عن أبي امامة قال [illegible] عليه وسلم في القبر، كنز العمال للعلامة علي بن حسام الدين المتقي الهندي ص ۲۰۲ ج ۱۵ [illegible] مؤسسة الرسالة بيروت

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعزیت کے واسطے آوے، اس کو کھانا درست ہے۔ [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۲۱-۲۲۲)

(۳۱۱) اگر محلّہ میں موت ہوجائے تو اہل محلّہ کے لئے کھانا پینا منع نہیں؟ **سوال:** [illegible] محلہ میں کوئی مر جاوے، تو اس کے تینی محلہ کے لوگوں کو مردہ کے دفن ہونے تک کھانا کھانا جائز ہے، یا نہ کھانا مستحب ہے۔

جواب: درست ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (مدت [illegible] ص ۲۹)

(۳۱۲) نفل نماز وروزہ کا زندہ آدمی کو ثواب ہبہ کرنا؟ **سوال:** نفل نماز و روزہ کا ثواب زندہ آدمی کو ہبہ کرنا جائز ہے، یا نہیں۔ بر تقدیر اول موہوب لہ سے اس ثواب کے عوض میں، دنیا کا مال لینا جائز ہے، یا نہیں؟ اور یہ تو ظاہر ہے کہ فرض نماز روزہ میں نیابت درست نہیں، لیکن ادائے فرض سے دو فائدہ ہیں سقوط عذاب اور حصول ثواب، سو اگر کوئی شخص فرائض کا فقط ثواب دوسرے شخص کو ہبہ کرے تو جائز ہے، یا نہیں؟ اور نفل عبادات کا ثواب فاسق یا مبتدع کو ہبہ کرنا درست ہے، یا نہیں؟

جواب: ثواب نوافل کا زندہ کو بھی دینا درست ہے، جیسے مردہ کو دینا درست ہے۔ فقط اور فرض کا ثواب دے سکتے ہیں (۱) اور فاسق کو ثواب دے سکتے ہیں۔ فقط (مجموعہ [illegible] ص ۱۰-۱۱)

(۳۱۳) زیارت قبور کے واسطے کون سے دن افضل ہیں: **سوال:** زیارت قبور کے واسطے کون کون دن افضل ہیں، اور کس دن میں مردوں کو، اپنے زائران کے آنے سے اطلاع زیادہ ہوتی ہے؟

جواب: زیارت قبور کو جمعرات جمعہ اولیٰ معلوم ہوتا ہے، بعض روایات سے۔ (مدت خاص، جواب نمبر ۱۱۲)

---

(۱) فی الشامی وبهذا علم انه لا فرق بين ان يكون المجعول له ميتا او حيا والظاهر انه لا فرق بين ان ينوي به عند الفعل للغير او يفعله لنفسه ثم بعد ذلك يجعل ثوابه لغيره لاطلاق كلامهم وانه لا فرق بين الفرض والنفل اھ (شامی ج [illegible] ص ۲۰۵ مطلب فی القراءة للميت واهداء ثوابها له)

وفی منحة الخالق على البحر الرائق للعلامة الشامی وسيذكر في باب الحج ان الحج يقع عن الفاعل فيسقط به الفرض وهو صريح في المراد (البحر الرائق ج ۳ ص [illegible]) وفيه ايضا في مقام آخر ويحمل المسئلة فانه صرح بجعل ثواب عمله لاحدهما بعد وقوع الحج عن الفاعل فيسقط به الفرض عنه وان جعل ثوابه لغيره (البحر الرائق ج ۳ ص ۲۲)

وفی مجمع الانهر على ملتقى الابحر (ومن اهل بحجة عن ابويه) بغير امرهما عن حجتهما جاز لانه متبرع وللانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره في جميع العبادات فرضا او نفلا (مجمع الانهر ج ۱ ص ۳۰۹)

وفی رد المحتار على الدر المختار تحت قوله الاصل ان كل من اتى بعبادة ما له جعل ثوابها لغيره وفي البحر بحثا ان اطلاقهم شامل للفريضة لكن لا يعود الفرض في ذمته لان عدم الثواب لا يستلزم عدم السقوط عن ذمته [illegible] على ان الثواب لا ينعدم كما علمت وسيذكر فيما لو اهل بحج عن ابويه انه يخرجه عن حج الفرض وهذا يؤيد ما بحثه في البحر ويؤيده ايضا قوله في جامع الفتاوى (شامی ج ۲ ص ۲۳۶)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳۶۴) قبر پر بیٹھنے، تکیہ لگانے اور قبرستان میں ہنسنے کا کیا حکم ہے؟ **سوال:** [illegible] مکروہ ہے یا حرام ہے؟

جواب: [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] غفلت کا۔

(بدست خاص جواب نمبر [illegible])

(۳۶۵) ثواب وظائف توقیفی امر ہے اس کی عقلی تقسیم نہیں ہوسکتی: **مسئلہ:** ثواب [illegible] توقیفی امر ہے [illegible] تقسیم [illegible] نہیں ہوسکتی [illegible] ثواب [illegible]

اس کا تجویز کیا جاوے۔ البتہ [illegible] جس قدر [illegible] کا ثواب ہوگا [illegible] ثواب موعود اسی قدر [illegible]

[illegible] وقت [illegible] نہیں۔

عبادت بدنی [illegible] سے [illegible] فضل [illegible] بعض وجوہ فضیلت [illegible] میں بدنی سے زیادہ [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] فضیلت جزئیہ [illegible] نہیں ہوسکتی [illegible] فضل [illegible]

ورمتعلق اعلیٰ ذاکر سے بعض وجہ سے۔ (۱) فقط

(محمود [illegible])

(۳۱۶) صغیر السن بچہ ایصال ثواب کا محتاج نہیں، مگر ایصال ثواب سے اس کا درجہ بلند ہو جاتا ہے:

سوال: [illegible] بچہ [illegible] صغیر [illegible]

[illegible]

ضرورت [illegible] نہیں؟ اور اس [illegible] ثواب [illegible]

نہیں؟

[illegible]

[illegible] ۲۰۰ [illegible]

[illegible] ۲۳۱۴ [illegible] بیروت [illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: [illegible] ہوجاوے گا۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

([illegible])

(۳۱۷) بلا تعیین تاریخ ایصال ثواب میں حرج نہیں:

سوال: [illegible] ۔

الجواب: [illegible] فقط

رشید احمد عفی عنہ گنگوہی

[illegible]

[illegible] مدرس اول ، مدرسہ اسلامیہ [illegible]

[illegible] الجواب صحیح [illegible]

[illegible] ۳۰ [illegible] ۱۳۵۹ [illegible]

الجواب بغیر تاریخ خاص متعین [illegible] مخالف نہیں [illegible]

---

(۱) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

ترجمہ: [illegible]

[illegible] سے ثابت نہیں۔ [illegible]

(۳۱۸) رسوم مروجہ کی شرعی حیثیت: جو رسوم مروجہ [illegible] کسی جہت شرعیہ سے نادرست [illegible]

[illegible] مستحسن [illegible]

[illegible] حجاب اور ندامت لاحق ہونے لگے، [illegible]

[illegible] معاملہ نادرست اور موجب معصیت ہے۔

اور اگر خود مرتکب [illegible] عقیدہ [illegible] نادرست ہوگا، چنانچہ کتب فقہ و حدیث [illegible] رواج طریقہ [illegible] علی ما دلت علیہ الاحادیث الصحیحۃ و [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

الفقهية المستندة المعتبرة الصريحة.

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

اصلاح الرسوم تالیف: حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ص: ۹۴

شائع کردہ مولانا محمد یحییٰ کاندھلوی، مقیم گنگوہ۔[مطبوعہ در حیات حضرت مولانا گنگوہیؒ۔ ۱۳۲۰ھ]

(۳۱۹) اسقاط مروجہ کا حیلہ ثابت نہیں: سوال: اسقاط مروجہ بعد میت، کس حدیث سے ثابت ہے۔ بروایات صحیحہ بیان فرماویں فقط۔

جواب از عالم انبالوی: اسقاط مروجہ ایک صدقہ دینا ہے، واسطے میت کے، اور یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور ترکیب اسقاط کتب فقہ میں مذکور ہے، فقط۔ تمام شد جواب انبالوی

تردید جواب بالا از حضرت گنگوہیؒ: طریق اسقاط کہیں احادیث میں مذکور نہیں، متاخرین نے ایک حیلہ وضع کیا ہے، اگر کوئی کرے کرے ورنہ کچھ حرج نہیں۔ سائل پوچھتا تھا کہ اس کا ثبوت کہاں سے ہے، جناب مجیب نے اس سے اعراض کیا ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۲-۱۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

چوتھا باب

کتاب الزکاۃ

(۳۲۰) چاندی کی زکوٰۃ رقم کی صورت میں ادا کرنا؟ **سوال** اگر روپیہ چاندی کی زکوٰۃ کی چاہتی ہو تو اس کی قیمت کر کے دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب قیمت چاندی کی زکوٰۃ میں پیسوں سے دینا، قیمت کر کے جائز ہے اور چونی اٹھنی سے جائز نہیں۔ (۱)

(امداد المفتیین ص ۵۹)

(۳۲۱) جو رقم منی آرڈر پر خرچ ہوتی ہے، وہ زکوٰۃ میں شمار نہیں؟ **سوال:** اگر کوئی شخص مثلاً (دس روپے) بعد زکوٰۃ دوسری جگہ بذریعہ منی آرڈر بھیجے اور ۲ (پیسے) اس مرسلہ میں بابت محصول ڈاک داخل ریسنر سرکار کرے، تو اس صورت میں یہ دو آنہ در زکوٰۃ میں محسوب ہونگے یا نہیں؟

الجواب. جو خرچ منی آرڈر کا ہوئے، وہ زکوٰۃ میں محسوب نہ ہوگا، اس کا دینا واجب رہے گا۔ (۲) فقط

(محمود رامپوری ص ۷)

(۳۲۲) جس کی آمدنی خرچہ کے لئے کافی نہیں، اس کو زکوٰۃ اور صدقہ دینا؟ **سوال** ایک شخص جائداد رکھتا ہے، لیکن اس کی آمدنی سے اس کا خرچ بھی نہیں چلتا ہے، بلکہ تنگ رہتا ہے، اور فاقہ کشی میں گزرتی ہے، مگر جائداد ایسی ہے کہ اگر فروخت کرے تو وہ شخص مر جائیں گے ہیں مگر آمدنی میں کسی روٹی پیسے کا بھی گزر نہیں ہو سکتا تو ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا اور صدقہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

[illegible]

جواب: [illegible]

(۳۲۳) غنی کون ہے؟ مسئلہ [illegible]

(۳۲۴) خاندانی ملازم کو زکوٰۃ دینا؟ سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

(۳۲۵) اگر کم عمر بچے کے نام کوئی زمین ہے تو اس کو نذر (صدقہ) لینا؟ سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

(۳۲۶) غیر مسلم کو زکوٰۃ دینے کا حکم؟ سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

(۳۲۷) صدقات واجبہ سادات کے لیے حرام ہیں سوال: [illegible]

الجواب: صدقات واجبہ [illegible] سادات [illegible] ہیں۔ فقط

[illegible]

(۳۲۸) سادات کے لیے قربانی کی کھال کا حکم؟ سوال: [illegible] امامت [illegible] ہیں [illegible]

[illegible]

جواب: [illegible] نہیں [illegible] زکوٰۃ اور [illegible] اور صدقہ فرض سب بنی ہاشم کو [illegible] صدقہ نہیں [illegible] بنی ہاشم کو [illegible] والله تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

(۳۲۹) بنی ہاشم کے لیے صدقات نافلہ کا حکم؟ بنی ہاشم کے حق میں صدقہ نافلہ [illegible]

[illegible] اور بعض محققین [illegible] اور علماء [illegible] صدقہ نفل [illegible] حدیث میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۳۳۰) صدقات نافلہ کا غنی کو کھانے کا حکم؟ سوال: [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] والله تعالیٰ [illegible] فاتحہ و یازدہم [illegible] جیسے [illegible] عقیقہ [illegible]

[illegible]

[illegible] كتاب الزكوٰة [illegible]

[illegible]

ومباشرت بازن وپرورش وتعلیم اولاد صغیر، واداۓ حج، وطواف بیت اللہ، وزیارت مدینہ منورہ، ودیگر اماکن ومشاہد مقدسہ، و اجراۓ مدرسہ اسلامی، وتعمیر پل ومسجد وچاہ، ومہمان سراۓ، ونفع رسانی اہل اسلام، وداد ودہش فقراء، وایتام، واطعام محتاجین وغیرہ وغیرہ، مگر ہر امر کے لئے موقع ومحل جدا ہے۔

طعام میت اسی کو مقتضی ہے کہ محتاجوں اور معذوروں کو کھلایا جاوے، کیوں کہ اہل مقدرت کے کھانے میں محرومی محتاجین کی ہے، پس حق اہل مستحقان کیوں مارا جاوے۔ اندریں صورت حق بجانب کس کے ہے۔

اور یہ بھی استفسار طلب ہے کہ عرف ہمارے دیار میں اللہ واسطے کا کسے کہتے ہیں، اور طعام میت خاص حق مساکین ہے، یا وہ اور غیر ان کے سب برابر ہیں، اور بعد کھلانے محتاجین کے طعام باقی ماندہ میں سے، خود بازن وفرزند وغیرہ اہل قرابت کے کھانا، یا کسی اپنے دوست یا مقدور اہل وسعت کو، تفریح القلب اخلاصاً وثواباً ہمراہ خود کھلانا، یا اس کے گھر طعام بھیجنا، کیا حکم رکھتا ہے اور ذی مقدور آدمی کو قبول اور رد طعام اموات جائز ہے، یا ناجائز۔ اور طعام فاتحہ عام مومنین اور خواص اولیاء اللہ میں کیا فرق ہے، اور کھانا اور کھلانا اس کا کیوں کر مسنون ہے۔

(ب) صاحب صلوٰۃ خمسہ مفروضہ کو مرد بے نمازی کے گھر کی دعوت لینا اور عورت بے نماز[ی] کے ہاتھ کا پکایا ہوا، کھانا کھانا کیسا ہے اور جو مرد نمازی اور عورت بے نماز[ی] ہو تو کیا کرنا چاہئے، اور کس دعوت میں تنہا مساکین احق ہیں اور کس موقع پر اشخاص غیر محتاجین اور کس محل پر دونوں؟ اندریں صورت بہتر کیا ہے، آیا محتاجین کو اولاً کھلا کر اور رخصت کر کے، پھر ذی مقدوروں کو کھلاوے، یا ہر دو طرح کے لوگ جلسہ واحد میں شامل ہو کر کھاویں، اور روزہ نفل کو اثناۓ روزہ میں افطار کرنا، کس موقع پر جائز ہے، اور کون سے مقام پر ناجائز۔ جواب اس کا مدلل ومشرح مرحمت ہووے۔ بینوا توجروا!

الجواب: (الف) صدقہ فرض کہ زکوٰۃ ہے اور واجب کہ صدقہ فطر اور نذر ہے اور جملہ صدقات واجبہ غنی کو حرام ہیں ، اور صدقہ نفل خواہ ایصال ثواب میت کا ہو، خواہ ارواح مشائخ کرام وانبیاء علیہم السلام یا کسی وجہ کا صدقہ نفل ہو، یہ سب ایک حکم رکھتے ہیں، کہ غنی کو مکروہ تنزیہی ہیں، نہ حرام۔

قال فی الهداية: و لاتدفع الى غنى الخ . ترجمہ: ہدایہ میں کہا ہے: صدقات غنی کو نہ دیۓ جائیں۔ [ت: نور]

مراد اس سے زکوٰۃ اور صدقہ واجبہ ہے۔

قال فی فتح القدير| وقال فی النهاية| و كذا يجوز النفل للغنى انتهى(۱)

ترجمہ: اور فتح القدیر میں کہا ہے: اور اسی طرح صدقہ نافلہ بھی غنی کے لئے جائز ہے۔ (ت: نور)

---

(۱) شرح فتح القدیر ... کتاب الزکاۃ باب من یجوز دفع الصدقات الیہ ومن لا یجوز ... جلد ثانی ... [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

پس بنی مقدرت گرنی سے تو س و ( ) ثواب کا کھانا حرام نہیں، اگرچہ مکروہ تنزیہی ہے اور طعام (۲)

نکاح دو ولیمہ وعقیقہ وتعمیر مکان وغیرہ ... میں غنی فقیر سب یکساں ہوتے ہیں۔

سب اغنیاء کو بلا کراہت جائز ہے، اور اگر طعام میں مقصد یہ ہو کہ فقراء پر صدقہ اور اغنیاء پر ہدیہ، تو خواہ جمع کر کے کھلاوے، خواہ جدا جدا ہر طرح درست ہے، اور جو محض صدقہ کا کھانا ہے، تو اس میں غنی کو شریک ہونا ترک اولیٰ ہے۔ فقط،

واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد عفی عنہ گنگوہی (۳)

> یہ اصل فتویٰ ... صفحہ ... بخط ... حضرت شاہ ... صاحب ... پاکستان کے ذخیرہ میں محفوظ
>
> تھا ... صاحب ... سے ... اللہ تعالیٰ

(۳۳۱) بے نمازی کے گھر کھانا کھانا کیسا ہے؟ بے نمازی کے گھر کا کھانا حرام نہیں، کہ فخر عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہودی کے گھر کا گوشت تناول فرمایا تھا۔ البتہ اس سے مؤدت اور دوستی نہ چاہئے، کہ فاسق گنہگار ہے، البتہ اگر تالیف مراد ہو، یا کوئی دوسری وجہ ہو تو عجب نہیں۔

علیٰ ہذا ... بے نمازی کے ہاتھ کا پکا ہوا درست ہے اور صدقہ فرض کو فقط مساکین کو کھلانا اولیٰ ہے، اغنیاء بھی اگر کھاویں تو ثواب ہوگا، مگر کم، اور صدقہ نفل میں طعام میں اختیار ہے، چاہے آٹھ کھلاوے، اس کا کوئی حق واستحقاق نہیں مصلحت صاحب طعام کے ہے، جس طرح چاہے کھلاوے اور ضرورت ضیافت کے واسطے روزہ نفل کا افطار کرنا چاہئے، اگر صاحب طعام ناراض ہو، یا اصرار کرے، اگر نہیں روزہ نہ توڑے۔ کذا فی کتب الحدیث والفقہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد عفی عنہ گنگوہی

(۳۳۲) فاسق کا صدقہ کیا ہوا مال لینے اور اس کی عیادت کرنے کا حکم؟ سوال: ... سے سوال کا سوال ہے کہ جو لوگ فاسق وفاجر ہیں، جیسے ڈاڑھی منڈانے والے، یا چڑھانے والے، یا ناچ دیکھنے والے، یا ستار سننے والے، یا افیون کھانے والے، یا سونے کی انگوٹھی پہننے والے۔ ایسے شخص فاجر وفاسق جو گناہ کبیرہ علانیہ کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ گناہ ہے، کچھ خوف وخطر نہیں رکھتے۔ ایسے شخص اگر بیمار ہووے وہ صدقہ نکالے جان اپنی کا۔ تو یہ صدقہ مسلمان مؤمن کو شرعاً لینا جائز ہوگا، یا نہ ہوگا؟

سوالِ دیگر: جو شخص قربانی نکالے یا قربانی میں بکرا ذبح کرے، یا گائے کرے، تو اس میں کچھ گوشت اپنے

---

(۲) یہ ... تمیں ساتھ ... ہے۔

(۳) ... کتاب الزکاۃ، باب من یجوز دفع الصدقات الیہ ومن لا یجوز ... ص ۲۰۶، ج ا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بھائی کو دے، کچھ اقرباء کو دے، کچھ مسکین کو دے، ایسے ہی شخص مؤمن مسکین کو دے اور اقرباء مؤمن کو دے۔ تو ایسے شخص فاجر و فاسق کا مال، مؤمن مسلمان کو قربانی کا گوشت لینا جائز ہے، یا نہیں؟ فقط

جواب: فاجر و فاسق سے دوستی اور محبت کرنا تو اچھا نہیں، مگر اس کی عیادت کرنا اس لحاظ سے کہ شاید اس کو عبرت ہو، یا اپنے اوپر سے رفع شر کا کرنا، یا کوئی نفع دین کا ہو تو درست ہے، اور جو وہ صدقہ کرے یا گوشت قربانی کا کسی کو دیوے، اگر اس کے مال کی حرمت کا یقین نہیں اور حلال مال ہونے کا غالب گمان ہے، تو لینا اس کا مسلمان کو درست ہے، کچھ حرج نہیں۔ مگر دوستی محبت ایسے سے نہ کرے، بلکہ اس کو بوجہ اللہ تعالی ہو سکے تو نصیحت کرتا رہے۔ فقط والسلام۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۲۱۱-۲۱۲)

(۳۳۳) صدقات کے کھانے سے، دل سست اور مردہ ہو جاتا ہے؟ سوال: بعض آدمیوں سے سنا ہے کہ اگر کوئی مریض ہو یا کوئی مر گیا ہو، تو ان کے واسطے جو کھانا بطور صدقہ یا خیرات پکاتے ہیں، تو اس کے کھانے سے دل مریض اور مردہ اور سیاہ ہو جاتا ہے، اور کہتے ہیں:

طعام المريض يمرض القلب، طعام الميت مميت القلب.

مریض کی صحت کے لئے [صدقہ کی نیت سے کھلایا گیا] کھانا دل کو بیمار کرتا ہے اور مردے کے [ایصال ثواب کے لئے] کھلایا گیا، کھانا دل کو مردہ بنانے والا ہے۔ (ت: نور)

تو آیا یہ کھانا پکانا اور کھانا شرعاً جائز ہے، یا کیا؟

جواب: یہ کھانے پکانے اور کھانے کھلانے جائز ہیں، مگر صدقات کے کھانوں سے دل سست ہو جاتا ہے اور بعض ان دونوں مقولوں سے یہی غرض ہے۔ واللہ اعلم (بدست خاص ص ۸)

....

toobaa-elibrary.blogspot.com

پانچواں باب

کتاب الصوم

روزے سے متعلق مسائل

(۳۳۴) تھوک نگل لینے سے روزہ اور نماز ٹوٹنے کا حکم؟ سوال: روزہ دار کے منہ میں اگر بلغم یا تھوک جمع ہو جاوے، حالت نماز میں یا غیر نماز میں، تو روزہ اور نماز ہوئی یا نہیں؟ اگر وہ بلغم یا تھوک منہ میں آیا ہو نگل جاوے؟

جواب: اگرچہ نگل جائے، درست ہے، فقط (بدست خاص ص ۱۴۱)

(۳۳۵) روزہ کی حالت میں پانی میں، ریح خارج ہونے کا حکم؟ سوال: روزہ دار کو اگر پانی میں بائے سرے[ریح خارج ہو جائے]یا استنجاء کرنے کے وقت، تو روزہ رہا، یا نہیں؟

جواب: استنجاء کرنے میں ہوا نکلنے سے، روزہ میں کچھ نقصان نہیں ہوتا، فقط (بدست خاص سوال ۳)

(۳۳۶) انزال سے کب روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟ انزال خروج منی کو کہتے ہیں، مساس سے انزال مفسد صوم ہے۔ مذی کے خروج سے صوم فاسد نہیں ہوتا، اور انزال اگر کلام سے ہو، مفسد نہیں۔ علیٰ ہذا! اگر نظر سے ہو خواہ کلام سے، خواہ فکر سے مفسد نہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔

رشید احمد عفی عنہ (مجموعہ فتاویٰ ص ۲۳-۲۲)

(۳۳۷) روزہ میں اگر چونا یا کوئی اور چیز، دماغ میں چڑھ جائے؟ مسئلہ: چونا یا کوئی شے دماغ میں چڑھ جانے سے روزہ فاسد ہوتا ہے، مگر کفارہ نہیں، اگرچہ دوا ہو یا غیر دوا۔

(مکتوب بنام مولانا خلیل احمد صاحب، مکاتیب رشیدیہ)

(۳۳۸) حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے: سوال: جو شخص رمضان میں حقہ نوش ہو، اسکے روزہ کا کیا حکم ہے؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: حقہ مفسد صوم ہے، اگر صوم رمضان میں کسی نے جان کر حقہ پیا روزہ فاسد ہوا، اور کفارہ واجب ہوگیا۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ کلاں ص ۲۳۵)

(۳۳۹) کسی ظالم کے خوف سے روزہ قضا کرنا؟

سوال: ایک ظالم ایک شخص سے کہتا ہے، کہ اگر تو اس ماہ رمضان میں روزہ رکھے گا، تو میں تجھ سے تیرا سب مال چھین لوں گا، اور اس شخص کو اس مال کے جانے سے بہت دقت اور تکلیف ہوگی، اور وہاں کوئی ایسا شخص نہیں ہے، جو اس کو اس ظلم سے بچائے، اور اس کے پاس ایسا سامان اور حمایت بھی نہیں ہے، کہ اس کے ذریعہ سے وہ حاکم سے فریاد کرکے، اس مال کو جو ظالم غصب کرتا ہے، وصول کرسکے۔ اس صورت میں مظلوم کو دفعِ ظلم کے واسطے، اس رمضان میں افطار کرنا، اور اس کی قضا، دوسرے مہینے میں جائز ہے، یا نہیں؟

زید کہتا ہے کہ جائز نہیں ہے، اس واسطے کہ یہ شخص نہ مریض ہے، نہ مسافر، اور بکر کہتا ہے کہ یہ افطار اور قضاء جائز بلکہ اولیٰ ہے۔ مرض اور سفر میں افطار کی علت قرآن سے ثابت ہے، کہ اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے، سختی نہیں چاہتا اور صورت مذکورہ میں روزہ رکھنے میں ایسی سختی ہے، کہ اکثر اوقات مرض اور سفر میں بھی نہیں ہوتی۔

اس مسئلہ میں زید کا قول ٹھیک ہے یا بکر کا، ان مسائل کا جواب شافی دوسرے ورق پر روانہ فرمائیں، اور اپنی خیریت سے اطلاع دیجئے۔ فقط، والسلام عریضہ ادب: نظیر حسن عفی عنہ

جواب: اکراہ جان پر ہوسکتا ہے نہ مال پر، اگر مال لینے کی تخویف کرے اور روزہ فرض سے روکے، تو مال اگرچہ جاوے ترک فرض درست نہیں ہے، اور غرض سفر کی تخفیف سے مال کو بچانا نہیں ہوسکتا، (۱) مال خرچ کے واسطے ہے، جان کی راحت کے واسطے ہوتا ہے۔

ہنوز طبع میری درست نہیں ہوئی، اسی واسطے سبق طلباء کا شروع کرایا نہیں گیا۔ فقط (فرخ آباد، ص ۱۱-۱۵)

(۳۴۰) کفارہ اور فدیہ کے کھانے کے عوض میں قیمت دینا؟

سوال: یہ کہ کفارہ اور فدیہ کے کھانے کے عوض میں، قیمت دینا جائز ہے، یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ چند صیام کا فدیہ آیا، ایک بار ایک شخص کو دینا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: کفارہ میں قیمت دینا بھی درست ہے، جس قدر ایک آدمی کو دیا جاتا ہے کہ ایک صاع یا نصف صاع ہے، اس کی قیمت دے دیوے درست ہے، اور فدیہ صوم وصلوٰۃ میں بھی قیمت دینا درست ہے، مگر کفارہ کا طعام و قیمت ایک کی ایک کو ملے گی، اور فدیہ کے طعام و قیمت کو چاہے سب ایک کو دے دیوے، تو درست ہے۔

(فرخ آباد، ص ۲۴-۲۵-۲۷)

---

(۱) یعنی سفر کی رخصت پر حفاظت مال کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳۴۱) افطار کے مسجد میں بھیجے گئے کھانے پر کس کا حق ہے؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے ماہ رمضان شریف میں کھانا یا مٹھائی واسطے افطاری روزہ داروں کے مسجد میں بھیجی، کہ کل روزہ دار کھاویں، زید کو ثواب ہو، پس عمر مع دو چار ہمراہیوں کے وہ کھانا یا مٹھائی بے اجازت کل روزہ داروں کے، یک مسکین بکر کو دے دیتا ہے اس صورت میں کل روزہ داروں کو رنج ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ تو اپنے حصہ میں سے بکر مسکین کو دیدے، اور ہمارا حصہ ہمیں دے، پس عمر زبردستی سے بکر مسکین کو دیدیتا ہے، یہ جائز ہے یا نہیں؟ زید کو بھی نہایت رنج ہوتا ہے کہ میں مسجد میں کل روزہ داروں کے لئے بھیجتا ہوں، خاص عمر و بکر کے واسطے نہیں بھیجتا۔ اگر عمر کھانا یا مٹھائی پھر بکر مسکین کو دے گا، تو میں کچھ مسجد میں نہیں بھیجوں گا۔

جواب: جو مسجد میں بھیجے وہ اس کے خلاف کسی کو دینا نہیں چاہیے، کہ مالک کی رضا و اجازت کے خلاف تصرف کرنا حلال نہیں، بلکہ حرام ہے۔ جس طرح مالک کی مرضی ہو اسی طرح حلال ہے، ورنہ جائز ہرگز نہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (ضمیمہ فیوض رشیدیہ ص ۵۰۲)

(۳۴۲) محرم کی فضیلت صرف عاشورہ کے روزہ کی وجہ سے ہے: فضیلت محرم کی بعد رمضان جو وارد ہے، وہ صوم عاشورہ کی فضیلت ہے، نہ تمام ماہ کی، اور صوم عاشورہ خود حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام رکھتے تھے۔ فقط

(مجموعہ فتاویٰ ج ا ص ۲۰)

(۳۴۳) یوم عاشورا کے روزہ کا حکم؟ **سوال:** دس تاریخ محرم کو جو شخص روزہ تڑوا دیوے اور کہے کہ حرام ہے، یہ غلط ہے یا صحیح؟

جواب: روزہ عاشورہ کا دسویں محرم کو مستحب ہے اور اس کا بہت ثواب حدیث شریف میں آیا ہے، جو اس کو حرام کہتا ہے وہ محض جاہل ہے، روافض کے یہاں یہ روزہ حرام ہے۔ اہل سنت کے نزدیک، بالاتفاق تمام علماء کے نزدیک، یہ روزہ مستحب ہے، اس کو حرام کہہ کر تڑوانے والا بے شک گنہگار ہے، اور جاہل حکم شرع سے ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ کلاں ص ۱۲۹-۱۳۱)

(۳۴۴) ۲۷ رشعبان کے نفلی روزہ کا حکم؟ **سوال:** یہ کہ ۲۷ تاریخ شعبان کو، جس قدر آدمی روزہ رکھتے، سب کے روزے تڑوا ڈالے اور کہا کہ آج کا روزہ رکھنا بالکل حرام ہے، روزہ داروں نے روزہ نفلی سمجھ کر رکھا تھا، اس روز ان کا روزہ رکھنا درست تھا، یا نہیں؟

جواب: ۲۷ شعبان کو روزہ نفل رکھنا درست ہے، حدیث میں ایک دو روز پیشتر رمضان سے روزہ رکھنے کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

عدم وقوف حدیث کے اس طرح روزے رکھتے رہے اور رمضان میں ملا دیے اور نصف شعبان کے بعد
میں روزہ نفل رکھنا درست ہے۔ خود فخر عالم علیہ السلام شعبان میں بکثرت روزہ رکھتے تھے۔ ایسے روزہ کو حرام کہنا
اس شخص کا ہے کہ حدیث کو سمجھا اور نہ مطلب حدیث سے واقف ہوا بلکہ جاہل ہے۔ بلکہ حدیث میں ان روزوں
کے جواز کی دلیل موجود ہے، لہٰذا ایسے روزہ کو حرام کہنا اس کا جاہل ہونا اور بدون سمجھے جاہل فتوی دینا حرام ہے۔ قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فافتوا بغير علم فضلوا و أضلوا.

ترجمہ بغیر جانے فتوی دیں گے، پس گمراہ ہوں گے اور گمراہ کریں گے۔ (صحیح مسلم)[1]

(مجموعہ کلاں ص ۱۴۸-۴۹)

(۳۴۵) نماز کے بعد تسبیحات اور عرفہ کا روزہ مستحب ہے؟ مسئلہ: بعد نماز کے تسبیح تحمید تکبیر
مستحب ہے اور صوم عرفہ بھی مستحب ہے، سنت مؤکدہ نہیں۔ شاہ عبدالعزیز کے کلام کی مجھ کو خبر نہیں، سب کتب فقہ میں مستحب
لکھا ہے۔

(مجموعہ خورد ص ۱۹)

(۳۴۶) یوم عرفہ کا روزہ عرفات میں؟ سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین ومفتیان شرع سید
المرسلین، اس مسئلہ میں کہ زید جب ایک واعظ کسی شہر میں تعلیم کرتے آیا اور عرفہ ذی الحجہ کے روزہ کو مجمع عام جامع مسجد میں منع
کیا اور نویں تاریخ کو علی العموم روزہ سے منع کیا، حالانکہ صوم یوم التاسع کی بزرگی میں احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں۔ فرمایا سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ما من أيام أحب الى الله تعالى ان يتعبد له فيها من عشر ذى الحجة، يعدل صيام كل يوم
منها بصيام سنة، وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر[2]

---

(۱) مسلم شریف عن هشام بن عروة عن ابيه قال سمعت عبدالله بن عمرو بن العاص يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول ان الله لا يقبض العلم
انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يترك عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا، ص
۳۴۰ ج ۲ كتاب العلم مطبع محتبائى دهلى ۱۳۱۹ هـ) [illegible] ج ۲ ص ۱۲۳۲-۱۲۳۳، رقم الحديث ۳-۲۶ [illegible]
(۲) رواه الترمذى كتاب الصوم باب ما جاء فى العمل [illegible] محمد فؤاد عبدالباقى النسخة ۵۲ رقم الحديث ۷۵۸ ص ۳
ج ۳ دار الكتب العلمية، بيروت وابن ماجه كتاب الصيام باب صيام العشر ج ۲ ص ۹۳۰ [illegible] الحديث [illegible] وقال الترمذى
اسناده ضعيف [illegible] مشكوة المصابيح كتاب الصلاة باب فى الاضحية الفصل الثانى ص ۱۲۸ ج ۱ عكس اصح المطابع رحيميه دهلى
۱۳۷۰ هـ ۱۹۵۵ء) مشكوة كتاب الصلاة باب فى الاضحية [illegible] الحديث [illegible] ص ۵۸۸ ج ۱ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابوداؤد سے روایت ہے

قال عليكم بصوم ايام العشر و اكثار الدعاء و الاستغفار و الصدقة فيها فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم الويل لمن حرم خير ايام العشر وعليكم بصوم يوم التاسع خاصة فان فيه من الخيرات اكثر من ان يحصيه العادون (۱)

وروى انه عليه الصلوة والسلام قال صيام يوم عرفة احتسب على الله تعالى ان يكفر السنة التي قبله والسنة التي بعده (۲)

ہاں اگر زید مذکور یہ کہتا کہ یوم الثامن و یوم التاسع کا روزہ بباعث عجز ادائے افعال حج مقام عرفات میں مکروہ ہے، جیسا کہ قاضی خان نے اپنے فتاویٰ میں تحریر کیا ہے۔ عبارت فتاویٰ کی یہ ہے

ولاباس بصوم يوم عرفة، سواء كان فى الحضر او فى السفر، إذا كان يقوى عليه ويكره صوم يوم عرفة و كذا يوم التروية لأنه يعجزه عن أداء أفعال الحج (۳)

جواب: فضائل صوم یوم عرفہ کے احادیث میں وارد ہیں اور تمام امت اس کے استحباب کی مقر ہیں، کسی کو اس میں خلاف نہیں۔ مسلم نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے

وسئل عن صوم يوم عرفة، فقال يكفر السنة الماضية و الباقية. الحديث (۴)

اور دوسری حدیث مسلم میں ہے

صيام يوم عرفة احتسب على الله ان يكفر السنة التي قبله و السنة التي بعده الحديث (۵)

پس جو شخص اس صوم کو مکروہ بتاتا ہے، وہ ناواقف، جاہل حدیث سے ہے۔ ہاں عرفات پر روزہ مکروہ تنزیہی

---

(۱) [illegible]

(۲) ابو داؤد [illegible] کتاب الصیام باب استحباب صیام ثلاثة ایام من كل شهر وصوم يوم عرفة [illegible] رقم الحديث [illegible]

(۳) فتاویٰ قاضی خان [illegible] فصل فیما یکرہ للصائم و ما لا یکرہ [illegible] مطبع [illegible] لکھنؤ [illegible]

(۴) صحیح مسلم کتاب الصوم (باب صوم یوم عرفة) ص ۳۶۸ [illegible]

(۵) الصحیح لمسلم کتاب الصوم باب استحباب صوم [illegible] رقم الحدیث [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے، اس لئے کہ ذکر وتلبیہ وہاں کا ذکر مسنون ہے۔ اس میں سبب روزہ کے فوت ہی ہو جاوے گی، ورنہ اگر وہاں کسی نے روزہ رکھ لیا تو ثواب ملتا ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ کلاں ص ۱۳۷،۱۳۹،۱۳۱)

(۳۴۷) ہزاری روزہ کی حقیقت؟ سوال: ہزارہ روزہ کو ہزاری نیت سے رکھنا چاہیے، یا غلی کی نیت سے، بعض تکرار کرتے ہیں۔

جواب: ہزارہ روزہ کی اصل، احادیث صحاح سے کہیں نہیں ملتی۔ فقط

(مجموعہ کلاں ص ۲۴۳)

(۳۴۸) عشرہ محرم میں ذکر شہادت پڑھنے اور روزہ وصدقہ کا حکم؟ سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں: [کہ] عشرہ محرم کو ذکر شہداء بیان کرنا اور اسی عشرہ میں روزہ رکھنا اور خیرات کرنا کیسا ہے؟ اس کا جواب کتب معتبرہ سے دیجئے۔ بینوا توجروا۔

جواب: عشرہ [محرم] میں ذکر شہادت پڑھنا حرام ہے، اس واسطے کہ یہ مشابہ رافضیوں کے ہے، وہ ان ایام میں اس ذکر کو افضل عبادت جانتے ہیں اور حدیث میں ہے کہ جو کوئی کسی قوم سے مشابہ کام کرے، وہ ان میں ہی ہے، پس ایسا کام کرنا رافضی ہونا ہوا۔

اور روزہ عشرہ کی نویں کو مستحب ہے اور خیرات وصدقہ دینا سب روز درست ہے، اس دن میں [بھی] جائز ہے، مگر تخصیص کہ اسی روز میں ضرور ہو، بدعت ہے۔ کسی کام کو بدون اجازت شرع کے خاص کرنا حدیث میں منع فرمایا ہے۔ فقط

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۱۳۳)

تراویح سے متعلق مسائل

(۳۴۹) بیس رکعت سے زائد تراویح کا حکم؟ سوال: یہ کہ ماہ رمضان میں بیس (رکعت) تراویح پڑھا چکا تھا، کہ ایک شخص کی وضو ٹوٹ گئی تھی، اس سے دو رکعت تراویح فوت ہوگئی تھی، اس نے وتر کسی کو نہ پڑھائی، آیا بعد رکعت بیس کے وتر پڑھاتا، یا یہ دو رکعت پڑھانی ضرور تھی؟

جواب: تراویح بیس رکعت ہے، اس سے زیادہ کو بجماعت پڑھنا بدعت اور مکروہ تحریمی ہے، پس جس نے بائیس رکعت کی جماعت کرائی، بے شک وہ ناواقف مسائل دین سے ہے، اس نے یہ کام بدعت اور مکروہ تحریمہ خلاف سنت کے کیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

دو میں وضو کر لیتا ہے۔ بعد میں رکعت سے دو رکعت جماعت نہ پڑھتے اس فعل سے لوگ بھی متنبہ ہوں گے۔ فقط

(مجموعہ فتاوی ص ۱۲۹ ج ۲)

(۳۵۰) نابالغ کی اقتداء میں تراویح کا حکم؟ **سوال:** نابالغ کے پیچھے تراویح درست ہے یا غیر درست، اور اس کو پڑھانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: نابالغ کی اقتداء تراویح میں ایک قول کے مطابق صحیح اور راجح یہ ہے کہ درست نہیں۔ فقط

(مجموعہ فتاوی ص ۲۰۰ ج ۲)

(۳۵۱) اگر تراویح کی چار رکعت ایک سلام سے پڑھے تو؟ **سوال:** نماز تراویح چار رکعت ایک سلام پڑھے، تو دو رکعت کے بعد تیسری رکعت میں سبحانک اللّٰھم بھی پڑھے یا نہیں؟ اور اوسط قعدہ میں درود دعا بھی پڑھے، یا نہیں؟

جواب: پڑھے، مگر چار رکعت سے زیادہ اکٹھا پڑھنا خلاف سنت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(ایضاً)

(۳۵۲) تراویح میں اگر کسی نے دو رکعت کی جگہ تیسری اور چوتھی بھی پڑھ لی تو؟ **سوال:** تراویح میں اگر کسی نے دو رکعت کی نیت کی تھی، مگر دوسرا قعدہ بھول گیا اور تیسری رکعت کو مقید بالسجدہ کر لیا، تو پھر سجدہ سہو کرنے کی صورت میں یہ چہار رکعت تراویح میں شمار کی جاویں گی، یا دو رکعت؟

جواب: دو رکعت شمار ہوویں گی، اگر چار پڑھیں اور تین پڑھیں تو اعادہ کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد (تذکرۃ الرشید ص ۱۰)

(۳۵۳) تراویح میں قرآن ختم کرنے کا حدیث سے ثبوت؟ **سوال:** حمد و صلوٰۃ کے بعد! عرض یہ ہے کہ ان مسائل کا جواب شافی تحریر فرمایئے

اول یہ کہ تراویح میں قرآن ختم کرنے کی روایت، آپ نے تحریر فرمایا تھا ابوداؤد میں ہے، سو ہم لوگوں نے تلاش کیا اس کتاب میں نہیں ملی، سوا اس کے اور کسی کتاب میں بھی نہیں ملتی ہے۔ مہربانی کر کے تحریر فرمایئے کہ کتاب کے کس جواب میں کون سے باب میں، کس راوی سے منقول ہے؟

جواب: از بندہ رشید احمد عفی عنہ السلام علیکم

ابوداؤد کی جلد اول کے ص ۲۷۳ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب کو امام تراویح کا مقرر فرمایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

روز جماعت کراتے تھے اور دس روز اپنے گھر میں پڑھتے تھے، اور ختم قرآن کرنا صحابہ کا نماز تہجد میں ہر ماہ احادیث سے ثابت ہے۔(۱) چنانچہ ابوداؤد میں ہے کہ عبداللہ بن عمرو کو آپ نے ہر ماہ ختم قرآن کا حکم فرمایا تھا۔ پس رمضان میں بھی بیس روز کا ختم تراویح میں اس سے واضح ہو گیا، اور یہ امر دیگر کتب احادیث میں بھی ہے، یہاں تک کہ مشکوۃ میں بھی۔ فقط

(مجموعہ فرخ آباد ص ۱۲-۷)

(۳۵۴) تراویح کا الم ترکیف سے پڑھنا، حکما ہے، یا رواجا؟ سوال: نماز تراویح میں جہاں تمام قرآن (شریف) نہیں پڑھا جاتا ہے، وہاں الم تر کیف سے پڑھتے ہیں، یہ بات حکما ہے، یا رواجا۔

جواب: جہاں سے چاہے پڑھے، دس سورت کو دو دفع پڑھنے کے سبب اس کو لوگوں نے ٹھہرا لیا ہے، ورنہ مثل دیگر نوافل کے ہیں۔ فقط

(بدست خاص ص ۱۲)

(۳۵۵) تراویح میں قل ھو اللہ کو اعوذ و بسم اللہ کے ساتھ پڑھنا کیسا ہے؟ سوال: تراویح میں جب قرآن ختم کرتے ہیں، تو قل ھو اللہ کو اعوذ و بسم اللہ کے ساتھ بلند آواز سے پڑھتے ہیں، یہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: اعوذ تو نہ پڑھے، مگر بسم اللہ کے ساتھ تکرار قل ھو اللہ کا بعض کتب فقہ میں لکھا ہے، مضائقہ نہیں، مگر یہ ختم تمام قرآن میں ہے، نہ سورتوں سے پڑھنے میں۔ فقط

(بدست خاص ص ۱۲)

(۳۵۶) کیا نوافل کی جماعت جائز ہے؟ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کی کتنی رکعات پڑھیں؟ مجمع کمالات ظاہری و باطنی جناب مولانا رشید احمد صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت شریف میں یہ ہے کہ چند مسائل جواب طلب ہیں، اور وہ یہ ہیں کہ آج کل جو لوگ نفلوں کی جماعت کرتے ہیں، یہ جائز ہے؟ اور اگر یہ جائز ہے تو کتنے آدمیوں تک جائز ہے؟ اور بعض آدمی یوں کہتے ہیں کہ رمضان کے علاوہ ایام (میں) تین آدمیوں تک جائز ہے، اور رمضان میں جتنے چاہے ہو جائیں مقتدی، درست ہے، جماعت کے ساتھ، اور بعض آدمی یوں کہتے ہیں کہ سوائے رمضان کے نفل جماعت ہی جائز نہیں اور اگر تین آدمیوں سے زائد ہو جائیں، تو آیا وہ جماعت مکروہ تحریمہ ہے؟

اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کس صورت سے پڑھی اور کتنی رکعت تک پڑھی؟

اور مثلاً ایک مسجد کا امام ہے اور اس مسجد میں وقت مقرر ہے، تو اس وقت مقررہ کے اندر، اگر امام دو چار منٹ کی تاخیر

---

(۱) عن الحسن أن عمر بن الخطاب، جمع الناس على أبی بن كعب، فكان يصلی لهم عشرين ليلة، ولا يقنت بهم إلا فی النصف الباقی، فإذا كانت العشر الأواخر، تخلف فصلى فی بيته، فكانوا يقولون أبق أبی، سنن أبی داود، كتاب الوتر (۲۰۶۲) رقم الحدیث: ۱۴۲۹ت: شیخ محمد عوامہ، [موسسۃ الریان بیروت: ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴م] [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] اس نیت سے کہ مقتدی زیادہ شامل ہو جائیں، اور امام تاخیر کرنے سے پہلے مقتدی نمازی بہت غصہ ہوتے ہیں اور ناراض ہو کر امام مجبور ہوتے ہیں، تو اب اس میں شرعاً حق کے اوپر کون ہے؟ امام یا مقتدی؟

جواب بسم اللہ [illegible]۔

الجواب جماعت تراویح کی رمضان میں سنت ہے اور سوائے تراویح کے، رمضان اور غیر رمضان میں جماعت نفل کا یہ حکم ہے، اور وہ یہ ہے کہ اگر تین مقتدی اور ایک امام ہو، تو جماعت نفل کی بلا کراہت درست، رمضان وغیر رمضان میں، اور جو چار مقتدی ہوں تو مکروہ تحریمی ہے، رمضان ہو یا غیر رمضان۔ فقط۔

تراویح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شب پڑھی اور باندیشہ واجب ہو جانے کے ترک فرما دی،(۱) تو اس سے ثابت ہوا کہ تمام لوگوں وتر وقت پڑھنی چاہئے اور خود فرمایا کہ تمہارے واسطے تراویح کو سنت کر چلا(۲) اور آپ [کا] ادا کرنا، کبھی اول شب سے شروع ہوا اور خیر شب میں تمام کیا، اور گاہ آخر شب میں سب پڑھیں۔

اور عدد رکعات، ہو حدیث ضعیف سے ثابت ہے کہ بیس رکعتیں تھیں (۳) ایک حدیث ضعیف کو دوسری حدیث ضعیف سے تین قوت حاصل ہوئی، کہ قابل سند ہو جائے اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بیس رکعتیں پڑھنا، خود ایک حجت ہے،(۴) اور حدیث صحاح (میں) کوئی حدیث اس کے منافی نہیں، اگرچہ نافہم اسے منافی سمجھیں اور اس کی بحث اس وقت کرنے کی گنجائش نہیں۔ فقط

مقتدی کی ترتیب میں دو چار منٹ کی جائز بلکہ سنت ہے، البتہ اتنی دیر نہ کرے کہ حاضرین کو تکلیف ہو کہ یہ مکروہ ہے،

فقط واللہ تعالیٰ اعلم | بندہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ | الجواب صحیح | ابوالحسن عفی عنہ

اوراق قلمی فتاویٰ حضرت مولانا گنگوہی مخزونہ نیشنل میوزیم و لائبریری کراچی

عکس بشکریہ ڈائریکٹر صاحب نیشنل میوزیم کراچی پاکستان

---

(۱) رواه البخاري عن عائشة [illegible] صحيح البخاري كتاب التهجد باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم على قيام الليل [illegible] رقم ١١٢٩ [illegible] مكتبة [illegible] الحديثة، الرياض [illegible] (نور)

(٢) [illegible] كتاب الصلاة باب [illegible] قيام رمضان [illegible] ايمانا واحتسابا ج ١ ص ٣٠٩ [illegible] رقم الحديث ٢٠٠٩ [illegible] دار الفكر بيروت ١٤٢٥ هـ [illegible] الترغيب والترهيب للمنذري كتاب الصوم باب الترغيب في صيام رمضان احتسابا [illegible] رقم الحديث [illegible] دار الكتب العلمية بيروت [illegible] (نور)

(٣) [illegible] (كتاب صلوة التراويح ص ٢٥٣ [illegible] دار الفيحاء دمشق [illegible]) (نور)

(۳۵۷) رمضان المبارک میں اگر عشاء کی جماعت نہ ملے تو تراویح اور وتروں میں شامل ہونے کا حکم؟ سوال: رمضان میں جس شخص کو عشاء کی جماعت سے محروم رہ جائے تو وہ شخص تراویح میں اور وتر کی جماعت میں بھی شامل ہو یا نہیں؟

جواب: جماعت وتر میں شامل ہو سکتا ہے، کچھ حرج نہیں۔ فقط (ہدایت ص ۶۲)

(۳۵۸) تراویح کے وقت اسی جگہ یا صف سے آگے پیچھے فرض یا سنتیں پڑھنا؟ سوال: رمضان میں جماعت تراویح کی ہو رہی ہے اور ایک شخص آیا کہ جس نے فرض نماز نہیں پڑھی، تو وہ شخص اگر اسی مسجد میں برابر جماعت کے آگے پیچھے جگہ دیکھ کر فرض اور سنت پڑھے تو ہو جاویں گے یا نہیں، یا نہیں، اور جگہ الگ میں پڑھے۔

جواب: ایسی حالت میں فرض پڑھ لیوے، تو درست ہے، مگر اولیٰ نہیں کہ مخالفت مسلمین کی ہے۔ فقط

(خاص ص ۱۵۲)

[نوٹ: ایک اور مسئلہ: مسافر اگر روزے رکھتا ہو تو اس کے لئے تراویح کا حکم؟ ضمیمہ دوم میں ملاحظہ ہو۔ نور]

رویتِ ہلال کے مسائل

(۳۵۹) ایک قاضی کی دوسرے قاضی کو چاند کی اطلاع، کب قابل تسلیم ہے؟ سوال: قاضی بصرہ نے بنام قاضی کوفہ بذریعہ تار برقی یہ خبر بھیجی کہ ہم نے حکم عید کا دیا ہے، اس خبر کے آنے سے قاضی کوفہ کو حکم عید کرنا اپنے شہر کو جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اگر قاضی بصرہ نے یہ تار دیا کہ عدلین کی شہادت پر رویت ہلال ہوئی اور اس پر ہم نے حکم افطار دیدیا ہے تو قاضی کوفہ اس خبر پر کوفہ میں حکم عید کا دیوے، تو جائز ہے، کہ یہ کتاب القاضی کے حکم میں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

العبد رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاویٰ ... ضمیمہ ...)

(۳۶۰) عید کا چاند ایک شہر میں نظر آئے اور دوسرے میں نظر نہ آئے تو کیا کیا جائے؟ سوال: رمضان کے عید کا چاند، اگر ابر وغیرہ کے سبب سے ایک شہر میں نہ معلوم ہو اور دوسرے شہر والوں کو معلوم ہو تو حنفیہ کا مفتی بہ مسئلہ کیا ہے؟

فقہ کی مشہور کتابوں میں یہ فتویٰ لکھا ہے کہ دوسری جگہ کی خبر کا اعتبار کرنا چاہئے، اگرچہ بہت دور کی خبر ہو، مگر اس ملک میں بعض علماء یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ نزدیک دور کی خبر معتبر نہیں ہے، جہاں تک سفر کرنے میں قصر واجب نہیں ہے، فقط وہاں تک کی خبر معتبر ہے۔ تو صحیح اس مسئلہ میں قول اول ہے، یا قول ثانی؟ اگر قول ثانی صحیح ہے تو اس قول کو حنفیہ نے کس کتاب میں ترجیح دی

جواب: [illegible]

(۳۶۱) تار کے ذریعہ چاند کی خبر کب معتبر ہے؟

[illegible]

جواب: [illegible]

(۳۶۲) اگر کوئی شخص تار یا خط کے ذریعہ چاند ہونے کی اطلاع دے تو؟

[illegible]

جواب: لکھنؤ کا ایک کارڈ ... [illegible]

عیدین اور متعلقاتِ عیدین

(۳۶۳) صدقۂ فطر میں ستو دینے کا کیا حکم ہے؟ **سوال:** صدقۂ فطر میں گندم یا جو خام دینا، یعنی جیسے گندم یا جو کا ستو کہا کرتے ہیں، کہ وہ کچی ہوا کرتی ہیں، جائز ہے، یا نہیں، اور دے تو کتنے دے؟

جواب: اگر وہ خشک ہوگئے ہوں تو دینا جائز ہے اور اسی قدر دیئے جائیں گے جس قدر گندم پختہ دیئے جاتے ہیں۔ واللہ اعلم

(بدست خاص ص ۴۹)

(۳۶۴) حضرت عثمانؓ کا خطبۂ عیدین نماز سے پہلے پڑھنے کی وجہ اور اردو میں خطبہ کا حکم؟

سوال: پہلے نماز عیدین سے خطبہ پڑھنا بعض کتب میں حضرت عثمان سے ثابت ہے، یہ سنت عثمانی ہے یا بدعت مروانی؟

جواب: عیدین کے احکام کو جو عیدین سے جمعہ پہلے ہو، اس میں تلقین اور وعظ کی مستحسن ہے اور خطبہ میں اردو بیان کرنا مکروہ ہے، اور حضرت عثمان [غنی] رضی اللہ عنہ نے قبل نماز [عید] خطبہ پڑھا ہے، اس واسطے کہ ان کے وقت میں دور دور سے لوگ حاضر ہوتے تھے، اگر آپ نماز پڑھ کر خطبہ پڑھتے تو دور والے شریک نماز نہ ہوتے اور دیر کرنا پڑتی تاکہ باہر کے آدمی آجاویں اور پھر خطبہ پڑھتے تو خلق کثیر کو گرمی کی تکلیف ہوتی، اس واسطے یہ سہولت پیدا کی، کہ خطبہ اول پڑھا کہ شرکت باہر والوں کو حاصل ہو جاوے اور خطبہ سے کوئی حاضر محروم نہ رہے، اور عیدین کا خطبہ سنت ہے نہ کہ واجب۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

(فرخ آباد ص ۵۱)

(۳۶۵) کیا عیدین کی نمازوں میں زبان سے تکبیرات کی نیت کرنا ضروری ہے؟ **سوال:** نماز عیدین و جنازہ میں تکبیرات کو نیت کرنے کے وقت، زبان سے کہنا مثلاً نیت کی نماز دو رکعت واجب عید الفطر کی مع چھ تکبیرات، چاہئے یا نہیں فقط ویسے ہی نیت کرلے۔

جواب: زبان سے کہنے (کی) ضرورت نہیں اور تکبیرات کی نیت بھی ضروری نہیں؟ فقط نماز عید کی اور جنازہ کی نماز کی نیت کافی ہے۔

(بدست خاص جواب ۱۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳۶۶) عیدین اور جمعہ اگر فوت ہوجائیں تو کیا کریں؟ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۳۶۷) اگر کسی وجہ سے مقتدی کی، جمعہ یا عید کی نماز فاسد ہوگئی تو وہ کیا کرے؟ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۳۶۸) عیدگاہ میں ممتاز اور باثر لوگوں کے لئے جگہ خاص کر لینے کا حکم؟ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

نہیں! کیونکہ منیٰ جگہ پہلے جانے والے کی ہے۔(۱) یعنی جو پہلے پہنچ کر ٹھہر گیا، وہی اس جگہ کا مستحق ہے، وہاں اپنا مکان بنانا جگہ کا روک لینا ہے، یہ درست نہیں۔ پس یہ قاضی جو ایسا کرتا ہے گنہگار ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔

یہ جواب صحیح ہے محمد مراد عفی عنہ

فیوض رشیدیہ ص ۲۳ (فخر المطابع میرٹھ۔ جاسنہ)

(۳۶۹) عید کے موقع پر انعام وغیرہ دینا اور دعوت؟

اور انعام عیدین اور تقسیم طعام عیدین میں بھی روا ہے، اس کو مؤکد نہ جانئیں کہ اوقات سرور میں یہ امور ثابت ہیں۔ ہاں! اگر ترک ان کا طبع پر گراں اور موجب شرم اور خفت جانا جاوے، تو البتہ داخل بدعت ہو جاویں گے۔

(فرخ آباد ص ۴۹)

(۳۷۰) عید کے دن سویاں پکانے کو ضروری سمجھنا؟

سوال: عید کے روز سویاں ضروری جانتے ہیں اور ان کا پکانا کھانا موجب ثواب جانتے ہیں، ان کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی کام کو کسی روز اپنی رائے سے ضروری جاننا بدعت ہے، فاعل اس کا مبتدع ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مجموعہ کلاں ص ۲۳۲-۲۳۱)

(۳۷۱) عصر کے بعد اور لہو ولعب کے ساتھ عید کی نماز؟

سوال: نماز عیدین بعد عصر قبل مغرب مع لہو ولعب، مثل تاشہ و باجہ و سنکھ وغیرہ کے جا کر پڑھنا، موجب ثواب کے ہوں گی، یا نہیں؟ اگر کوئی منع کرے اور کہے کہ وقت نماز عیدین قبل زوال ہے، اس وقت جائز نہیں۔ تو کہتے ہیں کہ ہمارے [بڑے] ہمیشہ سے اسی وقت پڑھتے چلے آئے ہیں اور بعض لوگ قبل زوال کے پڑھ کر، عوام کے ساتھ بعد عصر کے پڑھتے ہیں، موجب ثواب کے ہونگے، یا نہیں؟ اور وقت نماز کا کب سے کب تک ہے، مع سند حدیث وفقہ کے جواب تحریر کریں، تا کہ عوام کو سند ہوئے۔ بینوا توجروا۔

جواب: نماز عید کا وقت دوپہر تک ہے اور بعد زوال کے عید کی صلوٰۃ کا وقت نہیں رہتا، قال فی الهداية:

واذا زالت الشمس خرج وقتها (۲) الحديث

ترجمہ: جب سورج ڈھل گیا [زوال ہو گیا] عید کی نماز کا وقت ختم ہو گیا۔ (ت: نور)

پس جو لوگ عید کو بعد عصر پڑھتے ہیں، ہرگز واجب صلوٰۃ عید کا ان کے ذمہ سے ساقط نہیں ہوتا، بلکہ تارک صلوٰۃ واجب ہو کر فاسق ہوتے ہیں، اور پھر بعد عصر کے نماز غیر مفروضہ کا پڑھنا بھی حرام ہے۔ لقوله عليه السلام:

---

(۱) رواه الترمذي عن عائشةؓ قالت. قلنا. يارسول الله الا نبني لك بناء [وفي نسخة محمد فؤاد محمد عبدالباقي: بيتا] يظلك بمنى قال لا. منى مناخ من سبق. ص: ۱۷۷ ج: ۱. ابواب الحج باب ماجاء منى مناخ لمن سبق [كتب خانه رشيديه دهلي] ت محمد فؤاد عبدالباقي رقم الحديث ۸۸۱، ص: ۲۲۸ ج: ۳ [دار الكتب العلمية بيروت: ۱۳۷۷ھ ۱۹۵۸ء] اس حدیث کی تخریج گزر چکی ہے۔

(۲) ہدایہ ص ۱۵۳ جلد اول باب العیدین (مطبع مصطفائی ۱۲۸۹ھ) [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

لاصلوٰۃ بعد العصر(۱) الحدیث ترجمہ عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں ہے۔ (ت نور)

سوا اس وقت میں نمازِ عید پڑھنے میں، دو گناہ ان کے ذمہ پر لازم ہوئے، ایک صلوٰۃ واجب کا اپنے وقت سے ترک کرنا، دوسرا بعد عصر کے نماز پڑھنا اور پھر ڈھول، باجہ اور لہو کہ یہ سب جملہ اوقات میں حرام ہیں، بجانا۔ یہ تیسرا موجب فسق و فجور ان لوگوں کا ہے۔ بہر حال یہ لوگ سخت فاسق گنہگار ہیں، ایک ذرہ بھی ثواب ان کو نہیں، بلکہ وبال بر وبال معاصی کا ان کے ذمہ پر ہوتا ہے، اور رسم باپ دادا کی خلاف شرع موجب عصیان کا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

اولو کان آباؤھم لایعقلون شیئا ولا یھتدون (البقرہ)

پس ایسے رسم اجداد کو کہ خلاف حکم کتاب اللہ تعالیٰ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو، ترک کرنا فرض عین ہے، کسی مسلمان کو اس کا ارتکاب جائز نہیں، اور ایسی حرکات غیر مشروعہ سے توبہ واجب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۴۰-۲۳۹)

(۳۷۲) عیدین کے بعد بطور خاص مصافحہ کرنے کا حکم؟

عیدین کے بعد مصافحہ اور معانقہ بخصوصیت کرنا بھی بدعت ہے۔ فقط (مجموعہ کلاں ص ۲۳۹)

(۳۷۳) مصافحۂ عیدین:

مصافحہ مطلقاً مسنون ہے، تخصیص کسی وقت (ابتدائی) کی بدعت ہے، پس جو مصافحہ عیدین کو زیادہ مؤکد جانیں، یا کبھی نہ کریں مگر عیدین کو ضرور کریں، یہ بدعت ہے۔ ایسا ہی جو کبھی نہ کرے، بعد وعظ کے ضرور کرے یا وعظ کے بعد مصافحہ کو زیادہ مؤکد و موجب ثواب کا جانے، لاریب بدعت ہے اس میں کیا کلام ہے؟ فقط (فی ن ص ۱۸)

(۳۷۴) تکبیرات تشریق عید کی نماز کے بعد بھی واجب ہیں:

سوال: تکبیر تشریق جو نویں ذوالحجہ کی صبح سے شروع ہوتی ہے، تو دسویں تاریخ کو اعیدی نماز کے بعد بھی تکبیر کہنا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: تکبیرات تشریق بعد نماز عید کے بھی واجب ہیں، تیرھویں کے عصر تک۔ واللہ اعلم

(بدست خاص ص ۹)

---

(۱) متفق علیہ، عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصلوۃ بعد الصبح حتی ترتفع الشمس ولا صلاۃ بعد العصر حتی تغیب الشمس رواہ البخاری باب لایتحری الصلاۃ قبل غروب الشمس ج ص ۸۲، رقم الحدیث ۵۸۶ الرماص ۲۰۴ ھ نیز بخاری باب مذکور ج ۱ ص ۹۲-۹۳، رقم الحدیث ۵۸۶ مکتبۃ الاصلاح لال باغ مراد آباد الھند ۵ ۱۴ ھ، ورواہ مسلم، ج ۱ ص ۲۷۵، مطبع مجتبائی دھلی ۱۳۱۹ ھ، ونیز مسلم، بیت ابو قتیبہ نظر محمد الفاریابی رقم الحدیث ۸۲۸ ص ۳۰۰ ج نیز دیکھیے مشکوۃ المصابیح ص ۹۴ ج کتاب الصلوۃ، الفصل الاول، باب اوقات النھی کتب خانہ رشیدیہ دھلی ۱۳۰۵ھ ۱۹۵۵ء نیز مشکوۃ باب مذکور ج ۱ ص ۳۳۳ رقم الحدیث ۱۰۴۱ رمضان بن احمد بن علی آل عوف مکتبہ الوفاء محرم ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء]

toobaa-elibrary.blogspot.com

چھٹا باب

کتاب الأضحية

(قربانی اور چرم قربانی کے مسائل)

(۳۷۵) قربانی واجب ہے؟ سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں [illegible] کہ قربانی عید الاضحیٰ فرض ہے یا واجب یا سنت مؤکدہ یا مستحب؟

جواب: اضحیہ عند الحنفیہ واجب ہے [illegible] یہی تحقیق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
بندہ رشید احمد گنگوہی
([illegible])

(۳۷۶) قربانی سفر میں واجب نہیں، قیام میں ہے: مسئلہ: [illegible] سفر میں اضحیہ نہیں، اور قیام میں واجب۔ سو صورت مرقومہ میں [illegible] وقت اضحیہ [illegible] واجب نہیں، اگر وجوب کا جواب بندہ نے دیا تھا تو خطا تھی، خیال اس قدر نہیں ہے۔ فقط
(حضرت گنگوہی بنام مولانا خلیل احمد صاحب، مکتوب ۳۰)

(۳۷۷) اپنے مکان میں اور بارھویں ذوالحجہ کی شام تک قربانی صحیح ہے: سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مکان زید نے [illegible] قربانی کرنا درست ہے یا نہیں، اور قربانی کرنا [illegible] تک درست ہے؟

جواب: قربانی واپنے مکان میں [illegible] کرنا درست ہے [illegible] اور [illegible] کے نزدیک [illegible] جائز ہے، کیونکہ حدیث میں مطلق قربانی کرنے کا حکم ہوا ہے، کوئی قید مکان کی نہیں فرمائی، پس مقید کرنا مطلق نص کا اپنی رائے سے ممنوع ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال من صلى صلوتنا و استقبل قبلتنا فلايذبح حتى ينصرف الحديث[1]

---

[1] [illegible]

[2] [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ) جو شخص نماز پڑھتا ہے مسلمانوں کی نماز اور متوجہ ہوتا ہے ہمارے مسلمانوں کے قبلہ کی طرف، وہ ذبح نہ کرے قربانی کو، جب تک نماز سے فارغ نہ ہولیوے۔ [ترجمہ حضرت گنگوہی]

پس کچھ قید اس میں نہیں اور فخر عالم علیہ السلام نے جو مصلی (۱) پر ذبح کیا ہے، تو امام کے واسطے، کہ سب واقف ہو جاوے اور آپ سے پہلے کوئی نہ کرے۔ اس واسطے کیا ہے اور صحابہ اپنے اپنے گھر میں اور جہاں کسی کا دل چاہتا تھا، کرتے تھے۔ چنانچہ کتب سے واضح ہے۔ پس جہاں چاہے ذبح کرے۔ اس میں کوئی قید کسی مکان کی نہیں اور قربانی کرنا پہلے روز افضل ہے، دسویں تاریخ کو۔ اور گیارہویں اور بارہویں کو بھی درست ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔ پھر تیرہویں کو درست نہیں۔ لہذا بارہویں کی شام تک وقت قربانی کا ہے۔ کذا فی کتب الفقہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی

(مجموعہ کلاں ص ۱۶۷-۱۶۸)

(۳۷۸) اگر قربانی واجب تھی اور ایام قربانی گزر گئے تو کیا کرنا چاہیے؟

سوال: اگر کسی کے ذمہ قربانی واجب ہے اور اس سے ادا نہیں ہوئی، کہ ایام قربانی گزر گئے، تو اس کا عوض دوسرے سال قربانی کرے۔ یا قیمت قربانی سا تو اس حصہ کی محتاج کو دیوے۔

جواب: اس صورت میں قیمت قربانی کی صدقہ کرے۔ اگلے سال قربانی کرنے سے ادا نہیں ہوگا۔ فقط (۲)

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(بدعت خاص سوال ۱۰)

(۳۷۹) قیمت دیدینے سے قربانی ادا نہیں ہوگی:

سوال: جس حالت میں کوئی شخص گوشت قربانی لینے والا نہیں ہے تو ایسی صورت میں قیمت قربانی شرعاً بیت المال میں داخل ہونی چاہئے، یا نہیں؟ یا بطور خود قربانی کرنے والا حسب حصص مقررہ شرعی، یا خلاف حصص مقررہ شرعی کے للہ تقسیم کرسکتا ہے، یا نہیں؟ اور ایسی صورت میں اس کو مثل قربانی کے ثواب ہووے گا، یا نہیں؟

جواب: قیمت دینے سے قربانی ادا نہیں ہوتی، ذبح کرنا ہی واجب ہے، خواہ قیمت بیت المال میں دیوے، یا فقیر کو دیوے، کسی حال واجب ادا نہیں ہوگا، اگر جان کر ذبح کو ترک کرے گا، گنہگار ہووے گا۔ البتہ اگر کسی عذر سے ایام قربانی کے نکل گئے تو قیمت اضحیہ کی فقیر پر صدقہ کرنا واجب ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۹۳-۹۴)

---

(۱) اس سے مراد مصلی العید ہے، یعنی جہاں عید کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ یعنی وہیں نماز عید الاضحی ادا فرماتے وہیں قربانی بھی فرماتے تھے۔ (ن)

(۲) اور وہ قضا میں حصہ کافی نہیں ہوگا، بلکہ تو ... ذبح کرتا ہو گا، حصہ کا ... اب تک نہیں ملا۔ (اضافہ از حضرت مفتی محمود حسن)

(۳۸۰) مردہ کی جانب سے کی گئی قربانی کا حکم؟ سوال: قربانی جو کسی مردہ کی طرف سے کی جاوے اس کے گوشت کا کیا حکم ہے، آیا سب صدقہ کرے یا آپ بھی کھاوے، مثل اور قربانی کے؟

جواب: اگر مردہ وصیت کر گیا ہے کہ قربانی میری طرف سے کرنا تو سب گوشت کھال کو صدقہ کرے، اور جو اپنی طرف سے کرتا ہے تو جس طرح اپنی قربانی کا اختیار ہے [illegible] اس کا بھی ویسا ہی ہوگا۔ فقط

بندہ رشید احمد گنگوہی [illegible] سوال ۹۴

(۳۸۱) اگر کسی وجہ سے دس ذی الحجہ کو نماز نہیں پڑھی گئی، تو اس دن زوال کے بعد قربانی کا حکم؟ سوال: دس تاریخ ذی الحجہ کو نماز نہیں پڑھی گئی [illegible] تو قبل نماز قربانی بھی مصر میں [illegible] دن کو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قریہ میں تو ہر حال جائز ہے قبل نماز عید کے بھی، اور مصر میں اگر نماز [illegible] تو بعد زوال کے قربانی [illegible] درست ہے اگر نماز دوسرے روز پڑھی جاوے گی۔ قبل زوال اگر ہوئی تو درست نہیں۔ [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [illegible]

(۳۸۲) جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی، ایسے مقامات پر صبح صادق کے بعد قربانی؟ سوال: گاؤں [illegible] قربانی [illegible] افضل [illegible] پیشتر قربانی [illegible] قربانی [illegible] یا نہیں؟

جواب: جہاں نماز [illegible] نہیں ہوتی وہاں بعد صبح صادق [illegible] درست [illegible]

[illegible] سوال ۱۴

(۳۸۳) عید الاضحیٰ کے دن سب سے پہلے قربانی کا گوشت کھانا بہتر ہے؟ سوال: [illegible] گوشت میں سے [illegible] قربانی [illegible] پہلے [illegible] گوشت کھالیوے تب اور کچھ کھانا کھاوے [illegible] مستحب ہے یا نہ؟

جواب: [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(۳۸۴) قربانی میں کتنے حصے ضروری ہیں؟ سوال: [illegible] قربانی [illegible] کتنے حصوں پر تقسیم ہو

جواب: [illegible] حصص بقدر [illegible] گوشت تقسیم [illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

(۳۸۵) قربانی کے گوشت میں اگر سب شریک رضا مند ہوں تو تقسیم گوشت میں کمی زیادتی کا حکم؟

سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۳۸۶) قربانی کے جانور میں تقسیم حصص کی ایک صورت کا حکم؟

سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible] گائے کو سات حصہ مقرر کر کے خرید کر لیا تھا، تو وہ شریک ہو چکا ہے [illegible]

[illegible] اور جو تجویز کی تھی [illegible]

[illegible] تب بھی درست نہیں بلکہ شریک رہنا [illegible]

[illegible]

ہوچکی۔ البتہ ذبح سے پہلے آ کر شریک ہوجاتا، تو کراہت درست تھا، اب کچھ نہیں ہوسکتا قربانی ہوچکی۔ فقط

(بدست خاص، سوال ۱۴۰)

(۳۸۷) قربانی کیلئے باہم معاملہ طے ہوجانے کے بعد، ایک شریک کے موجود نہ ہونے کی صورت میں کیا کیا جائے؟

سوال: تین آدمیوں نے ایک جانور قربانی کرنا ٹھہرایا اور مبلغ (پانچ روپئے) کو وہ جانور ٹھہرا، لیکن ہنوز اس کی قیمت ادا نہیں ہوئی کہ جو روز عید الاضحیٰ کا آ گیا، ان تین میں کا ایک شخص کہیں چلا گیا، کہ اس عرصہ میں ان دو آدمیوں نے کہا کہ شاید وہ تیسرا شریک نہ رہے ہم دونوں ہی قربانی کرلیں، بعدہ ان دو آدمیوں نے قربانی کرلی اور گوشت تقسیم کرتے تھے کہ جو تیسرا بھی آ گیا اور ان میں تکرار ہوا، کہ اب شریک کرنا درست نہیں، آخر ایک حصہ دار تو اپنا نصف حصہ تقسیم کر لے گیا، اور دوسرے نے کہا کہ بھائی! اس حصہ میں ہم اور تم دونوں شریک رہے، وہ ایک حصہ ہر دونوں نے نصفا نصف تقسیم کرلیا اور یہ کہا کہ اگر یوں جائز ہوا، تو میں تم سے تمہارے حصہ کے موافق دام لے لوں گا، اور اگر جائز نہ ہوا تو یہ گوشت میں قرابتی کو دینے میں سمجھ لوں گا، تو اس صورت میں اگر وہ تیسرا شریک رہے، تو قربانی جائز رہی، یا نہیں؟

جواب: اگر گائے کی بیع ہوچکی تھی اور ہر سہ شریک قربانی کے ہوئے تھے اور قیمت ادا نہیں کی تھی، پھر ایک غائب ہوا اور دو نے جانور ذبح کرلیا، تو وہ ہر سہ کا مال تھا، ہر سہ کی قربانی ہوئی، ہر سہ برابر گوشت لیویں گے اور جو فقط قرار داد قیمت تھی، بیع تام نہیں ہوئی اور پھر دونوں [نے] خرید کر قربانی کی، تو قربانی دو کی ادا ہوئی، نہ تیسرے کے ذمہ سے قربانی ادا ہوئی، نہ اس کی ملک گوشت ہوسکتا ہے۔ نہ اس کی بیع درست ہے کہ گوشت دیکر قیمت گوشت کی لیوے، البتہ قرابت کے سبب جو گوشت اس کو دیا، قربانی اس کی درست ہوگئی، مگر ثالث کے ذمہ قربانی واجب رہی۔

(بدست خاص، سوال ۱۴۳)

(۳۸۸) اگر قربانی کا ایک شریک نہ پیسے دے، نہ گوشت لے تو کیا حکم ہے؟

سوال: اگر قربانی ہونے کے بعد ایک شریک قیمت قربانی کی نہ دے، اور اس قربانی کا گوشت بھی نہ لے تو وہ قربانی جائز رہی یا نہیں، اور اس کے حصہ کے گوشت کو کیا کرے؟

جواب: اس کی طرف سے قربانی ادا ہوگئی، قیمت اس کے ذمہ واجب ہے، اس سے لی جاوے اور گوشت اس کو دیا جاوے۔ (۱)

(بدست خاص ص:۹)

(۱) یعنی یہ اس کا حق ہے اس تک پہنچایا جائے، لیکن اگر وہ اپنی خوشی سے نہ لے تو اس کا بھی اسے اختیار ہے۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳۸۹) اگر قربانی کرنے والا قربانی میں غربا اسلام کی نیت کر لے؟ سوال: [illegible]
اپنے غربا امت کی طرف سے [illegible] قربانی [illegible]
[illegible] طرف سے ہے، تو ان کو قربانی کرنے کا ثواب ملے گا یا نہیں؟
[illegible]

جواب [illegible] درست ہے۔

(الاعتصام [illegible])

(۳۹۰) اگر کسی شخص پر قربانی واجب تھی مگر اس نے غرباء اسلام کی طرف سے قربانی کی نیت کی، تو کیا حکم ہے؟ **سوال:** ایک شخص نے ایک دنبہ قربانی کیا اور کہا کہ یہ دنبہ غرباء اہل حدیث کی طرف سے ہے، تو قربانی اس کے ذمہ سے ادا ہوگئی یا دوبارہ قربانی کرے؟

جواب: اس صورت میں قربانی اس شخص کی ادا ہوگئی اور غرباء کو ثواب مل جاوے گا۔ (الاعتصام [illegible])

(۳۹۱) اگر قربانی کا گوشت لینے والا کوئی نہ ہو تو اس کا دفن کرنا؟ **سوال:** اگر فرض کیا جاوے کہ [illegible] آدمی ہیں [illegible] ہر ایک نے جداگانہ قربانی کی، اور بوجہ عدم موجودگی اشخاص لینے والوں کے، گوشت قربانی عیدالاضحی [illegible] زمین میں دفن کیا گیا اور کھال بیت المال میں داخل ہوئی۔ پس بصورت مذکور قربانی کرنی جائز ہے یا نہیں؟ اور بحالت نہ کرنے قربانی کے حج ہو سکتا ہے یا نہیں، اور کھال ذبیحہ قربانی کی بیت المال میں داخل ہونی چاہیے یا نہیں؟

جواب: [illegible] جواب میں واضح ہو گیا کہ قربانی اراقت دم کا نام ہے، گوشت سے کچھ علاقہ نہیں، اگر گوشت دفن کر دیا جائے، تب بھی اضحیہ میں کچھ نقصان نہیں ہوتا، البتہ مال ضائع کرنے کی برائی ہوتی ہے، اور جو لوگ (گوشت) کھانے، لینے والا نہیں، تو دفن کر دینا ضروری ہے تاکہ اس کی عفونت سے خلق کو اذیت نہ ہووے، اور کھال بھی مالک کی ہے، خواہ اپنے کام میں لاوے، خواہ بیت المال میں دیدیوے، یا [illegible] جس کو چاہے نہ دیوے، جہاں چاہے صرف کرے۔

اور حج دوسری عبادت ہے اور قربانی دوسری، حج کو قربانی سے کیا علاقہ ہے، اگر حج کرنے کو جاوے اور قربانی نہ کرے تو حج میں کچھ کسی طرح کا نقصان نہیں ہوتا، اگر قربانی نہ کی اور حاج پر بسبب سفر کے قربانی واجب نہ ہو تو ظاہر ہے ورنہ گنہگار ہوگا [کذا] اور قربانی واجب تھی، تب بھی اگر حاجی نے قربانی نہ کی، تو قربانی نہ کرنے کا گناہ اس پر ہووے گا، مگر حج میں کچھ نقصان نہیں ہوتا، البتہ جو قربانی کہ حج سے متعلق ہے، اگر اس کو نہ کرے گا تو حج میں قصور رہے گا۔ فقط کھال کو بیت المال میں [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

بھی درست ہے، خواہ اضحیہ ہو، خواہ دفن متعلق ہے کا ہو۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

تبہ العبد الراجی رحمۃ ربہ ۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۹۲، ۹۳)

(۳۹۲) اگر قربانی کا گوشت لینے والا کوئی نہ ہوتو؟ **سوال**: اگر کوئی شخص گوشت قربانی لینے والا نہیں ہے تو بس قربانی کرنے والا بوجہ دفن کرنے گوشت قربانی کے، شمار ہوا مصیب ثواب۔

جواب: اگر کوئی گوشت لینے والا نہ ہو، تو دفن کرنا موجب ثواب کا ہے، کہ خلق کو تکلیف بدبو سے محفوظ رکھتا ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ کلاں ص ۹۳)

[نوٹ: ایک اور مسئلہ قربانی کا گوشت کافر و بھنگی، چمار کو دینا کیسا ہے؟ ضمیمہ دوم میں ملاحظہ ہو۔ مرتب]

(۳۹۳) خصی جانور کی قربانی درست ہے: **سوال**: خصی جانور کی قربانی درست ہے، یا نہیں؟

الجواب: درست ہے۔

(مجموعہ رسائل ص ۱۰)

(۳۹۴) نادیہ بیل کی قربانی کا حکم؟ **سوال**: نادیہ بیل اس کو کہتے ہیں جس کے کہیں بدن میں ایک ٹکڑا گوشت کا زائد ہو جاوے، مثل جیب از بان میں اگے، یا کم ہو جاوے، اور ہنود اس کو معیوب جان کر ڈکوت[1] کو دیتے ہیں، اس کا خریدنا، یا قیمت سے خرید کر قربانی کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: نادیہ کی قربانی درست ہے، اس کو کفار معیوب و منحوس جانتے ہیں، اس میں کوئی عیب شرعی نہیں۔

(بدست خاص سوال ۸۲)

(۳۹۵) اگر جانور کا کان چرا ہوا ہوتو اس جانور کی قربانی کا حکم؟ **سوال**: جس جانور کا کان طول میں یا عرض میں چرا ہوا ہو، یعنی شگاف ہے زائد از ثلث، لیکن جدا نہیں ہوا، تو اس کی قربانی کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: شگاف گوش میں کان کا کچھ کم نہیں ہوتا، لہٰذا اس کی قربانی درست ہے، مگر اولیٰ نہیں۔

(بدست خاص ص ۵۵)

(۳۹۶) جس جانور کے کچھ دانت ٹوٹ گئے ہوں تو اس کی قربانی کا حکم؟ **سوال**: جس جانور کے دانت ٹوٹ گئے ہوں تو اس کی بھی قربانی جائز ہے یا نہیں؟ یا کچھ دانتوں کے ٹوٹ جانے کی تعداد ہے؟

جواب: اگر چارہ وغیرہ کھانے کے بقدر دانت موجود ہوں تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (بدست خاص ص ۵۲)

---

[1] [illegible] ... ص ۹۹۸، [illegible]

[illegible] ... دیوتاؤں اور مذہبی رسومات ... [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳۹۷) نادیہ بیل کی اگر اکثر آنکھ جاتی رہی ہو تو اس کی قربانی؟ سوال: جس نادیہ بیل کی آنکھ میں [illegible] قربانی [illegible] درست ہے یا نہیں؟

جواب: [illegible] درست ہے، [illegible] آنکھ جاتی رہی ہو تو درست نہیں۔

[illegible] ۱۳

(۳۹۸) جس جانور کو ہندوؤں نے دیوتا کے نام کر دیا ہو، مگر اپنی ملکیت میں رکھا، اس کی قربانی کا حکم؟ سوال: ہندو بعضے جانوروں کو کسی دیوتا وغیرہ کے نام کا کر دیتے ہیں اور اس کو والی بنا کر رکھتے ہیں، مگر [illegible] متصرف [illegible] پر خود ہی رہتے ہیں۔ فقط [illegible] دودھ [illegible] نکالتے ہیں [illegible] دودھ بھی خود ہی پیتے ہیں اور [illegible] فروخت بھی کر دیتے ہیں، تو ایسے جانور کا خریدنا [illegible] قربانی کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: ایسے جانور کی قربانی درست ہے۔ ([illegible] ۱۴۴)

(۳۹۹) فاسق کی کی ہوئی قربانی کا گوشت لینے کا حکم؟ سوال: جو شخص قربانی کرائے، یا قربانی میں [illegible] کرے، تو اس میں کچھ گوشت اپنے بھائی کو دے، کچھ قرابت کو دے، کچھ مسکین کو دے، ایسے ہی شخص مومن مسکین کو دے [illegible] مومن کو دے، تو ایسے شخص فاسق و فاجر کا مال مومن مسلمان کو، قربانی کا گوشت لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: [illegible] سے دوستی اور محبت کرنا تو اچھا نہیں، مگر [illegible] کرنا اس لحاظ سے کہ شاید اس کو عبرت [illegible] دینی کا ہو تو درست ہے۔ اور مال جو وہ صدقہ کرے یا گوشت قربانی کا کسی کو [illegible] مال کی حرمت کا یقین ہو [illegible] مال ہونے کا غالب گمان ہے تو لینا اس کا مسلمان کو درست ہے، کچھ حرج نہیں، مگر دوستی محبت [illegible] بلکہ اس کو [illegible] اللہ تعالیٰ ہو سکے تو نصیحت کرتا رہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ([illegible])

(۴۰۰) کیا قربانی کی کھال سادات کو دینا جائز ہے؟ سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں [illegible] قربانی کی مسجدوں میں موذنوں واماموں و تصدق کر دیتے ہیں، اور بعض ان میں سید بھی ہوتے ہیں تو عندالشرع سیدوں کو دینا جائز ہے کہ نہیں؟ بینوا توجروا۔

جواب: سید اور غنی کو گوشت [illegible] قربانی دینا کچھ حرج نہیں۔ جو کچھ سید کو دیا جاتا ہے یا غنی کو وہ صدقہ نہیں، بلکہ ہدیہ ہے۔ جیسا گوشت سب کو دینا درست ہے، کھال بھی درست ہے۔ اگر کھال کو فروخت کرکے قیمت اس کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

دیوے تو پھر غنی اور سید کو درست نہیں کہ قیمت کا صدقہ ہوتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی

(تذکرۃ الرشید ص ۲۲)

(۴۰۱) قربانی کی کھال چاہے خود رکھے چاہے غنی کو دیدے: **مسئلہ:** قربانی کی کھال کا مختار ہے، چاہے خود مستعمل کرے، چاہے صدقہ فقیر کو دیوے، چاہے غنی کو دیوے، واجب کچھ نہیں، مختار ہے۔ (محمودیہ ج ۲ ص ۴۴)

(۴۰۲) قربانی کی کھالوں کا مسجد کی تعمیر میں خرج کرنا کیسا ہے؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علماء دین اندریں باب کہ قیمت قربانی کی کھالوں کی تعمیر مسجد میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قیمت جلد اضحیہ کا صدقہ کرکے فقیر کو مالک کرنا واجب ہے، مسجد کی تعمیر میں صرف کرنا درست نہیں ہے، مگر کسی فقیر کو مالک کر دیوے اور فقیر اس کو اپنی طرف سے تعمیر مسجد میں صرف کرے تو درست ہے۔ فقط

(تحقیق المسائل، تالیف مولانا سید دیدار علی انوری ص ۱۸۔۱۹)

(۴۰۳) قیمت چرم مسجد میں لگانا درست نہیں: **سوال:** زید کہتا ہے کہ چرم قربانی مسجد میں لگانا اور عمر کہتا ہے کہ چرم قربانی مؤذن کو یا کسی یتیم کو دینا چاہئے، یہاں پر ہمیشہ چرم قربانی کا مؤذن کو دیا جاتا تھا، امسال بعض لوگوں نے اس کو فروخت کیا اور مسجد بنانے میں صرف کرنے کا خیال ہے، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ کس کا حق ہے؟

الجواب: چرم قربانی مؤذن کو اس کی اجرت اذان وخدمت مسجد میں دینا اور مسجد کی تعمیر وضروریات میں لگانا درست نہیں ہے، بلکہ جب کھال کو فروخت کیا گیا تو اس کی قیمت کو صدقہ کرنا واجب ہوگیا، اور اس کو انہی مصرف میں صرف کرنا ہوگا جو صدقات واجبہ کے مصارف ہیں اور تملیک محقق ہوجائے۔ پس مؤذن کو... مسجد و اجرت اذان کے طور پر دینا درست نہیں ہے، اگر وہ غریب آدمی ہو اور مالک نصاب نہ ہو تو اس کو بطور صدقہ دینا جائز ہے بشرطیکہ وہ سید نہ ہو۔

قال فی الدر المختار لایصرف الی بناء نحو مسجد الخ(۱) قال فی الشامی قوله نحو مسجد کبناء القناطر و السقایات، و إصلاح الطرقات و کری الأنهار الی أن قال وکل مالا تملیک فیه(۲)

پس صورت مسئولہ میں نہ قول زید کا درست ہے نہ عمر کا، البتہ اگر مسجد میں ضرورت ہے تو اس قیمت چرم قربانی کو کسی غریب کو جو سید نہ ہو دے کر اور مالک بنا کر، پھر ضرورت مسجد میں صرف کرسکتے ہیں، بغیر اس طریق کے درست نہیں۔

کتبہ رشید احمد عفی عنہ　　　الجواب صحیح بندہ محمد یحییٰ حسن عفی عنہ

مندرجہ فتاوی دار العلوم (دیوبند) مرتبہ مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب ص ۲۹۳ ج ۲۔ (دیوبند ۱۳۵۲ھ)

---

(۱) الدر المختار کتاب الزکاۃ باب المصرف، [illegible] ج ۲ ص ۳۳۲۔

(۲) رد المحتار کتاب الزکاۃ باب المصرف [illegible] ج ۲ ص ۳۴۴ مطبع دار الفکر بیروت لبنان، طبع اولی ۱۳۸۶ھ ۱۹۶۶ء　　[انوار]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴۰۴) چرمِ قربانی کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے: سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible] ایک شخص نے قربانی کی کھال کی قیمت سے کتب [illegible] خرید لیں [illegible] بعد خرید [illegible] کتب مذکورہ فقراء [illegible] مذکورہ [illegible] سے بری ہوجاوے گا یا نہیں؟ اور کھال قربانی سے ان کتب [illegible] یا نہیں؟ بینوا توجروا

جواب: [illegible] کتاب [illegible] اگر قیمت کھال کا صدقہ کرنا واجب ہے اس سے جو کتب خریدیں [illegible] قیمت [illegible] فقراء کو دیوے، اور کتاب کے صدقہ کرنے سے ضمان ساقط ہووے گی۔(۱) فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ کلاں ص ۱۳۲، ۱۳۳)

(۴۰۵) قربانی کی کھالوں کی قیمت کا صدقہ واجب ہے: سوال: قربانی کی کھال فروخت کر کے اس کی قیمت سے مدرسوں کی تنخواہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قربانی کی کھال کو فروخت کر کے فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے، تنخواہ مدرسین اس سے درست نہیں، بلکہ صاحب کھال مستحق کو دے دیں۔

(مجموعہ فتاویٰ ص ۳۳، ۳۴، ۳۶)

(۴۰۶) قربانی کے جانور کے سامان کا شرعاً کیا کیا استعمال درست ہے؟ کیا حکم ہے علمائے دین کا ان مسائل میں

کھال و جھول [illegible] وغیرہ قربانی کا مسجد میں دینا کہ متولی مسجد فروخت کر کے فرش وغیرہ ضروریات مسجد میں خرچ کرے جائز ہے یا نہیں؟

کھال و رسی [illegible] قربانی کا واسطے استعمال مصلے و ڈول کے اور رسی و پانی کھینچنے کے مسجد میں وقف کر دیوے تو جائز ہوگا یا نہیں؟

کھال و جھول [illegible] وغیرہ جس کا حکم تصدق کا ہے، آیا شخص غنی ذی نصاب کو بھی دینا درست ہے جیسے [illegible] وغیرہ کا غنی کو دینا، یا خود غنی صاحب قربانی کو رکھنا اور کھال کا استعمال کرنا درست ہے۔

(۱) قربانی [illegible]
[illegible]
ہوگا اور کتاب کا مالک وہی ہوگا۔ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو پھر تصدق کے معنی خاص تصدق بمعنی تملیک فقراء کے ہوں گے، یا عام تصدق بمعنی ہبہ، چاہے غنی ذی نصاب کو دے، چاہے فقیر کو، یا تملیک ہی شرط نہیں ہے، جس جگہ چاہے خرچ کر دیوے۔

سہارنپور میں یہ تعامل ہو رہا ہے کہ امام یا مؤذن یا دوسرے خدمت گذار مسجد کو جب مقرر کرتے ہیں، کہہ دیا جاتا ہے کہ جو آمدنی بعد ختم قرآن مجید ماہ رمضان میں ہوگی، یا جو آمدنی بعد عید الاضحیٰ کے کھالہائے قربانی کی، اہل محلہ سے آوے گی، وہ تم کو ملے گی، اور اگر بالفرض کسی جگہ نہ کہا جاوے، تو بسبب عرف کے ان خدمت گذاران کو خود معلوم ہے، کہ آمدنی معمولہ ملے گی اور عام لوگ موافق تعامل کے برابر خدمت گذاران مسجد کو، خواہ مخواہ وہ ذی نصاب ہوں، یا نہ ہوں، دیتے چلے جاتے ہیں، آیا یہ دینا جائز ہوگا اور قربانی میں کچھ خلل واقع نہ ہوگا، یا کیا حکم ہے، یا کچھ تفصیل ہے؟

اور اگر قربانی والا اس خیال سے کہ یہ خدمت گذار مسجد مذکور الصدر بھی، صاحب حاجت ہے، اور مجھ کو حاجت مذکور [میں] دینا ہے، خدمت گذار مسجد بہ نسبت دوسرے حاجت مند کے بہتر ہے، بلالحاظ ان کے اجرت خدمت کی، خواہ ذی نصاب ہوں، خواہ فقیر دیوے، یہ امر موجب خرابی قربانی کا تو نہ ہوگا، یا کیسا؟

اور خرید کتب وقفیہ مدارس میں، خواہ ان کی جلد وغیرہ میں بھی یہ کھال وغیرہ صرف ہو سکتی ہیں، یا نہیں، ظاہرا کارکن مدرسہ کے متولی ہوں گے، تملیک کسی خاص شخص کی نہ ہوگی، بینوا توجروا!

اگر کوئی روایت فقہ کی کسی کتاب میں ہو، اس کتاب کا حوالہ مع نشان باب کے درج فرماویں۔

الجواب: قربانی کے کھال و لحم کا اگر کسی کو مالک کر دیوے اور وہ موہوب لہ اپنی ملک کو بیع کر کے، مسجد میں یا جہاں خرچ کرے درست ہے، اور صاحب قربانی کو یہ سب امور ناجائز ہیں۔ فقط

کھال و رسن کو مسجد میں رکھنا درست ہے اور ملک دینے والے کی پر رہ کر، مستعمل ہووے گا، بطور وقف کے، یہ درست ہے۔ کھال وغیرہ غنی کو دینا درست ہے، تصدق کرنا فقیر کو ہوتا ہے اور آپ استعمال کرنا بھی درست ہے اور ہبہ اور ہدیہ بھی اس کا درست ہے۔ تصدق واجب نہیں علی التخییر ہے۔

اول تو اجرت امامت اور تاذین کی مکروہ ہے، پھر اگر فتوی متاخرین پر جائز کہا جاوے، تو یہ تعارف سہارنپور کا مجہول، ایسی اجرت ناجائز، ہاں بطور وعدہ کہہ دیوے تو مضائقہ نہیں۔ اور تصریح وعدہ کی کر دیویں ورنہ المعروف کالمشروط سے کراہت آجاوے گی، مگر قربانی میں اس سے کوئی خلل نہیں، جیسا اوپر سے واضح ہو گیا۔

اور مدارس میں اگر کھال مہتمم یا کسی کو دیویں، کہ وہ فروخت کر کے صرف کرے تو کوئی قید نہیں، مالک جس طرح چاہے صرف کرے، ورنہ رعایت قاعدہ کی رہے گی کہ کھال سے استبدال کتاب کا درست ہے، مگر فروخت کرنا روپے سے اور پھر

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] قیمت [illegible] بطور صدقہ [illegible]

[illegible]

[illegible] رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

[illegible]

(۳۰۷) علماء دیوبند قربانی کی کھالیں فروخت کرکے، کتابوں کی جلد سازی کیلئے کیوں استعمال کرتے ہیں؟ **سوال** [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

ذبح وغیرہ کے متفرق مسائل

(۳۰۸) تکبیر و تسمیہ صرف ذبح کرنے والے کے ذمہ ہے۔ **مسئلہ** [illegible]

[illegible]

(۳۰۹) اگر تکبیر و تسمیہ صرف دل میں پڑھی زبان سے حروف ادا نہیں کیے تو؟ **سوال** [illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب: تکبیر وتسمیہ زبان سے کہہ لیا کافی ہے، فقط دل کے کہنے سے حلال نہیں ہوتا۔

(بدست خاص سوال ۱۰۱)

(۴۱۰) ذبح کے وقت تکبیر وتسمیہ پڑھنا بھول گیا تو؟ سوال: وقت ذبح کرنے جانور کے اگر تکبیر پڑھنا یاد نہ رہے اور بلا تسمیہ ذبح کر دیا ہے تو جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: نسیان سے تکبیر کا نہ ہونا معاف ہے، ذبح درست ہو جاتا ہے۔ فقط (بدست خاص سوال ۱۰۲)

(۴۱۱) ذبح فوق العقدہ کا حکم؟ سوال: مذبوحہ فوق العقدہ طاہر باشد یا غیر طاہر، حلال است یا نہ؟ ہرچہ باشد جواب تحریر فرمائید، اجر یابید۔

ترجمہ: وہ جانور جو عقدہ (گلے پر ابھری ہوئی ہڈی) کے اوپر ذبح کیا گیا ہو، پاک ہے یا ناپاک؟ حلال ہے یا نہیں؟ جو صورت بھی ہو جواب تحریر فرمائیں، اجر پائیں گے۔

جواب: در مذبوح فوق العقدہ اگر مری قطع شود حلال است، و اگر مری ہم قطع نمی شود حرام، ہمیں را صاحب درمختار ترجیح کردہ و جمع روایات نمودہ، ہمیں ارجح باشد۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ترجمہ: عقدہ سے اوپر ذبح جانور کی اگر مری (خاص رگ) کٹ گئی تو حلال ہے اور اگر یہ رگ نہیں کٹی تو حرام ہے۔ اسی کو درمختار کے مصنف نے ترجیح دی ہے اور سب روایات جمع کی ہیں، یہی سب سے بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ ص ۱۰۹)

(۴۱۲) ذبح کے وقت گردن کی گرہ سے اوپر کٹ جائے تو؟ سوال: گردن میں جو ایک گرہ ہوتی ہے جانور کے ذبح کرنے میں، اگر اس گرہ سے اوپر ذبح ہو جائے تو درست رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: اس مسئلہ میں اختلاف ہے، اور تحقیق یہ ہے کہ اگر نلکی اور دونوں رگیں کٹ جاویں تو حلال ہے ورنہ حرام۔ پس یہ تحقیق کر لینا چاہئے کہ گرہ کے کٹنے سے یہ تینوں کٹتے ہیں یا نہیں؟ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی (بدست خاص ص ۴۹)

(۴۱۳) ذبح کرنے کے بعد اگر جانور نے حرکت کی ہو، چاہے خون نہ نکلے تو وہ حلال ہے:

السلام علیکم و علی من لدیکم۔ حامداً و مصلیاً

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں

سوال: ایک شخص نے کسی جانور پرندہ ... بندوق سے شکار کیا اور زخمی ہو کر وہ جانور گر گیا اور اس کو ذبح کیا، ذبیحہ میں کچھ خون نہیں نکلا، بعد ذبح وہ جانور تڑپا بھی ...

اس حالت میں بغیر نکلے خون کے، اس کا کھانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: بعد ذبح کرنے کے ہرگاہ کہ جانور نے حرکت کی ہے، تو اگر چہ خون نہیں نکلا، وہ جانور حلال ہو گیا، اس کا کھانا درست ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ۱۶۹)

(۴۱۴) کافر کا قول کہ یہ مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے، کب معتبر ہے؟ **سوال:** ترجمہ کنز میں لکھا ہے کہ اگر کافر کہے، کہ یہ گوشت مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے، تو اس کا قول مانا جاوے گا۔ اور ایک فتوی میں لکھا ہوا ہے، کہ جب تک مسلمان کے سامنے کہ جس کے روبرو وہ گوشت ہوا ہے، رہا، تب تک پاک ہے، اور اگر کچھ دیر بھی اس مسلمان کی نظر سے وہ گوشت غائب ہوا، تو وہ ناپاک ہے، پھر اس کافر بیچنے والے کا کہنا نہ مانا جاوے گا، ان میں کون سا قول معتبر ہے۔

جواب: یہ قول دونوں درست ہیں، مگر تمہاری سمجھ میں ان کا فرق نہیں آیا۔(۱) (بدست خاص ص ۵۰)

(۴۱۵) اگر جانور کا گوشت اور کھال ذبح کرنے سے پہلے، الگ الگ بیچ دے تو کیا حکم ہے؟ **سوال:** بعض جگہ ایسا کرتے ہیں کہ گائے کی کھال اور پیا قبل از ذبح قصاب کو قیمت کر دیتے ہیں، کہ اتنے میں کھال اور پیا اور اتنے میں گوشت۔ تو یہ تو معلوم ہے کہ یہ بیع کرنا منع ہے، مگر اور خریداروں کو وہ گوشت کھانا خرید کر، جائز ہے یا نہیں، یا فقط قیمت کھال کی ٹھہرائی اور گوشت بعد ذبح بیچا، تب بھی وہ گوشت کھانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: گوشت کھانا جائز ہے، خریداروں کو بیع صحیح کے ساتھ، کہ گوشت کو بہ بیع صحیح خریدیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص ص ۵۵)

(۴۱۶) ذبح سے پہلے جانور کی کھال فروخت کرنا جائز ہے، بشرطیکہ؟ **سوال:** گائے وغیرہ کا چمڑا قبل از ذبح قیمت ٹھہرانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: جائز ہے، اگر اسی جلسہ میں نکال کر قبضہ کرا دیویں، ورنہ منع ہے اور بیع فاسد ہے۔ فقط

(بدست خاص، سوال ۴۷)

---

(۱) معاملات میں [illegible] کہاں مانا جاوے گا اور کہاں نہیں مانا جائے گا۔ (پالن پوری)

عقیقہ اور متعلقہ مسائل

(۴۱۷) عقیقہ امر مستحب ہے مگر ہر سال کی نذر ماننے سے؟ مسئلہ: عقیقہ امر مستحب ہے [illegible]

(۴۱۸) **قربانی میں عقیقہ کا حصہ کرنا؟** سوال: ایک [illegible] قربانی کی نیت [illegible] عقیقہ کی نیت [illegible] قربانی [illegible] عقیقہ [illegible] درست ہے یا نہیں؟

جواب: [illegible] درست ہے۔ [illegible]

(۴۱۹) **عقیقہ کے جانور کی ہڈی توڑنی درست ہے:** سوال: [illegible] عقیقہ کی ہڈی [illegible] توڑی جائے [illegible]

جواب: عقیقہ کے ذبیحہ کی ہڈی توڑنی درست ہے [illegible] قربانی [illegible] عقیقہ کی ہڈی [illegible] کوئی روایت نہیں [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]

[illegible]

(۴۲۰) **ختنہ کے لئے شرعاً کوئی وقت مقرر نہیں ہے:** سوال: [illegible] کے یا دو چار روز بعد ختنہ کرا دیتے ہیں [illegible] کہتے ہیں کہ [illegible] سنت کیا ہے اور [illegible] مسنون ختنہ کس عمر میں چاہئے؟

جواب: [illegible] درست ہے شرع [illegible] ختنہ کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(۴۲۱) **ختنہ کے موقع پر نیوتہ (بندھی) کا پیسہ وصول کرنا ناجائز ہے:** سوال: [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

تب تک اس کی ختنہ نہیں ہونے دیتے، بلکہ جبراً مبلغ ان مذکور لیتے ہیں، یہ دس روپیہ مذکور لینے جائز ہیں، یا نہیں؟ یہ رسم توڑ ڈالنے (کے) قابل ہے، یا نہیں؟

جواب: ختنہ بدون روپیہ لئے برادری نہ ہونے دیوے یہ ظلم ہے، ایسا روپیہ لینا حرام ہے اور اس رسم ظلم کا ترک کرنا واجب ہے، خصوصاً یتیم سے روپیہ لینا سخت حرام ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(فیوض رشیدیہ ص ۸)

(۴۲۲) بچے اور بچی دونوں کے کانوں میں اذان مستحب ہے: سوال: لکھا ہے کہ پسر کے کان میں اذان کہنا، بعد پیدائش کے مستحب ہے، تو دختر کے کان میں اذان کہنے کا بھی یہی حکم ہے، یا یہ حکم فقط لڑکے کے واسطے ہی ہے؟

جواب: اذان گوش دختر میں بھی مستحب ہے۔ واللہ (تعالیٰ) اعلم

(بدست خاص، ص ۱۰)

(۴۲۳) اذان ولادت کے فوراً بعد ہونی چاہئے: سوال: بعد پیدائش کے اذان کان میں کہنے کی [بعد] تولد کے کیا حد ہے، آیا فوراً بعد وضع حمل کے کہی جاوے، یا کئی روز بعد؟

جواب: بعد تولد کے فوراً اذان کہنی چاہئے تا کہ اول اس کے کان میں خدا کا نام پڑے، مگر بعد غسل ہونا چاہئے۔

واللہ (تعالیٰ) اعلم (بدست خاص، ص ۱۰)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ساتواں باب

کتاب الحج

حج اور اس کے مسائل و متعلقات

(۴۲۴) جائداد کی فروخت کی صورت میں کب حج فرض ہے؟ **سوال:** ایک شخص قرض دار ہے، اور ایسی جائداد رکھتا ہے، اگر اس کو فروخت کرے، تو قرض بھی ادا ہو جاوے اور مبلغ تین سو روپئے بچ بھی جاویں، تو اس پر حج کرنا فرض ہے، یا نہیں؟

جواب: اگر سوائے خانہ سکونت کے جائداد ہے، کہ اس کی قیمت سے قرض ادا کر کے اور آنے تک کا نفقہ عیال کا دیکر، اس قدر باقی رہے کہ حج کر سکے، تو حج فرض ہوگا اور اب دو سو روپیہ میں حج ہو سکتا ہے۔

(بدست خاص ص ۱۳۳)

(۴۲۵) رمضان المبارک کے عمروں سے حج افضل ہے: **مسئلہ:** رمضان (مبارک) کے عمروں سے حج افضل ہے، عمرہ رمضان کا انعام مراد ہے کہ حج نفل کے اصلی ثواب کے برابر، یہ عمرہ رمضان کا ملتا ہے۔ انعام حج نفل بہت ہے، جیسے یسین کے جواب میں گذرا۔ ( ) بعد نماز فجر کے اشراق پڑھ کر جانا بھی حج عمرہ کے برابر ہے، پھر کا ہے کو کوئی حج کو جاوے اور تکلیف اٹھاوے۔ (۲) فقط

(مجموعہ مظفر آباد ص ۲۰)

(۴۲۶) مدینہ منورہ حج سے پہلے جانا افضل ہے، یا بعد میں؟ **سوال:** حج سے پہلے مدینہ شریف جانا افضل ہے، یا بعد میں، یا برابر ہے؟

( ) یہ جواب زیر نظر مجموعہ فتاویٰ میں دوسرے مقام پر درج ہوا ہے۔ [نور]

(۲) یہ دلیل ہے حدیث میں ہے کہ نماز فجر کے بعد [illegible] اشراق تک [illegible] اشراق پڑھ [illegible] حج و عمرہ کا [illegible] اصلی ثواب ہے [illegible] (پالن پوری)

جواب: بہتر بعد حج کے جانا ہے، پہلے جاوے تو جب بھی کچھ حرج نہیں۔ فقط

(بدست خاص سوال ۱۲۶)

(۴۲۷) طواف خانہ کعبہ، حجر اسود کے بوسہ کی وجہ اور زمزم کے لانے کا جواز اور شرعی حدود؟

مسئلہ: طواف خانہ کعبہ کا اور بوسہ حجر اسود کا، بحکم حق تعالیٰ عبادت ہوا ہے اور زمزم کا لانا بھی، بحکم شرع درست ہوا ہے، مگر طواف سوائے بیت اللہ کے دوسری شے کا حرام ہے، اور بوسہ بھی قبور وغیرہ اشیاء کو دینا حرام ہے، لیکن جس شے کا بوسہ شرع نے جائز کر دیا، وہ درست ہے، جیسا استاد، پیر حق کے ہاتھ کو، قرآن شریف کو، مگر قبر کو بوسہ دینا گناہ ہے۔ زمزم کو بصورت گنگا کے پانی کے لانا بھی منع ہے اور بدون اس صورت کے لانا، جیسا کہ لوگ لاتے ہیں درست ہے، جیسا کنویں کا پانی لاتے ہیں، اسی طرح زمزم کا لاوے تو کیا حرج ہے، دور سے لانے میں گرنے اور خشک ہونے کا اندیشہ ہے، اس واسطے ٹین کے برتن میں منہ بند کر کے لاتے ہیں، اگر شیشہ میں یا بوہیہ میں رکھ کر، گنگا کے لوگوں کی طرح لاوے گا تو بیشک حرام ہے۔ یہ سب مسائل کتابوں میں مفصل لکھے ہیں۔ فقط والسلام

(مجموعہ کلاں ص ۲۲۶-۲۲۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

آٹھواں باب

کتاب النکاح والطلاق

[نکاح، مہر، طلاق، رضاعت وغیرہ کے مسائل]

(٣٢٨) باپ کی مزنیہ سے بیٹے کا نکاح؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی ایک منکوحہ رکھتا ہے اور اس منکوحہ سے ایک لڑکا بھی ہے۔ زید ایک عورت غیر سے ہم پیالہ وہم نوالہ رہتا ہے اور برتاؤ منکوحہ جیسا اس عورت غیر سے رکھتا ہے، اور دوسرے جہورہ بھی مرتکب ہے۔ چندایام زید کو اسی طرح سے گذرے، بعد چند یوم کے عورت غیر، زید کے قابو سے نکل گئی، اب اس عورت مذکورہ بالا سے زید کا فرزند اپنا نکاح کرنا چاہتا ہے، کہ جس سے زید مانوس تھا، نکاح ہوسکتا ہے، یا نہیں، اور اگر نکاح کر لیا ہے تو جائز ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا!

جواب: زید کے فرزند کا نکاح اس عورت سے ہرگز نہیں ہوسکتا، یہ عورت پسر زید پر حرام ہے، اگر نکاح کر لیا ہے، تاہم نکاح صحیح نہیں ہوا، تفریق کرانا واجب ہے، کذا فی کتب الشریعۃ۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ٢٠٩-٢٠)

(٣٢٩) منکوحہ کے پہلے شوہر کی بیٹی سے نکاح؟

سوال: زینب بیوہ کا نکاح زید سے ہوا، اور زید نے بعد کئی روز کے زینب کو طلاق دیدی، تو پھر زید کا نکاح زینب کے پہلے خاوند کی بیٹی ہندہ سے ہوسکتا ہے، یا نہیں، یا اس کا بالعکس۔ یعنی اگر پہلے ہندہ سے نکاح ہوا تو بعد میں زینب سے (نکاح) ہوسکتا ہے، یا نہیں؟

جواب: اگر ہندہ (١) اس منکوحہ سے ہو، تو دونوں صورتوں میں ناجائز (٢) ورنہ دونوں صورتوں میں جائز ہے۔ واللہ اعلم (بدست خاص، ص)

( ) اصل میں سبب لکھا ہوا ہے، جو کہ سبقت قلم ہے۔

(٢) منکوحہ کی بیٹی سے نکاح حرام ہونے کے لئے منکوحہ سے وطی یا خلوت صحیحہ شرط ہے۔ (فعی الدر المختار [illegible] زوجته الموطوءة الى ان قال لما تقرر ان وطی الأمهات يحرم البنات ونكاح البنات يحرم الأمهات (١/١٩٠)، كتاب النكاح، فصل في المحرمات [illegible] ، ص ٣٣١، ط ٩١٣ [illegible] وفي الشامي واحترز بالموطوءة عن غيرها فلا تحرم بنتها بمجرد العقد [illegible] اما الصحيحة فلا خلاف في انه يحرمه [illegible] كتاب النكاح فصل في المحرمات (٢/٢٨) [illegible] ص ٢٨٦ [illegible] ص ٣٩ [illegible] ١٣٩٦ھ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴۴۰) بیوی کے لڑکے کی مطلقہ سے نکاح؟

سوال: ایک شخص نے ایک عورت سے [illegible] اس عورت کے ایک لڑکا پہلے خاوند سے تھا، اس لڑکے کا نکاح اس شخص نے ایک عورت سے کر دیا، [illegible] طلاق دیدی، پھر اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کیا، اس نے بھی اسے طلاق دے دی، اب اگر یہ شخص [illegible] نکاح کرے تو درست ہے یا نہیں؟ فقط، بینوا توجروا!

الجواب: اگر شخص مذکور اس عورت سے نکاح کرے تو درست ہے، یعنی اپنی عورت کے [illegible] سے، جو شوہر اول سے ہے نکاح درست ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ﴿وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ﴾ (۱)

و دلیلہ ماقال فی الشامی: ولاتحرم بنت زوج الأم ولا امہ (الی أن قال) ولا زوجۃ الربیب و لازوجۃ الراب (۲)

کتبہ رشید احمد — الجواب صحیح بندہ عزیز الرحمن

(فتاوی دارالعلوم دیوبند مجموعہ فتاوی مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب، مرتبہ مولانا مفتی ظفیر الدین صاحب ص ۳۰۵-۳۰۶ ج [illegible])

(۴۴۱) ایسی غیر مطلقہ عورت سے نکاح کرنا جس کا شوہر زندہ ہو؟

سوال: زید نے ایک عورت سے جس کا شوہر زندہ ہے اور نہ اس کو اس کے شوہر نے طلاق دی ہے، اس سے نکاح کیا ہے، اور کل برادری نے جب زید سے کہا یہ نکاح جائز نہیں ہے، کیونکہ شوہر اس عورت کا ابھی تک زندہ موجود ہے، زید نے در جواب [illegible] اور کو حرام ہے۔ اس بات پر زید کو کل اہل برادری نے ذات سے علیحدہ کر دیا، ان کا مقولہ ہے کہ اگر اس کام سے توبہ [illegible] برادری میں شامل کریں گے، فقط۔ یہ نکاح کرنا اور برادری کا یہ کہنا کیسا ہے اور زید فاسق ہے، یا کافر ہے؟

جواب: یہ نکاح حرام ہے اور زید نے جو جواب دیئے ہیں، اس میں اندیشہ کفر کا ہے، غرض زید سخت فاسق ہے، اس کا نکاح ہرگز نہیں ہوا۔ فقط اور اس کو ذات سے ذات عمدہ بات ہے۔

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

[illegible]

(۴۴۲) اہل سنت اور شیعوں میں باہمی نکاح؟

سوال: درمیان اہل سنن و روافض مناکحت جائز ہے، کہ نہیں؟ بینوا توجروا!

جواب: مناکحت روافض سے اہل سنت کو جائز نہیں، بلکہ ممنوع ہے شرعاً، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]

---

(۱) [illegible] (ترجمہ شیخ الہند) [illegible]

(۲) شامی فصل فی المحرمات ص ۵۰۹ ج ۲ (مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۸۸ھ) نیز ص ۳۰۳ جلد ۱ [illegible] ج ۳ [illegible] ۱۳۶۹ھ ۹۲۲

[illegible].blogspot.com

ہو، اس سے مودت ومخالطت کو منع فرمایا ہے، ورمنا سنت میں یہ امر موجود ہے، بہذا من سنت باہم اہل سنت اور روافض کی جائز نہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم — کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۳۲)

(۴۴۳) نکاح بیوگان کو حق جان کر اس کی مخالفت کرنے والا کیسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص نکاح ثانی کو باوجود علم اس امر کے، کہ یہ قرآن شریف سے ثابت اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، عیب اور سبب ذلت سمجھتا ہے، اور اس کے کرنے والے کو بے غیرت اور کمینہ کہتا ہو، یا یوں کہتا ہو کہ ہم اس کو حق جانتے ہیں اور حضرت کی سنت سمجھتے ہیں، مگر چونکہ ہماری قوم میں اس کا رواج نہیں اس واسطے ہم اس کو عار اور ننگ جانتے ہیں، اور اس کے مرتکب کو حسب رواج اپنی قوم کے نامرد کہتے ہیں، اور کم ذات کہتے ہیں۔

اب ان دونوں صورتوں میں مطابق شرع شریف کے ایسے شخص کا کیا حکم ہے، اس شخص کے ساتھ معاملہ رشتہ ناطہ کا کرنا، یا شادی غمی میں اس کے شامل ہونا یا اس کے جنازہ میں جنازہ کی نماز پڑھنا، کیسا ہے؟ فقط بینوا توجروا۔

الجواب: حکم حق تعالیٰ کو (١) یا کسی طریقہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، جو سبب یا موجب بے عزتی کا جانے، یا اس کے کرنے والے کو بے غیرت کہے، وہ ملعون کافر ہے، اور مخالف حق تعالیٰ کا اور جہنمی اور مرتد ہے، اور باوجود اعتراف اس امر کے، کہ حکم حق تعالیٰ کا اور سنت ہے، اور پھر بھی اس کو اپنے رواج کے سبب ننگ وعار کا سبب جانتا ہے، یہ زیادہ تر موجب اس کے کفر اور مخالفت حق تعالیٰ کا ہے۔ وہ شقی ملعون، اپنے رواج کفر کو، خدا تعالیٰ کے حکم سے اچھا جانتا ہے۔ پس ایسے شخص سے ترک ملاقات ومعاملات کرنا عین حق ہے، اور اس سے رشتہ رکھنا ہرگز جائز نہیں ہے، بلکہ اس سے علیحدہ ہو جاوے، اور اس کو مبغوض ترین حق تعالیٰ کا جان کر اس کا دشمن ہو جاوے اور اس کے جنازہ کی نماز ہرگز نہ پڑھے، کہ وہ کافر ہے۔ کذا فی کتب الحدیث والفقہ والعقائد۔ واللہ تعالیٰ اعلم — کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (٢)

میرے والد ماجد، تالیف مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی، ص ۳۹ سے ص ۵۱ تک (ادارہ [illegible] ۱۹۷۵ء)

(۴۴۴) کیا ہیجڑے اور خنثیٰ مشکل کا باہم نکاح ہو سکتا ہے؟

سوال: خنثیٰ مشکل جس کو حیض بھی ہوتا ہو اور نشان رجولیت بھی ہو، اگر اس کو شہوت مردانہ اور زنانہ دونوں ہوتی ہوں، تو اس کا کیا حکم ہے، کیونکہ اس کو مرد

---

(١) اصل میں "کو پاکے" لکھا ہے ص ۵۰ مگر بظاہر اس میں کتابت کی غلطی ہے اس لئے درست کر دیا۔

(٢) یہ فتویٰ ہندوستان کے ممتاز علماء اور اہل فتویٰ کی تصدیقات کے ساتھ حضرت مولانا گنگوہی کی حیات میں اشتہار کی صورت میں [illegible] ۱۳۰۶ھ (۱۸۸۸-۸۹ء) میں چھپا تھا۔ یہ فتویٰ مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی کی تالیف "میرے والد ماجد" میں درج ہے ص ۳۹ تا ۵۱ (طبع [illegible] ۱۹۷۵ء) اگرچہ یہ فتویٰ فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ [illegible] اور [illegible] ص ۸۴ تا ۸۵ تذکرۃ تالیفات رشیدیہ (لاہور ۱۴۱۲ھ) میں درج نہیں، اس لئے یہاں شامل کیا گیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

عورت دونوں کی خواہش ہے۔ اس کا نکاح کس طرح ہوسکتا ہے، یا نہیں، اور خنثیٰ مشکل جو یہاں ہیجڑے مانے جاتے ہیں، وہ
ہیں، یا کوئی اور ہوتا ہے۔

جــواب: یہ ہیجڑے جو یہاں پھرتے ہیں مرد ہیں، اور خنثیٰ مشکل وہ ہے جس میں دونوں علامتیں برابر ہوں، جب تک
محقق نہ ہو، اور یہ تحقیق ان میں دونوں تو نہیں تحقیق ہی نہ ہوتی ہیں۔ (۱)

(امداد صفحہ ۲۹)

(۴۳۵) مخنثوں سے نکاح کا ایک اور پہلو؟

سـوال: ایک مخنث بروئے شہوت مرد نہ ہو، اور ایک مخنث بروئے شہوت زنانہ ہے، تو ان کا ایک دیگر یا کسی اور عورت یا مرد سے نکاح ہوسکتا ہے، یا نہیں؟

جواب: یہ مخنث نہیں ہے مرد یا عورت ہے، ان کا نکاح باہم بھی درست ہے اور غیر سے بھی، واللہ اعلم

(امداد صفحہ ۴۰)

(۴۳۶) اپنے باپ کے تائے یا چچا کی لڑکی سے نکاح اور شیعہ عورت سے نکاح کا حکم؟

سـوال: اپنے باپ کی تائی یا چچی کی لڑکی سے نکاح درست ہے، یا نہیں؟ کیونکہ رشتہ میں اس کی پھوپھی ہوتی ہے۔ دیگر زید کے ایک لڑکی ہے، زید اگر اپنے تائے یا چچا حقیقی کے بیٹے سے نکاح کردے، درست ہے، یا نہیں؟ کیونکہ رشتہ میں وہ لڑکا لڑکی کا چچا ہوتا ہے۔

دیگر عورت [اہل سنت والجماعت (۲) کو شیعہ سے نکاح کرنا درست ہے، یا نہیں؟ اور اولاد اس کی کیسی ہے؟ دیگر وہ عورت اپنے شیعہ خاوند کے مال سے، حج زکوٰۃ ادا کرے، جو کہ اس کے خاوند نے اس کو دیا ہے، اس کا ثواب ہوتا ہے یا نہیں۔ وہ عورت خاوند شیعہ کے مال سے کسی عام وغیرہ کی دعوت کرے، درست ہے، یا نہیں؟

جــواب: باپ کے تائے یا چچا کی دختر لڑکی سے نکاح درست ہے، زید کی لڑکی کا نکاح زید کے تائے چچا کے لڑکے سے درست ہے۔ دیگر (اہل) سنت وجماعت زن کو شیعہ مرد سے نکاح حرام ہے، جو ہوگیا تو اولاد حرامی ہوں۔ شیعہ خاوند کے مال سے حج کرنا اور کسی کو دینا بھی حلال ہے، کیونکہ بعضے علماء شیعہ کو کافر نہیں کہتے، اور نکاح اس واسطے ہو جاتا ہے اگرچہ برا ہے۔

(تالیفات رشیدیہ ص ۲۳-۲۴)

---

(۱) خنثیٰ مشکل جس میں مرد و زنانہ دونوں علامتیں موجود ہوں، معدوم ہیں، حکیم فخر الدین حیاتی کی رائے ہیجڑوں کے بارے میں یہ ہے کہ ان کا شمار مخنث میں ہے، مصنف قدس سرہ و مقصود میں احساس اپنے اپ پر جن جہاں دانش میں اپنے اپنے دور میں اس سے موجود ہوئے اور ان کے دیکھنے کا تذکرہ کیا ہے۔

(۲) اصل نسخہ میں بجائے کا کے لفظ ہے جو صحیح معلوم نہیں ہوتا۔ نو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳۳۷) باپ دادا کا نابالغی میں، کیا ہوا نکاح صحیح ہے؟

[illegible]

اور بچوں سے پوچھا ... نکاح ... شادی ... [illegible]
... کو کیوں رخصت نہیں کر رہی ... جواب ... [illegible]
... اس سبب سے دوسری جگہ نکاح ... چاہتے ہیں ... عادت ... [illegible]
... کوئی ... حسب ضابطہ ... [illegible]
ساتھ گئے۔

[illegible]

[illegible] ... کی اجازت سے ... [illegible]

جواب ... [illegible]

جواب: نکاح اول صحیح ہو گیا، اس کو ولی فسخ نہیں کر سکتا، نہ والدین زوجہ کے فسخ کر سکتے ہیں، اور نہ خود بعد بالغ ہونے کے فسخ کرنے کی مختار ہے۔ قال فی در المختار و رد المحتار:

و لزم النکاح، ای بلا توقف علی اجازة احد و بلا ثبوت خیار فی تزویج الأب و الجد، و إن کان الولی أبا أو جدا (۱) انتہی

پس اب چراغ انے جو کریمہ کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا ہے، یہ نکاح باطل ہے۔ ہرگز درست نہیں، اور پہلا نکاح اس سے فسخ نہیں ہوا، اور یہ نکاح حرام محض ہے۔ قال اللہ تعالیٰ:

والمحصنت من النساء الآیة (۲) — حرام کیا گیا خاوند والی عورتوں کا نکاح۔ فقط

کتبہ الاحقر رشید احمد عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۱۷۵ تا ص ۱۷۷ ...)

(۴۳۸) نکاح میں اجازت بالدلالہ کے معنیٰ؟

سوال: اجازت بالدلالۃ جو ہم نے دریافت کی ہے، اس کی تصریح مع عبارت کتب ارشاد ہو۔

جواب: سوال میں صراحت مذکور ہے، کہ باپ نے نسبت کو بخوشی قبول کیا تھا، اور نکاح کی سب رسوم کی اور جہیز دے کر حوالہ نوشہ کے کیا تھا، پس یہ افعال تو خود اجازت نکاح کی بصراحت موجود ہیں، اور اجازت کیا خود نکاح کر دینا خام ہے۔ پھر دلالت اجازت کی کیا ضرورت ہے، اثبات ہے۔ یہ نکاح خود پدر کا کیا ہوا ہے، مگر چوں کہ سائل کو دلالت رضا کی ضرورت ہے، لہٰذا روایت اس کی نقل کرتا ہوں:

قال فی الدر المختار: وقبضه ای ولی له حق الاعتراض. المهر و نحوه، مما یدل علی الرضیٰ رضا دلالة. (قال فی رد المحتار فی شرح) قوله: و نحوه کالتجهیز و نحوه. انتهیٰ (۳)

الحاصل! اس صورت مذکورہ سوال میں، خود پدر نے نکاح کریما کا کرایا ہے، اس میں اثبات رضا کی ضرورت نہیں، یہ نکاح پدر کا کیا ہوا ہے، کہ اب ہرگز فسخ نہیں ہو سکتا۔ دختر کی طرف سے اور نہ خود پدر کی طرف سے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۱۷۷ ...)

---

(۱) الف در مختار کتاب النکاح، باب الولی ص ۱۹۲ ج ۱ عکس مجتبائی ۱۳۳۱ھ ب شامی ص ۳۰۴ ج ۲ باب الولی (مطبع مجتبائی دہلی ۱۲۸۸ھ) نیز ... ص ۳۳۰ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ ۱۳۹۹ھ نیز رد المحتار باب الولی ص ۶۶ ج ۳ (دار الفکر بیروت ۱۳۹۹ھ)

(۲) سورہ نساء آیت نمبر ۲۴۔

(۳) در مختار باب الولی ص ۱۹۱ ج ۱ عکس مجتبائی ۱۳۳۱ھ نیز شامی ص ۲۹۸ ج ۲ (مطبع مجتبائی دہلی ۱۲۸۸ھ) شامی ص ۵۸ ج ۳ دار الفکر بیروت ۱۳۹۹ھ ... نیز شامی ج ۲ ص ۳۲۳ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ ۱۳۹۹ھ

(۴۳۹) باپ مجنون تھا، چچا نے بھتیجی کا نکاح کر دیا، تو؟ **سوال:** ایک صغیرہ لڑکی کا نکاح اس کے چچا نے زید سے کر دیا اور اس لڑکی کا باپ یا مادر مجنون ہے، چند دنوں کے بعد اس کے باپ یا مادر کو جنون سے آرام ہوگیا، اور وہ اس نکاح سے ناخوش ہے، تو اب دوبارہ اس کا نکاح کسی اور سے اس کا باپ یا مادر کر سکتے ہیں، یا نہیں؟

جواب: نکاح اس کا درست ہے اور باپ یا ماں کو بعد افاقہ مجاز مداخلت نہیں، مگر لڑکی بعد بلوغ کے فسخ کر سکتی ہے، بشرط فسخ قاضی۔ واللہ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(بدست خاص ص ۲)

(۴۴۰) گونگا بہرا اور صغیر ایجاب وقبول کس طرح کرے گا؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک لڑکا تو گونگا اور بہرا، دوسرا لڑکا صغیر سن بعمر آٹھ سال کے ہے، اور ان پر دونوں کا نکاح ہونے والا ہے، ایجاب وقبول ان کی طرف سے، ان کے ولی باپ یا دیگر رشتہ دار کی طرف سے جائز ہے، یا نہیں؟ اور اگر جائز ہے تو ولی اس کا کس طور پر ایجاب وقبول کرے؟

جواب: گونگا بہرا جو بالغ ہووے، تو اشارہ سے قبول کر لیوے اور اشارہ ہی سے ایجاب کرایا جائے، اور صغیر کی طرف سے اس کا ولی قبول کرے، اس طرح کہ اس منکوحہ کو اپنے فلاں صغیر سے قبول کرتا ہوں۔ فقط

اور بہرے گونگے کی طرف سے اس کا ولی قبول کر لیوے درست ہے، پھر جب وہ اس کے پاس بہ رضا جاوے گا۔ اجازت وتمامی نکاح کی ہو جاوے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۲۳۱-۲۳۲)

(۴۴۱) برادری سے باہر نکاح کرنے والے کا مقاطعہ، گناہ ہے: **سوال:** ایک قصبہ میں مسلمان کی عورت شوہر دار کی، ایک مہاجن | ہندو، بنئے | سے ملاقات ہے اور چند مرتبہ ان دونوں کو پکڑ لیا ہے، برادری سب اس کو جانتی ہے اور ذات سے علیحدہ نہیں کرتی، بلکہ اسی قوم میں سے ایک بیوہ نے ایک نورباف مسلمان سے اپنا نکاح کر لیا ہے، تو اس کو اس بات پر ذات سے نکال دی ہے۔ ان میں سے کون سی عورت قابل، ذات سے ڈالنے کی ہے؟

جواب: جس عورت نے مسلمان سے نکاح کر لیا ہے، اس کا ذات سے ڈالنے والا گنہگار ہے۔ اور جو عورت کسی سے خراب ہے، اس کو برادری میں رکھنا نہیں چاہئے اور جو رکھتے ہیں وہ گنہگار ہیں۔ فقط

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(فیض رشیدیہ ص ۲۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴۴۲) بت پرست کو مسلمان بنا کر شادی کرنا جائز ہے، یا نہیں؟ سوال:

ایک بت پرست عورت اپنے شوہر کو چھوڑ کر ایک مسلمان شخص کے ساتھ چلی گئی، اور اس مسلمان نے اس عورت کو مسلمان کیا، اور بعد مسلمان ہونے کے اس عورت سے نکاح کیا۔ اب یہ عورت اس حالت میں مسلمان ہوئی یا نہیں، اور اس عورت کا نکاح مرد مسلمان سے درست ہوا، یا نہیں؟

الجواب: صورت مسئولہ میں وہ عورت مسلمان ہو گئی، اور نکاح اس کا مرد مسلمان سے درست ہے، جب اس کو تین حیض آجاویں، اور بصورت نہ آنے حیض کے تین ماہ گزرنا شرط ہے، پس نکاح اس مدت سے قبل درست نہیں ہے، تین حیض یا تین ماہ، بصورت عدم حیض گزرنے سے قبل مسلمان نے اس عورت سے نکاح کیا، تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوا، بعد آنے تین حیض کے اور بصورت عدم حیض، بعد گزرنے تین ماہ کے نکاح کیا جاوے۔ قال الشامی

فإذا مضت هذه المدة صار مضيها بمنزلة تفريق القاضي الخ(۱) ص ۳۹۰ ج ۲۔

الجواب صحیح عزیز الرحمن عفی عنہ — کتبہ رشید احمد عفی عنہ

فتاویٰ دار العلوم دیوبند۔ مرتبہ مولانا مفتی ظفیر الدین احمد صاحب

ص ۲۸۹_۲۹۰، ج ۷ (طبع اول ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء)

(۴۴۳) چار سے زائد باندیاں رکھنے اور ان سے مباشرت کرنے کا حکم؟ سوال:

ایک شخص کو چار سے زیادہ باندیوں سے، جو جہاد میں سے ملی ہوں نکاح کرنا، یا بدون نکاح مباشرت جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: جو باندیاں شرعاً باندیاں ہیں، ان سے ہزار سے بھی مباشرت جائز ہے اور اپنی باندی سے نکاح ناجائز ہے۔ واللہ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(فتاویٰ رشیدیہ ص [illegible])

(۴۴۴) شوال کے مہینہ میں نکاح کرنا؟ مسئلہ:

درمیان عیدین کے نکاح کرنا سنت و موجب برکت ہے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شوال میں ہوا، اور حضرت عائشہ صدیقہ اپنے عزیزوں کا نکاح شوال میں کیا کرتی تھیں۔ پس اس نکاح کو منحوس جاننا جہل و فسق ہے اور سنت نبوی سے مخالفت اور عداوت ہے، ایسے اقوال بے ہودہ سے توبہ پرضرور(۲) ہے۔ ورنہ فعل سنت کے برا جاننے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے، اور یک

---

(۱) شامی کتاب نکاح الکافر، مطلب الصبی والمجنون لیسا باهل لایقاع الطلاق ص ۳۹۰ ج ۲ مطبع مجتبائی دہلی [illegible] ھ
نیز شامی باب مذکور ج ۳ ص ۱۹۰، دار الفکر بیروت ۱۳۸۶ھ ۱۹۶۶ء، نیز شامی ج ۲ ص ۲۲۲ مکتبہ ماجدیہ
کوئٹہ: ۱۳۹۹ھ [نور]

(۲) پرضرور: نہایت ضروری۔ [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

بات سخت احمق جاہل بکتا ہے، عالم ایسی بات ہرگز نہیں کہتا۔ واللہ اعلم۔

رشید احمد گنگوہی

(مجموعہ کلاں ص ۴۲)

(۴۴۵) نکاح کے وقت، اگر بعض ولی راضی نہ ہوں تو؟ **سوال:** لکھا ہے کہ تھوڑے سے ولیوں کا راضی ہونا، ایسا ہے جیسا سب کا راضی ہونا، اس کا کیا مطلب ہے۔ آیا درصورت موجودگی ایک ولی مقدم کے دوسرے ولیوں کو بھی اختیار ہوتا ہے اور بحالت موجودگی کل ولیوں کے، اگر ایک یا دو ولی ایک جگہ رضامند ہوکر نکاح کردیں، اور سب کے سب ولی ناراض ہوں، تو یہ بھی ہوسکتا ہے۔ جو کچھ مطلب ہو تحریر فرمادیں۔

جواب: یہ اس صورت میں ہے کہ جب اور اولیاء موجود نہ ہوں، اور اگر سب اولیاء موجود ہوں اور پھر بعض راضی ہوں، بعض ناراض، تو اس وقت میں بعض کی رضا معتبر نہ ہوگی، بلکہ اور کسی صورت سے ترجیح دی جاسکے گی، حاکم وغیرہ کے ہاں پیش کرکے۔ واللہ اعلم

(بدست خاص ص ۵۱)

(۴۴۶) شادی کیلئے داماد سے رقم طے کرلینا کیسا ہے؟ **سوال:** بعضے آدمی اگر اپنی لڑکی کا کسی سے نکاح کرتے ہیں، تو اس سے یعنی داماد سے کچھ روپے لینے مقرر کرلیتے ہیں، اور تاوقتیکہ وہ مبلغان معہودہ ادا نہ کئے جاویں، تو نکاح نہیں کرتے۔ تو شرعاً اپنی دختر پر کچھ لینا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: یہ روپیہ لینا حرام ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص ص: ۵۵)

(۴۴۷) نکاح کے وقت تجدید ایمان، اور کلمہ پڑھانے کا معمول؟ **سوال:** کلمہ پڑھنا اور خطبہ پڑھنا بروقت نکاح، باوجود عیاں ہونے اسلام کے، کون سی حدیث سے ثابت ہے۔

جواب از انبالوی: کلمہ پڑھانا اور خطبہ پڑھنا نکاح میں بہت خوب اور مرغوب ہے، کلمہ پڑھانا مستحب ہے، احتیاطاً، بموجب حدیث شریف:

جددوا ایمانکم بقول لا الٰہ الا اللّٰہ (۱) اپنے ایمان لا الٰہ الا اللہ کے ذریعہ تازہ کرتے رہا کرو۔

اور خطبہ پڑھنا مناسب ہے، چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے، وقت نکاح حضرت فاطمہؓ کا خطبہ پڑھا ہے، کتب میں مسطور ہے۔ فقط........جواب انبالوی تمام شد

جواب از حضرت گنگوہی تردید جواب بالا: خطبہ وقت نکاح لاریب مسنون ہے، مگر مسلمان کو کلمہ پڑھانا

---

(۱) ولفظہ عند الامام الاحمد: جددوا ایمانکم، قیل یارسول اللہ وکیف نجدد ایماننا" قال "اکثروا من قول لا الٰہ الا اللہ، مسند الامام احمد، مسند ابی ہریرۃ، ص: ۳۵۹، ج: ۲ [دار الفکر بیروت ۱۹۷۸ء/۱۳۹۸ھ] نیز ص ۳۹۵ ج ۸ [بتحقیق محمد شاکر، مسند ابی ہریرۃ، رقم الحدیث: ۸۶۹۵ [دار الحدیث، القاہرۃ ۱۹۹۵ء] [انور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

کسی حدیث سے ثابت نہیں ہوا، اور نہ کچھ حاجت وضرورت مسلمانوں کو کلمہ پڑھانے کی ہے۔ نہ نکاح اس پر موقوف ہے۔ سو کلمہ پڑھنے کو مستحب لکھنا، عجب بات ہے، کیونکہ اصطلاح فقہ اور اصول فقہ میں مستحب اس امر کو کہتے ہیں، کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو بار اس کو کیا ہو، سو چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل نکاح گاہ، اس کا کرنا قولاً فعلاً ثابت نہیں ہوا، تو پھر مستحب کے کیا معنی؟ شاید مجیب علم فقہ اور اصول فقہ سے واقف نہیں ہیں، سنے سنائے مسئلوں میں لفظ مستحب کا یاد کرلیا ہے۔

سائل یہی پوچھتا ہے کہ قبل نکاح، بوجہ نکاح کلمہ پڑھانا، کس کتاب سے ثابت ہے، اور حدثوا الخ جو مجیب نے نقل کی ہے، مجیب پر واجب ہے کہ صحیح سند اس حدیث کی، اور نقل اس کی کتب معتبرہ حدیث سے، موافق قواعد محدثین اور فقہاء اور علماء کے کریں، یا سند اس کی معتبر ہو کہ اس میں کلام کیا جائے، ورنہ پھر ایسے دعویٰ کی باتیں نہ فرمادیں، اور خود سائل اپنے اجداد کا نہ دیں، کہ اجداد مجیب کے اقوال ان پر ہی حجت ہوں گے، علماء کے نزدیک حدیث کے باب میں بجز محدثین معتبرین، کسی کا قول معتبر نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۶۲-۶۳)

(۳۲۸) نکاح میں چھوارے لٹانے کی روایت صحیح نہیں: **مسئلہ:** خرما لٹانے کی حدیث صحیح نہیں اور اس میں اندیشہ تکلیف حاضرین کا ہے، لہٰذا نہ کرے۔

(مجموعہ فرخ آباد ص ۴۳)

(۳۲۹) محفل نکاح میں کس قسم کا دف بجانے کی اجازت ہے؟ **مسئلہ:** اعلان نکاح کے واسطے دف کا بجانا درست ہے، بشرطیکہ جھانجھ دار نہ ہو، قال فی مسند الإمام من السراجی:

"مضائقہ نیست بہ شب عروسی زدن دف بنا بر اعلان نکاح، وقتیکہ جلاجل دار نہ باشد" انتہی (۱)	ترجمہ: رخصتی کی رات اعلان نکاح کے خیال سے دف بجانے میں حرج نہیں ہے جب تک اس میں گھونگرو [جھانجھن] نہ ہوں۔

---

(۱) اصل میں اسی طرح ہے مگر اس عبارت اور اس میں مذکور حوالوں میں کچھ غلطی ہوئی ہے۔ [illegible] اس سلسلہ میں مسند الامام سے فتاویٰ سراجیہ میں نقل کیا گیا ہے [illegible] [illegible] مسند [illegible] [illegible] [illegible] اگر [illegible] نقل کیا ہے [illegible] مسند نہیں۔ آخری بات یہ ہے [illegible] عبارت فارسی میں نہیں ہو سکتی [illegible] ہونا چاہئے تھا، اس فارسی اقتباس سے [illegible] ہندوستانی عالم کی تحریر کا اقتباس ہے، غلطی سے اس پر مسند الامام اور سراجیہ لکھا گیا۔ فقط واللہ اعلم (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

باقی جملہ آلات معازف و مزامیر، خورد و کلاں، خواہ ہاتھ سے بجائے جائیں، یا منھ سے حرام، اور اس کی اجرت بھی حرام ہے، وہ ایسی مجلس میں جانا بھی حرام ہے، یہی مذہب تمام فقہاء کا ہے۔ قال فی الهداية

"ولايجوز الاستئجار على الغناء والنوح و كذا سائر الملاهى، لأنه استيجار على المعصية، و المعصية لاتستحق بالعقد" انتهى (۱)

"وقال سيدنا قطب الأقطاب الشيخ عبد القادر جيلانى فى غنية الطالبين هذا إذا كان خالياً عن منكر كالطبل و الزمار، و العود، و الناى، و الدنانب، و المعارف، و الطنابر، و الشين، و الشبابة، و الذى يلعب به الترك فان حضر منكم لايجلس هناك لان جميع ذلك حرام" (۲) انتهى

قال فى الحمادية. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ان الله كرّه لكم الخمر و الميسر و المزمار و المعارف والكوبة" (۳) الحديث

فقط رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۸۴-۸۵)

(۴۵۰) کیادف صرف نکاح کیلئے مباح ہے؟

سوال: دف کی اباحت خاص نکاح کے وقت ہے، یا ہر وقت؟

جواب: خصوصیت نکاح کی نہیں ہے۔ واللہ اعلم

(مجموعہ م پ ص ۸)

(۴۵۱) شادیوں کی چند رسومات کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین بیچ ان مسائل کے

سوال اول: ایک قوم نے باہم ایسا اتفاق کر رکھا ہے، کہ ہماری برادری میں جب کسی کے یہاں کوئی تقریب شادی وغیرہ کی ہوا کرے، تو خواہ وہ یتیم ہو یا غریب ہو، یا مالدار ہو، کیسا ہی ہو، اس کو برادری کی چند بھاجی مقررہ پنچایت، جس جس قدر جس جس چیز کی مقدار مقرر ہے، ادا کرنی ہوگی۔ اگر ان اشیاء مقررہ میں سے کسی چیز کی کمی ہو، تو اس کو منظور نہیں کرتے اور نہیں لیتے، اگر اس میں مقدور نہیں ہو، تو بھی بغیر ادا کئے، ان رسومات کے یعنی بھاجی مقررہ کے، کوئی تقریب شادی وغیرہ کی کریوے تو برادری سے، اس کا حصہ بھاجی وغیرہ کا سب بند کر دیتے ہیں، تا وقتیکہ وہ بھاجی مقررہ کو، جو بمنزلہ قرض متصور ہے، اپنے ذمہ سے ادا نہ کریوے۔

---

(۱) الھدایہ باب الاجارۃ الفاسدۃ ص ۳۰۱ ج ۳ صح مطابق ہے باب الاجارۃ الفاسدۃ ص ۳۰۳ ج ۳۔

(۲) غنیۃ الطالبین

(۳) فتاوی حمادیہ ص ۵۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور یہ بھی دستور مقرر رکھا ہے، جب کوئی شخص شادی کر کے دلہن کے گھر آتا ہے تو اس سے چالیس روپیہ نقد برادری لیتی ہے اور چار روپیہ نقد تمام مستورات برادری کی لیتی ہیں، اور اس روپیہ کا حصہ پاکر سب برادری کے آدمی کھاتے ہیں اور اس چار روپیہ کو عورتیں باہم تقسیم کرتی ہیں، اور جب تک یہ روپیہ اہل جانب سے ادا نہ کیا جاوے، تب تک دلہن کو وداع یعنی رخصت نہیں کرتے۔

ان وجوہات مرقومہ بالا کو ایک شخص برادری کا منع کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ ان رسومات کو بند کر دینا چاہئے، بلکہ یوں چاہئے کہ جس بھائی کو جو میسر ہووے، وہ برادری کو دے، یتیم و غریب سے نہ لینا چاہئے، بلکہ وہ قابل معافی از روئے حکم شرع شریف کے ہے، اس پر برادری کے لوگ ناخوش ہوتے ہیں۔ ان امورات مرقومہ بالا میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے؟ یہ برادری کا دستور ہے، دینا اور لینا اس میں سب برابر ہیں، جواب مفصل تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا۔ فقط

جواب (۱) یہ دستور بالکل قابل موقوف کرنے کے ہے، جو کوئی بلا قید برادری کو دیتا ہے، وہ بوجہ فرحت و سرور کے ضیافت کرتا ہے، یہ قرض نہیں اور جو قرض جان کر دیتا ہے، تو حلال نہیں۔ کیونکہ قرض میں مماثل یعنی برابری شرط ہے، اور یہاں کبھی زیادہ لیا اور کبھی کم دیا جاتا ہے، سو یہ اور یتیم کا مال اس طرح کھانا حرام ہے، اور وہ نہ محل قرض لینے کا اور نہ دینے کا، پس بے شک یہ رسم حرام ہے اور اس پر مؤکد ہونا بھی سخت نازیبا [ہے] اس کو ترک کرنا واجب ہے۔

فقط، واللہ اعلم — رشید احمد

جواب (۲) انسداد رسوم مذکور کا جب تک نہ ہوگا، رخنہ دین شرعی میں سخت رہے گا، جلد ان رسوم کو بند کرنا چاہیے، ورنہ سب برادری قیامت میں ماخوذ ہوں گی۔

قال اللہ تعالیٰ ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نھاکم عنہ فانتھوا الخ (الحشر: ۷) اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔ (ترجمہ شیخ الہند)

واقعی ایسی رسم نامشروعہ کو مٹانا اور موقوف کرنا، بڑے ثواب کا کام ہے۔ فقط

فقیر محمد حسین دہلوی — حبیب احمد سہارنپوری — سید محمد نذیر حسین دہلوی ۱۲۸۱ھ

رحیم بخش خاں پانی پتی — محمد رحمت اللہ — حفیظ اللہ

اصاب من اجاب محمد مراد عفی عنہ، مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ مظفر نگر۔

یہ رسم بوجوہات مذکورہ سابقہ قابل موقوف کرنے کے ہے، اور اگر دکھلاوے اور نام آوری کے سبب سے ہے تو بھی حرام ہے، واللہ علم حررہ محمد راغب اللہ عفی عنہ پانی پتی ۱۲۹۴ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بے شک یہ رسوم کہ جو فی زمانہ مروج ہیں اور ان کو جہاں سے رسم پڑ گئے۔ عام اس سے کہ شادیوں میں ہوں یا غمی میں، قابل موقوفی کے ہیں۔ خصوصاً مال یتیم کا کھانا خواہ کسی طرح ہو حرام ہے۔ اس کے کھانے پر سخت وعید ہے۔ فقط

عبدالسلام پانی پتی — عبدالرشید رام پوری

فی الواقع ایسے امور خلاف شریعت کا چھوڑنا ضرور ہے۔ بندہ محمد عبدالحق

اجاد من اجاد — ابوجمیل عفی عنہ — وجدتہ صحیحۃ — العبد فیاض الدین

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: النكاح من سنتي فمن رغب عن سنتي فليس مني (۱)

اس حدیث سے صاف جاننا چاہئے کہ نکاح امور شریعت سے، اور امور شریعت میں تابعداری شریعت کی شرط ہے۔ پس جو امر اس میں خلاف شرع واقع ہو، خواہ بطریق زیادتی یا بطریق کمی، وہ بدعت ہے اور جب بدعت امور شرعیہ میں آجاتی ہے، تو خواہ مخواہ سنت میں فرق آجاتا ہے۔ پس اس بدعت کا محو کرنا اور مٹانا فرض ہوجاتا ہے۔

حررہ العبد الذلیل محمد اسماعیل عفی عنہ مدرس مدرسہ فتحپوری — العبد محمد سعید

قال الله تعالى: إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا (النساء: ۱۰)	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تحقیق جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کے ظلم سے، سوائے اس کے نہیں کہ کھاتے ہیں بیچ پیٹوں اپنے کے آگ، اور بہت جاویں گے وہ آگ میں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مال یتیم کا غمی شادی وغیرہ میں کسی طرح کھانا جائز نہیں، بلکہ حرام ہے۔ فقط،

عبدالکریم واعظ سڑک، کیرانوی۔

الجواب صحیح: حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی شخص کھانا یا اور کوئی کام کرے اس نیت سے کہ میرا نام ہو، یا اللہ تو اس کو قیامت میں ذلیل کیجئے۔ غرض شہرت اور نام کیلئے جو کام کوئی آدمی کرے، وہ سب حرام ہے۔ یہ کل رسمیں فقط واسطے دکھلاوے کے ہیں، حرام ہیں۔ راقم عبدالکریم واعظ سڑک (کیرانوی)

(الیوض رشیدیہ ص ۲-۳-۴)

---

(۱) عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: النكاح من سنتي فمن لم يعمل بسنتي فليس مني وتزوجوا فإني مكاثر بكم الأمم ومن كان ذا طول فلينكح ومن لم يجد فعليه بالصيام فإن الصوم له وجاء. ابن ماجه ابواب النكاح باب ما جاء في فضل النكاح ص ۱۳۴ ج ۱، مطبع فاروقی دہلی، سنن ابن ماجه باب مذکور ج ۳ ص ۵۰ رقم ۱۸۴۶ بتحقیق علامہ شعیب الارنووط [دار الرسالة العالمية دمشق ۱۴۳۰ھ ۲۰۰۹ء]

دوسری حدیث شریف بھی مضمون سے متعلق ہے: من احب سنتي فهو مني ومن رغب عن سنتي فليس مني. ابن عساكر عن ابن عمر، کنز العمال رقم الحدیث ۴۴۳۴۳ ص ۹۳ ج ۱۶ (موسسة الرسالہ بیروت ۱۴۰۵ھ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴۵۲) جس مجلس نکاح میں ناچ رنگ ہو، اس میں شرکت؟ **سوال:** (الف): ناچ رنگ و محفل میں ناچ رنگ، بند کر کر، نکاح خوانی کے واسطے جانا درست ہے، یا نہیں؟ فتویٰ کیا ہے اور تقویٰ کیا ہے؟ جس شادی میں ڈھول وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں، اس میں عورتوں کو شریک ہونا، اور دوسرے مکان میں رہنا، کہ وہاں سے ڈھول وغیرہ کی آواز کرتی ہو، جائز ہے، یا نہیں؟

(ب) بعض دیار میں بعد نکاح زوج کے، زوجہ کا دوبارہ نکاح پڑھتے ہیں، درست ہے، یا نہیں۔ اجرت نکاح خواہ طلب یا بغیر طلب، درست ہے، یا نہیں؟

جواب: محض فسق وفجور میں جانا حرام ہے، گر اس وقت وہ معصیت موجود ہو، اور ایسی صورت میں کہ اس کے جانے سے بند ہو جاوے، یا یہ حیلہ جانا کہ میرے رہنے تک بدکام سے بچیں گے، مباح ہو تو عجب نہیں۔ ورنہ یہ بھی کراہت سے خالی نہیں، اگر مناہی کی جگہ جاوے، تو واجب ہے کہ منع کرے، جو نہ مانے، آپ اُن سے جدا ہو جاوے۔

فلاتقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین (الانعام:۶۸) تو مت بیٹھ یاد آ جانے کے بعد ظالموں کے ساتھ (ترجمہ شیخ الہند)

تقویٰ کا کیا محل ہے، فتویٰ سے بھی مجلس فسق میں جانا درست نہیں، مگر بحیلہ مذکورہ بالا[1] عورتوں کو بھی مجلس مناہی میں جانا حرام ہے، اگرچہ دوسرا مکان ہو۔

یہ جب وقوع زوجین میں ہوتا ہے، بچھ مگر عورتوں میں اس کی نقل کرنی بیہودہ حرکت ہے، اور غیر مشروع امر ہے۔

قاضی کو برضا نکاح خوانی یعنی درست ہے، اور اتحاد کے موقع پر برضا زیادہ مانگنا بھی درست ہے۔ ( )

(مجموعہ چند فتاویٰ ص:۳۱۲)

(۴۵۳) جس مجلس میں ناچ گانا ہو، اس کے شرکاء اور اس نکاح کا حکم؟ بعد سلام مسنون مطالعہ

فرمایند جس مجلس میں ناچ وغیرہ فسق کے امور ہوں، اس کے سب شریک فاسق وگنہگار ہوتے ہیں اور نکاح اس جلسہ کا درست ہوتا ہے، اگرچہ وہ سب فاسق ہیں۔ پس اس نکاح سے قربت حرام نہیں ہوئی، بلکہ حلال ہے۔ تجدید نکاح کی ضرورت نہیں، اگر احتیاطاً دوبارہ نکاح کر لیوے، بہتر ہے، ورنہ ضرورت نہیں، اور سب اولاد حلال ہوئی ہے، اور اوپر لکھا گیا کہ ایک مجلس کے شرکاء سب فاسق ہوتے ہیں۔ فقط والسلام (مہر) از بندہ رشید احمد گنگوہی

(مجموعہ کلاں ص ۲۰۶)

---

1 اصل میں ان طرح ہے یہ مجلس ۔۔۔ اصل میں سوال کا جو حصہ نقل ہوا ہے، وہ یہ۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴۵۴) جس شادی میں خلاف شرع کام ہوں، اس میں شریک ہونا؟ **سوال:** [illegible]
شادی میں محفل رقص وغیرہ ہووے، یا نقارہ وغیرہ بجتے ہوں، [illegible] محفل سے [illegible] شادی میں جیسے [illegible]
وغیرہ دینے میں شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ [illegible] شادی [illegible] درست ہے یا [illegible] درست؟ [illegible]
میں میوہ وغیرہ سے جانا کیسا ہے، آیا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: جس شادی میں خلاف شرع [illegible] ہووے اس میں شریک ہونا منع ہے، اگر مجلس خاص میں نہ ہو کہ فساق سے بمداہنت ملنا اور ان کا معاون ہونا خود حرام ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ کلاں ص ۱۰۰-۱۰۱)

(۴۵۵) سہرا خواص ہنود کا طریقہ ہے، اس لئے منع ہے: **سوال:** بعض اشخاص کہتے ہیں کہ شادی میں سہرا باندھنا، ہندوستان میں مسلمانوں کا دستور ہے۔ ہنود (و) کس کا دستور تھا اور ہے، وہ سہرا نہیں باندھتے ہیں۔ اس صورت میں سہرا باندھنے کی حرمت پر کیا دلیل ہے؟

جواب: جو سہرا خواص کفار کا تھا، ہنود سے مسلمانوں نے لیا (ہے) تشبہ حرام ہے۔

رشید احمد عفی عنہ

(مجموعہ فرخ آباد ص ۳۴)

(۴۵۶) دلہن کی منہ دکھائی لینے کا حکم؟ **سوال:** ملک بنگال میں دستور ہے کہ جب دولہن کو اپنے گھر میں لاتے ہیں، دو چار عورتیں مثل نانی، دادی وغیرہ، ایک برتن میں شیرینی ہر دو کو قبل خلوت صحیحہ کھلاتی ہیں، اور دولہا سے بعوض شیرینی دو چار روپیہ منہ دکھائی لیتی ہیں، یہ فعل جائز ہے یا نہ؟ اور وہ دولہن مالک روپیہ ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ سب رسوم اور ان کا ضروری جاننا بدعت ہے، اس کا ترک کرنا ایسی حالت میں ضروری ہے۔ فقط

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۴۹-۵۰)

(۴۵۷) شادی کے وقت مسجد کیلئے زبردستی پیسے لینا؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ ایک قوم نے اپنی برادری میں یہ رسم مقرر کی ہے، ہر شخص کی شادی میں خواہ وہ امیر ہو یا غریب یا یتیم، دولہا سے دس روپیہ اور دولہن سے چار روپیہ لیتے ہیں، اور اس روپیہ کو مسجد میں صرف کرتے ہیں۔ سو اس طرح لینا اور لے کر مسجد میں صرف کرنا، از روئے شریعت درست ہے، یا نہیں؟ اور جب تک روپیہ نہیں لیتے، تب تک دولہا دولہن کی شادی میں شامل نہیں ہوتے، اور جب لڑکا پیدا ہوتا ہے، آٹھ آنہ لیتے ہیں، وہ بھی مسجد میں صرف ہوتا ہے۔ بینوا توجروا۔ فقط

( ) اصل میں سہو قلم سے مشروع لکھا ہوا ہے، جو کہ معنی کے لحاظ سے [illegible] درست نہیں۔ (م ۔ د)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب [illegible] شادی میں [illegible] پیدا ہوتے ہیں [illegible] درست ہے [illegible] خواہ پیسہ بھی حرام ہے اور بعد میں صرف کرنا بھی درست نہیں [illegible] شرع میں حرام ہے۔ فقط

رشید احمد عفی عنہ

([illegible])

(۳۵۸) شادی کے موقع پر رت جگا کرنا؟ **سوال:** ہماری برادری میں ایک رسم رت جگے کی ہے [illegible] شادی [illegible] برادری کی [illegible] عورتیں ایک مکان میں جمع ہو کر رات [illegible] جمعہ کافی میں [illegible] مضمون [illegible] اس رات جگا کا [illegible] اور عورتوں کا جمع ہونا اور گانا [illegible] درست ہے یا [illegible] اپنی عورتوں کو بھیجنا جائز ہے یا نہیں اور جو ولی اپنی عورتوں کو [illegible] رت جگے میں جانے کی اجازت دے [illegible] گنہگار ہوتا ہے یا نہیں؟

[illegible] رت جگا [illegible] اپنی عورت کو بھیجتا ہے اور [illegible] موقوف [illegible] جب عورتوں کو اذان پڑھنی جائز نہیں تو گانا کیسے درست ہے؟ [illegible] رت جگا [illegible] موقوف [illegible] جو کوئی اپنی عورت [illegible] میں نہیں [illegible] برادری سے خارج [illegible] اپنی عورت [illegible] میں [illegible] شامل ہونا جائز ہے؟

جواب: [illegible] رت جگا حرام ہے [illegible] جانا حرام ہے [illegible] کا [illegible] میں فتنہ کا اندیشہ ہے اور [illegible] رسم [illegible] اس رسم کا ترک کرنا واجب ہے [illegible] درست نہیں [illegible] اپنی عورت [illegible] جیسا جانتے ہیں ان کو فہمائش [illegible] نہیں تو [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد عفی عنہ

([illegible] ص ۱۸۰)

(۳۵۹) طوائف کی آمدنی سے نکاح خوانی لینا؟ **سوال:** قاضی کو طوائف سے ایسی صورت میں [illegible] پاس بجز مال حرام کے [illegible] نکاح خوانی لینا جائز ہے؟

جواب [illegible] نکاح خوانی لینا بھی حرام ہے۔ فقط ([illegible])

[illegible] موقع ہے [illegible] ذکر کر دیا گیا ہے۔ نور

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴۶۰) ولیمہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال [illegible] اور یہ کھانا کن لوگوں کو کھانا جائز ہے۔ کھانے کے [illegible]
[illegible]
[illegible] مصرف مذکور شرعا جائز ہے [illegible]

جواب [illegible] مستحب ہے، نہ فرض نہ واجب، قال النووی

الاصح عند اصحابنا انها سنة مستحبة۔ [illegible]

اور یہ طعام دوستوں اور [illegible] بسبب سرور کے، کہ اغنیاء و فقراء اس میں سب [illegible] فقیر [illegible] علیہ السلام

شر الطعام طعام الولیمة یدعی لها الاغنیاء و یترک لها الفقراء [illegible]

ترجمہ [illegible] کھلایا جائے۔ [ت، نور]

[illegible] وقت تک مستحب ہے کہ اس کو محض شکریہ اور مستحب جانے اور [illegible] فخر و نمود اس میں نہ ہووے، [illegible] چنانچہ حدیث شریف ہے

لاتقبلوا دعوة المتباهين
یعنی فخر کرنے والوں کی دعوت کو قبول مت کرو۔

[illegible] لقوله تعالی

ومن یتعد حدود الله فاولئک هم الظالمون ([illegible] ۲۲۹)
[illegible] حدود [illegible]

امر مندوب کو [illegible] واجب [illegible] حرام اور ظلم ہوا اور اذیت [illegible] ترک مندوب پر حرام ہے۔ پس ایسی حالت میں یہ ولیمہ مستحب نہیں، بلکہ طعام فخر اور حرام ہے، اور یہ قید کہ [illegible]

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible] رواه البخاری فی کتاب [illegible] ومن ترک الدعوة فقد عصى الله ورسوله [illegible] رسول الله صلی الله علیه وسلم شر الطعام طعام الولیمة یدعی لها الاغنیاء و یترک الفقراء ومن ترک الدعوة فقد عصى الله و رسوله [illegible] مشکوة شریف [illegible]
[illegible] مشکوة شریف رقم الحدیث [illegible]

کی ضرورت ہو جاوے، یہ بھی بدعت ہے۔ اگر اس روپیہ سے تعزیہ ولہو ولعب بنایا، تو سخت حرام کیا، یہ حکم حدیث کا ہے۔

کل لهو باطل ( )　　　یعنی سب کھیل حرام اور باطل ہیں۔

اور جو مسجد بنائی وہ بھی مسجد نہیں ہوئی، کہ رسم کے روپے سے رسم کا مکان بنایا ہے، مسجد اس روپے سے درست ہوتی ہے کہ خالص حق تعالیٰ کے واسطے ہو

لقوله تعالى و ان المساجد لله　　　اور یہ کہ مسجدیں اللہ کی یاد کے واسطے ہیں۔

(سورہ جن آیت نمبر ۱۸)　　　(ترجمہ شیخ الہند)

یہ مسجد برادری کے دباؤ کی ہے، نہ کہ حق تعالیٰ کے واسطے خالصاً۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (مجموعہ کلاں ص ۲۳۹)

(۴۶۱) ولیمہ واجب نہیں، مسنون ہے، اس کیلئے خاص دن کی تعیین نہیں: ولیمہ واجب کسی روز نہیں، بلکہ احق ہے پہلے اور دوسرے دن، دونوں دن، اور تیسرے روز اگر نیت ریاء ہو حرام ہے اور جو لوجہ اللہ مثل پہلے روز کے ہو، مباح ہے۔ اور جو ریاء سے پہلے دن ہو وہ بھی حرام ہے، تیسرے روز کو، ریاء کا طعام فرمانا باعتبار عادۃ اکثر الناس کے ہے، ورنہ اچھی نیت سے جب تک چاہے کرے اور جس قدر مقدور ہو وہی کر دیوے۔ سب دوستوں کو اور اقارب کو جمع کرنا ضروری نہیں، اور شکم سیر کرنا بھی ضروری نہیں، جو کچھ میسر آوے وہی کافی ہے، اور جب تک بشاشت نکاح ہے، اس وقت تک ولیمہ مباح ہے، پھر ولیمہ نہیں ہوتا فقط۔ ضیافت بھی مباح ہے، ثواب ولیمہ کا نہ ہوگا۔

(مجموعہ فرخ آباد ص ۴۳-۴۴)

(۴۶۲) نابالغ لڑکی اور لڑکے کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار کب تک ہے؟ مسئلہ: دختر باپ کے بیاہے کا نکاح کیا ہوا فسخ نہیں ہوسکتا، سوائے اس کے چچا ماموں وغیرہ نے اگر نکاح دختر صغیرہ کا کر دیا، تو بفور بالغ ہونے کے اگر دختر نے کہہ دیا کہ میں نکاح سے راضی نہیں فسخ کرتی ہوں، تو قاضی نکاح اس کا فسخ کر سکتا ہے، اور جو ذرا سی دیر سکوت کیا، تو پھر فسخ نہیں ہوسکتا۔ اور پسر مختار ہے، جب چاہے طلاق دیوے اس میں حاجت فسخ نہیں ہے۔ اور جب لڑکا لڑکی بعد بلوغ کے چند روز چپ رہے، تو دختر تو فسخ سے عاجز ہے، مرد جب چاہے طلاق دیوے۔ فقط

رشید احمد گنگوہی　　　(مجموعہ کلاں ص ۲۲۹)

( ) یہ بخاری علیہ رحمۃ سے ان حافظ ہے، ساتھ باب تو قائم کیا ہے، لیکن حدیث پیش نہیں کی۔ بخاری شریف کتاب الاستئذان باب کل لهو باطل اذا شغله عن طاعة الله ص ۹۳۲ ج ۲ باب ۵۲، مکتبۃ الاصلاح مراد آباد، ۱۴۱۵ھ] ابیر بخاری ج ۳ ص ۵۵، حدیث ۳۶۰، ربانی ص ۳۰۳ ھ۔ نیز قال الحافظ في الفتح اخرجه احمد والاربعة وصححه ابن خزيمة والحاكم فتح الباری ص ۹۱ ج او مكتبة دار الفيحاء دمشق) [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴۶۳) کسی عورت کے متعلق بیوی ہونے کے دعوی کا حکم؟

اگر شاہد مدعی سے بیان سے تقدم ثابت نہ ہو تو یہ دعوی تو لغو ہوا، اب قبضہ موجب ضمان ہے کا، سو جب ہو جائے تصرف مدعی سے اس عورت و لے گیا ہوں، تو قبضہ کا مقر ہوا، مگر یہ کہنا کہ یہ میری منکوحہ تھی قید کا تابع ہے، ویسے مطلق قبضہ سے خلاف، کیونکہ مطلق قبضہ سے قبضہ صحیح ہی سمجھا جاتا ہے، تو بعد اقرار قبضہ مدعی کے اپنی منکوحہ ہونا دعوی کرتا ہے، تو اس کا ثبوت نہیں، لہذا قبضہ مدعی میں عورت کا رہنا چاہئے، اس کی نظائر کتب فقہ میں دیکھو، معلوم ہو جاوینگی۔

مثلا کوئی شخص کہے کہ فلاں شخص سے یہ شئے میں نے لی ہے، مگر میری اس کے پاس امانت تھی، گر امانت ہونے و مبرہن نہ کریں، تو یہ قول زید اس کا رد ہوتا ہے، اور شے واپس دلائی جاتی ہے۔ فقط

(مکتوب حضرت گنگوہی، بنام مولانا خلیل احمد سہارنپوری مکتوب ۳)

(۴۶۴) عورتوں کو فروخت کرنے کی ایک ناجائز بری رسم اور اس کا گناہ؟

سوال: کل ہندوستان کے نوربافوں میں دستور ہے کہ جب بعض نورباف تنگ دست ہوتا ہے، یا اس کی عورت اس کا کہنا نہیں مانتی، تو وہ نورباف اپنی زوجہ کو، مبلغ سو یا اسی روپیہ کو کل برادری کے سامنے دوسرے شخص کو فروخت کر دیتا ہے، برادری اسی وقت اس کی عورت سے جبراً مہر معاف کرا کے، طلاق نامہ لکھوا کر، اسی وقت دوسرے نورباف سے نکاح کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں روپیہ خاوند کو لینا درست ہے، یا نہیں؟ اور نکاح اس وقت ہو جاتا ہے یا بعد تین حیض کے، اور برادری روپیہ دلوانے والے دوسرے خاوند کو، اور نکاح اس وقت پڑھوانے والے اور پڑھنے والے گنہگار ہوتا ہے، یا نہیں؟

جواب: یہ عورت کا بیع کرنا جہل اور حماقت ہے، یہ تو اختیار شوہر کو ہے کہ زوجہ کو طلاق دیوے، مگر طلاق کا عوض دوسرے شخص سے لیوے، یہ درست نہیں کہ روپیہ لے کر عورت اس کو دیوے، یہ بالکل معاملہ باطل ہے۔ لہذا یہ روپیہ لینا درست نہیں اور نہ اس وقت نکاح دوسرے شخص سے ہو سکتا ہے، جب تک عدت نہ تمام ہو جاوے، عدت میں نکاح حرام و باطل ہے، اس میں جو لوگ شریک ہوتے ہیں فاسق و گنہگار ہوتے ہیں، اور یہ معاملہ ہرگز درست نہیں ہے۔ اس سے باز آنا واجب ہے۔ کذا فی کتب الفقہ! واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد

علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی [نے] اپنی تصنیفات میں حدیث روایت کی ہے، کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص پر میری امت سے جنت حرام ہے، ان میں سے ایک وہ شخص ہے، جو حر کو یعنی آزاد کو غلام بنالے، اور بیٹیاں اور عورتیں مسلمانوں کی یہ سب حرہیں، پس جو کوئی ان کو فروخت کرے گا، بموجب حدیث شریف کے اس پر جنت بیشک حرام ہوگی۔ اور سوائے عذاب اُخروی کے۔ اگر دنیا میں حاکم مجازی کو اس بات کی خبر ہو، کہ نوربافان مسلمان عورتیں اور بیٹیوں کو، اس طرح

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] ہیں [illegible] وقت میں [illegible] ۔ فقط

حررہ محمد عبد [illegible] عفی عنہ [illegible] (فتاویٰ [illegible] ص ۹۱)

(۴۶۵) گناہوں سے نکاح نہیں ٹوٹتا: **مسئلہ۔** [illegible] مرتکب معاصی [illegible] مثل فسق نکاح باطل ہوتا ہے؟ اگرچہ معصیت فسق کی ہوتی ہے۔ اگر بدون طلاق نہیں [illegible] عورت کا نکاح ہوگا، محض زنا حرام ہے۔ فقط (مجموعہ کلاں ص ۳۴)

(۴۶۶) تعزیہ کو اگر اچھا سمجھ کر دیکھا تو؟ **مسئلہ:** بعد سلام مسنون مطالعہ فرمائیں یہ خط آپ کا آیا، حال معلوم ہوا۔

تعزیہ دیکھنا حرام ہے سوال نے توبہ کرلی ہے، اگر نہیں کی تو اب کرادو، اور دوسرا دفعہ جو اس نے تم کو بھائی کہا ہے اس سے نکاح میں نقصان نہیں آیا۔ اور تعزیہ دیکھنے سے اگر اس نے تماشہ دیکھنے کی طرح دیکھا ہے، جب بھی نکاح نہیں ٹوٹا، البتہ جو اس کو اچھا اور عبادت جان کر دیکھا ہو تو کفر کا اندیشہ ہے، پس تم اب اس سے دوبارہ نکاح کرلو اس طرح کہ دو آدمی کے روبرو نکاح پڑھ لو اور مہر تین روپیہ کا کرلو، تجدید نکاح کی بہتر ہے، ورنہ بظاہر نکاح نہیں ٹوٹا۔(۱) فقط

مکرر یہ لکھتا ہوں کہ احتیاطاً دو آدمیوں کے سامنے نکاح بمہر تین روپیہ کے کرلو، اور طلاق نہیں ہوئی فقط۔

(مکتوب حضرت گنگوہی) (مجموعہ کلاں ص ۲۰۶-۲۰۷)

(۴۶۷) زوجین کا ایک دوسرے کے خاص مقام کو برہنہ دیکھنا؟ **سوال:** مرد کا اپنی زوجہ کو اور زوجہ کا اپنے مرد کو ننگا دیکھنا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: جائز ہے، مگر عین شرمگاہ کو دیکھنا اولیٰ نہیں۔ فقط (بدست خاص، سوال ۱۵)

(۴۶۸) جنابت کی حالت میں خاص عضو کو دھوئے بغیر صحبت کا حکم؟ **سوال:** حالت احتلام میں یا بعد جماع، بدون غسل کئے جماع کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: دوبارہ جماع کرنا بدون غسل عضو کے مکروہ ہے۔ فقط (بدست خاص، سوال ۲۳)

---

(۱) [illegible] ۲۱۵ [illegible] ۱۹۹۹ [illegible] [illegible] (۲۰۰) [illegible] ۱۳۰ [illegible] [illegible] ۱۳۳۳ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴۶۹) اپنی بیوی کو کسی آلہ وغیرہ کے ذریعہ انزال کرانا صحیح نہیں سوال: [illegible]

انزال است [illegible] است [illegible]

[illegible] زن [illegible] است یا نہ [illegible]

جواب: این امر جائز نیست۔ فقط [illegible]

[illegible]

(۴۷۰) اگر عورت کی خلقت عام مزاج و معمول کے خلاف ہو تو بھی، اس سے خلاف وضع فطری تعلق صحیح نہیں: سوال: [illegible]

ممکن نہ ہو، بلکہ شہوت جماع [illegible] مقام میں خارج [illegible] مجبوری کی حالت میں [illegible] لواطت جائز ہے یا نہیں؟ بر تقدیر ثانی ایسی عورتوں کو اپنے نکاح میں رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: لواطت کسی حال درست نہ ہوسکے گی، اور ایسی عورت کا اگر صحیح علاج ہے، تو مرض [illegible] کے دفع کو بھی لواطت حرام ہے۔ فقط۔ واللہ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی (مجموعہ فرخ آباد ص ۳۹، ج ۱)

(۴۷۱) اگر عورت کو پاک ہونے کی غلط فہمی ہو گئی، شوہر نے قربت کی، بعد میں خون آ گیا تو؟ سوال: اگر عورت نے [illegible] میں سمجھا کہ میں پاک ہوئی، بہ باعث نہ آنے خون کے کئی روز تک اور مرد نے قربت کی، تو بعد میں خون آیا تو وہ دونوں گنہگار ہوئے، یا نہیں؟

جواب: مسائل حیض [و] نفاس کے بالغہ عورت کو یاد کرنا فرض ہے، پس اس جہل مسئلہ پر گنہگار ہے۔ ورنہ خطا سے قربت کرنا مرد کا معاف ہے، مگر مرد کو بھی واجب ہے کہ اپنی عورت کو یہ مسائل تعلیم کرے، خود نہ جانتا ہو تو علماء سے پوچھ کر بتادے، اس کے ترک پر وہ بھی ماخوذ ہے۔ ([illegible] ص ۳۲)

(۴۷۲) حائضہ یا نفاس والی عورت کو اگر خاص دنوں میں کچھ وقفہ ہو جائے، اس وقت صحبت؟ سوال: حائض اور نفساء کو، اگر درمیان میں حیض خشک ہو جاوے، تو جماع جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں، کہ وہ حکم حائض و نفساء ہے۔ فقط ([illegible] ص ۴۴)

(۴۷۳) مردوں کے لئے ہاتھ سے شہوت دور کرنی اور عورتوں کے لئے باہم جسمانی تعلق، حرام ہے: سوال: مرد بے زن را اگر در غلبہ شہوت بخوف زنا، جلق نمودہ شہوت براند جائز است، یا نہ؟ و [illegible] زن بے مرد را [illegible] جائز است، یا نہ؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

سوال ترجمہ: مرد جس کے بیوی نہ ہو، اگر شہوت کے غلبہ میں زنا کے ڈر سے، جلق کے ذریعہ سے منی شہوت کو نکالے، جائز ہے یا نہیں اور اسی طرح بلا شوہر کی عورت کو تخش [چپٹی] جائز ہے، یا نہیں؟۔

جواب: ہر دو را جائز نیست۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

ترجمہ: جواب: دونوں کو جائز نہیں ہے۔

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(بدست خاص، مجموعہ فتاویٰ)

والد اور شوہر کے شرعی حق کس کو اولیت ہے، اس کی تحقیق

آئندہ صفحات میں جو فتوے درج کئے جارہے ہیں، وہ ایک طویل مضمون کا حصہ ہیں، جو شوہر اور بیوی کے والد کے حقوق شرعی کے درمیان توازن اور ایک کی دوسرے پر ترجیح کی تحقیق پر مشتمل ہیں۔ یہ جملہ جوابات مشہور اہل حدیث عالم، مولانا محمد حسین بٹالوی کے علمی رسالہ، ماہنامہ اشاعت السنہ کی بارہویں جلد کے، پانچویں شمارہ میں چھپے تھے جس میں ایک مفصل جواب حضرت مولانا گنگوہی کا بھی ہے۔ یہ بحث اہم علمی مباحث و نکات پر مشتمل ایک اہم یادگار ہے، اس لئے اس کے تمام مشتملات یہاں شامل کئے جارہے ہیں، مگر اشاعت السنہ میں شائع جوابات اور پیش نظر مجموعہ کی ترتیب میں، کسی قدر تبدیلی کی گئی ہے۔ اشاعت السنہ میں شائع تحریرات کی ترتیب اس طرح ہے۔

۱۔ سوالات ص ۱۳۰ سے ص ۱۳۲ تک۔

۲۔ جواب مولانا محمد حسین بٹالوی ص ۱۳۲۔ ۱۳۶۔

۳۔ جوابات علمائے دہلی ص ۱۳۶ سے ص ۱۳۸ تک۔

۴۔ جواب علمائے دیوبند ص ۱۳۸ سے ص ۱۳۹ تک۔

۵۔ جواب اول حضرت مولانا گنگوہی ص ۱۳۹ سے ۱۵۲ تک۔

۶۔ جواب دوم حضرت مولانا گنگوہی ص ۵۳ سے ۵۴ تک

راقم سطور نے زیر نظر مجموعہ فتاوی کی ضرورت کے مطابق، اس میں کچھ ترمیم کی ہے، حضرت مولانا گنگوہی کے جواب کو، دوسرے جوابات سے مقدم کردیا ہے، باقی مباحث جوں کے توں ہیں۔ مگر راقم سطور کو اشاعت السنہ کے جو صفحات ملے وہ مکمل نہیں تھے، اس میں غالباً آئندہ صفحات میں علماء کی تحریرات و فتاوی کے علاوہ، متعدد علماء کے جوابات بھی شائع ہوئے تھے جو میرے سامنے موجود اوراق سے غائب ہیں، اور یہ فوت صفحات کا مولانا ارشاد حسین مجددی رامپوری کے جوابات پر اختتام ہوا ہے، اور یہ جواب بھی آخر سے ناتمام ہے۔ بہرحال جو کچھ موجود ہے وہ حاضر ہے۔ (انور)

(۴۷۴-الف) شوہر اور والد کے حقوق میں موازنہ:

(۱) ایک مقتدر رئیس نے اپنی دختر نیک اختر کا نکاح، ایک شخص کے ساتھ اس شرط سے کردیا، کہ وہ خانہ دامادی کی رسم کے مطابق، اسی کے گھر میں اوقات عمری بسر کرے، اور اپنی

( ) شوہر اور والد کے حقوق میں موازنہ کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے، حضرت نے [illegible] دو جواب لکھے ہیں، معلوم نہیں [illegible] یہ [illegible] شاید پہلا جواب طویل ہو گیا ہو گا [illegible] اور [illegible] ہوگا، تو مختصر دوسرا جواب [illegible] مخالف کہیں اور جواب اول میں جو [illegible] قائم کئے ہیں۔ وہ سوال کے نمبر نہیں بلکہ مسئلہ کی تنقیح کے لئے یعنی صورتیں نکالی ہیں۔

[illegible] حدیث [illegible] الوالدین کے ساتھ [illegible] (حسن سلوک) مطلوب ہے اور شوہر کی اطاعت بھی ضروری ہے، ان دونوں باتوں کو ایک ساتھ لیکر کیسے چلا جائے، یہ بات عام حالات میں کچھ مشکل نہیں لیکن [illegible] حقوق میں تعارض ہو جائے تو والدین کا حق زیادہ مؤکد ہے نہ کہ شوہر کا حق تلفی بھی جائز نہیں۔ پس ایسی صورت نکالی جائے کہ ماں باپ بھی راضی ہو جائیں اور [illegible] بھی نہ ہو۔

بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

زوجہ کو دوسری جگہ منتقل نہ کرے۔ اس شخص [شوہر] سے اس شرط کا ایفا نہیں ہوسکتا، وہ اپنی سسرال سے علیحدہ رہتا ہے، وہ اپنی زوجہ کو اسی جگہ رکھنا چاہتا ہے۔

اس کی زوجہ کو اس شرط کو پورا کرنے پر اصرار نہیں ہے، اور وہ شوہر کے پاس جہاں وہ چاہے جا کر رہنے پر راضی ہے، مگر اس کا والد اس کو شوہر کے پاس جا کر رہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس سے ایک یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ درصورت مذکورہ بالا زوجہ پر شوہر کی اطاعت حکم لازم ہے، اور بلا اجازت والد، شوہر کے پاس چلا جانا ضروری ہے، یا اپنے والد کی طاعت فرض ہے اور بلا اجازت والد کے، شوہر کے پاس جا رہنا، ناجائز و معصیت ہے؟

لڑکی کے والد اور اس کے ناصح مخصوصوں نے، اس ایک سوال کو چند سوالات بنا کر، بہت سے علمائے وقت سے مختلف ازمنہ میں پیش کر کے استفتا کیا، جس کے جواب میں جو کچھ کسی کے خیال میں آیا، اس کے موافق اس نے فتویٰ دیا، کسی نے والد کی اطاعت کو لڑکی پر واجب ٹھہرا کر، اس کو شوہر کے پاس جانے سے روکا، کسی نے شوہر کی اطاعت واجب بتا کر، اس کا شوہر کے پاس بلا اجازت والد چلا جانا، جائز یا واجب ٹھہرایا۔

اسی مسئلہ میں خاکسار سے ان سوالات کے متعلق استفتا کیا گیا، پس جو کچھ فکر ناقص میں آیا، وہ قلمبند کر کے مستفتی کے پاس بھیجی گئی، مگر حضرت مستفتی نے جو اشاعت السنہ کے ایک معاون ہیں، عرصہ تقریباً ایک سال سے اس امر کا تقاضہ جاری رکھا، کہ ان علماء کے جوابات کو ہم اشاعۃ السنۃ میں درج کر کے، ان پر مناسب ریمارک کریں، اور جو امر ان جوابات میں ہمارے جواب کے مخالف ہے، اس کی توجیہ کریں یا اس کا جواب دیں۔

یہ امر ہم پر شاق گذرا، اس وجہ سے ہم نے اس کو اس عرصہ تک ٹالا، آخر انھوں نے ہم کو اس سوال کی اجابت سے معذور نہ

بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا

اس فتویٰ میں یہ بات بھی زیر بحث آتی ہے کہ اگر کوئی باپ [illegible]

[illegible] بھی [illegible]

خود شوہر اور والدین کے حقوق کا مسئلہ ہمارے معاشرے میں پیچیدہ [illegible]

پر بھی شوہر کا بغض ہو جاتا ہے، بلکہ [illegible]

کا ہوتا ہے۔ چنانچہ عند الاحناف والدین کا نفقہ مستطیع اولاد پر [illegible]

پاس کچھ رہتا ہی نہیں [illegible]

بقدر نہیں دیتے [illegible]

[illegible] (ابوسعید)

toobaa-elibrary.blogspot.com

سمجھ کر معروف نہ رہا تو ہم نے ان جوابات کی نقل بتوجیہ کا ارادہ کیا۔ چنانچہ پہلے اس مقام میں اپنا فتویٰ نقل کرتے ہیں اس کے بعد دوسرے علماء کے فتاویٰ کو نقل کیا جائے گا، اس کے بعد ان فتاویٰ پر مناسب ریمارک کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۴۷۴-ب) چند اہم سوالات: کیا فرماتے ہیں علماء دین جواب میں سوالات مفصلہ ذیل کے

سوال اول: اطاعت والدین کی بیٹا و بیٹی شوہر دار ہو، یا غیر شوہر دار، دونوں پر برابر بلا فرق فرض ہے، یا واجب یا مستحب؟

سوال دوم: بیٹیوں پر بعد شوہر دار ہو جانے ان کے، فرضیت اطاعت والدین کی ان پر ہے، بہ سبب فرضیت اطاعت شوہر کے، یا کل ساقط ہو جاتی ہے، یا بعض باقی رہتی ہیں، اور بعض ساقط؟ صورت مسئلہ کی کیا ہوگی، اس کو تفصیل مع دلائل بیان فرمانا۔

سوال سوم: در صورت فرضیت اطاعت والدین اور اطاعت زوج، عورت پر دونوں کی اطاعت برابر ہے، یا کم و بیش۔ اور باپ اور شوہر کے رتبہ میں کیا تفاوت ہے، اور اعلیٰ درجہ کس کا [ہے]؟

سوال چہارم: عاق کرنا والدین کا بیٹا اور بیٹی دونوں پر موثر ہے، یا صرف بیٹا ہی پر، اور عاق کرنے کا اس پر جو عاق کیا گیا، کیا [اثر] مترتب ہوتا ہے؟

سوال پنجم: مثلاً زید اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو، ایک امر جائز کی تعمیل پر جابرانہ حکم اس طور پر کرتا ہو کہ، اگر تو میرے حکم کی تعمیل نہ کرے گی، تو بسبب اس کے کہ یہ عدول حکمی تیری باعث ایذا و تکلیف میرے دل کی ہوگی، میں تجھ کو طلاق دیدوں گا۔ اور باپ مسماۃ مذکورہ کا تعمیل حکم شوہر سے، اس طور پر روکتا اور منع کرتا ہو کہ اگر تو اپنے شوہر زید کے حکم کی تعمیل کرے گی، تو بہ سبب اس تیرے عقوق کے، کہ موجب ایذا و تکلیف میرے دل کی ہوگا، میں تجھ سے نہایت ناراض ہوں گا، اور قیامت میں تیرا دامن گیر ہوں گا، یا اس کا عکس یعنی باپ بطور مذکورہ حکم کرتا ہو، اور شوہر بطور مسطورہ مانع ہوتا ہو، تو اس صورت میں عورت کو عقوق باپ اختیار کرنا ہوگا، یا طلاق شوہر اختیار کرنا ہوگا

سوال ششم: بعد نکاح کر دینے ختر کے، باپ چاہتا ہے کہ لڑکی ہمارے گھر میں رہے اور شوہر چاہتا ہے کہ ہمارے گھر، اور باپ کسی طرح مستحق اس سے خدمت لینے کا نہیں ہے، اور باپ نے ایجاب نسبت میں قبل نکاح کے داماد سے یہ شرط بھی کر لیا تھا کہ دختر ہمارے گھر میں رہے گی اور تم کو بھی یہیں رہنا ہوگا، تو اس صورت میں عورت کو باطاعت والدین، والدین کے گھر میں رہنا چاہئے، یا باطاعت شوہر، شوہر کے مکان میں، اور یہ شرط مذکورہ باپ کی اس عورت کے شوہر کے ساتھ صحیح ہے یا نہیں؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

نقل جواب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی

اطاعت والدین [illegible] مطلق فرض ہے [illegible] (الخ)

لقوله تعالى

و بالوالدين احسانا الآية قال في الجلالين [illegible] انتهى [illegible] وفي [illegible] (۲) [illegible]

فعل مرضي انتهى.

قال في المجمع (۳) فيه حديث نهى عن عقوق الأمهات من عق والده [illegible] و عصاه في حديث الاعتكاف البر دون الطاعة و بر الوالدين ضد العقوق

و في القاموس، البر (بالكسر)، الصلة و الصدق و الطاعة (۴)

الحاصل اطاعت مو مشروع کی بڑا احسان ہے اور یہی فرض [illegible] ہے، اور حدیث و آیت [illegible] بدون اطاعت کے برتمام نہیں ہوتا ہے۔ فقط، واللہ اعلم۔

(۲) زوجہ پر زوج کی اطاعت بھی امور زوجیت میں فرض ہے، [illegible] لقوله عليه السلام:

و لو امرها ان تنقل من جبل اصفر الى جبل اسود الخ(۵)

و لقوله عليه السلام. إذا دعا الرجل امرأته الى فراشه. الحديث وغيرها من الأحاديث (۶)

---

(۱) جلالین [illegible] ص ۸۳ [illegible]

(۲) تفسیر بیضاوی (سورۃ [illegible]) [illegible]

(۳) مجمع بحار الانوار [illegible]

(۴) القاموس المحیط [illegible] دار الحدیث القاہرہ [illegible] ۲۰۰۸ء [illegible]

(۵) من جبل اسود الى جبل ابيض كان ينبغي لها ان تفعله رواه احمد عن عائشة رضي الله تعالى عنها مشكوة كتاب النكاح باب عشرة النساء [illegible] ص ۲۸۳ [illegible] ج ۳ [illegible] ص ۱۲۵۷ [مكتبة [illegible] ۲۰۰۳ء] [illegible]

(۶) متفق عليه عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه مشكوة ص ۲۸۰ كتاب النكاح باب عشرة النساء الفصل الاول [illegible] ص ۴۲۸ ج ۳ رقم الحديث ۳۲۴۶ [illegible]

و لقوله تعالیٰ

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُونَ عَلَى النِّسَاءِ. الاٰية (٣٤: النساء) والله أعلم(۱)

(۳) بعد نکاح کے دختر پر اطاعت والدین کی مثل قبل نکاح کے باقی ہے، کوئی حصہ ساقط نہیں ہوتا۔ لاطلاقات الایات و الاحادیث اور وجوب حق زوج کا مانع وجوب حق والدین کو نہیں ہے۔ جیسا والدہ کا حق والد کے حق کو مزاحم نہیں، اور والدین اگر زوج کی خدمت سے مثلاً منع کریں، تو وہ معصیت ہے، اس میں اطاعت جائز نہیں، لہذ کچھ تمانع نہیں۔ حق تعالیٰ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، اور والد کا اور والدہ اور زوج سب کا حق واطاعت ہے، کوئی ایک دوسرے کا مزاحم نہیں، اپنے اپنے درجہ پر سب فرض ہیں، سقوط کسی حصہ کا نہیں ہوتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) والدین کی اطاعت زوج کی اطاعت پر اقدم واوکد ہے، اگر والدین کسی امر غیر مشروع کا، یا اتلاف دوسرے کے حق کا نہ کرتے ہوں، کیوں کہ یہ معصیت ہے، اور یہ اس واسطے کہ جو کچھ نصوص میں تاکید بر والدین کی ہے، وہ زوج کے واسطے نہیں ہے۔ حدیث:

انت و مالک لابیک(۲) ترجمہ: تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے۔

اور حدیث:

قال رجل، من أحق الناس بحسن الصحبة؟ قال أمک ثم أمک ثم أبوک، الخ أحق (الانائق)

ترجمہ: ایک شخص نے حضرت رسول اللہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا انسانوں میں وہ کون ہے جس کا سب سے زیادہ حفاظ وخیال رکھا جائے۔ فرمایا تمہاری ماں! پھر فرمایا تمہاری ماں! پھر تمہارا باپ لوگوں میں سب سے زیادہ بھلائی کا مستحق ہے۔ [ت: نور]

---

(۱) النساء ۳۴ مرد حاکم ہیں عورتوں پر (ترجمہ شیخ الہند)

(۲) رواہ ابوداود بلفظ انت ومالک لوالدک، محمد عوامہ کتاب البیوع باب فی الرجل یاکل من مال ولده رقم الحدیث ۳۵۲۴، ص ۹ ج ۳، دار القبلة للثقافة الاسلامية جدة، ۱۴۲۵ھ وابن ماجه عن جابر بن عبدالله، باب ما للرجل من مال ولده ت علامه شعيب الارنؤوط واصحابه رقم الحديث ۲۲۹۱، ص ۳۹ ج ۳ موسسة الرسالة دمشق ۱۴۳۰ھ، عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده مشكوة ص ۲۹۱ كتاب النكاح باب النفقات وحق المملوك الفصل الثاني، كتب خانه رشيديه دهلي ۵۔۱۳ھ بير مشكوة رقم الحديث ۳۳۵۴ ت رمضان بن حسن على ص ۲۹۰ ج ۳ مكتبة التوبه ۲۰۰۳ء، رواه ابن ماجه عن جابر بن عبدالله، باب ما للرجل من مال ولده، ابن ماجه تحقيق علامه شعيب الارنووط واصحابه رقم الحديث ۲۲۹۱، ص ۳۹۱ ج ۳ موسسه الرساله، دمشق ۱۴۳۰ھ]

(۳) متفق عليه عن ابی هريرة مشکوہ ص ۴۱۸ (باب البر والصلة، كتاب الآداب باب البر والصلة الفصل الاول، كتب خانه رشيديه دهلی ۵۔۱۳ھ، ۱۹۵۵ء، بير مشكوه رقم الحديث ۴۹۱۱ ص ۹۳۰ ج ۳ مكتبة التوبه، نظر رمضان بن احمد بن على آل عوف ۲۰۰۳ء، ۱۴۲۳ھ]

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں الف لام داخل کر کے عام بنایا ہے، جو زوج کو بھی شامل ہے، اسی واسطے نووی شرح مسلم میں تحت اس حدیث کے لکھتے ہیں

اجمعوا علی ان الام و الأب آکد حرمة فی البر ممن سواهما (۱)

ترجمہ: ائمہ کرام اور علماء نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ ماں اور باپ کی حرمت اوراحترام ان کے ماسوا میں سب سے زیادہ ہے۔[ت: نور]

و ایضاً فیه و الحقوا الزوج و الزوجة بالمحارم انتهی (۲)

اور اسی (نووی) میں یہ بھی ہے کہ زوج اور زوجہ کے معاملات کو محارم کے ساتھ شمار کیا جائے گا۔[ت: نور]

اور آیت ان اشکرلی ولوالدیک الآیة (۳) کہ حق ماں باپ اور اپنے ماں باپ کا

اور دیگر آیات و احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ حق والدین زوج سے مقدم ہے، اور عقل کا بھی یہی حکم ہے کہ والدین نے خصوصاً والدہ نے کس قدر خدمت مشقت اٹھائی ہے، اور زوج کو سوائے حق قوام علی النساء ہونے اور نفقہ وغیرہ کے اور کچھ نہیں ہے اور اسباب اختیاری ہے، سوائے ابوین کے۔ مع ہذا والدین کا حق صلہ رحم بہت اوکد ہے، پس اقدم وارجح عند التعارض، امر بر وصلہ میں والدین ہی ہیں۔ فقط، واللہ اعلم۔

(۵) عقوق، ایذا و نافرمانی کا نام ہے، پس اگر کوئی والدین کو ایذا دیوے اور نافرمانی کرے غیر مشروع، تو خود بحکم شارع عاق ہے، والدین کے عاق کرنے کی کیا ضرورت ہے اور کیا اس کا اثر ہے، اور جو وہ امر معصیت یا کسی کے اتلاف حق کا امر کرتے ہیں اور اولاد نہیں مانتی، تو اس میں حق بجانب اولاد کے ہے لاطاعة الخ نص شارع کی ہے، اس پر اگر عاق کرتے ہیں تو محض بیہودگی و رغو ہے، بلکہ خود والدین ہی گنہگار ہیں، ہرگز وہ عاق نہیں، پس در صورت ثانی تو عاق کا کوئی اثر بھی نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) اگر زوج کسی امر جائز کو زوجہ سے کراتا ہے، جس میں بر شرعی والدین کا فوت نہیں ہوتا، تو زوجہ کو اس کو کرنا چاہئے، اور والدین کے منع کو نہ مانے کہ امر والدین کا معصیت ہے اور علی ہذا اگر والدین امر جائز کرادیں اور زوج کے کسی امر کو مانع نہیں تو کرنا چاہئے، اور زوج کے منع کو نہ مانے (علی ہذا عکس اس کا) کہ یہ منع زوج کا معصیت ہے لاطاعة الخ، اور جو امر زوج کا ایسا ہے کہ بر شرعی والدین کے خلاف ہے، تو بھی نہ کرنا چاہئے۔

---

(۱) نووی، علی هامش صحیح مسلم، باب بر الوالدین و انهما احق ص ۳۱۳ ج ۲ مجتبائی دهلی، ۱۳۴۹ھ [نور]

(۲) نووی، علی هامش صحیح مسلم، باب بر الوالدین و انهما احق ص ۳۱۳ ج ۲ مجتبائی دهلی، ۱۳۴۹ھ [نور]

(۳) سورہ لقمان، ۱۴.

toobaa-elibrary.blogspot.com

غرض حدود مشروع اور اطلاف حق میں کسی کا قول نہ مانے، البتہ اگر ایسا امر دائر ہو کہ دونوں کی خدمت ایک وقت میں نہ ہو سکے اور ایک دوسرے سے عاجز ہے، تو ترجیح خدمت والدین کی ہے، بسبب اقدم ہونے حق والدین کے صحبت زوج پر جیسا کہ جواب سوم میں مذکور ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) اس صورت میں زوجہ کو بخانہ زوج رہنا چاہئے، کیونکہ یہ امر حقوق زوجیت میں ہے، کہ زوج جہاں چاہے رکھے، اپنے گھر رکھنے میں نفع زوج حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے کے گھر رہنے سے اس کو ضرر یا شقاق، بلکہ تمکین یا دوسری مصلحت ہے۔

قال اللہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء (۱) ترجمہ مرد حاکم ہیں عورتوں پر (ترجمہ شیخ الہند)

واسکنوھن من حیث سکنتم (۲) ترجمہ ان کو گھر دو رہنے کے واسطے جہاں تم آپ رہو (ترجمہ شیخ الہند)

کہ بدلالۃ النص ثابت مدعیٰ ہے، پس والدین کا بخانہ زوج سے منع کرنا، جو حق زوج میں ہے، معصیت ہے، اس امر کا ماننا عورت پر واجب نہیں، بے تامل زوج کا امر قبول کرے اور اس سے ہرگز عقوق بجانب زوجہ عائد نہیں ہو سکتا، اور والدین کا اس وجہ سے عاق کرنا لغو اور باطل، بیہودہ خلاف شرع ہے اور یہ شرط بھی ان کی غیر مشروع ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشترط شرطا لیس فی کتاب اللہ فلیس لہ وان اشترط مائۃ شرط الخ (۳) پس اس شرط کا کچھ اعتبار نہیں۔ فقط واللہ اعلم

ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی ایسی شرط کی، جو کتاب اللہ میں موجود نہیں، وہ باطل اور بے حقیقت ہے۔

نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے

قال الشافعی و اکثر العلماء، ھذا محمول علی شروط لاتنافی مقتضی النکاح الخ

اور حنفیہ بھی مسافرت کے مسئلہ میں ایسا ہی کہتے ہیں، مگر جو سفر میں ضرر اور فتنہ ہو، تو وفی شرط کو لازم کرتے ہیں نہ بوجہ شرط، بلکہ بوجہ ضرر و فتنہ کے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (۴)

---

(۱) سورۃ النساء ۳۴

(۲) سورۃ الطلاق ۶

(۳) البخاری، کتاب الشروط باب المکاتب وما لا یحل من الشروط صفحہ ۳۶۲/۳۹ ج ... مرقم ... ۲۵۶۳ ... نمبر ۱۷۳-۱۷۴ جلد دوم جزء سوم رقم الحدیث ۲۷۳۵ (الریاض ۱۴۰۳ھ)

(۴) نووی علی صحیح مسلم کتاب النکاح باب الوفاء بالشروط فی النکاح ... ۹ ...

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۸) روایات فقہاء اس باب میں مختلف ہیں، مگر اس زمانہ میں جو فتنہ [illegible] ہے [illegible] ہیں تو زوجہ بدون [illegible] نہ جاوے۔ البتہ اگر نوبت قطع رحم پہنچے تو [illegible] وقت [illegible] سے قطع رحم حرام ہے اور معصیت میں اطاعت درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) اور معلوم [illegible] اس وقت فساد میں خروج زوجہ بدون اذن درست نہیں، اور اطاعت زوج کی ایسے امر میں ضرور ہے

و تطیعه اذا امر [illegible] اس شوہر کی طاعت کرے جب وہ اس کا حکم دے۔ [illegible]

حکم حدیث کا ہے بہتر صورت نزد قطع رحم اقتضاء امر نہیں چاہئے، [illegible] ملنے [illegible] شوہر میں دخول اُن کا بدون اذن شوہر کے درست نہیں، قال علیہ السلام

ولا تاذن فی بیته الا باذنه | شوہر کے گھر میں کسی کو شوہر کی اجازت کے بغیر آنے کی اجازت نہ دے [illegible] بہتر باہر سے بات کر سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں اور زوج اس ملاقات سے منع نہیں کر سکتا، کہ قطع رحم اور حرام اور معصیت کا [illegible] ممنوع ہے۔ واللہ اعلم۔

(۱۰) اس صورت میں خدمت والدین کی مقدم ہے، خدمت زوج کو موخر رکھے، اور والدین کی خدمت کرے [illegible] حق مقدم ہے، چنانچہ جواب ربع سے اصح ہو گیا، فقط واللہ تعالیٰ اعلم   کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی

جواب دیگر از مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی

اطاعت والدین کی امور مباحہ میں، جن میں کسی کے حق میں جور نہ ہو اور معصیت نہ ہو سب پر فرض ہے، خواہ مرد ہو خواہ عورت، منکوحہ یا غیر منکوحہ، لقولہ تعالیٰ:

ان اشکر لی و لوالدیک الآیة   کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا (ترجمہ شیخ الہند)

اور جس میں حق تلفی زوج کی ناحق ہو وہ حرام ہے، لقولہ علیہ السلام

لاطاعة للمخلوق فی معصیة الخالق (۲)   خالق کی نافرمانی کر کے مخلوق کی طاعت جائز نہیں۔

---

(۱) مشکوٰۃ کتاب النکاح، باب عشرۃ النساء، الفصل الثالث ص ۲۸۳ اصح المطابع رشیدیہ دھلی، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ مذکور ص: ۱۲۵۸، جلد ۳، رقم الحدیث ۳۲۷۲ [illegible] مکتبہ [illegible] ۲۰۰۳ء

(۲) شرح السنة للبغوی [illegible] کتاب الامارۃ والقضاء، باب الطاعة فی المعروف ص [illegible] المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۹۲ھ ۱۹۷۵ء، مشکوٰۃ کتاب الامارۃ والقضاء الفصل الثانی ص ۳۲۱ [illegible] کتب خانہ رشیدیہ دھلی ۱۳۷۵ھ ۱۹۵۵ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور ظلم کرنا حق ذی حق میں بھی معصیت ہے۔ پس بعد نکاح کے دختر کو شوہر کی اطاعت بھی کرنا لازم ہے، مگر حق والدین ادا کرے۔ سو جس صورت میں زوج محتاج اپنی حاجت کا ہو، اور والدین عاجز کسی حال مستغنی خدمت دختر سے نہ ہوں، تو خدمت والدین مقدم ہووے گی، ورنہ شوہر کی خدمت میں حاضر رہے۔

اور عاق کرنا کوئی امر شرعی نہیں، خواہ غلط عوام ہے، اگر اطاعت موافق حکم شرع کے کرتی ہے اور نافرمانی والدین کی غیر مشروع میں کرتی ہے اور زوج کی خدمت شرعیہ کرتی ہے اور اس سے والدین ناراض ہو کر عاق کریں، تو کچھ اصل اس کی نہیں، والدین خود عاصی ہوویں گے اور دختر ہرگز عاق عند اللہ تعالیٰ نہ ہووے گی، بلکہ رضاء والدین سے ایسا کام کرنا موجب معصیت و نافرمانی حق تعالیٰ کا ہووے گا، البتہ اگر نافرمانی والدین کی مباحات، غیر جور حق زوج میں کرے تو عاق ہے من اللہ تعالیٰ، نہ والدین کے کرنے سے، کہ ثمرہ اس کا عذاب کا ہونا اور دنیا میں سزا کا ملنا ہے، نہ حرمان میراث، جیسا عوام میں مشہور ہے۔

پس اگر زوج اپنی زوجہ کو امر مشروع و مباح کرنے کو کہتا ہے، تو اس کو اطاعت واجب ہے، لقوله عليه السلام:

ولو أمرها أن تنقل من جبل أصفر إلى جبل أسود و من جبل أسود إلى جبل أبيض كان ينبغي لها أن تفعله الحديث، كذا في المشكوة (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور اگر شوہر بیوی کو حکم دیا کہ وہ [فلاں چیز یا سامان کو] کالے پہاڑ سے پیلے پہاڑ کی طرف اور کالے پہاڑ سے سفید پہاڑ پر منتقل کرے، تو اس [عورت] کے لئے مناسب ہے کہ وہ ایسا ہی کرے۔

ولقوله عليه السلام و لا تخالفه في نفسها و لا مالها بما يكره، الحديث (۲) اور والدین اگر ایسے کام سے منع کریں تو نہ مانے، کیونکہ منع والدین کا معصیت ہے اور جور حق زوج میں ہے، اور والدین کے اس امر کو ماننا گناہ ہے اور نہ ماننا عقوق نہیں، بلکہ والدین خود عاصی ایسے منع سے ہیں۔ پس لہذا اگر بعد نکاح کے شوہر اپنے گھر لے جاتا ہے، تو عورت پر شوہر کے گھر جانا واجب ہے، اور باپ کے منع کو ہرگز نہ مانے، کہ امر باپ کا خلاف حکم حق تعالیٰ کے ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ الآية ان کو گھر دو رہنے کے واسطے جہاں تم آپ رہو۔ (شیخ الہند)

---

(۱) رواه احمد عن عائشة مشكوة المصابيح الفصل الثالث باب عشرة النساء، رقم الحديث ۳۲۷۰ ج ۲ ص ۲۵۷ بیر مشكوة باب والفصل مذكور ص ۲۸۳۔

(۲) رواه النسائي والبيهقي في شعب الايمان عن ابي هريرة مشكوة ص ۲۸۳ كتاب النكاح الفصل الثالث اصح المطابع رشيديه دهلي ۱۳۷۵ھ بير مشكوة شريف رقم الحديث ۳۲۷۲ ت رمضان بن احمد بن علي ص ۱۲۵۸ ج:۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

وقال علیه السلام :

و لاتخالفه فی نفسها و مالها (۱) الحدیث

پس اس صورت سوال میں کہ والد کسی طرح محتاج خدمت نہیں، اور دختر کو خانہ زوج سے منع کرتا ہے، ظلم کرتا ہے۔ عورت کو واجب ہے کہ نہ مانے اور زوج کے گھر جاوے۔ باقی شرط کر لینا پدر کا، کہ دختر ہر روز میرے گھر رہے گی، یہ شرط خلاف مقتضائے عقد نکاح کے ہے، قال علیه السلام: کل شرط لیس فی کتاب الله فهو باطل الحدیث (۲) لہذا اس کا وفا کرنا زوج پر ضروری نہیں۔ فقط، واللہ اعلم۔

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

نقل جواب استفتاء از علمائے دیوبند

بعد غور کرنے عبارت سوال موجودہ سوال اول و دوم و سوم و پنجم و ششم کا ایک معلوم ہوتا ہے اور چہارم کا جدا، اس لئے دو جواب کافی ہیں۔ جب عورت کا باپ اُس کو شوہر کے گھر جانے سے منع کرے، اس میں اطاعت ضروری نہیں ہے، اور نہ ایسی شرائط بروقت نکاح کچھ مؤثر ہیں۔

قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ عقوق والدین بڑا سخت گناہ ہے، لیکن اس کے اندر یہ شرط ہے کہ خلاف شرع پر والدین کا اصرار نہ ہو، اُس پر اطاعت کرنی ضرور نہیں ہے۔ پس عورت پر جو حقوق شرعاً شوہر کے ہیں، اُس میں ماں باپ کی اطاعت ضرور نہیں ہے اور کچھ حقوق والدین ہیں، اُس میں شوہر کی اطاعت ضروری نہیں۔ مثلاً شوہر یوں کہے کہ تو اپنے ماں باپ سے مت مل اور مت کلام کر، اس میں شوہر کی اگر نہ مانے درست ہے۔ اور اگر ماں باپ یوں کہیں کہ تو شوہر کے یہاں مت جا، اس میں ماں باپ کی نہ مانے تو درست ہے۔ کیونکہ اصل حق شوہر کا تو یہی ہے کہ اس کے گھر میں بلا حائل دیگر رہے۔ پس جہاں تک کہ خلاف شرع نہ ہو، وہ نیک اطاعت درست ہے، ورنہ وہ اطاعت درست نہیں ہے۔

(۲) عاق کرنے کا اثر بیٹا بیٹی پر کچھ نہیں ہے، یعنی وہ بیٹا بیٹی ہی رہتے ہیں، اور جائداد سے حصہ برابر پائیں گے، اور رسم عوام جہلاء ہے یا ہنود کی ہے، اور شرع شریف میں جیسے کہ دوسرے کی اولاد اپنی نہیں ہوتی ہے، جس کو متبنیٰ کہتے ہیں، ایسے ہی اپنی اولاد سے رشتہ نہیں قطع ہوتا۔

محمد منفعت علی عفی عنہ مدرس مدرسہ عربی دیوبند | صحیح بندہ محمود عفی عنہ

(۱) حوالہ نمبر: ۴ پر گذر گیا ہے۔

(۲) البخاری. ولفظه کل شرط خالف کتاب الله فهو باطل. وفی روایة من اشترط شرطا لیس فی الکتاب فلیس له، کتاب الشروط، باب المکاتب ومالایحل من الشروط، صفحه: ۳۸۱/۳۸۲، ج: ۱، باب ۱۷، حدیث: ۲۶۵۴ [مراد آباد ۱۳۱۵ھ] نیز ص: ۱۷۳ جلد سوم رقم الحدیث: ۲۷۳۵ [الریاض: ۱۴۰۴ھ]

toobaa-elibrary.blogspot.com

نقل جواب استفتاء از علمائے دہلی

جواب سوال اول: یہ صحیح ہے کہ والدین کی اطاعت فرض نہیں ہے، اطاعت والدین کی فرض ہونے پر کوئی دلیل نص صریح قرآن و حدیث سے نہیں ہے۔ ہاں البتہ حسن سلوک والدین کے ساتھ البتہ فرض ہے اور اس کے متعلق بہت سی آیتیں اور حدیثیں آئی ہیں۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے

وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاه و بالوالدین احسانا — اور حکم کر چکا تیرا رب کہ نہ پوجو اس کے سوا اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے

و اذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل لا تعبدون الا الله و بالوالدین احسانا — اور جب ہم نے لیا اقرار بنی اسرائیل سے کہ عبادت نہ کرنا مگر اللہ کی اور ماں باپ سے سلوک نیک کرنا (ترجمہ شیخ الہند)

اور حدیث شریف میں آیا ہے قال (کذا)، اور دوسری حدیث میں آیا ہے

رضا الرب فی رضا الوالد و سخط الرب فی سخط الوالد (۲) رواهما الترمذی۔

ان سب آیتوں اور حدیثوں سے جو بیان کی گئی ہیں، صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ والدین پر احسان و سلوک و خدمت گزاری والدین کے ساتھ فرض ہے۔ نہ کہ اطاعت والدین فرض ہے۔ اور جس طرح حسن سلوک فرض ہے، ایسے ہی والدین کو ستانا اور تکلیف دینا اور قطع رحمی کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اور اسی کو شرع میں عقوق کہتے ہیں۔ اور عاق کرنا والدین کا جو مشہور ہے، اس کے کوئی معنی نہیں، کیونکہ عقوق تو فعل اولاد کا ہے، نہ والدین کا، تو والدین کا عاق کرنا کوئی چیز نہیں ہے۔ اور عقوق کے حرام ہونے اور گناہ کبیرہ ہونے میں بہت حدیثیں آئی ہیں

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا احدثكم باكبر الكبائر. قالوا بلى يا رسول الله. قال الاشراك بالله و عقوق الوالدين الحديث (۳) — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا ضرور فرمائیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی۔

---

(۱) ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین صفحہ ۱۲ ج ۲ کتب خانہ رشیدیہ دہلی، ترمذی ب کمال یوسف الحوت کتاب البر والصلة باب فی ... رقم الحدیث ۱۸۹۹ ص ۳۱۰ ج ۴

(۲) ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین ص ۱۲ ج ۲، ترمذی ب کمال یوسف الحوت کتاب البر والصلة باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین باب الصحبة رقم الحدیث ۱۸۹۹ ص ۳۱۰ ج ۴

(۳) ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین صفحہ ۱۲ جلد ۲ حوالہ بالا، ب کمال یوسف الحوت کتاب البر والصلة باب ما جاء فی عقوق الوالدین باب الصحبة رقم الحدیث ۱۹۰۱ ص ۳۱۲ ج ۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

[illegible] کا حق [illegible] اور البتہ زوجہ پر اطاعت زوج فرض ہے۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت آمر احدا ان یسجد لأحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا رواہ الترمذی

[illegible]

[illegible] پر فرض نہیں، تو [illegible]

[illegible]

جواب سوال ششم: [illegible]

[illegible] شرط کو قبول و منظور کر لیا، تو اب اس شرط کا ایفا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان العھد کان مسؤلا (اسراء آیت ۳۴) [illegible]

اور حدیث شریف میں آیا ہے عن عقبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احق ما اوفیتم من الشروط ان توفوا بہ ما استحللتم بہ الفروج رواہ البخاری [illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible]

ہیں ان مقاطع الحقوق عند الشروط ولک ما اشترطت انتھی، واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد عبد الرحمٰن عفی عنہ [illegible]

سید محمد عبد السلام عفی عنہ | سید محمد ابو الحسن | محمد یوسف | تلطف حسین | سید محمد نذیر حسین

نقل فتویٰ مولانا محمد حسین بٹالوی

الجواب: [illegible] جواب [illegible] ایک یہی امر ہے [illegible] عورت کو شوہر کے پاس [illegible]

ضروری ہے [illegible] میں رہنا [illegible] نابکار ہو سکتی ہے؟

---

(۱) الترمذی [illegible] کتاب [illegible]

الزوج علی المرأۃ باب التحفۃ [illegible] رقم الحدیث ۱۱۵۹ ص ۲۶۵ ج ۳

(۲) [illegible] عبارت اصل میں [illegible]

(۳) البخاری، کتاب النکاح، باب الشروط فی النکاح صفحہ [illegible] حدیث ۲، حدیث ۲۹۵ [illegible]

بخاری شریف جلد ۳ ص ۱۹، جزء ۷ رقم الحدیث ۵۱۵۱ (الریاض ۱۴۰۳ھ)

(۴) البخاری کتاب الشروط باب الشروط فی المھر عند عقدہ النکاح صفحہ [illegible] حوالہ بالا [illegible] بخاری شریف

ص ۲۲ جلد ۱ جز ۳ (الریاض ۱۴۰۳ھ)

toobaa-elibrary blogspot.com

اس کا جواب یہ ہے کہ شوہر کے پاس حاضر ہو جانا ضروری ہے، نہ باپ کے حکم سے اس کے گھر میں رہنا، اور شوہر ہی کی اطاعت مقدم ہے، اس صورت میں وہ باپ کی نافرمانی سے عاق نہیں ہوتی۔

اس کی دلیل جس میں شک و اختلاف کی گنجائش نہیں، یہ ہے کہ حاضر باشی میں باپ کی اطاعت مطلق فرض نہیں ہے، بلکہ اس قدر قید کے ساتھ ہے کہ اس حاضر باشی میں خدا کی نافرمانی نہ ہو، جس پر دلیل یہ حدیث نبوی ہے لاطاعة لمخلوق في معصية الخالق رواه محي السنة في شرح السنة(1)

اور اس کی طرف آیت قرآنی مشعر ہے

وصاحبهما في الدنيا معروفا، أي على وجه يعرف شرعا ولا ينكر) [لقمان، آية:١٥]

اور ساتھ دے ان کا دنیا میں دستور کے موافق (ترجمہ شیخ الہند)

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں

"وبالوالدین احسانا "یعنی پدر و مادر را احسان کردن عظیم که جامع نوع آن باشد، و آن سه نوع است (اول) آنکه ترک ایذا قولاً و فعلاً، (دوم) خدمت ایشان بدن و مال، (سوم) حاضر بودن در وقتیکه استدعا حضور نمایند، نوع اول واجب مطلق است، هذا در ترک آن عقوق شنیع لازم می آید، و نوع دوم مشروط است باحتیاج ایشان، و قدرت این کس، چون اگر آنها محتاج نباشند یا این کس قدرت ندارد، واجب نیست۔ و نوع سوم نیز مشروط است بآنکه از حضور مقصود شرعی متحقق گردد، و الا واجب نیست۔

و اگر والدین یکے از ایشان غمی نمایند که نوافل طاعات را بگذار، و پیش من حاضر باش، امتثال ایشان نمودن مقدم است، و اگر فرمایند که واجبات را ترک کن، بر ... هیچ شخص مرو قبول نکند، و اگر سنن مؤکده مثل جماعت و روزه عرفه را ترک بکنانند، اصح است که اگر یک دو بار ترک بکنانند اطاعت ایشان نماید، و اگر معتاد کنند باین ترک حکم شان را قبول نکند۔"

یعنی ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا ایسا احسان اور معاملہ جو احسان کی تمام قسموں کا احاطہ کرتا ہو، اور اس احسان کی تین قسمیں ہیں، اول ان کو کسی بات یا زبان سے تکلیف نہ پہنچانا۔ دوم جان و مال سے ان کی خدمت کرنا۔ سوم ان کے پاس حاضر ہونا، جب وہ آنے کی خواہش ظاہر کریں۔

---

(1) شرح السنة للبغوي عن النواس بن سمعان، كتاب الامارة والقضاء باب الطاعة في المعروف صفحه ٤٤ ج ١٠ المكتب الاسلامي بيروت الطبعة الاولى ١٣٩٦ھ ١٩٧٦ء)

toobaa-elibrary.blogspot.com

پہلی قسم مطلق واجب ہے، ہٰذا اس کے چھوڑنے [illegible] خلاف ورزی کرنے میں معصیت [illegible] ہے۔
دوسری قسم کی شرط یہ ہے کہ ان کو ضرورت ہو اور یہ شخص اس کی طاقت و صلاحیت رکھتا ہو، [illegible]
ہوں یا یہ شخص اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو یہ واجب نہیں ہے۔ تیسرے [illegible]
کے پاس حاضر ہونے میں شرعی طور پر کوئی نقصان نہ ہو، ورنہ واجب نہیں۔
اگر والدین یا ان میں سے ایک، اس سے فرمائے [illegible] چھوڑ دو [illegible]
کی بات ماننا مقدم ہے اور اگر فرمائیں کہ [illegible] فرض [illegible]
سنن مؤکدہ، جیسے جماعت، روزہ اور (وقوف) [illegible]
کرائیں، ان کی بات مان لیں اور اگر متواتر بھی [illegible] حکم کو قبول نہ کرے۔ (ت [illegible])
اور شوہر کی اطاعت حاضر باشی بغرض حاجت روائی شوہر مطلق فرض ہے، جس میں نہ اجازت والدین کی قید ہے
اور نہ کوئی شرط نصوص صریحہ صحیحہ، اس اطلاق کی مثبت ہیں، از آں جملہ یہ حدیث

اذا دعا الرحل امرأته إلى فراشه فأبت فبات عصبان، لعنتها الملائكة حتى تصبح، (متفق عليه) وفي رواية لهما قال: والذي نفسي بيده ما من رجل يدعو امرأته إلى فراشه فتأبى عليه، إلا كان الذي في السماء ساخطا عليها حتى يرضى عنها مشكوة (ص ۲۸۰) وازاں جملہ یہ حدیث اذا دعا الرجل زوجته لحاجته فلتاته و ان كانت على التنور رواه الترمذي (مشكوة ص ۲۸۱)(۲) وازاں جملہ یہ حدیث ای النساء خير قال التي تسره إذا نظر و تطيعه إذا أمر و لاتخالفه في نفسها و مالها بمايكره رواه النسائي (مشكوة ص ۲۸۳)(۳)

اور کسی حدیث صحیح یا ضعیف میں یہ قید دیکھی نہیں گئی، کہ عورت کا یہ فرض حاضر باشی بغرض حاجت روائی شوہر، اجازت باپ کی قید سے مقید ہے، باپ نے نکاح کر دیا تو ملک بضع کا مالک شوہر کو بنا دیا، اس میں سرموئے اس کا تمسک و اختیار باقی نہیں رہا۔ اور جب شوہر کی اطاعت حاضر باشی بلا قید فرض ہوئی اور اس حکم خاص میں اس کی نافرمانی معصیت ٹھہری، تو اس

(۱) کتاب النکاح، باب عشرۃ النکاح الفصل الاول ص ۲۸۰ نیز مشکوۃ رقم الحدیث ۳۲۴۶ ت رمضان بن احمد بن علی ص ۱۲۳۸ ج ۳، ت رمضان بن احمد بن علی آل عوف ۱۴۲۳ھ ۲۰۰۳ء
(۲) کتاب النکاح باب عشرۃ النکاح الفصل الثانی ص ۲۸۱، حوالہ بالا نیز مشکوۃ شریف رقم الحدیث ۳۲۵۷ ص ۲۵۲ ج ۳ ت رمضان بن احمد بن علی
(۳) مشکوۃ کتاب النکاح باب عشرۃ النکاح الفصل الثالث ص ۲۸۳، حوالہ بالا نیز مشکوۃ رقم الحدیث ۳۲۷۲ ص ۲۵۹ ج ۳ ت رمضان بن احمد بن علی مکتبۃ التوبۃ ۲۰۰۳ء)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس امر میں باپ کی طاعت فرض نہیں ہے بلکہ معصیت ہے۔ لہٰذا اس اطاعت کے ترک سے عورت باپ کی عاق نہیں ہوتی شوہر کی طاعت کرنے سے خدا کی حق کی فرمانبردار ہوتی ہے۔

اس جواب میں تمہید سوالات کے جوابات آ گئے ہیں تاہم تعیین سوال کی غرض سے ان سوالات کے جوابات دو حرفی علیحدہ علیحدہ دیے جاتے ہیں جن کے دلائل جوابات مذکورہ سے مستفاد ہو سکتے ہیں۔ جواب سوال اول فرق جو جواب سوال دوم سے ظاہر ہوتا ہے۔

جواب سوال دوئم: حاضر باشی میں اطاعت شوہر کی رضا سے مشروط ہوتی ہے۔ شوہر اجازت نہ دے تو ساقط۔

جواب سوال سوئم: شوہر کی طاعت قسم حاضر باشی، باپ کی اطاعت سے مقدم ہے۔

جواب سوال چہارم: عاق کرنا والدین کا فعل نہیں ہے اور جو مشہور ہے کہ باپ نے بیٹے کو عاق کر دیا محض غلط و جاہلانہ بات ہے، عاق ہونا اولاد کا فعل ہے یعنی امر حق میں والدین کی اطاعت نہ کرنا، اس میں بیٹا بیٹی دونوں برابر ہیں اور جس امر میں بیٹا یا بیٹی پر اطاعت والدین فرض نہیں ہے (جیسے شوہر کے پاس نہ جانے کا حکم) اس میں نافرمانی سے شرعاً عقوق ثابت نہیں ہوتا۔

جواب سوال پنجم: عورت اپنے شوہر کی طاعت کرے اور باپ کے حقوق ادا نہ کرے، وہ اس حکم عدولی سے عاق نہیں ہو سکتی۔

جواب سوال ششم: عورت اپنے شوہر کے گھر میں رہے اور باپ کی اطاعت نہ کرے، اگر شوہر کو اور مکہ وہ اپنی شرط کا ایفا کرے اگر وہ ایفا نہ کرے گا تو وہ گنہگار ہوگا۔ عورت کو نہیں پہنچتا کہ وہ خلاف شرط کرے وعدہ خلافی کے بدلے اس کی نافرمانی کرے اور اس کے گھر میں نہ جائے۔ ہاں اگر عورت نکاح کے وقت شوہر سے شرط کر چکی ہو کہ میں اپنے باپ کے گھر رہوں گی شوہر کے گھر نہ جاؤں گی تو اب اس کو اختیار ہے کہ خاوند کے گھر نہ جائے، باپ کے گھر میں اس کی شرط پوری کرنے کو حضرت بلکہ یہ امام شافعی اور حنبلی مذہب کی رو سے جائز ہے جو ایسی شرطوں کو جائز رکھتے ہیں۔ حنفی مذہب میں یہ شرط لغو ہے، اس کا ایفا شوہر کے ذمہ لازم نہیں آتا۔ لہٰذا حنفی مذہب میں ایسی شرط پر بھی عورت شوہر کے گھر جانے سے انکار نہیں کر سکتی۔ اس کی تفصیل ہمارے رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۔ وغیرہ میں ہے۔

مفتی ابو سعید محمد حسین بٹالوی۔ مؤلف اشاعۃ السنۃ

....

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلطّلاق

(۴۷۵) الفاظ کنایہ سے، نیت کیے بغیر طلاق کا حکم؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مقدمہ میں: کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا، کہ "جا تو اپنے میکے کو، تو ہمارے کام کی نہیں، اور ہمیں تجھ سے کچھ سروکار نہیں ہے" اور عرصہ دو ماہ تک منہ سے نہ بولا، بعدہ باہر کو نکل گیا۔ عرصہ قریب آٹھ سال کے گذرتا ہے، اس شخص کی کچھ خبر نہیں، یعنی مفقود الخبر ہوگیا۔ اس صورت میں آیا اس عورت کو نکاح کرنا جائز ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا!

جواب: یہ دونوں کلمہ کنایہ طلاق کے لفظ ہیں، اور کنایہ میں جب تک طلاق کی نیت نہ ہو، طلاق واقع نہیں ہوسکتی۔ پس چونکہ زوج بعد تکلم ان کلمات کے گم ہوگیا ہے، نیت پر اس کی اطلاع دشوار ہے اور وقوع طلاق میں شک ہے، لہذا نکاح جو بالیقین ثابت ہے، شک سے مفتی رفع نہیں کرسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۱۱۴۔۱۱۵)

(۴۷۶) طلاق میں الفاظ کنایہ کا حکم؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو یہ کہا، کہ تو میرے گھر سے نکل جا، میں تجھ کو نہیں رکھتا، بالکل القط کردی، جہاں چاہے اور شوہر کرلے مگر یہاں مت کرنا۔ ہندہ مذکورہ بارہ برس تک اسی جگہ رہ کر، دوسری جگہ چلی گئی، بعد اس کے جانے کے بکر و خالد نے زید کو فہمائش کی، کہ ہندہ کو تو لے آ، زید نے کہا کہ اس کو چھوڑ دی اور القط کردی۔ ہندہ مذکورہ مطلقہ ہوگئی اور دوسرا نکاح کرنا اس کو جائز ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا!

جواب: اگرچہ الفاظ طلاق صریح کے نہیں، بلکہ کنایات طلاق ہیں، مگر ظاہر حال اور متبادر کلام سے طلاق ہی [معلوم] ہوتا ہے، پس ایسی حالت میں اس عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنا درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۱۳۶۔۱۳۷)

(۴۷۷) الفاظ کنایہ سے بغیر نیت کے، طلاق کا حکم؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں: کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو مدت تک نان ونفقہ سے تنگ رکھا، جب وہ مجبور ہوئی اپنے باپ کے چلی آئی، اس شخص مذکور کو اکثر آدمیوں نے فہمائش کی کہ ایسا امر نہ چاہئے، تو اس شخص نے چند شرائط پیش کی اور یہ کہا، کہ اگر یہ منظور کرے تو میں لے جاتا ہوں، اور اس کے نان ونفقہ کا کفیل ہوتا ہوں۔ اگر منظور نہ کرے تو اس کی یہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

راہ، میری یہ راہ، نہ میں اس کا، اور نہ یہ میری۔ چنانچہ شرائط زوجہ نے منظور نہ کیں، اب اس باہمی گفتگو سے عورت نکاح سے خارج ہوگی، یا نہیں؟ اور اس عورت کا نکاح بعد عدت کے دوسرے شخص سے جائز ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

جواب: اگر یہ کلام کہ اس کا یہ راہ، میرا یہ راہ، نہ میں اس کا اور نہ یہ میری، شوہر نے طلاق کی نیت سے بولے ہیں، تو طلاق واقع ہوگی، کیونکہ اس نے شرائط نہ قبول کرنے پر یہ تعلیق کی تھی، پس بعد عدت دوسرے سے نکاح جائز ہے، اور جو زوج طلاق کی نیت سے انکار کرتا ہے، تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ فقط

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۱۶۰)

(۴۷۸) طلاق دی یعنی چھوڑ دیا طلاق صریح ہے: طلاق کے باب میں، جس کے عرف میں چھوڑا بمعنی طلاق شائع وذائع ہوگیا، تو البتہ صریح ہووے گا، ورنہ غلبہ معنی کا وقلیل الاستعمال معنی کو ترک نہیں کرسکتا اور کنایہ سے نہیں نکال سکتا۔ اعتدی کو ہی دیکھو کہ اعتدی کے معنی عدت کے کثیر الوقوع ہیں اور اعتداد نعمۃ اللہ ایک ضعیف معنی ہیں۔ فقط

(مکتوب بنام مولانا خلیل احمد انبیٹھوی، قلمی مکتوب ۱۷)

(۴۷۹) طلاق صریح کس کو کہتے ہیں؟ مسئلہ: طلاق صریح اس کو کہتے ہیں کہ ایسے لفظ سے ایقاع کیا جاوے جو عرف میں سوائے طلاق کے دوسرے معنی پر مستعمل نہ ہووے۔ سو لفظ چھوڑا کا، ہمارے عرف میں ترک نکاح اور ترک خبرگیری نان ونفقہ دونوں پر استعمال کیا جاتا ہے، سو اس سے معلوم ہو کہ بائن ہو محتاج نیت پر، پھر اگر نیت طلاق ہووی تو طلاق بائن واقع ہووے۔

(مکتوب بنام خلیل احمد انبیٹھوی ص ۳۱)

(۴۸۰) ڈھائی یا پونے تین طلاق کے الفاظ سے کونسی طلاق ہوتی ہے؟ سوال: طلاق اگر یوں کہا، کہ ڈھائی طلاق یا پونے تین طلاق، تو نکاح رہا یا نہیں، اور تین طلاق ہوئی یا دو؟

جواب: ڈھائی اور پونے تین پوری سہ طلاق ہوتی ہے، مغلظہ طلاق ہوگئی اور ہمیشہ کو جدا ہوگئی۔

(بدست خاص، سوال ۶۱)

(۴۸۱) اگر دو طلاق، تین طلاق اور پچاس طلاق کہا تو کتنی طلاقیں واقع ہونگی؟ سوال: اگر یوں کہا کہ دو طلاق، یا یوں کہا تین طلاق، یا پچاس طلاق، تو دو طلاق پڑی یا تین، یا ایک؟

جواب: دو میں دو طلاق، اور تین اور پچاس میں تین طلاق پڑیں گی۔

(بدست خاص سوال ۶۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴۸۲) جب گھر سے چلی گئی تو طلاق ہی ہے، اس سے طلاق کا حکم؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں: کہ زید نے عمرو سے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم نے اپنی عورت کو طلاق دیدی ہے۔ تو عمرو نے جواب میں کہا، کہ جب گھر سے چلی گئی تو طلاق ہی ہے۔ اور اگر عورت سے دریافت کیا جاتا ہے، تو وہ بھی بیان کرتی ہے کہ ہاں مجھ کو طلاق دیدی ہے۔ تب اس صورت میں طلاق عائد ہوگی، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب: یہ قول عمرو کا کہ، جب گھر سے چلی گئی تو طلاق ہی ہے، لفظ طلاق کا نہیں، کیونکہ اس میں کوئی لفظ ایقاع طلاق کا نہیں، اور نہ اقرار طلاق دینے کا ہے۔ اس واسطے کہ معنی اس کلام کے عرف میں یہ ہیں، کہ جب گھر سے چلی گئی تو یہ چلا جانا گویا طلاق ہی ہے۔ سو عمرو نے چلی جانے کو طلاق ٹھہرایا اور اس کو طلاق یا بحکم طلاق جانا اور حال یہ ہے کہ چلا جانا، نہ طلاق ہے اور نہ بحکم طلاق ہے، شرعاً۔

پس یہ کلام اقرار طلاق کا نہ ہوا، بلکہ چلی جانے کو بحکم طلاق قرار دینا کہنا ہے، سو اس سے نہ طلاق واقع ہوئی اور نہ اقرار طلاق کا ہوا۔ پس اقرار زوجہ کا قابل اعتبار کے نہیں اور زوج تصدیق اس کے اقرار کی نہیں کرتا، لہٰذا طلاق عائد نہیں ہوتی۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۱۳۱)

(۴۸۳) تیری ماں، یا تیری جنتی پر طلاق کہنے سے طلاق کا حکم؟ **سوال:** اگر کسی نے اپنی جورو کو یوں کہا کہ تیری جنتی پر، یا کہا تیری ماں پر طلاق ہے، اگر تو یہ کام نہ کرے، تو اس کہنے سے جورو پر طلاق پڑ گئی، یا نہیں؟

جواب: اس کلام سے طلاق نہیں ہوتی۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص ص ۳۴)

(۴۸۴) تعلیق طلاق کے ایک مسئلہ کی تحقیق: **مسئلہ:** تعلیق طلاق میں جزا کے الفاظ کے بعد حذف اداۃ [کی] تحقیق ضروری ہے۔ سو اس تعلیق میں انا ابنک جزا ہے، اگر اپنی زوجہ کو کوئی ماں کہہ دے أنت أمي یا أختي و علی هذا تو ان صورتوں میں نہ طلاق ہوئی ہے، نہ ظہار نہ تحریم یمین، اس قیاس پر کہ اگر اپنے آپ کو پسر اپنی زوجہ کا کہہ دیا، تو کچھ بھی نہ ہوگا، کیونکہ زوج کا ابن ہونا، زوجہ کے ام ہونے کو لازم ہے، سو جب یہ لغو ہے، ایسا ہی وہ بھی لغو ہے۔ یہ مسئلہ کتاب الظہار در مختار میں ہے۔

اور یہ جواب جو بندہ لکھتا ہے کہ یہ تعلیق لغو باطل ہے، شاید اکثر علماء اس میں تردد فرماویں، مگر فقیہ اس کو قبول کرے گا، انشاء اللہ تعالیٰ! کیوں کہ یہ وہ مسئلہ ہے جس میں معنی حقیقی و مجازی ہر دو نا جائز ہیں هذه بنتی کا، جو اصول میں لکھتے ہیں۔

(مکتوب بنام مولانا خلیل احمد مکتوب نمبر ۲۹)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴۸۵) جبس و جبر کی طلاق؟ مسئلہ طلاق میں روایت حنفیہ کی بندہ کی نظر میں [illegible] وقت نہیں، مگر دفع [illegible] ضروری ہے، اگر حبس و جبر طلاق [illegible] تو چونکہ [illegible] اور مصلحت ہے، جائز معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

(مکتوب [illegible]، تاخلیل [illegible] ۳۲)

(۴۸۶) طلاق سے بغیر گواہوں کے رجوع؟ **سوال:** اگر کسی شخص نے طلاق کے بعد رجوع کیا، اور رجوع پر گواہ نہ کئے، تو وہ رجوع ہونا صحیح ہوا، یا نہیں، اور وہ شخص گنہگار بھی ہوا، یا نہیں؟

جواب: رجوع قبل گزرنے عدت کے درست ہے، مگر بدون گواہ محل تہمت ہے اور سنت کو ترک کرنا ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(بدست خاص [illegible])

(۴۸۷) حلالہ میں شرط لگانا اور دوسرے شوہر سے قربت کئے بغیر، پہلے سے نکاح؟ **سوال:** اگر زید اپنی عورت کا نکاح بکر سے کرادے اس شرط پر کہ بعد چند روز کے طلاق دیدینا اور بکر منظور کرے، تو زید بعد عدت بکر نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ [illegible] شرط [illegible] ہے یا نہیں؟ یا بکر قبل صحبت کے طلاق دیدے گا، تو زید کو حلال ہو جاوے گی یا بکر سے صحبت کرنے کے بعد [illegible]۔ بینوا توجروا

جواب: تین حیض عدت ہوتی ہے [illegible] جو حاملہ ہو تو وضع حمل [illegible] مدت عدت ہے، اس سے پہلے یہ عورت حلال نہیں ہو سکتی۔

(مجموعہ [illegible] ۲۲-۲۳)

(۴۸۸) ظہار کا کفارہ؟ [illegible] رشید احمد [illegible] بعد سلام مسنون [illegible] آپ کا خط [illegible] بسبب مرض [illegible] جواب میں دیر ہوئی۔

مسئلہ [illegible] بی بی عورت [illegible] تمام عمر [illegible] کروں، تو اس کلمہ سے طلاق واقع نہیں ہوئی [illegible] قسم ہوئی [illegible] کفارہ قسم کا [illegible] کفارہ قسم کا یہ ہے کہ دس آدمی فقیر کو [illegible] شکم سیر کھلاوے، مگر جس [illegible] قیمت [illegible] بہر حال [illegible] کفارہ قسم کا دینا ہوگا [illegible] فقط۔

[illegible] رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ [illegible])

(۱) [illegible] (۱)

[illegible] blogspot.com

مفقود شوہر کا حکم

(۴۸۹) جس کا شوہر گم ہو اس کے نکاح کا مذہب امام مالک پر فتویٰ؟ سوال

[illegible]

(۴۹۰) جس کا شوہر گم ہو گیا ہو اس کے لئے چار سال بعد نکاح کی اجازت؟

[illegible]

(۴۹۱) کیا مفقود الخبر شوہر کی زوجہ کا نکاح اعلان کر کے کرنے کی اجازت ہے؟ سوال

[illegible]

جواب

[illegible]

ترمہ ہے، بعد جائز فرماتے ہیں، پس جس شخص نے بوجہ ضرورت کے کہ وقوع زنا کا خدشہ ہے، بمذہب شافعی صاحب فتوی دیا ہے، اس کو برا کہنا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی نہیں چاہئے۔

مسائل مختلفہ ائمہ میں تشدد کرنا مناسب نہیں، خصوصاً ایسی ضرورت میں۔ البتہ اگر نفسانیت اور خواہش نفسانی کی قید م بیچ میں اور خلاف میں پڑے وہ برا کام ہے۔ الحاصل! زن مفقود کا نکاح ایک مذہب ہے، اس کے عمل درآمد پر بوجہ ضرورت نزاع و طعن نہیں چاہئے، اگرچہ خود عمل اپنے مذہب پر کرتا ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۲۲۸)

(۴۹۲) مفقود کی بیوی نے اگر نکاح کرلیا، پھر شوہر اول واپس آگیا تو بیوی کس کو ملے گی؟

مسئلہ: مفقود کی عورت نے اگر بفتویٰ کسی عالم کے نکاح کیا، تو جب اس کا خاوند رجوع کرے گا، تو زوج اول کو وہ عورت ملے گی، ثانی زوج سے لی جاوے گی، بہتر اگر حاکم نے تفریق بعد مدت کرائے نکاح کرایا ہو، تو بھی اول کو نہ ملے گی، کہ تطلیق حاکم سے افتراق ہو گیا ہے۔ حنفیہ نے موت اقران و مدت شمار کیا ہے سو کسی شرح میں اپنے اپنے زمانہ کے موافق، عمر اقران کو لکھ دیا ہے، کبھی نوے کبھی ستر کبھی پچھ و شافعی نے چار سال ٹھہرائے ہیں، اگر حنفی بضرورت شافعی کے مذہب پر عمل کر لیوے، تو عیب نہیں، درست ہے۔

(مجموعہ کلاں ص ۲۳ ۲۴)

(۴۹۳) جس شخص کے متعلق یہ شبہ ہوجائے کہ وہ مرگیا، لیکن پھر ٹھیک ہوجائے، تو اس کا نکاح اور ملکیت قائم رہتی ہے:

سوال: جو شخص مر جاوے اور پھر بعد کچھ دیر کے زندہ ہو جاوے، تو اس کی زوجہ سے اس کا نکاح رہا یا نہیں؟ اور جائداد پر اس کی ملکیت ان کو رہی ہے یا نہیں؟

جواب: مرنے کے بعد زندہ نہیں ہوتا یہ مرنا نہیں، بلکہ سکتہ یا غشی سی ہوجاتی ہے، حیات باطل معدوم نہیں ہوتی، لہذا نکاح بھی باقی ہے اور ملکیت بھی قائم ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مدمت خاص ص ۲۰)

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

مہر

(۴۹۴) مہر مؤجل کی صورت میں، عورت کا شوہر کو خود سے روک دینا؟

سوال: [illegible] بیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عورت کا [illegible] خاوند پر نالش حسب مہر کی کر سکتی ہے یا نہیں، اور اپنے نفس [illegible]

جواب: ہر گاہ [illegible] مہر موجل [illegible] ہونا مقرر ہوتا ہے، لہٰذا گویا دخول و تفویض کرنا عورت کا اپنے نفس [illegible] لان المعروف کالمشروط پس اس عورت کو حبس اپنے نفس کا مصاحبت سے اور مطالبہ مہر [illegible] درست نہیں ہے۔ قال فی رد المحتار

هذا كله إذا لم يشترط الدخول قبل حلول الأجل فلو شرطه ورضيت به ليس لها الامتناع اتفاقاً انتهى

الحاصل اس صورت میں عورت [illegible] مہر [illegible] اپنے نفس [illegible] درست نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ [illegible] رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۱۲۳)

(۴۹۵) مہر معلوم نہ ہونے کی صورت میں کس طرح ترتیب ہوگی؟

سوال: عورت متوفی [illegible] و عورت موجودہ کے مہر نہ معلوم ہونے کی صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب: [illegible] مہر مثل [illegible] مقرر ہے کہ اس میں کم زیادہ نہیں ہو [illegible] المعروف کالمشروط فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۴۹۶) اگر بیوی نے تنہائی میں مہر معاف کر دیا تو؟

سوال: جب زید کا نکاح ہوا تھا تو مہر پانچ سو روپیہ کا مقرر ہوا تھا، مگر زید کی حیثیت اس قدر [illegible] مہر کی نہیں تھی، زید نے تنہائی میں عورت سے [illegible] مجھ میں مقدور نہیں، معاف کر دے، منکوحہ زید نے [illegible] معاف کیا، پھر ایک عرصہ [illegible] عورتوں [illegible] کے سامنے [illegible]

---

(۱) رد المحتار [illegible] [illegible]

کہ مہر معاف کردے، اس نے کہا کہ معاف کیا، جب منکوحہ نے معاف کرنے کو کہا تو نکاح کو تین چار برس گذر چکے تھے، زید مہر سے بری ہوگیا یا نہیں؟

جواب: مہر اس صورت میں معاف ہوگیا، اگرچہ زید کے کہنے سے معاف کیا تھا۔

(مجموعہ کلاں ص۳۰۰)

(۴۹۷) نکاح کے وقت بیوی کو دیا گیا زیور، مہر میں شامل نہیں؟

سوال: اور جو زیور بوقت نکاح زوجہ کو دیتے ہیں، وہ مہر میں داخل ہے، یا اس کو ہبۃً دیتے ہیں، اگر مہر میں داخل نہیں اور بطور احسان اور ہبہ کے ہے تو زوجہ مالک ہوتی ہے، یا نہ؟ اور زوج کو لوٹانے کا اختیار ہے یا نہ؟ بینوا توجروا

الجواب: ومہر وہ ہے جو وقت نکاح کے مقرر ہوتا ہے، اگر اس زیور کو مہر میں تصریح کر کے دیوے، تو مہر میں مجرا ہووے گا، ورنہ حسب عرف اپنے دیار کے، یہ زیور خارج مہر سے ہوکر، یا ملک زوج کی ورعاریت ٹھہرے گا، اگر ایسا عرف وہاں کا ہے المعروف کالمشروط کذا فی کتب الفقہ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص۳۰۰)

(۴۹۸) جو زیور بیوی کی ملکیت نہیں کیا تھا، وہ شوہر کا ہے؟

سوال: زید نے اپنے باپ کی مرضی سے اپنی عورت کو دو سو روپیہ کا زیور دیا تھا مگر ملک عورت نہیں کیا تھا، ہاں بنوایا اس کے نام سے اور زید نے باپ کے شامل رہتا تھا علیحدہ نہیں ہوا تھا، اور زیور زید اور اس کے باپ کی کمائی سے تیار ہوا تھا، پس اس زیور میں کچھ عورت کو حصہ پہنچے گا یا نہیں۔ زیور شادی زید کے تین چار برس بعد تیار ہو۔

جواب: زیور اپنی عورت کے پہننے کو بنایا مگر تملیک عورت کی نہ کی تھی، تو زیور وہ باپ زید و بیٹا کا ہے البتہ زید پر نفقہ عدت کا دینا ہوگا فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص۳۰۰)

(۴۹۹) مہر کی ادائیگی، ترکہ کی تقسیم سے مقدم ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس صورت میں کہ محمد جعفر فوت ہوئے مسماۃ نادری بیگم زوجہ، مسماۃ زینب دختر، و مسماۃ ستارہ بیگم والدہ، مسماۃ حاجی بیگم و فضل النساء، وحیدری بیگم ہمشیرگان زندہ چھوڑیں، نادری بیگم زوجہ جو خواستگار دین مہر ہے، اور بقیہ دیگر ورثاء خواستگار حقوق شرعیہ بروئے وراثت شرعی کے ہیں، اور سوا ان وارثوں کے دو برادر عمر ادبھی چھوڑے، پس ادائے دین مہر مقدم ہے، یا توریث، اور مدعیہ نے مہر اپنا نہیں بخشا۔ بینوا توجروا

toobaa elibrary blogspot com

جواب: [illegible] مہر [illegible] وصال [illegible] بعد [illegible] باقی رہے، اس وقت فرائض جاری ہووئیں، چونکہ ترکہ مہر سے بہت قلیل ہے [illegible] وارث [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ [illegible] رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۱۱۸)

(۵۰۰) اگر وارثوں میں متوفیہ کے مہر کی مقدار میں اختلاف ہو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین کثرھم اللہ تعالیٰ الی یوم الدین [illegible] متوفیہ نے زید سے مہر طلب کیا مقدار مہر میں [illegible] مہر مثل [illegible] متوفیہ [illegible] کرتا ہے [illegible] قبول نہیں کرتا، وہ اس کی مقدار [illegible] مہر مثل [illegible] اس کا شرعاً کیونکر ہو؟ کتب فقہ میں جو [illegible] مہر مثل میں معتبر [illegible] کون کون عورتیں داخل ہیں؟

اور یہ امر بھی استفسار طلب ہے کہ مہر [illegible] اور عرف کا بھی [illegible] اعتبار [illegible] ترتیب [illegible] کس طرح پر ہوئی، اور یہ بھی ہے کہ [illegible] قصبات میں [illegible] حسن و جمال اور عقل [illegible] بکارت وثیابت وغیرہ کا کوئی اعتبار [illegible] نہیں، جو مہر [illegible] ہوتا ہے وہی [illegible] کتب فقہ میں جو فرق و تفاوت لکھا ہے [illegible] موافق تقاضائے [illegible] وقت [illegible] صورت [illegible] قصبات کے عرف میں [illegible] مساوی [illegible] جواب [illegible]

جواب: ایسی حالت میں مہر مثل پر فیصلہ ہوگا [illegible] ثابت [illegible] مہر مثل نہ تھا، بلکہ حسب دعویٰ [illegible] اور مہر مثل [illegible] قوم میں [illegible] شرفاء کا اور اراذل کا مہر معین ہے [illegible] ہوتا ہے۔

تحریرات کتب فقہ کی ان [illegible] عرف [illegible] موافق ہیں [illegible] عرف [illegible] صورت میں [illegible] عدول سے یہ دعویٰ ثابت کردیوے [illegible] مہر مثل [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [illegible]

(۵۰۱) بیوی کا اپنے شوہر کے مال پر مہر کے عوض قبضہ کرنا کیسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس باب میں کہ ہمارے ملک میں جو یہ رواج ہے کہ عورت بعد مرنے اپنے شوہر کے [illegible] مہر قابض اور مالک سمجھی جاتی ہے، اور دین مہر ایک قرض ہے عورت کا بذمہ مرد [illegible] جزو یا کل جائیداد مدیون پر

oobaa-elibrary.blogspot.com

مالکانہ صورت سے بلا تخصیص حق ملکیت، مجرد دعویٰ دین کی وجہ سے مالک اور قابض نہیں ہوسکتا۔

پس اگر وہ عورت متروکہ شوہر کے قبضہ کر لینے سے حقیقتاً اور شرعاً مالک ہوسکتی ہے، تو مثلاً جائیداد متروکہ شوہر کی ہزار یا آٹھ سو روپیہ کی ہے اور دین مہر دو ہزار روپیہ کا، تو ایسی کم قیمت جائیداد پر اس عورت کے قابض ہوجانے سے، تمامی دین مہر زوجگی شوہر سے ادا ہوجاتا ہے، یا نہیں۔ در شرع میں وارثان شوہر کے لئے ادائے دین مہر کی بابت کوئی میعاد مقرر ہے، یا نہیں؟

مثلاً کوئی عورت بعد مرنے اپنے شوہر کے بیس برس تک، ایسی جائیداد متروکہ شوہری پر قابض رہی، کہ جس کی آمدنی پچاس روپیہ یا سو روپیہ، سالانہ اس کو وصول ہوئے، اور اس قدر مدت کے بعد وارثان شوہر دین مہر کا جو ہو ادا کرنا اور جائیداد مقبوضہ کا واپس لینا چاہتے ہیں، تو ان ورثاء کو ادائے دین مہر مذکور کا مجاز اور اس عورت کو عند الشرع سے لینے زر مہر اور واپس کردینے جائیداد مقبوضہ کا، استحقاق حاصل ہے، یا نہیں؟ اور بعد اس قدر مدت کے اگر عورت منکوحہ مستحق لینے دین مہر کی، وارثان شوہر سے ہوسکتی ہے، تو مدت قبضہ جائیداد کی آمدنی زر مہر میں مجرا اور محسوب ہوسکتی ہے، یا نہیں؟

اگر وہ آمدنی حق مجرا، دین مہر کے نہیں ہے، تو وہ محاصل جائیداد شوہری بعد وصول ہوجانے کل زر مہر کے، کس حق میں محسوب اور شمار ہوگی؟

جواب: اگر عورت ترکہ شوہر پر بوجہ اپنے دین مہر کے قبضہ کرے، بنیت معاوضہ اور ملک سے، تو بفتویٰ متاخرین، مالک ہوجاتی ہے، اگر اس کی نیت یہ ہے کہ بعوض کل دین مہر کے اس کو لیتی ہوں، تو تمام مہر ادا ہوگیا، اب اس کا کچھ دعویٰ زوج پر ثابت مہر کا نہیں رہا۔

اور جو یہ نیت ہے کہ قدر قیمت مثل کے، جو اس نے کوئی قدر معین کردی ہے، اس میں لیتی ہوں، تو باقی مہر جو زائد قدر قیمت مثل سے ہے، ذمہ زوج کے باقی رہتا ہے، پس بعد اس کے کہ اس نے اپنے مہر میں اس ترکہ کو لیا، خواہ تمام مہر میں یا بعض میں، تو بعد اس کے ورثہ زوج اگر مہر ادا کر کے ترکہ کو واپس لے لیویں، تو عورت پر جبر نہیں ہوسکتا۔ البتہ اگر عورت برضا، خود دیدیوے، مختار ہے، کہ عورت اس کو بیع کرتی ہے یا اقالہ بیع سابق کا کرتی ہے، تو اس صورت میں آمدنی جو عورت نے اس ترکہ سے حاصل کی ہے، مجرا نہیں ہوسکتی، کہ وہ محصول اپنی ملک کا اس نے حاصل کیا ہے۔ کذا یفھم من کتب الفقہ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۲۲۳-۲۲۴)

....

toobaa-elibrary.blogspot.com

حرمت مصاہرت

(۵۰۲) مس سے حرمتِ مصاہرت کب ثابت ہوتی ہے؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین ان مسئلوں میں

زید نے اپنی عورت کو ایک عرصہ کے واسطے اپنی والدہ کے پاس بھیج دیا تھا، جس جگہ کہ باپ زید کا رہتا تھا اور خود اپنے وطن پر رہا، عرصہ دو ماہ بعد زید کی خوشدامن بیوہ، اس گاؤں میں کہ زید اپنے مکان میں علیحدہ رہتا تھا، آئی اور رہی ایک روز بارہ بجے زید اپنے پلنگ سے اٹھ کر، جس پلنگ پر خوشدامن سورہی تھی آگیا، اور دونوں رضائی میں باتیں کرتے رہے، تھوڑی دیر بعد زید نے اس کے شکم وسینہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کو آغوش میں پکڑا، لیکن اس وقت دونوں اپنے کپڑے پہنے ہوئے تھے، کچھ برہنہ نہیں ہوئے تھے، اور نہ بوسہ لیا، صرف حرکات مندرجہ بالا صادر ہوئیں، اس وقت میں زید کو خوف خدا آیا کہ کم بخت کیا کرتا ہے، اس کا مرتبہ بجائے ماں کے ہے، یہ تصور کر کے اس کے پلنگ سے علیحدہ ہوا اور باہر کو چلا گیا اور صبح کو اپنی خوشدامن کو رخصت کر دیا، گو کہ ایک دو روز بعد، لیکن اس سے کچھ گفتگو نہ کی۔

اس بات کو عرصہ پانچ سال کا ہوگیا یا کچھ کم، یا زیادہ ہوا ہوگا، اس عرصہ کے بعد آج بروز بدھ دو فروری ۱۸۸۷ء (جمادی الاول ۱۳۰۴ھ) کو زید نے ضمیمہ "مراۃ الشمس" میں صفحہ ۹ پر لکھا دیکھا، کہ جو شخص اپنی خوشدامن کو از راہ شہوت کے ہاتھ لگا دے گا، تو عورت اس کی اس پر حرام ہو جاوے گی، جب زید نے یہ حرکات کی تھیں، اس کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا، بعد پانچ برس کے آج جو یہ مسئلہ دیکھا، تو وہ فعل بد اپنا زید کو یاد آیا، اس واسطے یہ بات من وعن لکھ کر دریافت کرتا ہے، کہ عورت منکوحہ زید کی، زید پر حلال رہی یا کہ نہیں، یا کہ بوجہ ناواقفیت کے زید کو کفارہ دینا آوے گا۔ مع دلائل فتویٰ تحریر فرمایئے۔

اگر عورت منکوحہ زید کی قابل زید کے نہ رہی، تو عورت پر عدت کے یا مہر واجب ہوگا، زید سے ایک دختر تین سال اور فرزند گیارہ ماہ کا ہے، اگر عورت زید لائق زید نہ رہی، بحکم شرع شریف یہ دختر و فرزند کس کو ملیں گے، زید کو یا عورت کو؟"

جواب: سینہ وشکم پر اگر شہوت سے ہاتھ پھیرا تھا اور پیٹ پر کچھ کپڑا نہ تھا یا کپڑا باریک تھا کہ گرمی شکم کی ہاتھ کو محسوس ہوئی تھی اور ایسا ہی آغوش میں دبانے میں گرمی بدن کی بدن کو لگی، تو حرمت ثابت ہوئی، اور منکوحہ حرام ہوگئی، اور جو گرمی بدن کی محسوس نہیں ہوئی، یا شہوت سے یہ کام نہیں کیا، تو کچھ حرج نہیں ہوا۔ بہر حال بشہوت اگر بدون حائل یا باریک حائل سے مس ہوا، تو منکوحہ حرام ہوئی، خواہ ناواقفیت سے ہو یا کسی طرح۔

اب جس وقت سے عزم عدم قربت کا کرے گا، اس وقت سے عدت تین حیض کی ہو کر افتراق ہوگا، اور کفارہ سے کچھ نہیں ہو سکتا، اور دختر اور پسر عورت کی پرورش میں رہیں گے اگر عورت چاہے، بشرطیکہ کسی نامحرم دختر سے نکاح نہ کرے اور یہ خرچ اول دکا زید دیتا رہے گا، جب تک ساڑھے سات برس کے ہو جاویں، بعد اس کے زید لے سکتا ہے۔

کتبہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۱۹۔۲۱)

(۵۰۳) اپنی دختر کو صرف ہاتھ لگ جانے سے، حرمت مصاہرت کی تحقیق؟

سوال: کیا یہ ہے کہ اگر مرد حالت شہوت میں ہو اور لڑکی کے ہاتھ لگ جاوے، تو بیوی ہمیشہ کو حرام ہو جاوے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ آیا نعوذ باللہ من ذلک قصداً لڑکی کو ہاتھ لگا دے، تب بیوی حرام ہوتی ہے، یا کہ ارادہ بیوی کا کرتا ہے اور لڑکی پاس پڑی ہے، اور اندھیرے میں لڑکی کے بدن کو ہاتھ لگ جاوے، یہ یوں سمجھ کر کہ یہ بیوی ہے، اندھیرے میں ارادہ سے ہاتھ لگا دے، اور جب معلوم کرے کہ لڑکی ہے، ہاتھ اٹھا لیوے، تب بھی بیوی حرام ہوتی ہے۔ مفصل تحریر فرمائیں۔

الجواب: اگر لڑکی مشتہاۃ ہے اور ہاتھ لگ گیا قصداً یا سہواً یا خطأً، اور ہاتھ لگنے سے شہوت پیدا ہوئی، یا غلبہ شہوت کا ہو گیا، تو حنفیہ کے نزدیک والدہ اس کی ہمیشہ کو حرام ہو جاتی ہے۔ (۱)

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مدمت خاص نمبر ۲۶)

(۵۰۴) کم سنی میں بچی کو شوہر نہیں لے سکتا اور نفقہ بھی اس کے ذمہ نہیں ہے:

مسئلہ: تا ایام حضانت صغیرہ کو زوج نہیں لے سکتا اور نفقہ بھی زوج کے ذمہ نہیں آتا، (۲) جو آپ سمجھے درست ہے، ہاں مراہقہ کو لے سکتا ہے یعنی کہ ایام حضانت سے خارج ہوجاتے ہیں، علی الصحیح۔ اس لئے کہ بسبب فتنہ کے اب تا حیض حضانت نہیں ہوا چاہتے، بلکہ مشتہاۃ ہونے تک۔ فقط

رشید احمد

(مکتوب بنام مولانا خلیل احمد انبہٹوی، مکتوب ۳۵)

---

(۱) [illegible] حرمت مصاہرت کو ثابت نہیں کرتا۔ ففی الدر المختار والعبرة للشهوة عند المس والنظر لا بعدهما [illegible] ۹۸ [illegible] ۱۳۲۲ھ [illegible]

وفي العلامة الشامي قال في الفتح وقوله بشهوة في موضع الحال فيفيد اشتراط الشهوة حال المس فلو مس بغير شهوة ثم اشتهى عن ذلك المس لا تحرم عليه رد المحتار (۲/ ۲۹۰) (طبع دہلی ۱۲۸۸ھ) كتاب النكاح فصل في المحرمات ص ۳۰۳ جلد ۲ كتبه [illegible] ص ۳۹۹ [illegible] رد المحتار كتاب النكاح ج ۳ ص ۳۳ [illegible] دار الفكر بيروت ۱۳۸۶ھ] [illegible]

(۲) [illegible] دودھ پلانے کے مرضعہ ہونے کی وجہ سے اس کا نفقہ بچے کے [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

رضاعت

(۵۰۵) حرمت رضاعت، صرف دودھ پلانے سے ثابت ہوتی ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید جس روز پیدا ہوا ہندہ نے اس روز ..... ہیں ..... ہندہ اس روز شیر دار نہ تھی۔ بلکہ اس کو حمل سے ہوئے چار برس گذر گئے تھے اور یہ بات ہندہ ..... مرضعہ اور ہیں وہ بھی بیان کرتی ہیں، اور بعد گزرنے عرصہ دس سال ہندہ کی لڑکی پیدا ہوئی، اس کے ساتھ اس نے سعیدہ کو پلایا، پس اب سعیدہ اور زید میں اخوت رضاعی ثابت ہوئی یا نہیں؟ اور نکاح جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

جواب: حرمت رضاعیہ شیر پینے سے ثابت ہوتی ہے، فقط پستان منہ میں لینے سے ثابت نہیں ہوتی۔ پس جس صورت میں کہ ہندہ کے دودھ نہیں، تو زید کی حرمت رضاعیہ ثابت نہیں ہوئی، اور نکاح زید کا سعیدہ سے جائز ہووے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۰۱)

(۵۰۶) ثبوت حرمت رضاعت کی ایک صورت:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ رحیمہ کے دو لڑکیاں مسماۃ کریمہ و فہیمہ، کریمہ کے ایک لڑکا مسمی خالد [تھا] پانچ، چھ مہینہ اس کو دودھ پلا کر بقضاء الٰہی انتقال کیا، مسماۃ رحیمہ، خالد کی نانی کے اس وقت کوئی لڑکا شیر خوار اس کی گود میں نہ تھا، اور دودھ اس کا بالکل تو دس برس سے خشک ہو گیا تھا، مگر جب کہ خالد کو دودھ پلانا شروع کیا، خدا کی قدرت سے دودھ اس کے اتر آیا، اچھی طرح سے دو برس تک پلایا، اور مسماۃ رحیمہ خالد کی نانی یہ چاہتی ہے کہ نکاح خالد کا فہیم کی لڑکی کے ساتھ کر دوں۔ پس از روئے شرع شریف کے نکاح خالد کا فہیمہ کی لڑکی کے ساتھ ہو سکتا ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا!

جواب: نکاح خالد اولاد فہیم سے ہرگز نہیں ہو سکتا، کیونکہ خالد بھائی رضاعی فہیم کا ہو گیا، تو سب اولاد فہیم کی اولاد اخت خالد کی ہوئی اور نسب رضاعی حرام ہے۔ کذا فی عامۃ کتب الفقہ

اور شیر میں کوئی قید ولادت کی نہیں، جس طرح شیر عورت کے نازل ہو جائے گا، اس پر مدار حرمت کا ہووے گا۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی (مہر)

الجواب و الی اللہ حررہ محمد رحمت علی عفرلہ اللہ الوافی

صحیح جواب و هو الحق و الصواب اللہ سبحانہ اعلم حررہ ابو القاسم محاورہ اللہ عن سیئاتہ

(یہ اصل سوال، جواب مع ..... کا غذات ..... حضرت مولانا سید ..... میں محفوظ ہیں۔)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۵۰۷) صرف دو عورتوں کے کہنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ سوال

[illegible]

جواب [illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

(۵۰۸) شوہر بیوی کی ملاقات کے مکان کی صورت میں اولاد ثابت النسب ہے۔ مسئلہ

[illegible]

(۵۰۹) اسقاط حمل کرانے میں کب کس درجہ کا گناہ ہے؟ سوال

[illegible]

جواب [illegible]

(۵۱۰) زنا چاہے محصنہ کرے یا غیر محصنہ اس پر حد بھی ہے گناہ بھی: سوال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب: [illegible] دوسرا امر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

میراث

(۵۱۱) تقسیم میراث زکوٰۃ کی ادائیگی پر مقدم ہے

سوال: [illegible] اس مسئلہ میں کہ [illegible] مستحقین [illegible] تقسیم [illegible] جیسا کہ حکم شرع شریف ہو [illegible] تقسیم [illegible]؟

الجواب: [illegible] تقسیم [illegible] وصیت [illegible] مستحقین [illegible] تقسیم [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ [illegible] رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [illegible]

(۵۱۲) بیوی کو شوہر کے ترکہ میں سے صرف اپنا حصہ لینے کی اجازت ہے

سوال: [illegible] مر گیا اور اس نے [illegible] چھوڑے [illegible]؟

جواب: [illegible] واللہ اعلم (بدست خاص ص ۶)

(۵۱۳) اگر بیوی شوہر سے پہلے مرجائے تو اس کا باقی ماندہ مہر کس طرح تقسیم ہوگا؟

سوال: کوئی عورت قبل [illegible] شوہر کے وفات پا جائے [illegible] مہر [illegible]؟

الجواب: عورت فوت ہوتی [illegible] کا مہر [illegible] شوہر [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۵۱۴) والد کا قرض ادا کرنا اولاد کے ذمہ واجب ہے: سوال

[illegible]

جواب [illegible]

(۵۱۵) اگر باپ کے متروکہ مال کے متعلق یقین ہے کہ وہ حرام آمدنی کا ہے، تو اس کا ورثاء کو لینا؟

سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

(۵۱۶) جس مال کے والد کا ترکہ ہونے کا یقین نہیں، اس میں وارثوں کا حق نہیں:

سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

بعد کا اس میں سے [illegible] حصہ [illegible] مگر حسب [illegible] ثبوت [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ [illegible] رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

[illegible]

(۵۱۷) دو بھائیوں کی مشترک خریدی ہوئی زمین میں میراث کی تحقیق؟ سوال [illegible]

علمائے دین کا [illegible] مسئلہ میں کہ [illegible] مقام کا بیع نامہ [illegible]

دونوں بھائیوں نے [illegible] مشترک [illegible] بھائی [illegible]

شخص رشتہ [illegible] ہم جدی [illegible] دیگر [illegible] پدری [illegible]

باہمی [illegible] کو اپنا حصہ [illegible] متعلق [illegible]

بیع نامہ [illegible] بھائی کے [illegible] حصہ [illegible]

اقرار نامہ [illegible] مضمون [illegible] مشترکہ [illegible]

ہے [illegible] جب چاہیں وہ ہم دونوں سے [illegible]

چنانچہ بسبب [illegible] باہمی کے [illegible]

[illegible] کا کسی قبضہ [illegible] قبل [illegible] بعد چند [illegible]

بیع نامہ [illegible] اقرار نامہ [illegible]

اور نقل [illegible] بیع نامہ کی جو حسب الاتفاق [illegible]

وہاں کے سردمان [illegible] شریف ہندو مسلمان [illegible] بیع نامہ

کو [جانتے ہیں] اور [illegible] گواہ ہیں [illegible]

کیونکہ (کیوں؟) [illegible] بیع نامہ [illegible]

اقرار نامہ [illegible] عدم قبضہ [illegible]

جوری [illegible] اقرار نامہ اصل [illegible] بینوا توجروا

جواب [illegible]

ثابت ہوتا ہے [illegible] بیع [illegible]

اس وقت [illegible] ملک بیع کا [illegible] بیع نامہ [illegible]

[illegible] کے مالک [illegible]

[illegible] ثبوت [illegible]

دلائل [illegible] بیع نامہ [illegible]

نہیں ہو سکتا یہ کہ فریق ثانی اقرار کرے، پس چونکہ فریق ثانی منکر ہیں، تو اب اثبات کے واسطے دوسری حجت کی ضرورت ہے، اس قبالہ سے ثبوت حق کا شرعاً نہیں ہو سکتا۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ کلاں ص ۲۳۶-۲۳۷)

(۵۱۸) اگر بھائی بہن کا حق نہیں دیتا تو بہن کو اپنے حق کے بقدر، چوری سے لینا کیسا ہے؟ **سوال:** بہن کا حق بھائی نہیں دیتا ہے اور بہن نے بھائی کی ایک ایک چیز چرائی، جو اس کے حق کے موافق ہے، تو بہن کو وہ چیز جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اگر بھائی سے حق مانگتی ہے اور نہیں دیتا، تو اپنے حق کے قدر لینا درست ہے، جو زیادہ لیا تو حرام ہے اور جو شرع کے حسب دستور مانگتی نہیں اور چھپا اپنے حق میں چوری کرے گی تو حرام ہے، اس کو یہ مال حلال نہ ہوگا۔ (ہدایات ص ۱۹۲)

نوٹ: ایک اور ضروری مسئلہ کہ متوفی نے جائیداد سے بہن یا والدہ کو حصہ نہیں دیا تو وہ کن کے ذمہ سے ادا کریں گے ... حضرت کا ایک اور فتویٰ جو یہاں درج نہیں، ضمیمہ دوم میں ملاحظہ ہو۔ [نور]

نوٹ: ایک اور ضروری مسئلہ کہ باپ کے ترکہ میں سے بہنوں کو محروم کر دیا تو اگر یہ قابض اس جائیداد کو رہن کریں، تو کیا حکم ہے؟ یہ سارا گیا ہے، ضمیمہ دوم میں ملاحظہ ہو۔ [نور]

(۵۱۹) بہنوں کے ساتھ سلوک و احسان کرنے کی وجہ سے ترکہ کا حق ختم نہیں ہو سکتا: **سوال:** زید کی بہنوں نے زید سے دعویٰ وراثت کیا، زید نے کہا کہ تمہاری شادی بیاہ، تمہارے لڑکے کی شادی بیاہ، تمہارے اولاد کی تربیت و تعلیم، تمہاری مخلصی اور خصوصاً وغیرہ امور میں علاوہ خورش و پوشش کے تمہاری آمدنی سے کس قدر میرا زیادہ صرف ہوا ہے، وہ تم دیدو اور اپنا ترکہ لے لو۔ بہنوں نے یہ بات کہی کہ ہم تمہارے شریک تھے، گو میرے واسطے ہزار دو ہزار خرچ کیوں نہ ہوا ہو، مگر ہم نہیں دیں گے۔ از روئے شرع زید ان خرچوں کو پا سکتا ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

جواب: ترکہ کا حصہ بہنوں کا واجب ہے اور جو کچھ بھائی نے احسان و سلوک کیا ہے، وہ صلہ ہے، اس کے صلہ و سلوک کرنے سے ترکہ کا حصہ ساقط نہیں ہو سکتا اور نہ صلہ کا حساب ترکہ میں کیا جاوے، ترکہ کا حصہ دینا زید کو واجب ہے، اور عذر صلہ کا بالکل لغو ہے و فضول ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۰۴)

(۵۲۰) ترکہ کی تقسیم کی ایک خاص صورت کی وضاحت: **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین: زید و عمر، دو ہمشیرہ حقیقی ہیں، زید وغیرہ کے پدر نے اپنی حیات میں اپنا ترکہ میراث اسی صورت پر تقسیم کر دیا، دو دو سہام پسران کو اور ایک ایک سہام دختران کو دئے اور تقسیم نامہ مع مہر و گواہی کے تحریر کر دی، پس بعد فوت ہو جانے پدر مذکور کے زید و عمر نے ہمشیران کے سہام کی آمدنی نہیں دی، اپنے قبضہ و تصرف میں رکھی، اور عرصہ تک یہ ہی عمل درآمد رہا، اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

کاغذ سرکاری میں بھی کل ترکہ پر مع سہام بابت ہمشیرہ کے نام زید عمرو کا درج رہا بعد ازاں عمرو خود اور برادران زید قبضہ الٰہی فوت ہوگیا زید نے بوجہ وصیت عمرو کے وغیرہ سب منجملہ سہام ہمشیرہ جانب سے بنام اہلیہ عمرو کے کاغذ سرکاری میں درج کرا دیا اہلیہ عمرو قریب عرصہ تک بوجہ سہام کے قابض رہی اور آمدنی لیتی رہی اور زید بھی کچھ عرصہ میں مر گیا اور زید نے ایک پسر اور دو دختر چھوڑا اب عرصہ دو سال کا ہوا اہلیہ عمرو کی بلا وارث مر گئی کوئی برادر حقیقی اہلیہ عمرو کے نہیں ہے ایک برادر اور ایک ہمشیرہ علاتی زاد اور چار پسر دیگر برادر عموی زادگی ہیں سو یہ ترکہ جو کہ بنام اہلیہ عمرو کاغذ سرکاری میں درج ہے برادر عموی زاد کو بموجب حکم فرائض اللہ کے پہنچے یا برادر مذکور کو یہ ترکہ لینا درست ہے یا نہیں؟ اگر یہ ترکہ لیا تو بذمہ برادر مذکور کے عند اللہ وعند الناس کچھ ضمان تو نہیں آتا، اور لینے میں کچھ عتاب یا معصیت تو نہیں ہوتا ہے؟ بینوا توجروا

جواب: زوجہ عمرو کے ورثاء جو چچا کی اولاد ہیں ان کو اس قدر ترکہ لینا کہ اس کے خاوند کا حق تھا اور زوجہ عمرو نے بوجہ دین مہر اس کو لیا تھا درست ہے، اور جو حق ہمشیرہ کا بوجہ ظلم اس کے قبضہ میں تھا، اس کا لینا حرام ہے اگر لیویں گے تو غاصب اور ظالم ہوویں گے اور آخرت میں وبال میں اس ظلم کے ماخوذ ہوویں گے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد عفی عنہ گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۲۴۴)

(۵۲۱) تقسیم میراث کی ایک ترتیب کی وضاحت؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ آمنہ فوت ہوئی اس نے دو پسر انور علی وشفاعت ودختر جنت النساء وزوج سلطان علی چھوڑے۔ ترکہ آمنہ متوفیہ کا علی فرائض اللہ تقسیم ہوا، مگر سلطان علی کے پاس آمدنی کل ترکہ کی رہی، سلطان علی انور علی کو حسب حصہ دیتا رہا، اور بقیہ پسر شفاعت علی کے خرچ میں اٹھاتا رہا، اور بہت برداشت بہت قلیل کچھ، جنت النساء کو بھی دیا۔

بعدہ جنت النساء نے انتقال کیا، اس نے ایک پسر سرفراز علی چھوڑا، سلطان سرفراز کو بھی اسی طرح قلت کے ساتھ دیتا رہا، بعد ازاں بعد سلطان فوت ہوا اور اس نے انور، شفاعت چھوڑے، حق جنت النساء سرفراز کا بابت عدم وصول بذمہ سلطان شفاعت چاہتا ہے، اگر سرفراز کسی طور سے شفاعت علی ورثہ سے لے، تو عند الشرع درست ہے یا غیر درست ہے؟ بینوا توجروا

جواب: جو کچھ ترکہ وحصہ جنت النساء کا ہے اس کو سرفراز لے سکتا ہے، مگر جو کچھ محاصل بلا حساب سلطان نے ترکہ وحصہ جنت النساء کا کھایا، اور جنت النساء نے تکرار نہ کیا، قبول رکھا، وہ شفاعت علی سے نہیں لے سکتا، اور نہ ورثہ شفاعت سے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۹-۱۰)

(۵۲۲) جس چیز کیلئے کوئی جائز وصیت موجود ہے، اس کا فروخت کرنا؟

مسئلہ: موصی بہ کا فروخت کرنا ورثاء موصی کی طرف سے حرام وغصب وظلم ہے اور اس کی قیمت کا بینا غیر وں کو بھی ظلم ہے اور خریدنا بھی ظلم ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ کلاں ص ۲۴۰)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۵۲۳) کتابوں کی وراثت میں عالم جاہل کا فرق نہیں: **سوال:** اگر کوئی شخص اپنے بعد کتابیں چھوڑے اور اس کی اولاد میں سے بعض خواندہ ہیں بعض ناخواندہ، کوئی پسر کوئی دختر، تقسیم کتب سب پر ہوگی یا بعض پر، در صورت ثانیہ کس پر؟ اگر مورث کا اپنی زندگی میں یہ برتاؤ ہو کہ بعض کو اپنے پاس رکھے ہوئے نسخے اور اسی قسم کے نسخہ دوسرے کو خرید کر دیدے، یا اس کا وعدہ کردے، تو صورت اولیٰ میں دونوں فریق کی کتابوں کی قیمت کرکے تقسیم کی جاوے گی، یا بحال سابق ویسے ہی چھوڑیں گے، صورت ثانیہ میں بعد ممات مورث اس کے جملہ مال متروکہ میں سے خرچ کتب موعودہ کا نکالا جاوے گا، یا نہیں؟

جواب: کتب بھی ترکہ ہیں، اس میں پسر و دختر خواندہ و ناخواندہ سب حصہ میں برابر ہیں، اور جو کتاب صحت میں پسر کو ہبہ کردی ہے، وہ اس کی ہے، اس میں میراث نہ ہووے گی اور وعدہ کا کوئی اعتبار نہیں، باطل ہو جاوے گا۔ فقط۔

واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ رامپور ص ۲)

(۵۲۴) جو پنشن مورث نے وصول کرلی صرف اسی میں میراث جاری ہوگی، بعد میں جو ملے وہ اسی کا حق ہے، جس کو ملے: **سوال:** ایک حوالدار نے سرکار کا کچھ کارنمایاں کیا، سرکار نے اس کے ساتھ یہ خاص رعایت کی، کہ پنشن کے وقت اس سے وعدہ کیا کہ، اس کے انتقال کے بعد اس کے لڑکوں کو نسل در نسل اور لڑکیوں کو حین حیات، اس پنشن کا حق ملتا رہے گا۔ اب اس حوالدار کا انتقال ہوگیا اور حسب قرارداد اس کی تین لڑکیوں کو ست روپے تقسیم ہوکر ملتے رہے۔ متوفی کی ہمشیرہ نے یہ کہا کہ شرع کی رو سے میرا بھی حق ہے، سرکار سے مجھے بھی ملنا چاہئے، سرکار نے پنشن دینی موقوف کردی اور کہا کہ اگر شرع کی رو سے اس میں بہن کا بھی حق ہے، تو ہم سب کو حصہ رسد دیں گے ورنہ نہیں اور جب تک شرع کا کوئی فیصلہ نہیں معلوم ہوگا، اس وقت تک پنشن دینا ملتوی رکھا جائے گا، اور روپے جمع ہوتے رہیں گے۔ اب عرض یہ ہے کہ اس کا حکم مع دلیل معلوم ہو جائے۔

جواب: میراث ترکہ مملوکہ میں ہوتی ہے، کہ وقت موت، مورث کے ملک مورث میں موجود ہو، اور پنشن محض وعدہ عطاء ہے، جس قدر پنشن لے چکا اس میں ملک ہوگئی اور جس کو ہنوز قبض نہیں کیا، اس میں ملک مورث کی نہیں ہوئی۔ پس بعد وفات مورث جو مال موجود ہے اس میں تو سب ورثہ بقدر حصہ شرعیہ کے میراث پاویں گے اور پنشن موعودہ میں، جس سے وعدہ سرکار نے کیا ہے، وہ ہی مستحق ہے نہ غیر اس کا مثلاً اس میں حین حیات دختران کے دختران سے وعدہ ہے، لہٰذا اس کی مستحق بنات ہیں نہ دیگر وارث۔ پس بوجہ ارث نہ دختران کو یہ پنشن ملتی ہے نہ کسی دوسرے کو، ہاں بوجہ وعدہ کے حق بنات کا ہے اور کسی کا نہیں ہے۔ پس دعویٰ میراث کا ہمشیرۂ متوفی کا باطل ہے، کہ پنشن کوئی ورثہ ترکہ مورث متوفی کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہیں ... میں روایت کی ضرورت نہیں کہ ترکہ حد خود کافی ہے۔ فقط

منتخب حضرت مولانا گنگوہی، ... مولانا ... صدیقی مرحوم۔
مشمولہ ... ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء ص ۱۱۶، ۱۱۷

(۵۲۵) ترکہ کی تقسیم میں شیعوں کے مسلک پر عمل اور فتویٰ؟

سوال: اگر زید مدعی بابت حق فرائض کے ... عمل کو عدالت میں طلب کرے، پس اس شخص کو تائید حقیت مذہب کا چاہئے یا موافق فرائض بابت مذہب مورث شیعہ کی تائید کرے اور اثبات حق مدعی باطل کرے، اور جو ایسا نہ کرے یا تو یہ کرے کہ ... کا حق عدالت سے ... جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ جواب بہت جلد مرحمت ہو کیونکہ عدالت میں داخل ہو گئے۔

جواب: یہ ہے کہ در صورت مورث کے شیعہ اور وارث کے سنی ہونے میں، اگر حسب روایت دیگر علماء کے ... میراث جاری کرے تو بموجب حکم شرع شریف اور مذہب حق کے جواب لکھے، اگر حسب مذہب روافض کے لکھے گا تو مورد ومن لم یحکم بما أنزل الله فأولئك هم الفاسقون (سورہ مائدہ ۴۷) ترجمہ: اور جو کوئی حکم نہ کرے موافق اس کے جو کہ اتارا اللہ نے سو وہی لوگ ہیں نافرمان (ترجمہ شیخ الہند) کا ہووے گا اور ضال مضل بنے گا۔ أفتوا بغير علم فضلوا و أضلوا (۱)

ایسا فتویٰ اور ایسا حکم مردود ہووے گا اور مفتی اور حاکم فاسق ٹھہرے گا اور حکم اس کا رد کیا جاوے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں، ص ۱۷۱، ۱۷۰)

(۵۲۶) اس زمانہ کے روافض کافر ہیں، نہ ان کی میراث سنی کو ملے گی، نہ سنی کی ان کو:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ مفصلہ ذیل میں

(ایک) شخص سنی المذہب ترکہ مورث شیعہ میں وارث ہوسکتا ہے، یا نہیں، اور عکس بھی ہوسکتا ہے، یا نہیں؟

جواب: روافض اس زمانہ کے جو منکر قطعیات نصوص کے ہیں، کافر ہیں حسب فتویٰ شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ کے۔ پس سنی کو میراث شیعہ کی نہیں ملے گی اور علی ہذا شیعہ کو میراث سنی کی نہیں ملے گی، کہ توارث مسلمان وکافر میں درست نہیں ہوتا۔ لاتوارث بين المسلم والكافر (۲) یہ مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں، ص ۱۶۹، ۱۷۰)

نوٹ: اس مسئلہ پر حضرت گنگوہی کا ایک اہم مفصل خود نوشت فتویٰ جو یہاں درج ہونے سے رہ گیا ضمیمہ ... ملاحظہ فرمائیں۔ مرتب

(۱) صحیح مسلم کتاب العلم ص ۳۴۰ ج ۲ (مطبع تحقیق ... ۱۳۰ ...) ... کتاب العلم ... حدیث ... ص ۲۳۳ ج ۳ [دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء] نیز مشکوٰۃ ... ص ۳۳ [مطابع رشیدیہ دہلی ۵ ... ۹۵۵ ...]

(۲) الاشباہ والنظائر لابن نجیم ص ۳۲۶ ... ۱۳۰۰ ... ۹۹۰ ... (مرتب)

toobaa-elibrary.blogspot.com

نواں باب

کتاب البیوع والمعاملات

(۵۷۷) اقرار نامہ لکھنے سے پہلے معاملہ شرعی کا ہونا ضروری ہے: **سوال** [illegible]

[illegible] ایک اقرار نامہ [illegible] نقل [illegible] سوال [illegible] قسم کا اقرار نامہ [illegible]

[illegible] شرعی [illegible] کے موافق [illegible] قابل [illegible]؟

[illegible] شیخ [illegible] شیخ [illegible] قدیم [illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] بخش [illegible] مقرر کا [illegible]

[illegible] کے نام رسول بخش [illegible] عبدالرزاق [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] تھا۔

[illegible] جائداد [illegible] حقیقت [illegible] مقر [illegible]

[illegible] بخش [illegible] عبدالرزاق [illegible]

[illegible] مقر [illegible] روپیہ [illegible]

[illegible] وقت [illegible] حسب [illegible]

[illegible] حقیقت [illegible] روپیہ [illegible]

[illegible] روپیہ [illegible]

[illegible] حسب [illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] روپیہ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible] درست ہے [illegible] مقر [illegible]

[illegible] اور چار [illegible] شریک [illegible]

لکھدیا، مگر اس اقرار نامہ کی صحت کے واسطے پہلے یہ ہونا ضرور ہے، کہ مقر اپنے ہر سہ برادران کو یہ کہے، کہ میں اپنے تمام اس حصہ پر شریک کیا اور ہر سہ برادران اس کو قبول کر لیویں، اور قدر جائیداد اور اس کی قیمت خود معلوم ہے، کہ اس قدر ہے۔ پس بعد اس ایجاب وقبول کے یہ وثیقہ لکھدیا ہو، جیسے تمام عقود میں بیع اور رہن اور اجارہ وغیرہ باہم، یہ ہی ضرور ہوتا ہے، کہ اول عقد شرعی ہو، پھر اس کا اقرار نامہ لکھا جاوے، تو معتبر ہووے گا، اور یہ شریک کرنا حکم بیع میں ہوتا ہے، چنانچہ کتب فقہ میں مصرح ہے۔

اور یہ لکھنا مقر کا کہ آئندہ کو بھی یہی عمل درآمد رہے گا، وعدہ ہے، سو وعدہ کا تحریر کرنا بھی درست ہے۔ بہرحال یہ اقرار نامہ شرعاً درست ہے اور ہر سہ برادر شریک مقر کے، بوجہ بیع کے ہو گئے ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۱۴۹ تا ص ۵۱)

(۵۲۸) زمین کی خریداری اور ملکیت کے معاملہ میں اصل مالک اور وکیل شراء کے اختلاف کا فیصلہ:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل مفصلہ ذیل میں کہ زینب نے زید سے کہا کہ میری فلاں فلاں جائیداد کو جو نیلام ہوگئی ہے، تم کو میرے واسطے اپنے نام سے خرید کر لو، تو اس صورت میں زید زینب کا وکیل بالشراء کہا جاویگا، یا نہیں، اور یہ خریداری زید کی ہے، یا زینب کی؟

زید نے حسب سوال اول، انہیں جائیداد معینہ مذکورہ کو، جو زینب کا متروکہ شوہری تھا، خریداران نیلام سے اپنے نام سے خرید کیا، اور بعض کی قیمت بھی اپنے پاس سے ادا کی اور زینب سے کہا، کہ وہ جائیداد تمہارے واسطے میں نے خرید کی ہے، جب قیمت دوگے، لے لینا۔ بعد چندے حسب اجازت زینب، خالد پسر زینب کے نام، اس کا بیع نامہ بعد وصول کرنے زر ثمن کے لکھدیا، مگر ایک قطعہ اراضی کہ جس کا زر ثمن زینب کے ذمہ ہنوز باقی تھا، اس کی نسبت یہ کہا، کہ بوجہ اطاعت اپنے بڑے بھائی کے، کہ وہ مجھ کو منع کرتے ہیں اور میں مجبوراً ان کے حکم کے خلاف نہیں کرسکتا، مصلحتاً اس وقت بیع نامہ میں نہ لکھوں، آئندہ کسی موقع سے، میں لکھدوں گا، چنانچہ بعد چند روز کے اپنی بھانجی کے جہیز کے حیلہ سے، خالد پسر زینب کو، جو زوج اس کی بھانجی کا تھا، دینا چاہا، اس وقت میں بھی وہی برادر بزرگ اس کا حارج ہوا، تب زید کے کہنے سے خالد نے باجازت اپنی والدہ کے، زید کے بڑے بھائی سے گفتگو کی۔ آخرکار اسی وقت زید کے بڑے بھائی مع چھوٹے بھائی محمود، خالد پسر زینب کے اسی زمین پر آئے، اور زید کو بھی بلایا اور چند اشخاص معتبرین اور بھی وہاں اتفاقیہ آگئے تھے، زید نے ان سب کے سامنے خالد پسر زینب سے کہا، کہ یہ زمین ہم نے دی، مگر ہم کو قیمت لینا منظور نہیں اور دستاویزات پسر زینب کے حوالہ کرے گا، برادر بزرگ زید نے، جو کہ پہلے حارج ہوا تھا اور اب راضی ہوا، دستاویزات زید سے لے کر اپنے چھوٹے بھائی محمود کو دیں، کہ دستاویزات کی پشت پر لکھ کر دیدینا، دو پسر زینب نے باعتبار ان کے دیانت داری اور راست بازی وقرابت کے، ان سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

محصول ... فروخت ... مدعی ... قابض ہے اور آٹھ برس ... خرید ... تھا

... بکر ... اب صورت ... جبکہ ... اور ... مشاع کا جائز نہیں۔

پس بحکم ... شریف ... زمین دینا زید کا ... زرثمن وصول کرنے سے انکار کرنا ہے زمین قرار پائیگا یا بوجہ

... زید ... خریدی تھی ... زرثمن کا ... زینب ... تھی ... صورت میں

بوجہ ... زرثمن زینب سے زرثمن ... متفق ... نہیں ... جاسید اد کا بیع نامہ

... بیع جارت زینب ... چکا تھا ... بوجہ ... مجبور تھی جب ... دینا خالد کو ...

زرثمن ... بینوا بتحقیق النظر فی السوال توجروا من الرب المتعال

جواب۔ اس صورت میں زینب نے زید ... خرید ... اور زید نے خرید یا تو زید ...

... ہے اور بیع ... زینب کی ہے ... قال فی الدر المختار

والملک یثبت للموکل ابتداء فی الأصح[۲] انتہی

جس جس قطعہ (زمین) میں بیع نامہ وکیل نے ... موکلہ کے ... اس میں تو کچھ ... نہیں اور جس کا بیع نامہ نہیں

... استقاط ثمن قبضہ موکلہ کا ... بھی ملک موکلہ کی ہے اور ... استقاط ثمن کا ... جو وکیل نے اپنے پاس سے

دی تھی اور دستاویزات کے نہ دینے پر ... موقوف نہیں۔

قال فی الدر المختار ولو کیل حبس المبیع بثمن دفعه الوکیل من ماله انتہی[۳]

پس یہ معاملہ زمین مشاع کا ہرگز نہیں ... خریداران ... اس زمین کا مالک ہی نہیں ... استقاط زرثمن کا ذمہ

زینب سے ہوا ہے نہ ... ثمن کا ... (خرید کرنے) ... زینب کے ہو۔ قال فی الدر المختار

تملیک الدین ممن لیس علیه الدین باطل[۴]

بیع نامہ بعد وصول کرنے زرثمن کے ... زینب کی ہے ابتداء خرید سے ... استقاط ثمن بھی ذمہ زینب سے ہوا

ہے واللہ اعلم۔ ... کتبہ ... رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ ... ص ۲۰۲ سے ۲۰۴ تک)

---

(۱) ... کا ... سوال میں ... ہو چکا ہے۔ ...
(۲) در مختار کتاب الوکالۃ ... ص ... طبع ... ۳۲۳ ... کتاب الوکالۃ ... ۱۵ ... ۱۳۹۹ھ (کتاب الوکالۃ فصل ... الوکالۃ بالبیع والشراء ...) [...]
(۳) الدر المختار ... ۵ ... باب الوکالۃ بالبیع والشراء ... ۳۲۳ھ (...)
(۴) در مختار کتاب الهبۃ فصل فی مسائل متفرقۃ ... فصل فی مسائل متفرقۃ ص ۵۰۹ ...
(...) ... ۳۳۳ھ ...

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۵۲۹) اگر غصب کی ہوئی جائیداد کو غاصب بیچ دے اور اصل مالکان میں سے کوئی اس کو خرید لے تو وہ کس کی ملکیت ہوگی؟ سوال: [illegible]

[illegible] نہیں [illegible] یا نہیں؟

جواب: [illegible] خرید کرے گا وہی اس کا مالک ہوگا [illegible] تعالیٰ اعلم بالصواب (امداد [illegible])

(۵۳۰) مسلمانوں کی جو زمینیں قرضہ کی وجہ سے نیلام ہوئی ہوں ان کا خریدنا؟ سوال: [illegible] منقولہ وغیر منقولہ مسلمانوں کی جو بلا رضامندی [illegible] نیلام ہوتی ہیں، تو دوسرے مسلمانوں کو ان کا خرید کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ [illegible] سمجھی جائیگی، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

جواب: [illegible] منقولہ یا غیر منقولہ بلا رضامندی [illegible] میں، وہ بھی نیلام درست ہے، اور خریدنا [illegible] فقط [illegible]

[illegible] رشید احمد [illegible] [illegible]

(۵۳۱) جس چیز کو حاکم جبراً نیلام کرے، اس کا خریدنا کیسا ہے؟ سوال: [illegible] ملک میں کنجر و باوریے [illegible] جن کا پیشہ ہمیشہ چوری وغیرہ کا ہے، اور وہ لوگ لوٹ مار بھی کیا کرتے ہیں اور مسلمان بھی نہیں ہیں، اور عیسائی حاکم نے ان کو پکڑا اور مال ان کا نیلام کر ڈالا، تو مسلمان کو اس مال کا خریدنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جس چیز کو حاکم جبراً نیلام کرا دے گا، وہ چیز مسلمانوں کو خریدنی جائز ہو جاوے گی، خریدنا اس کا درست ہے۔ فقط۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [illegible]

(۵۳۲) اپنے آدمی کو مناسب قیمت دلوانے کے لئے، نیلام میں برائے نام حصہ لینا؟ سوال: [illegible] بھائی [illegible] فروخت کرتا ہے [illegible] نے نیلام کرایا، اور دوسرا بھائی [illegible] جس کو خریدنا تو منظور نہیں ہے، مگر چاہتا ہے کہ بھائی کا مال زیادہ قیمت کو بکے [illegible] قیمت [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

... تو جائز ہے یا نہیں یا مکروہ ہے۔

جواب: اگر قیمت مدت تک پہنچا دے، محض خیر خواہی اور ظلم سے بچانے کو تو درست ہے، ورنہ منع ہے کہ یہ دھوکہ اور خیانت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(امداد سائل ص ۳۰)

(۵۳۳) اپنے مال کا عیب چھپا کر فروخت کرنا حرام ہے؟ **سوال**: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص مال تجارت عیب اس کا پوشیدہ کرکے فروخت کرتا ہے، اس طور (پر) مال فروخت کرنا درست ہے یا نہیں، جو حرمت یا حلت؟ اور اس شخص کا بھائی متقی پرہیزگار ہے، اور اس کا شریک مال تجارت میں نہیں ہے، مگر بھائی پنہ خیال کرکے، خصوصیت مبلغ مال تجارت میں مدد اس کی کرتا ہے، اس کو مدد دینا چاہئے یا نہیں؟

جواب: اس طرح تجارت کرنا حرام ہے، مگر جو روپیہ اس تاجر کا کسی کے ذمہ پر ہے، اگر اس کا بھائی وصول کر دیوے، درست ہے، مال عیب دار کہ مالی آمدنی ہو گیا، اور وہ شخص اس کو رد کرنا چاہے، تو اس وقت قیمت یعنی جبر قیمت بیچنا درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ احقر رشید احمد عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۴۸)

(۵۳۴) ادھار اور نقد کی قیمت میں فرق جائز ہے یا نہیں؟ **سوال**: کسی چیز کا نقد مثلاً دس روپیہ کو، اور نسیہ (ادھار) بارہ روپیہ کو بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے بشرطیکہ مجلس عقد میں متحقق ہو جاوے کہ یہ نسیہ (ادھار) خرید ہوا ہے یا نقد، تاکہ مجلس میں جہالت ثمن نہ رہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم   کتبہ الراجی رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۲۱۳)

(۵۳۵) قرض میں کوئی چیز زیادہ قیمت پر بیچنا بے مروتی ہے: اگر کوئی شخص قرض یعنی ادھار میں کوئی شے زیادہ قیمت دے، تو جائز ہے، اس میں کچھ حرج نہیں اور نہ سود ہے، البتہ بے مروتی ہے۔ فقط

(مجموعہ فرخ آباد ص ۱۷)

(۵۳۶) ادھار کی وجہ سے بازار کے بھاؤ سے زیادہ قیمت پر مال بیچنا خریدنا، کیسا ہے؟ **سوال**: ایک شخص نے ایک روپیہ نقد کا اناج بازار سے خریدا، ایک من، اور دوسرے کو ادھار دے دیا ۳۵ سیر، یا نقد بھاؤ اناج کا ۳۵ سیر ہے اور ادھار ایک شخص دیتا ہے تیس سیر، یہ جائز ہے یا نہیں؟(۱)

---

(۱) [illegible] ۱۰۰ کلوگرام ہے، اس وقت یہ [illegible] بھی عجیب معلوم ہوتا ہے۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: بقدر ادھار کے نقد سے زیادہ لینا بیع میں جائز ہے، اگرچہ مروت کے خلاف ہے [illegible]

مگر حرام اور سود کے حکم میں نہیں۔

(بدست خاص سوال ۱۰۹)

(۵۳۷) قرض لینے دینے میں مکیلات و موزونات کا فرق؟

سوال: بیع مکیلات و موزونات جو کہ نسیئہ (ادھار) ممنوع ہے، اس میں دین بھی شامل ہے۔ حتیٰ کہ اناج کا قرض کے طور پر لین دین کرنا بھی [illegible] طور پر یوں دیویں اور یوں کہے کہ اسی قدر پھر ہم کو دیویں گے، یا قیمت سے دیویں گے، یہ امر جائز ہے یا نہیں۔ جو ہے تو جواب فرق دونوں کا کیا ہے، جب علت ربو دونوں میں متحد معلوم ہوتی ہے؟

الجواب: قرض کیلی و موزون میں درست ہے باتفاق، کہ قرض بیع نہیں ہوتا بلکہ عاریت کی طرح ہے، اور بیع میں ربوا ہے، نہ قرض میں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی

(مجموعہ ادام یوسف ۳)

(۵۳۸) گیہوں قرض لینے میں، اس کی ادائیگی کی صحیح صورت؟

سوال: ایک نے فصل ربیع کے وعدہ پر گندم ادھار لے اور فصل ربیع میں وعدہ پورا نہ کیا، یہاں تک کہ فصل خریف بھی آگئی، اب اگر گندم کی قیمت لے تو نرخ جو ربیع میں تھا وہ لگاوے، یا حال میں جو نرخ ہے وہ لگاوے، یا گندم ہی لیوے؟

جواب: جس نے قرض لیا گندم اور وعدہ پر نہ دیا، تو دوسرے وقت وہی مقدار دینی واجب ہے، مگر رضامندی کے ساتھ نرخ موجود پر قیمت کرے، قیمت لینی بھی درست ہے، اور قیمت ربیع کی درست نہیں۔

(بدست خاص سوال ۱۴۱)

(۵۳۹) اناج کی بدھنی جائز ہے، یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ بدھنی (۱) اناج کی جائز ہے، یا نہیں۔ درصورت جائز ہونے کے، زید نے عمرو کو چار روپے دیئے کہ فصل ساونی میں فصل اساڑھی میں نرخ سوا من گیہوں، یعنی گندم پانچ من لوں گا۔ عمرو نے اقرار کیا کہ دا کر دوں گا۔ جب موسم ساونی کی آئی تو زید نے عمرو سے موافق وعدہ کے تقاضا کیا۔ عمرو نے یوں کہا کہ میرے پاس (۱) اناج گندم موجود نہیں ہے، آج (۱) اناج گندم کا نرخ بیس سیر کا ہے، بیس [روپے فی] سیر کے اعتبار سے، پانچ روپے تمہارے ہوتے ہیں، پانچ روپے لے لو، زید نے چار روپے دیئے تھے، اب پانچ روپے لینا جائز ہے، یا نہیں؟

درصورت جائز ہونے کے عمرو نے زید سے یوں کہا کہ میرے پاس روپیہ بھی نقد نہیں ہے، فصل ساونی میں نرخ تیس سیر کے (۱) اناج زیری (۱) پانچ روپیہ کی ادا کر دوں گا، روپیہ میرے پاس رہنے دو، آیا (یہ) جائز ہے، یا نہیں؟

---

(۱) اناج زیری گھٹیا قسم کا وہ اناج جو عموماً جانوروں کو کھلایا جاتا ہے۔ (م ر)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: بیع پھل کی اس وقت کرے کہ بالکل بڑھ چکے، اور نہایت و پختگی ہو جاوے [illegible] سے پہلے بیع فاسد ہوتی ہے۔ فقط

(تالیفات رشیدیہ، ص ۲۳۳-۲۳۴)

(۵۴۴) بہار آنے سے پہلے باغوں کا فروخت کرنا؟

سوال: [illegible] کرنا، اس وعدہ پر کہ اگر موسم بہار میں تھوڑے بہت بھی مل جاویں گے، تو یہ روپیہ جو قیمت کا ٹھہرا ہے [illegible] رہا، اور اگر کچھ بھی وصول نہ ہوا، تو روپیہ مشتری کو [illegible] واپس مل جاوے گا، جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اس طرح بیع حرام ہے۔

(بدست خاص [illegible])

(۵۴۵) پھل ظاہر ہونے سے پہلے باغوں کی فروخت؟

سوال: باغوں کی فصل کا [illegible] فقہ کی کتابوں سے ناجائز ہے، خصوصاً جب کہ بیع پھلوں کے ظاہر ہونے سے پہلے ہو، کیوں کہ مبیع معدوم ہے اور منازعت کا احتمال ہے، مگر اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو اس قدر فرصت نہیں کہ اپنی باغوں کی حفاظت کریں، اور معتبر نوکر بھی نہیں ملتے ہیں، جس کو نوکر رکھتے ہیں، وہ پوری حفاظت بھی نہیں کرتا، بلکہ خیانت کرتا ہے، ہمارا بہت نقصان ہوتا ہے، اور فصل کے بیچنے میں جھگڑا نہیں ہوتا، بلکہ ہم اپنے نقصان سے بچتے ہیں اور مول لینے والا اپنی خوشی سے لیتا ہے، لہٰذا یہ بیع جائز ہونا چاہئے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسی حالت میں فصل کا درختوں پر بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہرگز یہ بیع درست نہیں، اور یہ معذرت سے حکم شرع کا بدل نہیں سکتا۔ فقط

رشید احمد عفی عنہ گنگوہی

(مجموعہ فتاویٰ، ص ۳۰)

(۵۴۶) باغ کی فصل فروخت کرتے وقت جنس متعین کرنا، کب صحیح ہے؟

سوال: فروخت کرنا درختان باردار کا اس طرح پر کہ اس کی قیمت کے ساتھ کچھ جنس اپنے واسطے بھی ٹھہرائے، مثلاً ایک صد روپیہ ایک صد ثمر نیز وغیرہ ٹھہرائے، جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: جس باغ میں بہت بار ہو، کہ قطعاً اس میں سے سوا نبہ استثناء کرکے، بار باقی رہے، تو ایسا استثناء درست ہے، ہاں ایسا استثناء مجہول کہ بعد اخراج مستثنیٰ کے، بقاء محقق نہ ہو، درست نہیں فقط۔ کذا فی کتب الفقه

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(الفتاویٰ عیدو، بدست خاص)

(۵۴۷) ٹوکروں صندوقوں میں رکھے ہوئے سامان کو بغیر دیکھے خریدنا؟

سوال: خریدنا نیلام [illegible] کہ اکثر شے ٹوکروں اور صندوقوں میں نیلام ہوتی ہیں، اور پوری حقیقت ان کی معلوم نہیں ہوتی کہ ان کے اندر کس قدر مال ہے، اور کیا چیز ہے، اور کہاں نہیں کھولا جاتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: بیع پھل کی اس وقت کرے کہ باطل ہو چکے، ورنہ بیت [illegible] ہے [illegible] بیع فاسد ہوتی ہے۔ فقط

[illegible]

(۵۴۴) بہار آنے سے پہلے باغوں کا فروخت کرنا؟ **سوال:** [illegible] اس وعدہ پر کہ اگر موسم بہار میں تھوڑے [illegible] جاویں گے تو یہ روپیہ جو قیمت کا [illegible] رہا، اور اگر کچھ بھی وصول نہ ہو تو روپیہ مشتری کا سارا واپس ہو جاوے گا، جائز ہے یا نہیں

جواب. اس طرح بیع حرام ہے۔ (بدست خاص، سوال ۵۳)

(۵۴۵) پھل ظاہر ہونے سے پہلے باغوں کی فروخت؟ **سوال:** باغوں کی فصل کا فروخت [illegible] فقہ کی کتابوں سے ناجائز ہے، خصوصاً جب کہ بیع پھلوں کے ظاہر ہونے سے پہلے ہو، کیوں کہ مبیع معدوم ہے اور منازعت کا احتمال ہے، مگر اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو اس قدر فرصت نہیں کہ اپنی باغوں کی حفاظت کریں، اور معتبر نوکر بھی نہیں ملتے ہیں، جس کو نوکر رکھتے ہیں، وہ پوری حفاظت بھی نہیں کرتا، بلکہ خیانت کرتا ہے، ہمارا بہت نقصان ہوتا ہے، اور فصل کے بیچنے میں جھگڑا نہیں ہوتا، بلکہ ہم اپنے نقصان سے بچتے ہیں اور مول لینے والا اپنی خوشی سے لیتا ہے، لہٰذا یہ بیع جائز ہونا چاہیے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسی حالت میں فصل کا درختوں پر بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہرگز یہ بیع درست نہیں، اور ایسے عذرات سے حکم شرع کا بدل نہیں سکتا۔ فقط

رشید احمد عفی عنہ گنگوہی (مجموعہ [illegible] ص ۳۰)

(۵۴۶) باغ کی فصل فروخت کرتے وقت جنس متعین کرنا، کب صحیح ہے؟ **سوال:** فروخت کرنا درختان باردار کا اس طرح پر، کہ اس کی قیمت کے ساتھ کچھ جنس اپنے واسطے بھی ٹھہرا لے، مثلاً ایک صد روپیہ، ایک صد ثمر [illegible] وغیرہ ٹھہرا لے، جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جس باغ میں بہت بار انبہ ہو، کہ قطعاً اس میں سے سو انبہ استثناء کر کے، بار باقی رہے، تو ایسا استثناء درست ہے، اور ایسا استثناء مجہول کہ بعد اخراج مستثنیٰ کے، بقا محقق نہ ہو، درست نہیں فقط۔ کذا فی کتب الفقه

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتوی علیحدہ، بدست خاص)

(۵۴۷) ٹوکروں صندوقوں میں رکھے ہوئے سامان کو، بغیر دیکھے خریدنا؟ **سوال.** خرید نا نیلام کا اکثر شے ٹوکروں اور صندوقوں میں نیلام ہوتی ہیں، اور پوری حقیقت ان کی معلوم نہیں ہوتی، کہ ان کے اندر کس قدر مال ہے، اور کیا چیز ہے، اور یہاں کہیں کھول کر دکھاتے [illegible]۔

toobaa-elibrary blogspot com

جواب: جب تک کسی چیز کی کیفیت معلوم نہ ہو اس کا خریدنا اچھا نہیں، وکیل اس کی حالت جانتے ہیں، فقط تم کو اس قدر کافی ہے کہ بیع فاسد ہے، جب تک اس کی کیفیت نہ معلوم ہو۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی (فیوض رشیدیہ ص ۲۵-۲۶ طبع ...)

(۵۴۸) عام خریداروں کے لئے کشمیر وکابل کے پھلوں اور میوہ جات کی، شرعی بیع کی تحقیق؟

سوال: علمائے دین شرع متین سے سائل کا سوال ہے کہ کسی مسلمان کو جس چیز کا علم نہ ہو اور نہ جانتا ہو، اس کے حال کو دریافت کرے، اور اس کے چھپے ہوئے حال کو کہ یہ گندم یا گڑ کہاں سے لایا تھا اور جس سے لیا تھا وہ شخص بہتر تھا یا بدتر تھا، اور شرع کی خرید و فروخت کو جانتا تھا یا نہیں جانتا تھا۔ کسی کے پوشیدہ حال کو کھود کھود کر دریافت کرنا جائز ہے، یا نہیں؟ کوئی شخص اپنی فروخت کرتا ہو بازار میں، ایسے شخص سے خرید کرنا بے تحقیق جائز ہے، یا نہیں؟ خریدار کو اس کا علم نہیں ہے، کہ اس نے بیع شرع کے موافق کی ہے یا نہیں؟

اور میوہ کابل سے آتا ہے، اب حال اس کا کچھ معلوم نہیں کہ اس نے شرع کے موافق خرید کئے یا نہیں۔ کشمیر سے سیب آتے، اب معلوم نہیں کہ کشمیر میں جو یہ خریدار خرید لایا، اس نے شرع کے موافق خرید کئے، یا نہیں کئے اور خرید لیتا ہے کہ جو چیز کہ غائب ہے، اس کو میں کھود کھود کر دریافت نہیں کرتا۔

جواب: کشمیر و کابل کے میوہ کی بیع وکالۃً کی حاضر ورت (ی) نہیں ہے، علی ہذا جو اشیاء بازار میں فروخت ہوتے ہیں، اگر کوئی شبہ ہو تو پوچھ لے، ورنہ کچھ ضرورت تحقیق کی نہیں۔ اور اسی طرح اگر حال ظاہر مسلمان کا اچھا ہے، تو خواہ مخواہ اس کے حال کی تحقیق کرنا کچھ ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی شبہ حرمت کا ہو تو مضائقہ نہیں ہے یا کوئی آمدنی حرام کی غالب ہونے کا قرینہ ہو، یا فاسق آدمی ہونے کی وجہ سے، دلی حساب غالب ہو تو تحقیق کر لینا اولیٰ ہے، ورنہ کچھ ضرورت نہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۰۹)

(۵۴۹) بیع سلم کی شرائط اور اس کے احکام؟

رواج بیع سلم کا یہاں پر چند قسم ہوتا ہے

اول: یہ کہ زید عمرو سے کہتا ہے کہ ایک من گندم دیتا ہوں، فصل میں اس قدر لوں گا، اور حال یہ ہے کہ بوقت دہش گھن کھایا ہوا دیتے ہیں اور اچھا لیتے ہیں۔

دوم: یہ کہ محمد بقرار فصد ایک من دیتے ہیں اور سوا من لیتے ہیں۔

سوم: یہ کہ نخود یا شعیر دیتے ہیں اور گندم لیتے ہیں، خواہ وزن میں برابر ہوں، یا کم۔

چہارم: یہ کہ نقد دیتے ہیں بایں اقرار کہ فصل میں ۲۰ تار مثلاً لیں گے، اگر وقت ٹھہرانے کے بہت کم نرخ ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

پنجم: یہ کہ غلہ جوار یا غلہ دیتے ہیں اور فصل ربیع میں گندم یا نخود یا جو یا دوسرے قسم دیتے ہیں۔

ششم: یہ کہ خراب نرخ دیتے ہیں(۱) یا داب دیتے ہیں اور دوسرے قسم میں غلہ دیتے ہیں۔

اور کتاب نافع خریداران میں یہ سات شرطیں لکھی ہیں

اول: بیان جنس، کہ گندم ہے یا جو، یا چنے ہیں یا جو، وغیرہ ہوتا ہے۔

دوم: بیان نوع مثلاً بارانی ہونے یا چاہی، سو یہ طرفین میں کوئی نہیں کرتا، بعد اس کے یہ کہتے ہیں کہ جیسے تیرے یہاں ہوں ویسے ہی دینا۔

سوم: بیان صفت، کہ اچھے ہوں یا برے، سو بجائے اس کے یہ قرار ہوتا ہے کہ دیتے ہیں گے۔

چہارم: بیان مقدار، کہ ناپ تول میں اس قدر ہوں۔

پنجم: مدت، کہ اتنے دنوں کے بعد دیں گے اور کسی کی مدت ایک ماہ ہے، یا دو ماہ اختیار ہے کہ کبھی بیان ایک ماہ وغیرہ کا کر دیتے ہیں اور اکثر یہ ٹھہرا دیتے ہیں کہ فصل میں لے لیں گے۔

ششم: راس المال کی مقدار، کتنا دیا جاوے گا، سو یہ ضرور مقرر ہوتا ہے۔

ہفتم: اس جگہ کا نام کہ جہاں مسلم فیہ ادا کی جائے، بشرطیکہ بیچنے میں کچھ بار برداری پڑتی ہو، ورنہ کچھ حاجت نہیں۔ جہاں معاملہ ہوا ہے وہاں ہی مسلم فیہ ادا کی جائے۔ (۲)

یہاں یہ دستور ہے کہ جب غلہ تیار ہوتا ہے، بیدر (۳) میں یا اپنے پاس کے آنگن (صحن) میں ڈلوا دیتے ہیں۔ فقط۔ تفصیل ہر شرط کی مفصل ارشاد ہو اور بدمذہبی فساق اور کفار سے بھی درست ہے، یا نہیں؟

دوسرا مسئلہ نافع خریداران میں مذکور ہے۔ کہ نقد کے عوض میں کم کر دینا اور ادھار کے عوض زیادہ کو فروخت کرنا درست ہے، اس کی کیا مراد ہے، جائز ہے، یا نہیں؟ انتھی ملخصاً

الجواب: پہلی صورت سوال کی کہ من بھر گندم دے کر فصل میں لینا چاہا، قرض کی صورت ہے، اگر دینے والے نے مثلاً خراب جنس دی اور اچھی لینی شرط کرتا ہے، تو یہ حرام اور سود ہو جاوے گا، کیونکہ قرض میں جیسا دیوے ویسا ہی دینا واجب ہوتا ہے۔ ہاں اگر شرط کچھ نہیں کی اور یہ کہا کہ من بھر کے بدلہ من بھر دیدینا یا یہ کہا کہ جیسی دیتا ہوں دیدینا، تو قرض درست ہو گیا، دیتے وقت اگر اچھی جنس اپنی خوشی سے، بدون شرط دے دیوے، تو کچھ حرج نہیں۔

---

(۱) مختلف چیزوں یا کسی ایک چیز کا ڈھیر یا اکٹھا ذخیرہ۔ [نور]

(۲) نافع خریداران، محمد حسن نانوتوی ص ۱۷-۱۸ (مطبع صوفی پرنٹنگ ورکس پشاور، جلد ۳۰۰)۔ یہ شرطیں نافع خریداران میں درج ہیں مگر بعینہٖ یہ الفاظ نہیں ہیں، اس میں فرق ہے۔ [نور]

(۳) بیدر (بروزن سیر) اناج صاف کرنے کی جگہ، کھلیان، اسار، حسن اوصاف۔ ... اللغات۔ مولوی نور الحسن نیر کاکوروی ص ۹۸، جلد دوم، دہلی ۱۹۹۸ء۔ [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

دوسری صورت ... ہے عوض سو من ... صحیح ہے۔

تیسری قسم ... دوسری جیسی مقرر کر دیوے، یہ بھی ... ہے ... سبب سے۔

چوتھی صورت سلم جائز ہے ... اور دینے کی تاریخ مقرر کر دیوے۔ یوں نہ کہے کہ فصل میں دوں یہ فصل زمانہ مجہول ہے، ... مقرر کر دیوے ... جو ... خریداران میں لکھی ہیں، مذکور ہونا ضرور ہے۔

پانچویں صورت بھی ناجائز ہے، کیونکہ بیع ... اشیاء ربویہ کی ہے۔

ششم: صورت ... کا حال بھی پہلی صورت کا سا ہے، اگر خراب گڑ دے کر عمدہ ٹھہرالیا، تو قرض ناجائز ہوگا، اور مطلق کر دیا ... دینے والے نے اپنی رضا سے عمدہ دیا، تو درست رہا۔

... شرط چاشنی ... سے یہ غرض ہے، کہ چاشنی عمدہ قسم اور موٹا خوش رنگ ... ہوتا ہے، اور ... ضعیف سب امور میں۔ سو اگر ... چاشنی کی قید نہ ہووے، مگر قسم اول جو عمدہ موٹا ہو بیان کیا جاوے، تو بھی سلم درست ہو جاتی ہے۔ مگر یہ شرط ... جیسی پیدا ہو جاوے ... یہ شرط مفسد سلم کی ہے، کہ تعیین حق ... بیع کا نہیں ہوتا، تو یہ شرط نہ کرنی چاہئے۔

اور دوسری بات یہ کہ کھیت اور ... بھی شرط مفسد سلم کی ہے، یوں کہے کہ اس قسم [کی] گندم ہوں گا، نہ یہ کہ تیرے کھیت یا اس گاؤں کے یوں نہ کہنا چاہئے۔

... چاشنی ... میں کوئی اور فرق ہے، جو اہل زراعت کو معلوم ہے، تو اس شرط کو مصرح کرنا چاہئے۔ اور جدید و قدیم کی صفت بھی ضرور ہے، کہ اس میں بھی فرق ہوتا ہے، اور ... کا بھی ذکر ہونا چاہئے۔ حاصل ان سب کا یہ ہے کہ جنس سلم کی ... بیان ہو جاوے، کہ ... میں ... نہ رہے، اور ہر طرح مقرر متعین ہو جاوے، گویا دیکھ رہا ہے، اور وزن سے بھی سلم کرنا درست ہے اور تین ماہ چار ماہ یا زیادہ مدت بھی ... مگر مدت جو ٹھیری ہو تاریخ سے مقرر کی جاوے، اور ایک ماہ سے کم نہ ہو زیادہ کا ... ہے ... میں ... کہ اگر ... میں سلم کی ... دینے کے وقت لینے ... کہ میرے ... پہنچا دے، تو بار ... مسلم ... اس میں تکرار ہوگا، لہٰذا ... بار برداری کی شے میں مقرر کر دیویں، تا کہ تکرار نہ ہو۔ یہ جواب غالباً ناتمام ہے اس کے آخری صفحات موجود نہیں۔ نور]

(مجموعہ رام پور ص ۲۷-۲۹)

(۵۵۰) گھی میں بیع سلم؟

سوال: گھی کی ... یعنی بیع سلم جائز ہے یا نہیں؟

جواب: گھی کی سلم ... جائز ہے۔ فقط

(مجموعہ ... ص ۴۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۵۵۱) ہندو سے ایک معاملہ میں شرکت طے ہوئی تھی، وہ مرگیا اور اس کا کوئی وارث نہیں تو؟

سوال: مخدومی و مکرمی ... حضرت ... صاحب ... بعد ... عرض ... کہ ایک ہندو سے ... حصہ پر ایک مسلمان کو پالنے کو دی تھی، کہ جب یہ بیوپاری گئی اس کی نصف قیمت تم سے لے لیں گے ... مالک مرگیا ہے اور اس کا کوئی وارث قریبی بھی نہیں ہے تو ... شرع شریف کس کا ہے ... واسطے قربانی ... کھانے کے خرید کرنا اس مسلمان سے جائز ہے یا نہیں۔ فقط

دیگر عرض آں کہ غلام زادہ کو اب بفضل الٰہی صحت ہے، لیکن ایک تعویذ مرحمت ہو جاوے ... والسلام

نیاز مند ... محمد تقی عفی عنہ

جواب: از بندہ رشید احمد عفی عنہ السلام علیکم

وہ گائے تو اس بقال کی ہے اس کے وارثوں کو دینا چاہیے، خواہ کوئی ہو، اور اجرت اس کی پرورش کی اس مسلمان کو ملے گی، وہ مالک نہیں، نہ نصف کا نہ کل [کا] اس کی پرورش کی اجرت کی تخمین کرو، اور اگر کوئی وارث نہ دیوے، تو گائے سے وصول کریں، مگر ایسی مشتبہ شے کو قربانی کے واسطے خرید مت کرو۔ فقط عزیز کی صحت سے طمانیت ہوئی۔ تعویذ ملفوف ہے۔ فقط والسلام (مکتوب ...)

(۵۵۲) قرض خواہ مجبوری میں، قرضدار سے عدالت و ڈگری کا خرچ لے سکتا ہے؟ سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عدالت انگریزی میں اسٹامپ و طلبانہ و محنتانہ وغیرہ کا خرچہ، جس میں سود بھی شامل ہوتا ہے، ڈگری دار کو محض بہ پابندی قانون، بلا لحاظ شرع شریف کے دلایا جاتا ہے، وہ شرعاً مسلمان کو لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر اس خرچہ میں جائیداد کسی مسلمان کی نیلام کی جاوے، تو دوسرے مسلمان کو اس جائیداد کا خرید کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کسی مدیون نے دائن کو مجبور کیا اور دائن نے بہ ناچاری نالش کی، تو جو کچھ خرچہ وغیرہ عدالت نے دلا دیا، اگرچہ وہ ظلم اور خلاف شرع ہے، مگر دائن مدیون سے اسے لے سکتا ہے، البتہ سود کا لینا درست نہیں۔ اور پھر اس خرچہ میں سوائے سود کے، جو جائیداد مدیون کی نیلام ہو جاوے گی، اس کا دوسرے مسلمان کو بھی خریدنا درست ہووے گا۔ فقط

(فی) نور الأنوار:

أفتى المتأخرون بضمانه لفساد الزمان بالسعي الباطل و كثرة السعاة فيه (۱) انتهى

(۱) نور الانوار ... بحث ... ص ۲۷۰ (مطبع ...) نور

اور چونکہ سود محض باعتبار ... کے ہی ... اس کے بیوع میں خریدنا اور اگر کوئی ہو تو مالک کو واپس کردو

۔ ۔ ۔ سب ہے۔ فقط (مجموعہ ... ص ۹۵۔۹۲)

نوٹ: ... مسئلہ ... مقدمہ ... ضمیمہ ... میں ملاحظہ ہو۔ نور

(۵۵۳) ڈگری دار کا مقدمہ کی پیروی کا بالائی خرچ لینا؟ سوال: ڈگری دار کو خرچہ بالائی لینا جو کہ بابت پیروی مقدمہ وکلاء وغیرہ میں صرف ہوتا ہے، درست ہے یا نہیں؟

جواب: مظلوم اگر خرچ اپنا خرچ ... تو درست ہے۔ فقط (مجموعہ ... ص ۷۰)

(۵۵۴) پرچی کے ذریعہ سامان کی خرید وفروخت؟ سوال: چٹھیاں ڈال کر کسی چیز کا خرید وفروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: حرام ہے کہ اس کو قمار اور جوا کہتے ہیں۔ (مدست ... ص ۵۹)

(۵۵۵) فاسق کا قول تجارت میں معتبر ہے؟ سوال: علمائے دین سے سائل کا سوال ہے کہ بعض اشخاص تجارت ... وغیرہ کی کرتا ہے اور ... اور لوگوں سے بیان کرتا ہے کہ کم نہیں تولتا ہوں یعنی وزن کم نہیں دیتا ہوں، ایسے شخص کا اعتبار کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

اور بعض شخص ایسا ہے کہ وہ تجارت ... کی کرتا ہے اور لوگوں سے بیان کرتا ہے کہ میری کوٹھی (۲) دس ہزار روپے کی ہے اور اس کے یہاں ... یعنی انگریزی باجا اور شطرنج اور گنجفہ بکتا ہے۔ اور بہت چیز حلال بھی فروخت ہوتی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں جھوٹ نہیں بولتا ہوں، ایسے شخص کا قول قابل اعتبار ہے یا نہیں؟

اور بعض شخص ایسا ہے کہ وہ نوکری سرکاری کرتا ہے اور شرع کے خلاف لکھتا پڑھتا ہے اور کفاروں کو تعظیم دیتا ہے اور سودی تمسک پر گواہی لکھتا ہے ... تحریر دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ میں نے عہد کیا ہے کہ رشوت نہ لوں گا اور جھوٹ نہ بولوں گا۔ ایسے شخص کا اعتبار کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

اور بعض شخص یہ بیان کرتا ہے کہ میں نے پیشہ ... اختیار کیا ہے عطر وغیرہ کا اور پھر فروخت کرتا ہے، رنڈی ڈوم وغیرہ کو اور پھر کہتے ہیں میں جھوٹ نہیں بولتا ہوں۔ ایسے شخص کا اعتبار کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ یا کوئی فاسق وفاجر ہو اور گناہ کبیرہ کرتا ہو اس کا اعتبار کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

بعض شخص ایسا ہے کہ وہ کہ اپنے نوکر فاسق وفاجر کو کچھ روپیہ تحویل خرچ میں اس کے سپرد کردے، کہ میرے کام میں صرف کرو، ایسے فاسق وفاجر کا اعتبار کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور مالک کہتا ہے کچھ حساب تم سے لینا ضروری نہیں، تمہارے

---

(۱) ... [illegible] ... کا واسطہ کم رہا اور رہتا رہا (نور)

(۲) کوٹھی ... میں ... Share ... ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور اعتبار ہے۔ پس یہ شخص فاسق وفاجر کا اعتبار نہ کیا جائے

اور کوئی شخص دوسرے فاسق وفاجر سے کہتا ہے۔ [illegible]

کہ ہو گا اس کا اعتبار۔ پس فاسق وفاجر کا قول [illegible]

جواب: [illegible] شرع [illegible] سب کا فسق ہے، اور فاسق کا قول معتبر ہے۔ [illegible] قبول کر لینا درست ہے، اگر غالب ظن اس کے [illegible] کتب الفقہ۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۱۰-۲۱۱)

(۵۵۶) جانور کو حصہ پر دینا؟ **سوال:** مرغ، بیل وغیرہ یا پھل درخت کی حفاظت کے واسطے دینا، اس طرح پر کہ تو حفاظت کر اور بیل وغیرہ کو [illegible] اتنا حصہ اور میرا اتنا حصہ، یہ جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: جانور کو حصہ پر دینا درست نہیں ہے، درخت کا پھل محافظت کے واسطے حصہ پر دینا جائز ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (ارشاد خاص ص ۲۰)

(۵۵۷) چوری کے سامان کا خریدنا؟ **سوال:** اگر یوں معلوم ہو کہ یہ شئے چوری کا ہے، تو اس کا خریدنا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: چوری کے مال کا خریدنا حرام ہے۔ فقط، واللہ اعلم (ارشاد خاص ص ۳۶)

(۵۵۸) ہنڈی لفافہ اور اسٹامپ کی کمی زیادتی کے ساتھ فروخت اور منی آرڈر کا حکم؟ **سوال:** ہنڈوی کی زیادتی سے لینا دینا، اور لفافہ اور اسٹامپ کی زیادتی سے فروخت کرنا درست ہے، یا نہیں، مگر سرکاری دستور لفافہ و اسٹامپ پر یہ ہے کہ فیصدی تین روپیہ سے، کمیشن خریدار کو دیا جاتا ہے، اور درصورت عدم فروختگی، سرکار واپس بھی کر لیتی ہے۔ ان کا فروخت کرنا درست ہے، یا نہیں؟ اور منی آرڈر کا کرایہ درست ہے، یا نہیں؟

جواب: ہنڈوی کی کمی زیادتی درست نہیں، علی ہذا، لفافہ اسٹامپ کی زیادتی سے فروخت کرنا درست نہیں، اسٹامپ کی بیع کی، اجرت میں جائز ہے۔ منی آرڈر کرانا درست نہیں ہے۔(۱) (ایضاً رشیدیہ ص ۲)

---

(۱) یہ فتویٰ اس وقت کا ہے جب منی آرڈر (MONEY ORDER) کا سلسلہ شروع ہوا [illegible] صحیح وضاحت اور طریق کار [illegible] تو حضرت کو صحیح نوعیت معلوم ہونے پر [illegible] جواز کے بھی قائل ہو گئے۔ (ادارہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٥٥٩) روپے کے نرخ سے کم یا زیادہ پیسے لینے کا حکم؟ (١) **سوال:** روپیہ کے ساڑھے سولہ آنے پیسے یا ساڑھے پندرہ آنے دینے جائز ہیں یا نہیں؟

جواب: روپیہ کے نرخ سے پیسے کم زیادہ دینا، لینا جائز ہے۔ فقط (٢)   (فتاویٰ رشیدیہ ص ٢)

اجارہ

(٥٦٠) کرایہ کے ایک مکان کے معاملہ میں فسخ اجارہ کا حکم؟ **سوال:** جو زید نے مکان کرایہ پر خالد کو دیا ہے، وہ پردہ کا چھ مکان ہے، اس مکان کے بہت سینے والے آدمی ہیں، اور یہ مکان دوسرا زید کا ملحق مکان زنانہ کے نشست گاہ ہے، اس کا کوئی سینے والا نہیں ہے، کیونکہ اس مکان میں زنانہ سکونت نہیں کر سکتی، جو بیت ہے واسطے سکونت عیال، اطفال کے بیتا ہے اور خالد تنہا رہتا ہے، کوئی عورت اس کی نہیں ہے، وہ اس مکان نشست گاہ میں سکونت کر سکتا ہے۔ اس واسطے زید چاہتا ہے کہ مکان کا تبادلہ خالد سے کر لیوے، خالد منظور نہیں کرتا ہے اور کرایہ مکان کا جو خالد کے پاس ہے، وہ ایک روپیہ سود کے تین روپے آٹھ آنے ہوتے ہیں، تو ایک روپیہ سود میں مجرا ہو گیا، باقی دو روپے آٹھ آنے کا دائن کی طرف سے حسن ہے، اور حسن کی یہ صورت ہے کہ جس کا قرض دیتا ہے، وہ بھی اپنی ضرورت میں لیکر، دو روپیہ آٹھ آنہ سود معاف کرتا ہے، اور ایک روپیہ پر راضی ہوتا ہے، یعنی بمقابلہ ایک روپیہ کے تین روپیہ آٹھ آنہ چھوڑتا ہے اور اس مکان کے سوا اور کوئی مکان زید کے پاس ایسا نہیں ہے کہ قرض دہندہ کو دے کر سود سے بچے، تو اس صورت میں فسخ اجارہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اور یہ مکان جدا نہیں ہے ایک مکان کے تین ٹکڑے کر کے، دو زنانہ ایک مردانہ بنائے گئے ہیں، اس واسطے کہ زید کے دو بیٹے ہیں، تاکہ بعد مرنے زید کے ہر دو کو بٹوارہ کے نزاع نہ ہووے، اس واسطے زید اس مکان کو فروخت نہیں کر سکتا، اور نہ فروخت کر کے ادائے قرض کا کرتا، لاچار ضرورت راہن کی ہے۔ فقط

جواب: جبراً فسخ کرنا اجارہ کا اس صورت میں صاحب مکان کو درست نہیں، البتہ اگر رضا سے فسخ کر دیوے تو

---

(١) [illegible] (پانی پت)

(٢) [illegible] (انور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مردود ہے مستاجر کی۔ کذا فی کتب الفقہ، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۲۲-۲۲۳)

(۵۶۱) کرایہ کا مکان خالی کرانے کے لئے جبر کرنا؟ سوال: اگر اس فتویٰ شرعی سے مخرف ہو، اور قبول نہ کرے، تو زید پر یہ امر جائز ہوگا یا نہیں، کہ کرایہ نامہ کو چاک کرا لے اور معاہدہ باہمی سے انکار کر دے۔ کہ خالد نے حکم شرع کو قبول نہیں کیا۔

جواب: ایسے شخص کا یہی علاج ہے، کہ اس نے فتویٰ شرعی کو نہیں مانا اور زید کو گناہ سود میں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ فقط۔ محمد مراد عفی عنہ(۱)

[جواب] ہرگز کرایہ نامہ کو چاک کر کے، خالد کو نکال دینا درست نہیں، کہ فسخ اجارہ کا یہاں کوئی عذر شرعی موجود نہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۲۰)

از بندہ رشید احمد عفی عنہ بعد سلام مسنون آنکہ، جواب مسئلہ مولوی مراد صاحب نے بدون کتاب دیکھے لکھ دیا تھا، چونکہ بندہ کی فہم میں نہ آیا، جو کچھ معلوم تھا لکھ دیا، معاف فرماویں۔ آپ کی بیماری سے رنج ہے حق تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرماوے۔

مولوی مراد صاحب السلام علیکم

اس مسئلہ کو کتاب الاجارہ کے، باب فسخ الاجارہ میں دیکھنا چاہئے، کہ عذر فسخ اجارہ کے مؤجر اور مستاجر کی طرف سے جو ہیں، ان کو کہتے ہیں، کہ اگر مالک پر دین ہو جاوے، کہ اندیشہ قید کا ہو اور سوائے اس شے کے اور کوئی دوسرا مال نہ ہو، جس کی بیع سے ادائے دین کر سکے، اس وقت فسخ کا اختیار ہوتا ہے، فقط سو آپ نے دین میں رہن کرنا عذر قرار دیا ہے۔

اس مسئلہ کو دیکھو اور آئندہ کو احتیاط رہے، کہ جواب [صحیح] ہو۔ ظاہری نفع ونقصان اور ظن وتخمین کو کام نہ ہو، کتاب کو خوب غور سے دیکھ کر جواب لکھو، اور عبارت کتاب کی نقل کیا کرو، تاکہ دوسروں کو پھر گنجائش رد نہ ہو اور جب خوب ماہر ہو جاؤ، اس وقت نقل عبارت کی ضرورت نہیں۔ یہ کلمات اپنا دوست جان کر بطور نصیحت لکھے ہیں، بہر خدا تعالیٰ ملال نہ فرمانا، اپنوں کو نصیحت کرتے ہیں، غیروں سے کام نہیں، فقط، سب کو سلام پہنچے۔ (مجموعہ کلاں ص ۲۲۰-۲۲۱)

(۵۶۲) سود سے بچنے کے لئے مقررہ مدت سے پہلے مکان خالی کرالینا؟ سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم درباب مسئلہ ذیل کے: کہ زید نے مکان اپنا میعاد معین کر کے خالد کو کرایہ پر دیا، بعد اس کے زید کو کہ مدیون ہے، بکر دائن نے کہا کہ مکان میرے پاس رہن کر دے، تجھ کو سود سے

---

(۱) مولانا محمد مراد، فاروقی، پنجی، شاگرد رشید حضرت مولانا گنگوہی، وحضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، وبانی مدرسہ مرادیہ، حوض والی مسجد، مظفر نگر [نور]

سمجھ وچیز او سے۔ خالد اس بات کو قبول نہیں کرتا ہے الخ
سود کی موجودگی میں یہ مکان کا معروف کرایہ ہوں اعداد اس سے
اس کا کچھ نقصان نہیں ہے، بلکہ مدت کرایہ میں دیا جاتا ہے۔ تو اس صورت میں زید وا ختیار خالی کرنے مکان کا، اور
دوسرا مکان خالی کر لیا ہوا رہنے کا ہے یا نہیں، در صورت خالی ہونے کے زید عذاب دین میں رہتا ہے۔ عنداللہ حق یا نہیں؟

جواب: جواب یہ ہے کہ خالد کو مناسب ہے کہ مکان زید کا خالی کردے، تا کہ وہ سود سے بچے، جو بہت بڑا گناہ
ہے، جس کے لینے اور دینے پر وعید شدید مرتب ہوتی ہے، اور سود کے گناہ سے بچنا اور دوسرے مسلمان کو بچانا، ہر مسلمان پر
ضروری اور واجب ہے۔ در صورت خالی نہ کرنے مکان کے زید کے، سود دینے کا گناہ خالد کے ذمہ مرتب ہوگا، جب اپنے
آپ گناہ میں مرتب ہوا، تو اس گناہ سے اس کو نجات دینی ضروری ہوئی، وہ یہ ہے کہ اس سے مکان خالی کرادیا جاوے اور جو کہ
اس سے معاہدہ ٹھہرا تھا، اس کے بدلہ جو زید اپنا دوسرا مکان دیتا ہے، وہ کافی اور وافی ہے۔ فقط محمد مراد عفی عنہ

(از مولانا محمد مراد فاروقی پنجی ثم مظفر نگری)

[جواب از حضرت مولانا گنگوہی:] اس صورت میں زید سود مقررہ سے تو خلاصی ہوتا ہے، مگر دین کے سود
میں مبتلا ہوتا ہے، کیونکہ انتفاع رہن بھی سود ہے اور فسخ اجارہ کا عذر نہیں ہے، پس اگر خالد رضاء سے فسخ اجارہ یا تبدیل کرے
درست ہے، مگر جبراً اس پر زید نہیں کر سکتا، اور چونکہ زید کے پاس اور گھر بھی ہے، لہٰذا اس مکان کے ترک کا عذر اور جبر شرعاً
درست نہیں کذا فی کتب الفقہ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۱۹-۲۲۰)

(۵۶۳) کیا اپنے جائز حق کی وصولی کے لئے، کذب و توریہ کی گنجائش ہے؟

سوال: ما قولکم دام فضلکم اندریں مسئلہ کہ جو کوئی واسطے رفع ظلم و احقاق حق کے فریب صوری کرے، جائز ہے یا نہیں؟ مثلاً زید کا
ہزار روپیہ بکر کے پاس واجب ہے، جس کو بوجہ زمانہ تین برس سے زیادہ کا گذر گیا ہے، اب بکر روپیہ دینے سے انکار کرتا ہے
اور کہتا ہے کہ تمادی ہوئی، اب تمہارا روپیہ کیسا؟ اب اگر زید کوئی کاغذ جعلی نسبت اسی روپیہ واقعی کے، اندر اپنی میعاد کے
بنائے تو اس پر مواخذہ شرعی ہے؟ یا نہیں؟

یا مثلاً کوئی معاملہ واقعی سچا درمیان زید و بکر کے ہوا ہو اور کاغذ بھی لکھ دیا گیا، مگر اس کاغذ میں کوئی لفظ ایسا ہے کہ
از روئے قانون انگریزی وہ لفظ خلاف شرط ہے، اور وہ سبب حرام ہے، اور بکر از راہ بد دیانتی واحقوق زید سے انکار کرتا ہے،
اس بناء پر وہ کوئی ظلم سخت تجویز کرتا ہے، جس کا زید متحمل نہیں ہو سکتا ہے۔ اب اگر زید واسطے احقاق حق و رفع اس ظلم سخت کے،
اس مضمون کو حذف کرے، ایک لفظ موافق قاعدہ و قانون انگریزی کی لکھ کر، مقدمہ سچا دائر کرے، یا وقت دوران مقدمہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے کوئی کلمہ جھوٹ، واسطے احقاق حق و رفع ظلم کے، اظہار میں بیان کرے، تو اس پر مواخذہ شرعی ہے یا نہیں؟

اور اب اس زمانہ میں کوئی مقدمہ کیسے ہی سچ سے سچا کیوں نہ ہو، بوجہ پابندی انگریزی قانون، بلا آمیزش جھوٹ ممکن نہیں ہے، کہ درست ہو جاوے اور اس میں احقاق حق ہو جاوے، تو اب کیا کرنا چاہئے؟ بینوا بسند الکتاب من الفقہ و السنۃ و الکتاب، توجروا عند اللہ الوھاب۔

جواب: محض اپنا حق وصول کرنے کے واسطے، کہ کسی کو اس میں مضرت جان و مال کی دینا نہیں، کوئی صورت بیہ کرنا اور کذب وتوریہ سے اپنا حق حاصل کرنا، درست ہے۔ شرعاً اس میں کچھ اثم و ملامت نہیں، کتاب، سنت، فقہ سے ثابت ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۲۱۶_۲۱۷)

(۵۶۴) ڈبل پیسے کا منصوری پیسے سے تبادلہ؟

سوال: پیسہ ڈبل کو بھنانا، بایں طور کہ ایک منصوری لے لیا اور باقی کوڑی لے لی، یہ بھنانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: فلوس ڈبل کے بدلہ میں، فلوس منصوری (۱) اور کوڑیاں لینی، درست ہے۔ علی الاصح فقط۔

(مجموعہ کلاں ص ۱۰۰_۱۰۲)

رہن

(۵۶۵) رہن کی زمین سے کسی طرح کا فائدہ اٹھانا جائز نہیں؟

سوال: رہن کی زمین کی پیداوار میں سے، جو خرچ ہل یا ہتی وغیرہ کی لکڑی کا اور لوہے کا اور مزدور کا، اور بیلوں کا اور حاکمی کا ہوتا ہے، مجرا ہونا چاہئے، یا نہیں؟

جواب: رہن زمین کا تصرف ہی درست نہیں، تو مجرا کیا ہوگا، اور باقی کیا ہوگا۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص ص ۳۳)

---

(۱) نوے، سو، سال پہلے پیسے کی بڑی قیمت تھی، تانبہ کے پیسے ہوتے تھے، ایک روپیہ میں چونسٹھ پیسے آتے تھے، اور ہر اک پیسہ میں خورد کی رقمیں چھپی ہوئی رہتی تھیں، ہر اک پیسہ کے دو منصوری پیسے آتے تھے، اور ہر اک منصوری پیسہ میں دمڑیاں ہوتی تھیں، اور ہر اک دمڑی میں پانچ کوڑیاں، اور ہر اک کوڑی میں بھی کچھ نہ کچھ آ جاتا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک پیسہ میں سولہ عدد متفرق چیزیں یا سامان اخرید کی جا سکتی تھیں، دوسری صورت یہ تھی کہ ایک پیسے میں سولہ گنڈے ہوتے تھے ہر اک گنڈا دو پائی کے برابر ہوتا تھا، پھر اس میں اسی طرح دمڑی اور دمڑی کے بعد کوڑیاں آتی تھیں۔ آج حال یہ ہے کہ بھیک مانگنے والے فقیر بھی ایک دو روپے کا سکہ دیکھ کر، واپس کر دیتے ہیں کہ اس کا کیا آئے گا۔ [نور]

(۵۶۶) شی مرہونہ سے نفع لینے کا حکم؟ اور مسئلہ شاۃ مرہونہ میں یہ کہنا ہے، کہ جو مرتہن نے اذن راہن سے شیر پیا، اس کا ضمان نہیں، معلوم ہے کہ بشرط انتفاع رہن رکھا تھا اور نفع لینا حرام تھا، یا بلا شرط و عرف رہن رکھا تھا اور پھر اذن انتفاع دیا۔ اس میں حلت و حرمت سے کچھ بحث نہیں۔ فقط (مجموعہ کلاں ص ۱۲۷)

(۵۶۷) رہن سے نفع کے لئے ہدایہ کے ایک مسئلہ کی وضاحت: مسئلہ: ہدایہ میں کچھ خلاف نہیں۔ اصل یہ ہے کہ نفع جو قرض کے عوض میں بشرط اضافہ یا نفع آوے حرام ہے؟ اور اس کو ربوا اور سود کہتے ہیں اور اگر بلا شرط ملے تو وہ درست ہے۔ اور یہ قاعدہ بھی محقق ہے کہ المعروف کالمشروط. پس اب سنو! کہ حاصل اس مسئلہ کا کہ انتفاع باذن درست ہے، یہ ہوا کہ اگر کسی نے رہن کیا اور انتفاع رہن نہ مشروط ہوا اور نہ عرف میں ٹھہرا ہوا تھا، پس بقدر رہن کے اگر بلا وجہ بخوشی خود راہن مرتہن کو اذن انتفاع کا دیوے، تو درست ہے۔ پس اس سے جواز انتفاع رہن، جو اس زمانہ میں جاری ہے، ہرگز جائز نہیں ہوتا، کیونکہ یہاں انتفاع معروف و مقرر ہے، سو وہ مثل مشروط کے ہو کر حرام ہے، اور یہ اذن خود شرط ہے نہ اذن مباح۔ فقط (مجموعہ کلاں ص ۲۶ [illegible])

(۵۶۸) کیا رہن رکھی گئی چیز کو مرتہن فروخت کر سکتا ہے؟ سوال: اگر کسی شخص نے اپنا زیور گروی رکھا اور کچھ دنوں کے بعد مرتہن نے راہن سے کہا کہ اپنا زیور چھڑا لے، اور اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ چھڑانے کا بندوبست نہیں ہے اور مرتہن کہتا ہے کہ میں تنگ ہو رہا ہوں، مجھ کو روپیہ کی ضرورت [ہے] تو اس زیور کو فروخت کر دے، اور راہن زیور فروخت کرنے سے انکار کرتا ہے، تو اس صورت میں مرتہن اس زیور کو فروخت کرے، اپنا روپیہ وصول کرے، تو جائز ہے یا نہیں۔ [illegible] اپنا روپیہ وصول کرے، تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مرتہن [illegible] بیچنے یا رہن رکھنے کا مجاز نہیں، مگر جب بالکل مجبور ہو جاوے اور کوئی صورت وصول کی نہ ہو تو اس وقت بیچ کر بقدر اپنے دین کے لے اور باقی مالک کو دیدے۔ واللہ اعلم (بدست خاص ص ۵)

ہبہ

(۵۶۹) ہبہ کے ایک معاملہ کی شرعی تحقیق؟ سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں [illegible] ہندہ والدہ نے زید کو تملیک [illegible] جائداد اپنی بنام زید ہبہ بالعوض لکھدیا، اور ایک اقرار نامہ شرطی زید سے لکھوا یا [illegible] خدمت میں رہوں گا، اور [illegible] کروں گا، تا حیات ہندہ کی بھی قبضہ اتفاق جائداد موہوبہ [illegible] ہندہ، بعد وفات ہندہ واہبہ جائداد موہوبہ کا مجھے اختیار رہے۔

ہندہ نے جائیداد موہوبہ پر قبضہ نہیں دیا، بلکہ ڈیڑھ برس کے بعد یہ درخواست دی کہ میں نے ہبہ نامہ بنام زید لکھ دیا ہے، مگر داخل خارج نام کا بعد میرے موہوب لہ کو اختیار حاصل ہے، اور موہوب لہ نے بھی عرصہ دو برس گیارہ ماہ کے بعد ایک درخواست دی کہ میں نے بوجہ دل شکنی ہندہ کے داخل خارج نہیں کرایا، نہ ابھی قصد ہے۔ بعد اس کے کئی برس بعد داخل خارج کی کارروائی ہوگئی۔ مگر قبض ودخیل متصرف ہندہ رہی، اور واقعی ہندہ نے قبضہ موہوب لہ کو بھی نہیں دیا، جب مرض الموت میں بیمار ہوا، ہندہ نے اپنا ہبہ ہوش وحواس میں زید سے واپس کر لیا، اور زید نے بلا عذر ہبہ نامہ واپس کر دیا، اور ابرا نامہ لکھ دیا۔ سو واپسی کے ابرا نامہ میں یہ بھی لکھ دیا کہ آج تک تا میعاد رجسٹری کار ہیں ابرا نامہ [illegible] وقت جائیداد موہوبہ ہندہ رہیں، تاریخ ہبہ نامہ اور قرار نامہ سے وقت واپسی ہبہ تحریر ابرا نامہ تک ہوئی تھی جائیداد موہوبہ میں تغیر وتبدل نہیں ہوئی۔

ایسی صورت میں ہبہ ناجائز اور رجوع عن الہبہ جائز ہے، یا موقوف یا فوت ناجائز ہے۔ بینوا بسند الکتاب توجروا یوم الحساب

جواب: یہ ہبہ اول ہی ناتمام تھا، کیونکہ موہوب لہ کا قبضہ موہوب شے پر نہیں ہوا، لہٰذا رجوع بھی درست ہوگا

قال فی الدر المختار وتتم الھبة بالقبض الکامل فی بدہ محوز مفرغ مقسوم انتھی[1]

چوں کہ ہبہ تمام نہیں ہوا، لہٰذا رجوع میں کسی قسم کی معصیت نہیں ہوئی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ [illegible])

(۵۷۰) موہوبہ زمین کے ایک معاملہ کی تحقیق؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے ایک جائیداد زینب کی، جو بحکم عدالت انگریزی نیلام ہوئی تھی، خریدار نیلام سے خریدی۔ زینب کے واسطے بطور رسم فرضی اپنے نام سے خریدی، اور زینب سے کہا میں نے تمہارے واسطے خریدی ہے، قیمت اس کی تم یا تمہاری اولاد وقتاً فوقتاً ادا کر دے۔ بعد چند روز کے زید نے بمقابلہ چند شخص معتبرین کے عبداللہ پسر زینب سے کہ زمین پر کھڑے ہو کر کہا، کہ اس زمین کو کس طرح پر لو گے، عبداللہ نے کہا کہ جس طرح پر دو گے، تب زید نے کہا کہ زمین میں نے دی اور مگر قیمت میں نہ لوں گا، یا یہ کہا کہ قیمت مجھ کو دینا منظور نہیں، پس اس صورت میں، رشتہ کی ہبہ سمجھی جائے گی یا زمین کی۔ بینوا بسند الکتاب توجروا یوم الحساب

جواب: زید اس خرید نیلام میں فضولی ہے اور خرید فضولی کی فضولی پر تمام ہو جاتی ہے۔ قال (فی) الدر المختار

---

[1] [illegible] درمختار کتاب الھبۃ ص ۵۹ ج ۲ [illegible] شامی کتاب الھبۃ ص ۶۹۰ ج ۵ [illegible] ۱۳۸۹ھ)

[illegible]library.blogspot.com

لو اشتری لعبره بعد علیه) پس قول زید کا زمین میں نے دی ہبہ ہے، کہ دینا ہبہ کا لفظ ہے، مگر قیمت نہ ہوں گا، دفع احتمال بیع کا ہے، لہٰذا یہ عقد ہبہ زمین کا ہے، نہ بیع ثمن کا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۵۲-۵۳)

(۵۷۱) مرض الموت میں ہبہ کی گئی جائیداد کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص بحالت صحت یا مرض موت میں، اپنی جائیداد کو، باوجود موجودگی دیگر ورثاء کے، خاص ایک شخص، ذوی الفروض یا عصبہ یا ذوی الارحام یا اجنبی کے نام ہبہ یا بیع کر دے، تو یہ نافذ ہوگا یا نہیں؟ بلکہ جملہ ورثاء پر بطور فرائض (تقسیم) کیا جاوے گا۔ بینوا توجروا

الجواب: اگر کسی نے حالت صحت میں اپنی جائیداد کسی وارث کو دے کر تقسیم کر کر قبضہ کرا دیا، ہبہ صحیح ہو گیا، اب بعد موت اس شخص کے ورثاء کا کوئی دعویٰ اس میں نہیں ہو سکتا اور جو صحت میں ہبہ کر دیا مگر مشاع ہے، یا قبضہ موہوب لہ نہیں ہوا تو ہبہ فاسد ہے۔ بعد موت واہب کے یہ ہبہ فسخ ہو کر سب ورثاء پر تقسیم ہوگا اور جو بیع کر دی ہے تو کسی حال میں بھی بیع فسخ نہ ہو سکے گی، اگرچہ مرض الموت میں کی ہو، بشرطیکہ محابات نہ ہو بلکہ ثمن مثل کو بیع کی ہو، اور جو ثمن نہیں تو ثمن میں وہی حال ہوگا، جو اصل تے ہبہ کا ہے، یعنی صحت میں تام اور مرض میں باطل ہے۔ اور جو یہ ہبہ مرض الموت میں کیا ہے تو باطل ہے، ہبہ وارث کو مرض موت میں باطل ہوتا ہے۔ اس میں سب ورثاء برابر میراث پاویں گے۔ فقط بندہ [illegible] کتب الاحقر [illegible] عفی عنہ

(مجموعہ [illegible] ص [illegible])

(۵۷۲) ہبہ کی ہوئی چیز کو واہب کے ورثاء واپس لے سکتے ہیں؟

سوال: ورثاء واہب، شے موہوبہ ورثاء موہوب لہ سے بجبر لے سکتے ہیں یا نہیں، بصورت عدم جواز ان کی شان میں کیا وعید ہے۔ بینوا توجروا

جواب: بعد موت موہوب لہ کے حق [illegible] منقطع ہو گیا اب ہرگز ورثاء واہب ورثہ موہوب لہ سے موہوب واپس نہیں لے سکتے۔ اگر جبر سے لیں گے تو غاصب [illegible] فاسق ہوں گے، مستوجب خوف عذاب ظلم و غصب ہوں گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ [illegible] ص ۴۳)

(۵۷۳) اگر ورثاء موہوبہ چیز کو زبردستی واپس لیں تو؟

سوال: اگر ورثاء واہب شے موہوبہ ورثاء موہوب لہ سے جبر چھینتے ہیں، اور ورثاء موہوب لہ نہ دیویں اور مزاحمت کریں، اور ان لوگوں کو مار کر

[illegible] الفصل فی [illegible] (۱) [illegible] ۱۳۸۹ھ [illegible]

[illegible].blogspot.com

نکال دیں، تو ان ورثاء موہوب لہ پر کوئی ملامت شرعی ہے یا نہیں؟ اگر نہ تو ان کو یہ کرنا چاہئے اور نہیں ہے تو مزاحمت کیوں کی جاوے؟ بینوا توجروا۔

الجواب: ہر گز ورثاء موہوب لہ پر شرعاً واجب نہیں، بلکہ مثل موہوب کا اس کا نکال دینا، یہ ان کا بھی ناحق ہے، ایسی حالت میں اگر حاکم کے ہاں شکایت ہو، تو بھی کچھ ضمان وتاوان نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(۵۷۴) ہبہ مشاع میں واہب کے وارث کا رجوع کرنا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ محمد، حامد، محمود تین بھائی تھے، ان کے خاندان میں یہ دستور تھا کہ جو بھائی جس قطعہ زمین پر قابض ہوگیا، دوسرے بھائی نے کچھ تعارض نہیں کیا، اور تینوں بھائیوں کی اولاد میں اب تک یہی دستور چلا آتا ہے۔ حامد نے ایک قطعہ زمین پر باغ لگایا اور ایک زوجہ زینب اور دو پسر ایک دختر وارث چھوڑ کر، حامد نے وفات کی۔ اس ..... کا حق موافق باغ میں نیلام ہوگیا، زید ایک شخص خدمتگار نے مسماۃ زینب کے واسطے خرید ازنیلام مگر اس شے کو اپنے نام سے بطور فرضی رسم خرید کیا، جب زینب اور اس کے پسر نے زرثمن زید کو اپنے نام سے کا قصد کیا تو زید کے بڑے بھائی نے زید کو لکھنے سے ممانعت کی، اس وقت میں یہ معاملہ ملتوی ہوگیا۔

عبداللہ پسر زینب کی شادی، ہمشیرہ خواہر زید کے ساتھ ہوئی، تب زید نے بطور جہیز دینے کا اس کو قصد کیا، تب بھی برادر زید نے اس کو باز رکھا، بعد اس خصوصیت کے فہمائش زید عبداللہ نے برادر زید سے گفتگو کی، اور بعد رضامندی برادر زید اور ان کے دونوں بھائی اور بعض اشخاص معتبرین اہل برادری کی موقع زمین پر گئے اور زید نے عبداللہ سے کہا کہ یہ زمین ہم نے تم کو دی، لیکن زرثمن لینا ہم کو منظور نہیں، عبداللہ نے اس کو قبول کرلیا اور اسی وقت سے عبداللہ کا قبضہ داخل زمین مذکور پر چلا آرہا ہے۔

اب بعد فوت زید چند سال کے بعد، مسمیٰ خالد پسر زید کو، بعض معاندین عبداللہ نے ورغلا کر، اس زمین کا دعویٰ کرایا۔ خالد کہتا ہے کہ یہ زمین مشترک ہے اور ہبہ مشاع جائز نہیں، عبداللہ کہتا ہے کہ یہ خریداری زید کی فرضی تھی، اس نے ہمارے واسطے خرید کی تھی، اب بوجہ خصوصیت شادی کے زید نے اپنی بہن کی مروت سے، زرثمن ہم کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ معاملہ ہبہ ثمن کا ہے نہ ہبہ زمین کا، پس اس باب میں از روئے شرع شریف، جو مرحق ہو، سند تحریر فرما دیں۔ بینوا توجروا۔

جواب: زید نے نیلام، اگرچہ زینب کے ہی واسطے خرید کیا ہو، مگر چونکہ اس میں زینب کا نام لے کر نہیں خرید کیا، بلکہ ایجاب وقبول ہر دو بنام زید ہوئے، تو نیلام بنام زید ہی ہوا، زینب کا اس میں کچھ حق نہیں۔ اس واسطے

books-elibrary.blogspot.com

زید اس صورت میں فضولی ٹھہرتا ہے، اس لئے کہ توکیل زینب کی یہاں نہیں معلوم ہوتی، لہٰذا یہ نیلام ملک زید کا ہو۔ قال فی الدر المختار قید بالبیع لأنه لو اشتری لغیره نفذ علیه انتهی (۱)

پس بعد اس کے کہ یہ نیلام ملک زید کا ہوا تو زید کا، یہ کہنا کہ یہ زمین ہم نے عبداللہ کو دی، ہبہ ہو، اور یہ قول زید کا کہ زر ثمن لینا منظور نہیں، دفع اس احتمال کا ہے کہ عبداللہ بیع نہ سمجھ جاوے، جیسا کہ پہلے ثمن دے کر لکھا یا چاہتی تھی۔ بہر حال ظاہر مقید در لفظ دیا ہے یہ ہے کہ اور احتمال بیع کو دفع کرنا، دوسرے کلام سے۔ پس ہر گاہ کہ یہ ہبہ ہوا تو ہبہ مشاع فاسد ہوتا ہے، اور اس میں وارث کو بھی رجوع کرنا درست ہے، علی الاصح اگرچہ قبض موہوب لہ کا ہو گیا ہو، چنانچہ صاحب ردالمحتار نے تصریح اس کی کی ہے

وفيه وكما يكون للواهب الرجوع فيها يكون لوارثه بعد موته لكونها مستحقة الرد، و يضمن بعد الهلاك كالبيع الفاسد (۲)

اور قول عبداللہ کا کہ اس نے ہمارے واسطے خریدی ہے، قابل التفات نہیں شرعاً۔ جیسے اوپر واضح ہو چکا فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۳۵۲، ۳۵۳)

(۵۷۵) ہبہ مشاع یا بیع کی تفصیل میں اختلاف کے ایک معاملہ کی تحقیق:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت میں کہ ایک قطعہ زمین میں حصہ زینب کا بحکم عدالت انگریزی، بلا لحاظ شرع شریف نیلام ہو گیا ایک شخص غیر نے خرید لیا، تب زینب نے احمد کی معرفت خریدار نیلام سے خرید کیا، مگر احمد نے زر ثمن اپنے پاس سے دیا اور بیع نامہ بھی احمد کے نام لکھا گیا۔ احمد نے زینب سے کہا کہ میں نے تمہاری زمین تمہارے واسطے خرید کر لی، جب قیمت ادا کر دینا، بعد چند سے بوجہ وفات زینب کے احمد نے پسر زینب عبداللہ کو جو احمد کی بہن کا داماد بھی ہے، اس زمین پر قبضہ دیدیا، اور زر ثمن چھے سے انکار کیا۔ اب احمد کا انتقال ہو گیا، اور اس کی خالہ پسر احمد کی بیان سے دعویدار ہے کہ زمین مشترک ہے اور یہ دینا احمد کا ہبہ مشاع ناجائز ہے اور فیصلہ اس نزاع کا بوجہ گذر جانے میعاد قانون انگریزی کے، خالد چاہتا ہے کہ از روئے شرع شریف اللہ سے فیصلہ کیا جاوے۔

عبداللہ پسر زینب کہتا ہے کہ یہ معاملہ ہبہ مشاع نہیں ہے، یہ زمین شرعاً احمد کی ملک نہیں ہوئی، کیونکہ اسے زینب کے

---

(۱) الدر المختار، کتاب البیوع، فصل فی الفضولی (۲: ۳۱) (کتبہ ... ص ۳۳۳) ... رد المحتار علی هامش الدر المختار ج ۴ ص ۱۴۷، ... ...

(۲) رد المحتار، کتاب الهبۃ ص ۷۰۲ ج ۵، ... ... ۱۳۸۶ ... شامی، باب ... ص ۵۱۱ ... ...

...alloflaw.blogspot.com

واسطے خریدی تھی، احمد کو سوائے زرِ ثمن پانے کے اور کوئی استحقاق نہ تھی، اور حق احمد کے عبداللہ کو واسطے، یا دارث عبداللہ، یا زینب کا، جو ابتداء بحکم عدالت انگریزی، بلا لحاظ احکام شریعت کے زمین نیلام کرائی تھی، وہ بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔

پس صورت مسئولہ میں، از روئے شرع شریف مذہب حنفیہ کے، زمین مذکور عبداللہ پسر زینب کو ملنا چاہئے یا زینب۔ اور خالد پسر احمد کو زرِ ثمن پانے کا استحقاق ہے، یا بوجہ ہبہ احمد کے زرِ ثمن زینب سے عبداللہ پسر زینب کو ملے گا اور حسب قول عبداللہ انتقال، ابتداء جائیداد زینب کا، جو بحکم عدالت انگریزی ہوا تھا، اس صورت میں قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

جواب: ہرگاہ کہ زینب نے واسطے احمد کے بیل مشہود جائیداد کو خریدی ہے، تو احمد وکیل زینب کا ہوا اور بیع ملک زینب کی ہوگئی، اگر چہ بیع نامہ احمد کے نام لکھا گیا اور زرِ ثمن بھی احمد نے اپنے پاس سے دیا ہو

ولو وكله بشراء شيء لا بعينه لنفسه [1] انتهى درمختار

پس احمد نے بعد خرید کے بھی زینب سے اقرار کر دیا ہے کہ یہ شئے تمہارے واسطے خریدی ہے، تو صاف ظاہر ہے کہ ملک اس مبیع کی زینب ہوئی، اور حبس رکھنا بیع کا بوجہ زرِ ثمن کے تھا، کہ جب زرِ ثمن زینب سے وصول ہوویگا، اس وقت قبضہ زینب کا کر دیا جائیگا ورنہ مرجائز ہے۔ قال في الدر المختار

وللوكيل حبس المبيع بثمن دفعه الوكيل من ماله [2]

اس سے بھی معلوم ہوگیا، کہ وکیل اگر اپنے پاس سے ثمن دیکر خرید کرے، تو ملک موکل کی ہی ہوتی ہے، پھر جب احمد نے پسر زینب کا قبضہ مبیع پر کرا دیا اور ثمن معاف کر دیا، تو ہبہ واسقاط ثمن کا ہوا اصل میں یہ ہبہ زمین مبیع کا نہیں، کیونکہ مبیع خود ملک زینب کی ہے، یہ دعویٰ پسر احمد کا خلاف حکم شرع کے ہے اور یہ زمین ملک زینب کی ہے۔ فقط

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد

اس مسئلہ کا جواب پہلے بھی یہاں سے لکھا گیا ہے، مگر اس میں خریدنا مشتری کا باذن زینب نہیں لکھا تھا، بلکہ بدون امر بطور فضولی خریدنا لکھا تھا، لہٰذا اس کے جواب میں یہ لکھا گیا تھا کہ مالک مبیع کا مشتری ہے اور بعد قبض پسر زینب وہ ہبہ مشاع ہوتا ہے، پس اس جواب کو اس جواب کے مخالف نہ جاننا چاہئے۔ کیونکہ مورد سوال میں مخالفت ہے۔ جواب حسب سوال لکھا جاتا ہے فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ محمدیہ ۲۰۵ ص ۲۰۵

[نوٹ: ایک دوسرا مسئلہ مشاع کا ہبہ جب کہ اپنے شریک کو کرے جائز ہے یا نہیں۔ ضمیمہ دوم میں ملاحظہ ہو۔ نور]

(۱) الدر المختار باب الوکالة (۲/ ۱۰۵) [مجتبائی دہلی ۱۳۲۲ھ] (نور)

(۲) در مختار باب الوکالة بالبیع والشراء (۲/ ۱۰۵) مجتبائی دہلی ۱۳۲۲ھ (نور)

oobaa-elibrary.blogspot.com

(۵۷۶) باپ نے اگر اپنی زندگی میں اپنا مال کسی کو ہبہ کر کے قبضہ کرادیا تو اس میں کسی اور کا کچھ حصہ نہیں رہا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ زید اپنے پدر کے سامنے دو پسر چھوڑ کر مر گیا، بعدہ زید کے پدر جو عمرو ہے، اس نے زید کے دو لڑکے جو بکر و خالد ہیں، ان دونوں کو اپنا اسباب و مال ہبہ کر دیا، اب وہ مال و اسباب خاص ان دونوں کا ہو چکا ہے، یا غیر کو بھی تقسیم ہو سکتا ہے۔ بینوا توجروا

جواب: اگر عمرو نے سب اشیاء دونوں پوتوں کو ہبہ صحیح کر دیا اور قبضہ دونوں کا بھی درست ہو گیا ہے، تو سب وہ سب ان دونوں پوتوں کا ہے، کسی غیر کا اس میں حصہ نہیں، نہ حیاۃ عمرو میں نہ بعد موت عمرو کے۔ فقط کذا فی کتب الفقہ واللہ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۹۰)

(۵۷۷) اولاد کے حق میں ہبہ کے معتبر ہونے کی تفصیل:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ ایک شخص نے اپنی کل جائیداد موروثی و مکسوبہ اپنی اولاد میں سے دو لڑکوں کو کہ مطیع و فرماں بردار تھے، ہر ایک کے دو ثلث اور باقی دوسرے کے ایک ثلث، ہبہ نامہ لکھ کر قبضہ اور دخل دیدیا، دو لڑکوں کو بوجہ ان کی بدچلنی اور نافرمانی و بدزبانی کے اس جائیداد سے محروم کیا، اور وہ شخص واہب قریب آٹھ سال تک زندہ رہا اور اشیاء ممنوعہ سے کچھ تعلق اور سروکار نہیں رکھا، کل جائیداد موہوب لہما کے قبضہ میں رہی اور اب تک ہے۔ اب عرصہ تین برس کا ہوا کہ واہب انتقال کر گیا، اس صورت میں وہ ہبہ نامہ بموجب شرع شریف جائز ہے، یا نہیں؟ یا کسی صورت میں محروم الارث وارثان جائیداد موہوبہ متروکہ موہوب لہما سے بموجب استحقاق شرعی کچھ لے سکتا ہے؟

در ہبہ مشاع کی تعریف شرعی ہے کہ کسی جائیداد کا ہبہ کرنا جو غیر منقسم ہو، کیوں کر بوجہ نہ ہونے تقسیم کے قبضہ کی جائیداد پر نہیں ہو سکتا اور ہبہ میں قبضہ شرط ہے، پس جائیداد موضعات میں قبضہ از روئے تحصیل وصول کے ہوتا ہے، اور تفریق حصہ کی ایک ثلث دو ثلث سے ہو چکی، اور بموجب اس تقسیم کے جائیداد موہوبہ پر، قبضہ موہوب لہما کا ہے، اس صورت میں ہبہ مشاع سمجھا جاوے گا، یا نہیں، باقی مکانات مسکونہ پر قبضہ از روئے سکونت کے ہے اور جو زائد سکونت سے ہے وہ حکم ہبہ وغیرہ کے حکم میں سمجھی جاسکتی، یا نہیں؟

دوسرے یہ کہ بعد تحریر ہبہ نامہ کے کل جائیداد موہوب لہمانے برضامندی اپنی تقسیم کر لی، بلکہ اکثر مکانات جو مل غیر منقسم رہے تھے، از سر نو بنا کر ان مکانوں کے جو گرنے سے محفوظ رہے تھے، تقسیم کر لیے، اب حکم مشاع

Google-library.blogspot.com

میں سمجھے جاویں گے، یا نہیں۔ دوسرے یہ کہ ایک جز کے ناجائز ہونے سے کل ناجائز سمجھا جائیگا یا جز۔ بینوا توجروا!

جواب: اگر شخص مذکور نے اپنی جائیداد جو کسی میں مشترک نہ تھی، خالص اس کی تھی اور منقسمہ اپنے بیٹوں کو دیدی، اس طرح کہ دونوں کو ثلثا ثلثا مالک کیا اور دونوں بیٹوں نے اس پر قبضہ و تصرف کیا، تو یہ ہر دو پسر حسب حصص مالک اس کے ہوگئے، اب کسی وارث کو بعد انتقال واہب کے اس پر دعویٰ نہیں ہوسکتا۔ اور یہ جواب حسب روایت صاحبین کے ہے۔ جس پر بعض کتب میں فتویٰ دیا گیا ہے: قال فی العالمگیریة:

ذکر الصدر الشهيد إذا وهب من رجلين ما يحتمل القسمة حتى فسدت الهبة عنده، ثم قبضها يثبت الملک ملکاً فاسداً، قال وبه يفتى كذا في الفتاوى العتابية (۱)

اور اگر خود واہب کی جائیداد اوروں میں مشترک ہے اور واہب نے اس میں کے اپنے مملوک حصے بنام ہر دو پسر ہبہ کئے ہیں، تو یہ ہبہ فاسد ہے اور مفید ملک نہیں ہے، بعد انتقال زید کے وارثان زید اس میں شریک ہونگے، اور اپنا اپنا حصہ لیویں گے۔ فی الدر المختار:

ولو سلمه شائعاً لايملكه فلاينفذ تصرفه فيه انتهى. (۲)

اور اس صورت میں قبضہ تحصیل وصول کافی نہیں ہوسکتا اور جز میں فساد آنے سے کل میں فساد نہ آوے گا۔ فقط واللہ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مہر) (مجموعہ فرخ آباد ص ۵۹۔۶۰)

(۵۷۸) زکوٰۃ ساقط کرنے کیلئے ہبہ کے حیلہ کی تحقیق اور حکم؟

ہبہ کے حیلہ میں، اگرچہ ہبہ کا مسئلہ کتب فقہ میں نہیں، مگر یہ مسئلہ لکھا ہے کہ بعد حولان حول کے صدقہ کرنے سے زکوٰۃ ساقط ہوجاتی ہے، پس جب کسی نے کسی کو ہبہ کیا تو ملک واجب سے نکل گیا، اس پر زکوٰۃ نہ آوے گی۔ جب دو تین سال بعد اس نے رجوع چاہی اور موہوب لہ نے دیدیا تو فقط طلب واہب سے، اس پر ادا ضروری نہیں ہوتا، مگر بقضاء، اگر بیان قضا کی نوبت نہ آئی، اس نے دیدیا، تو یہ دینا اپنی ملک سے اخراج ہے، بحکم صدقہ ہوتا ہے، جب اس نے سب اپنی ملک سے اخراج کردیا، تو زکوٰۃ ساقط ہوگئی، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حیلہ کے موقع میں موہوب لہ سے قرار ہوجاتا ہے، سو اگر موہوب لہ بہ نیت تصدق دیدیوے، حسب قرارداد، تو زیادہ تر واضح ہوجاوے گا۔ فقط۔

---

(۱) فتاویٰ عالمگیری فصل فيما يجوز من الهبة و ما لايجوز ص ۳۷۶ ج ۴ (مطبوعہ بندر ہوگلی کلکتہ ۱۳۴۸ھ) [نور]

(۲) در مختار مع كشف الأستار كتاب الهبة ص: ۱۵۹/ ج: ۲ [عکس مجتبائی: ۱۳۴۳ھ] [نور]

نیز الدر المختار مع الشامی کتاب الہبۃ ص ۶۹۲ ج ۵ (دار الفکر بیروت: ۱۳۸۶ھ) نیز الدر المختار مع الشامی کتاب مذکور ص: ۵۱۱ ج ۴ [مطبع مرتضوی۔ دہلی باہتمام عزیز الدین] [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

تیسرا خدشہ جو ہبہ صغیر کا ہے، جو ظاہر معنی اس کے ہیں کہ مشتری اپنے صغیر کو ہبہ کردیوے، تو یہ حنفیہ کا مذہب نہیں اور ان کے قواعد کے موافق نہیں، سویا تو کسی دوسرے شخص پر اعتراض ہے، یا اس کی یہ توجیہ ہے کہ بائع ابن صغیر مشتری کو ہبہ کردیوے، اب شفیع دعویٰ کرتا ہے کہ یہ بیع ہوئی ہے، مگر حیلہ اسقاط میرے حق کے واسطے صورت ہبہ کی بنائی ہے، تو اس میں حلف صغیر پر آنا چاہئے کہ موہوب لہ ہے، کہ یہ دار تیرے پاس آیا، واقعی بطور ہبہ ہے اور دعویٰ شفیع کا غلط ہے، تو یہ ممکن نہیں، مگر یہ نصب مقسوم میں ہوسکتا ہے، نہ مشاع میں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

اس کی توجیہ سوائے اس کے کبھی بندہ سے نہیں ہوسکی، اگرچہ عسقلانی دیکھی، مگر بجز اس کے کچھ فہم میں نہیں آیا ہے اور اس وقت اس کے دیکھنے کی حاجت نہیں ہوئی۔

(مکتوبات حضرت گنگوہیؒ بنام مولانا خلیل احمد سہارنپوری مکتوب:۵)

امانت

(۵۷۹) اگر امانت احتیاط کے باوجود ضائع ہوگئی، تو اس کا تاوان؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک چیز مرمت کے واسطے اس طرح سے زید کو دی، کہ تم اس کو اپنے باپ بکر کو دیدینا، کہ وہ مرمت کرائے بھیجدیں گے۔ اس کے بعد جب بکر سے وہ چیز طلب کی، تو یہ جواب دیا کہ اول تو مجھ کو صحیح طور سے یہ یاد نہیں، کہ زید نے مجھے دی ہو، اور شاید دے دی ہو، تو گم ہوگئی۔ اس صورت میں اس کی قیمت یا معاوضہ اسی قسم کا لینا درست ہے، یا نہیں؟ اور یہ داخل امانت ہے یا نہیں، اور اگر امانت گم ہو جاوے، اس کا عوض لینا شرعاً درست ہے، یا نہیں؟

جواب: زید امین ہے اس کے پاس سے، اگر باوجود احتیاط کے وہ شے گم ہوگئی، تو ضمان نہ آوے گا اور جو بے پروائی سے تلف ہوئی، تو ضمان دے گا، مگر اثبات اس امر کا مالک کے ذمہ پر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۱۲۸-۱۲۹)

(۵۸۰) مال عاریت کے گم ہونے پر ضمان؟ **سوال:** اگر زید از عمرو چیزے بطور عاریت بوعدہ دو روز یا سہ روز گرفت، پس آں چیز بعد از سہ روز گم شد، زید ضامن گردد، یا نہ؟

ترجمہ: اگر زید نے عمرو سے کوئی چیز عاریت کے طور پر، دو یا تین دن کے لئے لی، پھر وہ چیز تین دن کے بعد گم ہوگئی، زید اس کا ذمہ دار ہوگا، یا نہیں؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: ضمان بر مستعیر نیست، اگر باوجود احتیاط گم شد:

ترجمہ: اگر احتیاط کے باوجود مستعار چیز گم ہو جائے تو لینے والے پر اس کا تاوان نہیں ہے۔ لانہ لیس باھلاک من غیر تعد۔ مختار

مگر دریں صورت اگر موقت بسہ روز عاریت بود، پس بلا وجہ در ادائے آں دیر نمود تعدی است پس تعدی سبب ضمان خواہد شد، گر تاخیر بلا ضرورت و تاخیر فاحش است، و اگر بعذر در ارسال بود کہ بلا تعدی فوت شد ضمان نیست۔

فلو کانت مؤقتة فامسکھا بعدہ فھلکت ضمنھا انتھی فقط واللہ اعلم

ترجمہ: مگر اس صورت میں اگر [وہ چیز] تین دن مقررہ وقت کے لئے عاریت تھی مگر بغیر کسی خاص وجہ کے، اس کے واپس کرنے میں دیر کی، تو اس غفلت کی وجہ سے بدلہ ضمان لازم ہو جائے گا، اگر دیر کرنا بغیر ضرورت کے اور فضول تھا اور اگر بھیج دینے کا پکا ارادہ تھا اور وہ سامان بغیر دیر کئے ضائع ہو گیا تو اس میں بدلہ نہیں ہے۔ ت نور

(مجموعہ کلاں ص ۱۷۷۔۷۸)

(۵۸۱) امین اگر امانت کو رکھ کر بھول جائے، تو یہ عذر نہیں! اگر امین امانت کو رکھ کر بھول کر ہضم ہو جائے، تو یہ نسیان عذر نہیں۔ فقط (نسخہ رام پور ص ۱۶)

سود

(۵۸۲) رشوت دینا اور سود کا کاروبار؟ **سوال:** جو لوگ سود لے رکھتے ہیں اور جو چھوٹا کاروبار ان کو پڑتا ہے، اس میں رشوت دے کر اپنا کار جاری کرتے ہیں، اور جو سب صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں، وہ مسئلہ لکھتے ہیں، اور گواہی سود کی بھی دیتے ہیں، ان کا کیا حال ہے، اور ان کے مال کا کیا حکم ہے؟

الجواب: رشوت دے کر اپنے اوپر سے ظلم ٹالنا درست ہے، اگر آدمی جانتا ہے کہ رشوت نہ دے گا تو تمام کاروں میں مبتلا ہوگا، یا اگر رشوت نہ دے گا تو مقدمہ جو حق ہے، بگڑ جائے گا، ایسی حالت میں رشوت دے کر اپنا کام درست کر لیں، یا ظلم کو رفع کر دیں جائز ہے، اس میں کچھ گناہ نہیں۔

اور جو روپیہ بلا سود نہ ملے اور ناچار ہو جاوے کہ کچھ کام نہیں چل سکتا، تو ناچار بقدر ضرورت سود دے کر لیوے، تو توقع ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ معاف کر دے، کہ ناچاری میں مجبور ہو کر سود دیتا ہے۔ اور شادی غمی کی رسموں کے واسطے سودی

toobaa-elibrary.blogspot.com

روپیہ نکالے گا، تو بیشک مجرم حنث بنے گا، اور جو رشوت بلاضرورت دے گا، یا کسی جھوٹے مقدمہ میں دے کر، کسی پر زیادتی کرے گا، تو بیشک سخت گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوگا۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ رام پور ص ۲۶، ۲۷)

(۵۸۳) حیلہ سود کے جواز کا فتویٰ؟

سوال: حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ امابعد! عرض یہ ہے کہ ان چند مسائل کا جواب تحریر فرمائیے

یہ کہ میں زمیندار ہوں۔ ہمارے کاشتکاروں اور اسامیوں پر جو روپیہ واجب الاداء ہوتا ہے، وہ اس روپیہ کے دینے میں اس قدر توقف و انکار کرتے ہیں کہ ہم کو عدالت میں نالش کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور نالش فریاد میں ہمارا بہت روپیہ خرچ ہوتا ہے، پھر ان کاشتکاروں سے اگرچہ روپیہ مع خرچ کے دلوایا جاتا ہے، لیکن عدالت کی کارروائی میں بہت صرف [خرچ] ایسے ہوتے ہیں جس کا مطالبہ ہم نہیں کر سکتے، مثلاً کاشتکار پر ہمارے پندرہ روپے تھے، عدالت کی کارروائی میں دس روپے خرچ کرنا پڑے، عدالت کے قاعدہ سے یہ ثابت ہوا کہ ہمارے پانچ روپے خرچ ہوئے، تو ہم کو بیس روپیہ دلائے جاویں گے، پانچ روپے کا ہمارا نقصان ہوا، یہ دقت ہم کو بہت کثرت سے پیش آتے ہیں۔

اس صورت میں اگر ہم عدالت میں یوں ظاہر کریں کہ ہم اپنا قرض مع سود کے لینا چاہتے ہیں، تو پندرہ کی جگہ مثلاً اٹھارہ کا دعویٰ ہوگا، مع خرچ کے ہم کو تئیس وصول ہو جائیں گے۔ اس صورت میں فقط دو روپیہ کا نقصان ہوگا، مگر بعض اشخاص کہتے ہیں کہ اس صورت میں سود خواری کا گناہ بہت بڑا ہے، ورود زمیندار کہتے ہیں کہ دنیا میں سود خواری کا الزام تو بے شک ثابت ہوتا ہے، مگر آخرت میں خدا ہم کو مواخذہ نہ ہوگا، کیونکہ ہم سود نہیں لیتے ہیں، بلکہ کاشتکاروں کی شرارت سے جو روپیہ برباد ہوتا ہے اس میں سے ہم کسی قدر سود کے بہانہ سے وصول کرنا چاہتے ہیں، سود خوری ہم کو ہرگز مقصود نہیں، بغیر اس بہانہ کے ہمارا بہت کثرت سے نقصان ہوتا ہے، بمجبوری سود کے بہانہ سے کچھ وصول کرنا چاہتے ہیں۔

جب ایسی مجبوری و نقصان کی حالت میں سود کے بہانہ سے، اپنا وہ روپیہ وصول کرنا، جو مقروض کی شرارت سے برباد ہوتا ہے جائز ہے یا نہیں؟ اور قانون شرع کے موافق یہ بہانہ معاف ہے یا نہیں؟

جواب: سود کے حیلہ سے خوردن درست نہیں۔ فقط

رشید احمد عفی عنہ گنگوہی (مجموعہ فرخ آباد ص ۲۸، ۲۹)

(۵۸۴) سود کے لئے حیلہ کرنا بھی گناہ سے خالی نہیں:

سوال: اگر ساہوکار سود پر اناج دیتا ہو اور قرض خواہ اس سود کے حساب سے نرخ مقرر کرکے لے، مثلاً زید ایک روپیہ کا چھ مہینہ کے وعدہ پر ایک من اناج دو آنہ سود کے مقرر کرکے دیتا ہے، تو کیا بجائے اس دو آنہ کا پانچ سیر اناج کاٹ کر، زید سے کہے کہ سود تو میں دینے کا نہیں مگر

[illegible] ایک روپیہ [illegible] [illegible]
ہے یا نہیں؟

جواب [illegible] کسی حال [illegible] نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبدالاحد رشید احمد عفی عنہ

[illegible]

(۵۸۵) کافر کی سود کے ذریعہ حاصل کی ہوئی رقم کا مسلمان کے لئے حکم؟ مسئلہ [illegible]

لیتا ہے تو وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے، پھر اگر کسی مسلمان کو [illegible] تو مسلمان [illegible] حق میں [illegible] حلال ہے خواہ [illegible]
[illegible]

دوسری صورت میں [illegible] فقط واللہ اعلم

رشید احمد [illegible]

مجموعۃ الفتاوی [illegible]

(۵۸۶) نمبردار کے ظلم سے بچنے کے لئے نہایت مجبوری میں سود کی رقم سے مطالبہ ادا کرنا:

سوال [illegible] سرکار [illegible] حق [illegible]
حاکم بے حرمتی کرتا ہے [illegible] کے [illegible] بے [illegible]
صورت میں [illegible] روپیہ [illegible] کا [illegible]
مجھ [illegible] کا [illegible] کرے گا [illegible]
[illegible] جائز ہے یا نہیں؟

جواب [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(۵۸۷) دفع ظلم یا اپنی مغصوبہ چیز کے حوالہ سے مجبوری میں سود دینے کا حکم؟ سوال [illegible]

[illegible] ایک [illegible] لکھا [illegible]
کر [illegible] بھی [illegible] پسند نہیں کرتا [illegible] عمرو کا غصب [illegible]
تھا عمرو کے پاس [illegible] ثبوت نہیں [illegible] مال مغصوبہ [illegible]

اب عمرو کہتا ہے کہ میں ہرگز کسی سے سود لینا پسند نہیں کرتا، مگر ضرورت یا مجبوری کی حالت میں، ظاہر میں سود کا بہانہ کرکے، اپنا مال مغصوب وصول کرنا چاہتا ہے، جب دفع ظلم کے واسطے جھوٹ کا بولنا بضرورت جائز ہے، تو اسی طرح یہ صورت بھی جائز ہونا چاہئے، یا کوئی فرق دونوں صورتوں میں معلوم ہو۔

جواب: اگر کوئی شخص اپنے مال مغصوب کے عوض بنام نہاد سود کے، روپیہ وصول کرلیوے، تو درست ہے۔ فقط

(مجموعہ فرخ آباد ص ۳۶، ۳۷)

(۵۸۸) مسلمانوں کیلئے شراب کی قیمت حرام ہے: سوال: شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ مسلمان اگر شراب بیچ کر، اس کی قیمت سے دوسرے مسلمان کا قرض ادا کرے، تو قرض خواہ کو اس مال کا لینا درست نہیں۔

یہاں ایک سوال تو یہ ہے کہ اگر قرض خواہ کو اس کے سوا اور مال نہ ملے، تو وہی مال لے لے، یا صبر کرے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ جس کا اکثر مال یا کل مال کسب حرام سے حاصل ہوا ہے، اس سے اپنے مال کی قیمت، یا مزدوری کی اجرت یا نوکری کی تنخواہ لینا جائز ہے، یا نہیں؟ شراب کے مسئلہ سے یہ صورتیں بھی ناجائز معلوم ہوتی ہیں، مگر ان صورتوں کے ناجائز ہونے میں حرج عظیم ہے۔

جواب: شراب کی قیمت مسلمان کے حق میں حرام ہے، اگر وصول نہ ہو......... سے لینا درست نہیں، صبر کرے، اور مال حرام والے کی ضیافت و اجرت درست نہیں، اگر حرج ہے تو ہو، مسئلہ نہیں بدلتا۔ فقط

(مجموعہ فرخ آباد ص ۳۵، ۳۷)

(۵۸۹) طوائف اور سود خور کی دعوت قبول کرنی، ان سے اجرت لینی: دعوت کا کھانا رنڈی اور سود خوار کا حرام ہے، اور اجرتِ تعلیم حرام مال سے جائز نہیں، خواہ رنڈی ہو یا کوئی ہو، البتہ اگر حلال مال سے دیوے، درست ہے۔

(مجموعہ کلاں ص ۲۲۹)

toobaa-elibrary.blogspot.com

احکام الاراضی

[عشر اور متعلقہ مباحث و مسائل]

(۵۹۰) عشر کیا ہے اور یہ فرض ہے یا واجب؟ عشر کس کو کہتے ہیں شرع شریف میں، یہ فرض ہے یا واجب ہے، یا مستحب؟

جواب: عشر کھیتی اور پھل کی پیداوار سے دسواں حصہ یا بیسواں حصہ دینا ہے اور وہ فرض ہے مثل زکوٰۃ کے۔ واللہ اعلم

(فتوی ۔ فتاوی عشر مشمولہ فیض رشیدیہ، طبع اول بریلی ۱۳۱۰ھ ص ۲۰)

(۵۹۱) عشری زمین کون سی ہے جس پر عشر واجب ہوتا ہے؟ **سوال:** زمین عشری کون سی ہوتی ہے، جس پر عشر واجب ہوتا ہے، جو زمین وراثتاً قبضہ میں آئی اور اس کی کیفیت سابقہ معلوم نہیں کہ عشری تھی یا خراجی، اب اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جو زمین مسلمان کے قبضہ میں چلی آتی ہے، وہ عشری ہوگی، جب تک تحقیق نہ ہو کہ اول میں خراجی تھی۔ لہٰذا سب املاک مسلمانوں کے عشری ہیں۔ فقط، واللہ اعلم

(فتوی ۲۔ فتاوی عشر، مشمولہ فیض رشیدیہ ص ۲)

(۵۹۲) ہندوستان کی زمین عشری ہیں؟ **سوال:** اس زمانہ میں جو زمین مسلمانوں کی ہے، وہ بھی عشری ہے، یا نہیں، اور عشری زمین کی کیا صفت ہے؟

جواب: مسلمانوں کی ملک زمین عشری ہوتی ہیں عشری وہ زمین ہے، جس میں دسواں حصہ بارانی میں اور بیسواں حصہ سینچ کی پیداوار سے دیا جاوے۔ اور بیان اس کا کہ عشری کس طرح ہو، ہر ایک کے سمجھ کا مسئلہ نہیں۔ اس کی تحریر کی حاجت نہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فتاویٰ متفرقہ، مملوکہ مہتمم ص ۱)

(۵۹۳) ہندوستان کی زمین عشری ہیں یا خراجی، نیز غلہ میں سے عشر کا حساب کئے بغیر مزدوروں کو غلہ دینا، کیسا ہے؟ **سوال:** کھیت کاٹنے میں مزدوری کاٹنے والی اسی غلہ میں سے دینا، اور بعد دوماہی وغیرہ کے مجموعہ کا عشر دینا اور جس قدر مزدور کو دیا ہے، اس کا تقریبی حساب کر کے دینا جائز ہے، یا نہیں؟ اور اراضی ہندوستان عشری ہیں یا خراجی، بینوا توجروا!

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب کنویں کی مزدوری اس سے لینا جس کی عادت ہے [illegible] بہت [illegible] مقرر [illegible]
پھر اس قدر اس غلہ سے وہ نہ کم ہے [illegible] درست ہے۔ اور جس قدر کل غلہ سے [illegible] اس کا بھی [illegible]
کرنے، مجموعہ سے عشر کا دینا درست ہے اور جس طرح عادت ہے کہ جس گٹھری سے ایک گٹھری مقرر [illegible]
[illegible] درست ہے مگر غرق [illegible] جو سے کے [illegible] یہ ہو تا [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ہندوستان کی بعض اراضی عشری ہیں اور بعض خراجی ہیں، مگر جو اراضی قدیم سے اہل اسلام کے پاس ہیں وہ عشری
[illegible] جاویں گی اور جو [illegible] کفار سے مسلمانوں نے خریدی ہیں وہ خراجی ہو دیں گی، بہر حال جس کا حال معلوم
نہیں وہ مسلمانوں کی ملک میں عشری ہوں گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ | تحریر [illegible] ۲۱۲

(۵۹۴) ہندوستان کی زمینیں عشری ہیں یا خراجی؟ سوال [illegible]

[illegible] اراضی ہندوستان کی [illegible] معاف ہیں اور بعض پر سرکاری محصول ہے تو ان میں سے کون خراجی [illegible]
[illegible] عشری [illegible] صورت خراجی محصول سرکاری [illegible] خراج کے ہو جاوے گا یا نہیں؟

جواب ہندوستان کی زمین جو مقبوضہ [illegible] میں معلوم ہے کہ کس طرح مسلمان [illegible]
قبضہ میں [illegible] قسم کا حکم ہوگا، مثلاً [illegible] سے تو عشری ہے اور اگر کسی کافر سے خریدی ہے تو
[illegible]

اور [illegible] معلوم [illegible] وہ عشری ہے تو محصول سرکاری سے عشر ادا نہیں ہوتا کیونکہ [illegible]
[illegible] کا عشر [illegible] اور اگر خراجی ہے تو سرکار [illegible]
[illegible] کا حکم میں [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ محمود گنگوہی عفی عنہ | [illegible]

(۵۹۵) بٹائی کی صورت میں عشر مالک کے ذمہ ہے یا بٹائی والے کے؟ سوال [illegible]

[illegible] ایک شخص نے [illegible] کاشتکار سے بٹائی پر معاملہ کیا تو اس صورت میں عشر [illegible]
[illegible] کاشتکار پر؟

جواب: جو زمین کہ مالک نے دوسرے شخص کو زراعت پر دی، اس طرح کہ زمین اس شخص کی اور باقی خرچ دوسرے شخص کا، اور جو کچھ پیدا ہووے، باہم تقسیم ہو کسی حصہ معینہ پر، اس کو زراعت بولتے ہیں ٹھیکہ نہیں کہتے۔ اس صورت میں عشر، خراج حسب حصہ ہوگا۔

اگر اجارہ پر دی ہے اور اس کو ہندی میں ٹھیکہ کہتے ہیں تو اس کی یہ صورت ہے کہ مالک زمین نے دوسرے شخص کو زمین دیدی، اور اس کا محصول مقرر کر دیا، کہ ہم تجھ سے اس قدر لیں گے، خواہ غلہ، خواہ روپیہ، تو بس اس زمین کے منافع ملک اس شخص کے ہوگئے، اور مالک زمین یہ محصول معین اس سے لے گا، خواہ اس میں کاشت کرے، یا نہ کرے، اس میں کچھ پیدا ہو یا نہ ہو۔ ایسی صورت میں اختلاف ہے کہ عشر کون دے گا، امام ابوحنیفہ کے نزدیک مالک زمین کا دے گا، اس اجرت کا حصہ کہ اس نے دوسرے شخص سے عوض زمین کے لی ہے، اور صاحبین کے نزدیک دوسرا شخص۔ اور متاخرین میں امام صاحب کے قول پر فتویٰ ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ، ص ۳۰۳، ۵)

(۵۹۶) مشترک زمین کا عشر کون دے گا؟ سوال: زید و عمرو کی ملکیت میں کچھ مشترک زمین تھی، زید نے اپنے حصہ کا ٹھیکہ عمرو کو دے دیا، یا عمرو نے اپنے حصہ (کا) اور نیز اس کے حصہ میں خود زراعت کی، تو ان دونوں کا عشر وغیرہ دونوں پر واجب ہوگا، یا صرف عمرو پر؟

جواب: تیسرے مسئلہ کا جواب، اوپر کے مسئلہ کے جواب سے ظاہر ہے، کہ ایک شریک اپنے حصہ کا تمام عشر دے گا اور دوسرے شریک کے زمین کا اگر اجارہ لیا ہے، تو اختلافی مسئلہ ہے اور جو زراعت پر دیا ہے، تو شریک کے حصہ میں حصہ رسد دے گا۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ، ص ۳۰۳، ۶)

(۵۹۷) کیا کافروں سے خریدی گئی، زمین خراجی ہے؟ سوال: جو زمین کفار سے خریدی جاوے، اس پر بھی عشر آتا ہے، یا نہیں؟

جواب: جو زمین کفار سے خریدی، وہ خراجی ہوگی، ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک۔ فقط

(جوابات سوالات عشر جواب سوال ۳ مشمولہ فیوض رشیدیہ طبع اول)

(۵۹۸) عشر کی ادائیگی کس کے ذمہ ہے؟ سوال: عشر بذمہ مالک زمین کے ہے یا مزارع پر، یا دونوں پر؟

جواب: جو مالک پیداوار کا ہے وہ عشر دے گا خواہ کوئی ہو، اگر مالک نے بٹائی کی، تو اپنے حصہ سے دیوے گا، کاشتکار اگر مسلمان ہے، وہ اپنے حصہ سے دیوے گا۔ (جواب سوالات عشر، جواب سوال ۵، مشمولہ فیوض رشیدیہ طبع اول)

oobaa-elibrary.blogspot.com

(۵۹۹) عشر کل پیداوار پر ہے یا خرچہ نکال کر باقی ماندہ پر؟ جو شخص زمین کو کاشت کرے، اور اس [illegible] تخم ریزی [illegible] عشر [illegible] کل پیداوار [illegible] نکالا جائے [illegible] تخم ریزی وغیرہ کے مابقا پر؟

جواب: عشر کل پیداوار [illegible] پہلے۔ فقط [illegible]

(۶۰۰) عشر کے مصارف کیا ہیں اور اس کا مدرسہ کے مدرسین کی تنخواہ میں خرچ کرنا کیسا ہے؟

سوال: مصارف عشر [illegible] مدرسہ میں [illegible] مدرسین [illegible] دیا جا سکتا ہے؟

جواب: عشر کا مصرف محل [illegible] مدرسین میں صرف درست نہیں [illegible]

(۶۰۱) مقروض اور نابالغ کے ذمہ بھی عشر ہے یا نہیں؟ **سوال:** مقروض یا نابالغ [illegible] واجب ہے یا نہیں؟

جواب: مقروض اور نابالغ [illegible] عشر [illegible] فقط [illegible]

(۶۰۲) کیا کافر مالکوں کو لگان دینے سے عشر ساقط ہو جاتا ہے؟ **سوال:** [illegible] صورت میں عشر [illegible]

جواب: [illegible] واللہ [illegible]

(۶۰۳) کیا مال گذاری ادا کرنے سے عشر ادا ہو جاتا ہے؟ **سوال:** [illegible] عشر ساقط ہو جاتا ہے یا نہیں [illegible] پیداوار [illegible]؟

جواب: [illegible] ساقط نہیں ہوتا [illegible] پیداوار [illegible] عشر [illegible]

(حوالہ [illegible])

(۶۰۴) بارش اور کنوئیں سے سینچائی کی جانے والی زمین پر عشر ہے یا نہیں؟ **سوال:** زمین [illegible] پیداوار [illegible]؟

جواب [illegible] کامل عشر ہوگا، جس میں پانی [illegible] وہ امانت [illegible] ہوگا،

واللہ اعلم۔

[illegible]

مسائل عشر کے مذکورہ جوابات پر علماء کرام کی تصدیق

یہ جواب [illegible] ہے۔ [illegible]

المجیب مصیب محمد بشیر احمد عفا اللہ عنہ۔ الجواب صحیح [illegible]

جواب صحیح [illegible] [illegible]

یہ جوابات مسائل عشر [illegible] محمد [illegible] عفا اللہ عنہ [illegible]

جوابات صحیح ہیں [illegible]

مجیب مصیب [illegible]

بوجوہ [illegible] مجیب صاحب [illegible]

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ [illegible]

(محمد اسماعیل [illegible] ۱۳ شوال ۱۳۹۹ھ)

الاجوبۃ کلہا صحیحۃ [illegible]

لان ھذہ الجواب ھو الصحیح و الصواب [illegible]

محمد عبد [illegible] الاجوبۃ کلہا صحیحۃ [illegible]

الجواب صحیح و المجیب مصیب [illegible]

اصاب من اجاب [illegible]

[illegible]

جوابات صحیح [illegible]

[illegible]

ھذہ الجواب صحیح [illegible] اصاب من اجاب [illegible]

ارض [illegible] [illegible] قولان [illegible]

قولھم و قد افتی بھما والله تعالی اعلم

[illegible]

الاجوبۃ [illegible]

مذکورہ تمام مجموعہ مسائل عشر در تصحیحات (فیوض رشیدیہ مرتبہ ... طبع اول فخر المطابع میرٹھ ... ۱۳۱۰ھ ... کے ساتھ [illegible] ... پہلے چار صفحات پر درج ہیں ... محمد حسین ... کے مرتبہ ہیں اور مطبع حقانی ... سے چھپے تھے۔ اس کا ایک نسخہ ... موجود ہے۔ (نور)

(۶۰۵) مخابرہ کی صورت میں عشر کس کے ذمہ ہے؟ سوال: مخابرہ کی صورت میں ... زمیندار کے ذمہ ہے یا کاشتکار کے، یا حسب [حصہ] دونوں کے ذمہ خواہ بوجہ عدم واقفیت عشر وغیرہ کے ادا کرنے سے قاصر ہوتے ہیں لہٰذا وضاحت کے ساتھ جواب مرحمت ہونا چاہئے؟

جواب: مخابرہ اور مزارعت ایک چیز ہے۔ فقط (مجموعہ ...)

(۶۰۶) سینچائی کی زمین میں عشر کی ترتیب: سوال: زید نے اپنی زمین کا ٹھیکہ کاشت ... ایک سال ... یہ زمین سینچائی کی ہے تو اس میں سے عشر کا دسواں حصہ دیا جاوے گا یا بیسواں؟

جواب: اس میں بیسواں حصہ دینا آتا ہے ... واللہ اعلم (...)

(۶۰۷) جو زمین ٹھیکہ پر دیدی گئی ہو اس کا عشر کس کے ذمہ ہے؟ سوال: بکر نے خالد ... اپنی زمین کا ... روپیہ ... ایک سال کا ... خالد نے اس زمین کو کاشت کیا، تو عشر بذمہ بکر چاہئے یا بذمہ خالد ... یا دونوں عشر ادا کریں۔

جواب: اس زمین کا عشر ... پر چاہئے ... واللہ اعلم (...)

(۶۰۸) باغ کا عشر مالک کے ذمہ ہے یا خریدار کے؟ سوال: زید نے بہار باغ بکر ... قیمت میں ... عشر ... پھل میں سے وقت توڑنے کے عشر ادا کرے یا دونوں ...

جواب: عشر ... جو پھل توڑے گا ... واللہ اعلم (...)

[illegible]

(٦٠٩) حکام کے ظلم کی وجہ سے عشر ساقط نہیں ہوتا؟ سوال: [illegible]

ملک [illegible] زمین [illegible]

جاتے ہیں اور حامی حاکم وقت کو دیتے ہیں [illegible]

اور بیسواں حصہ جو ہیچ کی پیداوار میں دیا جاتا ہے [illegible]

سے دیا جاتا ہے، وہ مراد ہے، یا جو نہر سے [illegible]

جواب: مسلمانوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

اراضی کے متفرق احکام ومسائل

(٦١٠) کسی والیٔ ریاست کی دی ہوئی زمین کی شرعی حیثیت؟ جواب مسئلہ: [illegible]

[illegible] زمین [illegible]

ارض موات [illegible]

اس کا نہیں، اگرچہ [illegible]

سلطان سے [illegible]

طالب تملک [illegible] اور اس نے حسب اجازت ان

کے طلب [illegible]

توبسبب مشاع ہونے کے [illegible]

پس جب دونوں برادر نے [illegible] ان کی طرف سے

ہبہ ہی ہے۔ لفظ ہبہ کا [illegible] نہیں، جیسے ہبہ تھا ویسے ہی [illegible] اور ان دونوں کی ملک سے خارج ہوگیا، ہبہ بھی

بدون لفظ کے [illegible]

---

(١) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

(۶۱۱) ایک دوسری حکومت کی طرف سے عطا کی ہوئی زمین کا حکم؟ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

(۶۱۲) ہندوستان میں زمین کے مالک ان پر قابض افراد ہیں: سوال [illegible]

[illegible]

جواب: [illegible]

(۶۱۳) کھیتی میں شرکت کس طرح کی جاسکتی ہے؟

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

(۶۱۴) کاشتکار اور زمین دار کے معاہدہ کی طرفین کو پابندی ضروری ہے۔

سوال: [illegible]

یا وہ خرچ جو اس نالش میں درج ہوا اور مردہ چیز جوانعام کی طرح، پیادوں یا دوسرے سرکاری کام کرنے والوں کو دیئے جاتے ہیں، اس حکم میں درج نہیں ہونے والے ہیں۔ اگر فقط خزانہ کی نالش کی جائے، دو آنہ کا معمول نقصان ہوتا ہے اور جب سود کے لفظ کے ساتھ نالش کی جاتی ہے، تو اس کی ڈگری دلادی جاتی ہے۔

اس صورت میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں، اس رقم کی نالش کرنے اور اس کو سود کے نام سے وصول کرنے کے مسئلہ میں کیونکہ اگر یہ سود نہ لیا جائے، تو ظاہری نقصان ہوتا ہے، تو اس رقم کے لینے کے متعلق، کیا حکم ہوتا ہے؟

ابواب (۱) جو کہ حاکم وقت باوجود معاہدے ہونے کے نہیں دلواتے اور دوسرے اس کو خوشامد کے طور پر زمین بیچنے یا کسی اور کام کے لئے، یا زمین کے مالک کو خوش کرنے کے لئے، ایک روپیہ یا دو آنہ کی، رعایا کے کسی شخص یا کسی حاکم کو دیتے ہیں اس کے لئے کیا حکم ہے؟

معلوم ہوا کہ ضلع میں [illegible] ہوئے، اس واسطے جواز پر فتویٰ کیا جاتا ہے۔ هو أهل التقوی و أهل المغفرة [illegible] ہیں تو بڑے نصیب ہیں؟

الجواب [illegible] مالک زمین نے کاشتکار کو اپنی زمین کرایہ پر دی اور ایک روپیہ فی بیگھہ مقرر کیا [illegible] جب خرچ کے فی بیگھہ مقرر کئے، اور [illegible] ابواب کے مثلاً مقرر کیا، فی بیگھہ پر تو یہ سب جمع ہو کر فی بیگھہ ایک روپیہ [illegible] اگرچہ خرچ کے جدا جدا نام رکھ گئے، مگر یہ مجموعہ کرایہ کہا جائیگا۔

سو جب کاشتکار نے قبول کر لیا تو فی بیگھہ ایک روپیہ [illegible] اس پر کرایہ مقرر ہوا، اور اس کا لینا مالک زمین کو جائز [illegible] اگرچہ کاغذ میں [illegible] حصہ کیا ہے، پس ہر گاہ کہ کاشتکار نے ایک روپیہ ادا نہ کیا [illegible] مالک [illegible] سے اپنی فہمائش کر کے لیوے، اگر نہ دیوے تو نالش [illegible]

[illegible] نالش [illegible] ناچاری کو درست ہے، یہ واقع میں سود نہیں اور سود [illegible] نہیں [illegible] نالش کر کے لینا درست ہے، اور جو خرچہ پڑے گا وہ بھی کاشتکار سے لینا درست ہے، کہ کاشتکار [illegible] طرف [illegible] کیا ہے اور زیر بار خرچہ کا کیا۔ مالک اس کے تاوان کو کاشتکار سے [illegible] اگرچہ حاکم [illegible] ابواب کے خرچ کو منع کرے، تاہم مالک مقرر کر سکتا ہے

[illegible] مولوی نور الحسن [illegible]

[illegible]

[illegible]elibrary.blogspot.com

اور لے سکتا ہے۔ مالک کو اختیار ہے جس قدر کرایہ چاہے لیوے، اس میں حاکم کو کچھ اختیار نہیں ہے۔ هکذا یستفاد من الکتب، فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۳۰ تا ۱۳۱)

(۶۱۵) رعایا کے لوگوں پر جو بیگار مقرر ہے اس کی اور زمیندار کے بعض نذرانوں کی شرعی حیثیت؟

سوال: رعایا لوگوں پر جو بیگار مقرر ہے اور اس کی مزدوری نہیں دی جاتی، اور اسی طرح جو اُن کے یہاں لڑکے کی شادی ہو، تو مبلغ دو روپیہ زمیندار لیتا ہے، گویا کرایہ مکان ہی سمجھا جاتا ہے، یہ جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اس کو بحساب کرایہ اگر مجرا لیوے تو درست ہے، اگرچہ مجہول ہے، مگر بحسب عرف، بمذہب بعض علماء کے درست ہے۔ فقط

(بدست خاص ص ۶۵)

(۶۱۶) کھیتی کے شرکاء نے اگر کمی زیادتی طے کر لی تو کیا یہ شرکت صحیح ہے؟

سوال: کھیتی میں دو شریک ہیں، ایک کے تین حصہ اور ایک ایک حصہ کا، اور یہ بھی اقرار ٹھہرالیا کہ گھاس مثلاً چری وخوید [یعنی ہرے جو یا گیہوں] میں حصہ والا، اپنے حصہ سے زائد لے گا اور ایک حصہ والا کم، یہ جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب: اگر کمی زیادتی معین ہو تو جائز ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص ص ۷۵)

(۶۱۷) خودرو گھاس پر پابندی یا محصول لگانا صحیح نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین، اندریں مسئلہ کے: کہ گھاس اور پولہ اور سوختہ اندر جنگلات کے خودرو جو پیدا ہوتے ہیں، حاکم وقت یا زمین دار، چرانا ڈنگاوان اور سوختہ اور پولہ(۱) اور بینڈ(۲) کا جو محصول لیتے ہیں، شرعاً جائز ہے، یا نہیں؟ مفصل جواب مع حوالہ کتاب شریف ارقام فرماویں۔ اور بر تقدیر اگر کوئی جنگلات خودرو سے، ڈنڈی [چوری] کر لاوے، شرعاً ماخوذ ہوگا، یا نہیں؟ بینوا توجروا!

جواب: گھاس اور پولہ وغیرہ جنگل غیر مملوک کا، سب لوگوں کی ملک ہے، جس کو حاجت ہووے لیوے۔ پس اس کو روکنا اور اس پر محصول لینا شرعاً درست نہیں، البتہ مملوک زمین کا درخت اور بینڈ(۲) ملک مالک کی ہوتی ہے اور گھاس اور پولہ جس کو جانور کھاتے ہیں، مملوک زمیں کا بھی، ملک میں مالک زمین کے نہیں ہوتا۔ قال فی الدر المختار:

---

(۱) گھاس کا مٹھا۔ کانس یا چھپر کے پھونس کا گٹھا۔ نور اللغات ص: ۴۳۵ جلد: دوم۔ [نور]

(۲) بینڈ (بالکسر) یائے معروف۔ سینٹھوں یا نرکلوں کا مٹھا۔ نور اللغات ص: ۷۸۱۔ جلد: ۱۔ [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

ونبع للمرعى في الكلأ، وحريمه اما نظائر نبعه فبعده المسك لحديث الناس
شركاء في ثلاث في الماء، والكلأ والنار (۱)
وفي رد المحتار و يحصد في ملک رجل ليس لاحد ان يحتطبه بغير اذنه وان كان
في غير ملک فلا بأس به (۲)

پس ان مثال میں ... ہو تو شرعاً ناجائز نہیں ... جو منقولہ ... اعقد
دکان میں ... ہے۔ واللہ اعلم

فقط واللہ تعالیٰ اعلم — رشید احمد عفی عنہ (... ص ۵۹)

(۶۱۸) خودرو گھاس، خشک لکڑی اور بینڈ کس کی ملکیت ہے؟ **سوال:** ... صاحب مرحوم ... فرماتے ہیں ... خودرو ... اس میں لکڑی درخت جو خودرو ہو اور بینڈ سرپوبا بھی شامل ہیں یا وہ مستثنیٰ ہیں یعنی وہ بھی مالک زمین اُٹھاتے ہیں یا نہیں؟

جواب: گیاہ (۳) (گھاس) خودرو کسی کی ملک نہیں مگر ... خودرو ... مملوک زمین ... اور بینڈ بھی مالک زمین کی ملکی ہے۔ فقط (... ص ۱۳۲)

(۶۱۹) موروثی کاشتکاری کے ناجائز ہونے کی تحقیق: **سوال:** ... فرماتے ہیں ... زمین ... مستقل ... وقت ... ایک حق کاشتکار ... قانونی ... وہ حق یہ ہے کہ جس کاشتکار نے زمین ... کی زمین ... عرصہ بارہ برس تک متواتر کسی کا ... کاشت کی ہو وہ کاشتکار موروثی متصور ہوتا ہے ... قانونی ... بے دخل نہیں کر سکتا ... عدالت ... نصف کر سکتا ہے۔ اگرچہ ... زمین ... وہ کاشتکار اس زمین ... اور کاشتکار غیر موروثی ... اگان مقرر موروثی ... چند ... بخوشی زمیندار ... اس کاشتکار کو قانونی استحقاق بھی حاصل ہے ... اپنی طرف سے بلا رضامندی ... زمین ... کاشتکار ... جو زمیندار ... چند ... وہ منافع جو زیادہ ... زمین کی ... اپنے قبضہ تصرف میں ... زمیندار ... پابندی قانون ... ہی نہیں کر سکتا اور اس ... کاشت ... اس کاشت ... ناجائز ہے۔

---

(۱) ... المحتار ... ص ... ج ... عکس ... ص ... دار الفکر ... ص ... المحتار ...
(۲) شامی ... ص ... ج ... دار الفکر ... ۱۳۹۲ھ) [انوار]
(۳) اصل نسخہ میں لفظ گھاس ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] العلامة الشامي [illegible] الذخيرة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وهو [illegible] الدار المعدة للاجارة [illegible]

وعلى هذا أدركت مشائخ زماني

[illegible] كانت معدة [illegible]

[illegible] المعدة [illegible]

وعلى [illegible] أجر مثل الأرض انتهى

[illegible] کتب ... فی کتب المزارعة ... صحبت ... وتفع [illegible]

[illegible] عند المسح ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں ... شارح کتاب الحوارعات میں ذکر کریں گے کہ مفتی بہ اجارہ بلا بیان مدت کی صحت ہے، جو

صرف ... [illegible] ... کا فتویٰ ... ہے۔

اور جب قدر ... [illegible] ... کی حرمت، حدیث

صحیح روایات سے ثابت ہے جس کی نقل ... کی حاجت نہیں ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ رشید احمد عفی عنہ رشید احمد

الجواب حق ... [illegible] | [illegible] دیوبند

[الدحمہ حضرت شیخ ...] | [...]

الجواب صحیح محمد منفعت علی عفی عنہ | الجواب صحیح حق

مدرس مدرسہ دیوبند | بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ

محمد منفعت علی | عزیز الرحمن

[illegible] ... اور نفع اٹھانا حرام ہے۔

حررہ خلیل احمد عفی عنہ

[صدر مدرس و ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور یوپی]

الجواب حق صحیح بندہ محمود عفی عنہ

الجواب صحیح عبدالرحیم رائے پوری

صحیح الجواب صدیق احمد انبہٹوی

[illegible] ۲۱

الجواب صواب بلاارتیاب محمد اشرف علی عفی عنہ
(حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی)

الجواب صحیح غلام رسول عفی عنہ
(حضرت مولانا غلام رسول صاحب ...)

هذا هو الحق و الحق أحق أن يتبع: نور محمد عفی عنہ
مہتمم مدرسہ حقانی لدھیانوی (مؤلف نورانی قاعدہ)

السوال صحیح والجواب صحیح محمد عمر ورازعفی عنہ فتح پوری

جناب المجیب العلام محمد حسن عفی عنہ

الجواب صحیح و التحقيق نقيح مغيث الدين ساما نوروی

(نقل از رسالہ زمیندارہ بل۔ مرتبہ (مولانا محمد متین خطیب، نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام دیوبند۔)

(کمال پرنٹنگ پریس دہلی. ربیع الثانی ۱۳۶۶)

از ص ۱۹ تا ۲۲۳ تصدیقات ص ۲۴

(۶۲۰) موروثی کاشت کاری شرعاً بے اصل ہے: **سوال:** جو کاشت کار بارہ سال زمین کو کاشت کرکے، مزارعہ موروثی ہو جاتے ہیں، تو ان کو بلا رضا زمیندار مالک کے، اس زمین کو کاشت کرنا اور وہی محصول مقررہ سابق دینا اور اس وقت جو مالک کو دوسرے مزارعہ اس محصول سے زیادہ دیتے ہیں اس کے موافق نہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کاشت کار موروثی شرع میں کوئی شے نہیں، یہ سب امور ظلم ہیں۔ ہرگز بدون رضاء مالک کے کاشت کرنا، اور کم محصول دینا حلال نہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص ص ۳۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس رسالہ زمیندارہ بل کے صفحہ ۱۱ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ فتویٰ حضرت گنگوہی قدس سرہ کے زمانہ میں بصورت اشتہار شائع ہوا تھا، یہ مطبوعہ اشتہار دفتر جمعیۃ اسلام میں محفوظ ہے۔ نیز یہ فتویٰ جواہر الفقہ تالیف مولانا مفتی محمد شفیع ص ۳۲۴ جلد دوم (مکتبہ تفسیر القرآن دیوبند ۱۳۹۰ھ) میں بھی شامل ہے۔

حضرت مولانا کا یہ فتویٰ، فتاویٰ خلیلیہ (فتاویٰ مظاہر علوم) مرتبہ مولوی محمد خالد صاحب ص ۳۹۲_۳۹۴ (سہارنپور ۱۴۱۷ھ) میں بھی درج ہے۔ (نور)

دسواں باب

کتاب الوقف

(وقف مساجد اوران کے متعلقہ مسائل)

(۶۲۱) کیادارالحرب میں بھی مسجد بنانے کاثواب ملے گا؟ سوال: دارالحرب میں زید نے مسجد بنائی ہے، پس اس کوثواب مسجد بنانے کا ہوگا یا کہ بسبب بنانے مسجد دارالحرب میں ثواب بنانے مسجد کا نہ ہوگا؟

جواب: ثواب مسجد کا ہووے گا، اگرچہ دارالحرب میں مسجد بنائی ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

العبد رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (نقل شدہ ... محفوظ ...)

(۶۲۲) جوئے میں جیتی ہوئی رقم سے، مسجد بنانے کاحکم؟ سوال: زید جوا کھیلا کرتا تھا، ایک مرتبہ زید نے پانچ سو روپیہ جیت لیا، پھر جوئے سے توبہ کی، اور اس پانچ سو روپیہ سے زید نے قصبہ کوئی دوکان کرلی، اس دوکان مذکورہ سے بہت نفع ہوا، زید نے اس روپیہ نفع سے ایک مسجد تیار کروائی، اب اس مسجد میں نماز پڑھنا جائز (ہے) یا حرام ہے یا مکروہ ہے، مکروہ ہے تو کس درجہ کا ہے، جو حکم خدا اور رسول کا ہو تحریر فرمادیں۔

جواب: قمار کے روپیہ سے جو نفع حاصل کیا ہے، پھر اس سے مسجد بنائی، وہ بھی مسجد نہیں، اس میں بھی نماز مکروہ تحریمہ ہوگی جیسا کہ پارچہ میں اگر ایک درہم بھی حرام کا لگا ہو تو نماز اس کی قبول نہیں ہوتی، اسی طرح جس زمین میں روپیہ حرام کا ہوگا، اس زمین میں نماز قبول نہ ہووے گی، چنانچہ روایت پارچہ کی مشکوۃ سے نقل ہو چکی اور تفسیر مدارک میں تحت آیت

والذین اتخذوا مسجدا ضرارا الایۃ　　اور جنہوں نے بنائی ہے ایک مسجد ضد پر۔ (ترجمہ شیخ الہند)

toobaa-elibrary.blogspot.com

وقيل كل مسجد بني مباهاة او رياء او سمعة او لغرض سوى ابتغاء وجه الله او بمال غير طيب فهو لاحق بمسجد الضرار انتهى ملخصا، والله اعلم ۔ [illegible]

(۶۲۳) جس مسجد میں حرام مال خرچ ہوا ہو، اس میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟ سوال: [illegible] تعمیر میں [illegible] حرام صرف ہوا ہو، اس میں نماز پڑھنا [illegible] مسجد باقی [illegible] منہدم کیا جائے؟ سوالات معروضہ کا جواب شافی تحریر فرما دیں اور اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دیں۔ عریضہ ادب نظیر حسن۔

جواب: جس مسجد میں اکثر مال حرام لگا ہے [illegible] میں نماز [illegible] ہووے گی، اس کو توڑ کر حلال مال سے بنادے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی

(تالیفات رشیدیہ ص ۳۴-۳۶-۳۵)

(۶۲۴) شیعہ یا ہندو کی وقف کی ہوئی جانماز پر نماز پڑھنے، ان کے بنوائے ہوئے سائبان اور مسجد کے لیے ان کے چندہ کا حکم؟

سوال: (الف) ایک شیعہ نے جانماز جامع مسجد میں وقف کر دی، اس پر نماز جائز ہے یا نہیں، اور اس پر نماز پڑھنے سے ثواب نماز مسجد کا ملے گا، یا نہیں؟

اسی طرح اگر ہندو نے جانماز مسجد میں وقف کر دی، تو اس کا کیا حکم ہے؟

(ب) اگر شیعہ یا ہندو مسجد میں سائبان بنوا دے، تو اس کے سایہ میں نماز بلا کراہت جائز ہے یا نہیں، اگر شیعہ یا ہندو بنائے مسجد کے واسطے چندہ دیوے، تو اس کا فرش اور دوسری تعمیر مسجد میں صرف کرنا جائز ہے یا نہیں۔ دوسرے تعمیر سے مراد ستون و مسقف مسجد ہے، جو مسجد میں داخل ہے۔ درصورت عدم جواز، حیلہ جواز ارشاد ہو۔ فقط۔

جواب: شیعہ کی جانماز پر جو مسجد میں اس نے دی ہے، نماز پڑھنا درست ہے، اور ثواب مسجد کا ملتا ہے۔ علی ہذا، اس کا روپیہ لے کر تعمیر مسجد میں صرف کرنا درست ہے، اور اس مسجد میں ثواب مسجد کا ملتا ہے۔ علی ہذا، کافر کا روپیہ لگانا مسجد کی تعمیر میں اور اس کے فرش پر نماز پڑھنا اور اس کے سائبان کے نیچے نماز پڑھنا درست ہے، اور منقص ثواب مسجد کا نہیں۔ بدلیل اس کے کہ قریش کفار نے مسجد حرام کو تعمیر کیا اور فرش لگایا اور اس پر فخر عالم علیہ السلام نے نماز پڑھی

( ) وقيل كل مسجد بني مباهاة و رياء او سمعة او لغرض سوى ابتغاء وجه الله او بمال غير طيب فهو لاحق بمسجد الضرار. (تفسير مدارك ص ۲۶۲ ج ۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com

در فصل [illegible] کا [illegible] حضرت قریش کی [illegible] میں نماز ادا فرمائی [illegible] سب [illegible] درست ہوئے [illegible] مسجد میں نہیں ہووے گا۔ فقط

(فتاویٰ رشیدیہ ص [illegible])

(۶۳۵) اگر ہندو اپنی زمین مسجد کیلئے دے یا اپنے پیسے سے مسجد بنوادے؟ سوال: اگر ہندو زمین دار اپنی زمین میں رعایا مسلمان کو اجازت بنانے مسجد کی دیوے، یا خود اپنے روپے سے بنوادے، تو وہ حکم مسجد کا رکھتی ہے یا نہیں، بینوا توجروا۔ فقط

جواب: اگر زمیندار کافر، رعایا مسلمان کو اپنی زمین میں مسجد بنانے کی اجازت دے، تو یہ معنی ہیں کہ یہ زمین تم کو وقف کی، تم مسجد بناؤ، یا بسبب اس کے کہ ہندو بھی مسجد کو ثواب کا کام جانتے ہیں، خود مسجد بنا کر مسلمانوں کو دیدے، یا وقف کردے، سب صورت میں مسجد ہو جاتی ہے اور ثواب مسجد کا اس میں ملتا ہے۔ قال فی الدر المختار

لانہ مع بدلیل صحتہ من الکافر (۱)

اس سے دریافت ہوتا ہے کہ اگر کافر ایسی شے کا وقف کرے کہ مسلمانوں کے نزدیک قربت ہے اور کافر بھی اس کو قربت جانتے ہیں، تو وقف صحیح ہوتا ہے، تو کہ یہ مسجد کافر کی بنائی ہوئی بھی مسجد ہوتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی (فتاویٰ رشیدیہ ص [illegible])

(۶۳۶) اگر حلال آمدنی سے طوائف کا مکان خرید کر اس میں مسجد بنائی تو کیا حکم ہے؟ سوال: زید نے ایک مکان کسبی سے خرید، جو کہ کسبی نے زر حرام سے [illegible] تھا، زید نے اس مکان کو توڑ کر ایک مسجد شاہراہ میں بنوائی، تاکہ نمازی نماز پڑھیں اور زید کو ثواب ہو، تو مسجد مذکور میں مسلمانوں کو نماز پڑھنا جائز ہے یا حرام ہے یا مکروہ؟ جو مکروہ ہے تو [illegible] وجہ [illegible] صاف تحریر فرمائیں، چونکہ شخص [illegible] معلوم [illegible] نماز پڑھنا مسجد مذکورہ میں کچھ حرج نہیں، اس مسجد [illegible] تحریر فرمائیں۔ فقط

جواب: [illegible] کے پاس حلال مال تھا، مثلاً اس کے باپ کا ترکہ، اس کا مال حلال ہے [illegible] اس [illegible] سے مکان خریدا [illegible] مکان اس کی ملک میں آیا، تو اس صورت میں [illegible] مسجد کا بنانا درست ہے [illegible] اس میں [illegible] حرمت کی نہیں [illegible] اگرچہ [illegible] حلال [illegible] اس حالت میں [illegible] ثواب بنانے والے کو ہوگا اور نمازیوں کو بھی ثواب مسجد کا ملے گا، کیوں کہ اس میں [illegible] طیب [illegible] قال علیہ الصلوۃ والسلام

(۱) الدر المختار [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

"لايقبل الله إلا الطيب" (الحديث) (۱)

اور جو وہ کان [illegible] سے خرید [illegible] تو [illegible] مال سے خرید [illegible]

طیب مال سے خرید [illegible] تو [illegible] سے [illegible]

کراہت تحریمہ اور [illegible] فی عمدہ [illegible]

مهر البغي خبيث (الحديث) (۲)

[illegible] کی آمدنی ناپاک [illegible] ہے۔

وعن ابن عمر رضي الله عنه قال من اشترى ثوبا بعشرة دراهم وفيه درهم حرام لم يقبل الله له صلاة مادام عليه الحديث [illegible]

حضرت ابن عمرؓ نے [illegible] جس شخص نے [illegible] درہم [illegible] خریدا [illegible] ایک درہم [illegible]

کا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں [illegible] جب تک [illegible] ہے۔

قال في الدر المختار انما الخبث لعدم الملك كالغصب فيعمل فيهما [illegible]

یعنی غصب کے روپیہ [illegible] حرام [illegible] خریدی ہوئی [illegible] حرام ہے [illegible]

رواه البخاري عن ابي هريرة رضي الله عنه [illegible] ... الحديث ۹۹۶ [illegible] ... الحديث ۳۴۲ [illegible] ... رواه مسلم عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه [illegible] ... ث ابو قتيبه نظر محمد الفاريابي] دار طيبة، رياض ۲۰۰۶ء]

(۲) رواه مسلم عن رافع بن خديج [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] كتاب المساقاة، رقم الحديث ۵۲۸ [illegible] ابو قتيبه نظر محمد الفاريابي ۲۰۰۶ء [illegible] كتاب البيوع باب الكسب وطلب الحلال، حديث ۴۳ [illegible] ۲۰۰۳ء

(۳) رواه احمد في المسند ۲ / ۹۸ [illegible] دار الفكر بيروت ۱۳۹۸ھ [illegible] الحديث ۵۷۳۲ [illegible] دار الحديث القاهرة ۱۹۹۵ء [illegible] والبيهقي في شعب الايمان [illegible] رقم الحديث ۵۷۰۵ [illegible] ص ۱۰۶ [illegible] مشكوة [illegible] ص ۲۴۳ [illegible] كتاب البيوع باب الكسب وطلب الحلال [illegible] اصح المطابع [illegible] ۱۰۹۲ [illegible] ۲۰۰۳ء

(۴) [illegible] کوئٹہ پاکستان ۱۳۹۹ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

شے غصب و حرام کی ہے، اس سے جو شخص جو روپیہ کا نفع ہوگا، وہ بھی حرام ہے۔ پس جو مکان اس مال کا خرید یا ہوا ہے، اب اس کو حاصل مال سے خریدنے میں حرمت اور خباثت حاصل نہ ہوئی، اور مسجد بنانا اس میں درست نہ ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ   [illegible]   [illegible]

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲)

(۶۲۷) قربانی کی کھال کا صدقہ واجب ہے، اور اس کا مسجد کی تعمیر یا تنخواہ میں استعمال؟

سوال: کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کی کھال کی بیع کر دی جائے، ... [illegible] ... قیمت کا صدقہ کرنا چاہیے، مساکین کی قید مدینہ میں نہیں ہے۔ فقط صدقہ کا ذکر ہے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ قیمت مسجد کی تعمیر میں یا کچھ مدرسین کی تنخواہ میں صرف کی جاوے، تو جائز ہو، کیونکہ یہ دونوں صورتیں بھی صدقے کی ہیں، اور اگر یہ صدقہ نہیں ہے، تو جس شخص نے اپنے مال سے صدقہ کرنے کی قسم کھائی، پھر اس کو مسجد کی تعمیر میں یا کتابوں کے وقف کرنے میں صرف کیا، تو وہ کس طرح حانث ہوگا، اور اگر کھال کی قیمت کا صدقہ کرنا خاص مساکین پر بطور تملیک کے واجب ہے، تو یہ وجوب اور تخصیص کس کتاب سے ثابت ہے؟

جواب: قیمت جلد ضحیہ کا صدقہ واجب ہے اور ظاہر ہے کہ صدقہ واجبہ مساکین فقراء ہی کو دے سکتے ہیں، اغنیاء بنی ہاشم کو درست نہیں، لہٰذا قید مساکین کی نہیں ضرورت ہوئی، کہ امر بدیہی ہے، اور صدقہ واجبہ میں تملیک شرط ہے، مثل زکوٰۃ و نذر کے، پس تعمیر مسجد و مدرسہ میں درست نہ ہوئی، اور تنخواہ اجرت بیع کے حکم میں ہے، کس طرح درست ہوئی، تنخواہ ہرگز صدقہ نہیں، بلکہ اجرت ہے، اور مسجد کی تعمیر وغیرہ اباحت ہے نہ تملیک، اور تملیک صدقۂ واجب کی سب کتب فقہ میں مسطور ہے، کتاب الزکوٰۃ جس کتاب کا چاہو دیکھ لو۔ فقط

(مجموعہ فرخ آباد ص ۳۱-۳۹-۳۸)

(۶۲۸) نظریات کے اختلاف کی وجہ سے، الگ مسجد بنانا صحیح نہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین بیچ اس مسئلہ میں کہ اپنی عزت کے بچنے کے واسطے اور اپنی نماز کے، جو جہال و نادان مقتدین کے پیچھے صحیح نہیں ہوتی، درست کرنے کی غرض سے نہ بنیت تفرق و تفرقہ، اپنے محلہ میں نئی مسجد کا بنانا، مطابق حدیث و شرع جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

جواب: تحریر سوال سے ظاہر ہے کہ یہ سب نزاع، خلاف فریقین کا، سبب جہر آمین و رفع یدین وغیرہ چند امورات کے جو عند قائلھم مستحب ہیں، اور قطع ... [illegible] ... کی امر واجب الاداء کے، اور سب اہل دین جانتے ہیں کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] وقت مستحب [illegible] فوت [illegible] مستحب [illegible]

اور اتفاق مسلمین [illegible] واجب [illegible]

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا [illegible]

الآية [illegible]

اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه [illegible]

اہل حدیث [illegible] مستحب [illegible]

حاصل [illegible] مستحب [illegible] وقت [illegible]

فقیہ [illegible] مستحبات میں [illegible]

[illegible] مسجد جدید [illegible] اختلاف [illegible]

پس [illegible] حدیث [illegible] جدید [illegible]

[illegible] اتفاق عامہ مسلمین کی حفاظت [illegible] اپنے مرغوب عمل مستحب [illegible]

میں منع فرماویں، ترک نہ کریں، حیف صد حیف! اگر اللہ تعالیٰ [illegible]

نگہداشت حدود اللہ تعالیٰ کی نہ ہو، [illegible] حدیث [illegible] مستحب [illegible]

[illegible] منہیات [illegible] ہمیشہ [illegible] فقط

الحاصل اس حالت میں [illegible] مسجد جدید [illegible] نہیں، بلکہ [illegible] مستحب [illegible]

فیہ کا کرنا اور اتفاق پیدا [illegible] واجب ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ [illegible] رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [illegible] ۹۵-۹۶

(۶۲۹) برادری سے باہر نکاح کرنے والے کو مسجد آنے سے منع کرنا کیسا ہے؟ سوال: [illegible]

[illegible] قصائی بیوہ سے نکاح [illegible] قصائی [illegible] مسجد میں نماز سے [illegible]

[illegible] نماز سے منع [illegible] قصائی مسجد میں [illegible] یا نہیں؟

جواب: اس شخص کو نماز پڑھنے سے منع کرنا [illegible] مسجد سے [illegible]

پس نماز سے روکنے والا [illegible] ہوگا، واللہ اعلم — کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی

ھذا الجواب صحیح محمد مراد مدرس مظفر نگر، عبد الحق [illegible]

(فیوض رشیدیہ [illegible] ص ۳۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٦٣٠) شادی یا خوشی کے موقع پر مسجد کے لیے جبراً پیسے لینا کیسا ہے؟ سوال: [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

ہے، اور جو ناخوشی سے دیوے، تو [illegible] نہیں۔ فقط

[illegible] رشید احمد [illegible]

[illegible]

(٦٣١) اگر نیچے دوکانیں، ان کے اوپر مسجد بنوائی، تو کیا حکم ہے؟ سوال: [illegible]

[illegible] مساجد مذکورہ یا دیگر مکانات کے ہے؟

جواب [illegible] ثواب مسجد کا اس میں حاصل نہیں ہوتا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ کلاں ص ٢٣١)

(٦٣٢) مسجد کے فائدے کے لئے، اس کی چھت گرانے کا حکم؟ سوال: حامداً ومصلیاً

[illegible] ایک شخص نے مسجد بنوائی، جو قریب [illegible] تعمیر [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

چھت پختہ [illegible] تو بھی [illegible] مرمت [illegible] مرمت [illegible]

[illegible] مسجد کا [illegible] نہیں [illegible] شخص [illegible] مرمت [illegible]

میں [illegible] تخمینہ قیمت [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] چھت [illegible] تک مرمت اور دیکھ بھال کی ضرورت نہ پڑے۔

[illegible] کے مکان میں ڈالنے کی نہیں، دوسری مسجد یا حجرہ

مسجد [illegible] مدرسہ میں [illegible] مسجد [illegible] تحقیق [illegible] واثق منظور ہے۔ یہ کام بہت حصول [illegible]

[illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۶۲۳۳) اگر مسجد کی آمدنی اس کی ضرورت سے زیادہ ہو اور دوسری مسجد میں اس کی ضرورت نہ ہو تو؟

[illegible] جامع مسجد سہارنپور کی اس قدر [illegible]

[illegible]

[illegible] چنانچہ [illegible] مسجد [illegible] حاجت [illegible]

[illegible] مسجد کی آمدنی ان [illegible] مصرف [illegible] حالت میں [illegible]

میں صرف کرنا [illegible] اشد ضرورت [illegible] بینوا توجروا

الجواب: کتب فقہ میں [illegible] نظر سے نہیں گزرا [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ

مسجد کا [illegible] وقف [illegible] حاجت [illegible] مسجد پر صرف [illegible] درست ہے [illegible] حالت میں کہ

[illegible] مسجد میں بھی حاجت [illegible] اور اندیشہ تلف [illegible] کتب میں [illegible]

[illegible] صرف کرنے [illegible] فقہ [illegible] ایسی صورت پیش نہیں آئی۔

لہٰذا بندہ لکھتا ہے کہ ایسی صورت مذکورہ سوال میں صرف کرنا [illegible] مدرسہ پر جائز ہے۔ قال اللہ تعالیٰ واللہ

یعلم المفسد من المصلح [illegible] متولیان مسجد [illegible] وقف [illegible] اس میں کچھ حرج نہیں [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

... بیت اللہ جو مدفون بیت اللہ میں ہے وہ حاجت بیت اللہ سے زائد ہے، بعض کتاب میں لکھا ہے کہ [illegible]
[illegible] اور حضرت عمر نے
اس کو نکال کر جہاد میں صرف کرنا چاہا [illegible]
اپنے زمانے میں اس کو نکال کر صرف کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق نے اس کو نہیں
نکالا تھا اس سے منع نہیں کیا [illegible] نہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق کا نہ نکالنا
وجہ عدم جواز خرچ کی نہ تھی، بلکہ وجہ یہ ہے کہ خیر زمانہ میں اس کی زیادہ حاجت ہوئی، اب چنداں حاجت نہیں ہے، اور
مسجد نبوی کے ستون جس وقت کہ بدلے گئے ہیں اور منبر شریف جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں رکھا گیا
اس کو تقسیم کیا گیا اور بھی ثابت نہیں کہ منع کر کے پھر مسجد پر لگایا ہو، اس سے معلوم ہوا کہ وہ شیء کہ مسجد کی ضرورت
میں ان کی تمام ہوئی ہو جب مسجد میں اس کی حاجت نہ رہے تو اس کو تقسیم کر دینا یا دوسری جگہ صرف کر دینا جائز ہے۔

فقط، واللہ اعلم بالصواب

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

([illegible])

(٦٣٤) جس نے مال صدقہ کرنے کی قسم کھائی مسجد میں خرچ کرے اور دینی کتابیں خرید کر دے تو؟

مسئلہ: جس نے مال صدقہ کرنے کی قسم کھائی تو قیمہ مسجد میں لگانے سے یا کتب دینیہ وقف کرنے سے ادا ہو
جاتی ہے، اور صدقہ جاریہ ہے کہ جس کا ثواب ہمیشہ ملتا ہے۔ کتاب کا دینا، چھپوا کر، تصنیف کر کے چھوڑنا [illegible]
میں خصوصیت وقف کی نہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

([illegible])

(٦٣٥) مسجد سے ملحق مسجد کی زمین میں مدرسہ بنانے اور اس پر مسجد کی زائد آمدنی خرچ کرنے کا حکم؟

سوال: احاطہ مسجد میں مدرسہ کے لئے مکان بنانا درست ہے یا نہیں؟ آمدنی مسجد کی اس قدر زائد ہے کہ اس کے
خرچ کی اس وقت تک ضرورت معلوم ہوتی ہے اور نہ آئندہ مسجد اس کی محتاج۔ ایسے روپیوں کو مدرسے کے کام میں خرچ
کیا جاوے یا نہیں؟ اگر درست نہیں تو اس قدر وافر روپے کے ساتھ کیا کرنا چاہئے؟

جواب: احاطہ مسجد میں مدرسہ بنانا جائز ہے، کیوں کہ فنائے مسجد جیسے افتادہ پڑی ہے، ایسا ہی مکان بنا کر
اس میں درس دینا درست ہے، مگر وہ مکان مدرسہ متعلق مسجد کے ہی رہے گا۔ وقف جدید نہ ہووے گا۔ اگر فنائے مسجد
میں تعمیر مدرسہ کی گئی تو [illegible] مکان میں [illegible] نہیں۔ اگر آمدنی اس قدر زائد ہے تو مدرسہ متعلق

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسجد میں خرچ [illegible] ہے فقط

(مقتبس [illegible] تیسید [illegible])

[illegible] کانپور ص ١١٧، ١٣٨٣ھ/١٩٦٣ء)

(٦٣٦) نقارہ بجانے کے لیے وقف شدہ جائداد کا حکم؟

سوال [illegible] (پر) کوئی مکان وقف کرے، تو یہ وقف [illegible] جائز ہے یا نہیں [illegible] وقف [illegible] پذیر ہوگا یا نہیں [illegible] وقف [illegible]

جواب [illegible] وقف نہیں ہوا اس واسطے (نقارہ) بجانا قربت [illegible] عبادت میں [illegible] معصیت [illegible] کما قال فی الدر المختار و ان یکون قربة فی ذاته انتهی (١) [illegible] وقف [illegible] معصیت [illegible] ہوئی اور وقف کے اتمام [illegible] نہیں فقط [illegible]

([illegible])

(٦٣٧) زمینِ وقف اور زمین مسجد کی فروخت کس طرح صحیح نہیں؟

مسئلہ [illegible] بیع نہیں کر سکتے [illegible] مذکورہ سوال میں خشت وغیرہ مسجد [illegible] ہونے کا خدشہ ہو، اور زمین مسجد کے [illegible] بے کہ جب یہاں کارآمد نہیں [illegible] قیمت [illegible] مگر جب بالکل [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم ([illegible])

(٦٣٨) مسجد یا مسافر خانہ کی تعمیر کے لئے چندہ مانگنا اور اس میں سے اپنا خرچ نکال لینا؟

سوال: ایک شخص مانگ مانگ کر مسجد یا مسافر خانہ بناتا ہے اور جو روپیہ جمع ہوتا ہے اس میں سے اپنے [illegible] کا اپنا خرچ نکال لیتا ہے، اور کہتا ہے کہ جب میں اپنے اوقات اسی کام میں صرف کرتا ہوں، تو اپنا خرچ کہاں سے چلاؤں، تو یہ کام مانگ مانگ کر کرنا جائز ہے یا نہیں، اور اس میں سے لے کر اپنے خرچ میں لانا کیسا ہے؟

---

(١) [illegible] ١٨٩ [illegible] الدر المختار [illegible] کتاب الوقف [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(مدت ص ش ۳)

جواب: درست نہیں۔

(۶۳۹) مسجد کی دوکانوں کی رہن کی ایک صورت، اور اس کی وجہ سے متولی کی معزولی کا حکم؟

سوال: زید نے ایک مسجد تعمیر کی اور زیر فرش مسجد چار دکانیں بنائیں اور مسجد و یا متصل دو دکانات مذکورہ وقف کر دیا، بعد وفات زید دکانات معلومہ ان کے ورثے کے قبضہ و دخل میں رہیں، انہوں نے عند الضرورت ان دکانوں کو مہاجنوں وغیرہ کے پاس رہن کر دی، پھر مدت مدید کے بعد دوکانات معلومہ قبل از فکاک بنام مسجد بیع کر دیں۔ بعد اس کے متولی مسجد کو یہ اندیشہ ہوا کہ یہ ہو کہ حسب قانون انگریزی قبل از فکاک مدت ساٹھ سال جس میں چند ہی سال باقی ہیں اس کا فکاک نہ ہوا تو دوکانات معلومہ ملک مرتہن ہو جاویں گی، اور مسجد کے انہدام وغیرہ کا ان کو اختیار حاصل ہو، لہٰذا متولی نے ان دوکانات کو کسی مہاجن کے پاس رہن رکھ کر مرتہن سابق کا روپیہ ادا کیا، اور مرتہن ثانی سے قسط وار روپیہ ادا کرنے کا قرار کیا، اب آیا متولی بوجہ مصالح کے رہن رکھنے سے قابل عزل ہے، یا نہیں؟ دراں حالیکہ متولی عند الشرع نزدیک اطراف سے متدین نیک نیت با ایمان ہے۔

جواب: یہ دوکانیں جو متولی نے خرید کی ہیں تو وقف بنام مسجد نہیں ہوئیں، بلکہ متولی کی ملک ہو گئیں ہیں، اس واسطے کہ متولی نے ان کو مال وقف سے خرید نہیں کیا، بلکہ قسط وار ادا کی اس کی، اور اس بنا پر جو حکم ان دوکانات کا ٹھہرے، سب ان دکانوں سے ہے، بہر حال مسجد کے نام پر وقف ان دوکانات کا نہیں ہو سکتا۔ قال فی الدر المختار

اشتری المتولی بمال الوقف دارا للوقف لاتلحق بالمنازل الموقوفة و یجوز بیعها فی الأصح انتهی ( )

اس کی شرح رد المحتار میں لکھا ہے: فلو استدان فی ثمنه وقع الشراء له

الحاصل اس صورت میں یہ دوکانات وقف نہ ہوئی کیونکہ مال وقف مسجد سے شراء ان کا واقع نہیں ہوا، پس جب یہ ملک متولی ٹھہری اور اس میں متولی نے کوئی امر خلاف شرع یا مضر مسجد کا یا خیانت نہیں کی، تو اب رہن کر دینا ان کا بھی جائز ہو جیسے کہ بیع کرنا ان کا جائز ہے، چنانچہ روایت بالا سے واضح ہے، پس متولی سے یہ امر خلاف نہیں ہوا، رہن کرنا درست اور خرید نا جائز ہے اور یہ امر ہرگز موجب عزل کی نہیں ہو سکتا۔ اب متولی آمدنی اس کی مسجد پر صرف کرے مختار ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ، ص ۵۸-۵۹)

---

(۱) الدر المختار ... ۳۶۹ ... ۳۳ ...

(۲) ... رد المحتار ... دار الوقف ... ( )

... ص ۳۱۸-۳۱۷ ج ۳ (مطبوعہ دار الفکر بیروت ۱۳۸۶ھ) انوار

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٦٤٠) متولی وقف، ذاتی ضروریات کے لیے، کس قدر رقم خرچ کرسکتا ہے؟

سوال: متولی اوقاف محاصل وقف سے باختیار خود، کس قدر رقم اپنے ذاتی صرف میں لاسکتا ہے؟

جواب: وظیفہ متولی کا جو کچھ واقف نے یا اہل محلہ نے مقرر کیا ہو یا بصورت عدم تقرر اجر مثل ہو اسی قدر لینا درست ہے، اور زائد کو صرف کرنا ناجائز ہے۔ قال في الدر المختار

ليس للمتولي أخذ زيادة على ما قرر له الواقف أصلا انتهى ويعطى للمتولي أجر مثل عمله. (١)

پس زیادہ اگر اس سے لیوے گا، یہ بھی خیانت میں شمار ہو کر قابل عزل ہو جاوے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ [illegible])

(٦٤١) متولی کو معزول کرنے کا حق کس کو ہے؟

سوال: شرعاً عزل متولی کے اختیارات [illegible] اہل شہر کو حاصل ہیں، یا عوام کو جو ہر طرح سے بے علم، نیک پیشہ، بازاری آدمی ہیں؟

جواب: عزل کرنا کام اہل فہم وصلاح کا ہے، بشرط وجود (و) اہل عزل [illegible] کا۔ چنانچہ عالمگیریہ کی روایت سے مستفاد ہوتا ہے

قيل هل يعرف الحال بين أن يكون المتصرف واحدا أو اثنين قال لا بد أن يكون المتصرف من الأماثل رئيس المحلة و متصرفها. انتهى (٢)

اور بذا ردالمحتار کی روایت سے معلوم ہوتا ہے

و كذلك إذا كان الواقف على أرباب معلومين يحصى عددهم إذا نصبوا متوليا وهم من أهل الصلاح، انتهى (٣)

پس اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نصب وعزل کا کام اماثل و اہل اصلاح کا ہے اور اراذل کا اعتبار نہیں کیا جاتا۔ فقط۔

واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ ص ٥٩٠-٥٩١)

---

(١) درمختار ص ٣٩٢ ج کتاب الوقف (عکس مجتبائی ١٣٣١ھ) ردالمحتار ص ٤٥٠ ج ٣ [illegible] الفکر بیروت، شامی ج ٣ ص ٤٢٢، مطبع عثمانیہ [illegible]

(٢) فتاوی عالمگیری کتاب الوقف باب الحادی عشر في المسجد الفصل الثاني ص ٤٩٣ ج [illegible] مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ، پشاور و مکتبہ ماجدیہ ٣١٠ھ

(٣) شامی مجتبائی ص ٤٠٩ ج ٣ فصل ... (مطبع [illegible] دہلی) نیز ردالمحتار ص ٣٧٢ ج ٣ باب مطلب الافضل في زماننا نصب الصوى بالاعلام بمقاصد (مطبوعہ دار الفکر بیروت ١٣٩٩ھ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۶۴۲) متولی اوقاف کو کب معزول کیا جاسکتا ہے؟ سوال: متولی اوقاف [illegible] سکتا ہے، [illegible] سمجھا جاتا ہے

جواب: اگر خیانت یا فسق یا صرف بے جا وغیرہ ایسی حرکات ثابت ہو جاوے کہ جس سے متولی مامون نہ رہے اس وقت مستحق عزل کا ہوتا ہے۔ قال فی الدر المختار

وینزع وجوبا لو غیر مامون او عاجزا او ظهر به فسق کشرب خمر و نحوه فتح او کان یصرف ماله فی الکیمیاء نهر [1]

پس جب کسی وجہ سے مامون نہ رہے اس وقت لائق عزل کے ہو جاتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۵۷)

(۶۴۳) متولی وقف کو بلا کسی مناسب وجہ کے معزول کرنا؟ سوال: اگر متولی اوقاف عمائد شہر اور علماء و فضلاء کے نزدیک ہر طرح سے قابل اطمینان اور متشرع آدمی ہے تو شرعاً اہل محلہ اور اہل شہر بلا کسی وجہ شرعیہ کے محض عداوت نفسانیہ سے متولی کو تولیت سے علاحدہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: ایسی حالت میں معزول کرنا متولی کا درست نہیں۔ قال فی الدر المختار

لیس للقاضی عزل الناظر بمجرد شکایة المستحقین حتی یثبتوا علیه خیانته [2]

پس جبکہ قاضی بھی بلا وجہ شرعیہ عزل نہیں کر سکتا تو اہل محلہ کو بھی یہ امر جائز نہیں۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص [illegible])

(۶۴۴) مسجد کے لئے آئی ہوئی رقم کا، خادم مسجد کو دے دینا، کیسا ہے؟ سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے چند روپیہ واسطے صرف مسجد کے براہ خدا دیئے ہیں، اب وہ روپیہ خدمت گار کو دینے چاہئیں یا کہ صرف مسجد میں صرف کرنے چاہئیں؟ بینوا توجروا!

جواب: جو کہ مسجد کے نام سے روپیہ دیتے ہیں اللہ کے واسطے ہی دیتے ہیں، پس یہ خدمت گزار مسجد کو دینا درست ہے۔ فقط واللہ اعلم

رشید احمد گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۱۹[illegible])

---

(۱) الدر المختار ص ۳۶۳ [illegible] کتاب الوقف [illegible] ۳۳۲ [illegible] ص ۳۹۰-۳۹۱ [illegible] کتاب الوقف [illegible] ص ۳۸۴-۳۸۵ مکتبہ [illegible] (انوار)

(۲) الدر المختار ص ۳۹۱ [illegible] کتاب الوقف [illegible] ردالمحتار ص ۴۳۹ [illegible] نیز کتاب الوقف مطلب لیس للقاضی عزل الناظر [illegible] ص ۱۳۵ مطبوعہ [illegible] ص ۳۶۲ [illegible] ص ۳ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۶۲۵) مسجد کے لئے وقف سامان ڈول یا روپے کا کسی اور کے لیے استعمال؟ سوال: مسجد کا روپیہ جو کمیٹی کے پاس جمع ہے اس میں سے [illegible] واسطے پانی بیچنا حرام ہے یا حلال ہے یا جائز؟

جواب: جو مال وقف مسجد ہے اس کو دوسری حاجت میں صرف کرنا درست نہیں، [illegible] کی نیت کا یا عرف کا اعتبار ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
[illegible]

(۶۲۶) مسجد کا سامان ذاتی استعمال میں لانا؟ مسئلہ: مسجد کے [illegible] خانگی صرف میں لانا منع ہے اور خیانت۔
[illegible]

(۶۲۷) مسجد کے تیل یا کسی اور چیز کا ذاتی استعمال کیسا ہے؟ سوال: مسجد کا تیل [illegible] لگایا اور اس کا عوض ویسا تیل مسجد میں دیدیا، اور مسجد کے روشن چراغ سے اپنا کوئی کام کیا مثلاً پڑھا یا دنیاوی کتاب کا کوئی سبق یاد کیا مسجد ہی میں، یا کوئی خط اس کی روشنی میں لکھا، یا مسجد کے حمام میں سے آگ لی، یا بدن سینکا مسجد کی وقف لکڑیوں کی آگ سے، یا مسجد کے ڈول سے اپنے گھر کے واسطے پانی بھر لیا، یا مسجد کے لوٹے یا گھڑے میں پانی بھر کر اپنے گھر میں لے گیا، یا مسجد کے بوریئے اور صفیں مسجد یا حجرہ میں بچھا کر سبق پڑھا یا سنا، یا مسجد کے کنویں سے جو ڈول نکالنے کا ہے اس سے کسی غیر مسجد کا کوئی گرا ہوا ڈول، یا چیز نکالا تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسجد کا تیل اگر بدن کو لگایا تو اس کا بدلہ دیدینے سے ادا ہو جاوے گا، مگر اول ہی لگانا جائز نہیں، اگر عوض دیا تو ضمان مال کا ساقط ہوا، معصیت باقی رہی، اس سے توبہ کرے۔

اور مسجد میں چراغ روشن ہو اس سے وہیں بیٹھ کر لکھنا، پڑھنا، سینکنا، بدن کا حرج نہیں ہے درست ہے۔ مسجد کے حمام کی آگ لیجانا منع ہے [illegible] نقصان آوے گا، ہاں جب پانی کی آگ سے روشن ہے (۱) اس سے سینکنا درست ہے کہ کوئی نقصان و حرج مسجد کا اس میں نہیں ہوتا۔

مسجد کے ڈول سے پانی گھر کو لیجانا [illegible] اگر بانی ڈول [illegible] اس وقت یہ نیت کی ہو [illegible] مسجد میں دینے کے اس کی نیت کا اعتبار نہیں، اور مسجد کا لوٹا گھڑا [illegible] لیجانا بھی منع ہے اور مسجد کا بوریا خارج مسجد میں بچھانا بھی درست نہیں۔ علی ہذا مسجد کی وقف شے غیر جگہ استعمال کرنا درست نہیں، مگر کنواں مسجد کا جس نیت سے رکھتے ہیں کہ دوسرے بھی نفع لیویں، سو اس سے ڈول اپنا نکالنا درست ہے۔ ہاں اگر یہ نیت نہ ہو، بلکہ خاص مسجد کا ہی ہو تو اس کو نہ برتے۔
([illegible])

---

(۱) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۶۴۸) مسجد کا گرم پانی گھر لے جانا کیسا ہے؟ **سوال:** آج کل مسجد کے نمازیوں کے لئے جو [illegible] کرتا ہے اس میں سے کوئی شخص غسل یا وضو کے واسطے اپنے گھر لے جاتا ہے [illegible] پانی لیجاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب: [illegible] جانا درست نہیں مگر باجازت [illegible] اور جو وقف مال سے گرم ہوتا ہے [illegible] درست نہیں۔ فقط (امداد المفتین ص ۸)

(۶۴۹) مسجد میں کس قسم کی گفتگو اور کون سے کام کرنے کی گنجائش ہے؟ **سوال:** کلام دنیاوی [illegible] مسجد میں [illegible] یا پیشہ [illegible] مسجد میں [illegible] نوشت و خواند دنیاوی کتابوں کی [illegible] یا طلبہ کو اجرت لے کر مسجد میں دنیاوی کتابوں کا سبق دینا مثل گلستان، [illegible] وغیرہ کا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کلام مباح قلیل مسجد میں کرنا [illegible] کی نمازی کو حرج نہ ہو مباح ہے۔ ایسا ہی کتاب مباح کا لکھنا یا پڑھنا درست ہے، [illegible] مسجد میں پڑھانا [illegible] کتب میں مکروہ لکھا ہے اور بدون اجرت بشرط عدم تلویث مسجد کے اور نہ حرج ہونے کی نمازی کے جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (امداد المفتین ص ۲۵)

(۶۵۰) بچے اگر مسجد میں پیشاب کردیں تو ان کے والدین کو گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟ **سوال:** لڑکا چھوٹا اگر مسجد میں پیشاب وغیرہ کردے تو اس کے والد کو جس کے ساتھ وہ مسجد میں آیا تھا۔ کچھ گناہ ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: مسجد میں بچوں کا لیجانا بسبب اندیشہ تلویث مسجد کے منع ہے، اس کا اندیشہ ہو اور لیجاوے تو گناہ ہوگا اور جو [illegible] گناہ نہیں مگر بہتر ہر حال نہ لیجانا ہے۔ (امداد المفتین ص ۳۰)

(۶۵۱) مسجد میں کپڑا وغیرہ ڈال کر جگہ گھیر لینا کیسا ہے؟ **سوال:** [illegible] مسجد میں لوگ چادر وغیرہ ڈال کر جگہ [illegible] کاروبار میں مشغول ہو جاتے ہیں، اور اگر کوئی اس جگہ پر بیٹھ جاتا ہے [illegible] جائز ہے یا نہیں [illegible] کیا حکم ہے؟

[illegible] ایک شخص مسجد میں بیٹھا ہوا کسی حاجت کے لئے اٹھا اور اپنا کپڑا اپنی جگہ پر حق تعلق باقی رکھنے کو چھوڑ چلا تاکہ [illegible] کیا حکم ہے [illegible] ان کا کیا حکم ہے۔ بینوا توجروا!

جواب: اس طرح جگہ روکنا مسجد میں جائز درست نہیں، اور یہ کام کرنے والا گنہگار ہے۔ اس واسطے کہ مسجد سب خاص اللہ تعالیٰ کی ہیں، اس میں کسی کا حق تعلق دوسرے سے زیادہ نہیں ہے، سب برابر ہیں۔

قال اللّٰہ تعالیٰ: أنَّ المَسَاجِدَ لِلّٰہِ

(سورۂ جن: ۱۵)

اور یہ کہ مسجدیں اللہ کی یاد کے واسطے ہیں۔

(ترجمہ شیخ الہند)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے لئے کوئی بات خاص کے واسطے پسندنہیں یہ بجز کی ہی یا حقیقت ہے۔

دوسرا مسئلہ کا جو ہے سو یہ ہے کہ شخص اگر حاجت ضروری قریب کے واسطے جیسے وضو کرنا مثلاً تو بے شک وہ

مستحق اس جگہ کا ہوتا ہے، بلکہ وہی حق ہے۔ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال

اذا قام الرجل من مجلسه ثم رجع اليه فهو احق به. رواه ابو داود في سننه (۱)

ترجمہ: جب کوئی شخص اپنی مجلس سے کسی ضرورت کی وجہ سے باہر نکل جائے، پھر اپنی مجلس میں واپس آ جائے

تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ (ت نور)

البتہ اگر وہ جگہ کو محبوس کرے، اپنے دنیاوی کاروبار کو چلا گیا تو وہ مستحق نہیں رہا، بلکہ مثل دیگر حاضرین کے ہے۔

چنانچہ حدیث منع سے معلوم ہوسکتا ہے۔ پس بعد اس کے جانا چاہئے۔ جب یہ امور منکرہ مسجد میں موجود ہوتے ہیں، اگر

متولی مسجد یا دیگر کوئی شخص جو قادر اس کے اوپر ہے، جو ان کا ازالہ نہ کرے گا، وہ بھی گنہگار ہوگا، اور ماخوذ ہوگا۔

بقوله عليه السلام

مامن رجل يكون في قوم يعمل فيهم بالمعاصي يقدرون على أن يغيروا عليه ولايغيروا إلاّ

أصابهم الله منه بعقاب قبل أن يموتوا. رواه ابوداؤد. (۲)

ترجمہ: اگر کوئی شخص کسی قوم میں (موجود) ہو اور کسی خاص گناہ (یا گناہوں) کا ارتکاب کرتا ہو، اور قوم اس کی

صلاحیت رکھتی ہو کہ اس ماحول اور گناہ کے معاملہ کو بدل دیں، مگر (یعنی صلاحیت وطاقت کے باوجود) نہ

بدلیں تو اللہ کی جانب سے ان پر مرنے سے پہلے کسی کی سزا مقرر کی جاتی ہے۔ (ت نور)

پس ہر قادر پر احتساب ان امور کا ازالہ اس کا واجب ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۳-۲۳۸)

(۶۵۲) مسجد میں تھوکنے کے لئے برتن رکھنے کا حکم؟

اگر مسجد میں تھوک اور بدبو نہ ہو تو ظرف تھوک کا رکھنا درست ہے، ورنہ مکروہ ورنہ اس کا کچھ نہیں۔ (مجموعہ کلاں ص ۳۴)

---

(۱) ابوداود عن ابی ھریرۃ، کتاب الادب باب من قام من مجلسه ص ۶۶۶ ج ۲، ط الاسعد کلکته ۱۰۰ ھ۔ سنن ابوداود کتاب الادب باب من قام من مجلسه ثم رجع ص ۲۹۳، رقم الحدیث ۴۸۵۳ ج ۵ نسخ محققة مکتبه الرمان بیروت ۱۴۲۲ھ ۲۰۰۰ء۔

(۲) رواہ ابوداود عن جریر بن عبداللہ کتاب الملاحم باب فی الامر والنهی ... باب ... ۲۰۰۳ء ۴۳۳۵ ... وابن ماجه بمعناه، سنن ابوداود باب مذکور ج ۲ ص ۵۹۶ ... ط الاسعد کلکته ... کتاب الادب باب الامر بالمعروف ... الخ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۶۵۳) مسجد میں تھوکنے، ناک صاف کرنے کا حکم؟ سوال: حدیث میں جو آیا ہے کہ سخت گناہ ہے یہ کہ مسجد میں تھوکے اور اس کا بدلہ یہ ہے کہ صاف کرے، آیا یہ حکم تھوک کا ہے یا بلغم کا، یا دونوں کا، اور تھوک اور بلغم پاک ہیں یا ناپاک، اور اگر پاک ہیں، تو گناہ کیوں ہوا؟

جواب: تھوک بلغم اور رینٹ سب پاک ہیں گھن کی شے کا یہ حکم ہے، گناہ گھن کے سبب سے ہے۔ (بدعت خاص سوال ۱۰)

(۶۵۴) مسجد کی دیوار سے جوتا صاف کرنا؟ سوال: مسجد کے فرش کی دیوار سے یا مسجد کی دیوار سے جوتا جھاڑنا، جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: مسجد کی دیوار کا باہر سے بھی ادب رکھنا چاہئے، اس پر جوتا پونچھنا جھاڑنا نہیں چاہئے۔ (بدعت خاص سوال ۱۰)

(۶۵۵) مسجد کی دیوار یا فرش کے ڈھیلے سے استنجا؟ سوال: مسجد کی دیوار یا فرش میں جو ڈھیلہ ہے، تو اس سے استنجاء کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: ہرگز درست نہیں، کہ اس کا ادب ہے۔ فقط (بدعت خاص سوال ۳۲)

(۶۵۶) مسجد میں چارپائی بچھا کر سونا کیسا ہے؟ مسئلہ: چارپائی مسجد میں بچھا کر سونا درست ہے، بلا کراہت۔ (تجمہ ۔۔۔ ص ۱۳۲)

(۶۵۷) مسجد میں وضو کرنے کا حکم؟ سوال: اندر مسجد کے بارش وغیرہ میں وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسجد میں وضو کرنا درست نہیں، بے ادبی اور گھناوٹ کی بات ہے۔ (بدعت خاص سوال ۹)

(۶۵۸) کھوئی ہوئی چیز کے، مسجد میں تلاش کرنے اور اس کے اعلان کی حدود؟ سوال: جو چیز مسجد میں کھوئی جاوے، تو اس کا ڈھونڈنا مسجد میں کیسا ہے؟

جواب: تلاش کرنا مفقود شے کا درست ہے، مگر مسجد میں چیخ چیخ کر پوچھنا منع ہے۔ ہاں! مسجد کے باہر کھڑا ہو کر پکار کے پوچھے تو درست ہے۔ فقط (بدعت خاص سوال ۳۹)

(۶۵۹) پیاز لہسن کچا کھا کر مسجد میں جانا؟ سوال: پیاز لہسن خام کھانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: لہسن پیاز خام (کھانا) درست ہے، مگر مسجد میں بوئے دہن سے جانا حرام ہے۔ فقط (بدعت خاص سوال ۹۲)

(۶۶۰) ایسی جگہ حقہ پینا جس سے دھواں مسجد میں آئے؟ سوال: مسجد کے فرش سے جو فرش دوسرا، ملا ہوا حجرہ کے آگے کا ہوتا ہے، اس پر بیٹھ کر حقہ پینا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں دھواں نہ آوے، تو درست ہے اور جو آوے تو حرام۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (بدعت خاص ص ۲۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

گیارہواں باب

كتاب الحظر والاباحة

۱

حلال وحرام یا پاک اور ناپاک چیزوں کا بیان)

(۶۶۱) ناک اور منہ کی رطوبت (سنک اور بلغم) کا حکم؟ سوال: ناک یا منہ کی رطوبت رقیق یا غلیظ، یعنی سنک وبلغم پاک ہے، یا ناپاک ہے؟

جواب: دونوں رطوبت بچہ وجوان کی پاک ہے۔ فقط (بدست خاص، سوال ۱۲)

(۶۶۲) سیہہ کے بدن کے تنکلوں کا کیا حکم ہے؟ سوال: سیہہ (۱) ایک جانور ہے، اس کے بدن پر تنکلے سے ہوتے ہیں، وہ تنکلے جب اس کے بدن سے جدا ہوگئے، پاک ہیں، یا ناپاک؟ بینوا توجروا۔

جواب: تنکلے بدن سیہہ کے پاک ہیں، مگر تنکلے کی جڑ میں جو سفید رطوبت ہوتی ہے، وہ ناپاک ہے، اس کو دفع کرکے استعمال کرے، تو درست ہے۔ فقط (بدست خاص، سوال ۹۳)

(۶۶۳) سانپ کی کانچلی کا کیا حکم ہے؟ سوال: سانپ کی کانچلی پاک ہے، یا ناپاک؟

جواب: پاک ہے۔ (بدست خاص، سوال ۹۴)

(۶۶۴) مرغی کے پروں پر لگی ہوئی رطوبت کا کیا حکم ہے؟ سوال: مرغی کے پر یا آدمی کے بال کی جڑ میں جو تھوڑی سی رطوبت سفید لگی ہوئی ہوتی ہے، اگر مع اس رطوبت کے پر یا بال چاہ میں گر جاوے، تو وہ پانی پاک رہا، یا ناپاک؟

جواب: اگر زندہ کا پر ہو تو ناپاک ہو جائے گا اور ایسے ہی میتہ (۲) کا بھی اور اگر مذبوح (۳) ہو تو پاک ہے۔ ایسے ہی آدمی کے بال کے نیچے کی رطوبت نجس ہے۔ واللہ (تعالیٰ) اعلم (بدست خاص، ص۳)

---

(۱) سیہہ (خارپشت) ایک ممالیہ جانور جو عموماً بلی سے بڑا ہوتا ہے اور اس کے پورے بدن پر بڑے بڑے خوفناک زہریلے کانٹے ہوتے ہیں۔ (نور)
(۲) مردار۔ (۳) ذبح کیا ہوا۔ (نور)

(۶۶۵) مرغی بگلے وغیرہ پرندوں کی بیٹ کی ناپاکی کا حکم: **سوال:** بیخال مرغی بط اور بگلے کی پاک ہے یا ناپاک، اور اسی طرح اور حلال جانوروں کی، مثلاً مور کی یا چڑیا، یا کبوتر یا ڈھینڈ [کوے] کی پاک ہے، یا ناپاک؟

جواب: بیخال مرغی کی ناپاک ہے اور جس پرند حلال کی عادت بیخال ہوا میں کرنا ہے، وہ نجس نہیں، اور کبوتر اور کنجشک کی بھی نجس نہیں۔

(بدست خاص، سوال ۱۰۱)

(۶۶۶) چیل اور اُلو کے پر کا کیا حکم ہے؟ **سوال:** اُلو اور چیل کا پر پاک ہے، یا ناپاک؟

جواب: چیل اُلو حرام ہے، اگر ذبح تکبیر سے کرے تو پر ان کا پاک ہے، مگر کھانا حرام ہے۔(۱)

(بدست خاص، سوال ۹۵)

(۶۶۷) گھوڑے اور گدھے خچر کا پسینہ اور لعاب پاک یا ناپاک؟ **سوال:** گھوڑے کا اور گدھے خچر کا پسینہ اور لعاب دہن اور رطوبت بینی کی پاک ہے، یا ناپاک؟

جواب: گھوڑے کا لعاب اور سنک اور پسینہ پاک ہے، اور خچر گھوڑے کے ولد کا بھی، اور گدھے کا پسینہ پاک اور لعاب مشکوک ہے۔

(بدست خاص، سوال ۱۰۵)

(۶۶۸) حرام چیزوں کو دوا میں استعمال کرنا کیسا ہے؟ **سوال:** حرام شے دوا، استعمال کرنا، مثلاً شیر مادہ خر یا شراب یا بھنگ خواہ طلاء، یا شربا، جائز ہے، یا نہیں؟ فقط

جواب: شراب کا استعمال مطلق حرام ہے، کھانا طلاء کرنا، اور شیر خر اور بھنگ کو طلاء میں استعمال کرنا درست ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(بدست خاص، بےعدد)

(۶۶۹) جس نجاست خور بھینس کے دودھ میں گندگی کا اثر آجائے، اس کا پینا؟ **سوال:** جو گاؤمیش نجاست خور ہے اور اس کا دودھ نمکین ہوتا ہے تو وہ دودھ پاک ہے، یا ناپاک؟

جواب: جس نجاست خور جانور کے شیر میں مزہ نجاست کا آجاوے، وہ منع ہے، اس کو ہرگز نہ پیوے اور جو شیر میں مزہ نہ آوے، تو درست ہے۔ فقط

(بدست خاص، سوال ۱۰۹)

---

(۱) پرندہ کا پر پاک ہے کیونکہ اس میں حیات نہیں۔ البتہ اگر چیل، الو زندہ یا غیر مذبوح ہوں تو ان کی جز کی رطوبت ناپاک ہے۔ درمختار میں ہے وکذا کل مالاتحلہ الحیاۃ ... وھو مالایتألم الحیوان بقطعہ کالریش الخ (۱/۱۵۱، باب المیاہ، مطلب فی احکام الدباغۃ ج:۱ ص:۱۳۸ عکس مجتبائی ۱۳۳۴ھ) اور شامی میں ہے ... مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ پاکستان ۱۳۹۹ھ / نیز شامی نسخہ قدیمہ ص ۱۳۸ ج ۱ مطبع مجتبائی دہلی: ۱۲۸۷ھ / نیز شامی باب مذکور ج:۱ ص:۲۰۶ / دار الفکر بیروت / ...

(۶۷۰) عورت کا دودھ دوا میں استعمال کرنا یا کان میں ڈالنا کیسا ہے: **سوال:** عورت کا دودھ دوا میں استعمال کرنا، یا کان میں [illegible] جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عورت کا شیر [illegible] استعمال کا درست نہیں، نہ دوا میں، نہ غذا میں۔ فقط

(بدست خاص، سوال ۱۰۸)

(۶۷۱) شوہر کیلئے بیوی کے پستان کا منہ میں لینا درست ہے، مگر اس کا دودھ پینا؟

سوال [illegible] خویش گرفتن، جائز [illegible] حلق [illegible] بیوا تو حرو"

[illegible] لذت کے لئے اپنی بیوی کے پستان کو اپنے منہ میں [illegible] عورت کا دودھ [illegible] اس حال میں کہ اس کے حلق میں [illegible]؟

جواب [illegible] حرام است۔ اگر بمکیدن پستان [illegible] شد [illegible] نکاح خلل نمی آرد۔ کذا فی [illegible]

[illegible] دودھ کا حلق میں لے جانا حرام ہے۔ [illegible] حلق میں چلا جائے، اس سے اگرچہ گنہگار ہوگا، [illegible] نکاح میں خلل نہیں آئے گا [illegible]۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ [illegible]

[illegible] گنگوہی عفی عنہ

(بدست خاص، [illegible])

(۶۷۲) بعض حرام وحلال چیزوں، کھیلوں اور آداب کا تذکرہ: **سوال:** [illegible] بازی باندھتے ہیں، [illegible] کھیل [illegible] لڑکیوں اور لڑکے [illegible] اور کھیں [illegible]

[illegible]

[illegible] ۹۹۹ [illegible] ۱۰۰

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب [illegible]

عادی کیے تو مباح ہے ورنہ نہیں۔

[illegible] مطلقاً [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

(٦٧٣) مرغی ذبح کرنے کے بعد اس کے پیٹ سے جو انڈے نکلیں ان کا حکم؟ سوال [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

(٦٧٤) ذبح شدہ مرغی کے پیٹ سے کچے انڈے نکلے، ان کا کیا حکم ہے؟ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible] فقط

(٦٧٥) مری ہوئی مرغی کے پیٹ سے نکلے ہوئے انڈے کا حکم؟ سوال [illegible]

[illegible] کیا حکم ہے؟

جواب [illegible]

(٦٧٦) ذبح کے بعد ذبیحہ کے پیٹ سے جو بچہ نکلے، اس کا کیا حکم ہے؟ سوال [illegible]

شکم میں سے بعد ذبح کے جو بچہ [illegible] نکلے، اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(٦٧٧) مچھلی کے پیٹ سے نکلی ہوئی مچھلی کا کیا حکم ہے؟ سوال [illegible]

ہوئی مچھلی، [illegible] مچھلی [illegible] کا کھانا [illegible] یا نہیں؟

جواب [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(٦٧٨) مچھلی اگر گرمی یا سردی سے مرجائے، تو کیا حکم ہے؟ **سوال:** مچھلیاں اگر گرمی یا سردی سے پانی میں مر جاویں، تو ان کا کھانا [illegible]

جواب: [illegible] (بدست خاص، ص ٣٩)

(٦٧٩) گرمی یا سردی سے مری ہوئی مچھلی کی، کس طرح تعیین ہو؟ **سوال:** لکھا ہے کہ جو مچھلی [illegible] پانی میں مر جاوے، تو وہ حلال نہیں، تو یہ بات کس طرح معلوم ہو کہ گرمی یا سردی سے مری [illegible]

جواب: [illegible] جو معلوم نہ ہو، تو شخص کو معلوم ہوتا ہے کہ آج گرمی زیادہ ہے یا سردی۔

(بدست خاص، ص ٥٠)

(٦٨٠) طافی مچھلی کی پہچان کیا ہے؟ **سوال:** طافی مچھلی کون کہلاتی ہے، جس کا کھانا منع ہے؟

جواب: [illegible] منع ہے۔ (بدست خاص، ص ٣٨)

(٦٨١) مردہ بکری کے پستان کے دودھ کا حکم؟ **سوال:** بکری مردہ غیر ذبیحہ کے پستان میں کا دودھ حلال ہے، یا نہیں؟

جواب: [illegible] ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص، ص ٥٣)

(٦٨٢) اگر نامعلوم کبوتر اپنے کبوتروں میں آجائے تو اس کے پکڑنے اور کھانے کا حکم؟ **سوال:** اگر [illegible] درست ہے، یا نہیں؟

جواب: [illegible] درست نہیں، مگر بعد تعریف کے جب مالک کا پتہ نہ لگے، تو کسی فقیر کو دیدے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص، ص ٣٦)

(٦٨٣) نامعلوم کبوتر سے اپنے کبوتر کی نسل پیدا ہوگئی تو اس کا کیا حکم ہے؟ **سوال:** اگر [illegible] کبوتر مادہ سے مل جاوے اور اس کے بچے [illegible] جائز ہے، یا نہیں؟

[illegible] السمک [illegible] پشاور پاکستان [illegible] السمک [illegible]

جواب: جائز ہے اور حلال۔ (امداد، ج ۲، ص ۲۰)

(۶۸۴) کانجی ہاؤس سے خریدے ہوئے جانوروں کا حکم؟

سوال: پھانٹ[(۱)] میں جو لاوارث جانور جاتے ہیں اور بعد پندرہ یوم کے نیلام ہوجاتے ہیں، تو بعد خرید نیلام کے، اگر اس کا مالک اول آجاوے اور معلوم ہوجاوے کہ یہ جانور فلانے کا ہے، تو مشتری نیلام کو اس کا رکھنا درست ہے، یا مالک اول کو ہی واپس کردینا چاہئے؟

جواب: اپنی قیمت لے کر مالک پر واپس کرنا چاہئے، مگر جو وہ اجازت دیوے، تو رکھنا درست ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (امداد، ج ۲، ص ۳۳)

(۶۸۵) لاوارث بھینس کے پالنے اور اس کے دودھ کا کیا حکم ہے؟

سوال: ایک شخص نے ایک لاوارث بھینس کی کٹڑی پالی اور خود ہی اس کا مالک بن گیا، تو اس بھینس کا دودھ اس پالنے والے کو یا اور شخص کو جو اس کو یا اس کے دودھ کو خرید کرے، جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اس کا دودھ پینا اور خریدنا درست ہے۔ (امداد، ج ۲، ص ۲۱)

(۶۸۶) ہندو جو جانور اپنے دیوتاؤں کیلئے نامزد کر کے چھوڑ دیتے ہیں، اسکی تفصیل؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ اکثر ہنود گائے بیل وغیرہ، داغ دیکر کسی مردہ کے نام یا دیبی وغیرہ کے نام سے چھوڑتے ہیں، اور ان سے اور اولاد پیدا ہوکر، جنگل میں بکثرت ہوجاتی ہیں اور زراعت کا نقصان کرتی ہے، اور بعضے آدمی ان کو پکڑ کر کھالیتے ہیں۔ ازروئے شرع شریف کے حلال ہے، یا حرام؟

دیگر بعض آدمی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ، پلی ہوئی گاؤمیش یا گاؤ کے بچہ پیدا ہوتے ہیں، یہ بھی انہیں سانڈ کے چھوڑے ہوئے نطفہ سے پیدا ہوتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے، بینوا توجروا!

جواب: ہنود جو جانور داغ دیکر بنام کسی کے چھوڑتے ہیں، تو وہ جانور ملک اس چھوڑنے والے سے نہیں نکلتا، اس کی ہی ملک میں رہتا ہے وہ نیت اس کی بیہودہ ہوتی ہے۔ ہاں! اگر اس نیت کے ساتھ اس جانور کو برہمن یا کسی کو دیکر مالک کردے، تو نیت کا اثر ہوا اور حرام ہوگیا، پس جب تک کسی کو نہیں دیا، جیسا اب کرتے ہیں تو مالک اس کا وہی ہے۔ اب اس کو ذبح کر کے کھانے میں حرمت حق مالک کی ہے، مکروہ حرمت جو نذر لغیر اللہ کی ہے، نہیں ہوئی۔ اگر مالک اجازت دیوے، تو پھر کوئی حرج نہیں ہے، ورنہ غصب کا مال ہے، اور جو حاکم پکڑ کر کسی کو دیدے، جب درست ہے۔

اور اس سے جو اولاد ہوئی ہے، اس کا بھی یہ ہی حال ہے، کہ وہ ملک گائے والے کی ہیں، اس کا اذن ہو تو حلال ہے، ورنہ غصب کا مال ہووے گا، اور جو حاکم پکڑ کر دیدیوے، جب بھی حلال ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ کلاں ص ۱۲۷-۱۲۸)

(۱) پھانٹ، باڑا، احاطہ مویشی خانہ۔ نور اللغات ص ۱۳۷ جلد دوم (دہلی ۱۹۹۸ء) جس کو عام طور پر کانجی ہاؤس (Kanji House) کہا جاتا ہے۔ (م.و)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٦٨٧) **طوطا حلال ہے:** **سوال:** [illegible] ہوتے اور [illegible] کو [illegible] اس کا کھانا حلال ہے یا مکروہ یا حرام؟

جواب: حلال ہے۔

(امداد الفتاوی ص ١٠٤)

(٦٨٨) **اوجھڑی انتڑی وغیرہ کھانے کا کیا حکم ہے؟** **سوال:** اوجھڑی اور انتڑی وغیرہ [illegible] (کپورے) اور تلی حلال جانور کی کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سب حلال ہیں [illegible] مکروہ [illegible] نہیں اگرچہ درست ہے۔(٢) فقط واللہ تعالی اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (امداد الفتاوی ص ١٠٥)

(٦٨٩) **کیا شوافع کے نزدیک مور کا کھانا جائز نہیں؟** **سوال:** طاؤس مذہب شافعی میں بھی حلال ہے یا نہیں، اور نہیں تو کس وجہ سے حلال نہیں؟

جواب: طاؤس [illegible] عند الشوافع بعض کتب میں لکھا ہے۔ (امداد الفتاوی ص ١٠٦)

(٦٩٠) **شریر جانور کا زبردستی دودھ نکال لینا؟** **سوال:** گاؤ میش وغیرہ سے زبردستی کر کے دودھ لینا، اگر وہ دودھ [illegible] ہو اور شوقی کرتی ہو، جائز ہے یا نہیں۔ مثلاً اس کی دبر میں ہاتھ وغیرہ دے کر اور ڈرا کر۔

جواب: شریر جانور سے زبردستی تدبیر کرنا درست ہے مگر [illegible] کی [illegible] نہ کرے تو اچھا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم

(امداد الفتاوی ص ١٠٧)

(٦٩١) **جانوروں کے بچے کو اس کی ماں سے علیحدہ کرنا؟** **سوال:** گھوڑی یا اور جانور کا بچہ حالت شیر خوارگی میں یعنی جب کہ وہ بچہ تھوڑا گھاس بھی چرنے لگے یا نہ چرے، اس کی ماں سے علیحدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کسی مصلحت کے لئے درست ہے۔ (امداد الفتاوی ص ١٠٨)

(٦٩٢) **گھوڑے بیل وغیرہ کا خصی کرنا کیسا ہے؟** **سوال:** گھوڑے یا بیل کا خصی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: خصی کرنا مصلحت کے واسطے درست ہے۔ (امداد الفتاوی ص ١٠٩)

(٦٩٣) **خچر کیلئے گھوڑے گدھے کو ملانا کیسا ہے؟** **سوال:** گھوڑی پر گدھا ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟

---

(١) [illegible]

(٢) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: کچھ بیٹھنا درست ہے، بہتر بچنا ہے۔ [illegible]

(۶۹۴) گائے بھینس دودھ نکالتے وقت، اگر اس میں اپنی دم ڈالدے تو، کیا حکم ہے؟

سوال: گائے اور بھینس دودھ نکالتے وقت، جو دم دودھ میں ڈال دیتی ہے تو دودھ پاک رہتا ہے یا نہیں؟

جواب: (اوپر کا جواب) کسی کا جواب ہے اس سے پہلے فتویٰ کے سوال میں یہ عبارت فرماتے ہیں

"پاک رہتی ہے، یوں کہ جب دم سے اثر نجاست کا جاتا رہا، پاک ہوئی، اگر دم پر نجاست

لگی ہو تو اس حالت میں پر چہ نجس ہو جاوے گا"

لہذا یہی حکم دودھ میں دم ڈالدینے کا ہے، اگر دم صاف ہے تو دودھ پاک ہے، لیکن اگر دم پر نجاست لگی ہوئی ہو تو دودھ میں دم ڈالدینے سے دودھ ناپاک ہوجائے گا۔ (نور)

(۶۹۵) کچا لہسن پیاز کھانا صحیح ہے مگر اس کو کھا کر مسجد میں جانا؟

سوال۔ پیاز و لہسن خام کھانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: لہسن پیاز خام درست ہے، مگر مسجد میں بو دہن سے جانا حرام ہے۔ [illegible]

(۶۹۶) ناپاک لوگوں کے ہاتھ کا بنا ہوا گڑ وغیرہ استعمال کرنے کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ گاؤں وغیرہ میں جو راب پکتی ہے اور گڑ وغیرہ بنتا ہے، تو اس میں کام کرنے والے چمار وغیرہ ناپاک ترین ہوتے ہیں، مٹکے میں راب یہی قوم بھرتی ہے اور گڑ کی بھیلی بناتی ہیں، غرض یہ ہے کہ ان کے ہاتھ خوب طرح ڈوبتے ہیں، پس راب و گڑ وغیرہ کھانا درست ہے، یا نہیں؟

جواب: اس راب و گڑ وغیرہ کا کھانا درست ہے شرعاً۔ اس کی دلیل شرع سے یہ ہے کہ اگر ان کے ہاتھ نجس میں ڈوبے ہوں، اور وہ کڑاہی یا مٹکے وغیرہ میں ہاتھ ڈالیں، تو اب یہ ہاتھ اس کڑاہی یا مٹکے میں پڑنے سے پاک ہوگئے۔ اب جس شے میں ہاتھ ڈالیں نجس نہ ہوگی، رہا وہ مٹکے وغیرہ جس میں نجس ہاتھ ڈالا تھا، وہ ناپاک ہے، لیکن چونکہ معلوم نہیں اور تمیز نہیں کہ وہ کون مٹکی ہے، تو اب تمام مٹکیاں کھانی حلال و درست ہوگئیں۔ ہاں البتہ جس کو معلوم ہو کہ یہ وہی مٹکی ہے، تو اس کو اس کی راب و گڑ درست نہیں ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]

(۶۹۷) حرام آمدنی والے کے ہاتھ اپنا سامان بیچنا؟

سوال: تاجر کو رنڈی و ڈوم وغیرہ کو یعنی جس کی روزی حرام کی ہے، کوئی چیز فروخت کرنا جائز ہے، یا نہیں؟ اور اس مال سے حج و زکوٰۃ و قربانی و صدقہ و نذر نیاز کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: تاجر کو حرام مال والے کے ہاتھ فروخت کرنا حرام، اس کا مال حرام ہوتا ہے، ایسے مال سے حج نہ کرے، سب کو صدقہ کردینا واجب ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (فیوض رشیدیہ طبع اول ص ۵۰)

تصدیق جواب بالا: فائدہ واضح کہ یہ صدقہ متقی پرہیزگاروں کو نہ دے، ایسے شخصوں کو جو بالکل محتاج و تنگدست ہوں مثل کوڑھی ونابینا وغیرہ کو دیدے، یا مسافر کو ٹکٹ ریل یا سواری وغیرہ دلوادے، بے نمازوں کو رضائی وغیرہ بنوادے، عالم وطلباء کی خدمت نہ کرے۔ فقط عبدالکریم واعظ سڑک (کیرانوی)

(۶۹۸) ناجائز آمدنی والے کے یہاں کھانے سے نہایت احتیاط؟ سوال: اکثر اہل کار سرکاری رشوت لیتے ہیں، بلکہ بعض اہل کار، مثلاً چوکیدار نمبر، یا ملازمان پولیس کی تو رشوت، تنخواہ سے بدرجہا زیادہ آتی ہے، اور علاوہ ازیں دیگر اہل حرفہ بھی اکثر حرام وحلال کی احتیاط نہیں رکھتے ہیں، اور قوت حلال بہت کم بلکہ مفقود ہے، اور ان کے یہاں کے کھانے سے بچنا نہیں ہوسکتا، پان یا الائچی وتمباکو وغیرہ تو ضرور [ی] ہی لیا دیا جاتا ہے، تو اس صورت میں کیا کرے؟

جواب: احتیاط ضرور چاہئے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص ص ۵۴)

(۶۹۹) حرام مال میں ملی ہوئی حلال آمدنی سے بھی پرہیز؟ سوال: ایک شخص کے پاس کچھ آمدنی حرام طور سے ہے، مثلاً سود وغیرہ کی، اور حلال طور کی بھی ہے، مثلاً کھیتی وغیرہ کی، تو ایسے شخص کے گھر کا کھانا کھانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: حرام حلال سے ملا ہوا مال حرام ہوتا ہے، اس کو نہ کھاوے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص ص ۳۰)

(۷۰۰) ناپاک شیرے یا تیل کی فروخت کا حکم؟ سوال: شیرہ میں یا تیل وغیرہ میں چوہا گر کر مر گیا، یا اور کوئی چیز ناپاک گر پڑی، تو اس سے اور پاک چیز کا بدلنا، یا اس کو فروخت کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اگر منجمد ہے، اس کو اس جگہ سے نکال کر پھینک دے، باقی پاک ہے، اور نجس شے دوسرے کو دینا نہیں چاہئے، کہ وہ اس کو استعمال کرے گا۔ البتہ جس کے مذہب میں وہ ناپاک نہیں، جیسا بھنگی اس کو اطلاع کرکے دیوے، اور جو اندیشہ ہو کہ وہ دوسرے مسلمان کو دھوکا دے گا، تو نہ دے۔ (بدست خاص سوال ۳۵)

(۷۰۱) جند بیدستر کے دوا میں استعمال کا حکم؟ سوال: جند بیدستر (۱) بقول اطباء خصیہ حیوان بحری ہیں، اس کا استعمال اور بغیر ذبح وتسمیہ کے قطع کئے جانے سے طاہر ہے، یا نہیں؟

(۱) جند بیدستر: ایک معروف دوا ہے جس کا یونانی طب میں بنی امراض خصوصاً دماغی امراض میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: استعمال اس کا جائز ہے اور وہ پاک ہے، اگرچہ وہ فیہ مانحن بہ [illegible] ضرورۃ احناف کے نزدیک بھی جائز ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ [illegible])

(۷۰۲) دواؤں میں نشے والی چیزوں کا استعمال: **سوال:** اگر کسی مرکب دوا میں بھنگ یا افیون پڑی ہوئی ہو تو، اس کا کھانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: نشہ کے قدر سے کم درست ہے، فقط (بدست [illegible])

(۷۰۳) جوہر شراب بھی حرام ہے؟ **مسئلہ:** جوہر شراب میں حرمت ونجاست شراب کی باقی ہے، کہ سمیت اعلیٰ درجہ کا سکر کا ہے، اس کا استعمال [حرام] ہے۔ فقط (۱) واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ فرخ آباد، ص ۵۶)

(۷۰۴) شراب کے ناپاک ہونے کی وجہ؟ **سوال:** شراب اگر نشہ کی باعث سے ناپاک ہے تو افیون اور بھنگ کیوں ناپاک نہیں، اور اگر سڑ جانے کے سبب سے ناپاک ہے، تو پانی جو بلا آمیزش کسی ناپاک چیز کے سڑ جاوے وہ بھی ناپاک ہونا چاہئے۔ غرض موجب نجاست کا تحریر فرماویں اور اس کی وجہ بھی تحریر فرمادیں کہ جب شراب میں نمک ملادیں، تو وہ سرکہ بن جاتا ہے، کیوں ناپاک نہیں رہتا، کہ دراصل تو وہی شراب ناپاک تھی؟

جواب: شراب بحکم حق تعالیٰ نجس ہوئی، جیسا کہ پانی اس کے حکم سے پاک ہوا، کہ شراب کو قرآن میں رجس فرمایا ہے۔

جواب تو ہو چکا۔ اب سنو! کہ ایسی حجت اگر آپ کریں گے، تو کوئی شے پاک وناپاک نہ رہے گی، مثلاً پوچھو گے کہ پیشاب کیوں نجس ہے، اگر پتلا ہونے کے سبب تو پانی اور شیر بھی چاہئے نجس ہو، اور جو آدمی کے اندر سے نکلنے کے سبب، تو تھوک بھی چاہئے ناپاک ہو۔ علیٰ ہذا! اگر تمہارا یہی قیاس ہے تو اس کا سلسلہ بے نہایت ہے۔ پس آپ کو ایسے شبہات نہ کرنے چاہئیں، کیا ہم اور تم اور کیا ہماری قیاس اور سمجھ جو احکام میں حجت نکالیں۔

اور سرکہ شراب کا اس واسطے ناپاک نہیں، کہ اس کی حقیقت بدل گئی، دیکھو منی اور علقہ نجس تھا، آدمی [بن کر] پاک ہو گیا کہ حقیقت بدل گئی۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص، ص ۳۲)

(۷۰۵) حقہ پینے کا کیا حکم ہے؟ **سوال:** حقہ پینا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: حقہ مکروہ ہے، بکراہت تنزیہی۔ (بدست خاص، سوال ۹۱)

---

(۱) یہ جواب اصل نسخہ میں اسی طرح ہے، اعلیٰ درجہ کے سکر کی صراحت سے پہلے، جو ایک لفظ ہے وہ واضح نہیں ہے۔ (نور)

(۷۰۶) تمباکو اور چونے کے استعمال کا کیا حکم ہے؟ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

(۷۰۷) محکمہ نہر کی ملازمت اور آب پاشی کی قیمت جائز ہے۔ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۷۰۸) مقدموں میں وکیل کرنا کب مناسب ہے؟ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

(۷۰۹) نمائش میں سامان رکھنا جائز ہے، اور اگر کسی چیز پر انعام ملے، تو اس کا حقدار اس چیز کا بنانے والا ہے:

سوال: ایک شخص نے ... ایک پوتھی(۱) جس ... میں بغرض انعام بھیجی، اس پر کچھ قدر انعام ملا، بقدر انعام کے مالک پوتھی حصہ چاہتا ہے، اس کو حصہ دینا چاہئے یا نہیں؟ اشیاء نمائش کا ایسی جگہ رکھنا کیسا ہے؟ بینوا توجروا۔

جواب: انعام نمائش گاہ کا بنانے والے کے واسطے ہوتا ہے، سو یہ انعام حق مالک پوتھی کا نہیں، بنانے والے کا،(۲) فقط۔ اور نمائش گاہ میں اسباب رکھنا درست ہے، مگر وہاں جو کوئی معصیت ہوتی ہو تو شرکت اس کی درست نہیں۔

(... ص ۲۳۲-۲۳۳)

(۷۱۰) مشرکانہ اور غیر اسلامی کتابیں بیچنا کیسا ہے؟

سوال: تاجر کو بیچنا کتب دین مشرکین کا جن میں رغبت ہے عبادت غیر اللہ کی اور تعریف اس دین کی، اور قصہ سانگ ہولی دیوالی اور ان کے اوتاروں کے اور پوتھیاں شاستر کی جائز ہیں، یا نہیں؟ اور ان کتابوں کا جو بدعتیوں کی تصنیف ہیں، جن میں بدعت کی ترغیب ہے، مثل عرس مزامیر وغیرہ اور کتب رافضیوں کی، جن میں ان کے مذہب کی خوبیاں اور اکابر دین کی برائیاں ہوں، اور کتب نجوم ورمل وفال وشگون اور بیچنا کتب غزلیات دیوان وغیرہ، مانند قلق، ضامن، ظفر، مؤمن، اور ان کتابوں کا جن میں تصویریں ہوں، یعنی مثنوی میر حسن، وقصہ سپاہی زادہ جائز ہے، یا نہیں؟ فقط

اگر یہ منع ہیں تو کس درجہ کی ممانعت ہے، حرام ہے، یا مکروہ تحریمی، یا تنزیہی وغیرہ، مع حوالہ کتب تحریر فرماویں۔

جواب: کتب مشرکین کے مذہب کی اور حرام اموری کی اور اہل بدعت کی بدعات رواج دینے کی کتب، اور شیعہ مذہب کی کتب اور نجوم فال کی کتب کا بیع کرنا حرام ہے، کہ اعانت حرام کام کی ہے اور اعانت حرام کی حرام ہے، اور قصہ کہانی کی کتب اور اشعار کے دیوان مکروہ ہیں، کہ حرام کام کی اس میں اعانت نہیں ہے، مگر عبث وقت ضائع کرنا اور لہو کے امور ہیں اور تصویری بیع بھی حرام ہے، ہدایہ میں لکھا ہے:

ان سبب الحرام حرام (۳)　　جو سبب حرام کا ہوتا ہے، وہ بھی حرام ہوتا ہے۔

فقط، واللہ تعالیٰ اعلم　　رشید احمد گنگوہی عفی عنہ　　(فیوض رشیدیہ طبع اول ص ۲۲،۲۳)

---

(۱) پوتھی، ایک قسم کا سوتی بستر، جس کو چار تہہ کر کے بچھاتے ہیں۔ نور اللغات ص ۵۰۸۔ جلد دوم۔ (نور)

(۲) یہ مسئلہ عرف کے تابع ہے اب عرف بدل گیا ہے، رقم کا مالک چیزیں خریدتا ہے، اور یہی نمائش میں بھی رکھتا ہے، پس وہی انعام کا بھی حقدار ہوگا۔ (پالن پوری)

(۳) ہدایہ۔ کتاب الکراہیۃ، فصل فی الاستبراء وغیرہ ص: ۴۶۲، جلد چہارم، مکتبہ تھانوی، دیوبند۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۷۱۱) مدرس کو ہندو مسلمان شاگردوں سے عیدی لینا؟ **سوال:** معلم کو متعلم مسلمان یا ہنود سے عیدی یا آغازی، بطور نقد یا جنس لینا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: عیدی اور آغازی معمولی وعرفی لینا سب سے درست ہے، مگر ہنود کے تہوار میں ایسے مضامین لکھ کر دینا، جن سے کفار کے تہوار کی تعریف ہو، حرام ہے۔ فقط

(مجموعہ رامپور ص۔)

(۷۱۲) فقیر کے مانگے ہوئے پیسے اور سامان کا خرید نا تبادلہ کرنا کیسا ہے؟ **سوال:** فقیر لوگ جو غلہ مانگ کر جمع کر لیتے ہیں یا کپڑا، تو ان آج کل کے فقیروں سے وہ غلہ یا کپڑا جو مانگا ہوا ہے، کسی کو خرید کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اس کا خرید نا درست نہیں ہے۔(۱) واللہ اعلم۔

(بدست خاص ص۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com

---

(۱) چونکہ آج کل کے پیشہ ور فقیر اکثر مالدار [illegible] وہ اس جمیع کے مقدار نہ ہونے کی وجہ سے مالک نہیں ہوتے اس [illegible] معلوم ہو کہ وہ غریب ہے تو اس سے خرید نا درست ہے، مگر وہ جمیع کا سامان [illegible] (ایضاح النوادر)

كتاب الحظر والاباحة

(مردوں اور عورتوں کے بعض مسائل)

(۷۱۳) ڈاڑھی کی کیا مقدار ضروری ہے؟ سوال

صحیح ہے یا غیر صحیح؟

جواب

والله تعالیٰ اعلم

(۷۱۴) ریش بچہ کے منڈوانے کا حکم؟ سوال

جواب

(۷۱۵) کان کے پاس بڑھے ہوئے ڈاڑھی کے بال ترشنے کا حکم

جواب والله تعالیٰ اعلم

(۷۱۶) بال کٹوانا خط بنوانا کس دن افضل ہے؟ سوال

جواب

(۷۱۷) مونچھوں کے تراشنے کی مقدار کیا ہے؟

سوال: اندازہ گرفتن موئے لب از عرض وطول بیان فرمایند، پس اگر از حد کم یا بیش کند چہ شدہ است؟

ترجمہ: مونچھ کاٹنے کی لمبائی چوڑائی بیان فرمایئے، پس اگر اس حد سے کم یا زیادہ کرے تو کیا ہوگا؟

جواب: موئے کہ بر لب (بالا) باشد آں را شارب گویند، پس ہر قدر موکہ بر دہن ولب باشد آں را [illegible] قدر [illegible] خواہد گرفت، بوجہ مشابہت مجوس [illegible] خواہد گشت

ترجمہ: [illegible] پس جس قدر کہ بال منھ اور اوپر کے ہونٹ کے اوپر ہیں، [illegible] کاٹے گا، تو مجوسیوں اور یہودیوں کی مشابہت [illegible] ہوگا۔ (حدیث شریف) [illegible]

أحفوا الشوارب خالفوا المجوس الحديث فقط، واللہ تعالیٰ اعلم ( )

مونچھوں کو کٹاؤ، اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]

(۷۱۸) گلے کے بال منڈوانے کی حد اور وضو میں ڈاڑھی کی حد؟

سوال: گلے کے بال منڈانے میں یا منھ میں بال ڈاڑھی کے دھونے میں، ڈاڑھی کہاں تک سمجھی جاتی ہے، یعنی گلے کے بال منڈانا یا وضو میں نہ دھونا کیسا ہے؟

جواب: گلے کے بال داخل ڈاڑھی میں نہیں، اس لئے ان کا منڈانا جائز اور وضو میں دھونا ضروری نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(۷۱۹) سر کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ بال رکھنے کا حکم؟

سوال: سر کے بال کچھ منڈانے اور کچھ رکھنے، مثلاً سر کے بیچ میں سے یا [illegible] سے جائز ہیں یا حرام؟

جواب: سر کے بال کچھ رکھنا اور کچھ منڈانا ناجائز ہیں، یا سب بال رکھے یا سب منڈا دیوے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

[illegible]

(۷۲۰) ابرو اور پلک کے بال کاٹنے کا حکم؟

سوال: بال ابرو کے و پلک کے اور گدی کے اور حلق کے مونڈنا اور منھ کا رواں نوچنا اور سینہ و پنڈلی وغیرہ کے بال صاف کرنا کیسا ہے؟

---

(۱) [illegible] كتاب الصيد [illegible] باب [illegible] حفظ الشوارب واعفو اللحى ص ۲۹ ج [illegible] [illegible] كتاب الطب [illegible] خصال الفطرة ص ۱۳۳ جلد اول رقم الحديث ۲۵۹ [illegible] مؤلفہ ظفر محمد الفاریابی [illegible]

(۲) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: زائد کا کاٹنا درست ہے۔ فقط

[illegible]

(۷۲۱) موئے زیرناف کا صاف کرنے کا حکم؟ **سوال:** موئے زیرناف کا صاف کرنا فرض ہے، یا واجب، یا مسنون اور کتنے روز میں صاف کرنے کا حکم ہے؟

جواب: موئے زیرناف کا ازالہ واجب ہے، چالیس دن تک حد ہے۔ فقط

[illegible]

(۷۲۲) موئے زیرناف اگر چالیس دن تک صاف نہ کرے تو؟ **سوال:** موئے زیرناف اگر چہل روز تک صاف نہ کرے، تو گنہگار بھی ہوتا ہے، یا نہیں؟

جواب: چہل روز تک حد ہے، بعد چہل روز کے گنہ ہوگا۔

[illegible]

(۷۲۳) موئے زہار کہاں سے کہاں تک ہیں؟ **سوال:** موئے زہار کہاں سے کہاں تک ہیں کہ جن کا حکم صاف کرنے کا ہے؟

جواب: ناف سے لیکر دبر تک صاف کرنے کا حکم ہے۔

[illegible]

(۷۲۴) مرد کو بالوں کے ازالہ کے لئے نورہ کا اور عورتوں کو استرہ کا استعمال جائز ہے، مگر؟

سوال: استعمال نورہ کا مرد کو اور استرہ کا عورت کو جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: جائز ہے، غرض ازالہ مو ہے، اگر چہ کوئی مصلحت اس کے خلاف ہو مگر شرع کا گناہ نہیں۔

[illegible]

(۷۲۵) موئے زیرناف کا قینچی سے کاٹنا اور اس سلسلہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز کی دی گئی خواب کی تعبیر **سوال:** موئے زیرناف کو مقراض سے کاٹنا جائز ہے، یا نہیں؟ اگر ناجائز ہے تو عدم جواز کی دلیل کیا ہے اور اگر جائز ہے تو مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب نے کیوں منع فرمایا ہے؟(۱)

جواب: یہ قصہ خود غلط ہے اور حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا فرمانا یعنی منع کرنا غلط ہے۔ اس کی [illegible]

---

(۱) یہ حضرت شاہ عبدالعزیز [illegible] مشہور قصہ [illegible] تفصیل یہ ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ قصہ حضرت شاہ عبدالعزیز [illegible] خواب کی وجہ [illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے اور بالوں کا دفعیہ متراض سے جائز ہے، مگر چونکہ استیصال اچھی طرح نہیں ہوتا، اس واسطے مستحسن بھی نہیں ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(تالیفات رشیدیہ ص ۵۰۳)

(۷۲۶) موئے زہار کو چھپانے کا حکم؟ سوال: موئے زہار کا صاف کر کے پوشیدہ کرنا فرض ہے یا کیا؟

جواب: شرمگاہ کے بال کو چھپانا قریب واجب ہونا چاہئے۔ فقط

(تالیفات رشیدیہ ص ۴۹)

(۷۲۷) بال اور ناخن کا گندگی میں ڈالنے نیز ان کے متعلق چند احکام؟ سوال: ایک کتاب میں لکھا ہے کہ بال اور ناخن جائے طہارت و پاخانہ میں ڈالنا مکروہ ہے اور مورث زحمت ہے، اور ناخن دانتوں سے کاٹنا برص پیدا کرتا ہے صحیح ہے یا غلط؟

اور ناخن گیر یعنی نہرنہ سے ناخن کترنا جائز ہے، یا مکروہ؟

جواب: ناخن اور بال کو نجاست کی جگہ ڈالنا مکروہ ہے، اور چھری متراض سے ناخن کا کاٹنا درست ہے، دانت سے کاٹنا گناہ نہیں مگر بہتر نہیں ہے۔ باقی ان روایات کا مجھ کو حال معلوم نہیں کہ بیماری یا زحمت ہوتی ہے۔

(تالیفات رشیدیہ ص ۵۰۰)

(۷۲۸) مہندی اور سیاہ خضاب کا حکم؟ سوال: علمائے دین شرع متین سے سائل کا سوال ہے کہ مہندی کا لگانا داڑھی پر مسلمان کو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: مسلمان کو مہندی لگانا درست ہے، مگر سیاہ خضاب کرنا منع ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۲۰۹)

(۷۲۹) تیل کے سیاہ خضاب کا حکم؟ سوال: اور خضاب تیل اچھا ہے، یا نہیں؟

جواب: خضاب سیاہ خواہ کسی شے کا کرے ناجائز ہے، سوا سیاہ کے درست ہے۔

(مجموعہ کلاں ص ۲۳۳-۲۳۴)

(۷۳۰) سرخ رنگ کے کپڑے استعمال کرنا کیسا ہے؟ سوال: سرخ ململ کا استعمال مردوں کے واسطے میں احادیث جواز و عدم جواز دونوں قسم کی موجود ہیں، ایک جواب دونوں قسم کی حدیث کا ہو سکتا ہے، آپ کے نزدیک مذہب محقق کیا ہے اور حدیث راجح کون سی ہے، فرد کے نیچے اگر استر کے طور پر لگالیا جاوے، تو شرعی خرابی ہے یا نہیں؟ اور بصورت خرابی مرتب استعمال مخصوص رہے گا یا نماز میں بھی نقصان ہوگا، بینوا توجروا۔

الجواب: پارچہ سرخ کے بارے میں حدیث مختلف ہیں بعض حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلہ سرخ پہنا، اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ معصفر سے منع فرمایا۔ اور بعض حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سرخ حلہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

آپ نے پہنا، یہ سب احادیث صحیح ہیں، لہٰذا علماء کے اس میں دو مذہب ٹھہرے: ایک یہ کہ مطلق سرخ ناجائز، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سرخ پہنا تھا وہ مخطط تھی، دوسرا یہ کہ سرخ معصفر حرام ہے، اور جہاں مطلق سرخ آیا ہے وہاں مراد معصفر ہے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جو سرخ پہنا وہ معصفر نہ تھی، بلکہ دوسری قسم کا سرخ تھا، پہلا مذہب احوط ہے اور دوسرے میں وسعت ہے، صاحب درمختار اور دیگر بعض فقہاء نے مذہب ثانی کو تحقیق کیا ہے، پس بنابر مذہب ثانی سرخ ستہ جائز ہے اور پہلے مذہب پر نادرست۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(۷۳۱) مردوں کے لئے سرخ رنگ کے کپڑے کا حکم؟

سوال: سرخ رنگ کا کپڑا مردوں کو پہننا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: سرخ معصفر کا تو حرام ہے اور غیر اس کے خواہ سرخ خام ہو یا پختہ، بعض علماء جائز کہتے ہیں اور بعض منع فرماتے ہیں، پس تقوی ترک کا ہے، اور اگر پہنے تو میں نے کہ بعض علماء کا فتوی کافی ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

(۷۳۲) ولایتی چھینٹ کا کیا حکم ہے؟

سوال: ولایتی کل کے رنگ کی چھینٹیں جو مستعمل کرتے ہیں، اس سے نماز جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اس میں کہ جو چھینٹ (۱) ولایت سے آتی ہے وہ پاک ہے، جب تک تحقیق نہ ہو جائے کہ اس پر نجس رنگ پڑا ہے۔

[illegible]

(۷۳۳) مرد کو سونے چاندی کی بوتام اور گھڑی کی زنجیر لینی کیسی ہے؟

سوال: مرد کو چاندی سونے وغیرہ کی بوتام (۲) اور گھڑی کی زنجیر جس میں کسی قسم کی رنگ ہو، زیب تن کرنا درست ہے، یا نہیں؟

جواب: مرد کو چاندی سونے کے بٹن جو کپڑے میں لگے رہتے ہیں جائز ہیں اور چاندی کی گھڑی اور زنجیر گھڑی کی حرام اور یہ گھڑی اور زنجیر عورت کو بھی نا جائز، اور عورت بغیر گھڑی کے زنجیر نہیں رکھ سکتی (۳) فقط۔

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

[illegible]

---

(۱) [illegible]

(۲) لوہے، چاندی، سونے کی گھنڈی یا تکمہ۔ نور اللغات مولوی نور الحسن [illegible] ۔ فرہنگ آصفیہ مولوی سید احمد دہلوی، ص ۳۱۹، ج ۱ (دہلی ۱۹۷۴ء) (ن)

(۳) [illegible]

(۷۳۴) مردوں کے لئے گھڑی کی چاندی کی زنجیر کا حکم؟ **سوال:** گھڑی کو چاندی وغیرہ کی زنجیر میں، سینہ یا گلے میں لٹکانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: ناجائز ہے، چاندی سونے کی زنجیر سب ناجائز ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص ص ۵۳)

(۷۳۵) عورتوں، مردوں کیلئے ایک دوسرے کی مشابہت کا حکم؟ **مسئلہ:** مردوں کا جوتہ جب دونوں میں امتیاز ہو تو درست ہے، کیونکہ تشبہ بالرجال نہیں ہے۔ پائجامہ کھلا سفید یا رنگین کا بھی یہی جواب ہے، کہ طرز پائجامہ مردوں سے جدا ہو، اور بالوں کی چوٹی گوندھنے سے گوندھ کر، اسی طرح اگر نماز پڑھیں تو کوئی حرج نہیں، مگر چونڈا باندھنا جیسے تو مسخری عورتیں کرتی ہیں، بوجہ شعار کفار کے مکروہ ہے اور نماز میں بھی مکروہ ہوگا۔ فقط۔

کتبہ الاحقر رشید احمد عفی عنہ

(۷۳۶) کسی بیماری کی وجہ سے لوہے کی انگوٹھی پہننے کا حکم؟ **سوال:** بیماری میں لوہے وغیرہ کی انگوٹھی خود دیکھا، پہننا جائز ہے، یا نہیں؟ جیسے کہ سنگ گردہ میں مفید لکھا ہے۔

جواب: اگر دوسری [اور] علاج نہ ہو تو درست ہے۔ (بدست خاص ص ۱۴۰)

(۷۳۷) تعویذ کیلئے چاندی یا تانبے کے خول کا حکم؟ **سوال:** تعویذ کا خول چاندی تانبہ وغیرہ کا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص ص ۵۹)

(۷۳۸) دانتوں میں سونے چاندی کی میخ لگانے کا حکم؟ **سوال:** دانتوں میں سونے اور چاندی کی میخ لگانا درست ہے؟

جواب: ضرورت کے لئے درست ہے، ورنہ ناجائز۔ فقط (بدست خاص ص ۳۸)

(۷۳۹) انگریزی بوٹ پہننے کا اور اس کی تجارت کا حکم؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ جوتی منڈی [illegible] بوٹ پہننا جائز ہے یا نہیں؟ اور دوکاندار مسلمان کو اس کی خرید وفروخت کا کیا حکم ہے؟

اور ریشمی نمل کا خضاب جس سے خط سیاہ ہو جاتا ہے؟

اور مسلمان عورت وغیرہ کو سب کو پہننا اور جلد جو کتب قصص، جن کا پڑھنا جائز نہیں ہے، اس کی جلد کی مزدوری جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بوٹ پہننا مسلمان کو مکروہ ہے، مشابہت نصاریٰ کی اس میں ہوتی ہے، اور دوکاندار کو اس کی بیع کرنا مسلمان سے مکروہ ہے اور کفار سے بالتحقیق کرے تو جائز ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور خضاب سیاہ بھی منع ہے اور عورت کو باجے کا زیور پہننا بھی مکروہ ہے، اور جو نامحرم اس کی آواز سنے تو حرام ہے۔ اور قصہ کہانی غیر مشروع کی جلد بھی بنانا مکروہ ہے مگر اجرت اس کی جدا ہے اور حلال ہے۔ فقط

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد عفی عنہ [illegible]

(۷۴۰) ہر قسم کا موزہ پہننا صحیح ہے؟ مسئلہ: جراب خواہ کسی طرح کی ہو اب درست ہے مگر جو کوئی تشبہ غیر مذہب کا ہوگا تو وہ صورت مکروہ ہو جاوے گی۔ فقط [illegible]

(۷۴۱) عورتوں کیلئے کون کون سے زیور ناجائز ہیں اور کون سے جائز؟ سوال: عورت کو گھونگھرو پازیب گوجری وغیرہ پہننا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: بجنے کا زیور نہ پہننا چاہئے، کہ باجا، ناجائز ہے۔ فقط [illegible]

(۷۴۲) عورتوں کے لئے کس قسم کے زیور جائز ہیں؟ سوال: آپ نے عورتوں کے واسطے ہر قسم کا زیور جائز فرمایا ہے اور بعض کتب فقہ میں پتھر اور پیتل کا زیور حرام لکھا ہے۔ یہ مسئلہ ان کتابوں میں مردوں کے لئے خاص ہے یا عورتوں کے لئے بھی؟

جواب: فقہ کی کتب میں خاتم (انگوٹھی) کو لکھا ہے، مگر دوسری کتب سے سب قسم کے زیور درست معلوم ہوتے ہیں، عورتوں کے واسطے، فقط رشید احمد عفی عنہ [illegible]

(۷۴۳) عورتوں کو ناک میں زیور پہننا؟ سوال: ناک کان میں گہنا پہننا عورت کو جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔ (بدست خاص، سوال ۷۱)

(۷۴۴) عورت کیلئے مسّی لگانے کا حکم؟ سوال: عورت یا مرد کو مسّی لگانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: مرد کو مسّی حرام عورت کو درست، مگر دانتوں میں جرم مسّی کا نہ جمے، اگر جمے گا تو غسل سے پاک نہ ہوگی۔ فقط (بدست خاص، سوال ۹۹)

(۷۴۵) کاجل لگانے کا حکم؟ سوال: کاجل لگانا مردوں اور عورتوں کو آنکھ میں جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اگر نفع مرض کو دے تو درست ہے مرد کو، اور عورت کو ہر حال درست ہے۔ فقط (بدست خاص ص ۳۴)

(۷۴۶) گلٹ کا زیور پہننا جائز؟ سوال: گلٹ کا زیور پہننا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص ص ۴۰)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۷۴۷) والدین کی عزت برادری کے اصولوں پر مقدم ہے: سوال: ایک قصائی بیوہ نے [illegible] کہ گرتو [illegible] خدمت [illegible] سے نکال [illegible]۔ اس صورت میں اگر لڑکا برادری کا کہنا [illegible] تندرستی میں اپنی والدہ کے پاس [illegible] ہیں یا نہیں؟

جواب: [illegible] برادری کا [illegible] خلاف شرع نہ مانے اور وہ لوگ گنہگار ہوں گے۔

رشید احمد

(احسن الفتاوی [illegible])

(۷۴۸) بعض برادریوں کی رسومات اور ان کی شرعی حیثیت؟ [illegible]

[illegible] جو کوئی غیر قوم کی عورت [illegible]

[illegible] اس وجہ سے [illegible]

[illegible]

[illegible] آتی ہے شروع کر دیں [illegible]

[illegible] کے باعث سے نہیں [illegible]

[illegible] اچھا ہو گیا ہے [illegible]

[illegible] شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

[illegible]

[illegible] روپیہ جرمانہ [illegible]

[illegible] بھائی بیوی [illegible]

[illegible] قصور نہیں ہے اور بھائی [illegible] قصور [illegible]

[illegible] سے کچھ غور فرمایا جائے [illegible]

[illegible]

اردو لغت جلد [illegible] اردو لغت بورڈ، کراچی ۱۹۸۱ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے ان کی طرف سے عرض کیا، کہ بھائیو! جب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا معاف فرما دیتے ہیں، تو بھائی بھی ان کی خطا اللہ کے واسطے معاف کردیں، تو اس کے اوپر تمام برادری کے سامنے، ایک چودھری صاحب نے یہ فرمایا کہ بیشک اللہ اور رسول معاف کردیتے ہیں، مگر پنچ معاف نہیں کرتے۔ عمر یہ کلمہ سن کر خاموش ہو رہا۔ اس وقت ان آدمیوں پر فی کس ۴ روپیہ جرمانہ کردیا اور جس چودھری نے دوبارہ بھاجی بھیجی تھی، اس سے چشم پوشی اختیار کی، تو اس صورت میں ان کو ظالم یا ناانصاف کوئی کہہ دے تو آیا جائز ہے، یا نہیں، اگر کسی نے کہہ دیا تو اس پر جرمانہ کرنا، یا اس کو جرمانہ دینا جائز ہے، یا نہیں۔ از روئے شرع شریف؟

الجواب: یہ چودھریوں کے قواعد ہی خلاف شرع ہیں، چودھری اور سب لوگ اس کے قبول کرنے والے بے انصاف اور ظالم ہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

الجواب صحیح۔ حکیم ابو القاسم محمد عبد الرشید انصاری سہارنپوری عفی عنہ الجواب صحیح۔ ابو الحسن عفی عنہ۔

جواب جو حضرت مولانا مخدوم زمان، جناب مولانا رشید احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے، درست ہے، اور یہ واضح ہو کہ ایک جماعت اہل اسلام کی متفق ہو کر، قواعد خلاف شرع شریف کے تجویز کرے اور برادری کا دستور العمل اس کو قرار دے، نہایت مذموم ہے اور اس گناہ سے زاید ہے کہ ایک شخص اس حرکت کا مرتکب ہوا، اہل اسلام کا خطاوار ہونا کسی امر میں اور بات ہے اور قواعد خلاف شرع شریف ایجاد کرنا اور امر ہے۔ سرکار نے قانون خلاف اسلام ایجاد کیے، وہ جائے تعجب نہیں کیونکہ وہ اسلام کی پابند نہیں، مگر اہل اسلام کی شان سے خلاف شرع قانون ایجاد کرنا بہت بعید ہے۔ احمد علی عنہ

باغ فیض (تالیف مولانا حشمت علی بنارسی شاگرد مولانا محمد مظہر نانوتوی [در عدم جواز سفر مزارات اولیاء] مطبع ہاشمی بنارس ۱۸۹۳ء/۱۳۱۱ھ)

(۷۴۹) بلا نکاحی عورت رکھنے والے سے سلام وتعلقات رکھنا کیسا ہے؟

سوال: زید (جو بغیر نکاح کے عورت کو رکھے ہوئے ہے) کو سلام علیک کرنا اور اس کے سلام کا جواب دینا، اور اس کے ساتھ کھانا پینا مسلمان جان کر کرنا جائز ہے، یا نہیں؟ اور زید سے یہ امورات یعنی سلام علیک وغیرہ خاص برادری زید کو ہی منع ہے، یا کل مسلمانوں کو۔

جواب: نہ زید کے ساتھ سلام علیک کریں، نہ اس کے سلام کا جواب دیں۔ زید سے سب مسلمانوں کو متارکت چاہئے، زید کو مثل چمار بھنگیوں کے جانیں، غرض سب مسلمانوں کو زید سے ترک کرنا چاہئے، کچھ برادری پر منحصر نہیں۔

رشید احمد

(فیض رشیدیہ ص ۲۰)

(۷۵۰) شخص مذکورہ بالا کی حمایت کرنے والے گنہ گار ہیں:

سوال: ایک شخص نے زید مذکور کی برادری میں سے کل برادری کی دعوت کی، جس وقت کھانا کھانے گئے ایک مہتر نے زید اور اس کی بیوی کو وہاں دیکھ کر کہا، کہ پنچو! یہ برادری کا چور ہے اس کو نکال دو، بعدہ برادری کے لوگوں نے پنچایت کی [کہ] مہتر کو ذات سے ڈال دینا

toobaa-elibrary.blogspot.com

چاہئے، یعنی ان سے زید کی شادی کی۔ تم نے زید کو صاف اپنے قصبہ کی برادری سے خارج کیا ہے، نہ اور کسی جگہ کی، کیونکہ جس سے ہماری جماعت کی ہے، اگرچہ ہماری برادری سے نیچی برادری ہے، پھر مہتر نے کہا کہ اس نے جو یہ کام خلاف شرع کیا تو ہمارے کل تمہاری برادری سے بلکہ کل مسلمانوں سے خارج ہو گیا۔ اس بات پر برادری نے کچھ خیال نہ کیا۔ زید کے ہمراہ ہو کر مہتر مذکور دعوت سے علیحدہ کر دیا، اب کس میں برادری حق پر ہے، یا مہتر؟ فقط

جواب: مہتر نے جو کچھ کہا وہ حق کہا، اور جو لوگ مہتر کو دعوت سے ذاتے ہیں، وہ گنہگار ہیں۔ فقط۔

[illegible] کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

جواب صحیح، محمد مراد عفی عنہ، مدرس مدرسہ عربیہ مظفر نگر۔ الجواب صحیح، سید مخدوم کاندھلوی حال مقیم مظفر نگر، [illegible] عفی عنہ۔ [illegible] عبد الکریم [illegible] (کیرانہ)

(۷۵۱) قبلہ رُخ ناپاکی (گندگی) پھینکنے اور استنجے کا حکم؟ سوال: کعبہ شریف کی جانب ہاتھ سے ناپاکی پھینکنا کیسا ہے، اور اسی طرح کعبہ شریف کی جانب پشت کر کے بیٹھنا، یا پیشاب استنجا کرنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ تحریمہ ہے اور کعبہ کی طرف پشت کرنا درست ہے، مگر پاخانہ پیشاب میں پشت کرنا مکروہ ہے [illegible] سے منع ہے۔

(بدست خاص، سوال ۱۳)

(۷۵۲) ننگے کو پردہ میں گفتگو کرنا کیسا ہے؟ سوال: ننگے کو پردہ میں کلام کرنا جائز ہے، یا نہیں؟ یہ [illegible] پڑھتے ننگے [illegible]؟

جواب: [illegible] نادرست نہیں۔

(بدست خاص، سوال ۱۳۷)

(۷۵۳) استاذ سے بغیر پڑھے صحیح علاج کرنا: سوال: ایک شخص نے استاد سے حکمت نہیں پڑھی، [illegible] جو بیماری فہم میں آجاتی ہے، اس کا علاج کرتا ہے اور اگر کوئی بیماری سمجھ میں نہیں آتی، [illegible] نہیں [illegible] تو ایسے شخص کو علاج کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اگر موافق قاعدہ کے علاج کرتا ہے، درست ہے۔

(بدست خاص، سوال ۱۳۵)

(۷۵۴) جنابت کی حالت میں کھانا کھانے کا حکم؟ سوال: ایک کتاب میں لکھا ہے کہ حالت جنابت میں طعام کھانا حرام ہے اور وہ طعام اس شخص کو لعنت کرتا ہے اور شیطان اس طعام میں بول ملا دیتا ہے، اور اس شخص سے [illegible] ہیں، اور جو جنابت کرتا پاک رہے، وہ شخص حشر میں قبر سے ناپاک اٹھے گا۔ یہ صحیح ہے، یا نہیں؟

جواب: یہ خرافات غلط، جہال کی بیہودہ بات غلط ہے۔ فقط

(بدست خاص، ص ۱۳۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۷۵۵) مردوں کے سامنے کا بچا ہوا کھانا عورتوں کیلئے کیسا ہے؟ سوال [illegible]

بچا ہوا کھانا جو غیر محرم ہوں، عورتوں [illegible] ہیں؟

جواب کھانا [illegible] مردوں کا عورتوں [illegible] درست ہے [illegible]

لعاب [illegible] جاوے [illegible] مکروہ ہے۔ فقط

(۷۵۶) رشوت خور کی اجرت اور دعوت کا حکم؟ سوال [illegible]

اور [illegible] معلوم [illegible]

[illegible] داخل کرے [illegible] جائز ہے یا نہیں؟

یا ملازم کو اپنے آقا کا حال معلوم ہو کہ وہ اجرت [illegible]

جائز [illegible] درست ہے یا نہیں [illegible] صورت [illegible] ہے؟

الجواب [illegible] رشوت [illegible]

[illegible] فقط

(۷۵۷) رشوت کے کھانے پر بسم اللہ پڑھنا صحیح نہیں؟ سوال [illegible]

[illegible] کھانے کے وقت [illegible] بسم اللہ [illegible]

[illegible] وقت [illegible]

جواب رشوت کا کھانا درست نہیں [illegible]

[illegible] فقط

(۷۵۸) ایک برتن میں سے ایک آدمی اگر دوسرے کے سامنے سے کھائے؟ سوال [illegible]

دکان یا طوق میں جو چند [illegible] کھاتے ہیں، اور ایک شخص دوسرے کے آگے سے کھا رہے [illegible] کیسا ہے [illegible]

جواب دوسرے کے سامنے سے کھانا [illegible] ایک قسم کا کھانا ہو اور [illegible]

[illegible] کے خلاف ہے [illegible]

(۷۵۹) عصر کے بعد کھانا پینا ترک کرنے کی کوئی اصل نہیں؟ سوال [illegible]

[illegible] ہے یا نہیں؟

[illegible]

جواب ... واللہ تعالیٰ اعلم

(۷۷۰) جمعہ کا بحیثیت مجموعی مجدد ہونا؟ مسئلہ

... (محمود عفی عنہ)

(۷۷۱) کیا ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اور اولاد میں باپ کے امراض کا اثر کیوں ہوتا ہے؟

سوال ...

جواب ...

(۷۷۲) ہفتہ کے دن سفر کرنا اور مکان کی بنیاد رکھنا کیسا ہے؟ مسئلہ

...

الطیرۃ شرک:

... الطیرۃ شرک ...

[illegible] نحوست [illegible] شوم ماننا [illegible] حالق [illegible]

[illegible] چاہے شوم [illegible] الغرض [illegible] بدھ [illegible]

[illegible] کی حدیث سے ثابت نہیں [illegible]

[illegible] یہ کلام [illegible] شریعت سے ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(۷۶۳) سات ستاروں کی تاثیر کا یقین؟ سوال [illegible]

[illegible] کسی کو کوئی مصیبت پڑتی ہے یا ترقی ہوتی ہے [illegible] تاثیر [illegible]

بات صحیح ہے یا غلط ہے؟

جواب: یہ سب باتیں غلط ہیں، سب خدا کی قدرت سے ہوتا ہے۔ [illegible]

جانوروں سے متعلق چند مسائل

(۷۶۴) جانوروں کا نگہداشت کے اہتمام کے ساتھ پالنا؟ سوال [illegible]

[illegible] قفس میں رکھنا جائز ہے یا ظلم ہے؟

جواب: جانور کا پالنا قفس میں درست ہے [illegible] پانی سے [illegible] تکلیف [illegible]

قفس میں رکھنا درست ہے۔ فقط [illegible]

(۷۶۵) جانوروں کو کتے وغیرہ کا جھوٹا کھلانا کیسا ہے؟ سوال: حیوان کو جھوٹا [illegible]

[illegible] ناپاک کھانا کھلانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، ناپاک کھانا کھلانا [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم [illegible]

(۷۶۶) گرم پانی سے کھٹملوں کا مارنا صحیح ہے؟ سوال: چارپائی میں کھٹمل زیادہ [illegible]

اور بعیر گرم پانی کے ان کی تحصیل مشکل ہو [illegible] تکلیف [illegible] کھٹملوں کا جلانا [illegible]

جواب: گرم پانی سے کھٹمل مارنا درست ہے [illegible] درست نہیں؟ [illegible]

(٧٦٧) بلی جو بار بار نقصان پہنچائے، جانوروں کو کھالے اس کا مار ڈالنا: **سوال:** [illegible] جانوروں کی حفاظت عادت کے موافق کی جاوے، باوجود اس کے بلی کھا جاوے، چند بار ایسا نقصان کرے، تو اس ایذا کے سبب بلی کا قتل جائز ہے یا نہیں؟

جواب: بلی جو [illegible] نقصان پہنچے، تو قتل کرنا اس کا درست ہے۔ فقط [illegible]

(٧٦٨) جان یا مال کی حفاظت کے لئے کتا پالنا؟ **مسئلہ:** مطلق حفاظت کے [illegible] پالنا جائز ہے، جان ہو یا مال فقط، واللہ اعلم [illegible]

(٧٦٩) کتا پالنے پر جو وعید ہے وہ کس کتے پر ہے؟ **سوال:** یہ ہے کہ جب کتا پالنے والے کو [illegible] بھی حاصل ہو اور [illegible] بھی تو نیت ہو تو پھر اس کا کیا مطلب ہے، کہ اس کے گھر میں فرشتۂ رحمت کا نہیں آتا۔ فرشتۂ رحمت سے کیا مراد ہے اور اس کے نہ آنے میں کیا نقصان ہے۔ اگر ثواب اعمال کا نقصان مراد ہے، تو بقدر [illegible] کے، دو نقصان ہوتے ہیں، کچھ ثواب کا باقی رہنا بھی ظاہر ہے، تو فرشتۂ رحمت کا نہ آنا، کیسے ثابت ہوگا؟

جواب: اس کتے سے وہ کتا مراد ہے، جو موذی اور حفاظت کا نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ فرشتہ [illegible] ص ٥٠-٥٣)

چوری اور حد وغیرہ کے چند مسائل

(٧٧٠) چوری کے سامان کا خریدنا جائز نہیں: **سوال:** [illegible] معلوم ہو کہ یہ شئے چوری کا ہے، تو اس کا خرید کرنا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: چوری کے مال کا خریدنا حرام ہے۔ [illegible]

(٧٧١) چوری کی ہوئی چیز کا واپس کرنا واجب ہے: **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے [illegible] اور کچھ نادم ہو کر اب [illegible] چاہتا ہے، مال مسروقہ مالک تک نہیں پہنچ سکتا ہے، [illegible] [illegible] شرمندگی کے باعث، کہ اگر خبر ہو جاوے تو بری طرح پیش آوے [illegible] [illegible] شخص تک [illegible] متغیر ہو گیا [illegible] اس کو پہنچی، سب اس کے دینے میں [illegible] سارق اصحاب مال [illegible] قیمت مثل [illegible] اس کے عوض بقدر اس کی قیمت کے کچھ دیدے، تو یہ [illegible] ہو سکتا ہے، یا برأت کی اور کچھ سبیل ہے؟

جواب: حق العبد سارق بدون مسروق کے واپس کرنے یا معاف کرانے کے بری نہیں ہوتا، پس اگر مثل مسروق نہیں [illegible] قیمت دیوے اور [illegible] متغیر ہو گئی ہے [illegible] جیسے بکری اور گوشت، کہ بکری ذبح کرکے گوشت

toobaa-elibrary.blogspot.com

نکال دیں تو بھی مثل شے یا مثل نہ ہو تو قیمت دیوے، اور جو تھوڑا تغیر ہو ا ہے تو وہ تاوان دیوے [illegible] اور مالک قیمت پر راضی ہو جاوے تو مضائقہ نہیں، اور جو مسروق میں اہانت کا اندیشہ ہو [illegible] شے کو رکھوا دے، کہ قبضہ مالک کا اس شے پر ہو جاوے، یہ سارق بری ہو جاوے گا۔ (مجموعہ کلاں ص [illegible])

(۷۷۲) چوری کا جانور ذبح ہونے کے بعد کس کا ہے؟

سوال [illegible] قبل از حضور مالک بزرجا ضر شد، پس حق سارق باشد یا [illegible] خوردن [illegible]

ترجمہ سوال: اگر چوری کا جانور [illegible] ذبح کرنے کے بعد مالک [illegible] ہے یا چور کا، اور اس کا کھانا ان میں سے کس کو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جانور مسروقہ چوں ذبح شد ملک مالک است نہ سارق [illegible] است۔ وہو المعتمد [illegible]

ترجمہ جواب: چوری کا جانور چاہے ذبح کر دیا ہو، اس وقت بھی مالک کی ملکیت سے [illegible] کو اس کا کھانا درست ہے اور مالک کی اجازت سے اور دوسروں کے لئے جائز ہے، اور اسی پر اعتماد کیا گیا ہے۔ [illegible]

(۷۷۳) چوری کی ہوئی چیز کا مالک کے استعمال میں دیدینا بہتر ہے یا اس کا صدقہ کرنا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں [illegible] قیمت مسروق ہے، کاغذات جو مسروق [illegible] ضرورت میں [illegible] خرید کر اس کے [illegible] میں داخل کرا دیئے گئے تصدق سے بہتر ہوا یا نہیں؟ بیان فرمائیے اور اجر عظیم اللہ سے پایئے؟

جواب: اگر یہ کاغذ خود حکام کے کام میں صرف ہوتا ہے تو تصدق پر مقدم بلکہ واجب ہے۔ تصدق اس وقت میں کرتے ہیں کہ اہل حق کو اپنا حق نہ مل سکے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ [illegible])

(۷۷۴) صرف ایک گواہی سے قتل کا حکم؟

مسئلہ: ایک شہادت سے قتل کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔ نہ قصاص نہ دیت، قسامت بھی بسبب بعد از خرید نہیں [illegible] اگر وہ زمین مقتول کی ملک ہووے، تو مالک پر قسامت ہووے گی، ورنہ ہدر ہوا۔ ایسے قرائن پر قتل کا ثبوت روا نہیں۔ (مکتوب [illegible] اسمٰعیل احمد، مکتوب ۱۹)

(۷۷۵) واطی بہیمہ کو تعزیر اور بہیمہ کا حکم:

واطی بہیمہ کو تعزیر جو مناسب حاکم جانے دی جاوے اور بہیمہ ملک مالک ہے، اس کی ملکیت میں رہے، اور ذبح وغیرہ جو وارد ہوا ہے، وہ بھی زجر ہے نہ شرعی۔ فقط (مکتوب [illegible] خلیل احمد، مکتوب ۹)

وعظ ونصیحت کے چند احکام اور متعلقات

(۷۷۶) وعظ مسجد اور بازار دونوں جگہ درست ہے: **سوال:** ایک شخص کہتا ہے کہ مسجد میں وعظ کہنا ممنوع ہے، برسر بازار تخت بچھا کر، فروش مکلف سے آراستہ کر کے، اس پر وعظ کہنا فرض ہے۔

جواب: اور وعظ کہنا برسر بازار بھی درست اور مسجد میں بھی درست، جناب فخر عالم علیہ السلام نے مسجد میں وعظ فرمایا ہے، احادیث اس سے پر ہیں۔ غرض وعظ سب جگہ درست ہے، امر بالمعروف نہی عن المنکر واجب ہے، خواہ کہیں ہو۔ فقط (مجموعہ چندیانوی ص ۸۷۔۸۹)

(۷۷۷) وعظ ونصیحت کیلئے صلاحیت اور مطلوبہ قابلیت کیا ہے؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں: کہ ایک شخص نوجوان مرد صالح، پرہیزگار متبع سنت وتابع شریعت، یعنی اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک لہ جاننے والا، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا تصدیق کرنے والا، نماز پنج گانہ پڑھنے والا، زکوٰۃ کا دینے والا، نہی باتوں پر دھیان نہ کرنے والا، فسق وفجور سے بچنے والا، حتی الوسع مذاہب باطلہ کی تردید کرنے والا، صرف اردو کی کتابوں سے فقط صرف علم اردو بخوبی جاننے والا، احکام ممنوعہ سے بطاقت علم اجتناب کرنے والا، اگر بباعث افلاس وتنگدستی کے غریب الوطن جا کر، کتب واعظیہ تدریس: مثلاً ترجمہ اردو کنز الدقائق وما لابد منہ، وتفسیر عزیزی وفتح العزیز، وتفسیر جامع التفاسیر، تصنیف مولانا نواب قطب الدین صاحب مرحوم دہلوی ودیگر تصانیف نواب صاحب مرحوم، مثل تحفۃ الزوجین، وگلزار جنت، وترغیب الجماعت وغیرہ اور حدیث میں سے مظاہر الحق، مشارق الانوار ومجالس الابرار، وعقائد میں سے تقویت الایمان و صراط مستقیم شرح سفر السعادت، ونصیحت المسلمین، ورسالہ حج مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ومکتوبات مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم نانوتوی ودیگر کتب اردو، مثل مجموعہ سعادت وغیرہ، ایسے موقع پر کہ جہاں لوگ رسومات بدعیہ وشرکیہ میں مبتلا ہوں۔ اس کے لئے کتب مذکورہ کا وعظ ونصیحت خالصاً للہ، واسطے قائم کرنے دین کے، کہ وہ لوگ جاہل نماز روزہ وغیرہ سے، درس (و) تدریس کیلئے، دین کی ترقی روشن کرنے کے لئے، کہ وہ لوگ بوجہ جاہلیت کے دین محمدی سے بے بہرہ ہوں، درست ہے، یا نہیں؟ اور قصد اس کا صرف ترغیب وترہیب ہو، شرعاً درست ہے، یا نہیں، اور علم عربی سے ناواقف [ہے]۔ جواب مع مہر تحریر فرماویں، اللہ تم کو اجر عظیم دے۔ بینوا توجروا۔

جواب: اس کا کچھ عجب نہیں کہ آدمی علوم دینیہ نہ پڑھتا ہو، فقط فارسی اور اردو کی استعداد رکھتا ہو اور وعظ (و) درس

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible]

کتب حضرت رشید احمد گنگوہی [illegible]

(۷۷۸) جو باضابطہ عالم نہ ہو مگر محتاط اور باخبر ہو، اس کو وعظ کہنا صحیح ہے؟ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۷۷۹) واعظ میں کیا کیا شرائط ضروری ہیں؟ سوال [illegible]

واعظ میں کیا کیا شرائط ہونی چاہییں؟

جواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مدفون ہیں [illegible]

(۷۸۰) جاہل ان پڑھ بے سمجھ کا وعظ کرنا جائز ہے سوال

[illegible]

جواب [illegible] وعظ [illegible] درست نہیں [illegible]

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(۷۸۱) وعظ کہنا کہلانا ہر جگہ ہر وقت ہر یک کے سامنے جائز ہے سوال

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چنانچہ مولوی عبد [illegible] صاحب [illegible] مولوی فہیم محمد صاحب [illegible] یادگی اکارات کو اپنے مکانوں میں [illegible]

[illegible] اور مولوی محمد مراد صاحب [illegible]

مظفر نگر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور [illegible]

[illegible] دوسرے اُن کے گھروں میں [illegible]

[illegible] یہ بات جھوٹ کی۔

اللہ تعالیٰ [illegible] ہمیشہ قائم رہے [illegible]

[illegible]

رات کو واسطے عورتوں کے [illegible] اور بعض [illegible]

بعض عورتیں [illegible] بعض عورتیں [illegible] بہر صورت [illegible]

سنتی ہیں اور سن کر عمل بھی کرتی ہیں، چنانچہ سیکڑوں عورتیں کفر وشرک سے توبہ کرتی ہیں، اور بے نمازی عورتیں نمازی ہو جاتی ہیں۔ تو اس صورت میں وعظ کہلایا جاتا ہے، اور پانچ پانچ سات سات محلہ سے، عورتوں کو وعظ سننے جانا جائز ہے، یا نہیں؟ اور خاوندوں کو ایسے وعظ میں اجازت دینی جائز ہے، یا نہیں؟ اور اگر خاوندان عورتوں کو وعظ سننے کی اجازت دیں گنہگار ہوتے ہیں، یا نہیں، جو خاوند وغیرہ اس صورت کے وعظ میں عورتوں کے جانے سے منع کریں، گنہگار ہوتے ہیں یا نہیں؟ اب علمائے دین سے یہ عرض ہے کہ جو حکم خدا اور سول اُس کے کا ہو، مع دلائل تحریر فرماویں۔

جواب: وعظ کہنا اور کہلا نا رات اور دن کو، مساجد میں سب جگہ سب اوقات میں، درست ہے، کوئی خصوصیت نہیں، قال الله تعالیٰ:

و ذکر فإن الذکری تنفع المؤمنین. الآیة ترجمہ: اور سمجھاتا رہ، کہ سمجھانا، کام آتا ہے ایمان والوں کو۔

(الذاریات ۵۵) (ترجمہ شیخ الہند)

کچھ قید زمان ومکان کی وعظ میں حق تعالیٰ نے نہیں فرمائی اور حدیث صحیح ہے:

بلغوا عنی ولو آیة الحدیث. کہ میرے احکام کی تبلیغ کیا کرو، اگرچہ قلیل ہو۔

(رواہ البخاری) (بخاری نے روایت کیا ہے)

تبلیغ احکام کو آپ نے فرض فرمایا اور کوئی قید کسی وقت اور مکان کی نہیں فرمائی، اور اپنی رائے سے نص کو مقید کرنا منع ہے، پس ہر وقت ہر جگہ وعظ کہنا درست ہوا۔ اور جو مفاسد اس شخص نے بیان کئے ہیں، وہ دن میں بھی ہو سکتے ہیں۔ اگر کسی عورت کی چال ڈھال سے فتنہ ظاہر ہو، اس کا انتظام کرے، ورنہ خواہ مخواہ اپنے وہم فاسد سے مسلمان عورتوں پر، حکم خداوندی کا سننے سے تنگی کرنا اور منع کرنا سخت بیجا ہے۔ غرض تقریر اس شخص کی عدم جواز وعظ شب میں بیہودہ ہے۔

وعظ سننے سے مستورات کو فائدہ ہوتا ہے۔ ضرور سننا چاہئے، مگر جس میں کوئی مفسدہ ظاہر ہو، اس کا انتظام کرلیوے، اور بیوہ کا نکاح کرنا چاہئے، کیوں ان کو معطل کرے اور امر خیر سے روکے۔ جو وعظ سن کر وہ اپنا چارہ آپ کرے، نکاح بیوہ کا کرنا، والیان کو واجب تھا، جب انھوں نے سنت کام برا جانا، تو یہ بے غیرتی ان کو ہوئی کہ عورتیں خود اپنا نکاح کرنے لگیں، یہ عذر سخت بیہودہ ولغو ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

یہ جواب صحیح ہے: محمد مراد عفی عنہ

بے شک یہ وعظ میں جانا عورتوں کا جائز ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمان تقدس میں، عورتیں عیدگاہ میں وعظ سننے جایا کرتی تھیں اور وہیں نماز بھی پڑھتی تھیں۔

مجیب، محمد مراد مظفر نگری

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

کلام مجید میں صاف آیا ہے:

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا قُوا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَاراً (التحریم.٦)

یعنی اے ایمان والو! بچاؤ اپنی جانوں کو اور اپنے گھر کے لوگوں کو دوزخ سے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ آگ سے بچنا مردوں اور عورتوں کو سب کو چاہئے، نہ کہ مردوں کو ہی ضروری ہے۔ اور مردوں کو امر کے صیغہ سے تاکید کیا ہے۔ واھلیکم فرمایا، کہ گھر کے لوگوں کو بھی بچاؤ۔ اور آگ سے بچنا خدا اور رسول کی تابعداری سے ہے، اور امر و نواہی میں اور امر و نواہی وعظ سننے سے معلوم ہوتے ہیں، اور سوائے اس کے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب کوئی دعوت کرتا تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے مکان پر تشریف لے جا کر، کھانا تناول فرماتے تھے، تو بعد کھانے کے، اس گھر کے سب لوگ، نیز پڑوس کے سب مرد عورت، آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر، مسائل دینی دریافت کرتے تھے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں ارشاد فرمایا کہ مرد سنیں، عورتیں نہ سنیں، بلکہ یوں فرمایا ہے: کہ علم دین کل مردوں اور عورتوں کو سیکھنا فرض ہے: طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة.

فائدہ: علماء دین یوں فرماتے ہیں کہ اگر شوہر خود عالم ہو، تو شوہر پر فرض ہے کہ اپنی بیوی کو علم، یعنی مسائل دینی سکھلاوے، ورنہ بیوی کو علم دین کے سیکھنے کی اجازت دیوے۔

نہ اذن دے شوہر اپنی بیوی کو مگر سات جگہ، پہلی واسطے عیادت والدین اور ان کی تعزیت کے واسطے، اور دوسری واسطے ملاقات محارم اور ان کی عیادت کے، اور تیسرے دودھ پلانے کے لئے، اگر عورت قابلہ اور دائی ہو۔ چوتھے واسطے غسل میت کے اگر وہ غسالہ ہو، پانچویں واسطے طلب ایک حق کے کہ دوسرے پر ہو، چھٹے واسطے ادائے حق غیر کے کہ اس پر ہو، ساتویں حج اور طلب علم دین ضروری کیلئے: کذا فی المضمرات فی کتاب النفقات و عین العلم

فائدہ: ان عبارات (کی رو) سے عورت کو وعظ میں جانا اور دین سیکھنا واجب ہے۔ حدیث شریف میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ قرب قیامت کے ایسے دجال اور کذاب لوگ فتوی دیں گے کہ وہ نہ خود سمجھیں گے، بلکہ لوگوں کو گمراہ کریں گے، اور ایسی ایسی حدیثیں بیان کریں گے کہ جو تمہارے باپ دادوں نے [بھی] نہیں سنی ہوں گی۔ (رواہ مسلم)

فائدہ: جو شخص وعظ شب کے سننے کو عورتوں کو منع کرتا ہے، وہ بھی انھیں لوگوں میں ہے، جن کی خبر رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دی ہے، کیونکہ جتنے عالم اہل اسلام میں متقدمین سے متاخرین تک ہوئے، ناچ وغیرہ کو منع کرتے چلے آئے اور وعظ کے سننے سنانے کے فضائل بیان کرتے چلے آئے۔ اور یہ مولوی مانع، خدا اور رسول کا اور کل اجماع امت کا خلاف کرتا ہے، پس شخص ایسے کے کہنے کا خیال نہ کرے، یہ گمراہ کرنے والا ہے، جو کچھ ضرورت ہو، علماء حقانی

سے دریافت کرلیا کرے اور مرد (و) عورت کو دل و جان سے وعظ سننا چاہئے۔ یہ وعظ سننا ہدایت ہے، اس پر اجماع امت کا ہے، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

إن اللّٰه لايجمع أمتي أو قال أمة محمدٍ على ضلالة و يد الله على الجماعة، و من شذَّ شذَّ في النار. رواه الترمذي(۱)

ترجمہ: فرمایا نبی علیہ السلام نے ہرگز ہرگز اللہ پاک میری امت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا، اور اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے، اور جو جماعت سے جدا ہوا، آگ جہنم میں پھینکا جائے گا۔

فائدہ: علماء یوں فرماتے ہیں، کہ امت سے یہاں مراد اہل علم ہیں، یعنی اصحاب اور مجتہدین آنحضرت (ﷺ) نے فرمایا یہ گمراہی کی باتوں پر اتفاق نہ کریں گے، کیونکہ اس جماعت پر اللہ کی رحمت کا ہاتھ ہے، وہ ہمیشہ اللہ کی حفاظت میں رہیں گے اور جو کوئی ان سے جدا ہو کر، خلاف راستہ اختیار کرے گا، گمراہ ہو کر جہنم میں پڑے گا۔

رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اصحاب (کرام رضی اللہ عنہم) اور علماء امت محمدی، سب وعظ عورتوں اور مردوں کو سناتے رہے، آج تک کسی عالم حقانی نے منع نہیں کیا، اگر یہ گمراہی ہوتا تو اس پر اجماع کیوں ہوتا اور اجماع اس پر ہے کہ گھروں میں مسجدوں میں، سب جگہ مرد اور عورتوں کو وعظ سناؤ۔ اب جو اس کے خلاف کرتا ہے، قرآن و حدیث و اجماع امت کا خلاف کرتا ہے اور رحمت کے ہاتھ سے نکل کر جہنم میں پڑتا ہے۔ یا اللہ اس مانع کو ہدایت دے اور کل اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو، کہ تیرا اور تیرے حبیب کا دل وجان سے ذکر سنا کریں اور ہمیں عمل کی توفیق دے۔ آمین! جیسے کہ تو نے اپنے کلام [قرآن شریف] میں فرمایا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ. (الانفال: ۲)

بے شک وہ لوگ ہیں کہ جب یاد کیا جاتا ہے اللہ ڈر جاتے ہیں دل ان کے، اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر ان کے نشانیاں اس کی، زیادہ کرتے ہیں ان کا ایمان، اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہیں۔

فائدہ: افسوس ہے اس مولوی پر کہ اس نے کچھ پڑھا ہے، یا جلاہوں کی طرح مومن کہلاتا ہے کہ، کہتا ہے کہ وعظ سن کر عورتیں بھاگ جاتی ہیں، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن سننے سے (عورتیں) بگڑ جاتی ہیں، اور پروردگار عالم یوں فرماتا ہے کہ شناخت ایمان والوں کی یہ ہے، کہ جب ان کے سامنے یاد کیا جاتا ہے، اللہ اس کے خوف سے ڈرتے ہیں،

(۱) مشکوۃ کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی ص:۳۰ ج:۱، رقم الحدیث:۱۷۳، ت. رمضان بن احمد بن علی، مکتبۃ التوبۃ، دار ابن حزم ۲۰۰۳ء [نیز باب مذکور ص:۳۰ ج:۱ [کتب خانہ رشیدیہ دہلی نقل اصح المطابع ۱۳۷۵ھ]

[illegible] تو [illegible] کا ورد صحیح ہوگا

[illegible] حصہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible]

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ [illegible]

نار (التحریم: ٦) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ تعالیٰ [illegible]

فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ [illegible]

یہاں اللہ نے صاف فرمایا ہے [illegible]

عورتوں کو وعظ سنانا واجب ہے [illegible]

[illegible] واهجروهن [illegible] جو شخص وعظ [illegible] کا منکر ہے [illegible]

حال ساحب مظفر نگری [illegible]

(۷۸۲) وعظ کے بعد دعا اور مصافحہ میں حرج نہیں

مسئلہ [illegible] کہ بعد وعظ [illegible]

[illegible] بعد عمل [illegible] کے دعا مستحب ہے اور مصافحہ [illegible] وقت [illegible] وعظ [illegible] کرتے

ہیں، یہ بھی جائز ہے۔ (مجموعہ فرخ آبادی [illegible])

علم اور تعلیم سے متعلق چند مسائل واحکام

(۷۸۳) **علم سے مراد علم دین ہے، طلب علم سے اسی کی ترغیب دی گئی ہے:** علم (سے) مقصود ... علم دین ... ہے کہ ...

قال الله تعالیٰ: إنما يخشى الله من عباده العلماء، الآية (الفاطر: ۲۸)	اللہ سے ڈرتے وہی ہیں اس کے بندوں میں، جن کو سمجھ ہے۔ (ترجمہ شیخ الہند)
وقال تعالیٰ: يرفع الله الذين آمنوا منكم والذين أوتوا العلم درجات. (المجادلة:۱۱)	اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے، درجے بلند کرے گا۔ (ترجمہ شیخ الہند)

دونوں آیت میں صاف ظاہر ہے کہ [علم سے] علم دین مراد ہے، کیونکہ خشیت حق تعالیٰ کی علم دین سے حاصل ہوتی ہے نہ علوم دنیوی سے، اور رفع درجات عند اللہ تعالیٰ بھی دین کے علم سے حاصل ہوتی ہے، نہ تحصیل علم دنیا سے۔ بلکہ علوم دنیا سے غفلت اور معصیت پیدا ہوتی ہے اور موجب بُعد کا ہوتا ہے، کما لا یخفی

علیٰ ہذا جہاں جہاں تمام قرآن شریف میں ہر علم مطلوب کا آیا ہے، وہاں علم دین ہی مراد ہے اور بس

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: طلب العلم فريضة على كل مسلم، الحديث(۱)	فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم کا سیکھنا ہر مسلمان کے لئے فرض ہے۔
وقال أيضاً: من خرج في طلب العلم فهو في سبيل الله،(۲) الحديث	نیز فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو علم حاصل کرنے کے لئے [اپنے گھر اور وطن سے] نکلا، وہ اللہ کے راستہ میں ہے۔

دونوں حدیثوں میں بھی مراد علم سے علم دین کا ہی ہے۔ کیونکہ طلب کا فرض ہونا اور طالب کا فی سبیل اللہ ہونا، دین

---

(۱) ابن ماجہ ص ۲۰ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم [مطبع فاروقی دھلی] ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۵ رقم الحدیث ۲۲۴

(۲) ... الرسالة العامة ۱۳۳۰ھ ... مشکوۃ ج ۱ ص ۳۴ اصح المطابع رشیدیہ دھلی ۱۳۷۵ھ ... مشکوۃ فصل مذکور ج ۱ ص ... مکتبہ النوریہ ... رمضان ... ۲۰۰۳ء

... مشکوۃ کتاب العلم الفصل الثانی ص ۳۴ جلد ۱ [مکتبہ رشیدیہ اصح المطابع دھلی ۱۳۷۵ھ] ... مکتبہ ... احمد ۲۰۰۳ء] حدیث ۲۲۰ ... پوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی وجہ سے ہی ہوتا ہے، نہ بوجہ تحصیل متاعِ دنیا کے۔ کہ حب متاعِ دنیا کو شارع نے: رأس کل خطیئۃ فرمایا ہے۔(۱) پس جو شے کہ سرجملہ گناہوں کا ہو، وہ کس طرح فرض اور فی سبیل اللہ بن سکتا ہے۔ اور علیٰ ہذا جس قدر احادیث فضل اور تحصیل علم میں وارد ہیں، سب میں مراد علم دینیات کا ہی ہے، اور بس! اور ہرگز نہیں اس سے علم تحصیل دنیا کا مراد نہیں، اور وہ حدیث جو زبان زد ہے:

اطلبوا العلم و لو کان فی الصین۔(۲) ترجمہ: علم کو حاصل کرو، چاہے وہ چین میں ہو۔

بشرط ثبوت کے، اس سے بھی علم دین ہی مراد ہے، کیونکہ قدر ما یحتاج دنیا تو ہر بلد و قریہ میں حاصل ہے، پس اس قدر مشقت کہ تابہ چین، اس کی تحصیل کے واسطے مشقت اٹھانا فرض ہو، ہرگز کوئی عاقل نہیں کہہ سکتا کہ دنیا کے واسطے امر ہو وے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود رکوب بحر کو، بوجہ مشقت کے، تحصیل دنیا کے واسطے ناز یبا ارشاد فرماتے ہیں۔ لقولہ علیہ السلام:

لایرکب البحر إلّا حاجٌ (۳) ترجمہ: حج کرنے والے کے علاوہ کوئی دریا کا سفر نہ کرے۔

پس أطلبوا کا لفظ جو فرض طلب پر دال ہے، بوجہ امر کا صیغہ ہونے کے، تحصیل متاعِ دنیا کے واسطے مشقت سفر کو کب فرض کر سکتا ہے، سو خلاف عقل و نقل کے ہے۔ بہر حال اس سے مراد وہی علم ہے، جس کو فرمایا کہ:

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ترجمہ: علم کا حاصل کرنا ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔

جس کو علم دین کہتے ہیں نہ کہ علم دنیہ کا، اور یہ روایت کتب طب کہ:

العلم علمان الخ اولاً یہ حدیث ہی نہیں۔(۴) بعد تسلیم و فرض اس کے حدیث ہونے کے، وہ خود تفرقہ کرتی ہے

---

(۱) یہ حدیث بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت حسن بصری سے مرسلاً روایت کی ہے (مشکوۃ کتاب الرقاق فصل ثالث ص ۴۴۴ ج ۲ نقل اصح المطابع دھلی: ۱۳۷۵ھ | نیز مشکوۃ شریف ص: ۱۹۳۸ ج ۳۔ رقم الحدیث: ۵۲۱۳ ت رمضان بن احمد | مکتبۃ التوبہ، دار ابن حزم ۲۰۰۳ء | نور |

(۲) یہ حدیث نہیں کسی کا مقولہ ہے۔ ابن حبان نے اس کو باطل کہا ہے اور ابن جوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے اور بیہقی اور خطیب وغیرہ نے اس کو روایت کیا ہے اور مزی نے اس کو حسن لغیرہ قرار دیا ہے (کشف الخفاء، ص: ۱۳۸، ج ۱ دار احیاء التراث العربی بیروت | حدیث ۳۹۷ | نور |

(۳) عن عبد اللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایرکب البحر الاحاج او معتمر او غاز فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا او تحت النار بحرا

بذل المجھود عکس طبع قدیم ص ۴۰۵ ج: ۳ | سھارنپور | بذل المجھود شرح ابو داؤد، باب ندوۃ ص ۲۹ جلد ۹ | ت مولانا تقی الدین الندوی المظاہری | اعظم گڈھ. ۲۰۰۶ء، ۱۴۲۷ھ

ابوداؤد، کتاب الجھاد، باب فی رکوب البحر ص: ۲۰۵ جلد: ۳ رقم الحدیث: ۲۴۸۱ ت شیخ محمد عوامہ [مؤسسۃ الریان، بیروت ۲۰۰۴ء]

نیز مشکوۃ کتاب الجھاد ص ۱۴۶۴ ج ۳، رقم الحدیث: ۳۸۳۸ [مکتبۃ التوبہ بیروت: ۱۴۲۳ھ] | نور |

(۴) یہ حدیث ہی نہیں حافظ ابن حجر نے اس کو موضوع کہا ہے اور سیوطی نے کتاب الطب کے شروع میں اس کو امام شافعی رحمہ اللہ کا مقولہ قرار دیا ہے۔ پوری عبارت ہے العلم علمان: علم الأدیان و علم الأبدان (کشف الخفاء ۲ ۸۲ حدیث ۱۷۶۵) | دار احیاء التراث العربی ۱۳۵۱ھ | نور |

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ جملہ علوم دنیویہ ہیں اور علم ابدان جو فن طب ہے، علم دین سے جدا ہے۔ کیونکہ ہر نوع دوسری نوع سے متباین اور ضد ہوتی ہے۔ بہر حال علم ابدان کا علم دین کا غیر اور ضد ہونا اس سے واضح ہو گیا، اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ جس علم کی تحصیل کا حکم ہے، وہ علم دین کا ہی ہے۔ فقط

معلوم واضح رہے کہ جہاں علم دین کا اطلاق ہووے گا، وہاں دوسرے کسی علم کا دخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر نوع متباین دوسری کی ہے، پس نصوص قرآن شریف اور احادیث سے واضح ہوا کہ علم معتبر عند اللہ تعالیٰ و عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عرف شرع شریف میں علم دین ہی ہے۔ اور عرف عام و خاص اہل اسلام میں قدیم و حدیث یہ ہی ہے کہ جب علم کا لفظ بولتے ہیں اور عالم کسی کو کہتے ہیں، تو اس سے مراد علم دین اور عالم علوم دینی کا ہی مراد ہوتا ہے، نہ ریاضی و طب و فلسفہ، کہ ان علوم کو کوئی بھی علوم نہیں جانتا، نہ ان کے واقف کو عالم کہتا ہے۔

خوب واضح ہو گیا کہ جو وقف بغرض تعلیم علم کے واسطے کسی اہل اسلام نے کیا ہے، تو غرض اس کی حسب اصطلاح شرع و عرف عام و خاص قوم اہل اسلام کے علوم دینیہ ہی مراد ہوتی ہے، اگرچہ صراحتاً علم دین کا نام نہ لیا ہو، چہ جائیکہ تصریح ہو، کیونکہ قاعدہ مسلمات کا ہے: المعروف کالمشروط۔ لہٰذا مصرف اس وقف کا خاص علوم دینیہ کا ہونا منصوص ہو گیا۔ قال فی الدر المختار:

شرط الواقف کنص الشارع، أی فی المفهوم و الدلالة و وجوب العمل به (۱)

پس صرف کرنا اس کا سوائے علوم دینیہ اور مبادی علوم دینیہ کے، کسی علم دنیا میں کسی وجہ سے درست نہ ہو گا، کیونکہ علوم دنیا ضد اور غیر علوم دینیہ کا ہے، اور جب ظاہر ہو کہ نص واقف کی مثل نص شارع کے ہے، کہ تبدیلی اس کی ہرگز درست نہیں۔ قال (فی) رد المحتار

فإذا قال وقفت علی الأولاد الذکور یصرف إلی الذکور، بحکم المنطوق وأما الاناث فلا یعطی لهن، لعدم ما یدلّ علی إعطائهن الخ (۲)

اس سے ظاہر ہوا کہ ذکور کی قید سے دوسری نوع اولاد کا رفع ہو گیا، اور اس پر صرف اس وقف کا ناجائز ہوا، اور نیز درمختار میں ہے:

---

(۱) الدر المختار، کتاب الوقف ج ... ص ۳۹۰ فصل یراعی شرط الواقف فی اجارته فروع مهمة (نور)

(۲) الشامی کتاب الوقف مطلب لایعتبر المفهوم فی الوقف ج ۳ ص ... مکتبہ ... (دھلی) بیروت الشامی ج ۴ ص ۴۴۳ دار الفکر بیروت ۱۳۹۹ھ (...)

toobaa-elibrary.blogspot.com

وان اختلف احدهما بان بنى رجلان مسجدين او رجل مسجداً و مدرسة ووقف عليهما اوقافاً لايجوز له ذلك(۱) و من اختلاف الجهة ما اذا كان الوقف منزلين احدهما للسكنى و الآخر للاستغلال لايصرف احدهما للآخر (۲) الخ

ان روایات سے بھی واضح ہوگیا کہ اختلاف جہت میں صرف کرنا درست نہیں، چہ جائیکہ ایک دوسرے کی ضد ہو۔ پس ثابت ہوا کہ وقف برائے علوم دینیہ کو تعلیم زبان انگریزی یا دیگر علوم دنیا میں صرف کرنا قرآن و حدیث سے مقتضیٰ، فحوی سے، اور فقہاء کی عبارات سے ممنوع و ناجائز ہوگیا۔ اب یہ کوئی عاقل کہہ سکتا ہے کہ وقف علوم دینیہ و تعلیم زبان انگریزی پر صرف کرنا درست ہی نہیں، بلکہ بداہتہً معلوم ہوا کہ سخت زبون اور ناجائز ہے۔ اور یہ تصور کرنا کہ علوم انگریزی پڑھ کر ترقی مسلمانوں کی ہووے گی اور پھر اس کے ذریعہ سے دین حاصل کریں گے۔

اولاً یہی قاعدہ غلط ہے کہ ترقی دنیا سے ترقی دین کی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ دنیا و دین باہم دونوں ایک دوسرے کی ضدیں ہیں۔ اشتغال دنیا، باعث خرابی آخرت کا ہے، اور یہ مسئلہ بدیہی مسلم تمام عقلاء کا ہے، کہ اور دنیا غفلت دینے والی آخرت اور علم آخرت کی ہے اور مشغول کرنے والی کمالات وعلوم اخرویہ کی ہے۔

ثانیاً خود ظاہر ہے کہ جب سرکار نے تمام ہندوستان میں مدارس انگریزی جاری کردیئے ہیں، کہ ہر شریف ورذیل، ہندو ومسلمان، مدارس میں داخل ہوکر، ہزارہا سے تجاوز کرکے لکھوکھا (لاکھوں) کو نوبت پہنچی ہے کہ پاس مدارس حاصل کئے ہوئے ہیں، اور اعلیٰ درجہ کے پاس بھی قریب لاکھ آدمی حاصل کئے ہوئے موجود ہیں۔ چنانچہ اخبارات سے یہ امر واضح ہے اور وہ عہدہ کہ موجب ترقی کا ہو، تمام ممالک مشرقیہ ومغربیہ ہندوستان میں، پانچ چھ ہزار سے زیادہ نہیں اور وہ سب مامور ہیں اور قریب لاکھ آدمی کے، ان کے امیدوار ہیں، اور آئندہ کو ہر سال میں دو تین ہزار آدمی دیگر تیار ہوتے جاویں گے۔

اب خیال کرنے کی جائے ہے کہ اس قدر ہنود اور رذال میں شرفاء مسلمان کس قدر ہیں، اور کیا نسبت رکھتے ہیں، اور مسلمانوں کو کس قدر عہدہ پانے کی نسبت اور امید ہے، آیا ہزار میں ایک کو امید ملنے کی ہے، یا نہیں، پھر اس حال پر کیا توقع کوئی مسلمان عاقل کرتا ہے، کہ ہم کو عہدہ انگریزی دانی سے مل کر ترقی قومی حاصل ہووے گی۔ جو کام انگریزی دان کا سابق ایام میں سو روپیہ میں ہوتا تھا اور بدقت اس کا واقف ملتا تھا، اب پانچ روپیہ میں اس کام کے ماہ صد درخواست کرکے، دینے کو موجود ہیں، اور اعلیٰ درجہ کے پاس والے، مزدوری چھ آنہ روز کو، مارے مارے پھرتے ہیں، ایک چپراسی پانچ روپیہ کے مشاہرہ پر، سو سو مدعی

(۱) الدر المختار کتاب الوقف ج ۱ ص ۳۸۰ [عکس مجتبائی ۳۳۲ ھ (نور)

(۲) رد المحتار کتاب الوقف، مطلب فی نقل انقاض المسجد ج ۳ ص ۴۰۳، مجتبائی دهلی۔ بیروتی ج ۴ ص ۳۶۱ [دار الفکر بیروت ۱۳۸۶ھ]۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] امید [illegible] کوئی ترقی نہیں ہے۔ [illegible] حاصل [illegible] پیش [illegible] ہے کہ بتوقع روزگار ہر قوم و پیشہ والے اپنے گھر کی دولت فیس و خوراک میں [illegible] تعلیم انگریزی پائی اور اپنے پیشہ کو ترک کرے، اس سے نا بلد محض اور محروم رہے، اور بسبب کثرت پاس والوں کے روزگار بھی ان کو ملنا کامیاب نہ ہوا اور دینی تعلیم سے بھی [illegible] ترقی دنیا محروم ہوئے۔ تو کیسے قدر حسر الدنیا و الدین کا مصداق ہو رہے ہیں۔ [illegible] افسوس ہے کہ اس امر مشاہدہ کو بھی [illegible] نہیں دیکھتے اور [illegible] میں [illegible] ہے، جو سب خواب غفلت میں ہیں اور ترقی دنیا کا خواب خیال باندھ رہے ہیں۔

[illegible] تعلیم علوم انگریزی میں سب ترقی [illegible] مسلمانوں، بلکہ تمام اہل ہندکی واضح ہے، [illegible] غور کوئی عاقل [illegible] میں سرکاری نہایت ترقی [illegible] ہے کہ دو سو روپیہ کا کام ایک روپیہ میں ہو کر [illegible] خزانہ بچت اک بچت رہتا [illegible] امید [illegible] تخفیف اور ہندوں کی [illegible] کا بھی [illegible] ہے۔ [illegible] حالت میں تعلیم انگریزی میں ترقی [illegible] مسلمانوں [illegible] کا مصرف پیدا ہونا بجز بے روزگار ور خیال عجیب اور فکر غریب ہے۔ [illegible] فقط

(مجموعہ کلاں ص ۱۸۹-۱۹۱)

(۷۸۴) منطق و فلسفہ کی تعلیم ناپسندیدہ ہے:

مسئلہ: تعلیم [illegible] ناپسند ہے۔ (۱) [illegible] ناچاہئے [illegible] مصورت [illegible] ابطال [illegible] اور اقرار [illegible] ہیولیٰ و صورت سے کیا مطلب ہے۔ ابطال قیامت [illegible] شانہ نہیں [illegible] ہے؟ ان عقائد فاسدہ کو متعہ سے نکالنا موجب ظلمت ہے۔ [illegible] طلبہ [illegible] قائم کرنا اور شبہات [illegible] کے پختہ کرنا [illegible] ہے، گو ان میں عقیدہ نہیں [illegible] عقیدہ [illegible] ہے۔ [illegible] خیوں کی تعلیم پا [illegible] مدرسہ میں [illegible] اور عقیدہ بطلان تثلیث وغیرہ ہو، [illegible] یہاں بھی [illegible] ہے۔ [illegible] زمانہ میں ضرورت ابطال مذہب فلاسفہ و معتزلہ، اس کو پڑھنے کی ضرورت تھی کہ مطلع [illegible] ہے؟ [illegible] غلط ہے [illegible] ہے، لہذا [illegible] جانتا ہوں۔

(مکتوب [illegible] خلیل احمد مکتوب ۳۶)

(۷۸۵) عورتوں کو پڑھنا لکھنا سکھانا اور انگریزی اسکول میں پڑھانے کا حکم؟

سوال: کیا [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] ادام الله فیوضهم الى يوم النشور مسائل مفصلہ ذیل میں

[illegible] فلسفہ [illegible] البتہ [illegible] فلسفہ کی تعلیم [illegible] ہے چونکہ جب [illegible] فلسفہ [illegible] میں شامل فلسفہ کی مشہور کتاب ہیدی اسی مقصد سے [illegible] مقصد [illegible] ہو گیا ہے لوگ سمجھتے [illegible] (از [illegible])

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱) تعلیم کتابت واسطے نساء کے اس زمانہ پر فساد میں، کہ قبائح اور مفاسد اس کے اہل دانش پر کالمشاہدہ ہیں، مکروہ ہے، تحریماً، یا نہیں؟

(۲) تعلم وکتابت وغیرہ مراہقات اور بالغات کا، بغیر حجاب کے، غیر محرم مرد بالغ سے کیسا ہے؟

(۳) منع نسوانِ زمانِ ہذا کا تعلیم کتابت سے، موافق قول محقق جلال الدین دوانی کے، کما ذکرہ فی اخلاق جلالی (۱) قرین مصلحت ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا

جواب: اس زمانہ میں تعلیم کتابت کا عورتوں کو مکروہ ہے تحریماً بے شک، اور مراہقہ اور بالغہ مرد نامحرم بالغ سے بے حجاب ہونا، اگرچہ تعلیم وکتابت کے واسطے ہو حرام ہے، اور منع کرنا عورتوں کو ایسے کام سے ضرور ہے، فقط۔

واللہ تعالیٰ اعلم — کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد

درجہ بالا فتویٰ یا تصدیق جناب عبدالرحمن (غالباً مولانا قاری عبدالرحمن پانی پتی) کے فتوی کے آخر میں درج ہے، جو صواعق الملک الدیان علی من اباح الکتابۃ لنساء الزمان ص ۱۲۵۔۱۶۳ تالیف مولوی نجف علی خان ابن مولوی نظام علی خان (مؤلفہ ۱۳۰۵ھ مطبوعہ مطبع احمدی بمبئی: ۱۳۰۵ھ) کے حوالہ سے زیر نظر مجموعہ فتاوی کے ضمیمہ میں درج ہے۔

(۷۸۶) انگریزی کا سیکھنا پڑھنا اس وقت جائز ہے، جب؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں: کہ انگریزی بغیر داخل ہونے کے کسی مدرسہ میں، بقصد روزگار اور فکر معاش کے پڑھنا، یا گورنمنٹ اسکول میں کہ اس میں انجیل پڑھائی جاتی تھی، داخل ہوکر، یا مشن اسکول میں یعنی پادریوں کے مدرسہ میں، کہ اس میں ہر ایک طالب علم کو جبراً انجیل پڑھاتے ہیں، داخل ہوکر، قصداً انگریزی اور تبعاً انجیل پڑھنا، ان سب صورتوں میں جائز ہے، یا حرام، یا مکروہ؟ علی التقید الثالث قید تحریمی تنزیہی درکار ہے۔ بینوا توجروا

جواب: انگریزی زبان کا سیکھنا مباح ہے، نفس تعلیم زبان میں کوئی معصیت نہیں، مگر امر مباح اختلاط غیر مشروع سے ناجائز ہوجاتا ہے۔ بقولهم:

اذا اجتمع الحلال و الحرام غلب الحرام (۲)

پس انگریزی زبان کا خارج مدرسہ میں سیکھنا، بشرطیکہ کوئی ممنوع شرعی اس کے ساتھ نہ ہو، مباح ہے، اور اسکول میں داخل ہوکر پڑھنا ممنوع ہے۔ کیونکہ فی زماننا دخول مدرسہ میں التزام لباس وزی انگریزی کا اور اختلاط کفرۃ (و) فسقہ اور

---

(۱) علامہ دوانی نے لکھا ہے: "وہنرہائے لائق آموخت وازخواندن ونوشتن بکلی باید منع کرد" اخلاق جلالی ص ۲۱۴: مطبع منشی نول کشور لکھنؤ ۱۳۰۷ھ ۱۸۸۹ء؛ مگر یہ شرعی حکم نہیں ہے اور اس دور میں اس پر عمل کرنا بالکل غلط ہے۔ وبضدھا تتبین الاشیاء [نور]

(۲) الاشباہ والنظائر لابن نجیم الفن الاول، النوع الثانی، القاعدۃ الثانیۃ ص ۱۰۹ جلد اول دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۰۰ھ ۱۹۸۰ء [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

مدارست فی مدارس ضروری ہے، ورنہ یہ امور ترک حرام ہیں۔ مثلاً جیسا انجیل کا پڑھنا، کیونکہ کلمات کفر کا زبان سے نکالنا، اگرچہ عقیدہ نہ ہو، حرام ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين — تو مت بیٹھ یاد آ جانے کے بعد ظالموں کے ساتھ (ترجمہ شیخ الہند)

سورۃ انعام، آیت ۶۸

وفي الحديث من تشبه بقوم فهو منهم (۱) الحديث

ومن كثر سواد قوم فهو منهم (۲) الحديث

قال في رد المحتار والحاصل ان من تكلم بكلمة الكفر هازلاً أو لاعباً، كفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده، كما صرح به في الخانية

ومن تكلم مخطئاً أو مكرهاً لا يكفر عند الكل، ومن تكلم بها عامداً عالماً كفر عند الكل ومن تكلم بها اختياراً جاهلاً بانه كفر ففيه اختلاف (۳) الخ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۱۲۶، ۱۲۷)

(۷۸۷) انگریزی پڑھنا برائے روزگار؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ انگریزی پڑھنا بغرض روزگار، اس طرح کہ دین کے عقائد میں خلل نہ ہو، یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور اگر کوئی ماسٹر ایسا ہو کہ انجیل بھی ضرور پڑھاوے اور اپنے مذہب کی طرف رغبت بھی کیا کرتا ہو، اس ماسٹر سے پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

جواب: غیر زبان سیکھنا جائز ہے، تاوقتیکہ کوئی امر حرام عارض نہ ہو، مدرسہ میں اگر سیکھے تو بھی جائز ہے۔ اگر مدرس یا ماسٹر ایسا ہو تو جائز نہ ہوگا، اگرچہ اس کا عقیدہ ایسا نہ ہو۔ لقوله عليه الصلوة والسلام.

من تشبه بقوم فهو منهم (۴) الحديث جو کسی قوم کی مشابہت اختیار [اور پسند] کرے، وہ انہی میں سے ہے۔

سو غیر زبان ایسی صورت میں کہ تشبہ ہوتا ہو، کیونکر جائز ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۳۶)

(۱) مشکوٰۃ، کتاب اللباس، الفصل الثانی ص ۳۷۵، جلد ۲ ... جلد چہارم ... حدیث ۴۰۳۱ ... مکتبہ ... ۲۰۰۳ء

(۲) کتاب الزہد والرقائق لابن المبارک ... باب استماع اللهو ... ص ۳۸۵ ... ۹۲۶ ... نصب الراية ... القاہرہ ۱۳۵۷ھ ... نور

(۳) رد المحتار، کتاب الجهاد، باب المرتد، مطلب في ما يشك انه ردة لا يحكم بها، ص ۳۸۵ جلد ۳ ... شامی ج ۴، ص ۲۲۴ ... ص ۳۸۶ ...

(۴) مشکوٰۃ بحوالہ مذکور۔ [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

تقلید اور عدم تقلید کی شرعی حیثیت

(۷۸۸) عوام کیلئے کسی ایک امام کی تقلید ضروری ہے: **سوال:** تقلید ائمہ اربعہ میں سے کسی خاص کی کرنا واجب نہیں، اور قول کسی امام خاص کا ماننا، جو وہ مخالف قرآن اور حدیث اور قول صحابہ کے ہو، اور حقیقت حنفیہ اس پر کیسا ہے۔ بینوا توجروا!

جواب: تقلید ایک امام کی درست ہے، اور عوام کو بسبب خلاف اور فساد فتنہ کے ایک کی تقلید واجب ہے۔ اور یہ کہنا کہ یہ قول فلاں امام کا مخالف قرآن وحدیث کے ہے، کسی جاہل یا کم پڑھے کا ہے، نہ ماننا چاہئے۔ ائمہ نے جو کچھ فرمایا ہے، قرآن وحدیث واقوال صحابہ سے ہی استخراج کیا ہے، اس کے فہم کو بھی عقل اور علم کامل درکار ہے۔ کچی بات کچے پڑھے ہوئے کہتے ہیں، اہل علم جانتے ہیں کہ سب ائمہ نے موافق قاعدہ شرع مسئلہ فرمایا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ احقر رشید احمد عفی عنہ گنگوہی

(مجموعہ کلاں ص ۱۶۷)

(۷۸۹) اس وقت ایک امام معین کی تقلید ضروری ہے: **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں [کہ] تقلید معین ایک امام کی، ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے درست ہے یا نادرست، بصورت اول واجب ہے یا جائز، بصورت ثانی شرک ہے، یا بدعت؟

جواب: تقلید ایک امام معین کی درست ہے اور جائز بلاتردد، اور مامور بہ حق تعالیٰ ہے:

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ الخ (النحل-۴۳) ترجمہ سو پوچھو یاد رکھنے والوں سے۔ (ترجمہ شیخ الہند)

اس آیت میں قید نہیں کہ ایک عالم سے معین کر کے مت پوچھو، بلکہ عام حکم ہے، خواہ ایک عالم سے پوچھ کرو، خواہ بہت سے علماء سے، مگر جب بہت [سے] علماء سے پوچھتے ہیں اور جگہ جگہ سے پوچھتے پھرتے ہیں، کوئی فساد اور فتنہ یا نقصان آوے، تو اس وقت ایک عالم سے پوچھنا واجب ہوجاتا ہے، جس کو تقلید ایک کی کہتے ہیں، اس واسطے کہ جو امر موجب فساد کا ہو، اس کا ترک کرنا واجب ہے۔ لقولہ تعالیٰ.

اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ، الآیۃ (الشوریٰ-۱۳) یہ کہ قائم رکھو دین کو اور اختلاف نہ ڈالو اس میں۔ (ترجمہ شیخ الہند)

toobaa-elibrary.blogspot.com

پس یہی حالت میں جو ان کل ہو رہے، تقلید ایک مجتہد کی واجب ہے، اگر چہ در اصل جائز تھی۔ پس ایک امر ہو کہ در اصل جائز ہو، مطلق اور بعد [illegible] کے، جب ہوئے شرعی [illegible] ہو گئی ہے، حق تعالیٰ ان کو ہدایت فرماوے۔ آمین

کتبہ احقر رشید احمد عفی عنہ گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۱۹۶)

(۷۹۰) عوام کے لئے تقلید ائمہ اربعہ ضروری ہے: **سوال:** کیا فرماتے ہیں دین آسمانی اسلام کے علماء و اہل شریعت محمدی کے فقہاء کہ عامی مومن جو مجتہد نہ ہو مستقل مرضی تعمیل ہدایت شرعی میں علمائے وقت سے تحقیق کرے یا فروع و اصول مسائل میں مذہب معین کسی ایک مذہب پر چلے، اور تقلید اور اتباع دونوں امر واحد ہیں یا دو الگ الگ معنی ہیں؟ براہ عنایت چاروں مذاہب اسلام میں سے کسی دلیل سے جواب ملے۔ بینوا توجروا۔

جواب: حاصل و مقصد یہ عامی کو کسی عالم محقق متدین سے پوچھنا کافی ہے اور فرض امر سوال سے ادا ہو جاتے کیونکہ ہے، خواہ ایک ہی عالم سے پوچھا کرے، خواہ متعدد علماء سے، اور خواہ ایک مذہب معین کے علماء سے، خواہ مذاہب متعددہ کے، لقولہ علیہ السلام:

أولم يكن شفاء العي السؤال الحديث ( ) ترجمہ کیا بیماری کی دوا سوال نہ تھی۔

کہ اس میں سوال مطلق ہے کوئی قید نہیں، اور تعامل مطلق میں جس فرد مطلق پر عمل ہووے گا، ادائے فرض حاصل ہو جاتا ہے۔ پس اصول عقائد و اخلاق میں تو تمام علماء کا اتفاق ہے۔ اس میں تو سب متفق ہیں اور فروع مسائل میں جوابات مختلف ہیں، پس فروع میں چند متعدد علماء کے مذاہب سے سوال کرنا درست ہے، خصوصاً اولیٰ کا اختیار کرنا، مگر حسب مشاہدہ زمانہ موجود کے یہ بھی محقق ہے کہ عامی کو متعدد مذاہب کے علماء سے سوال کرنے میں، ابتلاء مرض تلهي في الدين کا ہو جاتا ہے اور باب دین میں تن آسانی، اور یہ ممنوع اور معیوب علت خرابی میں ہے، ایک روز حرام ایک مرغا، دوسرے دن محلل کیا، تو مصداق قولہ علیہ الصلوۃ والسلام:

يلعب بكتاب الله الحديث، (۲) ترجمہ کیا کتاب اللہ (قرآن کریم) سے کھیل کرتے ہو۔

---

(۱) [illegible] ص ۲۳ [illegible] ص ۳۶۲، رقم [illegible] ۱۴۳۰ھ (نور)

(۲) عن محمود بن لبيد، اطلعت بكتاب الله عز وجل وأنا بين أظهركم، مشكوة كتاب النكاح، باب الخلع والطلاق، الفصل الثالث ص ۲۸۴ ج ۲ رقم الحديث ۳۲۹۲ [illegible] ۲۰۰۳ء، إيضاً سنن مذكور ص ۲۸۴ حصہ دوم رشیدیہ دہلی [illegible] ۱۴۰۳ھ و سنن نسائی کتاب الطلاق، باب الثلث المجموعة وما فيه من التغليظ ص ۸۱۸ [illegible] جميل العطار، دار الفكر بيروت ۱۴۲۵ھ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی جاتی ہیں۔ لہذا عامی کو مذہب معین سے سوال جملہ مسائل کا ... حاصل ہونا نہ رہتا۔ بہت سی باتیں فی حد ذاتہ جائز اور مباح ہیں مگر عروض فساد سے ترک کی جاتی ہیں، جیسے ترک قواعد فی بناء ابراہیم، بہت نظائر اس کے شرع میں موجود ہیں، اسی واسطے نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں

وفي هذا الحديث دليل لقواعد من الأحكام، منها إذا تعارضت المصالح أو تعارضت مصلحة ومفسدة، وتعذر الجمع بين فعل المصلحة وترك المفسدة بدئ بالأهم، لأن النبي صلى الله عليه وسلم أخبر أن نقض الكعبة وردها إلى ما كانت عليه من قواعد إبراهيم صلى الله عليه وسلم مصلحة، ولكن تعارضه مفسدة أعظم منه، وهي خوف فتنة بعض من أسلم قريبا الخ (١)

اور اسی سبب سے شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں

إن هذه المذاهب الأربعة المدونة المحررة، قد اجتمعت الأمة أو من يعتد به منها على جواز تقليدها إلى يومنا هذا، وفي ذلك من المصالح ما لا يخفى (٢)

الحاصل امر جائز کو بوجہ کسی مفسدہ کے ترک کرنا متفق علیہ ہے اور نصوص سے ثابت ہے، اور ہر شخص عالم سے سوال کرنا اور اختلاف جو پیش آتا، موجب مفسدہ کا ہے، لہذا بایں وجہ ایک مذہب کے علماء سے عامی کو سوال کرنا ضرور [ی] ہوا، اور جس نے خلاف اس کے کہا ہے تو وہ علماء کی نسبت کہا ہے، ان علماء کی نسبت کہ تمیز صحت وسقم کی رکھتے ہیں اور استنباط پر قادر ہیں، نہ عامی کی نسبت، کہ عامی کو تمیز وعلم دونوں مفقود ہیں، اور اکثر علماء ہمارے زمانہ کے بھی عامی کے حکم میں ہیں۔ اور اتباع اور تقلید کے معنی مرادی ایک ہیں، کیونکہ اتباع کے معنی کسی کے پیچھے چلنا ہے لغت میں، اور مراد اس سے کسی کے قول وفعل کو ماننا اور اس کے موافق عمل کرنا ہے، اور تقلید کے معنی گردن میں قلادہ ڈالنا اور مراد اس سے کسی کے قول وفعل کو ماننا اور اس کے موافق عمل کرنا [ہے]۔

سو اتباع تو جیسے فقہ میں مطلق کسی کی تابعداری ہے، ایسا ہی اصطلاح وعرف میں بھی مطلق ہے، کہ خواہ وہ شخص متبوع رسول ہو، یا قرآن یا اجماع یا شخص واحد، سوائے آپ کے،(٣) پھر اس کا قول مدلل ہو یا غیر مدلل۔

---

(١) نووی شرح مسلم شریف کتاب الحج باب نقض الکعبة وبنائها ص ٤٢٩، جلد اول مطبع مجتبائی دهلی ١٣١٩ هـ [نور]

(٢) حجۃ اللہ البالغہ ص ١٥٩ ج ١۔ (طبع ... ٢٩٢ ...) حجة الله البالغة ... فصل في المسائل التي ضل فيها ... التقليد والرد على ابن حزم ص ٣٢٣-٣٣٣ جلد ١ [ت مفتی سعید احمد پالن پوری، مکتبہ حجاز، دیوبند] (نور)

(٣) تو یہ سوائے آپ کے یہ استثناء اس لئے کیا ہے کہ شاید سائل غیر مقلد ہے ... (پالن پوری)

یعنی تقلید اصطلاح علماء میں خاص ہے اس معنی میں کہ کسی ایسے شخص کے قول پر عمل کرنا کہ اس کا قول حجت نہیں، یعنی کوئی مجتہد یا عامی ہو، پس اگرچہ تقلید بھی فقہ میں عام تھی مثل اتباع کے، مگر جب اصطلاح خاص ہوگئی ہے کہ عمل کتاب وسنت و جماع پر اطلاق تقلید کا اصطلاح نہیں ہوتا، اگرچہ تقلید لغۃً عام و مطلق تھی، پس حسب اصطلاح اتباع عام ہے اور تقلید فرد خاص اس کی ہے، اور عام و خاص میں مباینت نہیں ہوتی، بلکہ عام اپنے فرد خاص کے ساتھ ہر روز مجتمع رہتا ہے، پس جہاں تقلید ہوگی وہاں اتباع ضرور ہوگا، اگرچہ بعض اتباع میں تقلید اصطلاحی ہوگی، یعنی اتباع غیر ؟ انص میں، مگر تقلید لغوی و اتباع دونوں یک ہی شے ہیں۔

پس واضح ہوگیا کہ اتباع اور تقلید اصطلاحی عام و خاص ہیں، کہ تقلید بدون اتباع کے نہیں ہوسکتی اور اتباع حدیث و جماع پر تقلید کا لفظ نہیں بولتے، پس جس نے ان دونوں میں تناقض لکھا ہے، ہمارے معاصرین میں سے، صحیح نہیں، اور یہ بھی واضح ہے کہ جو عامی کسی عالم سے مسئلہ پوچھتا ہے، غرض اس کی حکم حق تعالیٰ کا اس واقعہ میں پوچھنا مراد ہوتا ہے، کہ اس مسئلہ میں کیا حکم شرع کا ہے، خواہ وہ عالم منصوص سے جواب دے، خواہ استنباط سے، اور کوئی سائل ہرگز ہرگز اس عالم کی رائے، غیر مستنبط من المنصوص کو نہیں پوچھتا۔ اگر عامی کو خبر ہو جائے کہ عالم نے اپنی رائے، محض خلاف نص کہی ہے، تو ہرگز قبول نہیں کرتا، بلکہ اس کی رائے کو مستنبط سمجھ کر ہی پوچھتا ہے اور مانتا ہے۔

پس یہ امر از قرن صحابہ آج تک چلا آتا ہے، کہ مسئول عنہ نے نفس حکم بتادیا اور سائل نے قبول کرلیا، اگر دلیل کے ساتھ بتادیا اور عمل کیا تو تقلید نہیں کہلاتی، اور جو بلا دلیل بتایا اور عمل کیا تو اس کو تقلید کہتے ہیں، اور بلا دلیل بتانا شائع و ذائع، اس وقت سے چلا آتا ہے، کتب احادیث اسی سے پر ہیں، اور کبھی قرن صحابہ سے لے کر آج تک ایسے جواب بلا دلیل دینے پر اور عمل کرنے پر اعتراض کسی نے نہیں کیا، البتہ اگر وہ جواب خلاف نص کسی کے نزدیک ہو، تو اس وجہ سے اعتراض کیا ہے، پس یہ عین تقلید ہے اصطلاحاً اور یہی اتباع بھی ہے، اس میں فرق کرنا ہرگز درست نہیں، اور نہ اس سے زیادہ تقلید درست ہے۔

یعنی رائے کسی عالم کی جو محض رائے غیر مستنبط ہو، اس کو مان لیوے، کہ یہ نہ کسی مقلد عالم نے کہا، نہ کسی عامی جاہل کا یہ مقصد ہے اور نہ کسی کتاب فقہ میں اس کو جائز لکھا ہے، بلکہ ایسی تقلید کی ذم لکھتے ہیں اور جہاں تقلید کی ذم ہے، یہی معنی ہے، ورنہ تقلید مصطلحہ ہرگز معیوب نہیں، بلکہ معمول قرون ثلاثہ ہے، اور قیاس کی بھی جہاں ذم ہے، اسی قیاس کی ہے کہ خلاف قواعد شرعیہ کے ہو۔ پس ظاہر ہوا کہ تقلید مذموم ہے وہ شخصی اور غیر شخصی، دونوں قسم ممنوع ہیں، برا کام اور شرک

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک کے ساتھ اور سو کے ساتھ برابر ہے اور محمود علیٰ ہذا! ایک اور متعدد کے ساتھ جائز ہے، اور یہ تمام توہم خلاف وزن کا بسبب عدم تحقیق وتامل کے پیدا ہو گیا ہے: واللہ تعالیٰ ولی التوفیق

والحمد للہ رب العالمین، و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ و اتباعہ اجمعین. فقط

[نقل فتوی بدست مولانا کریم بخش (۱) پنجابی، شاگرد خاص حضرت مولانا گنگوہی]

(۷۹۱) چاروں مذاہبِ فقہ برحق ہیں، ان پر طعن صحیح نہیں: **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین: کہ زید کہتا ہے کہ مکہ معظمہ میں چار مصلوں کی کچھ حاجت نہیں، ایک مصلیٰ ہونا چاہئے، ان چار مصلے والوں نے فساد ڈال رکھا ہے، آیا! یہ کہنا اس کا درست ہے، یا نہیں؟

جواب: مذاہب اربعہ حق ہیں، ان پر طعن کرنے والا فاسق مبتدع ہے۔ البتہ قرونِ ثلاثہ میں ایک جماعت مکہ معظمہ کی مسجد میں ہوتی تھی، جس طرح اب چار جماعت کرتے ہیں، یہ امر مکروہ ہے۔ اگر یہ شخص اس طرح کی چار جماعت پر طعن کرتا ہے تو یہ درست کہتا ہے اور جو اہل مذاہب پر طعن اس کا مقصد ہے، تو وہ فاسق ہے، اور یہ قول اس کا خلافِ شرع اور زبوں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ کلاں ص ۱۲۸-۱۲۹)

(۷۹۲) کسی کو لامذہب یا غیر مقلد کہنا؟ **سوال:** زید نے عمرو سے کہا کہ تو لامذہب ہے، یا کہ غیر مقلد، عمرو نے جواب دیا کہ غیر مقلد اور لامذہب سوائے اللہ تعالیٰ اور شیطان کے کوئی نہیں، ہر کوئی کسی نہ کسی کی پیروی کرتا ہے اور زید وعمرو دونوں مقلد ہیں۔ اس کلام کا بولنے والا عند الشرع شریف کیسا ہے؟ بینوا توجروا! فقط

جواب: یہ کلمہ گستاخ بظاہر کلمہ کفر کا ہے، کیونکہ لامذہب اور غیر مقلد کلمہ اہانت کا ہے، لہٰذا، ایسا کلمہ منہ سے نکالنا نسبت حق تعالیٰ کی بیجا ہے، مگر چونکہ قائل نے ایک توجیہ اس کی کر دی ہے (۲) لہٰذا اس کو کافر نہیں کہنا چاہئے، مگر توبہ کرے اور آئندہ کو ایسا کلمہ منہ سے نہ نکالے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ کلاں ص ۲۴۱)

---

(۱) مولانا کریم بخش حضرت گنگوہی کے خاص شاگرد، متبحر فقیہ اور ہیئت اور معقولات کے بہت بڑے اور بہت مشہور عالم تھے۔ مولانا کریم بخش نے اس تحریر کے آغاز پر لکھا ہے

"نقل فتوی سلطان العلماء، مجدد زماں، حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب مدظلہ"

لہٰذا اس فتوی کا حضرت مولانا گنگوہیؒ سے انتساب بلاشک درست ہے۔ فتوی کے بعد مولانا کریم بخش صاحب نے ان الفاظ میں اپنے دستخط بھی ثبت کئے ہیں: "راقم الحروف بندہ کریم بخش غفرلہ" (نور)

(۲) یعنی عمرو کا یہ قول: ہر کوئی کسی نہ کسی کی پیروی کرتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۷۹۳) مقلدین کو مشرک کہنے والا فاسق ہے: سوال: اگر کوئی مقلدین کو مشرک کہتا ہو اور حضرت عمرؓ کو بدعتی کہے، وہ شخص از روئے شریعت کیسا ہے؟ (۱) بینوا توجروا۔

جواب: مقلدین کو مشرک کہنے والا خود فاسق ہے، حضرت عمرؓ کو بدعتی کہنے والا رافضی ہے، اس کو اگر کافر کہا جاوے تو بجا ہے۔ فقط رشید احمد عفی عنہ گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۱۲۳)

(۷۹۴) غیر مقلد کو مسجد یا نماز سے نکال دینا صحیح نہیں: سوال: ماقولکم رحمکم اللہ تعالیٰ اندریں باب، کہ امام مسجد جمعہ کہتا ہے کہ جب تک زید کو کہ لامذہب ہے، نہ نکالو گے نماز جمعہ نہ پڑھاؤں گا۔ حالانکہ زید لامذہبوں پر تبرا کہتا ہے، بلکہ امام مذکور بسبب تعصب یا بحث دنیوی کے کہتا ہے اور زید عاجزی سے کہے، کہ میں تمہاری جوتیوں میں کھڑے ہو کر جمعہ پڑھوں گا، مگر امام صاحب زید مذکور کو نکال کر جمعہ پڑھوائیں، اور جوتیوں میں بھی نہ کھڑا ہونے دیں۔ پس یہ فعل امام صاحب کا موجب ثواب ہے یا گناہ، اور نکال دینا زید کو مسجد سے درست ہے یا غیر درست؟ اور بالفرض اگر کوئی لامذہب ہے اور پیچھے کھڑا ہو کر نماز پڑھے، تو امام کی نماز میں کیا فرق آتا ہے؟

جواب: اگر زید اپنی زبان سے کہتا ہے کہ میں لامذہب نہیں ہوں، تو پھر تعصب ہے اور زید دلی سخت گناہ ہے اور ظلم ہے، اس سے امام کو توبہ کرنی چاہئے۔ اور جو فی الواقع وہ لامذہب ہے بھی، (۲) تو پھر اس کے نماز میں شریک ہونے سے کیا نقصان کسی کا ہوئے، یہ حرکت امام کی اچھی نہیں، اس سے باز آنا اور توبہ کرنا واجب ہے۔ فقط واللہ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۱۱۳-۱۱۴)

(۷۹۵) امت مقبولہ اور معتبر علماء کا اجماع ہر وقت معتبر ہے: سوال: اجماع امت صرف صحابہ رضی اللہ عنہم پر ختم ہوا، بعد ازاں نہیں؟

جواب: اجماع امت کا ہر روز مقبول ہے، مگر امت سے مراد امت مقبولہ ہے، کہ علماء اتقیاء ہوں اور حجت شرعیہ کے موافق جمع ہوں، اور خلاف نص کے اور خلاف اجماع سابق کے نہ ہو۔ جب سب شرائط اجماع کے موجود ہو جاویں گے معتبر ہوگا، اجماع کا ہونا صحابہ پر ختم نہیں ہوا۔

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible] كذا في مذهب ابي حنيفة وكذا في مذهب الشافعي رحمهم الله [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ماراہ المؤمنون حسنا فھو عند اللہ حسن الخ (۱)

مگر ہاں، اب جیسے علماء کا اجماع، کہ اپنی رائے ناقص پر خلاف نص کے اور مخالف ائمہ ہدیٰ کے، پیچ مہر ایوں، مردود ہے اور غیر معتبر۔ فقط

(چند یا نوی ۸۸، ۹۱-۹۲)

(۷۹۶) مسائل شریعت میں کن لوگوں کا اختلاف واتفاق قابل اعتبار ہے اور اہل سنت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اتفاق واختلاف قابل لحاظ، اعتبار کے وہ ہے، جو مجتہدین میں ہو، یا ایسے علماء میں کہ درجہ اجتہاد کے قریب ہوں، اور وہ دونوں طرف نصوص سے مستنبط ہوں اور وجہ خلاف کی یا بنظر قوت وضعف اخبار کے ہو، یا بنظر قول فعل صحابہ کے، یا بوجہ علت واسباب کے، تو مثلاً ایسی حالت میں، ہر دو فریق اہل سنت واہل حق ہوتے ہیں، جیسا کہ مذاہب اربعہ میں، یا کسی مسئلہ جزئیہ میں، خلاف علماء ایک مذہب کا ہوا ہے، تو قنوت فجر میں یہ بھی وجہ خلاف کی ہے، دونوں نص حدیث رکھتی ہیں۔ (۲)

اور امور جدیدہ کا بدعت ہونا، موافق قواعد سنت واجماع وقیاس ائمہ کے ہیں، اس کا خلاف علماء کا خلاف نہیں، بلکہ عوام کا خلاف ہے، مجوز ان امور کے خلاف نص وائمہ کے کہتے ہیں، کوئی حجت جواز ان کے پاس نہیں، بلکہ مطلق ومقید کے عدم تفرقہ میں، جہل کے سبب یا عناد کے، مبتلا ہیں، تو اس کو قیاس خلاف سلف پر کرنا نہایت کم فہمی ہے۔ وہ اختلاف موجب رحمت، یہ اختلاف بسبب فساد وقہر ومعصیت، پھر تعجب ہے مقیس علیہ وہ ہو۔ معاذ اللہ!

مگر ہاں! یہ کہنا ان علماء کا کہ اہل بدعت امور جدیدہ کے، داخل اہل سنت میں ہیں، یہ صحیح ہے کہ یہ اہل سنت کامل نہیں، عاصی ہیں، جیسا فاسق اسلام سے خارج نہیں ہوتا، ایسا ہی یہ فریق اہل سنت سے خارج نہیں، اس معنی اہل سنت سے جو بمقابلہ اہل اہواء کے ہے اور بمعنی اہل سنت کہ متبع اعمال سنت کے ہیں، البتہ خارج ہیں، اور یہ کہنا کہ مثل روافض کے خارج

---

(۱) اخرجہ البزار والطیالسی و الطبرانی و ابونعیم و البیہقی فی الاعتقاد، عن ابن مسعود وقال الحافظ ابن عبد الھادی مرفوعا عن انس باسناد ساقط والاصح وقفہ علی ابن مسعود۔ ورواہ احمد فی کتاب السنۃ ولیس فی مسندہ، کما فی کشف الخفا و مزیل الالباس للعجلونی ص ۱۸۸ ج ۲ رقم الحدیث ۲۲۱۴، دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۳۵۱ھ۔ (نور)

(۲) یہاں تک عنوان کے پہلے جزء کا بیان ہے یعنی مجتہدین کا یا ایسے علماء کا جو درجہ اجتہاد کے قریب ہوں، ان کا اختلاف معتبر ہے اور وہ رحمت ہے، بشرطیکہ دونوں رائیں کسی نص سے مستنبط ہوں اور وجہ اختلاف بطور مثال تین ہو سکتی ہیں: اول: حدیثوں کا قوی ضعیف ہونا دوم: صحابہ کے اقوال وافعال میں اختلاف ہونا سوم: علت حکم میں اختلاف۔ ایسی صورت میں دونوں فریق اہل سنت اور اہل حق ہوتے ہیں، جیسے مذاہب اربعہ کا اختلاف یا جیسے کسی مسئلہ میں ایک ہی مکتب فکر کے علماء کا اختلاف۔ سائل نے غالباً قنوت فجر کا مسئلہ پوچھا ہے۔ امام ابوحنیفہ اور امام احمد فجر کی نماز میں قنوت راتبہ کے قائل نہیں اور امام مالک اور امام شافعی قائل ہیں، پھر امام مالک مستحب کہتے ہیں اور امام شافعی سنت، اور وجہ اختلاف نصوص کا اختلاف ہے دونوں فریقوں کے پاس حدیثیں ہیں۔ (پالن پوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں، یہ بھی صحیح نہیں، کیونکہ رافضی وغیرہ اہل اہواء کی بدعت، انکار ضروریات دین کے سبب سے ہے، مگر چونکہ تاویل بھی مُسلّم رہے، اگر بلا تاویل ہو کفر ہو جاوے، اور ان امور جدیدہ کے مبتدع، اعمال جزئیہ خلاف سنت کو جائز کہتے ہیں، ضروریات دین میں مخالف نہیں، لہٰذا اہل سنت سے خارج نہیں۔ الحاصل اہل سنت کے دو معنی ہیں، ایک بمقابلہ اہل اہواء، بایں معنی یہ لوگ اہل سنت میں داخل ہیں اور دوسرے بمعنی اعمال، مثل [اہل] سنت کے کرنا، بایں معنی یہ اہل سنت سے خارج ہیں۔ (۱)

فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ والسلام

اور ان سوالات کو بسبب گرانی لفافوں کے روانہ نہیں کیا، اور اگر طلب کرو گے مرسل کردوں گا۔

(مجموعہ فرخ آباد ص ۵۷-۵۸)

....

(۱) لفظ سنت چار معنی میں مستعمل ہے، اول: احکام میں فرض وواجب کے بعد کا درجہ... اہل سنت میں یہ معنی مراد نہیں دوم: بدعت کے مقابل سنت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ پس اہل سنت اہل اہواء کا مقابل ہے، اہل سنت میں یہ معنی مراد لئے جاسکتے ہیں سوم: سنت بمعنی دینی راہ (الطريقة المسلوكة فى الدين) أهل السنة والجماعة میں یہی معنی مراد ہیں اور حدیث اور سنت میں عموم خصوص من وجہ کی نسبت ہے، وہ حدیثیں جو منسوخ یا مخصوص ہیں وہ حدیثیں ہیں، سنت نہیں۔ اور ملک وملت کی تنظیم سے تعلق رکھنے والی خلفاء راشدین کی باتیں سنت ہیں، حدیث نہیں۔ حدیث عليكم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين: میں یہی سنت مراد ہے اور جو حدیثیں معمول بہا ہیں، وہ حدیثیں بھی ہیں اور سنت بھی، چہارم: سنت بمعنی قول وفعل نبوی، پس اہل سنت وہ لوگ ہیں جو اعمال سنت کی پیروی کرتے ہیں۔

اس کے بعد جاننا چاہئے کہ امور جدیدہ جیسے میلاد مروجہ کے قائلین خود کو سنی کہتے ہیں، ان کا یہ قول کہاں تک درست ہے، حضرت رحمہ اللہ نے جواب دیا ہے کہ امور جدیدہ بدعت ہیں، کیونکہ وہ قواعد سنت واجماع وقیاس کے خلاف ہیں، ان میں عوام کا اختلاف ہے اور وہ نص اور اقوال ائمہ کے خلاف کہتے ہیں۔ ان کے پاس اس کے جواز کی کوئی دلیل نہیں۔ ان امور میں علماء میں کوئی اختلاف نہیں، پس اہل بدعت کا خود کو سنی کہنا درست نہیں اور عوام ان باتوں کے اس وجہ سے قائل ہوئے ہیں، کہ انھوں نے جہالت کی وجہ سے یا عناد کی وجہ سے، جیسے رضاخانیوں نے مطلق ومقید کے درمیان فرق نہیں کیا، جیسے مطلق (بلاقید) ایصال ثواب ثابت ہے اور مقید جیسے سوم، چہلم وغیرہ بدعت ہیں، پس اس اختلاف کو سلف کے اختلاف پر قیاس کرنا درست نہیں، سلف کا اختلاف موجب رحمت ہے اور یہ اختلاف عوام کے بگاڑ، اللہ کے غصے اور دین اور شریعت کی نافرمانی کا سبب ہے، پس اس کو اس پر کیسے قیاس کیا جاسکتا ہے؟۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا!

البتہ یہ اہل بدعت اہل السنۃ والجماعۃ میں داخل ہیں، البتہ وہ کامل اہل السنۃ نہیں، گنہ کار ہیں، جیسے فاسق (مرتکب کبیرہ) مسلمان ہے، اسلام سے خارج نہیں مگر وہ گنہ گار ہے، اسی طرح یہ لوگ بھی اہل سنت سے خارج نہیں ہیں، یعنی اس اہل سنت سے جو اہل اہواء کے مقابل بولا جاتا ہے، البتہ چوتھے معنی کے اعتبار سے وہ اہل سنت سے خارج ہیں، کیونکہ وہ اعمال سنت کی پیروی کرنے والے نہیں۔

البتہ روافض کی طرح اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج نہیں، روافض ضروریات دین کا انکار کرنے کی وجہ سے اہل اہواء ہیں اور اہل السنۃ سے خارج ہیں، مگر چونکہ وہ ضروریات دین کا انکار تاویل سے کرتے ہیں اس لئے کافر نہیں، اگر بلا تاویل انکار کرتے تو کافر ہو جاتے اور بدعتی ضروریات دین کے منکر نہیں ہیں، بلکہ بعض اعمال جزئیہ جو خلاف سنت ہیں ان کو جائز کہتے ہیں، پس روافض کی طرح یہ لوگ اہل السنۃ سے خارج نہیں (حضرت رحمہ اللہ نے سنت کے دو معنی بیان کئے ہیں، ہم نے تکمیل بحث کے لئے چار معنی بیان کئے ہیں، حضرتؒ نے دوسرے اور چوتھے معنی بیان کئے ہیں)

[پالن پوری]

toobaa-elibrary.blogspot.com

سلوک و احسان

توبہ، سلاسل تصوف، بیعت، ذکر کے درجات اور متعلقہ عنوانات

(۷۹۷) توبہ کی حقیقت کیا ہے؟

سوال. ماقولکم رحمکم اللہ تعالیٰ دریں مسئلہ کہ توبہ شرعاً چہ معنی دارد و توبہ کردن بر مسلمان فرض است یا سنت است یا فرض یا مستحب۔ شخصے بحضور مجلس (کسے) توبہ کردہ باشد، و دیگر شخص گفت تو توبہ واپس بدہ۔ پس ایں شخص بمطابق حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کتب فقہ چہ حکم نافذ خواہد شد، و برمنکر توبہ چہ؟

ترجمہ سوال: آپ حضرات کا کیا فرمانا ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، کہ توبہ شرعاً کیا معنی رکھتی ہے، اور توبہ کرنا ہر ایک مسلمان کے لیے سنت ہے یا فرض یا مستحب؟ ایک شخص کسی کے سامنے توبہ کرتا ہے اور دوسرا شخص کہتا ہے تم توبہ واپس لے لو۔ پس اس شخص پر حدیث شریف اور کتب فقہ کے مطابق کیا حکم جاری ہوگا۔

جواب: توبہ در شرع شریف از گناہ باز ماندن، و ندامت بر فعل بد کردن را گویند، و توبہ کردن بر ہمہ مسلمانان فرض عین است۔ قال اللہ تعالیٰ:

پس توبہ کر ندن و امر توبہ کردن بر ہمہ فرض خواہد بود، و کسیکہ از توبہ منع کند یا ہدایت توبہ شکنی نماید فاسق ست کہ امر منکر را می گوید۔ حسب حکم حدیث و فقہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم فقط

ترجمہ جواب: توبہ شریعت میں گناہ سے رک جانے اور برے کام پر شرمندگی کو کہتے ہیں۔ توبہ کرنا تمام مسلمانوں پر فرض عین ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا الآیۃ (تحریم-۸)

ترجمہ: اے ایمان والوں توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل کی توبہ۔ (ترجمہ شیخ الہند)

ترجمہ: اس لئے توبہ کرانا اور توبہ کا حکم کرنا سب پر فرض ہوگا، اور جو شخص کہ توبہ سے منع کرے یا توبہ توڑنے کی ہدایت کرے، وہ فاسق ہے، کیوں کہ وہ برے کام کے لئے کہتا ہے، یہ فقہ و حدیث کے حکم کے مطابق ہے۔ فقط،

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

[جواب] [خط مولوی بدر الدین صاحب] [غالب سہنسپوری، بجنوری]

(مجموعہ کلاں ص ۳۳)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۷۹۸) توبہ بار بار کرتا رہے۔ [illegible]

[illegible]

(۷۹۹) توبہ کی بار بار تجدید کرتے رہنا چاہیے۔ [illegible]

[illegible]

(۸۰۰) توبہ نصوح کا مفہوم کیا ہے؟ **سوال** [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

(۸۰۱) توبہ کو بار بار توڑنے والے کا حکم؟ **مسئلہ** [illegible]

[illegible]

والذين اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن يغفر الذنوب الا الله ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون ○ اولئك جزاؤهم مغفرة من ربهم الآية (۳/ آل عمران: ۱۳۵، ۱۳۶)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

و المواضع التي [illegible]

[illegible]

[illegible] رد المحتار

[illegible]

[illegible] انتهى

[illegible]

[illegible] رشید احمد گنگوہی

(۸۰۲) جس کام کے صوفیہ مجتہدین ہیں اس میں ان کی تقلید اور جس کے فقہاء مجتہدین ہیں اس میں ان کی تقلید کی جانی چاہئے

سوال [illegible]

[illegible]

[illegible] نظیر حسن عفی عنہ از فرخ آباد محلہ صوفی خان

[illegible]

[illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۸۰۳) بیعت کے چاروں سلسلے صحیح ہیں

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

محمود ۔ [illegible] ۱۳۸ ۔ ۲۵

(۸۰۴) جو شخص کسی بزرگ کے متعلق توہین کے کلمات کہے اس کا حکم؟

مجمع علوم ظاہری و باطنی جناب مولانا رشید احمد صاحب دام ظلکم

[illegible]

[illegible]

اسی طرح کوئی شخص خلاف شریعت کام کرتا ہے اور کوئی اس کو منع کرے کہ یہ کام خلاف شریعت ہے، اور وہ شخص اس پر اصرار کرے کہ یہ یونہی جائز ہے، جیسے آج کل کے فقیر بعض بعض مسائل میں کہتے ہیں کہ یوں ہی جائز (ہے) جیسا کہ اوپر ہے۔ تو ایسے شخص کو کیا سمجھنا چاہئے؟ اور ایسے شخص سے ملاقات رکھنا، اسلام علیکم کرنا کیسا ہے؟

الجواب: جو علماء بزرگوں کی توہین کرے، خواہ حق جان کر خواہ استہزاء وہ فاسق ہے۔ کیونکہ توہین عام مسلمانوں کی بھی فسق ہے، چہ جائیکہ صلحاء و اولیاء کی۔ اور پھر اصرار کرنا اس پر گناہ کبیرہ ہے، ایسے شخص سے ترک ملاقات کر لینا درست ہے، اور اصرار کرنا گناہ پر فسق ہوتا ہے۔ فقط

واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

الجواب صحیح احمد علی عفی عنہ

[مکتوب حضرت مولانا۔ بدست خود]

(۸۰۵) اپنے پیر کے علاوہ کسی اور سے تبرکاً بیعت ہونا؟

سوال: بلا ضرورت شرعی، شرعاً تکرار بیعت دوسری جگہ جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: دوسری جگہ بیعت کرنا فضل دوسرے سلسلے کے حاصل کرنے کو، یا برکت دوسرے میں شریک ہونے کو درست ہے، بشرطیکہ دوسرا شخص قابل بیعت ہو، ورنہ کسی حال بیعت درست نہیں، خواہ اول ہو یا دوبارہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۲۴۳)

(۸۰۶) نسبت سلوک حاصل کئے بغیر کسی کو بیعت کرنا صحیح نہیں، نیز وعظ و نصیحت کے آداب:

سوال: علمائے دین سے سائل کا سوال یہ ہے کہ جس شخص میں یہ صفتیں ہوں، تو وہ بیعت لے، یا نہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تین قوتیں عنایت کی ہیں، ایک قوت عقلی ہے، جس کے سبب سے نیک اور بد کو دریافت کرتا ہے، اور دوسری قوت شہوی یعنی خواہش کی ہے، جس کے سبب سے چیزوں کی طرف خواہش کرتا ہے اور تیسری قوت غضبی ہے، جس کے سبب سے اپنے مخالف اور مزاحم کو دفع اور دور کرتا ہے۔ سو آدمی کی جب یہ دونوں قوتیں، یعنی شہوی اور غضبی تیسری یعنی عقلی کی تابعدار ہو جاویں اور بے اس کی صلاح کے اور کوئی کام نہ کریں، اور جس چیز کا حکم کریں وہی کام کریں، اور جس سے منع کریں، اس سے دور رہیں، اور جس سے کہیں بڑے تو بیٹھیں، اور جس کو منع کریں، اس کو روک دیں، اور وہ شخص اپنی قوت عقلیہ کو شرع کے طور سے روشن کرے اور انبیاء کے طریقہ پر چلاوے اور نیک کو نیک اور بد کو بد شناخت کر کے، ان دونوں قوتوں کو کام میں لگاوے، تب مرتبہ تقویٰ کا حاصل ہوتا ہے۔

اور وہ شخص اگر بات کرے فاسق و فاجر سے ساتھ منہ ترش اور ناخلقی کے، اور اگر اس کی قوم کے لوگ گناہ کبیرہ کرتے

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

[illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

(۸۷) ولی اگر جان بوجھ کر گناہ کبیرہ کرے تو اس وقت کے لئے ولایت سے خارج ہو جاتا ہے۔

سوال: [illegible]

[illegible]

جواب: جو گناہ بیہودہ جان کر کرتا ہے، اس وقت ولایت خاصہ سے خارج ہو جاتا ہے، توبہ کرنے سے بحال ہو جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ جس وقت مسلمان زنا کرتا ہے، مل ایمان اس کا نکل جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وقت معصیت کے کمال ایمان نہیں رہتا اور صاحب نسبت ہونا، سو یہ ایک علاقہ حق تعالیٰ کے ساتھ ہے، اگر باوجود علاقہ کے جان کر گناہ کرتا ہے، وہ سخت شقی اور نہایت عاصی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص۲۳۲)

(۸۰۸) توکل حقیقی کیا ہے؟ سوال: جو شخص سب سے عاجز ہو اور [illegible] توکل ہو واجب سمجھے، لیکن بغیر طلب اور بلا طمع جو کچھ ملے، من جانب اللہ سمجھے، کہ وہ بلحاظ اسباب ظاہر ایک جگہ قصد قیام کرے، جہاں فقراء و مساکین کی خدمت مقدار زیادہ ہوں اور ایسی جگہ اس کا قیام کرنا، توکل کے خلاف ہے یا نہیں؟ اگر خلاف ہے تو کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی؟

جواب: اس کا قیام اس جگہ خلاف [illegible] ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ فرخ [illegible] ص۵۲)

(۸۰۹) توکل کی ایک حدیث کا حوالہ: جو لوگ کہ متوکل تام ہیں، کہ منتر نہیں کرتے اور داغ نہیں دلاتے، ان کا ذکر بخاری اور سب کتب احادیث میں ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (مجموعہ فرخ [illegible] ص۵۲)

(۸۱۰) تعلیم وتدریس چھوڑ کر اوراشغال میں مصروف ہونا صحیح نہیں: مولوی منہاج الدین صاحب مدفیوضہم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! بندہ بخیریت ہے۔ تمہارا خط آیا، حال معلوم ہوا۔

مکرما! آدمی کے ایک قلب ہے اور ایک کام کو ہی بخوبی انجام دے سکتا ہے، دو کام یکبارگی جمع نہیں ہو سکتے۔ درس میں شغل بہ غیر ہے اور وقت درس طلبہ اور مستفیضوں کے ساتھ اختلاط اور مضامین علمی میں تفکر اور تردد ہوتا ہے، اور شغل یکسوئی اور فراغ از غیر اور سب تخیلات کا رفع، پھر یہ دو کام کس طرح جمع ہو سکتے ہیں، کہ ہم فرض اور اعلیٰ اشغال ور نیابت فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام

---

(۱) نامناسب ہونا۔ (اردو لغت [اردو بورڈ] ص۶۵۳ جلد ہشتم کراچی ۱۹۸۷ء)

(۲) یہ طویل روایت کا ایک فقرہ ہے: هم الذين لا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون (رواه البخاري، رقم الحديث [illegible] ص ۸۴ [illegible] مكتبة الرياض الحديثة [illegible] ص ۹۵۶ [illegible] كتاب الرقاق باب ومن يتوكل على الله فهو حسبه) مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: هم الذين لا يسترقون ولا يتطيرون ولا يكتوون [illegible] كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ص ۱۱۹ [illegible] رقم الباب ۹۴ رقم الحديث ۲۱۸ و ۲۲۰ [illegible] ص ۲۰۰۶ [illegible] نسخة قديمة هندية ۳۱۹ هـ [illegible] ص [illegible] نیز دیکھیے مشکوٰۃ باب التوكل والصبر ص۴۵۲ رقم الحديث ۵۲۹۵ و ۵۲۹۲ [illegible] هـ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان سے مقدم اور ضروری جان کر آپ اس میں مشغول رہیں، اور اس کی تعلیم کو فرض اور وصیت فخر عالم علیہ الصلوۃ والسلام کی یقین کریں، (اس پر) کاربند [رہیں] اور سب اوقات اپنے اس میں صرف کرتے رہیں۔ یہ خیال استغراق کا بھی ایک وسوسہ شیطانی ہے، کہ علم سے روک کر آپ کو ایک کام شغل و زائد [میں] لگانا چاہتا ہے، جب تم مستغرق ہوئے، کسی کو کس طرح تعلیم و تدریس کرو گے۔ پس "فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد"(۱) کو دیکھو اور اس خیال سے باز رہو۔

پس جو کہ شغل کرنا صاحب علم کو و مدرس کو، بندہ جائز نہیں جانتا، اور ہمیشہ بیعت و شغل سے انکار کرتا ہے، وہی امر آپ کو پیش آیا۔ پس اب جس قدر ذکر اور شغل بدون حرج تدریس ہو سکے کر لیا کرو، اور فکر ایسی خلوت اور استغراق کا ہرگز ہرگز مت کرنا، کہ یہ وسوسہ ہے اور کسی کے کہنے سننے سے تمام عمر کی محنت کو کہ علم ہے، رائیگاں مت کرنا۔ اور جہت للہ اپنے اوپر قائم کر کے، معصیت میں مبتلا مت ہونا۔ اگر جورو بچہ کو چھوڑ کر بخیال درویشی نکلو گے، تو فردا قیامت کو حقوق العباد کا کیا بندوبست اور جواب دو گے؟ اور جو تعلیم درس کو چھوڑ کر، نفع متعدی کو ترک اور نفع لازمی کی تحصیل میں جو ہنوز موہوم ہے، مشغول ہو گے، تو فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دو گے، کہ فرماتے ہیں

بلّغوا عنّي و لو آية. الحديث (۲)

ليبلغ الشاهد الغائب. الحديث (۳)

اور دیگر احادیث کہ جس میں تبلیغ کو فرض اور علم کو واجب و عمدہ شغل اور عبادت فرض اس کو فرمایا ہے، اور شغل و تصوف و ریاضت کہ ادب و مستحب ہے، اس میں منہمک ہو کر فرض کو ترک کر کے کیا نفع حاصل کرو گے، بجز مطالبہ عباد اور شارع علیہ السلام کے۔

پس زنہار زنہار کسی درویش قاطع طریق غافل از فن درس کو دیکھ کر، اور اس کے واردات کو بزعم خود پسند مرجح بنا کر

---

(۱) رواہ الترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، الحدیث ۲۶۸۱، ص ۴۰۳ ج ۵، [illegible] کمال یوسف الحوت، دار الکتب العلمیہ بیروت، نیز نسخہ ہندیہ قدیمہ ص ۹۰ جلد دوم کتب خانہ رشیدیہ دہلی؛ ابن ماجہ، الحدیث ۲۲۲، ص ۵۰، ج ۱، دار الرسالۃ العلمیہ بیروت ۱۴۳۰ھ۔ نیز دیکھئے مشکوۃ کتاب العلم الفصل الثانی ص ۳۴ ج [illegible] اصح المطابع دہلی ۱۳۰۳ھ [حدیث نمبر ۲] نیز مشکوۃ ص ۲۳ [مکتبۃ التوبۃ ۱۴۲۳ھ] (نور)

(۲) بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل ص ۱۳۲ جلد دوم رقم الحدیث ۳۴۶۱، مکتبۃ الریاض الحدیثۃ ۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء، نیز نسخہ ہندی باب مذکور ص ۴۹۱ ج ۱ [illegible] نیز دیکھئے مشکوۃ المصابیح کتاب العلم ص ۳۲ ج ۱ اصح المطابع دہلی ۱۳۰۳ھ؛ مشکوۃ کتاب العلم الفصل الاول ص ۳۲ [illegible] حدیث ۱۹۸ [illegible] مکتبۃ التوبۃ، دار ابن حزم بیروت ۱۴۲۴ھ ۲۰۰۳ء۔

(۳) بخاری، کتاب العلم، باب رب مبلغ اوعی من سامع ص ۲۰ جلد اول رقم الحدیث ۶۷ مکتبۃ الریاض الحدیثۃ ۱۴۰۴ھ ۱۹۸۴ء، رواہ بخاری کتاب العلم باب لیبلغ الشاهد الغائب ص ۳۰ ج ۱ الحدیث ۱۰۴ [illegible] لیبلغ [illegible] (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اپنے فرض منصبی کو ترک مت کرنا اور اپنے کام کو ہی اچھا سمجھنا اور جان کر [illegible] نفع بمراتب م تعلیم علم سے ہے مت چھوڑنا اب جب تمام تعلیم سے کام میں خوب ماہر ہو جاؤ اس وقت شغل [illegible] نہ کرنا۔

اور پھر یہ سمجھو کہ ہر شغل جدا ہے کسی کو مناسبت شغل سے ہوتی ہے [illegible] کامل ہوتا ہے ورنہ نہیں [illegible] باوجود کثرت مشغولی کے نفع معتد بہ حاصل نہیں ہوتا تم نفع معتد بہ حاصل و نفع [illegible] ضائع [illegible]۔

بہرحال یہ سب [illegible] اور تعلیم دین میں خوب سعی کرو اور شغل قدرے قلیل کرتے رہو اور بس!

بندہ مختار ہو۔ فقط (مجموعہ کلاں ص ۱۲۵۔۱۲۶)

(۸۱۱) ہر وقت کی تسبیح میں کیا، ہر مرتبہ درود شریف پڑھنا ضروری ہے؟ **سوال:** چلتے پھرتے ہوئے، جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نام کی تسبیح پڑھتا ہے یا کلمہ شریف، تو جب نام پر اللہ تعالیٰ کے جل جلالہ یا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر درود پڑھا کرے، یا سو پچاس کے بعد میں ایک دفعہ پڑھا کرے، اور اگر کلمہ مثلاً دس دفعہ پڑھا اور گیارہویں دفعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا تو کہنے والے کو پورے کلمے کا ثواب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: کبھی کبھی کہہ لیا کرے، پے در پے متصل پڑھنے میں (۱)۔ فقط (امداد [illegible])

(۸۱۲) جہری ذکر جائز ہے، اگر مضرتوں سے خالی ہو: **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے ربانیین و محققین دین متین اس مسئلہ میں کہ ذکر اللہ با جہر کرتا خواہ اکیلا ہو یا مجمع مسترشدین میں، شب کو یا دن کو تنہا مکان میں یا جنگل میں یا مسجد میں کہ جس سے کسی کا حرج نہ ہو، جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

جواب: کتب حنفیہ میں ذکر جہر کے باب میں روایات مختلفہ وارد ہیں، بعض روایت میں مکروہ لکھا ہے اور بعض میں جائز، اگر خالی شائبہ ریا و اذیت غیر سے ہو اور اس پر ہی عمل درآمد مشائخ کا ہے۔ پس بناءً علی ہذا اور لیے ذکر جہر میں جو خالی ہو مفاسد سے، کچھ حرج نہیں۔ اور یہی راجح بندہ کے نزدیک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد عفی عنہ گنگوہی [مہر رشید احمد]

الجواب صحیح، وفي حاشية الحموي عن الإمام الشعراني: أجمع العلماء سلفاً وخلفاً على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها، إلا أن يشوش جهرهم على نائم أو مصل أو قارئ انتهى رد المحتار۔ (۲) کتبہ ابو الحسن مہتمم جامع مسجد سہارنپور۔

(۱) قولہ: پے متصل پڑھنے میں یعنی [illegible] ہیں، [illegible] پر بھی [illegible] درود شریف پڑھ [illegible] شریف پڑھنا مستحب ہے۔ (پالن پوری)

(۲) رد المحتار على الدر المختار، مطلب في رفع الصوت بالذكر [illegible] (طبع [illegible]) [illegible] شامی [illegible] ص ۶۶۰ دار الفکر بیروت، بیش ۳۸۹ [illegible] ص ۳۸۸ مکتبہ [illegible] ۱۳۲۹ھ (نور)

toobaa elibrary.blogspot.com

الجواب صحیح، عنایت الٰہی مدرس مدرسہ اسلامیہ سہارنپور۔

یہ جواب صحیح ہے، محمد مراد عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ مظفر نگر۔

صح الجواب، محمد صدیق احمد کاندھلوی مہتمم مدرسہ اسلامیہ کاندھلہ۔

جواب صحیح، وقد استنبط الجهر فی الذکر من قوله تعالی ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ﴾ (۱) الآية. عزیز الرحمن دیوبندی مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

حسن بعد الجواب، محمد ناظر حسن عفی عنہ دیوبندی مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

جواب صحیح، احمد علی بڑاڑوی۔

ذکر میں جہر متوسط جائز ہے اور جہر مفرط سوائے اذان کے اور ذکر میں جائز نہیں، مکروہ ہے۔ مشتاق احمد سہارنپوری۔

اگرچہ علمائے حنفیہ کثر اللہ شوکتهم کو در باب ذکر جہر اختلاف ہے، مگر صحیح یہی ہے کہ جب ذکر جہر عوارض مذکورہ سے خالی ہو، تو بلا شک جائز ہے۔ خادم الطلباء غلام محمد ہوشیارپوری مدرس مدرسہ اسلامیہ کرنال۔

ذکر جہر ریا حرام ست، وضرر بقاری والمحدث والنائم والمصلی مکروہ ست، والخالی عنہا بلا شبہ جائز ست، خصوصاً در مجمع ہمچو اشخاص افضل ست۔ محکم مختلف باختلاف الاشخاص بموجب حدیث. من ذکرنی الخ (۲) واللہ اعلم بالصواب. کتبه العبد المذنب عبد الرحمن پانی پتی۔

وصلی اللّٰه تعالی علی خیر خلقه محمد و آله وصحبه وتابعیهم أجمعین الی یوم الدین برحمتک یا أرحم الراحمین

منظوم امیہ یعنی تالیف مولانا امیر باز خاں سہارنپوری ص ۳۲ (مطبوعہ غالباً ۱۳۳۰ھ)

(۸۱۴) فعل حرام میں مشغولیت کے وقت ذکر کرنا؟

مولوی نذیر احمد صاحب السلام علیکم

آپ کا خط آیا، فی الوقت عام کا حال ہر روز متغیر اور اہل نظر کو ایسے وقت میں اپنے خاتمہ کا اندیشہ، حق تعالیٰ سب اہل اسلام کو باایمان اٹھاوے، آمین!

ذکر اللہ تعالیٰ عمدہ شئے ہے، مگر تلبسات محرمات سے بے تعظیمی نام الٰہی کی ہوتی ہے، مثلاً بسم اللہ کا کہنا ہر شئے کے شروع پر مستحب ہے مگر شراب اور حرام طعام پر کفر ہے، گویا کہ استہزاء و اہانت نام پاک ہے اور نہایت بے حیائی۔

(۱) آیت کریمہ سے ذکر جہری اس طرح مستنبط ہو گا کہ [illegible] صورت میں [illegible] صورت نہیں۔ (پانی پوری)

(۲) مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ ص ۴۰۵ جلد دوم دار الفکر بیروت، الطبعة الثانية ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء [illegible] مسند احمد محقق [illegible] حدیث نمبر [illegible] ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۵ء۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہاں! اگر بیہودہ کلمہ کرتا ت وبوقت سکوت چھوڑ زبان سے نکالا تو سکوت سے یہ ولی حدیث نہ ہے۔ وسوت زنامیں ذکر کرنا خت تر ہے اندیشہ کفر ہے جیسے تلمس بشغل حرام میں ذہن ہے جو عادت ذکر کی حدہ ہے شے سے مگر فی الحقیقت وہ ذکر نہیں، بلکہ استہزاء ہے اور جب وقفہ مد ہے تو اس میں اچھا ہے، یہاں تارک الصلوۃ سے تنبیہ ہے، رمضان کی تعظیم نہ کرے، بجماعت میں صلوۃ کا پڑھنا یا حانہ میں نماز پڑھنا خت مذمومہ ہے اندیشہ کفر رکھتا ہے، تو دونوں بات میں فرق ہیں۔ الغرض اعین حالت حرمت میں ذکر بسبب ... ہے و وقفہ میں اچھا ہے اور دونوں میں فرق ہے۔ فقط والسلام

(مکتوبات ... مطبوعہ ... قلمی)

(۸۱۴) دین داری میں انگشت نما ہونا، کیوں غلط ہے؟

انگشت نما ہونا بعض میں موجب ریا و تکبر کا ہوتا ہے، اس واسطے برائی ہے، مگر اس شہرت سے اس کو تکبر نہ ہو تو کچھ اندیشہ نہیں۔ انبیاء علیہم السلام ... کو شہرت ہوئی، اور یہ حدیث صحیح ہے۔ (مجموعہ ... ص ...)

(۸۱۵) وحدۃ الوجود کی تحقیق؟

مسئلہ وحدۃ وجود: یہ بات ثابت ہے کہ وجود حقیقی ذات پاک حق تعالیٰ ہی کے واسطے ہے، اور باقی جملہ موجودات فانیہ موجود بوجود ظلی ہیں اور ظلی بہ نسبت حقیقی کے کالعدم ہوتا ہے، پس مطلب ہمہ اوست کا یہ ہوا کہ جملہ موجود حقیقی واصلی وہ ذات پاک باقی ہے اور باقی جملہ موجودات معدوم و فانی ہیں۔ یہ عین توحید ہے اور حق ہے۔ نہ یہ مطلب ہے کہ جملہ موجودات ظلیہ کو اصلیہ حقیقیہ معتقد کرے۔ سب موجودات عدمیہ فانیہ کو، موجود حقیقی و عین ذات حق تعالیٰ قرار دیں، معاذ اللہ کہ یہ سخت شرک ہے، مطلب اول وثانی میں فرق زمین و آسمان کا ہے، اول مراد عارفین ہے اور ثانی ملحدین جاہلین۔ ( ) فقط رشید احمد گنگوہی

(مجموعہ کلاں ص ۸۴)

(۸۱۶) ہمہ اوست کی بحث؟

سوال: ہمہ اوست کے کیا معنی ہیں اور ایسا عقیدہ رکھنا کیسا ہے۔ آج کل اس بدعتی کی ایسی کیفیت ہے کہ ہر کس وناکس کو اسی کی تعلیم کرتا ہے اور اس پر حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ کے اقوال کی سند لاتا ہے، جو ضیاء القلوب میں لکھے ہیں اور فی الواقع آنحضرت نے ایسا ہی لکھا ہے۔ چنانچہ ذکر مراقبہ میں ایک موقع پر صفحہ ۲۳ میں لکھا ہے

( ) یہ اور اس کے بعد کا فتویٰ ... ہی ہیں ... چند الفاظ کا فرق بھی ہے اس سے دونوں کو نقل کر دیا گیا ہے ...

مراقبہ وحدت و ہمہ وست، ہو الاول، ہو الاخر، ہو الظاھر، ہو الباطن، برزبان گفتہ بملاحظہ معنی تصور کند کہ ہیچ نیست مگر اوست، ودراں مستغرق شود۔ (انتہیٰ) (۱)

ترجمہ: مراقبہ وحدت وہمہ وست یہ ہے کہ ہوالاول، ہوالاخر، ہوالظاہر، ہوالباطن زبان سے کہہ کر، کسی صورت کے لحاظ کئے بغیر معنی کا تصور کرے، کہ کوئی نہیں ہے مگر وہ ہے، اور اس خیال میں بالکل محو ہوجائے۔ (ت.نو.)

اور بعض مواضع میں فرمایا ہے، اگر یہ مسئلہ اسی طرح سے ہے، تو یہ ثواب وعقاب حرام وحلال اور اکثر کارخانہ عالم فضول ہوجاوے گا، نعوذ باللہ!

جواب: یہ امر متحقق ہے کہ وجود حقیقی ذات باری تعالیٰ کے واسطے ہے اور باقی جملہ موجودات فانیہ موجود بوجود ظلی ہیں اور ظلی بہ نسبت اصلی حقیقی کے کالعدم ہوتا ہے، پس معنی ہمہ اوست کے یہ ہوئے کہ موجود حقیقی واصلی وہ ذات پاک باقی ہے اور جملہ موجودات معدوم وفانی ہیں۔ سو یہ تو عین توحید ہے اور حق ہے، نہ یہ کہ جملہ موجودات ظلیہ کو اصلیہ حقیقیہ اعتقاد کرے، یہ جانے کہ سب موجودات عدمیہ فانیہ موجود حقیقی وذات حق تعالیٰ ہیں، معاذ اللہ کہ یہ معنی سخت شرک ہیں۔ معنی اول وثانی میں فرق بیّن ہے، اول مراد عارفین کی [ہے] اور ثانی فہم ملحدین جاہلین کی ہے۔

رہا حال مراقبات شیخ کا، سو سنو! کہ اصل مقصد ان کا یہ ہے کہ، قلب انسان کا چونکہ اپنے وجود کے اور تمام مشاہدات کے تصور سے ..... پر ہوتا ہے، اس واسطے علم حق تعالیٰ کے قرب وعظمت کا اس کے قلب میں قیام پذیر نہیں ہوتا اور غفلت میں رہتا ہے۔ جب مرآۃ قلب نقوش غیر سے خالی وصاف ہوجائے، اس وقت نقش ...... اس میں جاگزیں ہو، لہٰذا اس کی تدبیرات فرمائیے۔

از انجملہ یہ بھی ہے کہ سالک اپنے ذہن کو اپنی ہستی اور تمام عالم کی ہستی سے خالی کر کے، سب کو فنا وفراموش کرے، جس کا خلاصہ ہیچ ونیست ہوا، اور بجائے اس کے نقش ہستی حق تعالیٰ کو قائم کردے، جس کا حاصل ہمہ وست ہوا۔ سو یہ دونوں تصور، فنا فیہ والبقاء حق اسقدر کرے کہ محو ہوجاوے، تا اصل مطلب حاصل ہووے۔ یہ نہیں فرمایا کہ یہ عقیدہ کرلیوے کہ سب مشاہدات عین خدا کے ہیں، جو شرک ہو، بلکہ سب کو خبر عدم میں دیتے ہیں، حالانکہ اس کے افناء سے کوئی شے بھی فنا نہیں ہوتی۔ سب اشیاء اپنے مقام پر موجود ہیں، ہاں اس کے ذہن سے خارج ہوتی ہیں الرب رب و العبد عبد، جہلاء زمانہ کو شیطان نے دام میں پکڑ کر مشرک بنایا، مشائخ علیہ الرحمہ ایسے واہیات سے بری ہیں۔ فقط

(مجموعہ کلاں ص ۷، ۸، ۹)

---

(۱) ضیاء القلوب حضرت حاجی امداد اللہ فارسی ص ۳۳ سطر ۱۵ مراقبہ (طبع اول مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۹۳ھ) (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۸۱۷) فی زمانہ تصور شیخ، غیر مشروع ہے: **سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین مسئلہ تصور شیخ معمولہ صوفیہ میں: کہ مرید صورت پیر خواہ وہ پیر زندہ ہو یا مردہ، تصور میں حاضر کرتے ہیں اور اس سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ آیا یہ تصور اور حصول فیض شرعاً جائز ہے۔ یا نہیں؟

دوم اگر کوئی شخص حضرت غوث اعظمؒ کو تصور میں حاضر کر کے: یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للّٰہ کا تکرار کرے، تو یہ تصور اور پڑھنا جائز ہے۔ یا نہیں؟ لیکن قائل اگر اس کلمہ کو بغرض حصول فیض باطنی پڑھتا ہے۔ تو شیئاً للّٰہ سے: اعطنی شیئا اکراما للّٰہ تعالیٰ مما اعطاک من الفیوض الباطنۃ، ہے۔ اور اگر اور کسی حاجت کے واسطے پڑھتا ہے تو شیئاً للّٰہ سے امددنی شیئا اکراما للّٰہ بالدعاء من اللّٰہ تعالیٰ غرض ہے۔

جواب: تصور شیخ جو معمول صوفیہ کا ہے، کسی وقت میں صوفیہ نے اس کو اختیار کیا تھا، کسی مصلحت کی وجہ سے، اور اس میں کوئی خدشہ نہیں جانا گیا تھا، مگر اب اس وقت میں اس کی اجازت شرعی نہیں معلوم ہوتی۔ کہ شائبہ بت پرستی ہو گیا ہے اور اس کی چنداں ضرورت بھی نہیں، ہاں! اگر کوئی مغلوب محبت معذور ہو (تو وہ) معذور ہے۔ اور فیض من اللہ ہوتا ہے اور بس! فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

[دوم] کسی بزرگ کو ذہن میں حاضر کر کے اس سے اپنا مطلب مانگنا شرک ہی معلوم ہوتا ہے، کیونکہ ہر وقت حاضر ہونے والا حق تعالیٰ ہے، اس سے [طلب] مرادات چاہئے اور احضار صورت شیخ سے شیخ حاضر نہیں ہوتا، پھر اس صورت و تماثل ذہن سے، کچھ حاجت دینی و دنیوی طلب کرنا خود واہی امر ہوا، جس سے شارع علیہ السلام نے منع فرمایا۔ اگرچہ بسبب تاویل کے اس کو شرک نہ کہا جاوے، مگر بظاہر صورت شرک کی ہے، لہٰذا ترک اس کا واجب ہے۔ جو امر موہم معصیت کا ہو، اس کو بھی ترک کرنا لازم دینی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں، ص ۱۰۲-۱۰۳)

(۸۱۸) من اللہ ومن مشائخی کہنا صحیح نہیں: **سوال**: زید نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ: ما کان منہ صواباً فمن اللّٰہ و من مشائخی، و ما کان خطأً فمنی۔ اس کا بولنا عند الشرع جائز ہے، یا ناجائز، اس لکھوانے والے اور بولنے والے کا کیا حکم ہے، ایسے شخص کو کیا کہنا چاہئے؟

جواب: من اللّٰہ تعالیٰ و من مشائخی بظاہر کلمہ شرک کا ہے، چنانچہ حدیث میں خود رسول اللہ ﷺ نے شاء اللّٰہ و شئت (۱) رد فرمایا لہٰذا ایسا کلمہ موہم بولنا و لکھنا نہ چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ کلاں ص ۲۴۱-۲۴۲)

(۱) قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: لاتقولوا: ماشاء اللّٰہ وشاء فلان، ولکن قولوا: ماشاء اللّٰہ ثم شاء فلان، رواہ احمد وابو داؤد وفی روایۃ قال: لاتقولوا: ماشاء اللّٰہ وشاء محمد وقولوا ماشاء اللّٰہ وحدہ، رواہ فی شرح السنۃ (مشکوۃ کتاب الآداب، باب الأسامی، فصل ثانی ج: ۲ ص: ۴۰۸ [رشیدیہ دھلی ۷۵ ۱۳ھ] نیز مشکوۃ باب مذکور ص: ۱۷۸۳ جلد چہارم رقم الحدیث: ۴۷۷۸ ت: رمضان بن احمد بن علی [مکتبۃ التوبۃ دار ابن حزم بیروت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء]

(۸۱۹) صوفیا کے بعض اشعار واقوال میں نامناسب الفاظ وکلمات کی شرعی تحقیق؟ سوال: اگر کوئی آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو، اشعار میں صنم یا بت یا اور ایسے لفظ کہے، تو آپ مولانا گنگوہی نے اس کو کافر اور قابل قتل تحریر فرمایا ہے۔

پس اللہ جل شانہ کے واسطے ایسے الفاظ کہنا، آپ کے نزدیک بدرجہ اولیٰ کفر ہوگا، مگر اس صورت میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ اکابر صوفیہ میں سے بعض مشائخ نے شعر میں ایسی باتیں فرمائی ہیں، جو اس فتویٰ کے موافق کفر ہیں، اور بعض مشائخ نے اگرچہ خود ایسی باتیں نہ کہی ہوں مگر سماع میں بلا انکار ایسے اشعار سنے ہیں، اور ان مضامین وجو ظاہر میں کفر ہیں، باطن میں عمدہ مطلب ہے، حمد ونعت خیال کر کے وجد کیا اور درود میں خیال کیا ہے

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں   گفتہ آید در حدیث دیگراں

جب یہ حال ہے تو ایسے کلمات کے کہنے والے کی نیت پر اور ظاہری قرائن پر کفر اور ایمان کا پہچاننا موقوف ہونا چاہئے، اور اگر فقط ظاہری الفاظ پر کفر کا فتویٰ ہوگا تو یہ لازم آتا ہے کہ ان صوفیوں کی ولایت، بلکہ ان کے ایمان سے انکار کیا جاوے، جن کا حال عرض کیا گیا۔

حضرات صابریہ میں تو بہت مشائخ ایسا مذاق رکھتے ہیں، قطب عالم گنگوہی (۱) اور حضرت مخدوم صابر صاحب (۲) کے اشعار مثال میں پیش ہو سکتے ہیں، بلکہ بعض مشائخ نقشبندیہ بھی اس مذاق سے خالی نہیں ہیں۔

---

(۱) حضرت شیخ عبد القدوس بن اسماعیل ردولوی ثم گنگوہی [illegible] شیخ احمد بن داؤد کی خدمت میں رہے، [illegible] اور شیخ احمد عبد الحق [illegible] شیخ محمد سے بیعت [illegible] حضرت شیخ عبد القدوس وشیخ احمد عبد الحق سے بے حد عقیدت تھی [illegible] شیخ محمد نے اجازت سے نوازا۔ جب ردولی میں کفار کا غلبہ ہوگیا اور مسلمانوں [illegible] اس وقت (۸۹۶ھ مطابق ۹۱-۱۴۹۰ء) میں شیخ عبدالقدوس ردولی سے شاہ آباد (ضلع کرنال) آگئے تھے، وہاں ان سے [illegible] سے منقول ہیں

"خوش قسمتی [illegible] کو حاصل نہیں ہوئی تھی۔"

تاریخ مشائخ چشت ص ۱۹۸ (طبع اول دہلی ۱۳۷۲ھ ۱۹۵۳ء)

شیخ عبدالقدوس سے سلسلہ [illegible] بہت دور دور تک پہنچ گیا [illegible] حضرت شیخ عبدالقدوس [illegible] اثرات بہت دور دور تک پہنچے [illegible]

شیخ عبدالقدوس نے تقریباً پچاس برس [illegible] شاہ آباد سے گنگوہ آگئے تھے، وفات تک یہیں رہے، ۹۴۴ھ (۱۵۳۷ء) میں وفات ہوئی، مدفن معروف ہے۔ شیخ عبدالقدوس کی متعدد [illegible] تصانیف اور مجموعہ مکتوبات یادگار ہیں [illegible] شیخ صاحب [illegible] بھی علم ومعرفت [illegible] ملاحظہ ہوں

بقیہ حاشیہ آئندہ صفحہ پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

اگر یہ کہا جاوے کہ اہل سُکر معذور ہیں، تو سُکر سے کیا مراد ہے۔ اگر فی الجملہ ذوق اور شوق مراد ہے، تو اپنے مرتبہ کے موافق اکثر مؤمنین میں یہ بات پیدا ہو سکتی ہے، اور اگر بے اختیاری اور بے ہوشی مراد ہے۔ تو جو شخص دین و دنیا کی خیر و شر میں نظم و نثر میں عمدہ تمیز رکھتا ہو، سماع کی جائز محفلوں میں قصداً شریک ہو، بہت اوامر کو اختیار کرے اور بہت مناہی سے بچے، ایسے شخص کو بے اختیار اور بے ہوش کہنا، ظاہر میں کسی طرح درست نہیں ہوتا؟

جواب: حق تعالیٰ کی ذات مقدس پر اطلاق الفاظ مکروہہ کا، مثل بت وغیرہ کے حرام و موجب کفر کا ہو سکتا ہے، خواہ کوئی بولے۔ مشائخ کے فعل کی تاویل کرنا چاہئے، اگرچہ بعید ہو، نہ یہ کہ حکم شرع کا ان کے فعل کے سبب بدلنا۔ حق تعالیٰ کے نام توقیفی ہیں، مثلاً جواد حق تعالیٰ پر بولنا درست اور سخی کہنا منع، حکیم درست اور طبیب غیر جائز، پس ایسے مکروہ لفظ کس طرح درست ہو سکتے ہیں، کسی شیخ کے فعل کے سبب۔

پس مسئلہ عقائد کا مجمع علیہ امت کا، اپنے حال پر رکھو، مشائخ کے قول (و) فعل کی کوئی تاویل کرو، یہ ہے حکم ادب شریعت کا۔ نہ یہ کہ مشائخ معدودہ کے فعل کو اصل ٹھہرا کر، حکم شریعت کو منسوخ بناؤ، کہ قواعد شرع کسی شیخ سے رد و رفع نہیں ہو سکتے۔ فقط

(مجموعہ فرخ آباد ص ۱۴،۱۳،۸،۹)

(۸۲۰) مولانا روم و مولانا جامی وغیرہ، اولیائے مقبولین میں سے ہیں: سوال: [کیا] مولانا جامی و نظامی و مولانا روم وغیرہ کا بعض کلام کفر کو پہنچتا ہے؟

جواب: مولانا جامی وغیرہ اولیاء سب مقبول ہیں، ان کا بعض کلام بے شک ظاہر میں، موہم خلاف شرع کا ہوتا ہے، مگر تأمل سے اہل علم کو معلوم ہو جاتا ہے، کہ خلاف شرع نہیں، سو جس کو فہم ایسا نہ ہو وہ حسن ظن رکھے، بدگمان نہ ہو، وہ مقبول ہیں، ان کو برا کہنا زبوں ہے۔ فقط (چند یا نوی ص ۸۸-۹۲)

..... بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا.....

اخبار الاخیار۔ از حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۲۵۵-۲۵۸ (دہلی: ۱۲۷۰ھ)۔

نزہۃ الخواطر۔ از مولانا حکیم عبدالحی حسنی رائے بریلوی ص ۱۷۴-۱۷۵ (حیدرآباد: ۱۴۱۰ھ)

تاریخ مشائخ چشت۔ از پروفیسر خلیق احمد نظامی ص ۲۱۸، ۲۲۳ جلد اول (طبع اول دہلی ۱۹۵۲ء)

ص ۲۷۱، ۲۷۹ جلد اول (طبع دوم دہلی: ۱۹۸۲ء) (نور)

(۲) **شیخ علاؤالدین علی بن احمد صابر کلیری:** سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے مؤسس اور نام ور مرشد اور امام تصوف مگر تعجب ہے کہ تمام معاصر تالیفات اور تذکرے ان کے ذکر سے خاموش ہیں۔ سیر الاولیاء میں جو سطریں ایک بزرگ شیخ علی صابر کے حال میں درج ہیں، اُن کے متعلق یقین سے کہنا مشکل ہے کہ وہ ان کے متعلق ہیں یا کسی اور کے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی شیخ صابر کلیری کا ذکر نہیں کیا اور یہی کلمات تحریر فرمائے ہیں۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی نے لکھا ہے کہ

''سترہویں اور اٹھارہویں صدی کے مذہبی تذکروں میں ان کے حالات بڑی تفصیل سے درج ہیں، لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان تذکروں نے کہاں سے یہ حالات فراہم کئے، ان کے مآخذ کیا ہیں۔ غالباً سنہ ۶۸۹/۶۹۰ھ میں وفات ہوئی۔'' (نور)

جنّات، خواب اور ان کے متعلقات

(۸۲۱) ہڈی کو دانتوں سے توڑنے اور اس سے استنجاء کرنے کی ممانعت کی تحقیق؟ سوال: سنا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ، ہڈی پر کے گوشت کو منھ لگا کر دانتوں سے نہ توڑا کرو، کہ وہ خوراک ہے تمہارے بھائی جنوں کی۔ یہ بات صحیح ہے، یا نہیں؟ اور اگر صحیح ہے تو منھ لگانے سے کیا نقصان ہوجاتا ہے، جو وہ پھر نہیں کھاتے؟

جواب: یہ غلط ہے، بلکہ دانتوں سے توڑنے کو فرمایا ہے اور استنجاء کرنے کو ہڈی سے منع کیا ہے کہ مسلمان جنات کی غذا ہوتی ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص، ص ۱۷)

(۸۲۲) جنات کیا کیا کھاتے ہیں؟ سوال: علاوہ ہڈیوں کے جنات غلہ و مٹھائی وغیرہ بھی کھاتے ہیں، یا نہیں؟ اور اگر کھاتے ہیں، تو ہڈیوں ہی کی کیا خصوصیت ہے؟

جواب: سب کچھ کھاتے ہیں، مثل انسان کے۔ فقط، واللہ اعلم (بدست خاص، ص ۱۷)

(۸۲۳) جنات کی چوری سے حفاظت کی تدبیر: سوال: خرمن میں سے یا گھر میں رکھے ہوئے غلہ میں سے، جنات بھی چرا لیتے ہیں، یا نہیں؟

اور اگر چرا لیتے ہیں ان کے دفعیہ کی اور غلہ کی حفاظت کی بھی کوئی سبیل ہے، اگر ہو تو وہ بھی تحریر فرماویں۔

جواب: چور سب جگہ سے چراتا ہے، سبیل محافظت کی یہ ہے کہ وہاں ذکر کرے، قرآن پڑھے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(بدست خاص، ص ۱۷)

(۸۲۴) شیاطین گمراہ کرنے کیلئے دائیں جانب سے آتے ہیں: سوال: مولانا مولوی محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں، کہ قلب کے داہنی جانب فرشتہ رہتا ہے اور جانب چپ (بائیں) شیطان، اور سورہ والصافات میں ہے گنہ گار لوگ شیطانوں کو کہیں گے، کہ تم ہم پر آتے تھے داہنے سے۔ تو اس کا کیا مطلب ہے، تحریر فرماویں۔

جواب: دہنی جانب خیرات کی ہے، اور شیاطین دہنی جانب سے آتے ہیں، تاکہ لوگ جانیں کہ بھلے لوگ خیر بات بتاتے ہیں، دھوکہ دہی کے واسطے۔ فقط، واللہ اعلم (بدست خاص، ص ۲۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۸۲۵) جنات آسیب وغیرہ کا اثر اور ان کا علاج برحق ہے: **سوال:** آسیب جن شیاطین کا آدمی کو ہو جاتا ہے، یا نہیں؟ اور کلام الٰہی دم کرنے سے، خواہ تعویذ وغیرہ باندھنے سے رفع ہو جاتا ہے، یا نہیں؟ اور جن، شیاطین گھر میں رہنے لگتے ہیں، یا نہیں؟

جواب: یہ سب امور حق ہیں۔ (بدست خاص، سوال ۵۰)

(۸۲۶) جناب رسول اکرم کی خواب میں، زیارت کے ایک پہلو کی تحقیق؟ **سوال:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، جو خواب میں یا مراقبہ ومکاشفہ میں، مخلوق کو شرف بزیارت فرماتے ہیں، تو خود آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی خاص اسی جسم اطہر سے رونق افروز ہوتے ہیں، یا کیا ہوتا ہے؟

جواب: آپ کہیں تشریف نہیں لے جاتے، بلکہ آپ کی شکل مبارک کی مثال، پیش نظر دیکھنے والے کے ہو جاتی ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص، ص ۱۹)

(۸۲۷) خواب میں جو مردے نظر آتے ہیں، ان کی حقیقت کیا ہے؟ **سوال:** مردگان جو رویاء میں نظر آتے ہیں، ان کی کیا کیفیت ہوتی ہے، وہ بھی خود ہی آتے ہیں، یا کیا ہوتا ہے؟

جواب: اس خواب کی بھی یہی کیفیت ہے، جو اوپر لکھی گئی۔ فقط واللہ اعلم۔ (بدست خاص، ص ۱۹)

....

toobaa-elibrary.blogspot.com

گانے بجانے اور آتش بازی وغیرہ کے احکام

(۸۲۸) راگ بلا مزامیر کا حکم؟ **سوال:** کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین کہ راگ بلا مزامیر، مذہب امام اعظم ابوحنیفہؒ میں حرام ہے، یا مباح؟ یا اختلاف ہے اگر اختلاف ہے تو پھر مفتیٰ بہ روایت کون سی ہے، اور نیز راگ مع مزامیر کا کیا حکم ہے؟ جو بعض لوگ باوجود ادعائے اتباعِ مذہب امام اعظمؒ، و اتباعِ سنت عرس مروجہ، منعقد کرکے مس غنی مزامیر کے ترویج دیتے ہیں اور شامل ہوتے ہیں، وہ دائرۂ تقلید امام اعظمؒ سے باہر ہیں، یا نہیں؟

جواب: راگ بلا مزامیر مجمع میں ہونا، مذہب امام صاحبؒ میں حرام ہے، علی الراجح، جیسا اب متعارف ہے، اور مزامیر کے ساتھ بالاتفاق حرام ہے۔

قال فی الهداية ولا من يغني للناس لأنه يجمع الناس علی ارتكاب كبيرة (۱) انتهی

و فی الدر المختار دلت المسئلة علی أن الملاهي كلها حرام (۲) انتهی

و فی رد المحتار و فی التاتارخانية عن العيون إن كان السماع سماع القرآن و الموعظة يجوز، و إن كان سماع غناء فهو حرام، بإجماع العلماء، و من أباحه من الصوفية، فلمن تخلی عن اللهو وتحلی بالتقوی و احتاج الی ذالک احتياج المريض الی الدواء وله شرائط ستة أن لا يكون فيهم أمرد و أن تكون جماعتهم من جنسهم و أن تكون نية القوال الاخلاص، لا أخذ الاجر و الطعام، و أن لا يجتمعوا لاجل طعام او فتوح و أن لا يقوموا إلّا مغلوبين، و ان لا يظهروا وجدا إلّا صادقين (۳) انتهی

اس عبارت میں غنا، بلا مزامیر کے حرمت کو بھی مجمع علیہ لکھا ہے، اور صوفیہ زمان کی مجالس کی حرمت خوب صاف بیان کردی ہے۔ چہ جائیکہ مزامیر بھی وہاں موجود ہوں، پھر تو کچھ بھی شبہ اس کی حرمت میں نہیں۔ کہ احادیث کثیرہ حرمت معازف و مزامیر میں وارد ہیں۔ پس ایسا شخص تقلید حنفی سے کیا، بلکہ کمال اسلام سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔

---

(۱) الهداية كتاب الشهادات، باب من يقبل شهادته ومن لا يقبل ص ۱۲۲ حصہ سوم [مکتبہ تھانوی دیوبند] [انور]

(۲) الدر المختار، كتاب الحظر والاباحة (۶: ۳۴۹) طبع نعمانیہ ۱۳۳۶ھ / الدر المختار مع الشامی كتاب الحظر و الاباحة ص ۲۲۲ حصہ پنجم مطبع مجتبائی دہلی ۱۲۹۰ھ / ۶: الدر مع الشامی ج ۶ ص ۳۴۸ [دار الفکر بیروت ۱۳۸۶ھ] انور

(۳) رد المحتار، كتاب الحظر والاباحة (۲۲۲/۵) مجتبائی دہلی ۱۲۹۰ھ نیز شامی ج ۶ ص ۳۴۹ دار الفکر بیروت ۱۳۸۶ھ] (انور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

قال فی الدر المختار و فی البزازیہ استماع صوت الملاهی کضرب قصب و نحوہ حرام، لقولہ علیہ الصلوٰة و السلام استماع الملاهی معصیة و الجلوس علیها فسق والتلذذ بها کفر ای بالنعمة.(۱) انتہیٰ

الحاصل یہ فعل گناہ کبیرہ ہے [illegible] فاسق [illegible] ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

رسالہ فتوی العلماء النحارير فی ثبوت حرمة المزامیر ص ۲۳-۲۴

[illegible]

(۸۲۹) ہر قسم کی تصویر بنانے کا ایک ہی حکم ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین [illegible] تصویر کا کھینچنا، اور اس کا گھر میں رکھنا درست ہے، یا نہیں؟

جواب: عکسی ہو یا غیر عکسی مثل قلمی، نقشہ کے طور پر، ہر قسم کی تصویر کھینچنی [illegible] سب نادرست ہے۔ حدیث صریح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی ممانعت اور اس کے صانع پر زجر و توبیخ اخروی مبین و مصرح ہے اور اسی طرح ہر قسم کی تصویر گھر میں رکھنا حرام ہے اور جس گھر میں تصویر ہوتی ہے، فرشتہ کا وہاں گذر نہیں ہوتا کذا فی کتب الحدیث و الفقہ فقط

کتبہ الراجی رحمة ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(محمودہ [illegible])

(۸۳۰) آتش بازی وغیرہ کا تماشہ دیکھنا حرام ہے:

سوال: امور ممنوعہ مثل آتش بازی وغیرہ کا تماشہ دیکھنا، مکروہ تحریمہ ہے، یا کیا؟

جواب: حرام ہے۔

(ادمت خاص [illegible])

(۸۳۱) آتش بازی کے حرام ہونے اور عمدہ لباس اور کھانوں کے حرام نہ ہونے کی وجہ؟

سوال: آتش بازی کی حرمت کی وجہ، جو آپ نے تحریر فرمائی ہے کہ مال کا ضائع کرنا حدیث میں ممنوع ہے، مگر معترض کا شبہ یہ ہے کہ آنکھ اور کان بلکہ دل کو بھی فرحت حاصل ہوتی ہے، لہٰذا یہ مال کا ضائع کرنا نہیں ہے بشرطیکہ حد اعتدال سے خارج نہ ہو۔ اور اگر یہ بھی تسلیم کریں کہ مال کا ضائع کرنا ہے، تو لباس اور طعام جو بیش قیمت اور غیر ضروری ہووے، وہ بھی ایسا ہی ہے۔ آتش بازی کا

(۱) الدرالمختار ج ۲ ص ۲۳۹ [عکس مجتبائی ۲۳۴ ھ] بر الدرالمختار علی ھامش لردالمحتار ج ۵ ص ۲۲۳ مجتبائی دھلی ۱۲۸۷ھ] (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور ان چیزوں کا، ایک ہی حکم ہونا چاہئے؟

جواب: شراب سے بھی فرحت ہوتی ہے اور زنا سے بھی۔ اور پھر آمدنی ضائع کرنا ہے، نہ لباس واکل کہ جزو بدن بنانا ہے، ایسی فیاضی جہل پر افسوس ہے۔

رشید احمد عفی عنہ (مجموعہ فرخ آباد ص ۳۱-۳۲)

(۸۳۲) زمین کے سات طبقوں کی کیوں وضاحت نہیں؟ **مسئلہ:** ہم کو ہفت آسمان سے نفع ہے، شمس چہارم آسمان میں، اور زحل ہفتم میں، نزول احکام ہفت آسمان سے ہوتے ہیں، زمین سوائے طبقہ اعلیٰ کے نہ کچھ ہمارے نفع میں ہے نہ وہاں سے کوئی احکام منافع ہم کو ملتے ہیں، نہ کوئی امر محسوس ہوتا ہے، جس سے ہفت طبقہ کا اشارہ ہوتا، سوائے آسمانوں کے۔ فقط

(مجموعہ فرخ آباد ص: ۲۰-۲۱)

(۸۳۳) بادل بجلی اور کڑک وغیرہ کے متعلق سائنس دانوں کے اقوال خلاف شریعت نہیں ہیں: **سوال:** حکماء لوگ [سائنس داں] کہتے ہیں کہ جو بخارات زمین سے اٹھتے ہیں، ان ہی بخارات سے بادل اور بجلی اور کڑک اور مینہ اور اولہ پالا اور شبنم ہو جاتی ہیں، تو از روئے شرع شریف ان چیزوں کا جو کچھ حال ثابت ہوا ہو، تحریر فرماویں؟

جواب: شریعت ان امور کا انکار نہیں کرتی، ان میں کوئی بات خلاف قواعد شریعت نہیں۔ فقط

(بدست خاص، ص ۴۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

قبر، قیامت اور احوال آخرت وغیرہ

(۸۳۴) امت محمدیہ کا حساب و کتاب سب سے پہلے ہوگا: **سوال:** حشر کو اول حساب اس امت کا ہوگا یا اور کا؟

جواب: اس امت کا پہلے ہوگا۔

(بدست خاص سوال ۹۳)

(۸۳۵) جنت میں داخلہ حساب کے بعد ہوگا: **سوال:** مومن اور کافر بعد مرنے کے کسی وقت بہشت و دوزخ میں داخل ہو جاتے ہیں، یا بعد حشر کے ہوں گے؟

جواب: قبر میں دریچہ دوزخ و جنت کا کھول دیتے ہیں جس سے راحت و کلفت آتی رہتی ہے، اور دخول بعد حساب حشر کے ہوگا۔

(بدست خاص سوال ۳۹)

(۸۳۶) کیا جنت میں اپنے لواحقین کو پہچان لیں گے؟ **سوال:** جنت میں لوگ اپنے لواحقین کو پہچانیں گے، یا نہیں؟

جواب: پہچانیں گے۔

(بدست خاص سوال ۲۵)

(۸۳۷) حضرت مہدی کا عاشورا کے دن ظاہر ہونے کی روایت کی تحقیق: **سوال:** امام موعود کا شب عاشورا میں ظاہر ہونا اور اس عاشورا کا شنبہ کے دن واقع ہونا، ثابت ہے یا نہیں؟ اگر ثابت ہے تو وہ حدیث صحیح ہے، یا ضعیف؟

جواب: امام مہدی کا روز عاشورا ظاہر ہونا کسی روایت صحیحہ میں بندہ نے نہیں دیکھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ فرخ آباد ص ۲۵-۲۷)

(۸۳۸) امت نوح سے آج تک دجال سے ڈرانے کی وجہ: از بندہ رشید احمد عفی عنہ سلام علیکم

آپ کا خط آیا، جواب خدشہ کے لکھنے سے اس واسطے کارڈ ہوں کہ آپ کو علم نہیں، اگر موجہ میں ہوتے تو تقریر کہہ دیتا، تحریر میں طول ہے، اور اس قدر فرصت و ہمت نہیں، لہٰذا اس کے جواب سے اعراض کرتے، آپ کے سوالات کا جواب لکھتا ہوں۔ فقط۔

toobaa elibrary.blogspot.com

[illegible] تک بیان کا [illegible] عظیم [illegible] کو [illegible]
[illegible] تمام [illegible] ہم بالشان [illegible]
[illegible] فقط

(۸۳۹) گناہوں کی معافی اور چیز ہے حساب وکتاب اور **سوال** [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] متشابہ [illegible]
[illegible] وجہ [illegible] ہے [illegible] اس کے سب بخشے [illegible]
[illegible] بخشے گئے [illegible] قیامت حساب [illegible] کا صحیح ہونا کیسے ہوسکتا ہے؟

جواب [illegible] گناہوں کی معافی [illegible] حساب کتاب اور چیز ہے [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم
[illegible]

(۸۴۰) قیامت میں روحیں فنا ہو کر دوبارہ زندہ ہوں گی۔ **سوال** قیامت میں روحیں بھی فنا [illegible]
[illegible]

جواب [illegible] فقط
[illegible]

(۸۴۱) روحوں کا جمع ہونا ثابت ہے مگر تعزیت صحیح نہیں۔ **سوال** [illegible]
[illegible] شب [illegible] ملتے ہیں [illegible] جہاں [illegible] رہتی ہیں۔
[illegible]

جواب [illegible] کا ثابت [illegible] نظر نہیں [illegible]
[illegible] تعزیت [illegible] اور [illegible] سے کوئی ملتا ہی نہیں۔

[illegible]

(۸۴۲) مسلمانوں کی روحوں کا جمعہ کی شب میں اپنے گھروں پر آنا ثابت نہیں۔ **مسئلہ** [illegible] [گا] شب جمعہ وغیرہ کو اپنے گھر [illegible] ثابت نہیں [illegible] روایت کا [illegible]
[illegible] فقط [illegible] اعلم
رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [illegible] محمد یعقوب نانوتوی
[illegible]

(۸۴۳) **مردوں کی روحیں گھروں پر نہیں آتیں: سوال:** ارواحِ مُردگان اپنے گھروں میں، بعد وفات، جیسا کہ امام محمد بن محمد الغزالی نے لکھا ہے دقائق الاخبار میں، آتی ہیں، یا نہیں؟

جواب: نہیں آتی، اور یہ روایات قابل اعتبار نہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(بدست خاص، علیحدہ)

(۸۴۴) **ایسے واقعات صحیح نہیں، جس میں کسی شخص کے مرنے کے بعد زندہ ہونے کی بات کہی جائے: سوال:** بعضے آدمی جو بظاہر مرجاتے ہیں اور پھر ہوش (میں) آجاتے ہیں تو ایسا قصہ کہتے ہیں، کہ یوں دو شخص آئے اور ایسے ایسے مکانوں میں کو لے جا کر، ایسی جگہ لے گئے، جہاں دفتر تھا اور منشی لکھ رہا تھا، اور بعض کہتے ہیں کہ جہاں خدا تھا، پھر اس منشی نے سر اُٹھا کر اور نظر کر کے کہا، کہ یہ وہ شخص نہیں ہے، اس کو کیوں لائے ہو، بلکہ وہ شخص اسی نام کا فلاں جگہ ہے، اسکو لاؤ پھر وہ دونوں شخص لیجانے والے دھکے دیکر یہاں چھوڑ گئے۔ یہ بات کیا ہو جاتی ہے اور کیا ہوتا ہے، کہ جتنے شخصوں کو ایسا حال ہوتا ہے، وہ ایسی ہی بات دیکھی ہوئی بیان کرتے ہیں، کیا سب کو یہی ایک خیال ہو جاتا ہے، یا کوئی شیطان کا دخل ہے، یا کیا بات ہے؟

جواب: یہ سب تخیلات ہیں، ان کا اعتبار نہیں۔ واللہ اعلم

(بدست خاص، ص ۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

عیسائیوں اور غیر مسلموں کی ملازمت، ان کے ساتھ کاروبار اور ملک کی سیاست میں تعاون اور شرکت

(۸۴۵) یہود و نصاریٰ کی ملازمت صحیح ہے، مگر اس کی وجہ سے خلاف شریعت کام انجام دینا، جائز نہیں:

سوال: علماء دین شرع متین کیا فرماتے ہیں اس صورت میں کہ کوئی نوکری نصاریٰ یا یہود کی اور محکمہ اس کا خلاف شرع ہو وہ سپرد کرے، کسی کو پیشہ ڈاکٹری کا اور کہے، کسی کو کہ تو حکمت کا علم تحصیل کر، اور تحصیل کرنے دے، ڈاکٹری کا امتحان ہو، اور کہے کسی سے کہ اپنی قوم کی لاش کو چیر، اور دیکھ کہ اس کے پھیپھڑے پر خون جمع ہوا ہے، یا نہیں؟ یا کون سی رگ کون سے مقام پر ہے، یا توڑ اس کی کھوپڑی کو، کہ اس میں غبار گرمی کا یا سردی کا، یا کون کون رگیں ہیں، تو اس قدر سے دوسرے مسلمان کی لاش کے ٹکڑے کرے، واسطے طمع نوکری کے، تو اس قدر ٹکڑے کرنے والے لاش کو، کس قدر گناہ ہوتا ہے، یا نہیں؟

اور اکثر دواؤں میں شراب ڈالی جائے اور یقین (ہے) لوگ مسلمان اور اس کے افسر بالا کا، کہ فائدہ پہنچتی ہے، ہر بیماری کو اور پلاوے وہ ڈاکٹر مسلمان سب مسلمانوں کو، اور کہے کہ ہماری ڈاکٹری میں ادویات مقرر ہیں، اسی کا استعمال کرایا جاوے گا۔ تو اس مسلمان کو گناہ ہوگا یا نہیں؟ اور یہ بیان کرے کہ دوا کا کرنا سنت طریق ہے، نام سنت کا لینا اور یہ نہ جاننا کہ کون سی چیز حلال ہے اور کون سی حرام ہے، اور حاکم اس کا جو کچھ حکم دیوے حلال اور حرام، دونوں کو حکم دیوے وہ بجا دے، تو اس کے ذمہ کس قدر گناہ ہے، یا نہیں؟

اور غیر مذہب حاکم کو سلام کرنا اور باادب پیچھے چلنا اور حاکم بنانا، کس قدر گناہ ہوتا ہے؟ فقط

الجواب: نوکری یہود و نصاریٰ اور کفار کی سب کی درست ہے، بشرطیکہ کوئی خلاف شرع اس میں نہ کرنا ہو، اور ڈاکٹری کی بھی درست ہے، مگر مسلمان کے مردے چیرنے اور شراب کی دوا کا استعمال کرنا گناہ ہے، پس ایسے کام کرنے سے نوکری ڈاکٹری میں کراہیت آجاتی ہے۔ اور دوا کا کرنا سنت اس وقت ہے، کہ دواء میں کوئی محرم و ممنوع سے مخلوط نہ ہو ورنہ منع ہو جاتا ہے۔

علی ہذا ایسی تعظیم کرنا کہ ذلت اسلام کی لازم آجاوے اور خلاف شرع کام کرنا حرام ہے، کسی نوکر کو ایسا نہ کرنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

چاہئے۔ ایسی صورت میں جو داماد ایسا کام کرتا رہے گا، فاسق ہو جاوے گا۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۱۲-۲۱۳)

(۸۴۶) انگریزوں کی، ہندو رئیسوں کی اور عدالتوں کی ملازمت کا حکم؟ **سوال:** عدالت کی ملازمت درست ہے، یا نہیں؟ انگریزی و رجواڑے(۱) کی ملازمت کون سی درست ہے اور کون سی نہیں۔ اگر ملازم سرکاری سودی کا غذات کا خلاصہ، یا صرف نقل یا دوسری قسم کی معاونت کریں، شرعاً جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: نوکری کفار کی وہ درست ہے کہ اس میں خلاف شرع کام نہ ہو، اور جو خلاف شرع کام کرنا ہوگا، خواہ کافر کی ملازمت میں، یا مسلمان کی، وہ سب ناجائز ہیں۔ آپ جس نوکری کا معقود علیہ لکھیں گے، اس کا جواب لکھوں گا، سب کا حاصل یہ تھا، لکھتا ہوں۔ فقط (مجموعہ ص ۹)

(۸۴۷) انگریزوں کی حکومت کی شرعی حیثیت اور ان کے ماتحت مسلمانوں کی ذمہ داری:

سوال: یہ ملک ہندوستان، جو سو برس سے زیادہ سے مملوکہ و مقبوضہ حکام مسیحی ہے اور ان کی رعایا میں ہنود وغیرہ مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں اور ہم لوگ مسلمان بھی زیر حکومت آباد ہیں، تو مسلمانوں کو اس ملک میں رعایا حکام بن کر رہنا چاہئے یا نہیں، اور ہم مسلمانوں کو ان حکام کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے اور نیز ہنود وغیرہ رعایا حکام کے ساتھ، کیا معاملہ کرنا چاہئے؟

الجواب: چونکہ قدیم سے مذہب اور قانون جملہ مسیحی لوگوں کا یہ ہے کہ کسی کی ملت اور مذہب سے پرخاش اور مخالفت نہیں کرتے، اور نہ کسی مذہبی آزادی میں دست اندازی کرتے ہیں، اور اپنی رعایا کو ہر طرح سے امن و حفاظت میں رکھتے ہیں، لہٰذا مسلمانوں کو یہاں ہندوستان میں جو کہ مملوکہ و مقبوضہ اہل مسیحی ہے رہنا اور ان کا رعیت بننا درست ہے۔ چنانچہ جب مشرکین مکہ معظمہ نے مسلمانوں کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ملک حبشہ میں جو مقبوضہ نصاریٰ کی تھا، بھیج دیا، اور یہ صرف اس وجہ سے ہو کہ وہ کسی کے مذہب میں دست اندازی نہیں کرتے تھے۔

۲ - اور جب مسلمان رعایا بن کر ہندوستان میں رہے اور اور حکام سے عہد و پیمان کر چکے، کہ کسی حاکم یا رعایا حکام کے جان اور مال میں دست اندازی نہ کریں گے، اور کوئی امر خلاف طاعت نہ کریں گے، تو مسلمانوں کو خلاف عہد و پیمان کرنا، یا کسی قسم کی خیانت و مخالفت حکام کرنا ہرگز درست نہیں، اور نہ کسی قسم کی خیانت اور خلاف عہد کرنا، رعایا

(۱) ہندو راجاؤں کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں۔ جو اس وقت نیم آزاد اور گویا مستقل حکومتیں تھیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حکام یعنی غیر مذہب والوں کے ساتھ کرنا درست ہے۔ عہد کے پورا کرنے کی مسلمانوں کے مذہب میں، اس قدر تاکید ہے کہ شاید کسی دوسرے مذہب میں نہ ہو۔

قال اللہ تعالی: واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا (بنی اسرائیل۔۳۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عہد کو پورا کرو، کیونکہ عہد کے بارے میں بروز قیامت باز پرس ہوگی۔

عہد شکنی کی سخت ممانعت ہے اور کسی سے عہد کرکے اس کے خلاف کرنے پر بہت دھمکی دی گئی ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ألا من ظلم معاهدا أو انتقصه أو كلفه فوق طاقته أو أخذ منه شيئا بغير طيب نفس فأنا حجيجه يوم القيامة (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام امت کو فرماتے ہیں، جو کسی غیر مذہب سے عہد کرکے اس پر ظلم کرے یا اس کو کوئی عیب لگاوے اور اس کی بلاوجہ توہین کرے، یا اس پر مشقت زائد ڈالے، یا اس کے مال میں سے کوئی چیز بلا رضا مندی کے لیوے، تو قیامت کے دن اللہ کے روبرو، میں اس سے جھگڑا کروں گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے نائبوں کو یہ تعلیم ہوتی تھی: لا تغدروا یعنی خلاف عہد مت کرو۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے:

ذمة المسلمين واحدة يسعى بها أدناهم، فمن أخفر مسلماً في ذمته فعليه لعنة الله والناس أجمعين لا يقبل الله يوم القيامة صرفاً وعدلاً (۲)

یعنی مسلمانوں کا ذمہ اور عہد ایک ہے، اگر ایک مسلمان کسی غیر مذہب والے سے معاہدہ کرے گا، تو سب مسلمانوں پر اس کا پورا کرنا لازم ہے۔ اور جو مسلمان کے عہد کو، جو اس نے کسی سے کیا تھا، کوئی دوسرا

---

(۱) سنن ابوداود کتاب الخراج والفیء والامارة باب فی تعشیر اهل الذمة اذا اختلفوا [illegible] عن عبدالله عن جدة نبی [illegible] عن ابیه [illegible] بیروت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء] (انور)

(۲) [illegible] فمن اخفر مسلما فعليه لعنة الله والملائكة والناس أجمعين، لا يقبل منه يوم القيامة صرف ولا عدل وذمة المسلمين واحدة يسعى بها ادناهم [صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینة [illegible] [illegible] [illegible] ۸۳۲ [illegible] ۱۹-۱۸ رقم الحدیث ۸۶۰ [مکتبة الریاض الحدیثة ۱۹۸۳ء] [illegible] کتاب المناسک باب تحریم المدینة [illegible] باب العبر فی تحریم المدینة [illegible] رقم الحدیث ۲۰۲۷ [illegible] موسسة [illegible] بیروت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء] (انور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسلمان قرار پاتا ہے۔ تو کسی پر بدعملی اور فسق کی وجہ سے اور خونریزی کی وجہ سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کی

عبادت فرض یا نفل ۔ ۔ قبول ۔ ۔ ۔ ہوگا۔

۳۔ اسی طرح کسی ۔ ۔ ۔ ۔ یا جیل کرنا خواہ مسلمان ہو یا غیر مسلم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قال تعالیٰ

لاتقتلوا النفس التی حرم الله الا بالحق — یعنی جس جان کے قتل کو خدا تعالیٰ نے حرام کر دیا، اس کو ناحق نہ مار ڈالو۔ (بنی اسرائیل۔۳۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

من قتل معاهدا بغير كنهه لم يرح رائحة الجنة ( ) — یعنی جس نے کسی ۔ ۔ ۔ ساتھ معاہدہ ۔ ۔ ۔ ۔ کو قتل کیا وہ جنت کی بو بھی نہ سونگھے گا۔

علی ہذا فقہ کی تمام کتابیں ۔ ۔ ۔ ۔ اور روایات سے بھری ہوئی ہیں کہ مسلمانوں کو اپنے عہد کے موافق حکام کی تابعداری کرنا، جس میں کچھ معصیت نہ ہو، ضروری ہے۔ اور کسی قسم کی بغاوت اور مخالفت اور مقابلہ اور خیانت جائز نہیں۔

۴۔ اگر کوئی قوم مسلمان یا غیر مسلمان جو ملک مقبوضہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے خارج ہیں، ان ہمارے حکام کے ساتھ مقابلہ اور لڑائی کرنے اور ان پر حملہ کرنے آویں، تو ہم کو اس قوم کے ساتھ ہونا اور ان کو مدد دینا بھی ہرگز درست نہیں، کیونکہ یہ بھی خلاف عہد ہے

قال اللّٰہ تعالیٰ وان استنصروكم فى الدين فعليكم النصر الا على قوم بينكم وبينهم ميثاق. (سورۃ الانفال۔۷۲)

یعنی اگر اہل اسلام مدد چاہیں تم سے دین کے معاملے میں تو تمہارے ۔ ۔ ۔ مدد ۔ ۔ ۔ ضروری ہے مگر اس قوم کے مقابلے میں کہ تمہارے اور ان کے درمیان عہد ہو چکا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان کا ان لوگوں سے مقابلہ ہو جن سے تم عہد کر چکے ہو، چاہے ہوں مسلمانوں کا ساتھ

( ) [illegible] من قتل معاهدا بغير حله [illegible] رائحة الجنة [illegible] ۳۳ [illegible] لاسلامیہ [illegible] ۳۹۶ ۳۹۵ [illegible] ۳۶ [illegible] ۹۷ [illegible] ۳۰۲۵۹ [illegible] ۹۵ [illegible] في احكام الجهاد [illegible] ۳۶۲ [illegible] ۲۰۹۳ [illegible] ۳۰۵ ۹۸۵ [illegible] قتل معاهد في غير كنهه حرم الله عليه الجنة۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مت دو۔ پس مسلمانوں کو بہر حال اپنے عہد کی رعایت کرنی چاہئے، نہ خود مخالفت کریں، نہ کسی مخالف کی اعانت کریں۔ اگر اس کے خلاف کریں گے، تو سخت گنہگار اور مستحق عذاب ہوں گے (۱) واللہ اعلم

[الف: رود دمو تمر الانصار۔ اجلاس مراد آباد، ۱۳۲۹ھ ص ۵۰ تا ص ۵۲ (مطبع قاسمی، دیوبند)
ب: (نیز الطرائف و الظرائف ص ۳۵، ۳۶ تا ۳۷۔ اشرف المطابع تھانہ بھون ۱۹۲۹ء)]

(۸۴۸) عیسائیوں اور دوسری قوموں کے لباس کا حکم؟ سوال: ایک کپڑا جو نیم آستین یا بے آستین ہوتا ہے اور اس کو کمری یا صدری یا جاکٹ کہتے ہیں، اور دوسرا کپڑا جو آستین دار ہوتا ہے اور زانوں تک آتا ہے، اس کو کوٹ کہتے ہیں، اور گول ٹوپی اور انگریزی جوتا، ان کا پہننا تنہا تنہا یا ایک ساتھ جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: دورے اگر کرسٹان (عیسائی) معلوم ہوتا ہو تو ناجائز ہے، ورنہ درست۔ فقط

رشید احمد عفی عنہ گنگوہی

(بدست خاص ص ۳۶)

(۸۴۹) یہود و نصاریٰ کو سلام میں بندگی وغیرہ کہنا؟ سوال: مسلمانوں کو بل ہنود و نصاریٰ (سے) سلام یا بندگی یا تسلیمات ابتداءً کہنا، یا ان کے جواب میں جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: یہ کلمات بدعت وغیر مشروع ہیں کہ خلاف سنت ہیں، نہ ابتداءً نہ جواب میں، کہے جائیں۔ فقط

(مجموعہ دوم کلاں ص ۸)

(۸۵۰) کانگریس میں شرکت اور سر سید احمد خاں کے ساتھ تعاون کا حکم؟ سوال: سر سید احمد خاں نیچری نے جو ایک جماعت ایسوسی ایشن قائم کی ہے اور لوگوں کو بذریعہ اعلان مطبوعہ ۸ اگست ۱۸۸۸ء یوں ترغیب دے رہا ہے، کہ میری جماعت میں بڑے بڑے ہندو ذی وجاہت مثل راجہ بنارس وغیرہ، جو کانگریس کے برخلاف ہیں، شامل ہیں، ہر وہ شخص جو داخل ہو پانچ پانچ روپیہ چندہ ماہواری میرے نام علی گڈھ یا بنارس میں راجہ صاحب کے نام روانہ کیا کرے، وغیرہ وغیرہ اور اس کی مدد کے واسطے جا بجا ایسوسی ایشن انجمن اسلامیہ کے نام سے، لوگوں نے شہروں میں قائم کی ہے۔ (۲) جو شخص ان کے ساتھ اتفاق کرنے سے برخلاف معلوم ہوتا ہے، اس کے ساتھ طرح طرح کا فساد

(۱) یہ فتویٰ حضرت مولانا تھانوی نے اپنی بیاض میں نقل کیا ہے جس سے پہلے لکھا ہے۔
"یہ فتویٰ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کے سالانہ جلسہ منعقدہ میں مولانا عنایت الٰہی صاحب (مہتمم مدرسہ) نے پڑھ کر سنایا تھا۔"
"الطرائف والظرائف" ص ۳۵ تا ۳۸ (طبع اول، تھانہ بھون ۱۹۲۹ء) نور

(۲) اس عبارت سے سر سید احمد خاں کی تحریک کا تذکرہ ہے جو محمڈن پیٹریاٹک ایسوسی ایشن تھی (The Paster Mice Association) جو سر سید احمد نے ۱۸۸۸ء میں قائم کی تھی۔ اس کا مقصد انگریزی حکومت کو مسلمانوں کے نظریات سے واقف کرانا تھا، جو کانگریس کی پالیسیوں سے متفق نہیں تھے۔ حیات جاوید الطاف حسین حالی ص ۳۲۲، حصہ دوم ص ۲۵۵ حصہ اول انجمن ترقی اردو، دہلی ۱۹۳۹ء] نیز سید احمد خاں خلیق احمد نظامی ص ۱۵۳، دہلی ۱۹۷۱ء۔ نیز مسلمانوں کا روشن مستقبل، مولوی طفیل احمد منگلوری ص ۲۹۲ تا ۳۰۳، دہلی ۱۹۴۵ء۔ [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور فتنہ برپا کر کے اس کو جبر املانا چاہتے ہیں۔ آیا ایسی جماعت میں مسلمانوں کو شامل ہونا اور ان کی مدد کرنا، شامل ہونا درست ہے، یا نہیں، اور نیچری لوگ بدخواہ اسلام ہیں، یا نہیں؟ (علی محمد لدھیانوی، متوطن بمبئی)

جواب: اگر ہندو مسلمان باہم شرکت بیع وشراء وتجارت میں کر لیویں، اس طرح میں کہ کوئی نقصان دین میں، یا خلاف شرع معاملہ کرنا اور سود اور بیع فاسد کا قصہ پیش نہ آوے، جائز ہے اور مباح ہے۔

مگر سید احمد سے تعلق رکھنا نہیں چاہئے، اگرچہ وہ خیر خواہی قومی کا نام لیتا ہے، یا واقع میں خیر خواہ ہو، مگر اس کی شرکت مآل کار مسلمان واسلام کو سمِ قاتل ہے، ایسا میٹھا زہر پلاتا ہے کہ آدمی ہرگز نہیں بچتا۔ پس اس کے شریک مت ہونا، اور ہنود سے شرکت معاملہ کر لینا، اور اگر ہنود کی شرکت سے اور معاملہ سے بھی کوئی خلاف شرع امر لازم آتا ہو، یا مسلمانوں کی ذلت یا اہانت یا ترقی ہنود ہوتی ہو، وہ کام بھی حرام ہے، جیسا کہ اوپر لکھا گیا، اسی طرح برا ہے اور بس۔ فقط

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

[نصرۃ الابرار مولوی محمد صاحب لدھیانوی ص ۱۴۔۱۵۔۱۹ (مرتبہ ۱۳۰۶۔ طبع اول، لاہور ۱۳۰۶ھ)
فتاویٰ قادریہ (مجموعہ فتاویٰ مولوی محمد لدھیانوی) ص ۴۷۔۴۸۔۵۲ (طبع اول، لاہور ۱۳۱۹ھ)]

(۸۵۱) کافروں کے گھر کا اور ان کا پکایا ہوا، کھانا کھانا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین، درباب کھانا کھانے اہل ہنود کے ہاتھ کا: یا اس کے اہل خانہ کے ہاتھ کا، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے گھر کا کھانا پکا ہوا، یا ان کے مردوں کے ہاتھ کا کھایا، یا نہیں؟ اور یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے، یا تابعین، یا تبع تابعین رضی اللہ عنہم نے کھایا یا نہیں؟ بینوا توجروا!

جواب: کفار کے گھر کا کھانا کھانا اور کافر کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا درست ہے، بشرطیکہ کوئی امر غیر مشروع اس میں نہ ملا ہو، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے گھر کا گوشت پکا ہوا کھایا ہے، اور ہنود عرب میں نہیں تھے، جو اس کا کوئی جواب دیوے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۱۴۸)

(۸۵۲) ہندوؤں کے تہواروں کے موقع پر، ان سے کچھ لینے دینے کا حکم؟

سوال: ہندو لوگ جو رعایا ہیں، ان سے کچھ ان کے تہواروں میں، مثلاً دیوالی وغیرہ میں کھیل بتاشہ خواہ پکا ہوا کھانا، پکوان وغیرہ جو ان کے تہواروں میں پکتا ہے، یا کسی ہندو کے مرے پیچھے جو مٹھائی تقسیم ہوتی ہے، لینا، بطور حق ورسوم زمینداری، یا بطور راہ ورسم بدلہ کے، تو جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: کفار رعایا جو اپنے تہوار میں زمیندار کو دیویں، لینا درست ہے، علیٰ ہذا، تیرہویں وغیرہ میں جو دیویں درست ہے مگر بدعت کی طرح معتقد نہ رہے، کہ موادّت کفار سے درست نہیں۔ (بدعت خاص سوال، ۸۹)

(۸۵۳) مسلمانوں کی ہندو کے تہواروں میں شرکت اور ان کا کھانا کھانے کا حکم؟ **سوال:** مسلمانوں کو اہل ہنود کے تہواروں میں اور شادیوں میں شریک ہونا درست ہے یا نہیں، اور ان کا بھیجا ہوا طعام وغیرہ کا لینا، و علیٰ ہذا، روافض و نصاریٰ وغیرہ ہم کی شرکت درست ہے یا نہیں؟

جواب: کسی ہنود و رافضی و خارجی و اہل بدعت کے تہوار و مجمع میں شریک ہونا، حلال نہیں، بلکہ حرام ہے۔ مگر جو وہ کھانا دیویں، رعایا ہونے کے سبب تو لینا درست ہے، اور محبت و دوستی کی وجہ سے نہ لیوے۔ کفار سے دوستی رکھنی درست نہیں۔ (مجموعہ رسائل ص ۹)

(۸۵۴) ہندوؤں کے میلوں اور عرس میں دکانیں لگانا صحیح نہیں: **سوال:** ہم لوگ تجارت پیشہ (ہیں) مال بساط خانہ کا فروخت کر کے، اپنے اوقات بسر کرتے ہیں، بجموعہ نوچندی اور گھاٹ وغیرہ میلہ ہنود اور عرس پیران کلیر اور عرس گنگوہ اور ہنگامہ جبہ جلال آباد(۱) وغیرہ عرسوں میں، ہمارا اسباب زیادہ بکتا ہے اور جتنی زیادہ بکری ہوتی ہے اتنا ہی زیادہ نفع ہمارا ہوتا ہے، ایک جگہ کے بیٹھے رہنے کے بہ نسبت، میلہ ہائے ہنود و اہل اسلام کے جانے میں ہمارا دو چند سہ چند فائدہ ہوتا ہے، اور ان میلوں اور عرسوں میں جانے سے، کچھ سیر و تماشہ کی غرض نہیں ہے، بلکہ مال فروخت کرنے کی غرض ہے اور اپنا نفع حاصل کرنا ہے، تو عند الشرع ان مواضع میں ہمارا جا کر فروخت کرنا، اسباب کا جائز ہے، یا نہیں؟

بعض علماء دہلی وغیرہ کی یہ رائے ہے کہ بعض ہنگاموں میں اور پینٹھوں اور میلوں جاہلیت میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) جبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] شریف محمد غزنوی [illegible] ... یہ تفصیل تاریخ جلال آباد مؤلفہ محمد علی بن روشن خان (مؤلفہ ۱۳۰۳ھ) میں درج ہے (تاریخ جلال آباد کے قلمی نسخہ کا عکس [illegible] ذخیرہ میں موجود ہے)۔

[illegible] (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

واسطے وعظ کے اور صحابہ کبار رضی اللہ عنہم اجمعین واسطے خرید و فروخت کے گئے ہیں، تو ہم کو بھی ایسے ہنگامہ ہنود میں جانا جائز ہے۔ اب جیسا ارشاد ہو ویسا کیا جاوے، اگر جائز ہو تو ہم لوگ جاویں، ورنہ نہ جاویں اور جو لوگ محض واسطے فاتحہ بزرگان کے، یا سیر تماشہ ایسے میلوں میں جاتے ہیں، وہ اچھا ہے، یا نہیں؟

الجواب: عرس مسلمانان اور نوچندی میں اگر وہ کوئی عرس یا تیرتھ ہے اور سب میلہ ہنود میں، جا کر فروخت کرنا حرام ہے۔ اگر چہ سیر کی نیت نہ ہو فقط فروخت ہی کی نیت ہو، کیونکہ وہ مجمع معصیت کا ہے، اس کی شرکت بھی معصیت اور حرام ہے۔

من کثر سواد قوم فهو منهم

حدیث ہے۔ البتہ پینٹھ کی خرید و شراء میں جانا درست ہے، اور اسواق جاہلیت بیع و شراء کے جامع تھے، کوئی معصیت کا ہنگامہ نہ تھا، جس نے ان میلوں کو میلۂ معصیت جانا، محض غلط اور خلاف سمجھ، اس کے قول کا ہرگز اعتبار نہیں۔ احادیث میں مصرح ہے کہ وہ مجامع بیع و شراء تھے، نہ مجامع معصیت کے، پس نفع دنیاوی کے واسطے معصیت کے میلوں میں جانا حرام ہے، نص قرآنی و حدیث سے اور بیع و شراء کی پینٹھ اور مجامع میں مباح ہے اور خلاف اس کے قول مردود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رشید احمد عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۲۰۷۔۲۰۸)

(۸۵۵) غیر مسلموں کے تہواروں کے موقع پر، ان سے ہدیہ قبول کرنا کیسا ہے؟

مسئلہ: اگر ہنود اپنے تہوار میں، بوجہ ملاقات اہل اسلام کو کھیل (۱) بتاشہ، شرینی وغیرہ لا کر دیں، تو اس کا لینا اور کھانا درست ہے۔

(مجموعہ چندیانوی ص ۴۷)

(۸۵۶) ہندوؤں کے مذہبی میلوں کی سیر کرنا اور اس کو اچھا سمجھنا:

سوال: جو مسلمان میلہ ہنود میں پالکی یا گھوڑی یا بگھی پر سوار ہو کر، میلے کی رونق زیادہ کرے وہ مردود مصداق: من کثر سواد قوم فهو منهم ہوا یا مقبول رہا، اور اس حدیث کا حوالہ تحریر فرمائے۔

جواب: لاریب! تماشائی میلہ عبارت ہنود کا فاسق دائرہ قبولیت سے خارج ہے۔ اگر صرف سیر ہی کرتا ہے، اور اگر استحسان اس فعل کا کرے اور ملوث بافعال کفار بھی ہووے، تو کافر ہوگا۔ بہر حال مصداق حدیث شریف کا بنتا ہے، خواہ وہ محض و ملوث بافعال اشرار ہو، خواہ محض تماشائی ہو، اور حدیث مذکور کو ابو یعلیٰ نے اپنے مسند میں، اور علی بن معبد نے کتاب الطاعة و المعصية میں، عمرو بن الحارث سے روایت کیا ہے، بایں الفاظ:

(۱) کھیل: بھنے ہوئے چاول یا جوار یا مکئی وہ بھنا ہوا اناج جو پھول گیا ہو۔ (نور اللغات ۴/ ۲۱۶، دہلی: ۱۹۹۸ء)

toobaa-elibrary.blogspot.com

"ان رجلاً دعا عبدالله بن مسعود الی ولیمة، فلما جاء لیدخل سمع لهواً، فلم یدخل، فقیل له رجعت. قال انی سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول من کثّر سواد قوم فهو منهم، و من رضی عمل قوم کان شریک من عمل به" (الحدیث)

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو ایک ولیمہ میں مدعو کیا، جب وہاں پہنچے، تو لہو ولعب کی آواز سنی، تو وہاں داخل نہیں ہوئے، اس وقت عرض کیا گیا، کیوں لوٹ گئے؟ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، فرمایا جس شخص نے جس قوم کی تعداد بڑھائی وہ انہیں میں شمار ہوگا۔ (ت نور)

اور فردوس میں دیلمی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اور عبداللہ بن مبارک نے کتاب الزہد والرقائق میں، ابوذرؓ سے روایت کیا ہے۔ کذا فی امداد الاحتساب۔

اور مطلب حدیث مذکور کا یہ ہے کہ جو کوئی کسی قوم کی تکثیر کسی فعل میں کرتا ہے، تو وہ اس قوم میں بحیثیت اس فعل کے دنیا و آخرت میں شمار اور محشور ہوتا ہے، مثلاً ہولی کے میلے میں، جس نے شرکت و تکثیر کی، تو اگر نفس فعل میں ملوث ہوا کہ وہ فعل کفر کا ہے، وہ کفر ہے ورنہ اگر استحسان اس فعل کا کیا تو بھی کافر ہوا، کہ تحسین کفر بھی کفر ہوتی ہے، ورنہ دونوں صورتوں میں عقیدہ اسلامیہ باطنیہ کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ عند اللہ بھی کافر ہوگا، جیسے زنار باندھنا باوصف صحت وعقیدہ کے کفر تھا ہے، کتب عقائد و فتاوی فقہ میں یہ روایت موجود ہے، اور جو شخص تماشا ہی دیکھا اور تحسین اور تلوث بافعال اشرار، اس سے سرزد نہیں ہوا، تو تکثیر فقط مجمع کی ہے، تو اہل مجمع میں داخل ہوا، اور مکثر ان لوگوں کا بنا فاسق و فاجر ہو

فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظٰلمین (۱) (۶: ۶۸) تو مت بیٹھ یاد آ جانے کے بعد ظالموں کے ساتھ (ترجمہ شیخ الہند)

کے خلاف کیا ہے، اور مکثر ان لوگوں کا ہوا ہے نہ کہ فعل کفر کا، بہر حال جس قوم میں تکثیر کیا ہے، اس ہی قوم کا بعض بنا اور اس ہی قوم میں داخل ہوا، تماشائی مکثر اہل تماشا ہے، نہ فعل کفر کا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام جوامع الکلم ہوتا ہے، ہر قسم کی رعایت اور معانی اس میں مجتمع ہوتے ہیں، اب کچھ حاجت نہیں کہ تغلیظ پر حمل کریں، بلکہ معنی حقیقی سب شقوں پر موجود ہیں۔

قال فی الفتاوی العالمگیریة ناقلاً عن البحر و (یکفر) بخروجه الی نیروز المجوس

---

(۱) کتاب الزهد و یرقائق ابواب زیادات الزهد لنعیم بن حماد، باب استماع اللهو ص ۱۲ شیخ محمد پریس، مالیگاؤں ـ ۱۳۸۵ھ، ۱۹۶۶ء، نیز دیکھئے نصب الرایة فی تخریج احادیث الهدایة ج ۴ ص ۳۴۶ مجلس علمی ڈابھیل ـ دار المامون القاہرہ ۱۳۵۷ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

لموافقته معهم، فيما يفعلون فى ذالك اليوم(۱) انتهى. فقط محصله والله تعالىٰ اعلم

اسی طرح محرم کی بھیڑ بھاڑ میں جو جائیکین جاتے ہیں، وہ بھی تحت مصداق حدیث مذکور داخل ہیں۔ فقط

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۵۸-۵۹)

(۸۵۷) غیر مسلموں کے مجمع میں، سیر و تفریح کے لئے جانے کا اور خرید و فروخت کرنے کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس باب میں: کہ مذہبی مجمع کفار میں اگر کوئی مسلمان بہ نظر سیر و تماشا، یا بغرض خرید و فروخت چلا جائے، اور اس کو برا نہ جانے، یا برا جان کر جائے، تو ان تمام صورتوں میں اس کو کس درجہ کا گناہ ہے، اس کا نکاح باقی رہتا ہے، یا نہیں۔ سیر (تماشہ) اور خرید و فروخت کو جانا دونوں گناہ میں برابر ہیں، یا کچھ فرق ہے، جواب بتفصیل تمام عنایت ہو۔ فقط

الجواب: مجمع کفار میں کہ اس کا انعقاد علی المعصیت ہو، شریک ہونا ہر حال حرام ہے، خواہ بوجہ سیر و تماشہ جاوے یا بہ غرض خرید و فروخت کے۔ لقوله تعالیٰ:

فَلا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ. (الانعام:۶۸)

تو مت بیٹھ یاد آ جانے کے بعد ظالموں کے ساتھ (ترجمہ شیخ الہند)

ولقوله عليه الصلوٰة والسلام:

من كثر سواد قوم فهو منهم (الحديث) (۲)

پھر اگر اس فعل کو برا اور ممنوع جان کر کرتا ہے، تو فاسق مرتکب کبیرہ کا ہے، کافر نہیں ہوا، اگر چہ قریب کفر کے پہنچا اور نکاح بھی نہیں گیا، اور جو اچھا اور بڑا جان کر کرتا ہے، تو کافر مرتد ہو گیا۔ لقوله تعالیٰ

بَلىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. (البقرہ:۸۱)

کیوں نہیں، جس نے کمایا گناہ اور گھیر لیا اس کو اس کے گناہ نے سو وہی لوگ ہیں دوزخ کے رہنے والے، وہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے۔ (ترجمہ شیخ الہند)

---

(۱) فتاوی عالمگیری. كتاب السير الباب التاسع فى احكام المرتدين منهامايتعلق بتلقين الكفر بالارتداد والتشبه بالكفار. ص:۹۵ جلد دوم [مطبع احمدی، اموخاں ۱۲۸۷ھ] نیز باب مذکور ۳۸۰ جلد دوم [مطبع طبی، بندر ہوگلی ۱۲۵۸ھ] نیز باب مذکور ج:۲ ص:۲۷۶-۲۷۷ [نورانی کتب خانہ بلاسنہ]

(۲) كتاب الزهد والرقائق، ابواب زيادات الزهد، لنعيم بن حماد، باب استماع اللهو ص:۱۲ [مطبع علمی پریس، مالیگاؤں ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۶ء] نیز ملاحظہ ہو: نصب الراية فى تخريج احاديث الهداية ج:۴ ص:۳۴۶ [مجلس علمی ڈھابیل۔ دار المامون، القاہرہ ۱۳۵۷ھ]

toobaa-elibrary.blogspot.com

قال فی العالمگیریة، عن البحر: و(یکفر) بخروجه الیٰ نیروز المجوس لموافقته معهم فیما یفعلون فی ذالک الیوم. انتهیٰ(۱)

پس ظاہر ہوگیا کہ اتباع وشرکت کفار کی کفر ہے، پس جب کافر ہوا تو نکاح بھی جاتا رہا۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۵۷۔ مجموعہ چندیانوی ص ۱۹)

(۸۵۸) رام لیلا وغیرہ میں چندہ دینا گناہ کبیرہ ہے: سوال: رام لیلا کے ہونے میں اپنی رضامندی ظاہر کرے، یا چندہ دے، تو اس شخص کے لئے شرع میں کیا حکم ہے، وہ شخص آثم ہوگا، یا نہیں؟ اور کس قسم کے اثم کا سزاوار ہوگا اور کوئی حکم شرع اس پر نافذ ہوگا، یا نہیں؟

جواب: ایسا شخص ازروئے شرع شریف کے مرتکب سخت کبیرہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ولا تعاونوا علی الاثم و العدوان واتقوا اللہ إن اللہ شدید العقاب. (المائدہ:۲) اور مدد نہ کرو گناہ پر اور ظلم پر، اور ڈرتے رہو اللہ سے بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ (ترجمہ شیخ الہند)

فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی مع مہر (بدست خاص، علیحدہ)

(۸۵۹) غیر مسلم کے گھر میں بیوہ عورت رکھنے کے معاملہ میں گواہی اور شرکت کا حکم؟ سوال: ایک چمار نے اپنی بھاوج بیوہ کو، دوسرے چمار کے گھر میں زوجہ کر کے بٹھادی، اور اس دوسرے سے کچھ روپے بھی لئے، اور پھر زمیندار کے پاس آیا کہ تم ایک کاغذ اپنی گواہی سے لکھدو، کہ فلاں عورت فلاں چمار کے گھر میں بٹھادی، اور اس کا سوائے میرے اور کوئی وارث نہیں ہے کہ جھگڑا کرے، اور مبلغ اس قدر میں نے اس سے خرچ کے لے لئے ہیں، تو یہ کاغذ لکھنا اور اس کی اجرت تحریر لینا، زمیندار کو جائز ہے، یا نہیں؟

یا اگر روپیوں کا حوالہ نہ لکھا بلکہ صرف یہی لکھا جاوے، کہ اس کا وارث میں ہوں اور میں نے اپنی اور عورت کی رضامندی سے، فلاں کس کے گھر میں بٹھادی ہے، تو اس تحریر کی اجرت لینی بھی جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: یہ امر اگر کفار اپنے مذہب میں کریں تو خیر، مگر مسلمان کو ایسے خلاف کاغذ کا لکھنا نہیں چاہئے، اس طرح روپیہ لینا حرام ہے، اگر فقط نکاح کر دینے کو لکھے اور لکھائی لیوے، تو بظاہر جائز ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (بدست خاص، سوال ۸۶)

(۱) فتاویٰ عالمگیری، کتاب السیر الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها مایتعلق بتلقین الکفر والامر بالارتداد والتشبه بالکفار، ص:۹۵ جلد دوم، مطبع احمدی، امروخان، دہلی: ۱۲۷۰ھ [نیز: عالمگیری باب مذکور ص: ۲۸۰ جلد دوم [مطبع طبی، بندر، دہلی ۱۳۲۸ھ] نیز عالمگیری باب مذکور ج:۲ ص:۲۷۶، ۲۷۷ [نورانی کتب خانہ بلاسنہ]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۸۶۰) سفید مرغ اور سیاہ گائے کو ہندوؤں کے ہاتھ بیچنا کیسا ہے؟ سوال [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible] ہاتھ بیچنا [illegible]

جواب [illegible]

(۸۶۱) ہندو اگر کسی مسلمان سے عطر وغیرہ کوئی چیز مورتی پر چڑھانے کیلئے خریدے تو کیا حکم ہے؟

سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۸۶۲) اگر کسی مسلمان سے ہندو کوئی چیز خریدتا ہے اور وہ اس کو بتوں پر چڑھائے گا تو یہ فروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ سوال [illegible]

[illegible]

[illegible] بیع جائز ہوں یا نہیں؟

جواب بیع جائز ہوں [illegible] امام ابوحنیفہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

(۸۶۳) غیر مسلم کی نذر کا جانور بسم اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا اور اس کی اجرت لینا؟ سوال [illegible]

[illegible] مسلمان کو ذبح کرنا [illegible] اجرت لینا درست ہے یا نہیں؟

جواب ہندو کا بکرا بسم اللہ [illegible] ذبح کرنا درست ہے اور اجرت لینا بھی درست ہے۔ [illegible]

(۸۶۴) ہندوؤں کے ساتھ شرکت معاملات وسیاست کا کیا حکم ہے؟ [illegible] ہندو و مسلمان [illegible]

شرکت بیع وشراء وتجارت میں [illegible] معاملہ [illegible]

فاسدہ [illegible]

[illegible] ہندو کی شرکت سے اور معاملہ سے [illegible] مسلمانوں کی [illegible]

ہوتی ہو، وہ کام بھی حرام ہے، جیسے کہ اوپر لکھ گیا، اُسی طرح پر ہے اور بس فقط۔ بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

نیچری لوگ شریعت کی رو سے مرتد ہیں، معاملہ دنیاوی ان کے ساتھ کرنا، شرعاً مسلمانوں کو حرام ہے۔ مدد کرنی ان کی کسی امر میں ہرگز جائز نہیں، بلکہ مددگار، اُن کا بھی ان میں شرعاً گنا جاتا ہے۔ قال اللّٰہ تعالیٰ. و مَن یّتولّھم منکُمْ فانّہ مِنْھُمْ یعنی جو کوئی محبت کرے گا، تم میں سے ساتھ ان کے، پس تحقیق وہ انھیں میں سے ہے۔ اور ہنود سے معاملہ دنیاوی کرنا، بشرط حفاظت دین اپنے کے، منع نہیں، فقط اسماعیل عفی عنہ لودھیانوی۔ لاشک فی صحیحۃ الاجوبۃ، عبد لواحد لدھیانوی

یہ سب تحریر میری نظر سے گذری، اس میں کچھ شک وشبہ نہیں، کہ نیچریوں سے ارتباط واختلاط موجب مضرت دین ہے، اور ہنود سے معاملہ بیع وشراء یا اور معاملہ دنیا کا کرنا، بشرط عدم نقصان دین، موافق جواب مذکور کے جائز ہے،

فقط ناصر الاسلام محمد شفیع ناصر رامپوری

یہ تمام تحریر جناب مولوی صاحبان کی، بموجب شریعت احمدی نہایت مدلّل ہے۔ نظام الدین عفی عنہ لدھیانوی۔ حسب الفہم جوابات کو دریافت کیا، بہت صحیح اور عمدہ موافق قرآن اور حدیث کے پائے۔ الراقم بندہ رکن الدین عفی عنہ ساکنہ لدھیانہ۔ کل اجوبہ کو بخوبی نظر غور سے دیکھا صحیح ہیں۔ الراقم بندہ محمد اسحاق لدھیانوی، مواہیر انبالہ۔ الجواب صحیح، عبدالقادر عفی عنہ

جو جواب سوالات مذکورہ کے دیئے گئے ہیں، صحیح، اور درست ہیں۔ بندہ توکل شاہ۔ ( )

جوابات مذکورہ صحیح ہیں کچھ شک وشبہ نہیں۔ بندہ عبدالرحیم خان امام مسجد میاں توکل شاہ۔

ہنود وں کا شمول معاملات میں، بشرط عدم نقصان دین وترقی مخالفین دین، جائز ہے۔ بندہ ظہور الدین مدرس گورنمنٹ اسکول شاگرد جناب مولوی فیض الحسن صاحب سہارنپوری، سہارنپور

[نصرت الابرار ص ۱۹-۲۰ مطبع صحافی، لاہور، طبع اول ۱۳۰۶ھ]

حامداً و مصلیاً۔ بندہ رشید احمد گنگوہی (۲) عفی عنہ عرض کرتا ہے کہ لدھیانہ سے، ایک استفتا اس مضمون کا آیا تھا کہ جو شخص ہنود کی اعانت اور مسلمانوں کو ضرر دیوے، وہ کیسا ہے۔ بندہ نے جواب لکھا تھا کہ وہ فاسق ہے، یہ خلاصہ سوال وجواب کا ہے۔

اب وہ فتویٰ بندہ کا طبع ہوا، اور اس کے اول تین صفحے لکھے دیکھے، جس سے معلوم ہوا کہ وہ سوال مولوی عبدالعزیز

---

(۱) یہ جماعت علم باطنی میں کمال، وجہ کے مشہور ہیں مریدوں بلکہ لاکھوں مسلمان ان کے معتقدین ہیں۔ [حاشیہ مندرجہ نصرت الابرار] [نور]

(۲) آپ کی شہرت علم ظاہری اور باطنی میں کمال، وجہ کی ہے، کثر عام ان سے مرید ہیں۔ [حاشیہ نصرت الابرار] [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

صاحب لدھیانوی کی نسبت ہے، اور وہ وجوہ اعانت واضح اراس میں مصرح لکھے ہیں۔ لہذا بندہ راست راست ہے۔ مسلمانوں کو مطلع کرتا ہے اور اپنا ذمہ بری کرتا ہے۔ کہ مولوی عبدالعزیز صاحب، ہرگز ہرگز مصداق اس فتوی کے نہیں ہیں۔ اور جو امور ان کی طرف اس تحریر میں منسوب ہیں، ان کی وجہ سے بندہ ہرگز ان کو محل، اس جواب فتوی کا نہیں جانتا، اگر سائل اس تفصیل کو درج سوال کرتا تو بندہ ہرگز یہ جواب نہ لکھتا، جو کچھ اس تحریر میں درج ہے اس کی تاویل صحیح ہے۔ اگر واقعی ان سے یہ امور ایسے ہی سرزد ہوئے ہیں، اور اس عبارت میں جو گستاخ کلام نسبت مولوی صاحب کے ہے، وہ سخت نازیبا ہے۔

بندہ کے نزدیک علماء کی شان میں ایسے کلام، موجب ہتک اسلام وعلم ہے، پس جو صاحب اس بندہ کو صادق جانتے ہیں اور جو بندہ کی تحریر کی وجہ سے، مولوی عبدالعزیز صاحب سے بدعقیدہ ہوئے ہیں، ان کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ ہرگز مصداق اس فتوی بندہ کے نہیں، ان سے معذرت کرنا اور معافی چاہنا اور راستی دوستی و محبت کرنا لازم ہے۔ و اللہ تعالی ولی التوفیق. کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گنگوہی عفی اللہ تعالی عنہ مہر رشید احمد

تحریر جناب مولانا مولوی رشید احمد صاحب کی درست ہے، احمد علی عفی عنہ

جو تحریر جناب مولانا مولوی رشید احمد صاحب نے فرمائی ہے درست ہے۔ پیر محمد عفی عنہ مہر تحریر مولانا صاحب۔

درست ہے عنایت الہی عفی عنہ۔ تحریر مولوی صاحب ممدوح کی درست ہے۔ ثابت علی عفی عنہ۔ الحق ما قال مولانا رشید احمد۔ بندہ محمود عفی عنہ۔ تحریر مولانا صاحب راست و درست ہے، بندہ کے نزدیک مولوی عبدالعزیز صاحب و دیگر حضرات لدھیانوی ہرگز مخرب اسلام نہیں ہیں، بلکہ معاون اسلام ہیں۔ محمد حسن عفی عنہ دیوبندی۔ انا ایضا حقہ، بندہ عبداللہ خان۔

جو کچھ حضرت مرشدنا مولانا رشید احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے، وہ راست اور بے کم و کاست ہے، جناب مولوی عبدالعزیز صاحب ہرگز اس قابل نہیں کہ جیسے ان کی نسبت طبع ہوا ہے، بندہ احمد عفی عنہ

یہ تحریر مولوی رشید احمد صاحب کی درست ہے، اور میں مولوی عبدالعزیز صاحب و مولوی محمد صاحب و مولوی عبداللہ صاحبان کو بخوبی جانتا ہوں، نہایت متقی اور ذی علم ہیں، ان سے بہتر عالم ملک پنجاب میں نہیں ہیں۔ جو ایسے عالموں کو ناحق تہمت لگاوے اور جھوٹی تحریر ان کی نسبت طبع کراوے وہ اس وعید کا محل ہے

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا. (سورۃ احزاب: ۵۸)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: اور جو لوگ تہمت لگاتے ہیں، مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بدون گناہ کیے، تو اٹھایا انہوں نے بوجھ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا۔ (ترجمہ شیخ الہند)

ایسے شخص کو جلد تائب ہونا چاہئے، ایسے گناہ کا وبال بہت برا ہے اور عذاب آخرت سخت ہے۔ حررہ الراجی عفو ربہ الکریم محمد فضل عظیم خطیب دیوبندی عفی عنہ اللہ الرحیم۔

عبارت حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب سلمہ درست ہے اور فتویٰ سابق جناب مولوی عبدالعزیز صاحب کے حق میں نہیں ہے، اور نہ وہ اس کے محل ہرگز ہو سکتے ہیں۔ بندہ عبدالقدیر عفی عنہ

تحریر مولانا مولوی رشید احمد صاحب کی صحیح اور درست ہے۔ محمد مراد عفی عنہ ساکن...... مظفر نگر

تحریر مولانا رشید احمد صاحب سے میں اتفاق کرتا ہوں، فقیر کے پاس بھی لدھیانہ سے ایک استفتاء آیا تھا اور اُس پر فقیر نے کچھ عبارت لکھی تھی، جس کو سائل نے مولوی عبدالعزیز و مولوی عبداللہ و مولوی محمد صاحب کی نسبت چسپاں کردیا، میں تینوں صاحبان سے خوب واقف ہوں، حقیقت میں وہ دیندار ذی علم ہیں، وہ ایسے نہیں کہ خلاف اسلام کوشش کریں۔ واللہ اعلم

نصرۃ الابرار ص: ۶-۵ (مطبع صحافی لاہور: ۱۳۰۶ـ۱۸۸۸ء)

فتاویٰ قادریہ ص: (طبع اول، لاہور: ۱۳۱۹ھ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت مولانا گنگوہی کا ایک مشہور تاریخی فتویٰ

ہندوستان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

فتوائے دار الحرب

اس فتوے کا پس منظر، اس کے محرکات، اس سوال کرنے والے، اس فتوے کے قلمی نسخے، نئی پرانی طباعتیں اور ان کے متعلقات۔ نیز مکمل فتویٰ کا قدیم اور صحیح ترین متن، فتویٰ کا مفصل سوالنامہ، جو اس تحریر کا محرک بنا تھا۔

مفصل مقدمہ، پس منظر و پیش منظر، اصل فارسی متن اور فتوے کا اردو ترجمہ

ترتیب و تحقیق اور حواشی و تصحیح

نور الحسن راشد کاندھلوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت مولانا گنگوہی کا تاریخی فتویٰ

[ہندوستان کی شرعی حیثیت کیا ہے......؟]

پس منظر، محرکات، اس فتوے کے مستفتی، قلمی نسخے، طباعتیں متعلقات

نیز اس موضوع پر حضرت مولانا گنگوہیؒ کے اور فتاویٰ

ہندوستان کی شرعی حیثیت کیا ہے، اس کو فقہائے اسلام کی اصطلاح میں دارالاسلام کہا جائے گا یا دارالحرب، یا ایک نسبۃً متاخر اصطلاح کے مطابق دارالامن! اس کے دارالاسلام سے دارالحرب تک اور دارالحرب سے دور حاضر کی روایات تک پہنچنے میں، کیا حالات و محرکات کارفرما ہے اور کس کس دور میں کون کونسے علماء نے کیا رائے ظاہر فرمائی۔ نیز حضرت مولانا گنگوہی کے، اس موضوع پر مشہور فتوے اور رائے کا پس منظر کیا ہے، اس اہم فتوے کے محرک کون صاحب ہوئے تھے، اس فتوے اور اس موضوع پر، حضرت مولانا گنگوہی کی بعض اور تحریرات میں کیا مناسبت واختلاف ہے، اس سے واقفیت کے لئے، چند معروضات ضروری ہیں۔

برصغیر ہند میں اسلامی حکومت کا قیام: برصغیر ہند میں پہلی اسلامی حکومت محمد بن قاسم (۱) کی فتوحات کے نتیجہ میں قائم ہوئی تھی، جس کی حدود دریائے سندھ کے کناروں یا پنجاب کے بعض سرحدی علاقوں تک محدود تھیں۔ چوتھی صدی ہجری کے آخر اور پانچویں صدی کے آغاز میں محمود غزنوی کی ملک گیر فتوحات سے اس کا دائرہ وسیع ہوتا ہوا، برصغیر کے اکثر حصوں تک جا پہنچا، مگر اس کے نتیجہ میں برصغیر میں باقاعدہ مسلم حکومت یا ایسا نظام مملکت قائم نہیں ہوسکا تھا، جس کو باقاعدہ حکومت، یا اسلامی نظام کہا جاسکے۔ سلطان شہاب الدین محمد غوری پہلے حکمراں ہیں، جن کی ترواڑی (کرنال، ہریانہ) کے میدان میں تاریخ ساز جنگ اور فتوحات سے، اس ملک میں اسلامی مملکت اور نظام حکومت کی بنیاد استوار ہوئی۔ غوری کے مفتوحہ علاقہ کو، غوری کے برگزیدہ نمائندے [قطب الدین ایبک نے بہت شان اور وقار کے ساتھ سنبھالا اور غوری کی قائم مقامی کا فرض پوری طرح ادا کیا، غوری کی شہادت کے ہاتھوں (۷ ارذی قعدہ ۶۰۲ھ ۲۵/رجون ۱۲۰۶ء) کو شہادت کے بعد ایبک باقاعدہ تخت نشین ہوا، اس وقت سے برصغیر میں مسلم حکومتوں کا جو آغاز ہوا تھا، وہ مختلف قسم کے حالات،

(۱) [illegible] قیادت کے وقت محمد بن قاسم کی عمر سترہ سال کے تھے مگر یہ روایت واطلاع صحیح نہیں، محمد بن قاسم سنہ ۶۲ھ (۶۸۰ء) میں تولد [illegible] ۹۳ھ [illegible] فتح [illegible] سندھ کے وقت محمد بن قاسم کی عمر تقریباً اکتیس سال ہونی چاہئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسلمانوں کی [illegible] اور اختلافات سے گذرتا ہوا اس وقت تک جاری رہا جب قلعہ معلی دہلی سے آخری نام [illegible] بہادر شاہ ظفر انگریزوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے اور تخت دہلی کا نام و نشان مٹ گیا۔

ترائن کی جنگ (۵۸۸ھ ۱۱۹۲ء) سے بہادر شاہ ظفر کی برطرفی (۱۲۷۴ھ ۱۸۵۷ء) تک تقریباً سات سو سال مسلم دور حکومت میں تقریباً [illegible] افراد برسر اقتدار رہے جن میں مشکل سے چند [illegible] حکمران ایسے تھے جن کو [illegible] اسلام اور قانون شریعت کی بالادستی کا خیال تھا [illegible] اسلامی نظام حکومت قائم [illegible] کی [illegible] سے طریقہ حکمرانی اور عدالت [illegible] میں اسلامی اصولوں کو [illegible] صورت کا [illegible] کے تھے اس کے علاوہ [illegible] حکمرانوں [illegible] مسلمان اور [illegible] کی حکومتوں کے سربراہ [illegible] مسلم حکومت [illegible] جاتا تھا [illegible] کا نظام [illegible] ذاتی حکومت اور اقتدار کے طالب [illegible] تھے [illegible] اسلام [illegible] کیسی ہی [illegible] مخالفت ہو [illegible] کو اس کا [illegible] ہوتا تھا [illegible] عرصہ میں [illegible] بحث و گفتگو [illegible] حکومت [illegible] جاری [illegible] شریعت کی [illegible] اسلامی قوانین [illegible] پسند [illegible] کے مطابق قانون [illegible] ملک [illegible] حالت میں اس ملک [illegible] دار الاسلام یا مسلم مملکت [illegible] دار الاسلام نہیں، یعنی کہ یہاں اسلام بالادست قوت کی حیثیت سے کارفرما نہیں ہے۔

صرف [illegible] خاں کا مختصر [illegible] اقتدار اور [illegible] ہندوستان کے مسلم دور حکومت میں [illegible] مستثنیٰ ہے کہ اس پر [illegible] میں سخت تبصرے ہوئے اور [illegible] دور کے اہل قلم اور مورخین [illegible] انسانی حکومت

[illegible]

شعر [illegible] لقب

[illegible]

[illegible]

اور حرکات سراسر اسلام دشمنی پر مبنی اور عملاً غیر اسلامی حکومتیں ہیں، ان دونوں کے عہد میں اہل اسلام اور مذہب اسلام دونوں پر، جو برا وقت آیا تھا وہ عالم آشکارا، اور ہماری تاریخ کا ایک ایسا المناک باب ہے، جس کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔

چراغ آخر شب، اورنگ زیب عالمگیر: اکبر کی موت کے بعد، خصوصاً حضرت مجدد الف ثانی کی کوششوں اور شیخ فرید بخاری کی دانش مندانہ حکمت عملی سے مغل خاندان کے ارباب حکومت واقتدار کو، ہدایت نصیب ہوئی، انہوں نے ایک مرتبہ پھر ہندوستان کے پچھلے حکمرانوں اور اجداد کی روایت کے مطابق، اسلام سے وابستگی اختیار کی اور متعدد کمزوریوں اور خامیوں کے باوجود، صراط مستقیم اور تعلیمات دین سے ایک حد تک وابستہ رہے۔ اس کیفیت کو عملی استحکام اس وقت حاصل ہوا، جب اورنگ زیب عالمگیر نے زمام سلطنت سنبھالی، اور اپنی مملکت میں نظام شریعت نافذ کرنے اور مملکت کو پوری طرح، اسلام کے راستے پر لانے کی تدبیر کی، ہر چند کہ اورنگ زیب کے دور میں یہ ملک گویا گہوارۂ اسلام بن گیا تھا، اور خود بادشاہ بھی اتنی بڑی مملکت وحکومت کا تاجدار ہونے کے باوجود، سادگی کا مرقع اور اسلامی احکام ونظام کا ایک نمونہ تھا، مگر اورنگ زیب کے تقریباً تیس سال تک، اپنے پایۂ تخت دہلی سے دور رہنے کے سبب، اس علاقہ پر اس کے وہ اثرات نہیں پڑے، جس کی توقع کی جا سکتی تھی۔

اورنگ زیب کے اخلاص، سادہ دینی مزاج وحکومت کے پورے اعتراف کے باوجود، اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں، کہ اگر اورنگ زیب نے ان ریاستوں کی بیخ کنی کرنے کے بجائے، دہلی اور اطراف دہلی میں اپنی حکومت کو مستحکم کیا ہوتا، دشمنوں سے حفاظت کی تدبیر کی ہوتی، ملک کو فوجی لحاظ سے ناقابل تسخیر بنانے کا اہتمام، اور مستقبل کی حویلی منصوبہ بندی کی ہوتی، نیز اپنے خاندان اور اولاد کی صحیح تربیت پر توجہ کی ہوتی، تو اس کا فائدہ اس سے کہیں زیادہ اور دیرپا ہوتا، جو ان ریاستوں کو فتح کرنے سے ہوا۔

مغلیہ تخت سلطنت کے نااہل وارث اور ان کا عہد ابتلاء: اورنگ زیب کے دہلی سے مسلسل دور رہنے کی وجہ سے، اطراف دہلی اور شمالی ہندوستان میں موجود ان طاقتوں اور قوتوں کو پھر اکٹھے ہونے ابھرنے کا موقع مل گیا، جو طاقتور مسلم دور حکومت میں، بے دست وپا اور ناقابل تذکرہ ہو گئی تھیں، ان برادریوں اور گروہوں نے، شاید اورنگ زیب کی زندگی میں ہی اپنے ہتھیار تیز کرنے اور اپنے اپنے علاقوں سے قدم باہر نکالنے کے ارادے کر لئے تھے۔ اورنگ زیب عالمگیر کی وفات کے بعد وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا، اورنگ زیب کے وارث، اپنے باپ کی صلاحیتوں سے عاری اور ان کمالات سے محروم تھے، جو اقتدار وجہاں بانی کا حرف آغاز ہوتی ہیں۔ حکومت وفرمانروائی کی تمام صلاحیتوں سے محرومی اور توقعات وخواہشات کی زیادتی نے ان کو ایسے اقدامات پر اکسایا، جو نہ صرف ان کی ذات، بلکہ اس خاندان کی حکمرانی کے لئے بد شگون اور زوال کا نشان ثابت ہوئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اورنگ زیب عالمگیر کی وفات (ذی قعدہ ١١١٨ھ فروری ١٧٠٧ء) کے بعد مغلیہ [illegible] سلطنت کی [illegible]
کی جنگ [illegible] تک پہنچ گئی [illegible] میں شدید اختلافات [illegible] مغلیہ سلطنت کی عظمت ختم
ہوں اور ان [illegible] خاموش تماشائی [illegible] جو خاندان مغلیہ [illegible] اور [illegible] تک [illegible]
[illegible] تھے [illegible] مقاصد حاصل [illegible] حکومت اور [illegible]
[illegible] علاقوں میں اپنے [illegible] مسلم [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] علاقوں [illegible] وہاں [illegible] خصوصیت [illegible]
[illegible] مسلم [illegible] میں تبدیلی ہوئی [illegible]
اور [illegible] میں موجود [illegible] ہندوستان [illegible] تھے [illegible] مسلم [illegible]
[illegible] علاقوں میں [illegible] اور جمعیت [illegible] پہلے بھی [illegible]

[illegible] ظلم [illegible] میں [illegible] مسلم [illegible]
[illegible] سوچا تھا [illegible] مسلمانوں [illegible]
[illegible] اسکیم تھی [illegible]
[illegible] غارت [illegible] ظلم و جبر [illegible] جہنم کا نمونہ بنا دیا تھا [illegible] حکومت [illegible]
[illegible] طاقت منقود [illegible] تھا [illegible] ماضی کی بات [illegible] تھی۔

حالت یہ تھی کہ جس کا جی چاہتا [illegible] اور رخصت ہو جاتا جو
چاہتا [illegible] مسلم [illegible] کا تماشہ [illegible]
[illegible] مصیبت کا [illegible] طاقتوں کا مقابلہ کرنے والا [illegible] حالت [illegible] جس میں صاف نظر آ رہا
تھا [illegible] کوئی [illegible] قوتوں سے [illegible]
[illegible] کر سکے [illegible] ملک میں اسلام [illegible] مسلمانوں [illegible] خطرے میں [illegible]
[illegible] قتل [illegible] کا مشغلہ جاری رکھنے [illegible]
تھی [illegible] اس ملک میں مسلمانوں کی [illegible] کا تصور بھی باقی [illegible] ملک میں مسلمانوں [illegible]
[illegible] جہاں [illegible] زندگی [illegible] بربادی [illegible]
[illegible] ملک [illegible] کے علاوہ اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ ؟؟؟

حضرت شاہ ولی اللہ کا ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فیصلہ یا فتوی اور دور رس تدبیریں:

حالات کی یہ گرفت، یقیناً تمام مسلمانوں خصوصاً علمائے کرام اور اہل دانش و ارشاد کو بے چین کئے ہوئے تھی، مگر زمام کاران کے ہاتھ میں نہیں تھی، اس لئے یہ حضرات دن رات کی بے چینی، اضطراب اور کڑھن کے علاوہ غالباً زیادہ کچھ نہ کر سکے۔ اس کشمکش اور سخت ابتلاء کے دور میں، حضرت شاہ ولی اللہ وہ پہلے عالم و مقتدائے عصر تھے، جنہوں نے ظلمت ایام کی اس سیاہ چادر کو چاک کر کے، روشنی اور امید کا آفتاب طلوع کرنے کی کوشش فرمائی تھی، سب سے پہلے حضرت شاہ صاحب نے، اس ملک کو دارالحرب قرار دیا، یہاں جہاد کی ضرورت اور مسلمانوں کی آبرومندانہ زندگی گزارنے کے لئے، ہر طرح کی کوششوں کی نہ صرف حوصلہ افزائی کی، بلکہ اس کی بڑی دور رس، ہمہ جہت اور نتیجہ خیز منصوبہ بندی بھی فرمائی۔

حضرت شاہ صاحب، پایہ تخت دہلی میں جلوہ افروز تھے اور دہلی کے چاروں طرف مختلف سیاسی، علاقائی، مذہبی تنظیموں گروپوں کے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو حملے اور یلغار ہو رہی تھی، اور اس کے نتیجہ میں ہر لمحہ جو آفت و بربادی آرہی تھی، اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے، معتبر بلکہ ان حوادث کے شکار افراد سے اس کی تفصیل بھی سن رہے تھے، اور اس کی وجہ سے نہایت آزردہ خاطر اور پریشان بھی تھے۔ اگرچہ حضرت شاہ صاحب ان افراد میں سے تھے، جن کے لئے عملی اقدام بہت مشکل نہیں تھا، اگر حضرت شاہ صاحب چاہتے تو خود میدان حرب و ضرب میں اتر سکتے تھے، لیکن اس وقت مغل خاندان میں بے دانشی اور نفسا نفسی کی جو کیفیت عام تھی، اس میں امید نہیں تھی کہ اس اقدام سے کچھ بڑا فائدہ ہوگا، اس لئے حضرت شاہ صاحب نے اس کا ارادہ نہیں کیا۔ تفہیمات الہیہ کی ایک تفہیم میں (ایسا محسوس ہوتا ہے کہ حضرت شاہ صاحب اس سے اپنی ذات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں) فرماتے ہیں

"فدوفرص أن يكون هذا الرجل في زمان واقتضت الأسباب أن يكون إصلاح الناس بإقامة الحروب، ونفث في قلبه إصلاحهم، لقام هذا الرجل بأمر الحرب أتم قيام وكان إماما في الحرب"(۱)

تاہم حضرت شاہ صاحب نے خود کوئی جنگی تنظیم قائم نہیں فرمائی لیکن ہندی ملت اسلامیہ کو، حوادث کی اس چکی سے بسلامت نکالنے کے لئے، کئی پہلوؤں سے نہایت مفید، اور نتیجہ خیز اقدامات کئے۔

حضرت شاہ صاحب نے سب سے پہلے اپنے مکتوبات کے ذریعہ، اس فساد و بگاڑ اور ظلم و ستم کے خلاف آواز بلند کی، حضرت شاہ صاحب کے، متعدد گرامی نامے اس کی تصدیق کر رہے ہیں، کہ ان حالات سے حضرت شاہ صاحب کس

(۱) التفہیمات الالہیۃ ص ۱۳۹ جلد اول (بجنور ۱۳۵۵ھ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] مرتب اور مجبور تھے، اس لئے سب کسی طرح سوچ رہے تھے اور تدبیر میں لگے ہوئے تھے۔

گرچہ اس وقت بھی بظاہر مغل حکومت کا نام موجود تھا، لال قلعہ میں بادشاہ بیٹھتے تھے مگر قلعہ سے باہر ان کی [illegible] دور مانی، اس پر بادشاہ کی قدرت تھی، نہ قلعہ کے ارباب اقتدار کی۔ بادشاہ خود بے بس اور پریشان تھے، [illegible] اور تسکین قلب کے لئے حضرت شاہ صاحب اور دوسرے علماء اور بزرگوں کی خدمات میں حاضری دیتے اور [illegible] موست رہتے تھے۔ حالات کی تنگ نظری دیکھئے کہ بادشاہ وقت، شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر [illegible] حلیہ آمد و آمد [illegible] حیثیت [illegible] رسیدہ است، کہ معلوم است، چنانچہ صاحب حضور [illegible] شدہ است، [illegible] عا مطلوب است۔

نصر کا غلبہ اور رعایا کا اختلاف اس حد تک پہنچ گیا ہے، جو معلوم ہے، جس کی وجہ سے کھانا پینا حرام ہو [illegible] ہے، اس کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔

بادشاہ وقت جو [illegible] رہا ہے کہ نصر کا غلبہ ہو گیا ہے مگر ہیں کہ مغلوب نہیں ہوں، اس وقت خود حضرت شاہ صاحب [illegible] حیثیت کی اور دو مسلمان بادشاہ کی طلب "ثبت" سے نکالنے کے لئے کس قدر بے چین اور مضطرب تھے اس کا اندازہ شاہ صاحب کے مکتوبات گرامی سے ہوتا ہے، ان میں حضرت شاہ صاحب اس ملک کو صرف دار الحرب [illegible] بلد [illegible] لکھ رہے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب کی اس رائے پر فتوے کا سب سے واضح ثبوت حضرت احمد شاہ ابدالی کے نام خط سے اظہار ہوتا ہے۔ اس خط میں شاہ صاحب نے تحریر فرمایا ہے

در ملک ہندوستان حب کفار باین صورت است کہ درمیان آمد وحسب مسلمانان [illegible] بادشاہے کہ صاحب اقتدار و شوکت باشد و قادر بر شکست لشکر کفار، و [illegible] جنگ [illegible] بجز آنحضرت موجود نیست

بر جمعہ ملک ہندوستان میں کافروں کا غلبہ اس حد تک ہے، جو سب نے آیا اور مسلمان [illegible] کی یہ حالت اس زمانہ میں کوئی ایسا بادشاہ، جو شوکت و اقتدار والا بھی ہو، کافروں کے لشکر کو شکست بھی دے سکتا ہو اور دور اندیش بھی ہو۔ جناب والا کے علاوہ [موجود] نہیں ہے

اسی خط میں مزید فرماتے ہیں "ہمت با ہمت را بجانب جہاد کفار ایں لو کی معروف فرمایند" (۱)

بر جمعہ یعنی عالی اقتدار اپنی ہمت کو اس علاقہ کے کافروں سے جہاد کی طرف مشغول فرمائیں۔

اور یہ بالکل واضح ہے کہ جہاد یا مسلم حکومت، مملکت سے نہیں ہو سکتا، جہاد کے لئے اس ملک کا دار الحرب یا دار الکفر ہونا

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ کے سیاسی مکتوبات، مرتبہ خلیق احمد نظامی، ص: ۱۱۱، ۱۲، دہلی ۱۳۸۸ھ، ۱۹۶۹ء

ضروری ہے۔ اس مکتوب کے ابتدائی سطور بھی اہم اور بڑی معنی خیز ہیں تحریر ہے

”وجہ بادشاہان اسلام نعمتے است بغایت عظیم، وموجب نصیب بادشاہان دو چیز است، یکے سر شوکت کفار وظہور ملت اسلام۔ تا وقتے کہ بادشاہان اسلام جہد نکنند وبجنود اسلام ودولت کفار بر ہم نہ زنند، زمین خدا ئے تعالیٰ دار الاسلام نگردد، کفار بر ضعفائے مسلمین تاختہ، جان ومال ایشاں برباد فنا دہند“(۱)

ترجمہ: عالی مرتبت بادشاہوں کی موجودگی بہت بڑی، نہایت عظیم نعمت ہے اور بادشاہوں کا مرتبہ بلند کرنے والی دو چیزیں ہیں، کافروں کی شوکت وقوت کو توڑنا، اور ملت اسلام کو نمایاں کرنا، جب کہ سلاطین اسلام جہاد نہ کریں اور اسلامی لشکروں کے ذریعہ کے کافروں کا غلبہ ختم نہ کریں، اللہ کی زمین دار الاسلام نہیں ہو سکتی۔ کفار کمزور مسلمانوں پر چھپے کر کے، ان کے جان اور مال فنا کی نذر کر رہے ہیں۔

راقم سطور کا خیال ہے کہ حضرت شاہ صاحب کا یہ گرامی نامہ سنہ ۷۲-۱۱۷۱ھ (۱۷۵۸ء) کا لکھا ہوا ہے، کیوں کہ ۱۷۵۹ء (۷۲ اھ کے نصف ثانی) میں، احمد شاہ ابدالی ہندوستان آ گیا تھا۔ اسی سے ضمناً یہ بھی معلوم ہو گیا، کہ حضرت شاہ ولی اللہ سنہ ۱۸۵۷ء سے، سو سال پہلے ہندوستان کے دار الحرب ہونے کا فیصلہ فرما چکے تھے۔

حضرت شاہ صاحب نے نواب عبید اللہ خاں کشمیری کے نام، گرامی نامہ میں بھی (جو بظاہر، مذکورہ بالا خط کے بعد لکھا گیا ہے) اس وقت کے ہندوستان کو صاف، دار الکفر لکھا ہے۔ تحریر ہے

”رقیمہ سامیہ رسید، واستفسارے کہ از اقامت در دیار جٹ کردہ بودند، معلوم شد

عزیز القدر! ترغیب بردل تنے مکرر داعیہ دعا باستیصال ہر دو فریق فرو دمی آید۔ زنہار درمیان ایشاں نباید بود، خبر شرط است، اگر دریں ایام عزم حج کنند از ہمہ بہتر۔ ہم در دنیا وہم در آخرت، اگر میسر نشود، نقل از دار الکفر خود ضرور است“(۲)

ترجمہ: گرامی نامہ پہنچا اور سوال جس میں جاٹوں کے علاقہ میں قیام کے متعلق دریافت کیا ہے، معلوم ہوا۔ میرے عزیز! غیب سے ان دونوں فریقوں کے خاتمہ کی، اہتمام سے دعا کا دل پر بار بار تقاضہ ہوتا ہے، [اس] سے ہر گز ہر گز ان کے بیچ میں نہ رہنا چاہئے، اطلاع ضروری ہے۔ اگر ان دنوں میں حج کا ارادہ کر لیں، تو سب سے بہتر ہے، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اگر حج کے جانے کا موقع نہ ہو، تو دار الکفر سے نکل جانا خود بھی ضروری ہے۔

(۱) کلمات طیبات حضرت شاہ صاحب کے مکتوب [illegible] ابتدائی سطور [illegible] مکتوبات حضرت شاہ ولی اللہ حصہ دوم، سید مؤلف مرتبہ دکتوب شاہ محمد عاشق پھلتی [illegible] کلمات طیبات [illegible] سیاسی مکتوبات میں شامل نہیں ہے۔

(۲) سیاسی مکتوبات مجمع (دہلی ۱۹۲۹ء) [illegible] سیاسی مکتوبات [illegible] سیاسی مکتوبات میں صرف یہ مبہم ترجمہ [illegible] صفحہ ۱۵۸۔

حضرت شاہ صاحب اور ہندوستان کے چند، اور بڑے علماء کی گذارشات پر، احمد شاہ ابدالی نے خاطر خواہ توجہ کی اور حضرت شاہ صاحب کے متوسلین نے بھی، ان ہدایات وخطوط کی تعمیل میں فخر ومسرت محسوس کی، احمد شاہ ابدالی حضرت شاہ صاحب کے مکتوب نیز علمائے ہند کے چند اور مکتوبات اور دعوت ناموں کی وجہ سے ہندوستان آیا، اور پانی پت کے میدان میں، ایک طاقتور اور بھرپور حملہ کر کے، ان قوتوں کے ہندوستان پر قبضہ اور حکومت کے منصوبہ پر ایسی کاری بھرپور ضرب لگائی اور ان طالع آزماؤں کو ایسا کمزور اور بے دست وپا کردیا، کہ وہ سر اٹھانے کے لائق نہ رہے۔

ابدالی ربیع الاول سنہ ۱۱۷۳ھ (یکم نومبر ۱۷۵۹ء) کو پانی پت کے میدان میں پہنچا اور تقریباً ڈھائی مہینہ تک جنگ کے بعد، اواخر جمادی الاول (۱۴ر جنوری ۱۷۶۱ء) مرہٹوں کو شکست فاش دی۔

حضرت شاہ صاحب کی، یہ تدبیر بلاشبہ نہایت کارگر ثابت ہوتی، اگر ابدالی کی تاریخی کامیابی کے بعد، ہندوستان کی سیاسی قیادت اور وزارت عظمیٰ، حضرت شاہ صاحب کے معتمد افراد میں سے نواب نجیب الدولہ [جو اپنے جنگی تجربہ، دوراندیشی، بے مثال دانش مندی اور حوصلہ کی وجہ سے، احمد شاہ ابدالی کے لئے بھی ایک دریافت کی حیثیت رکھتے تھے] کے سپرد کردی جاتی، تو بعد کے حالات اس سے بہت مختلف ہوتے، جو سامنے آئے، ممکن تھا کہ اس سے مغل خاندان اور حکومت کی عمر میں بھی، خاصا اضافہ ہوجاتا، ابدالی کی بھی یہی رائے تھی، لیکن درباری سازشوں، مغل خاندان اور امراء کے باہمی سخت اختلافات اور عہدہ ومنصب کے خواہشمندوں کی، شاطرانہ چالوں نے، اس انتظام کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ نجیب الدولہ کی جگہ ایک اور، وزیر اعظم منتخب کرلیا گیا، جس کا انجام معلوم ہے۔ مغل خانوادہ کے ارباب اقتدار کی بے دانشی اور صبر واعتماد کے فقدان کی وجہ سے، بات پھر وہیں آگئی جہاں سے چلی تھی، کہ نہ حاکم کو استحکام حاصل تھا، نہ حکومت کو۔ جو دیانت وانصاف، دوراندیشی واستحکام کی بات کرتا، اس کو خودغرض ومطلب پرست کہا جاتا، اہل غرض اور خوشامدیوں کو حکومت وامراء کا مخلص ومددگار سمجھا جاتا تھا۔ اس خودغرضی اور افراتفری کی وجہ سے، بادشاہ اور سربراہان حکومت ایک تماشہ بن کر رہ گئے تھے، کبھی کسی کو حکومت سپرد کی جاتی، کبھی کسی اور کو! آج ایک شہزادہ تخت پر بیٹھتا کل دوسرا، اس کی جگہ لے لیتا، یوں حکومت کا اعتبار اور مغل خاندان کی رہی سہی ساکھ بھی خاک میں مل گئی تھی۔

انگریز بہت دنوں سے اس کھیل کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا، اور اس سے صحیح وقت پر بھرپور فائدہ اٹھانے کی فکر میں تھا۔ اپنی شطرنج کی بہت عیاری کے ساتھ بساط بچھا چکا تھا، اس کے مہرے حرکت میں تھے، لال قلعہ پر قبضہ ان کی بنیادی ترجیحات میں شامل تھا، بالآخر، انگریزوں نے سنہ ۱۸۰۳ء میں دہلی پر باقاعدہ قبضہ کرلیا۔ اکبر، جہانگیر اور شاہ جہاں کی عظمتوں کے نام لیوا اور تخت سلطنت کے دعویدار، انگریزوں کی ماہانہ پنشن پر گزارہ کرنے لگے اور ان کے اشارہ چشم وابرو کے محتاج ہو کر رہ گئے۔ وہ بھی دیکھا یہ بھی دیکھ!

toobaa-elibrary.blogspot.com

شاہ ولی اللہ کے معاصر بڑے علماء اور ان کے وابستگان کے فتاویٰ: حضرت شاہ ولی اللہ نے اپنے دور کے حالات دیکھ کر، اس ملک کی مذہبی شرعی حیثیت کے متعلق، جو رائے ظاہر فرمائی تھی، تقریباً وہی رائے حضرت شاہ صاحب کے نامور معاصر، حضرت مرزا مظہر جان جاناں کی بھی تھی۔ ان دونوں کی وجہ سے، بلکہ حالات کی اس گرفت کی وجہ سے، جس کے اثرات بد سے بدتر ہوتے جا رہے تھے، ان دونوں کے بڑے طاقتور جانشینوں اور نمائندوں کی بھی، یہی رائے اور فتویٰ تھا کہ موجودہ حالات کی وجہ سے، ہندوستان قطعی طور پر دارالحرب ہے۔ ان حضرات میں سے جو اس رائے کے قائل علم و بردار تھے، ان میں حضرت مرزا مظہر کے نمائندہ اور علمی جانشین، حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور حضرت شاہ ولی اللہ کے برگزیدہ اخلاف کرام شامل تھے۔ جس میں حضرت شاہ عبدالعزیز، حضرت شاہ رفیع الدین، نیز اس خاندان کے مہر منیر، حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید، مولانا عبدالحی بڈھانوی اور مولانا شاہ محمد اسحاق کے علاوہ، حضرت مفتی الٰہی بخش کاندھلوی، مفتی شرف الدین رام پوری (۱) وغیرہ کے اسمائے گرامی بھی شامل ہیں۔ ان ہی فتاویٰ اور نظریات کی وجہ سے اور خاندان ولی اللہی سے وابستہ مختلف خطوں میں مقیم درجنوں علماء اور اہل ارشاد و معرفت نے بھی، اسی قسم کے فتاویٰ تحریر فرما کر، اپنے اکابر کی راہ پر چلنے کا عہد کیا اور اپنے عملی اقدامات سے، ان فتاویٰ کی توثیق و تصدیق کی۔ ایسے فتاویٰ کی خاصی تعداد ہے، جن کے فوائد و اثرات مختلف حیثیتوں سے ظاہر ہوتے رہے۔

کیا یہ فتوے صرف انگریز کے لئے تھے؟ یہاں یہ عرض کرنا ضروری ہے، کہ جب علماء کے ہندوستان کو دارالحرب قرار دینے کے، ابتدائی فتاویٰ کا تذکرہ آتا ہے اور برصغیر ہند کی دینی علمی سیاسی تاریخ پر، ان کے اثرات کا مطالعہ کیا جاتا ہے، تو عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ، ان حضرات کی یہ جدوجہد اور کوشش، انگریزوں اور صرف انگریزوں کے خلاف تھی، اور یہی ان حضرات کے سیاسی نظریات کا بنیادی نقطہ اور مقصد تھا، مگر اس خیال کے لئے کوئی علمی بنیاد موجود نہیں۔ ان حضرات کے فتاویٰ دراصل ان تمام طالع آزما قوتوں، اور ظلم و جبر کی، ان تمام طاقتوں کے بڑھتے اثرات کی وجہ سے صادر ہوئے تھے، جنہوں نے انگریز کے اس خطہ میں آنے سے پہلے، یہاں مسلمانوں کا جینا حرام کر رکھا تھا، جن کی وجہ سے مسلمانوں کی آبرو اور جان مال کو ہر وقت خطرہ رہتا تھا، جب جس کا جی چاہتا ان کے مردوں کو قتل کرتا، ان کی عورتوں کو بے آبرو کر کے، ان کے مکانات کو نذر آتش کر دیتا تھا، ان حضرات کے پہلے اور بنیادی فتوے، ان ہی لوگوں کی وجہ سے تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ اور حضرت مرزا مظہر جان جاناں کی تحریروں میں اس کی صراحت ہے، حضرت شاہ عبدالعزیز کے فتاویٰ میں بھی، اس کے اشارات مل جاتے ہیں، اس لئے ان تمام فتاویٰ کو صرف انگریزوں کی حکومت و اقتدار سے وابستہ کرنا، دیانت و انصاف نہیں، لیکن یہ صحیح ہے کہ شمالی ہندوستان، خصوصاً دہلی پر انگریزوں کے قبضہ کے بعد، ان فتاویٰ کا رخ انگریز کی جانب ہو گیا تھا، کیوں کہ وہ

(۱) ان میں چند فتاویٰ غیر مطبوعہ ہیں ... جن میں سے چند کی اصل ... کے فوٹو سٹیٹ ہمارے ذخیرہ میں موجود ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

قلبی حرج میں دارالحرب سے کسی طرح مختلف نہیں تھے جیسے سے انگریزوں کے آنے سے پہلے مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا ہوا تھا، انگریزوں کے بھی ملک گیری کے وہی منصوبے تھے، وہ بھی مسلمانوں اور [illegible] کے مقابلے [illegible] تھے، جس کا انگریزوں سے پہلے یہاں موجود مسلمانوں سے معرکہ رہا۔ [illegible] تھیں [illegible] وقت جیسے مسلمان جو مملکت جدید جن مسائل و مشکلات کا شکار تھی، ان کا صرف تحریر سے [illegible] مسلمان میدان میں آ کر عملی جدوجہد، یہی وہ حالات و مقاصد تھے جو بالآخر سید احمد شہید کی صورت میں ۱۸۵۷ء کی جدوجہد میں پوری شان سے ظاہر ہو

[illegible] تحریکات سے جتنی میدانی مسلح تاکہ [illegible] سے وہ مقاصد حاصل نہیں [illegible] نیا تھا، نہیں ان کے معنوی نوعیت کے آثار ہیں، اس وقت سے آج تک ان تحریکات [illegible] مقاصد کے [illegible] اس کے فلسفہ و حکمت کے [illegible] حیثیت سے [illegible] بھی ایک [illegible] تاریخی حقیقت ہے [illegible] خصوصاً ۱۸۵۷ء کی تحریک [illegible] سے جو [illegible] کی [illegible] ۱۸۵۷ء کی تحریک سے ملکی قوتوں کو [illegible] مسلمان [illegible] بھی [illegible] کو انگریزوں کے ۱۸۵۷ء سے پہلے کے نظام میں حاصل تھیں ۱۸۵۷ء کی تحریک [illegible] کا [illegible] اور قلعہ معلیٰ کی [illegible] بھی [illegible] داستان، اور ملک کی تاریخ کا ایک [illegible] ملک و ملت کی تباہی [illegible] حیثیت ہوئی [illegible] بیان نہیں۔ [illegible] سے ہزاروں [illegible] ہجرت [illegible] تاحیات قیدی نہ ختم ہوئے [illegible] اس کے علاوہ تھی، اور

گھر میرا جو جلتا تھا کچھ لوگ یہ کہتے تھے

کیا آگ سہرے ہے، کیا تیز سماں ہے

۱۸۵۷ء کے بعد کے دورِ استبداد کے تلخ تجربات

۱۸۵۷ء کی تحریک کے بعد انگریزوں کے [illegible] پر قابض ہو گئے تھے، ان کی حکومت جبر و استبداد کی [illegible] وہ جبر و استبداد کے [illegible] سے ایک [illegible] قاہرہ قوت تھی کہ اس کے خلاف [illegible] نکالنا، بلکہ دم مارنا بھی آسان نہیں تھا، اب لئے [illegible] کے [illegible] بڑے معرکے [illegible] ہزاروں [illegible] کی قربانی اور بے شمار [illegible] برداشت کرنے کے باوجود بھی [illegible] ملک کی شرعی حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ برصغیر ہند ۱۸۵۷ء کی تحریک سے پہلے جس طرح دارالحرب تھا، اب بھی

اسی طرح رہا، بلکہ ان حالات وحوادث نے، اس کی شدت اور قہرناکی میں کچھ اضافہ ہی کر دیا تھا۔

فکر و عمل کا ایک اور میدان: یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ ۱۸۵۷ء کی مسلح جدوجہد کے بعد علماء نہ عوام، اس لائق نہیں رہ گئے تھے کہ حکومت کے سامنے دوبارہ آ سکیں، اور اپنے حقوق اور معاملات کے لئے، کوئی بڑا میدانی منصوبہ عمل میں لا سکیں، لیکن جہاں تک رائے اور نظریہ کی بات تھی، اس میں کچھ تبدیلی نہیں آئی تھی، اس لئے اکثر علمائے ہند، خصوصاً خاندان حضرت شاہ ولی اللہ سے وابستہ اور اس دینی علمی اصلاحی کارواں سے منسلک، علماء کی وہی رائے رہی، جو ۱۸۵۷ء سے پہلے تھی۔ حضرت شاہ محمد اسحاق کے متعدد شاگردوں، مولانا نواب قطب الدین دہلوی، مولانا عبدالقیوم بڈھانوی، مولانا مفتی محمد ایوب پھلتی اور اس خانوادۂ علم وعمل کے، بڑے دینی علمی نمائندوں میں سے، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی وغیرہ اکابر علماء کا، اس پر اتفاق تھا کہ یہ ملک اب بھی اسی طرح دارالحرب ہے، جس طرح اس سے پہلے دور میں تھا۔ لیکن ان حضرات کو ۱۸۵۷ء کے تجربہ نے بتا دیا تھا، کہ اب جدوجہد کا میدان بدل گیا ہے، موجودہ حالات میں ہتھیار اٹھانا، ملک میں مسلمانوں کے ٹوٹے پھوٹے بکھرے وجود، اور ان کے رہے سہے دینی کام، علماء اور ذمہ داران کو ختم کرنے، اور اجتماعی خودکشی کے مترادف ہوگا۔ اس لئے ہتھیار، جنگ کے نظام اور ارادہ کو، وقتی طور پر فراموش کر کے، ملی تعمیر وترقی کے اور کاموں کو اولیت دینی چاہئے، اس کے لئے پہلی بنیادی ضرورت، عوام کی دینی تعلیم وتربیت کے لئے، ایک مرتب و مسلسل نظام اور ایک متعین فکر ومزاج کی تشکیل کی تھی، جس کی روشنی میں آئندہ نسلیں بہترین دینی تعلیم وتربیت، معاملات ومعاشرت کی درستگی ورہنمائی، مستقبل کی بہتر نشو ونما اور اعلیٰ ترین منصوبوں اور دماغوں کی تشکیل کر سکیں، اس مقصد کے لئے ان علمائے کرام نے جو طریقہ اپنایا، واقعہ یہ ہے کہ ان حالات میں، مسلمانوں کی سرفرازی کے لئے، اس سے بہتر تجویز وانتخاب ممکن نہیں تھا۔

یہ اسلامی دینی تعلیم کے لئے، ایسے مدرسوں کا آغاز تھا، جو حکمرانوں اور ارباب دولت وثروت کی نگاہ کرم کے منتظر و پروردہ نہ ہوں، بلکہ ان کی اساس، حق تعالیٰ کے اعتماد اور توکل علی اللہ پر رکھی جائے، ان کا سفر عام مسلمانوں کے تعاون سے آگے بڑھے، اور منزل مقصود تک پہنچے۔ یہ کوشش کچھ ایسی کامیاب ہوئی، کہ اس کے جلو میں دو چار نہیں، پچاسوں سینکڑوں مدرسوں کا جال بچھ گیا، اور یہ مدارس نہ صرف اس خطہ، بلکہ پورے برصغیر اور بعد میں پوری دنیا کے لئے، ایک نمونہ اور ایسی مثال ثابت ہوئے، جس کی اسلامی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں تھی۔

اگرچہ یہ مدرسے اپنے قائم کرنے والوں کی زندگی میں ہی، تناور درخت بن کر سایہ دینے لگے تھے، اور اہل دین کا ایک بڑا طبقہ، ان کی ٹھنڈی چھاؤں میں، دنیا وآخرت کی نعمتوں سے ہمکنار ہونے لگا تھا، مگر اس سب کے باوجود، ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

مدارس سے [illegible] اپنے جہاد کی مقاصد سے بھی [illegible] فاضل [illegible]
اور مستقبل کے نقشہ میں رنگ بھرے [illegible] سیاسی [illegible] متعلق [illegible]
تذکرہ جاری رکھا [illegible] اس کو [illegible] جس طرح [illegible] پہلے [illegible] حضرت [illegible]
حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی [illegible] سب سے ممتاز [illegible] حضرت مولانا گنگوہی کا ہے

انگریز کے دور میں ملک کی شرعی حیثیت اور سیاسی تحریکات پر حضرت گنگوہی کے فتاویٰ

حضرت مولانا گنگوہی سے [illegible] حکومت [illegible] شرعی حیثیت اور اس کی [illegible] [illegible] فتوے [illegible] اس میں سب سے پہلا

[illegible] اور [illegible] جو [illegible] مفتی محمد شفیع عثمانی [illegible] ۱۳۵۲ھ [illegible] ۱۹۳۳ء [illegible]
[illegible] نام سے [illegible] اس [illegible] کا [illegible] علمی تاریخ [illegible]
[illegible] سیاسی احوال [illegible] متعلقات میں [illegible]
[illegible] تحریر [illegible] متعلقات [illegible]
[illegible] فتوے [illegible] اور [illegible]
[illegible] شامل ہوئی [illegible] اس لیے [illegible]
[illegible] معلوم [illegible]
[illegible] سیاسی تاریخ [illegible] علم [illegible]

زیر نظر فتوی اور اس کے متعلق چند مباحث

[illegible] معلومہ [illegible] اور اس [illegible] مطالعہ سے پہلے [illegible]
[illegible] حضرت مولانا گنگوہی کے [illegible] معلومہ فتووں [illegible] متعلق ضروری معلومات [illegible] کے حوالہ سے [illegible]
[illegible] کی تحقیق، [illegible] ضروری [illegible] جس پر [illegible] میں [illegible]

(۱) [illegible] فتوے کا [illegible] تحریر اور اس کی تحریک ۱۸۵۷ء [illegible] حقیقت"
(۲) حضرت مولانا گنگوہی سے یہ فتوی دریافت کرنے والے [illegible] ان کے احوال اور مشتبہ اطلاعات پر [illegible]
(۳) [illegible] فتوے کے قلمی نسخے [illegible] کاتب اور ان کے [illegible]
(۴) [illegible] فتوی کی پہلی طباعت [illegible] کا ترجمہ، حاشیہ [illegible] کا اعتراف

(۵) حضرت مولانا گنگوہی کے اس موضوع [ہندوستان کی انگریز کے دور میں شرعی حیثیت] پر معلوم چند اور فتوے۔

(۶) زیر نظر سند اور اس کی ترتیب

سند صفحات اسی اجمال کی تفصیل پر مشتمل ہیں۔

اس فتوے کے سنہ تحریر اور اس کے ۱۸۵۷ء سے وابستہ ہونے کی اطلاعات پر ایک نظر: حضرت مولانا گنگوہی کا یہ فتوی، انگریزوں کے دور حکومت میں، ہندوستان کے دار الحرب ہونے کے موضوع پر، برصغیر کے معروف ترین، چند فتووں میں سے ایک ہے۔ بعض اہل قلم اور مورخین نے اس کا سنہ ۱۸۵۷ء کے واقعات اور تحریک کے مباحث اور اس کے مآخذ میں بھی شمار کیا ہے، مثلاً مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے لکھا ہے:

"ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مولانا گنگوہی کا پہلا فتوی بزبان فارسی، شائع کردہ مفتی محمد شفیع صاحب، یا تو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے پہلے کا ہے یا اس کے فوراً بعد کا، جب کہ پکڑ دھکڑ بڑے پیمانہ پر جاری تھی۔"(۱)

لیکن یہ خیال، اطلاعات کی صحیح نہیں ہے۔ یہ غلط فہمی غالباً اس سبب سے ہوئی کہ اب تک اس فتوے کا سوال نامہ اور اس کی تاریخ تحریر وسوال معلوم نہیں تھی، صرف یہ معلوم تھا کہ اس کے مصنف، مفتی حضرت مولانا گنگوہی، ۱۸۵۷ء کی تحریک کے قائدین وعمائدین سے تھے، لہذا یہ خیال کر لیا گیا کہ حضرت مولانا نے، یہ فتوی اس تحریک کے دوران، یا اس کے بعد لکھا ہوگا، لیکن اب جب کہ اس کے سوال اور جواب دونوں کی تاریخیں اور سن تحریر صحیح طور پر معلوم ہو گئے ہیں، اس غلط فہمی کی کوئی وجہ نہیں۔

یہ فتوی تحریک سنہ ۱۸۵۷ء کے (سن عیسوی کے حساب سے) پورے چھتیس سال بعد، وجود میں آیا تھا، اس کے محرک مولانا سعید الدین بن وحید الدین رام پوری [رام پور منہیاران ضلع سہارنپور یوپی] تھے۔ مولانا سعید الدین نے، جو اس وقت سعید آباد، متھرا میں مدرسہ و مدرس تھے، حضرت مولانا کی خدمت میں، رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ میں ہندوستان کی اس وقت کی شرعی حیثیت کے متعلق، ایک مفصل سوال نامہ ارسال کیا تھا، حضرت مولانا نے اس کا مفصل جواب لکھا، جو ۷ر شوال ۱۳۱۰ھ ۲۴ر اپریل ۱۸۹۳ء کو مکمل ہوا اور یہ عجب حسن اتفاق ہے، کیوں کہ ۱۸۵۷ء کی تحریک کا بھی ۲۴ر اپریل کو آغاز ہوا تھا۔

لہذا اس فتوے کا ۱۸۵۷ء کی تحریک اور اس کے واقعات دونوں سے کچھ تعلق نہیں، اس کو ۱۸۵۷ء سے وابستہ کرنا اور اس ضمن میں اس کا تذکرہ کرنا درست نہیں۔

(۲) اس فتوے کا مولانا سعد الدین کشمیری سے کچھ واسطہ نہیں: اس سے پہلے مرتب وناشر مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانی کو نہ اس کا سوال نامہ ملا، نہ ہی حضرت مفتی صاحب نے اس کا کسی رخ سے کچھ تذکرہ کیا، کہ حضرت

(۱) نفثۃ المصدور [illegible] ہندوستان کی شرعی حیثیت [illegible] ص ۳۳ (علی گڑھ ۱۹۶۸ء)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مولانا سندھی سے سوال کس نے کیا تھا اس کی صراحت مرحب سے پہلے مولانا سید محمد میاں صاحب نے ... سے حق اور ... سے مجاہد سرکار نامے میں ... اور صراحت ... سے ...

جیسا کہ مولانا عبدالدین صاحب ... اور مولانا ... صاحب ... سے ہندوستان ... سے متعلق حضرت مولانا گنگوہی سے استفتا کیا (۲)

سیلیں مولانا محمد میاں صاحب ... جس شمارہ ... اطلاعات ... [illegible]

[illegible]

بہرحال یہ تو طے ہے کہ اس فتوے کے مستفتی، مولانا سعد الدین کشمیری نہیں، بلکہ مولانا سعید الدین رام پوری تھے، مگر کون سے سعید الدین؟ کیونکہ اس وقت رام پور میں بھی سعید الدین نام کے دو فاضل تھے، دونوں جید عالم تھے، دونوں فقہ و فتاویٰ سے وابستگی رکھتے تھے، ان میں سے ایک حضرت مولانا گنگوہی کے خاندانی عزیز، حدیث میں شاگرد، مرید و منتسب اور خاص نیاز مند تھے۔ دوسرے تھانہ بھون کے فاروقی خاندان کے فرد تھے، مولانا مفتی عبدالقیوم بڈھانوی سے بیعت اور صاحب درس وافادہ شخص تھے۔ اس لئے حتمی اور متعین طور پر یہ معلوم نہیں، کہ ان میں کس نے حضرت مولانا گنگوہی سے، ہندوستان کی شرعی حیثیت کے متعلق سوال کیا تھا، لیکن قرین قیاس یہی ہے، کہ مولانا سعید الدین خلف مولانا وحید الدین رام پوری نے دریافت کیا ہوگا؟ وہ حضرت کے معتمد و قریبی اصحاب میں سے تھے، انہی کی حضرت سے خط و کتابت تھی اور دوسرے صاحب کا مستفتی ہونا بھی غیر متوقع نہیں، ان کو بھی دار الحرب کے موضوع سے دلچسپی تھی، اس لئے یہاں دونوں صاحبان کا مختصر تعارف تحریر ہے، ممکن ہے کہ آئندہ کسی ذریعہ سے ان میں سے، کسی ایک کی تعیین ہو جائے، تاہم راقم سطور کا خیال ہے کہ یہ مولانا سعید الدین بن وحید الدین رام پوری ہی تھے۔ فتویٰ دار الحرب کے سوال نامہ، یا مکتوب مولانا سعید الدین کے آغاز پر، حضرت مولانا گنگوہی کے لئے جو شعار و کلمات درج ہیں، ان سے بھی یہی تاثر ملتا ہے، کہ یہ تحریر مولانا سعید الدین (بن حافظ وحید الدین) کا ہوگا، اس لئے ان کے تعارف کو اولیت دی گئی ہے۔

مولانا سعید الدین بن وحید الدین رام پوری: رام پور منہیاران، ضلع سہارنپور (مغربی یوپی) کا ایک پرانا قصبہ ہے، یہاں ایک انصاری خاندان، جو بادشاہت کے دور میں سہارنپور سے آکر آباد ہوا تھا، جس میں علم کا سلسلہ دیر تک چلا۔(۱) اس خاندان کے ایک فرد مولانا حافظ وحید الدین رام پوری تھے، جو حکیم ضیاء الدین رام پوری کے غالباً چچازاد بھائی بھی تھے۔ حافظ وحید الدین ذاکر شاغل اور باخدا شخص اور حضرت حاجی امداد اللہ سے بیعت تھے، حضرت مولانا گنگوہی سے بے تکلف روابط رکھتے تھے اور حضرت سے استفادہ باطنی بھی کیا تھا، ان کے حضرت مولانا کے نام خطوط سے، حافظ صاحب کی رفعت پرواز کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایک خط میں لکھتے ہیں:

اب سنو! کہ بندہ تو اپنے تئیں محتاج ہے خصوصاً یہ حال جو آپ نے اپنے لکھے، اس سے تو صاف ظاہر ہو گیا، لیکن یہ حال نصیب بندہ نہیں ہوا۔ حق تعالیٰ مبارک فرمائے اور بندہ کو بھی حصہ مل جائے۔ آمین!(۲)

---

(۱) اس خاندان [illegible] "مرآت ناصریہ" (تذکرہ مولانا محمد شفیع ناصر رام پوری) [illegible] ۱۳۵۴ھ [illegible] ۹۳) میں ہے

(۲) [illegible] میں حضرت گنگوہی کے حافظ وحید الدین صاحب [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

یک اور مفصل مکتوب گرامی نامہ میں فرماتے ہیں

"اور وجہ عجیب یہ ہے کہ آپ کو روپیہ مالک معطی کے جانب سے اور شرم و حیا مانع ہو جو [illegible] کا مقصد ہو [illegible] اسی طرح اس کو لسان شریعت میں احسان کہتے ہیں اور یہی صفت محمود ہے [illegible] سب [illegible] خوب [illegible] تو یہی امر ہے کہ قابل اجازت تحسین کے ہیں اور [illegible] کامل [illegible] ہے۔ اور [illegible] سب مقدمات اس سے [illegible] مبارک ہو بہر مبارک ہو حق تعالیٰ اس میں ترقی فرماوے اور [illegible] فرماوے۔ بہت شکر کی جگہ ہے بہت بہت شکر کرنا واجب ہے"[1]

حافظ حمید الدین صاحب کے احوال و تاریخ وفات وغیرہ معلوم نہیں

مولانا حمید الدین [illegible] سے حضرت حاجی امداد اللہ کے مکتوبات کا ایک مجموعہ ۱۳۰۴ھ ۸۷-۱۸۸۶ء میں مرتب [illegible] حضرت [illegible] تھانوی نے ان کو اردو ترجمہ مع حواشی و ضروری معلومات کے ساتھ مرتب [illegible] مرقومات امدادیہ [illegible] امداد المشتاق کے ساتھ شائع کر کے سن [illegible] میں شائع کر دیا تھا۔ حافظ صاحب کے [illegible] مولانا سعید الدین تھے

ولادت اور تعلیم

مولانا سعید الدین کی تاریخ ولادت معلوم نہیں ہو سکی [illegible] بحوالہ [illegible] حضرت حاجی امداد اللہ کی خبر ملی تو [illegible] مسرت کا اظہار فرمایا [illegible]

"برخوردار محمد سعید احمد کے عربی پڑھنے سے بے حد خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ اس کو عالم باعمل [illegible]

[illegible] اور صاحب نصیب کرے"[2]

حضرت کی دعا بارگاہ الٰہی میں منظور ہوئی اور مولانا سعید الدین کو وہ تمام خوبیاں حاصل ہوئیں جو [illegible] حضرت [illegible] حاجی امداد اللہ صاحب نے دعا [illegible] تھی

مولانا سعید الدین حضرت مولانا گنگوہی کے ممتاز شاگرد اور مولانا سعید قاسم تھے مولانا سعید الدین کے سبق [illegible] حدیث شریف کا ۳۱ شوال ۱۳۰۴ھ (جولائی ۱۸۸۷ء) میں آغاز ہوا تھا [illegible] شعبان ۱۳۰۵ھ میں درس حدیث [illegible] تعلیم سے فارغ ہو کر متعدد مدرسوں سے وابستہ رہے [illegible] ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں بھوپال چلے گئے تھے بھوپال میں [illegible] کے اہم ترین عہدہ [illegible] تحریری حیثیت سے مقرر ہوئے [illegible] سے تیری [illegible] ترقی ہوتی رہی [illegible]

(۱) [illegible] بحوالہ [illegible] ماثر الامداد [illegible] ص ۱۹۵ مطبوعہ [illegible]

(۲) مرقومات امدادیہ [تصحیح امداد المشتاق] مطبوعہ [illegible] ص ۵۵ [illegible] سعید الدین [illegible]

(۳) [illegible] تاریخ [illegible]

پہنچے۔ ریاست میں بہت عزت ووقار کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے، ہر طبقہ کے افراد میں پذیرائی حاصل تھی۔

اگرچہ ملازمت کی مصروفیات بہت رہتی تھیں مگر مولانا نے کہیں بھی قیام ہوا، اور کسی بھی ملازمت وخدمت پر فائز رہے ہر جگہ درس حدیث کا معمول بلاناغہ جاری رہا، طلبہ کی مالی معاشی سرپرستی فرماتے، ان کی ضروریات کا بھی بہت خیال کرتے تھے، دو چار طلبہ کو اپنے ساتھ کھانے میں شامل رکھتے تھے۔ معروف اہل قلم محمد امین زبیری نے (جنہوں نے مولانا کو قریب سے دیکھا تھا) لکھا ہے:

"وہ دورے میں ہوں یا مقیم صبح کے وقت دو چار طلباء کو حدیث وفقہ کا درس، ان کا لازمۂ زندگی تھا، ان کے دستر خوان پر چند طلباء خصوصاً ناشتہ اور شب کے کھانے کے وقت، ضرور ہوتے تھے، وظیفہ یاب ہونے کے بعد بھی یہی نظام اوقات تھا" (۱)

مولانا وحید الدین کے، حضرت مولانا گنگوہی سے جو روابط تھے، مولانا سعید الدین میں اس کا پورا اثر آیا، اور مولانا بھی ہمیشہ حضرت مولانا کے دامن فیض سے وابستہ رہے۔ مولانا سعید الدین کے نام حضرت مولانا کے مکتوبات سے ان روابط اور اعتماد کا اندازہ ہوتا ہے، جو حضرت مولانا کو مولانا پر تھا۔ حضرت مولانا کے گرامی ناموں سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ مولانا، حضرت کو اپنے تمام حالات ومسائل سے باخبر رکھتے تھے اور حضرت مولانا حسب ضرورت ہدایت ورہنمائی بھی فرماتے رہتے تھے، حضرت مولانا کے مکتوبات کے بعض مندرجات سے، مولانا کے روحانی کمالات ومرتبہ کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ حضرت مولانا نے ایک خط میں تحریر فرمایا ہے:

"اگرچہ تم کو ایسی حالت میں کہ اسباب ظاہری پر نظر نہیں، کچھ لکھنا لغو ہے، مگر تاہم بحکم: **الدين النصحية** لکھتا ہوں، کہ بار بار زیارت وطن اور بہانہ ولداری ختن، تدبیر کے خلاف ہے، اگر حق تعالیٰ نے سامان رزق مقرر کر دیا ہے، اس کو متغیر متنفر بنانا اور پرخاش عباد کا سبب ٹھہرانا، قرین مصلحت نہیں، آئندہ جو مناسب جانو" (۲)

دار العلوم دیوبند کی مجلس شوری کے رکن: مولانا سعید الدین صاحب کو، حضرت مولانا گنگوہی کی نسبت اور خاندان حضرت مولانا قاسم نانوتوی سے قرابت کی وجہ سے، دار العلوم دیوبند سے والہانہ سا تعلق تھا، دار العلوم میں، حضرت گنگوہی کی سرپرستی کے آغاز کے وقت سے، معمول چلا آرہا تھا کہ رامپور گنگوہ وغیرہ سے خانوادہ کا، کوئی فاضل مدرسہ کی شوری کا رکن بنایا جاتا تھا، سب سے پہلے ممبر، مولانا حکیم ضیاء الدین رامپوری تھے، پھر ان کے بھتیجے، مولانا حافظ احمد رامپوری اس کے لئے نامزد کئے گئے، مولانا احمد کی رکنیت شوری کے، (۳) چار سال بعد، ۱۳۲۴ھ میں مولانا سعید الدین بھی مجلس شوریٰ کے لئے

(۱) بھوپال کا ممتاز جائزہ، مضمون از محمد امین زبیری۔ مشمولہ بھوپال نمبر، فکر و آگہی، دہلی۔ مرتبہ رضیہ حامد صاحبہ ص: ۶۹۱ (طبع اول: ۱۹۹۶ء)

(۲) مکاتیب رشیدیہ ص: ۹۶

(۳) دار العلوم کی صد سالہ زندگی۔ تالیف مولانا قاری محمد طیب صاحب ص: ۱۰۳ (طبع اول دیوبند: ۱۳۸۵ھ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

منتخب کر لئے گئے تھے، جو اس وقت سے وفات تک، بہت دلچسپی اور اہتمام سے، مدرسہ کی بھرپور خدمت کرتے رہے۔

شوریٰ کے اجلاس کا وقت آتا، تو کئی دن پہلے دیوبند پہنچتے، مدرسہ کے معاملات کو دیکھتے، کاغذات کو جانچتے اور مجلس شوریٰ میں رکھنے کے لئے، ان کی ترتیب وتکمیل فرماتے۔ مجلس کی تجاویز لکھنا اور اس کے متعلق تحریری کام انجام دینا، اپنی سعادت سمجھتے تھے اور کئی دن تک اس میں مشغول، وقت گذارتے تھے۔ دارالعلوم دیوبند کی روداد میں، مولانا کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"دارالعلوم کی خدمت میں شغف کا حال یہ تھا، کہ مجلس شوریٰ کے ہونے سے چند روز بیشتر، آپ تشریف لاتے تھے، اور وہ تمام کاغذات، جو شوریٰ میں پیش ہونے والے ہوتے تھے، آپ ان کو مرتب فرمایا کرتے تھے۔ جلسہ کے دوران میں، تمام روداد شوریٰ کا لکھنا، تجاویز کا مسودہ بنانا اور بعد میں ان کا صاف کرانا، یہ سب کچھ آپ نے اپنے ہی ذمہ لے رکھا تھا، آپ ان تمام کاموں کو عبادت عظمیٰ خیال فرماتے تھے اور اکثر تحدیث بالنعمۃ کے طور پر، اس کا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے، اپنا بیشتر وقت دارالعلوم کی ان ہی خدمات میں گذارتے تھے" (۱)

اخلاق وعادات ومزاج: علم وفضل، دیانت وسچائی اور خوش خلقی میں ممتاز ومعروف تھے، وسیع القلب تھے، ہر اک فکر وخیال کے افراد سے بے تکلف ملتے اور ضرورت ہوتی، تو نہایت نرمی سے بحث وگفتگو کرتے، تعصب اور شدت مزاج سے بہت دور رہتے تھے۔ نصیحت وگفتگو نہایت موثر تھی، دینی ودنیاوی وجاہت سے بہرہ ور تھے۔ محمد امین زبیری صاحب نے، بھوپال کے ممتاز علماء میں مولانا کا ذکر کیا ہے، جو لائق مطالعہ ہے۔ لکھتے ہیں:

علماء کے زمرہ میں، مولوی سعید الدین کو بھی شامل کرنا چاہئے، جو دیوبند کے فارغ التحصیل تھے۔ بھوپال میں ان کی پوزیشن، ایک سیویلین افسر کی تھی، انہوں نے محرری سے ترقی کی اور ذمہ دارانہ عہدوں پر مامور رہے۔ وہ دورے میں ہوں یا مقیم، صبح کے وقت دو چار طلباء کو حدیث وفقہ کا درس، ان کا لازمۂ زندگی تھا۔ ان کے دسترخوان پر چند طلباء، خصوصاً ناشتہ اور شب کے کھانے کے وقت ضرور ہوتے تھے، وظیفہ یاب ہونے کے بعد بھی یہی نظام اوقات تھا۔

نہایت وجیہ خوش لباس اور نفیس طبع تھے۔ ایسے پیرایہ میں نصیحت کرتے تھے کہ مؤثر ہو جاتی تھی، وسیع القلب تھے، ہر خیال کے آدمی سے مخلصانہ وبے تکلفانہ ملتے تھے اور نرمی سے بحث کرتے تھے، متعصبانہ ذہنیت کا پتہ نہ تھا۔

شرعی پائجامہ (جس کا کمربند گلے میں ہوتا یا اس میں پتلون کی گیٹس لگے ہوتے) قمیص، شیروانی اور ترکی ٹوپی پہنتے تھے، کبھی کبھی مولویانہ عمامہ اور قبا بھی، بلیرڈ اور کروکے کھیلوں میں مشاق تھے (۲)

---

(۱) روداد دارالعلوم دیوبند ۱۳۴۷ھ

(۱) بھوپال کا علمی جائزہ۔ مضمون از محمد امین زبیری۔ مشمولہ بھوپال نمبر۔ فکر وآگہی، دہلی۔ مرتبہ رضیہ حامد صاحبہ۔ ص:۶۹۱ (طبع اول: ۱۹۹۶ء)

مولانا کا مرتبہ حاشیہ مکتوبات امدادیہ: مولانا کی ایک مختصر علمی تحریری خدمت، حضرت حاجی امداد اللہ کے مجموعہ مکتوبات (مرقومات امدادیہ) میں درج اشخاص کا تعارف ہے۔ یہ مجموعہ مکتوبات، مولانا کے والد، مولانا حافظ وحید الدین رامپوری نے مرتب کیا تھا۔ حضرت مولانا تھانوی نے مولانا سعید الدین سے اس میں مذکور شخصیات وغیرہ کی تعیین کرائی اور مولانا عبد الغنی حیدرآبادی سے ان مکتوبات عربی کا ترجمہ کرا کے، مرقومات امدادیہ کے نام سے، امداد المشتاق کے ساتھ شائع فرمایا۔ مولانا تھانوی نے اس خدمت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"ان مکتوبات میں بہت سے حضرات کے نام آئے ہیں، کہ فہم مضامین، ان کے حالات معلوم ہونے پر موقوف ہے، بناء علیہ، جناب مولانا سعید الدین صاحب ابن مولانا محمد وحید الدین صاحب، جامع مکتوبات سے، ان حضرات کے مختصر حالات تحریر فرمانے کی استدعا کی گئی، ممدوح نے نہایت خوشی سے اس کو منظور فرمایا(۱)

وفات: مولانا سعید الدین کی بھوپال میں، ۲۴ ذی قعدہ سنہ ۱۳۴۷ھ (۳ مئی سنہ ۱۹۲۹ء) کو وفات ہوئی (۲) وہیں دفن کئے گئے۔ علمی و دینی حلقوں میں مولانا کی وفات کا گہرا صدمہ ہوا۔ مولانا سے جو ایک فیض جاری تھا، اس کے ختم ہونے پر تاسف ظاہر کیا گیا۔ دارالعلوم دیوبند نے، جس کی مجلس انتظامیہ کے، مولانا تقریباً چوتھائی صدی تک رکن رہے، مولانا کی کمی کو بہت محسوس کیا۔ دارالعلوم کی روداد میں مولانا کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا کی وفات سے مدرسہ کے لئے، جو خلا پیدا ہو گیا تھا، اس کا خاص طور سے تذکرہ کیا گیا۔ روداد کا مختصر اقتباس درج ذیل ہے:

اس حادثہ [مولانا احمد نانوتوی، مہتمم دارالعلوم دیوبند کی وفات] کے چند ماہ بعد ہی، حضرت مولانا سعید الدین صاحب مرحوم، رامپوری مشیر امور ریاست بھوپال کی وفات ہوئی جس سے مجلس شوری کے کاموں میں زبردست کمی اور نقصان کی حیثیت سے محسوس کیا، مولانا سعید الدین صاحب مرحوم رامپوری، دارالعلوم کے ان قدیم ممبران میں سے تھے، جو حضرت گنگوہی کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔

آپ کی تمام عمر مدرسہ کی جان نثاری، ہمدردی و خیر خواہی میں گذری۔ اس کے ساتھ آپ کا علم و فضل، راست بازی، وجاہت، دینی و دنیوی، خوش خلقی، مروت، ایسے اوصاف تھے، جن میں آپ یگانہ روزگار سمجھے جاتے تھے۔ اگرچہ آپ کا تعلق بہ ریاست بھوپال میں ہونے سے، بظاہر شغل درس و تدریس خاطر خواہ نہ تھا، مگر باوجود اس کے، اس

(۱) حاشیہ صفحہ ۱۰، مرقومات امدادیہ (مکمل طبع اول، ۱۳۴۷ھ)

(۲) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

زمانہ میں بھی آپ اس مشغلہ سے خالی نہ رہے، ایک دو طالب علم آپ کے مکان پر حاضر ہوکر، حدیث وتفسیر، اصول فقہ اور فقہ وغیرہ کی، بڑی بڑی کتابیں آپ سے پڑھتے رہتے تھے۔

دار العلوم کی خدمت میں شغف کا یہ حال تھا، کہ مجلس شوریٰ کے ہونے سے چند روز پیشتر، آپ تشریف لاتے تھے، اور وہ تمام کاغذات، جو شوریٰ میں پیش ہونے والے ہوتے تھے، آپ ان کو مرتب فرمایا کرتے تھے۔ جلسہ کے دوران میں تمام روداد شوریٰ کا لکھنا، تجاویز کا مسودہ بنانا اور بعد میں ان کو صاف کرانا، یہ سب کچھ آپ نے اپنے ہی ذمہ لے رکھا تھا، آپ ان تمام کاموں کو عبادت عظمیٰ خیال فرماتے تھے، اور اکثر تحدیث بالنعمۃ کے طور پر اس کا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے، اپنا بیشتر وقت دار العلوم کی ان ہی خدمات میں گذارتے تھے۔ فتنۂ اختلاف ۱۳۴۴ھ میں آپ نے جس سرگرمی سے دار العلوم کی حمایت واعانت میں، غیر معمولی حصہ لیا، اس کے لئے القاسم والانصار شورائے مقالی شاہد عدل ہیں، اسی لئے مولانا کی وفات کا صدمہ، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ودیگر ارکان مدرسہ، اور تمام جماعت دار العلوم نے، غیر معمولی طور پر محسوس کیا اور واقعہ یہ ہے کہ آپ کی وفات سے، مدرسہ کی اور مجلس شوریٰ کی قوت انتظامیہ، وہیئت ترکیبیہ کو جو نقصان عظیم پہنچا، اس کی تلافی آج تک نہ ہوسکی، فی زمانہ ایسے مخلص کارکن کہاں۔ حق تعالیٰ آپ کی مغفرت فرماکر، آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔

دار العلوم میں جب آپ کی وفات کا تار پہونچا، طلبہ ومدرسین وملازمین نے ملکر قرآن خوانی وکلمہ طیبہ کا ختم کرکے آپ کے لئے ایصال ثواب کیا''(۱)

مولانا سعید الدین بن علیم الدین رامپوری: مولانا سعید الدین کے عہد میں، رام پور میں اسی نام کے ایک اور عالم بھی تھے، جو مولانا علیم الدین، بن شیخ احمد بخش کے فرزند، اور تھانہ بھون کے اس معروف فارقی خاندان کے فرد تھے، جس سے تھانہ بھون کے، مشہور علماء اور مشائخ وابستہ ہیں (۲) یہ خاندان سنہ ۱۸۵۷ء کے معرکہ میں، تھانہ بھون کی بربادی کے بعد، رامپور آکر آباد ہوگیا تھا۔

مولانا سعید الدین کی نسبت مولانا کی تحریروں سے چند مختصر سی ناتمام معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ مولانا سعید الدین، مفتی عبد القیوم بڈھانوی سے بیعت تھے (۳) غالباً کچھ دنوں بھوپال میں بھی قیام رہا تھا، مولانا سعید الدین کو ہندوستان کی

(۱) روداد، دار العلوم دیو بند ... سنہ ۱۳۴۷ھ ... ص: ۱۷۔

(۲) مولانا معیز الدین فاروقی کا، داد ھیالی ننھیالی نسب نامہ ان اوراق پر مفصل درج ہے، جو مولانا کی مملوکہ شامی [حاشیہ درمختار] کے ساتھ شامل ہیں۔ یہ نسخہ مدرسہ مظاہر علوم قدیم سہارنپور میں محفوظ ہے۔

(۳) مولانا عبد القیوم سے بیعت کا واقعہ، اور مفتی عبد القیوم صاحب کی عنایت کی ہوئی ایک مفصل سند بیعت بھی، مولانا سعید الدین نے اپنی تحریرات میں نقل کی ہے۔ مولانا کی مذکورہ تمام تحریروں کے فوٹو اسٹیٹ ہمارے ذخیرہ میں موجود ہیں۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

شرعی حیثیت کے مباحث سے دلچسپی تھی، مولانا نے مولانا قاضی محمد ایوب پھلتی کا، رسالہ دارالحرب بھی ۱۳۰۰ھ میں نقل تھا،] یہ نسخہ مظاہرعلوم سہارنپور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔] ۱۳۲۲ھ (۱۹۰۴ء) تک حیات تھے۔

مولانا کو فقہ حنفی سے ذوق تھا، شامی پر مولانا کے مختصر اشارات وافادات درج ہیں۔ مولانا کے تعلیم وتلمذ وغیرہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں اور مولانا کے حضرت مولانا گنگوہی سے، کسی رابطہ کی بھی ہنوز کوئی اطلاع دستیاب نہیں، اس لئے قرین قیاس ہے کہ، حضرت مولانا گنگوہی کے نام سوال اور مکتوب، مولانا سعید الدین خلف مولانا وحید الدین کا ہے۔ بہ ظاہر موخرالذکر، مولانا سعید الدین (بن علیم الدین) کا اس فتوے سے کچھ تعلق نہیں۔

اس فتوے کے قلمی نسخے: اس فتوے کی اگرچہ تحریر کے فوراً بعد، نقلیں شروع ہوگئی تھیں، خود حضرت مولانا گنگوہیؒ نے اپنے فتوے کے آخر میں تحریر فرمایا ہے: میں یہ مسودہ بھیج رہا ہوں امید کہ اس کی نقل لینے کے بعد، اصل تحریر یہاں واپس بھیج دیں گے، کیوں کہ یہاں بھی کچھ لوگ اس نقل کا ارادہ رکھتے ہیں:

''ایں مسودہ را روانہ می کنم، امید کہ بعد نقلش، روانہ این صوب فرمایند کہ بعض مردم این جا، ہم قصد نقلش می دارند''

حضرت کے تلامذہ اور متوسلین کا معمول بھی یہی تھا، کہ وہ حضرت مولانا کی اکثر اہم تحریروں اور فتاوی کی نقل محفوظ کرنے کی، کوشش کرتے تھے، بہ ظاہر اس پر بھی، متعدد حضرات نے توجہ فرمائی ہوگی، یہی وجہ ہے کہ حضرت کی وفات کے ایک عرصہ بعد تک، اس کی متعدد نقلیں موجود تھیں۔ مولانا مفتی محمد شفیع نے مطبوعہ نسخہ کی تمہید میں لکھا ہے:

''حضرت کے اقارب وتلامذہ میں، دوسرے متعدد حضرات کے پاس بھی، اس کی نقلیں موجود ہیں''

مگر افسوس کہ اب ان میں سے اکثر نقلیں معدوم اور بے نام ونشاں ہوچکی ہیں، صرف دو قدیم ومعتبر قلمی نسخے معلوم ہیں، پہلا حضرت مولانا گنگوہی کے ایک پرانے شاگرد اور مجاز طریقت، مولانا صادق الیقین صاحب کرسوی(۱) کی باقی ماندہ

---

(۱) مولانا صادق الیقین خلف مولانا سراج الیقین۔ کرسی ضلع بارہ بنکی میں ولادت ہوئی، مولانا حکیم محمد حسین سے متوسطات، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی سے مدرسہ جامع العلوم کان پور میں درسیات کی اکثر کتابیں اور معقولات پڑھیں۔ کان پور سے کاندھلہ آئے، مولانا حکیم صدیق احمد کاندھلوی نے یہاں ایک مدرسہ قائم کیا تھا، اس میں پڑھا، (مولانا صادق الیقین نے اپنے والد کے نام خطوط میں اس کی تفصیلات لکھی ہیں، جو راقم نے پڑھے ہیں اور ان کے فوٹو اسٹیٹ میرے پاس موجود ہیں۔) مولانا صدیق احمد کاندھلوی کی رہنمائی میں، حضرت مولانا رشید احمد کی خدمت میں گنگوہ میں حاضر ہوئے، حضرت مولانا سے حدیث شریف مکمل کی۔ حضرت مولانا گنگوہی، مولانا کی لیاقت وذہانت کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے۔

اول اپنے والد سے بیعت ہوئے، سنہ ۱۳۱۰ھ میں حج کے لئے حاضر ہوئے حضرت حاجی امداد اللہ سے شرف بیعت حاصل کیا، مکہ مکرمہ میں قرأت وتجوید میں کمال حاصل کیا۔ مدینہ منورہ میں شیخ ظاہر علی وتری سے اجازت حدیث اور سند لی۔ مولانا فضل رحمان گنج مرادآبادی سے بھی اجازت وسند حاصل کی۔ حضرت مولانا گنگوہی کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے، یہ سفر اصلاح باطن بیعت اور استفادہ کے لئے ہوا تھا، لمبے عرصہ تک حضرت مولانا سے استفادہ کیا اور اجازت وخلافت حاصل فرمائی، اتباع سنت میں نہایت کامل تھے۔

شوال سنہ ۱۳۳۳ھ (ستمبر ۱۹۱۵ء) میں ہجرت کے ارادے سے مکہ معظمہ پہنچے، حج کے فوراً بعد ۳ محرم الحرام ۱۳۳۴ھ (نومبر ۱۹۱۵ء) کو مکہ معظمہ میں وفات ہوگئی۔ معلومات کے لئے مولانا کے والد مولانا شاہ سراج الیقین کی مؤلفات: شمس العارفین ۹۴-۹۵ (افضل المطابع ہردوئی) ۱۳۳۳ھ اور سراج وہاج (سفرنامہ حج، خدابخش لائبریری جرنل (شمارہ ۷۵-۷۷) نیز مولانا پر، راقم سطور نورالحسن راشد کاندھلوی کا مضمون مندرجہ سہ ماہی احوال وآثار، کاندھلہ۔ شمارہ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ/ اگست ۱۹۹۴ء، ملاحظہ ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

چند کتابوں میں شامل ہے، دوسرا نسخہ جو علامہ انور شاہ کشمیری کے قلم سے ہے، خانقاہ رحمانیہ مونگیر (بہار) میں محفوظ تھا، اس نسخہ کا عکس مولانا منت اللہ مونگیری نے "ہندوستان اور دار الحرب" کے نام سے شائع کردیا تھا۔ دونوں کا تعارف درج ذیل ہے

نسخہ کرسی، مکتوبہ ۱۳۲۲ھ: اس فتوے کا خانقاہ نجاتیہ کرسی (ضلع بارہ بنکی) میں موجود نسخہ قدیم ترین معلوم نسخہ ہے۔ یہ ایک مجموعہ [تحریرات ورسائل] میں شامل ہے جو تمام حضرت مولانا گنگوہی کے چند اہم ترین جوابات و مکتوبات پر مشتمل ہے، اس مجموعہ کا تصوف، اصطلاحات تصوف اور مشائخ وصوفیاء کے متعلق، خلیفہ ابومحمد محی الدین کے ایک مفصل سوالنامے اور اس کے نہایت جامع جواب سے آغاز ہوا ہے، اس کے بعد حضرت مولانا اشرف علی تھانوی کی، حضرت مولانا سے وہ اہم خط وکتابت نقل کی ہے، جو بعد میں تذکرۃ الرشید میں شائع ہوئی تھی۔ بعد ازاں یہ فتوی اور اس کا سوال نامہ نقل کیا گیا ہے، جو [صفحہ ۳۵ کے نصف آخر سے صفحہ ۴۶ کے اختتام تک] ساڑھے آٹھ صفحات پر مشتمل ہے، آخری ڈیڑھ صفحہ میں سجدہ غیر اللہ کے سلسلہ میں، مولانا احمد حسن مرادآبادی کے ایک سوال کا جواب نقل ہے، گویا یہ مجموعہ کل سینتالیس صفحات میں ہے۔ تحریر پختہ مگر رواں ہے، ترقیمہ کاتب درج نہیں، لیکن صفحہ ۱۷ کے حاشیہ پر یعنی خلیفہ ابومحمد محی الدین۔ کے سوال کے جواب کے اختتام پر، کاتب نے اپنا نام اور سنہ کتابت لکھا ہے۔

"بقلم ناچیز محمد احمد عفی عنہ...... المرقوم، ۲۷ ذو القعدہ ۱۳۲۲ھ یوم پنجشنبہ وقت ۷ بجے صبح"

فی صفحہ سترہ سے بیس تک سطریں ہیں، پہلے سترہ صفحات کے حواشی پر، خلیفہ ابومحمد محی الدین کے سوالات کا جواب نقل ہوا ہے، درمیان سے دو تین کے علاوہ اکثر صفحات کے حاشیے سادہ ہیں۔

نسخہ مونگیر، مکتوبہ بدست حضرت علامہ انور شاہ کشمیری: اس فتوے یا رسالہ کا ایک عمدہ صاف نسخہ شہرۂ آفاق جلیل القدر عالم اور محدث، علامہ انور شاہ کشمیری کے قلم سے، خانقاہ رحمانیہ مونگیر، کے ذخیرہ میں محفوظ تھا، اس ذخیرہ کا یہ نسخہ مولانا عبد الماجد صاحب (کمراؤں ضلع دربھنگہ، بہار) کی خانقاہ کی لائبریری کو عنایت کی ہوئی، کتابوں میں شامل ہے۔ مولانا منت اللہ رحمانی صاحب نے اس نسخہ کا عکس، خانقاہ مونگیر سے سنہ ۱۳۸۳ھ (۶۴-۱۹۶۳ء) میں، عمدہ آرٹ پیپر پر شائع کردیا تھا۔ یہ طباعت صرف آٹھ صفحات پر مشتمل ہے، پہلا صفحہ سرورق کا ہے، دوسرے پر کتب خانہ رحمانیہ کا فوٹو ہے، تیسرے چوتھے صفحہ پر، مولانا منت اللہ رحمانی کے قلم سے، اس نسخہ کی وجہ اشاعت اور اس کا تعارف: "تقریب" کے عنوان سے درج ہے۔ تین صفحات پر حضرت شاہ صاحب کا مکتوبہ نسخہ، یا فتوی آیا ہے، آخری صفحہ سادہ ہے۔ مگر تعجب ہے کہ مولانا منت اللہ رحمانی نے اس کو، حضرت شاہ صاحب کی تالیف سمجھا ہے اور اسی حیثیت سے شائع بھی کیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"میری خوش نصیبی ہے کہ حضرت (علامہ انور شاہ کشمیری) کی ایک علمی تحریر جس کا تعلق ہندوستان کے دار الحرب

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہونے سے ہے، آپ کے ایک لائق شاگرد، جناب مولانا عبدالماجد صاحب گمراوں ضلع دربھنگہ، کے ذریعہ حاصل ہوئی اور الحمدللہ، کہ آج اس کی اشاعت کی سعادت نصیب ہو رہی ہے

حضرت شاہ صاحب نے اپنی اس تحریر میں، سب سے پہلے، کسی ملک کے دارالاسلام یا دارالحرب ہونے کی، اصل وجہ بیان کی ہے"

سمجھ میں نہیں آتا، کہ مولانا منت اللہ رحمانی صاحب جیسے جید فاضل اور باخبر عالم کو، اتنا بڑا مغالطہ، کس طرح ہوا، یا تو مولانا رحمانی صاحب، حضرت مولانا گنگوہی کے اس فتوے سے واقف ہی نہیں تھے، یا اس کا مطبوعہ نسخہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا، ورنہ ایسا دعویٰ نہ فرماتے، جس کا ثابت کرنا ممکن نہیں۔ بلاشبہ یہ تحریر یا فتویٰ، حضرت علامہ انور شاہ کے قلم سے ہے، مگر یہ حضرت علامہ کی اپنی تالیف یا افادہ نہیں ہے، بلکہ حضرت علامہ نے، ان صفحات میں حضرت مولانا گنگوہی کا وہی معروف فتویٰ نقل کیا ہے، جو بعد میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کے ذریعہ سے، شائع ہو کر عام ہوا۔ مولانا رحمانی کی اس فروگذاشت پر، مولانا سعید احمد اکبرآبادی نے متوجہ اور متنبہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ:

"اس میں تو کوئی شبہ ہی نہیں، کہ یہ تحریر لکھی ہوئی حضرت الاستاذ کے ہاتھ کی ہی ہے، لیکن ساتھ ہی اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت الاستاذ اس کے صرف ناقل ہیں، مصنف نہیں، کاتب ہیں، صاحب تحریر نہیں، اس بنا پر اس تحریر میں جو کچھ درج ہے، اس کو شاہ صاحب کی رائے یا فتویٰ قرار دینا قطعی غلط ہے (۱)

نسخہ مونگیر، اور نسخہ مرتبہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب میں، کوئی بڑا بنیادی فرق نہیں ہے، بلکہ کئی مرتبہ یہ خیال آتا ہے کہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کو جو نسخہ ملا تھا، وہ غالباً حضرت علامہ کے مکتوبہ نسخہ، یا اسی کی کسی اصل پر مبنی ہے، جس سے دونوں نسخے نقل کئے گئے ہیں۔ بہرحال یہ نسخہ جو مولانا منت اللہ نے شائع کیا ہے، نہ حضرت علامہ کشمیری کی تالیف ہے، نہ حضرت مولانا گنگوہی کے مذکورہ فتویٰ کے علاوہ، کوئی اور یہ تحریر ایسا وہی فتویٰ ہے جو حضرت مولانا گنگوہی نے، مولانا سعید الدین کے سوال کے جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ مولانا اکبرآبادی نے یہ بھی لکھا ہے کہ

"جب آپ حضرت شاہ صاحب کی تحریر کو، حضرت گنگوہی کی تحریر کے ساتھ ملا کر پڑھئے، تو معلوم ہوگا کہ اول تا آخر مونگیر اندر کی حرف بحرف نقل ہے، فرق اگر ہے تو صرف اس قدر، کہ فتوے کے ناقل، چونکہ حضرت شاہ صاحب خود ہیں، اس لئے املا اور کتابت کے اغلاط سے، یہ تحریر بالکل پاک وصاف ہے" (۲)

نسخہ مطبوعہ دیوبند اور مطبوعہ مونگیر کے مقابلہ سے، یہ حقیقت بالکل بے غبار ہو جاتی ہے کہ دونوں کی اصل ایک ہے اور

(۱) مقالہ بعنوان ——— "ہندوستان کی شرعی حیثیت" مولانا سعید احمد اکبرآبادی ص:۳۲ (علی گڈھ ۱۹۶۸ء)

(۲) ہندوستان کی شرعی حیثیت ص:۳۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان دونوں میں جو جزوی اختلاف ہے، وہ راقم سطور کے مرتبہ نسخہ کے حاشیہ میں درج دونوں کے اختلافات سے واضح ہو جائے گا۔ (۱)

خلاصہ یہ ہے کہ مونگیر سے شائع رسالہ: ''ہندوستان اور دار الحرب'' کا حضرت علامہ انور شاہ کشمیری سے کتابت کے علاوہ کسی اور پہلو سے انتساب درست نہیں، یہ حضرت مولانا گنگوہی کا وہی معروف فتوی ہے، اس لئے نسخہ مونگیر کو بھی اس فتوے کے بنیادی نسخوں میں شمار کیا جانا چاہئے۔

طبع اول، دیوبند، ۱۳۵۲ھ: اس فتوی کی پہلی اشاعت وہ ہے، جو مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی دیوبندی کے ترجمہ اور حاشیہ کے ساتھ اول مفتی صاحب کے رسالہ، ماہ نامہ المفتی دیوبند میں مضمون کی صورت میں چھپی تھی، اس کے بعد، ''فیصلۃ الاعلام فی دار الحرب و دار الاسلام ... المعروف بہ ... کیا ہندوستان دار الحرب ہے''؟ کے نام سے، دار التبلیغ دیوبند سے ۱۳۵۲ھ (غالباً جمادی الاولی، اگست و ستمبر سنہ ۱۹۳۳ء) میں، کتابی صورت میں شائع ہوئی۔

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے اس فتوی کا اردو ترجمہ کیا، حوالوں کی مراجعت کی، چند توضیحات اور اضافے، مولانا مفتی محمد سہول بھاگلپوری (۲) صدر مفتی دار العلوم دیوبند نے بھی کئے۔ یہ اس نسخہ کی اب تک کی واحد کتابی اشاعت ہے، اگرچہ اس رسالہ یا اشاعت سے نقل ہو کر، یہ فتوی اور جگہ بھی چھپا ہے، مگر ان متأخر اشاعتوں پر اعتماد صحیح نہیں۔

مفتی محمد شفیع صاحب کا چھاپا ہوا نسخہ سولہ صفحات کا ہے، پہلا صفحہ سرورق کا ہے، دوسرے پر، مولانا محمد شفیع کی مرتبہ تمہید ہے، صفحہ ۲ سے ۱۴ تک فارسی فتوی اور ترجمہ اور حاشیے درج کئے گئے ہیں۔ اب اس طباعت کے نسخے بھی کم یاب ہیں، تاہم ہمارے ذخیرہ میں، اس طباعت کا صاف ستھرا ایک عمدہ نسخہ موجود ہے (۳)

اس طباعت کے متعلق، مولانا محمد میاں صاحب کی اطلاعات درست نہیں: مولانا محمد میاں صاحب نے اپنی کتاب، ''علمائے حق اور ان کے مجاہدانہ کارنامے'' میں اس فتوے (مطبوعہ دار الاشاعت دیوبند) کا ذکر کرتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے، وہ غلط فہمی ہی نہیں بلکہ تہمت کے زمرہ میں آ سکتا ہے۔ مولانا نے لکھا ہے:

---

(۱) یہ اختلافات نسخۂ زیر نظر طباعت میں درج نہیں کئے گئے، ان کے وہ اشاعت ملاحظہ ہو، جو صرف اسی نسخے اور اس کے متعلقات پر مع اس متن اور ترجمہ کے علیحدہ شائع ہوئی ہے۔ (نور)

(۲) مولانا محمد سہول عثمانی بھاگل پوری سنہ ۱۸۷۴ (۹۱-۱۲۹۲ھ) کی ولادت ہے ۱۴ رجب سنہ ۱۳۶۷ھ ۲۳ مئی سنہ ۱۹۴۸ء کو وفات ہوئی، مفصل حالات کے لئے دیکھئے حیات مولانا محمد سہول عثمانی بھاگل پوری، مؤلفہ محمد تسیم الدین فیروزی (کراچی: ۱۹۷۶ء)

(۳) یہ نسخہ میرے والد ماجد مدظلہ کے ایک ہم سبق اور خاص دوست، مولانا محمد عاقل الہ آبادی (سابق آرگنائزر، جمعیۃ علمائے ہند) کا مملوکہ ہے، مولانا عاقل صاحب کے قلم سے اس کے آخری صفحات پر مفصل حاشیے لکھے ہوئے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

"حضرت مرحوم ربانی نے نہایت مبسوط اور مدلل فتویٰ فارسی زبان میں تحریر فرمایا، جس کی اشاعت کانگریس کی وزارتوں سے پہلے ناممکن رہی، اور چھپنے ہی (۱۹۳۷ء میں) کانگریس وزارت قائم ہوئی، تو بازار کے چلنے والی چیز تصور کر کے، اس کو ایسے بزرگ نے شائع فرمایا، جن کا مسلک اس فتوے کے خلاف ہے۔ پھر آخر میں شمس اسعدی پٹنہ کے سابق پرنسپل نے، ایک صفحہ کا بے معنی فتویٰ لگا کر ٹمس میں ٹاٹ کا پیوند لگا دیا"(۱)

افسوس کہ مولانا محمد میاں نے اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ سراسر ناانصافی ورزیادتی ہے، اس میں جو باتیں کہی گئی ہیں بلاشبہ وہ سب غلط ہیں:

الف: یہ فتویٰ کانگریس کی وزارت بننے سے چار سال پہلے، سنہ ۱۳۵۲ھ غالباً جمادی الاولی (واخر اگست ستمبر ۱۹۳۳ء) میں شائع ہو چکا تھا، کانگریس کی یوپی میں پہلی وزارت، وسط سنہ ۱۹۳۷ء (وسط ۱۳۵۶ھ) کے بعد قائم ہوئی تھی (۲) اس لئے مفتی صاحب کی اس خدمت واشاعت کو کانگریسی وزارتوں سے جوڑنا ناواقفیت اور بے خبری، یا شاید مسلم لیگ اور اس کی جدوجہد سے وابستہ علماء سے، کھلی نفرت اور صاف تعصب پر مبنی ہے۔

ب: مولانا مفتی محمد شفیع نے اس فتوے کو اس کے دینی ملی مفادات کی وجہ سے نہیں، بلکہ بازار کی چلنے والی چیز سمجھ کر شائع کیا تھا۔ حالاں کہ اگر دیکھئے تو اس سوا صفحہ کی مختصری، کتاب کی اشاعت سے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کو (بشرطیکہ یہ کتاب بہت جلد اور تیزی سے فروخت ہوگئی ہو) زیادہ سے زیادہ دس بارہ روپئے کی بچت ہوئی ہوگی، جو مفتی صاحب کے لئے کوئی بات نہیں تھی، لہٰذا یہ بات بھی بے جا اور نامناسب ہے۔

ج: یہ بھی سراسر الزام صریح ہے، کہ اس فتوے کے مرتب وناشر (مولانا مفتی محمد شفیع صاحب) کا عمل اس فتوے کے خلاف تھا، بلکہ جس کسی نے حضرت مولانا گنگوہی کے اس موضوع کے فتاویٰ کو توجہ سے پڑھا ہے، وہ جانتا ہے کہ حضرت گنگوہی کا مسلک ہی وہی تھا، جس پر مفتی شفیع وغیرہ کا عمل تھا، حضرت مولانا گنگوہی، اس وقت سیاسی تحریکات کے حق میں اور ان کے ہم نوا نہیں تھے۔ بعد میں حالات نے کیا رخ اختیار کیا، اس کی کیا وجوہات واسباب تھے، وہ ایک الگ بحث ہے۔

د: مولانا محمد میاں صاحب نے، مولانا مفتی محمد سہول صاحب کا تعارف بھی اس طرح کرایا ہے، جس سے مفتی صاحب کے لئے غلط تاثر پیدا ہوتا ہے، اس فتوے کا حاشیہ لکھتے وقت مولانا محمد سہول دارالعلوم کے اعلیٰ درجہ کے مدرس اور صدر مفتی تھے۔ نیز مولانا محمد سہول، مولانا لطف اللہ علی گڈھی، مولانا محمد حسن کانپوری اور محمد فاروق چریا کوٹی کے علاوہ، شیخ الہند مولانا محمود حسن کے بھی خاص شاگرد تھے۔ حضرت مولانا گنگوہی سے تلمذ کی بھی ایک روایت ہے، کیا استفادہ تو بہرحال ثابت ہے۔ مولانا

(۱) [illegible] ۹۹ [illegible]

(۲) [illegible] وزیر تھے [illegible] (علی گڈھ [illegible]

[illegible] ۵۶)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دارالعلوم میں مدرس رہے، اس کے بعد حضرت شیخ الہند کے حسب ہدایت اور مختلف مقامات پر چند سال [illegible] ہدایت پر مدرسہ عالیہ کلکتہ وابستہ ہو گئے، پھر شمس الہدیٰ پٹنہ کے پرنسپل کے منصب پر فائز ہوئے [illegible] دارالعلوم [illegible] ہو گئے تھے، ابوالمحاسن مولانا سجاد صاحب کو صدر مفتی دارالعلوم بنانا چاہتے تھے۔

مولانا محمد میاں صاحب نے اپنی تحریر میں صاف یہ لکھا ہے۔ میں نے جو حضرت مولانا گنگوہی سے [illegible] ہندوستان [illegible] ناموں سے ساتھیوں کی اپنی رائے بھی ہو [illegible] ہندوستان سے [illegible] ہیں۔ چونکہ احقر [illegible] ہندوستان کی شرعی حیثیت کے متعلق حضرت مولانا گنگوہی کی [illegible] مولانا محمد [illegible] دراصل حضرت مولانا گنگوہی [illegible] مفصل فتوے کا حاصل اور رسالے [illegible] مجلس [illegible] دارالعلوم دیوبند کے پہلے سالانہ جلسہ منعقدہ [illegible] ۱۳۲۹ھ [illegible] ۱۹۱۱ء [illegible] مجلس [illegible] ۱۹۱۰ء میں بھی شائع ہوا تھا، اس وقت تک [illegible] منعقدہ [illegible] میں رہے [illegible] حالات کا اثر تھا [illegible] مولانا محمد میاں [illegible] معلوم ہوتی ہے۔

میرے خیال میں اس اندراج کے ساتھ مولانا محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی [illegible] مولانا محمد [illegible] متعلق [illegible] ذمہ داری کی ترتیب [illegible] ہندوستان کے مسلمانوں [illegible] اور اس سے مقصد [illegible] اعلیٰ تعلیم یافتہ [illegible] مسلمانوں [illegible] تاریخ [illegible] جاسکتا ہے [illegible] مولانا محمد میاں [illegible] حاشیہ [illegible] ہے۔

ہندوستان کی شرعی حیثیت کے حوالے سے [illegible] فتاوے [illegible] دارالحرب [illegible] حضرت مولانا گنگوہی کا پہلا اور آخری فتویٰ کہیں ہے، اسی سلسلہ میں حضرت مولانا کے نام سے [illegible] اور معلوم ہیں، جو [illegible] دارالحرب کے بعد لکھے گئے ہیں، یہ دونوں فتوے مفصل فتوے سے مختلف ہیں، ان میں پہلا فتویٰ جو [illegible] مختصر ہے، اس میں حضرت مولانا نے اپنی سابقہ مفصل رائے سے، کسی قدر [illegible] ہوئے لکھا ہے کہ [illegible]

[illegible] تحقیق [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کیفیت ہوتی ہے۔

یہ مختصر فتویٰ فتاویٰ رشیدیہ کی [illegible] تمام اشاعتوں میں شامل ہے فتاویٰ رشیدیہ کی [illegible] اشاعت میں [illegible] ہے کہ [illegible] حضرت سے [illegible] مقیم [illegible] سوالات [illegible] سوال [illegible] جواب میں تحریر فرمایا تھا۔ [illegible] سوالات [illegible] حضرت نے [illegible] کے مطابق ان کے جواب بھی [illegible]

تحریر فرمائے اس فتوے کی تحریر کی تاریخ حضرت کے قلم سے ۱۶ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ (۷ ستمبر ۱۸۹۴ء) درج ہے، اس لئے مولانا سعید احمد صاحب اکبرآبادی کا یہ خیال درست نہیں کہ

''قیاس کہتا ہے کہ یہ اگر واقعی حضرت گنگوہی کی تحریر ہے بھی تو فتوائے ثانی پر یقینا برسوں مقدم ہوگی (۱)

لہٰذا یہ کہنا تو درست نہیں کہ یہ فتویٰ معروف مفصل فتوے کے بعد کا ہے۔ اس سے صرف یہ معلوم ہورہا ہے کہ حضرت نے دار الحرب ہونے کی رائے بعد ہی نظر ثانی فرمائی تھی، اس خیال یا نظر ثانی کا آغاز اسی مختصر فتوے سے ہوا تھا۔ اس فتوے کے الفاظ یہ ہیں

سوال: ہند بقول امام صاحبین دار الحرب ہے، اگر نہیں تو مولانا محمد اسماعیل صاحب دہلوی نے صراط مستقیم میں کس وجہ سے، عصر ماضیہ میں اس کی نسبت ایسا لکھا ہے اور فتنہ سابقہ میں اکثر اکابر اعلاء کلمۃ اللہ کی طرف کیوں مائل تھے۔ (۲) اگر مسئلہ متعین قرار دیکر ارتفاع امان کو علت کہا جاوے، تو یہ بھی محل تامل ہے۔ بینوا بالتفصیل

الجواب: ہند کے دار حرب ہونے میں اختلاف علماء کا ہے۔ بظاہر تحقیق حال بندہ کو خوب نہیں ہوئی، حسب اپنی تحقیق کے سب نے فرمایا ہے اور اصل مسئلہ میں کسی کو خلاف نہیں اور بندہ کو بھی خوب تحقیق نہیں کہ کیا کیفیت ہند کی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی (۳)

---

(۱) ہندوستان کی شرعی حیثیت ص ۳۵

(۲) شاہ محمد اسماعیل شہید نے صراط مستقیم میں [illegible]

[illegible]

(۳) ملاحظہ ہو فتاوی رشیدیہ [illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس مختصر [illegible] کے بعد حضرت [illegible] سے پہلے [illegible] پر مفصل نظر ثانی کی [illegible] مجلس [illegible] سے معلوم ہوتا ہے۔

حضرت مولانا [illegible] (اپنے ایک اہم مضمون کے مطابق [illegible]) [illegible] اشتہاری صورت میں شائع [illegible] تقسیم [illegible] چنانچہ اس کے [illegible] شائع [illegible] اشتہاری صورت میں [illegible]

شیخ الہند) حضرت مولانا محمود حسن [illegible] مولانا سید احمد حسن [illegible] شیخ الہند [illegible]

"حضرت مولانا رشید احمد صاحب [illegible] ایک رسالہ میں [illegible]

[illegible] حضرت مولانا شیخ الہند [illegible]

[illegible]"

اس [illegible] کی اہمیت کا اس سے اندازہ [illegible] حضرت شیخ الہند [illegible]

[illegible] ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء [illegible]

[illegible] شائع [illegible]

حضرت [illegible] ۱۳۳۰ھ ۱۹۰۰ء [illegible] اسی وقت [illegible]

[illegible] حفاظت [illegible] اور مسلمان [illegible]

[illegible] قدم نہیں [illegible] گے۔

جب تک برطانوی حکومت [illegible] مسلمانوں کی [illegible]

[illegible]

[illegible] مقدس مقامات پر [illegible]

[illegible] اس وقت [illegible]

[illegible] تشکیل [illegible] علما و عوام [illegible] پیش [illegible]

[illegible] لانفسکم وان اسأتم [illegible] اور اگر برائی کی تو

[illegible] فلها (بنی اسرائیل [illegible])

[illegible] شیخ الہند

مگر حضرت مولانا گنگوہی [illegible] برس پہلے ۱۳۲۳ھ (سنہ ۱۹۰۵ء) میں [illegible]

[illegible] حضرت کے قلم سے کوئی [illegible] نہیں [illegible] حضرت مولانا [illegible]

[illegible] ۱۳۷۰ [illegible]

[illegible]

نیز اس فتوے کی وجہ سے، حضرت مولانا گنگوہی پر جلد رائے بدلنے کا اعتراض بھی بے محل ہے، یہ فتاویٰ کے تضاد یا عدم اطمینان و استقلال کی بات نہیں، بلکہ درحقیقت یہ اس وقت کے سیاسی حالات اور برطانوی حکومت کے قول و عمل کا تضاد تھا، جس کی وجہ سے متعلقہ مسائل اور احکام بھی متاثر بلکہ تبدیل ہو گئے۔

حضرت مولانا کے فتووں کے اس اختلاف کا تذکرہ کرتے ہوئے، مولانا سعید احمد اکبر آبادی نے جو کچھ لکھا ہے، وہ بھی یہاں پیش نظر رہنا چاہئے۔ مولانا کہتے ہیں

"جب حالات ذرا بہتر ہوئے، مگر مطلع بالکل صاف نہیں ہوا تھا، تو مولانا کو اب پہلی رائے پر اصرار تو نہیں رہا، لیکن ساتھ ہی کھل کر دارالحرب ہونے کی نفی بھی نہیں کر سکے اور جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کسی قطعی بات کے کہنے سے معذرت فرمادی۔ پھر جب حالات اور زیادہ بہتر ہوئے، امن وامان مکمل طور پر بحال ہو گیا اور مذہبی فرائض و معمولات بلا خوف و خطر ادا ہونے لگے، تو اب حضرت گنگوہی نے اس کو دارالامان ہی قرار دیا"(۱)

حضرت مولانا گنگوہی کی پوری زندگی، اس کی گواہ ہے کہ حضرت مولانا مسائل شرعیہ کی تحقیق و تحریر میں، صرف اور صرف، حکم شریعت کو سامنے رکھتے تھے، اگر کسی مسئلہ پر کسی بھی وجہ سے رائے تبدیل ہوتی، تو اس کا بھی اظہار و اعلان فرمادیتے تھے۔

اگرچہ حضرت مولانا نے برطانوی نظام حکومت میں، اسیر مملکت ہند کے دارالحرب ہونے کا مفصل فتویٰ صادر فرمادیا تھا، مگر غالباً حالات کے نسبۃً وسیع مطالعہ اور ملک میں جاری، حکومت کے اعلانات و قوانین کی وجہ سے، جلد ہی یہ خیال ہو گیا تھا کہ اس ملک کی واقعی حیثیت اب وہ نہیں رہی جس کا اس فتوے میں اظہار ہوا ہے، اس لئے حضرت مولانا کو اپنی تازہ رائے کا اعلان واظہار کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں ہوا، کیوں کہ نہ وہ پہلا فتویٰ کسی دنیوی مقصد و منافع پر مبنی تھا نہ یہ۔ حضرت مولانا کا اصول یہ تھا کہ جو مسئلہ معلوم ہے اس کی وضاحت شرعی مجھ پر ضروری ہے، ایک فتوے کے ضمن میں اپنے اس نظریہ کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

"بندہ مفتی ہے، مسئلہ حق جو اپنے نزدیک ہوتا ہے، اس کو بتانا فرض ہی جانتا ہوں"(۲)

اس فتوے کا ذکر آیا ہے، تو یہ صراحت بھی ضروری ہے کہ مجلس الانصار کے اجلاس، مرادآباد (۱۳۲۹ھ-۱۹۱۱ء) کو زیادہ وقت نہیں گذرا تھا کہ ہندوستان کے سیاسی حالات میں یکلخت غیر متوقع تبدیلی آگئی، اس اجلاس کے وقت تک ہندوستان میں ایک متوازن اور ویڑھ جانبدار نظم حکومت کارفرما تھا، جس کے تحت مذہبی معاملات میں ہر ایک کے لئے کامل آزادی، تعلیم ملازمت اور ترقی کے موقعوں پر سب کے لئے یکساں ضوابط اور کسی بھی قوم کے مذہبی معاملات میں، مداخلت نہ کرنے کے اصول بنیادی حیثیت رکھتے تھے جس کی وجہ سے ہر ایک طبقہ، اس وقت برطانوی حکومت کو ایک ناگزیر آفت سمجھ کر،

(۱) ہندوستان کی شرعی حیثیت ص ۴۴

(۲) [illegible] (مشمولہ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۰ حصہ دوم (طبع الہ آباد ۱۳۲۳ھ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور ... مذہب اور وسائل معاش کی طرف سے ایک حد تک مطمئن ... سیاسی معاملات و مسائل ... [illegible]
... موقع سرکار سے اپنی وفاداری کا اظہار کرتا رہتا تھا ... یعنی عام باشندوں ... جہاں تک ... [illegible]
... کانگریس بھی اسی روش پر گامزن تھی ... پوری طرح انگریز حکومت کی ہموار ... [illegible]
خاں میں ... پیش پیش رہتی تھی۔

اگرچہ کانگریس ۱۸۸۵ء (۱۳۰۲ھ) میں قائم ہوئی تھی، مگر کانگریس ... کی علامت تھی ... حکومت ... حالات [illegible]
... سیاسی معاملات ... کانگریس ... قائم ... [illegible]
سنہ ۱۹۰۵ء (۱۳۲۵ھ) میں پہلی مرتبہ ... تھیں ... کانگریس ... طاقتور ... [illegible]
... تھی، جس پر کانگریس ... تقسیم ... کانگریس ... سال ... ۱۹۱۵ء میں [illegible]
... ملک کے باشندوں ... [illegible]
مقاصد ... کانگریس ... حال ... سیاسی حقوق ... [illegible]
... سیاسی میدان میں موجود ... اس وقت ... [illegible]
اور ... سے ... مسلمان ... کانگریس ... [illegible]
... ۱۹۰۶ء ... مسلمانوں ... [illegible]
... جب ہندوستان ... مسلمانوں ... حالات ... [illegible]
... اقدامات ... ہندوستانی قائدین اور مسلمان ... [illegible]
... باقاعدہ ... حکومت ... حالات ... [illegible]
... تمام ... کو یک طرفہ ... [illegible]
یہ طلاقوں کی ... جنگ کی ... مسلمانان عام ... مضطرب ... [illegible]
... اپنے ... معاملات ... مجبور ... [illegible]
... اور مسلمانوں کا مطالبہ ... [illegible]
... حالات ... مسلم ... [illegible]

[illegible]

کی کہیں کوئی داد وفریاد نہیں ہے۔ ایسے وقت میں یہی ہوتا ہے کہ کمزور سے کمزور قومیں، بڑی سے بڑی طاقت کے خلاف اٹھ کھڑی ہوتی ہیں، بزدل بہادر بن جاتی ہیں اور مدافعت پر آمادہ ہو جاتی ہیں، تنگ آمد بجنگ آمد! ایسے ہی حالات میں یہ فیصلہ بھی کیا جاتا ہے کہ

کنجشک فرومایہ کو شاہیں سے لڑادو

بہر حال حضرت مولانا کے ان دونوں فتووں نے، برصغیر ہند کے مسلمانوں اور یہاں کی ملی تاریخ پر، گہرے اثرات محسوس کیے گئے۔ حضرت مولانا گنگوہی کے شاگردوں اور متوسلین کی، ایک جماعت نے حضرت مولانا گنگوہی کی وفات کے عرصہ کے بعد، سیاسی امور ومعاملات میں پہلے فتوے کو اپنا رہنما بنایا، دوسری جماعت نے، دوسرے کو۔ یہ اختلاف رائے جو اس وقت پہلی مرتبہ سامنے آیا تھا، آج تک اسی طرح جاری ہے۔ اس میں کس نے کیا کھویا کیا پایا، یہ ایک بڑی ہی پر پیچ بحث ہے، جی چاہتا ہے کہ اس کا مفصل تذکرہ ہو مگر مختصر صفحات اس کا محل نہیں۔ ( )

حضرت مولانا گنگوہی کے قلم سے شرکت کانگریس کی مشروط اجازت: ہندوستان کی شرعی حیثیت کے حوالہ سے، حضرت مولانا گنگوہی کے اس وقت تک صرف یہی تین فتوے معلوم ہیں جن کا تذکرہ ہوا۔ تاہم حضرت کی ایک تحریر یا فتوی اور ہے، جس میں اگرچہ ہندوستان کی شرعی حیثیت یا دار الحرب کی بحث نہیں ہے، مگر ہندوستان کی سیاسی تحریکات کے تذکرہ میں اس کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے، یہ تذکرہ مسلمانوں نے بھی کیا ہے اور غیر مسلموں نے بھی، جس میں کانگریس کے بڑے قائدین اور برصغیر کے ممتاز سیاسی رہنما بھی شامل ہیں اس لئے یہاں اس کو نظر انداز کرنا صحیح نہ ہوگا۔

کانگریس، جو بعد میں ایک بڑی مرجع اور سیاسی جماعت کے طور پر افق پر نمودار ہوئی اور اس وقت سے آج تک برصغیر کی سیاسی زندگی اور سرگرمی کے ہر ایک دور اور ہر پہلو پر اثر انداز رہی ہے، ایک سیاسی تنظیم کے طور پر قائم کی گئی تھی، جس کا مقصد، انگریز حکومت کو، ہندوستانیوں کے نظریات وخیالات سے آگاہ کرنا اور ان کی ضرورتوں اور مطالبات سے واقف رکھنا تھا۔ یہ تنظیم اس وقت بمبئی کے انگریز مشنری ہیوم (HUME)(۲) نے قائم کی تھی، جس کے بنیادی مقاصد اور اصول میں یہ بات بھی شامل تھی کہ ایسے امور کو بحث سے گریز کیا جائے گا، جو خلاف سرکار ہو۔

اس تنظیم نے مقبولیت حاصل کی، اعلی تعلیم یافتہ ہندوستانیوں نے اس کا خیر مقدم کیا، مسلمان بھی اس میں شریک ہوئے لیکن بعض مسلمانوں کو اس کی شرکت سے اختلاف بھی تھا، ان کے کچھ سوالات اور شبہات بھی تھے۔ اس وقت مولانا محمد لدھیانوی نے (جو کانگریس کے بڑے رہنما اور بعد کے ایک نامور سیاسی قائد، مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کے دادا تھے)

(۱) [illegible] میں علماء [illegible] مفصل تاریخ متعلقہ تمام پہلوؤں اور تفصیلات کے [illegible] اگر اللہ کو منظور ہوا تو ان شاء اللہ تعالیٰ ایک ایسی کتاب جس [illegible] کا قصیدہ اور کسی ایک کا مرثیہ نہ ہو بلکہ ہندی ملت اسلامیہ کے احوال وظروف اور مصائب ومعاملات [illegible] متوقع ہے انشاء اللہ تعالیٰ (نور)

ALLAN QCTAYIAN HUME (۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کانگریس میں شرکت سے متعلق ہندوستان کے چند بزرگ علماء کی سرپرستی میں جس میں حضرت مولانا ... بھی شامل تھے انہوں نے سوال نامہ میں ... کے نام سے بھیجا گیا اور اس ... کانگریس میں شرکت اور سید احمد ... سے وابستگی کا شرعی حکم۔ حضرت مولانا گنگوہی سے دریافت کیا حسب معمول ... جواب لکھا۔ کانگریس میں شرکت سے متعلق سوال اور اس کا جواب یہ ہے:

"**سوال**: ایک جماعت قومی مسمّٰی نیشنل کانگریس جو ہندو اور مسلمانوں وغیرہ ... ملک کی جلب منافع ریاوی کی چند سال سے قائم ہوئی ہے اور اس کا اصل مقصود یہ ہے ... کی جماعت ... ہوں اور یہ امر کی بحث ہے ... جائے ... طلب ... یا حق ... ہو تو اس جماعت میں شریک ہونا درست ہے یا نہیں۔

جواب: ہندو مسلمان ہم شرکت بیع وشرا و تجارت میں ... اس طرح میں ... نقصان دین میں ... خلاف شرع معاملہ کرنا ... سود اور ربٰو کا سود کا قصہ پیش نہ آوے جائز ہے اور مباح ہے۔"

... بعد سرسید احمد کے متعلق چند سطور تحریر ہیں اور سید احمد اور ان کی تحریک سے متعلق سوال و جواب دونوں ... پیش ہو چکے ہیں اس لئے یہاں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں ... ہے۔

"سود سے شرکت معاملہ کرنا اور ... سود کی شرکت سے اور معاملہ سے بھی کوئی خلاف شرع امر ... یا مسلمانوں کی ذات یا امانت یا ترقی سود ہوتی ہو وہ کام بھی حرام ہے جیسا کہ ... اسی طرح ... ہے۔

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (۱)

فقط۔

بہرحال یہ بھی اس سلسلہ کا ایک مستقل فتویٰ یا تحریر ہے جس سے ہندوستان کے ... اور قوموں کے افراد ... معاملات کے معاملات میں حضرت مولانا گنگوہی کی ... ایک وجہ بھی ... ہے یہی ... یہاں پیش کرنے کا مقصد ہے۔

نسخہ کی تدوین میں راقم سطور کی خدمت

جیسا کہ عرض ہوا حضرت مولانا گنگوہی کے ... اس وقت تک صرف تین کے معلوم ہیں جس میں دو جواب ... مشائع ہو چکے ہیں ... ابھی تک شائع نہیں ہوا تھا وہ ... کتاب میں پیش کیا جا رہا ہے۔

حضرت ... ... (الجواب) (۱۳۰۲ھ)
... ص ۳۹ (الجواب ۱۳۰۹ھ)
... سے معلوم ہوتا ہے ... حضرت گنگوہی کا ایک ... ہوگا ...

(۸۶۵)

ہندوستان دارالحرب ہے، یا دارالاسلام؟

سوال ومکتوب مولانا سعیدالدین صاحب رام پوری

بنام محدث عصر، فقیہ جلیل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

اے بیش ازاں کہ درقلم آید ثنائے تو ☆ واجب براہل مشرق ومغرب دعائے تو
اے در بقائے ذات تو، نفع جہانیاں ۔ باقی بباد ہر کہ بخواہد بقائے تو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! الحمد للہ تا حال بعافیت ہستم وعافیت سامی، از دل وجاں خواہاں می باشم۔

بعض اعلام، فتوی بہ بودن ہندوستان دارالحرب، بدلیل مسائل وروایات فقہیہ مرقومۃ الذیل، دادہ اند۔ چوں ایں روایت بنظر احقر گذشتند واحقر دراں ایام، کہ برائے بتحصیل شرف قدم بوسی بخدمت حاضر شدہ بود، زز بان مبارک سامی شنیدہ بودم، کہ ایں بلاد مطابق رائے بندہ دارالحرب ہستند۔ آں وقت بمشاہدہ ضعف سامی، جرأت استفسار روبروئے فقت وجہ حکم وروایت فقہیہ نکردم۔

لہٰذا! حالا عرض میدارم، کہ اگر با قدرے تفصیل روایات فقہیہ، کہ ازاں بودن ہندوستان دارالحرب مستنبط میشود، تحریر فرمایند، واز طریق استنباط نیز اطلاع بخشند، از اخلاق نبویہ سامی بعید نخواہد بود۔ ایں روایات ہست۔ خزانۃ المفتین میں ہے:

دارالإسلام لاتصير دارالحرب إلابإجراء أحكام الشرك فيها، وأن يكون متصلاً بدارالحرب، لايكون بينها وبين دارالحرب مصرٌ آخر للمسلمين، وأن لايبقى فيهامسلم وذمي آمناً بالأمان الأوّل، فمالم توجد هذه الشرائط، لاتصير دارالحرب

ومعنى قولنا أن لايبقى فيهامسلم أوذمي آمناً بالأمان الأول، أن لايبقى فيها مسلم أوذمي آمناعلى نفسه إلابأمان المشركين

وقالا اذا اجروا فيها أحكام الشرك، فانها تصير دارالحرب، سواء كانت متصلة بدارالحرب اولم تكن، بقي فيها مسلم اوذمي آمناً بالأمان الاول اولم يبق.

toobaa-elibrary.blogspot.com

ودار الحرب تصير دار الاسلام باجراء احكام الاسلام فيها، وان زال عنه اهل الاسلام. كذا في شرح السير لأبي اليسر

اي دار الاسلام لا تصير دار الحرب ما لم يبطل جميع ما صارت به دار الاسلام، لأن الحكم اذا ثبت بعلة فما بقي من العلة شيء يبقى ببقائه

وفي المنثور: دار الاسلام باجراء احكام الاسلام فما بقي علقة من علائق الاسلام يترجح جانب الاسلام. وفي البزازية قال السيد الامام: والبلاد التي في ايدي الكفرة اليوم لا شك انها بلاد الاسلام، بعد لم يظهر فيها احكام الكفرة بل القضاة مسلمون

وأما البلاد التي عليها ولاة من جهتهم فيجوز فيه اقامة الجمعة والاعياد واخذ الخراج، وتقليد القضاة وتزويج الأيامى. وأما البلاد التي عليها ولاة كفار فيجوز فيها أيضا إقامة الجمعة والاعياد والقاضي قاض بتراضي المسلمين

وقد تقرر بهذه الاشياء من ان علة يبقى الحكم وقد حكمنا بان هذه الديار في استيلاء الكفار كانت من دار الاسلام، وبعد استيلائهم اعلان الجمع والجماعات والحكم بمقتضى الشرع، والفتوى والتدريس شائع بلا نكير من ملوكهم، فالحكم بأنها من دار الحرب لا وجه له، اي دراية ورواية

واعلان بيع الخمور واخذ الضرائب والمكوس والحكم من رسم الكفار هو كالاعلان في قريضة بعض الطاغوت، ومع ذلك كانت بعدة اسلام بلا ريب

وذكر أنه انما يصير دار الحرب باجراء احكام الكفر وان لا يحكم فيها بحكم من الاسلام، وأن تتصل بدار الكفر وان لا يبقى فيها مسلم او ذمي امنا بالأمان الأول. فاذا وجدت الشرائط كلها صارت دار الحرب، وعند تعارض الدلائل والشرائط يبقى ما كان، او يترجح جانب الاسلام احتياطا

وفي شرح الزيادات للعتابي: دار الاسلام انما تصير دار الحرب بثلاث شرائط، احدها اجراء احكام الكفر على سبيل الاشتهار

والثاني ان تكون متاخمة اي متصلة بدار الحرب، لا يتخلل بينهما بلدة من بلاد الاسلام

والثالث: أن لايبقى فيها مسلم أو ذمى آمنا بالأمان الأول، فشرط هذه الشرائط ليكون علما تاما على تمام القهر والإستيلاء، اذدار الاسلام يحتاط لإرتباطه لها، وعندهما يصير دار الاسلام دار الحرب، بإجراء أحكام الكفر فيها.

ودر طحطاوی، حاشیہ درمختار اینکہ:

قوله باجراء احكام الشرك أى على الاشتهار، وأن لايحكم فيها بحكم اهل الإسلام.

(وفى) الهنديه وظاهره إن أجريت أحكام المسلمين وأحكام اهل الشرك لايكون دارحرب. انتهىٰ.

پس ایں بلاد نہ بمذہبِ امام صاحب ونہ بمذہبِ صاحبین رحمہم اللہ، دارالحرب توانند شد، چہ موقوف ومعطل شدن، احکام اسلام بالکلیہ شرط متفق علیہ معلوم میشود، وفقدان ایں شرط ظاہر! چہ بسیارے از احکام اسلام، تاہنوز باقی وجاری اند۔

واگر ایں بلاد مطابق رائے حضور دارالحرب باشند، پس دریں بلاد حکم گرفتن سود ورہن از کفار چہ باشد، ونیز از منشأ وماخذ ایں روایت کہ از کتاب وسنت باشد، ایمائے زیب رقم فرمایند۔

درصیرت دارالحرب دارالاسلام، اگر جریان بعض احکام اسلام کافی تواند بود، پس ظاہراً تمامی روے زمین دریں زمان دارالاسلام خواہد بود۔ والسلام خیر ختام۔ فقط

۱۷رشعبان ۱۳۱۰ھ [۷/مارچ ۱۸۹۳ء]

سعدآباد ضلع متھرا

....

....

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب استفتاء مولانا سعیدالدین رام پوری

از حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

از بندہ رشید احمد گنگوہی عفاعنہ

عنایت فرمائے بندہ، مولوی سعیدالدین صاحب، دام اشفاقہم

بعد سلام مسنون الاسلام، مطالعہ فرمایند۔ خطِ ایشاں بماہ رمضان در بابِ تحقیق مسئلہ دارالحرب رسید، از آنجا کہ طبع خود مضمحل از مدت شدہ، و در رمضان زیادت براں شد، از تحریر جواب قاصر ماندم، اکنوں آنچہ می توانم، می نگارم۔

باید شنید کہ مدار بودن، حکم بلدے وملکے بدارالاسلام و بدارالحرب، بر غلبہ مسلماناں وغلبۂ کفار است وبس!

لہٰذا ہر موضع کہ مقہور حکم مسلمین است، آں را بلاد اسلام گفتہ خواہد شد، و ہر محلّے کہ مغلوب حکم کفار است، دارالحرب نامیدہ خواہد شد۔ قال فی جامع الرموز:

دار الاسلام مایجری فیہ حکم امام المسلمین، وکانوا فیہ آمنین. ودار الحرب ماخافوا فیہ من الکافرین، انتھیٰ.

وقال فی رد المحتار:

سئل قاری الھدایۃ عن البحر الملح، أمن دار الحرب أو الاسلام؟ أجاب انہ لیس من احد القبیلتین، لأنہ لا قھر لأحدٍ علیہ انتھیٰ.(۱)

غرض از نقل ایں عبارت آنست، کہ مدار بودن دار کفر واسلام، بر غلبۂ کفر واسلام است وبس! اگرچہ در بحر ملح رانج قول بدار حرب بودن باشد بوجہے دیگر، وہر مقامیکہ مقہور ہر دو فریق باشد۔ آں را بحکم **الاسلام یعلو ولایعلی** ہم دار الاسلام خواہند گفت، مگر بہ ہمیں شرطکہ غلبۂ وقہر بعض وجوہ اہل اسلام در آنجا باشد، نہ آں کہ نفس مقام مسلمین در آنجا بود، یا اظہار بعض شعائر اسلام باذن کفار، در آنجا بودہ باشد، کہ نفس کون اہل اسلام در دارے، واظہار شعائر اسلام باذنِ کفار در بلدے، قابل اعتبار نیست۔

وعلیٰ ہذا بودن کفار در دار الاسلام، واظہار شعائر کفر باذن حکام اسلام، یا بغفلت ایشاں، در آنجا دار الاسلام بودن را ضرر نمی کند۔ چہ در ہر دو شق غلبہ یافتہ نمی شود، وحکم غلبہ را است، نہ نفس وجود وظہور را۔

(۱) شامی ص: ۲۴۴ ج: ۳ ...... باب استیلاء الکفار (مطبع اکمل المطابع دہلی: ۱۲۸۸ھ) ب: مطابق نسخہ ع، ک

toobaa-elibrary.blogspot.com

ازیں است کہ اہل ذمہ در دار الاسلام، قیام باذن اسلام می کنند، وشعار خود را ظاہر می نمایند، مگر دار الاسلامیت بحال خودی ماند، ومسلمین در دار کفر بامن می روند، وشعائر خود را آنجا ظاہر می کنند۔ وایں ہمہ دار کفریت را رفع نمی کند۔

نہ بینی کہ فخر عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام بجمع کثیر در عمرۃ القضاء بمکہ شریف بردند، وجماعت نماز وغیرہ شعار اسلام وغیرہ ہمہ باعلان بجا آوردند، وایں قدر جمع داشتن کہ کفار را متہور فرمایند، چنانچہ بہمیں قدر لشکر در حدیبیہ عزم تاراج کردن مکہ می فرمودند۔ مگر چوں ایں ہمہ اظہار باذن کفار بود، دراں سہ یام مکہ دار الاسلام نگشت، بلکہ دار الحرب ماند۔ چرا کہ ایں قیام واظہار اسلام باذن بود، نہ بغلبہ۔

الحاصل ایں اصل کلی قاعدہ کلیہ ہست، کہ دار الحرب مقہور کفار است ودار الاسلام مقہور اہل اسلام۔ اگر چہ در یک دار فریق دیگر ہم موجود باشند، بلا غلبہ وقہر، وآنجا کہ قہر ہر دو فریق باشد وہم دار الاسلام خواہد بود۔ [ص ۲] ایں اصل را خوب ذہن نشین باید کرد، کہ جملہ مسائل از ہمیں اصل می برآیند، وہمہ جزئیات ایں باب، بر ہمیں اصل دائر ہستند۔

بعد ازیں امرے دیگر باید شنید، کہ ہر موضع کہ دار کفر باشد واہل اسلام براں غلبہ کردند، وحکم اسلام دراں جاری کردند، آں را جملہ علماء می فرمایند، کہ دار الاسلام گشت۔ چرا کہ غلبہ وقہر مسلماناں یافتہ شد، اگر چہ بعض وجوہ غلبہ کفار ہم در آنجا باقی باشد، مگر تاہم بحکم "الاسلام یعلو ولا یعلی" باتفاق دار الاسلام شد کما وضح سابقاً

مگر باز واضح کردہ می شود، کہ اگر ایں دخول واظہار اسلام بغلبہ شدہ باشد، ہیچ تغیر در دار حربیت نخواہد شد، ورنہ جرمن وروس وفرانس جملہ ممالک نصاری، وچین وغیرہ ممالک کفار، دار الاسلام می شوند۔ ونشانے از دار حرب در دنیا پدید نخواہد شد، زیرا کہ در جملہ ممالک کفار، اہل اسلام باذن کفار احکام اسلام جاری می نمایند وھذا ظاھر البطلان

بہر حال جراء ایں احکام بغلبہ وقہر معتبر است، وبس۔ وہر مقامے کہ دار اسلام بود وکفار براں غلبہ کردند، اگر غلبہ اسلام بالکل رفع شد، آں را حکم دار حرب شد، واگر غلبہ کفار شد وبعضے وجوہ غلبہ اہل اسلام ہم باقی ماندہ باشد، آں را دار اسلام خواہند داشت، نہ دار الحرب، ودریں مسئلہ اتفاق است۔

اما اینکہ غلبہ اہل اسلام بالکلیہ رفع شدن، را چہ حد است، دراں خلاف واقع شد درمیان ائمہ ما علیہم الرحمۃ۔

صاحبین می فرمایند، کہ اگر ہر دو فریق احکام خود را جاری باعلان کردہ باشند، غلبہ اسلام ہم باقیست، ورنہ در صورت اعلان احکام کفار، وعدم قدرت اہل اسلام بر جراء احکام خود بغلبہ خود الا باذن الکفار غلبہ اسلام ہیچ قدر باقی نمی ماند، وھو القیاس

چرا کہ ہر گاہ کفار چناں مسلط شدند، کہ احکام کفر علی الاعلان، بالغلبہ جاری کردند، واہل اسلام آں قدر عاجز ومغلوب گشتند، کہ احکام خود جاری کردن نمی توانند، در حکم غلبہ شیئں وعار اسلام است، قدرت ندارند، پس کدام درجہ غلبہ اسلام باقی ماند، کہ آں را دار اسلام گفتہ شود، چوں تسلط وغلبہ کفار را بہم رسید، شد، دار حرب گشت بالفعل۔ وبعد ازاں ہر چہ خواہد شد، خواہد شد، مگر بحال دار حرب شدن، دقیقہ نماندہ، مثل دار حرب قدیم متسلط کفار شد کما ھو الظاھر

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary blogspot com

وامام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، بنظر خفی استحسان فرمودہ، ودار اسلام را بحکم دار کفر دادن احتیاط کردہ، کہ تا چیزے از آثار غلبۂ اسلام یافتہ شود، ویا در استیلاء کفار وھنے یافتہ شود، کہ [ص ۳] دفع آن بر مسلمانان سخت دشوار نباید، حکم بدار کفر نباید کرد۔

پس دو شرط دیگر زائد فرمود یکے آں کہ آن دیہ وبلد مستولی علیہ کفار، متصل بدار کفر گردد، چنانچہ درمیان ایں قریہ مستولی ودار حرب، موضع از دار اسلام حائل نماند، کہ بایں اتصال انقطاع، از دار الاسلام باں پیدا شود کہ باحراز کفار درآید، وغلبہ وقہر کفار بقوت شد، واستخلاص آں از دست کفرہ دشوار گردید، ومقہوریت مسلمین سکان آنجا بکمال رسید، وایں بمشابہ آنست کہ کفار بر مال اہل اسلام استیلاء یابند، اگر باحراز دار شان رسید بملک ایشان درآید، واگر احراز بشان بدار خود نشدہ، انقطاع ملک مالک مسلم نمی شود۔ کماھو مقرر فی سائر الکتب

قال فی الهداية: وإذا غلبوا على أموال وأحرزوها بدارهم ملكوها الخ ( )

وقال فيه: غير أن الاستيلاء لا يتحقق إلا بالإحراز بالدار، لأنه عبارة عن الاقتدار على المحل حالا ومآلا الخ

پس ہم چنیں گر ارض وعقار بعدے مثل مستولی کفار شد، اگر استیلاء تام گشت کہ محرز بعد کفر گشت، وآں احراز باتصال وست بدار کفر، وانقطاع او از دار الاسلام، پس مقہور ایدی کفرہ گشت، ورنہ ہنوز استیلاء اہل اسلام باقیست، اگرچہ ضعیف باشد، پس بحکم الاسلام یعلو ولا یعلی دار اسلام باید کہ بماند۔ پس حاصل ایں شرط ہم ہموں غالبیت کفار ومغلوبیت اہل اسلام است، کہ اصل کلی اولا بیان شد۔

شرط دوم آنکہ، امانے کہ حاکم اسلام بسبب غلبہ حکومت خود، مسلمانان را بسبب اسلام، وکفار رعایا را، بوجہ عقد ذمہ دادہ بود، مرتفع گردد، کہ باآں امان کسے بر نفس ومال خود مامون نماند۔ یعنی چنانکہ بسبب امن دادن حاکم اسلام، ہمیشہ مامون شدہ بودند، کہ کسے را بسبب خوف حاکم، امن دہندہ محل نبود، کہ تعرض بجان ومال مسلم وذمی نمایند، وایں نبود مگر بسبب قوت وشوکت وغلبۂ حاکم مسلم، پس ایں امان باقی نماند، کہ کسے بوجہ ایں امان بے خدشہ از تعرض جان ومال خود نبود، بلکہ ایں امان بیکار محض گردد۔

وامانے کہ مشرکین مستولی دادند، آں موجب امن گردد، پس ظاہر است کہ تا بسبب امن حاکم مسلم، خوف موذی ر خواہد بود، غلبۂ وشوکت امن مسلم بنوعے باقی ماندہ باشد، وہرگاہ آں چیزے نماند، بلکہ امن مشرک متسلط محل نظر [ص ۴] گردید، امان او رفع شد۔ پس نزد امام علیہ الرحمۃ ہرگاہ کہ بعد اجرائے احکام کفر علی الاشتہار، ایں دو شرط ہم یافتہ شد، غلبہ کفر من کل الوجوہ ثابت شد، وغلبۂ اسلام من کل الوجوہ مرتفع گردید اکنوں ہیچ از حریت ناچار حکم کردہ خواہد شد۔

( ) ہدایہ ص ۵۸۱ ج ۲، باب استیلاء الکفار (مکتبہ تھانوی دیوبند ۱۴۱۶ھ) (ب) مطابق (ن ب)

پس و پیش را نیز ہم معدوم میشود، کہ مدار این قول ہم بر قہر و غلبہ ست و پس مسئلہ اول در اصل کلی واضح کردہ شد۔

بعد ازیں تقریر روایت فقہ در باید شنید، نقل بعض آنہا سند تقریر این بندہ حاصل خواہد شد، و بذکر بعض حال کل روایات این باب دریافت خواہد شد۔ قال فی العالمگیریہ

قال محمد فی الزیادات انما تصیر دار الاسلام دار الحرب عند ابی حنیفة بشرائط ثلاث احدها اجراء احکام الکفار علی سبیل الاشتهار، وان لایحکم فیها بحکم الاسلام الثانی ان تکون متصلة بدار الحرب، لایتخلل بینهما بلدة من بلاد الاسلام الثالث ان لایبقی مومن ولاذمی آمنا بالامان الاول، بامانه الذی کان ثابتا قبل استیلاء الکفار، للمسلم باسلامه، وللذمی بعقد الذمة

وصورة المسئلة علی ثلاثة اوجه اما ان یغلب اهل الحرب علی دار من دورنا، او ارتد اهل مصر وغلبوا واجروا احکام الکفر، اونقض اهل الذمة العهد، وتغلبوا علی دارهم، ففی کل من هذه الصور لاتصیر دار الحرب الابثلاث شرائط وقال ابویوسف ومحمد رحمهما الله تعالی. بشرط واحد لاغیر، وهواظهار احکام الکفر وهو القیاس انتهی (١)

قال فی جامع الرموز. واما صیرورتها دار الحرب، فعنده بشروط، احدها: اجراء احکام الکفر اشتهارا، بان یحکم الحاکم ولایرجعون الی قضاة المسلمین کما فی البحر والثانی. الاتصال بدار الحرب بحیث لایکون بینهما بلدة من بلاد الاسلام، مایلحقهم العدو منها. الخ

ازیں روایت جامع الرموز دو امر واضح شد:

یکے آنکہ مراد از اجراء حکم اہل اسلام، اظہار حکم اسلام است، علی سبیل الغلبہ نہ مطلق ادائے جماعت و جمعہ مثلا، چراکہ می گوید یحکم بحکمهم ولایرجعون الی قضاة المسلمین یعنی قضاۃ مسلمین رائج شوکت و قعت نمانند کہ بایشاں رجوع شود، و ہم چناں حکم مسلمین در دار الحرب، حکم بغلبہ کردن مراد است۔ کماهو الظاهر. بہرحال حکم اسلام حکم غربہ، علی سبیل القوة و الغلبہ مراد است، نہ محض ادا با ظہار۔

دوم ایں کہ غرض از شرط اتصال و انقطاع، ہموں قوت است۔ کہ در صورت اتصال بدار الحرب، مدد بقریہ مغلوبہ می رسد۔ بخلاف صورت انقطاع از دار الحرب کہ لحوق مدد نمی تواند، پس ہنوز قوت اسلام باقی است۔

---

(١) العالمگیریہ ص ٢٣٢ ج ٢، مطلب فیما یصیر دار الاسلام دار الحرب، ... شامی طبع ہندیہ ص ٢٥٣، ج ٣، ... ص ٢٩٨۔

وفی خزانة المفتین: [ص] دار الاسلام لاتصیر دار الحرب، إلاباجراء احکام الشرک فیھا، وان یکون متصلا بدار الحرب، لایکون بینھا وبین دار الحرب مصر آخر للمسلمین، وان لایبقی فیھا مسلم أوذمی آمنا بالأمان الاول. فمالم توجد ھذہ الشرائط، لاتصیر دار الحرب.

ومعنی قولنا: ان لایبقی فیھامسلم أو ذمی آمنابالأمان الاول، ان لایبقی فیھامسلم اوذمی امنا علی نفسہ، الا بامان المشرکین ....الخ

وفی البزازیة .قال السید الامام: والبلاد التی فی ایدی الکفرة الیوم، لاشک انھا بلاد الاسلام بعد، لانہ لم یظھر فیھا احکام الکفرة بل القضاة مسلمون، انتھی.

پس باید دید، کہ دلیل بودن آں دیار بلاد اسلام می آرد، بقولہ: بل القضاة مسلمون کہ حکم حکام اسلام بطور اول باقیست، ونمی گوید لان الناس یصلون ویجمعون، چرا کہ مراد اجراء احکام بطور شوکت وغلبہ است، نہ ادائے مراسم دین خود، برضاء حاکم غالب۔

دررد محتار(۱) گوید۔

فی معراج الدرایة عن المبسوط: وبلاد الاسلام التی فی ایدی الکفرة، بلاد الاسلام لابلاد الحرب، لانھم لم یظھروا فیھا حکم الکفر والقضاة مسلمون، والملوک الذین یطیعونھم ففساق عن ضرورة مسلمون ولو کانت عن غیر ضرورة منھم أوبدونھا. وکل مصر فیہ والٍ من جھتھم، تجوز فیہ اقامة الجمعة والاعیاد واخذ الخراج وتقلید القضاة وتزویج الایامی لإستیلاء المسلم علیہ، وأما بلادعلیھا ولاة کفار فیجوز للمسلمین اقامة الجمعة والأعیاد ویصیر القاضی قاضیاً بتراضی المسلمین فیجب علیھم أن یلتمسوا والیاً مسلماً.....انتھی.

وفیہ ایضا: قلت، وبھذاظھران مافی الشام من جبل تیم اللہ وبعض البلاد التابعة لہ کلھا بلادالاسلام، لانھاوان کانت لھا حکام دُروز اونصاریٰ ولھم قضاة علی دینھم، وبعضھم یعلنو ن بشتم الاسلام، لکنھم تحت حکم ولاة امورنا، وبلاد اسلام محیطة ببلادھم من کل جانب، وإذا اراد ولی الامر تنفیذ احکامنا فیھم، نفذھا. انتھی.

---

(۱) شامی نسخہ ہندیہ ص: ۳۰۸، ج:۴، فی کتاب القضاء مع تقدم وتاخر (مطبع مرتضوی) نیز شامی ج:۵، ص: ۳۲۸ ـ ۳۲۹ | دار الفکر بیروت: ۱۳۸۶ھ |

ازیں ہردو روایت واضح شد کہ، برائے بقاء دار اسلامیت، بعد غلبۂ کفار، بقاء قوت وشوکت حکام مسلمین وانفاذ امور بقوت وغلبہ مرادمی شود، وہم چناں در دارحرب، اجراء حکم اسلام، اگر بقوت باشد، رافع دارحربیت می شود، نہ ادائے محض شعائر اسلام، باذن ورضاء حاکم، مخالف دین۔

الحاصل، غرض ازیں شروط ثلاثہ، نزد امام صاحب واز شرط واحد کہ اجراء حکم اسلام است، نزد صاحبیہ ہموں وجود غلبہ وقوت اہل اسلام است، اگرچہ بعض وجوہ باشد، وہیچ اہل فقہ [ص:۸] نمی گوید کہ در ملک کفار، اگر کسے باذن ایشاں صراحۃً یا دلالۃً، اظہار شعائر اسلام کند، آں ملک دار الاسلام می شود، حاشا وکلا کہ ایں دور از تفقہ است۔

چوں ایں مسئلہ منقح شد، اکنوں حال ہند را غور فرمایند کہ اجرائے احکام کفار نصاریٰ، دریں جا بچہ قوت وغلبہ است کہ اگر ادنی کلکٹر ہم حکم دہد، کہ در مساجد نماز جماعت ادا مکنند، ہیچ کس از امیر وغریب قدرت ندارد، کہ ادائے آں نماید۔ وایں ادائے جمعہ وعیدین وحکم بقواعد فقہ کہ می شود، محض بوجہ قانون ایشانست، کہ در رعایا حکم جاری کردہ اند، کہ ہر کس حسب دین خود عمل نماید، سرکار را مزاحمت بوئے نیست۔ وامن سلاطین اسلام کہ بود، ازاں نامے ونشانے نماندہ، کدام عاقل قائل خواہد شد، کہ امنے کہ شاہ عالم دادہ بود، اکنوں بہموں امن، مامون نشستہ ایم، بلکہ امن جدید از کفار شدہ، وبہ ہموں امن نصاریٰ جملہ رعایا، قیام ہند می کنند۔

واما اتصال، پس آں در ممالک واقالیم شرط نیست بلکہ در قریہ وبلد ایں شرط کردہ اند، کہ مدد رسیدن ازاں بسہولت مراد است۔

وکسے می تواں گفت کہ اگر مدد کابل یا شاہ روم آید، کفار را از ہند خارج کند، حاشا وکلا! بلکہ اخراج ایشاں بسیار اصعب است ومستقل جہاد وجنگ باسامان کثیر می خواہد۔

بہر حال تسلط کفار بر ہند بداں درجہ ہست، کہ در ہیچ وقت کفار را بر دار حرب زیادہ ازیں نہ بود۔ وادا مراسم اسلام از مسلماناں، محض باجازت ایشانست، واز مسلماناں عاجز ترین کسے از رعایا نیست، کہ ہنود را ہم قدرے رسوخ است مگر مسلماناں را چیزے وقعت نیست۔ البتہ در ٹونک ورامپور وبھوپال کہ حکام آنجا، باوجود مغلوب بودن کفار، احکام خود جاری دارند، دار اسلام تواں گفت، چنانچہ از روایات ردالمحتار وغیرہ مستفاد می شود، فقط

اکنوں بعد سلام مسنون آنکہ، اگر بایں تحریر طمانینت شما حاصل شود، فہو المراد، ورنہ بندہ را معذور دارند، مگر چونکہ از تحریر طویل عاجزم، ایں مسودہ را روانہ می کنم، امید کہ بعد نقلش روانۂ ایں صوب فرمایند، کہ بعض مردم ایں جا ہم قصد نقلش می دارند۔

فقط والسلام

۷رشوال (۱۳۱۰ھ/۲۴راپریل ۱۸۹۳ء)

آج ۱۶رذی قعدہ ۱۴۲۶ھ بروز پنجشنبہ، تینوں نسخوں کے مقابلہ اور اختلاف نسخ کی تحریر وترتیب مکمل ہوئی۔

فلحمدللہ علی ذالک

نورالحسن راشد کاندھلوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام؟

ترجمہ مکتوب و استفتاء

مولانا سعید الدین رام پوری (رام پور ضلع سہارنپور)

بنام محدث عصر، فقیہ جلیل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی

اے اس سے بڑھ کر کیا قلم پر تیری تعریف ہے [illegible] بل مشرق و مغرب پر تیرے لئے [illegible]

یہ وہ کہ جس کے باقی رہنے میں پچھلی دنیا کا فائدہ ہے [illegible] ہر وہ شخص باقی رہے جو تیری بقا کا حقی ہے

السلام علیکم ورحمۃ [illegible] آنجناب عالی کی خیر و عافیت کا [illegible] حال سے [illegible]

گا [illegible]

[illegible] ہندوستان [illegible] دار الحرب [illegible] حاصل کرنے [illegible] شہر اور علاقے [illegible] کی رائے کے مطابق [illegible] جناب عالی سے [illegible] سوال [illegible] کی وجہ

اور کس سے [illegible] روایات معلوم نہیں ہیں

[illegible] ہندوستان کا دار الحرب ہونا معلوم [illegible] جو اطلاق ہوئی کا [illegible]

اور [illegible]

[illegible]

اور اس علاقہ میں کوئی مسلمان یا ذمی، پہلے معاہدہ کے مطابق، محفوظ و مامون نہ رہے۔ پس جب تک یہ شرطیں نہ پائی جائیں گی، تو یہ شہر دار الحرب نہ ہوگا۔

اور ہمارے اس قول کا، کہ اس میں کوئی مسلمان یا ذمی پہلے معاہدہ اور دستاویز امن کے مطابق، امن سے اور محفوظ نہ رہے، مطلب یہ ہے کہ اس کو اپنی ذات کی حفاظت کا یقین نہ ہو مگر مشرکین کی امان سے۔

اور [صاحبین نے] کہا ہے کہ جب دار الاسلام میں شرک کے احکام جاری ہو جائیں۔ تو وہ دار الحرب ہو جاتا ہے، چاہے وہ دار الحرب سے ملا ہوا ہو، یا نہ ہو، اس میں مسلمان اور ذمی پہلے امن اور امان کے معاہدہ کے مطابق ہوں یا نہ ہوں۔ اور دار الحرب دار الاسلام ہو جاتا ہے، اس میں اسلام کے احکامات جاری ہونے کے ذریعہ سے، اگرچہ پہلے وہاں سے اسلامی شوکت ختم ہوگئی ہو۔ یہی شرح سیر ابی الیسر میں لکھا ہے۔

بلا شبہ دار الاسلام دار الحرب نہیں ہوتا، جب تک اس میں موجود وہ سب باتیں، جن کی وجہ سے دار الاسلام ہوا تھا، ختم نہ ہو جائیں۔ کیوں کہ حکم جب کسی علت کی وجہ سے ثابت ہو تو جب تک یہ وجہ باقی رہے گی یہ حکم بھی باقی رہے گا۔

اور منثور میں ہے کہ: دار الاسلام، احکام اسلام جاری ہونے سے ہوتا ہے، جب تک اس میں اسلام کی علامتوں میں کوئی علامت باقی رہے گی، اس کی اسلام کی جانب نسبت کو ترجیح رہے گی۔

اور بزازیہ میں ہے: سید الامام نے کہا کہ وہ شہر جو آج کل کافروں کے قبضے میں ہیں، اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ بلاد اسلام ہیں، کیوں کہ ان میں اہل کفر کے احکامات جاری نہیں، بلکہ مسلمان قاضی مقرر ہیں۔ اور وہ شہر جن پر غیر مسلم حکام کے نمائندے، بڑے افسر کی حیثیت سے متعین ہیں، تو ان میں بھی جمعہ کی نماز قائم کرنا، عید کی نماز پڑھنا، ٹیکس لینا، قاضیوں کی پیروی کرنا، بیواؤں کے نکاح کرنا درست ہے۔ اور وہ علاقے جس میں کافر حکام مسلط ہوں تو ان میں بھی جمعہ قائم کرنا اور عیدین کی نمازیں پڑھنا جائز ہے۔ اور مسلمانوں کی باہمی رضامندی سے قاضی مقرر کر لینے سے، قاضی ہو جاتا ہے۔

اور یہ واضح ہو گیا کہ اگر کسی چیز کے حکم کی کوئی علت باقی ہو تو وہ حکم بھی باقی رہے گا، اور [ہمارے علماء نے] یہ بھی فیصلہ کیا ہے، کہ یہ علاقے تاتاریوں کے قبضے سے پہلے، دار الاسلام میں سے تھے، اور ان کے قبضہ کے بعد بھی جمعہ، جماعت کی نماز اور شریعت کے تقاضے اور نتیجے سے متعلق فتوے، کتابوں کی تعلیم ان کے کسی سربراہ کے کسی اعتراض کے بغیر چل رہی ہے، اس لئے یہ فیصلہ صادر کرنا کہ وہ دار الحرب ہیں، اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے، مندرلیۃ ندولیۃ۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور نشہ والی چیزوں کی برملا خرید و فروخت، روپیہ چنگی اور ٹیکس وصول کرنا اور تاتاریوں کی قومی رسموں کے مطابق احکامات جاری ہونا، ایسا ہی ہے جیسا کہ بنی قریظہ کا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی مورتی (رکھنے) کی اجازت مانگنا، حالاں کہ وہ (مدینہ منورہ) اس کے باوجود بھی بلا شک وشبہ دار الاسلام تھا۔

اور کہا گیا ہے کہ (علاقے اور شہر) کفر کے احکامات جاری ہونے کی وجہ سے، دار الحرب ہو جاتے ہیں، جب کہ ان (شہروں) میں اسلام کے احکامات کے مطابق، کوئی حکم جاری نہ ہو، اور یہ کہ اس میں کوئی مسلمان اور ذمی مسلمانوں کے پہلے معاہدہ (اور اعلان) کے مطابق محفوظ نہ رہے۔ لہٰذا جب بھی یہ شرطیں پائی جائیں گی، تو وہ سب دار الحرب ہو جائے گا، لیکن اگر ثبوت اور شرائط میں اختلاف ہو، تو وہ دار الاسلام، اسی حکم (دار الاسلام ہونے) پر باقی رہے گا، یا اسلام کے پہلو کو احتیاطاً ترجیح دی جائے گی۔

اور عتابی کی شرح زیادات میں ہے: دار الاسلام دار الحرب ہو جاتا ہے، تین شرطوں (کے پائے جانے) سے۔

[اول] اس میں کافروں کے احکامات، علی الاعلان جاری ہو جائیں۔

[دوم] یہ ہے کہ یہ علاقہ دار الحرب سے ملا ہوا ہو، اور اس شہر اور دار الاسلام کے بیچ میں، مسلمانوں کے شہروں میں سے کوئی شہر واقع نہ ہو۔

[سوم] یہ کہ، اس میں کوئی مسلمان اور ذمی، پہلے امن (مسلمانوں کے دئے ہوئے معاہدہ کے مطابق) محفوظ اور مطمئن نہ ہو۔

پس یہ شرطیں اس لئے مقرر کی گئی ہیں، تا کہ (غیر اسلامی قوت اور غلبہ) کی مکمل اور اصل حیثیت معلوم ہو جائے۔ کیوں کہ دار الاسلام کے ان دونوں (پہلوؤں) سے جڑنے میں احتیاط کی جاتی ہے۔

طحطاوی کے حاشیہ در مختار میں، یہ ہے کہ:

(فقہاء کا قول) شرک کے احکامات برملا جاری ہوں، اور ان میں کوئی حکم اہل اسلام (کے اصول اور شریعت) کے مطابق، (یا اس کی روشنی میں) نہ ہو۔

ہندیہ (فتاویٰ عالم گیری) میں ہے:

اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ، اگر اس میں مسلمانوں کے احکامات (وقوانین) جاری ہوں، اور اہل شرک کے (قوانین وہدایات) جاری نہ ہوں، تو وہ دار الحرب نہیں ہوگا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

پس یہ شہر امام صاحب کی رائے کے مطابق، نہ صاحبین کی رائے پر دارالحرب نہیں ہوں گے، کیوں کہ (دارالحرب ہونے کے لئے) احکام اسلام کا بالکل ختم یا بے اثر ہونا ایک شرط ہے، جس پر سب کا اتفاق معلوم ہوتا ہے، اور اس شرط کا (اس وقت) موجود نہ ہونا، ظاہر ہے۔ کیوں کہ ان علاقوں میں (مسلمانوں بادشاہوں کی ہدایات وقانون کے مطابق) بہت سے اسلامی ہدایات واحکامات، اب بھی (قانوناً) باقی اور جاری ہیں۔

اور اگر یہ شہر جناب والا کی رائے کے مطابق دارالحرب ہوں، تو ان شہروں میں غیر مسلموں سے سود لینے اور کافروں سے رہن، لینے کا کیا حکم ہوگا؟ اور ان روایتوں کا شریعت کے قانون کے مطابق جو مقصد ہو تحریر فرمائیں۔

اور دارالحرب کے دارالاسلام میں بدل جانے کی صورت میں، صرف چند اسلامی احکامات کا نافذ ہونا، کافی ہو، تو بظاہر اس زمانہ میں پوری دنیا دارالاسلام ہوگی؟

والسلام خیر ختام

سعد آباد ضلع متھرا

۱۷ رشعبان ۱۳۱۰ھ (۷ رمارچ ۱۸۹۳ء)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہندوستان کی شرعی حیثیت کیا ہے.....؟

ترجمہ فتوی [یا مکتوب گرامی] حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

ترجمہ از نور الحسن راشد کاندھلوی

[illegible] رشید احمد گنگوہی کی جانب سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دار الاسلام [illegible] دار الحرب [illegible]

[illegible]

[illegible]

دار الاسلام [illegible]

[illegible] دار الحرب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دار الاسلام [illegible] دار الحرب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

والسلام بعد و لایعنی۔

کے اصول کے مطابق، دار الاسلام نہیں رہے گا۔ مگر اتنی شرط ہے کہ یہاں بعض پہلوؤں سے اہل اسلام کا غلبہ اور تسلط ہو، نہ صرف یہ کہ وہاں مسلمان رہتے ہوں، یا بعض شعائر اسلامی کی کفار کی اجازت سے بجا آوری کی اجازت ہو، اس لئے کہ کسی خطے میں مسلمانوں کا آباد ہونا، یا وہاں غیر مسلموں کی اجازت سے شعائر اسلامی کی بجا آوری کی اجازت ہونا، لائق اعتبار نہیں ہے۔

اسی طرح غیر مسلموں کا دار الاسلام میں (موجود) ہونا اور وہاں کفریہ رسومات پر، اہل اسلام کی اجازت، یا ان کی کوتاہی وغفلت کی وجہ سے عمل پیرا ہونا، اس جگہ کے دار الاسلام ہونے کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتا۔ کیونکہ دونوں میں سے کسی صورت میں بھی (دوسرے فریق کا) غلبہ نہیں ہوا، اور (دار الاسلام یا دار الحرب کا) فیصلہ، غلبہ کی وجہ سے ہے، نہ صرف موجود رہنے اور احکام اسلامیہ یا کفریہ کو مرتب کرنے کی وجہ سے۔

اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ذمی، دار الاسلام میں مسلمانوں کی اجازت سے قیام پذیر رہتے ہیں اور اپنے مذہبی طور طریق کو برملا انجام دیتے ہیں۔ اس کے باوجود (اس خطے کا) دار الاسلام ہونا جوں کا توں باقی رہتا ہے۔ اور مسلمان دار الکفر میں کافروں سے، معاہدۂ امن کی وجہ سے اطمینان سے آتے جاتے ہیں، اور اپنے اسلامی شعائر کو دار الکفر میں بے جھجک انجام دیتے ہیں، (مگر یہ امن) اس علاقے کے دار الکفر ہونے کو ختم نہیں کرتا۔

کیا آپ ملاحظہ نہیں فرماتے، کہ فخر عالم حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ایک بہت بڑے مجمع کے ساتھ، عمرۃ القضاء کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے، اور جماعت نماز وغیرہ جملہ شعائر اسلام کو وہاں عمل پیرا فرماتے تھے، اور باوجود اس قدر وسیع جماعت کی موجودگی کے، آپ کے رہتے ہوئے مکہ میں کافروں کا خوف رونما نہیں، چنانچہ حدیبیہ میں رفقاء کی کثیر تعداد کی بنا پر مکہ معظمہ پر غلبہ کا ارادہ فرمایا تھا، مگر یہ جو کچھ تھا سب کافروں کی اجازت کی وجہ سے تھا، اس لئے ان تینوں دنوں کے لئے مکہ دار الاسلام نہیں ہوا، بلکہ دار الحرب باقی رہا۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں یہ قیام اور اظہار شعائر اسلام، کافروں کی اجازت سے تھا، مسلمانوں کے اپنے غلبہ اور طاقت کی وجہ سے نہیں۔

بہر حال یہ طے شدہ ہوا، ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ دار الحرب، کافروں کے زیر تسلط علاقہ ہے اور دار الاسلام مسلمانوں کے تابع فرمان ممالک۔ اگرچہ ایک کے علاقے میں دوسرے فریق کے افراد بھی، بلا کسی ظلم وزیادتی کے، آزادی سے رہتے ہوں، اور جس مقام پر دونوں فریقوں کو یکساں اختیارات اور قوت حاصل ہو، وہ بھی دار الاسلام سمجھا جائے گا۔

اس اصول کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہئے، اس لئے کہ اس موضوع کے جملہ مسائل اسی سے نکلتے ہیں، اور اس باب کی تمام جزئیات اسی اصول کے تابع ہیں۔ اس کے بعد یہ بات ازبر کر لیجئے، کہ ہر وہ جگہ جو دار الکفر ہو اور اہل اسلام اس پر اقتدار حاصل کر لیں، اور وہاں احکام اسلام جاری فرما دیں، اس کے متعلق علمائے اسلام یہی فرماتے ہیں، کہ وہ دار الاسلام

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہو گیا، یعنی مسلمانوں کا اقتدار اور تسلط زائل ہو گیا ہے، اگرچہ بعض صورتوں میں [illegible] باقی [illegible]
[illegible] الاسلام یعلو ولا یعلی [illegible] مغلوب نہیں ہوتا [illegible] کے مطابق [illegible]
دار الاسلام [illegible] سے [illegible] کر [illegible] کر دی گئی۔

مگر [illegible] حق [illegible] ہے کہ [illegible] مسلمانوں [illegible] اسلام کا اظہار مسلمانوں نے [illegible] اقتدار [illegible]
[illegible] ہو [illegible] کے بعد [illegible] ہوئے [illegible] میں [illegible] تبدیلی نہیں آئی [illegible]
مسلمانوں کی موجودگی ہے [illegible] تمام [illegible] اور [illegible] سے
دار الاسلام ہو جاتا ہے [illegible] اور یہاں بھی [illegible] باقی [illegible] مسلمانوں میں مسلمان
[illegible] مسلم حکومت کی اجازت سے [illegible] اسلام [illegible] دار الاسلام [illegible]

بہر صورت دار الاسلام اور [illegible] میں [illegible] اور اقتدار [illegible] دار الاسلام [illegible]
[illegible] سے وہاں [illegible] حاصل [illegible] اسلام کا [illegible] اقتدار بالکل ختم ہو گیا [illegible] دار الحرب ہو جائے گا،
[illegible] کا [illegible] بعض حیثیات سے مسلمانوں [illegible] دار الاسلام [illegible]
[illegible] سے [illegible] اقتدار [illegible] ختم ہو [illegible] درمیان [illegible]

[illegible] (اہل اسلام اور غیر مسلم) [illegible] احکامات [illegible]
[illegible] اسلام بھی باقی ہے اور [illegible] اہل اسلام [illegible] احکامات [illegible]
[illegible] ہو گا۔

[illegible] مسلمانوں کی [illegible] پابند ہوں [illegible] اسلام باقی [illegible] دار الحرب [illegible]
[illegible] جب کافر اس طرح مسلط ہوئے [illegible] احکامات [illegible] طاقت سے جاری کرنے لگے اور اہل
اسلام [illegible] عاجز اور مغلوب ہو گئے [illegible] احکامات نافذ [illegible] اور [illegible] احکامات [illegible] اہل اسلام کے لئے موجب
شرمندگی اور [illegible] کو ختم کرنے [illegible] دفع کرنے کی طاقت نہیں رکھتے [illegible] اسلام کا غلبہ [illegible]
[illegible] دار الاسلام [illegible] بلکہ کفار کا تسلط اور اقتدار پوری طرح ظاہر ہو گیا [illegible] اس وقت [illegible]
[illegible] اس کے بعد [illegible] ہو گا [illegible] اس کے دار الحرب ہونے میں کوئی شک باقی نہیں [illegible]
[illegible] کافر مسلط [illegible] ہے

[illegible]

[illegible] ۱۳۱۰ھ [illegible]

[illegible]

امام ابوحنیفہ نے بدرجۂ غایت احتیاط سے تعبیر فرمایا ہے کہ دار الاسلام کو دار الکفر کا حکم دینے میں، اس وقت تک احتیاط کرنی چاہئے، جب تک وہاں غلبۂ اسلام کے نشانات میں سے کچھ بھی اثر باقی ہو یا کافروں کے قبضے اور تسلط میں پوری طرح پائی جاتی ہو اور ان کے تسلط (و احکامات) کو دور کرنا مسلمانوں پر زیادہ مشکل نہ ہو۔ مگر اس پر دو شرطیں اور اضافہ فرمائی ہیں۔

ایک تو یہ کہ وہ شہر اور بستی، جس پر غیر قابض اور مسلط ہیں، دار الحرب سے اس طرح ملا ہوا ہو، کہ اس علاقے اور دار الحرب کے درمیان دار الاسلام کا کوئی علاقہ یا شہر حائل نہ ہو۔ کیوں کہ دار الحرب سے ملنے کی وجہ سے اس کو دار الاسلام سے دوری ہو جائے اور کافروں کے حلقہ میں آ جائے۔ نیز کافروں کا غلبہ اس مضبوطی کے ساتھ ہو کہ اس کا کافروں کے ہاتھ سے خالی کرا لینا سخت دشوار ہو جائے، اور اس مقام کے رہنے والے مسلمانوں پر کافروں کا تسلط کمال کو پہنچ جائے۔ اور اس کی مثال یہ ہے کہ جیسے کہ کافر مسلمانوں کے مال پر قبضہ کر لیں، اگر وہ مال ان (کافروں کے ملک یا علاقے) میں پہنچ گیا تو ان کی ملکیت ہو گیا، اور اگر اس قبضہ کے بعد (بھی) ان کے خاص علاقے میں نہیں گیا، تو اس کو اصل مالک کی ملکیت سے نکل جانا تسلیم نہیں کیا جاتا جیسا کہ فقہ کی تمام کتابوں میں یہ مسئلہ طے شدہ (و مسلم) ہے ہدایہ میں کہا ہے

اور جب (غیر مسلم) ہمارے مال پر قابض ہو جائیں اور اس کو اپنے علاقہ میں لے جائیں، تو وہ اس کے مالک ہو جائیں گے۔

اسی [ہدایہ] میں یہ بھی ہے

لیکن یہ قبضہ تسلیم نہیں ہوتا، جب تک وہ اس مال کو اپنے علاقہ میں نہ لے جائیں، کیوں کہ قبضہ کا حاصل یہ ہے کہ اس چیز پر اس وقت بھی قبضہ ہو اور وہ قبضہ آئندہ بھی باقی رہے، پس اسی طرح جو کوئی زمین یا علاقہ مثلاً کافروں کے تسلط میں آ گیا، اس کا یہ قبضہ اور تسلط اس وقت مکمل ہو گا کہ وہ شہر یا علاقہ ان کے شہر میں مل گیا، اور یہ قبضہ اس زمین کے دار الحرب سے علاقائی طور پر بھی ایک ہو گیا اور شہر سے مل گیا اور دار الاسلام سے کٹ گیا، تو گویا یہ شہر غیر مسلموں کے ماتحت میں مکمل آ گیا، اور اب یہ حیثیت ہو گئی تو یہ دار الحرب ہے؟! ورنہ دار الاسلام باقی ہے۔

اگرچہ اس کا اسلام میں ہونا کمزور ہو جاتا ہے، لیکن الاسلام یعلو ولا یعلی (اسلام سربلند رہتا ہے، پست اور کمزور نہیں ہوتا) اس حدیث کے مطابق یہ دار الاسلام ہی رہنا چاہئے، اس شرط کا حاصل بھی یہی اہل کفر کا غالب ہونا اور اہل اسلام کا مغلوب ہونا ہے، جو شروع میں تینوں اصول کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ وہاں جو مسلمان ہیں، ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے، اور غیر مسلم

toobaa-elibrary blogspot.com

[illegible] وقتی [illegible] ناجائز [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] حفاظت کا اطمینان باقی [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible] مال [illegible]

[illegible] مسلمان عالم [illegible] اور [illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible]

اطمینان [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible] تکلیف پہنچ [illegible]

علماء اور [illegible] باقی [illegible] مسلمان [illegible]

[illegible] ختم ہو جائے گا

[illegible] حضرت امام ابو حنیفہ [illegible] احکامات [illegible]

[illegible] جائے گا [illegible]

[illegible] وقت [illegible] جائے گا

[illegible] معلوم ہوگا [illegible]

[illegible]

[illegible] معلوم [illegible]

[illegible] معلوم [illegible]

[illegible] دارالاسلام اور دارالحرب [illegible]

[illegible] امام ابو حنیفہ [illegible]

[illegible] مطابق [illegible]

قانون [illegible] جاری اور نافذ العمل [illegible]

[illegible] دارالحرب [illegible] دارالاسلام [illegible]

واقع [illegible]

تیسرے [illegible] کوئی مسلمان اور ذمی [illegible] معاہدہ [illegible] مطابق [illegible]

معاہدہ کے مطابق، جو (اس علاقہ کے) کافروں کے غلبہ سے پہلے، مسلمانوں کو مسلمان ہونے کی وجہ سے اور ذمیوں کو عہد و پیمان کی وجہ سے حاصل تھا۔ اب مسئلہ کی ترتیب تین طرح سے ہے

الف: حربی ہمارے شہروں میں سے کسی شہر پر غالب آ جائیں۔

ب: اہل شہر اپنے دین سے پھر جائیں، اور اس شہر میں کفر غالب ہو جائیں، اور ان کے احکامات جاری ہو جائیں اور ان ہی کا غلبہ ہو جائے۔

ج: یا اہل ذمہ اپنے معاہدہ کو توڑ دیں، اور ہمارے شہروں پر غالب ہو جائیں۔

تو ان تمام صورتوں میں سے کسی ایک شکل، یا تمام (معاملات پائے جانے کے بعد بھی) یہ شہر دار الحرب نہیں ہوں گے، مگر تین شرائط کے ساتھ۔ امام ابو یوسف اور امام محمد نے فرمایا ہے، کہ صرف ایک شرط کے ساتھ، اس کے علاوہ کوئی شرط نہیں ہے، وہ احکام کفر کا ظاہر و غالب (و نافذ) ہونا ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں، اور یہی قیاس بھی ہے۔

جامع الرموز میں کہا ہے اور اس (دار الاسلام) کا دار الحرب ہو جانا (امام ابو حنیفہ) کے نزدیک چند شرائط کے ساتھ ہے۔

ایک مکمل طور پر احکامات کفر کا جاری ہونا، ایسے کہ حاکم کافر کی طرف رجوع کرتا ہو اور مسلمان قاضی سے کوئی معاملہ نہ ہو [جیسا کہ بحر الرائق میں ہے]۔

دوسرے اس کا دار الحرب سے اس طرح ملا ہوا ہونا، کہ ان دونوں دار الحرب اور دار الاسلام کے شہروں کے بیچ میں کوئی اور ایسا اسلامی شہر واقع نہ ہو، جو دار الاسلام کو دشمنوں کے حملے سے بچانے اور حفاظت کرے۔

جامع الرموز کی اس عبارت سے دو باتیں واضح ہوئیں

* الف * ایک تو یہ کہ اہل اسلام کا حکم جاری ہونے کا مطلب ظہور حکم اسلام ہے، غلبہ کے طور پر، نہ صرف جماعت اور جمعہ [وغیرہ] کی اجازت ہونا۔ کیونکہ مصنف جامع الرموز کہتا ہے کہ غیر مسلموں کے احکامات کے مطابق فیصلے کئے جائیں اور مسلمان قاضیوں کی جانب رجوع نہ کیا جائے، یعنی مسلمان قاضیوں کی کچھ شوکت اور وقعت باقی نہ رہے، کہ ان سے رجوع کیا جائے۔ اور اسی طرح مسلمانوں کے دار الحرب میں حکم جاری ہونے کا مطلب، ان کے حکم کا غلبہ ہونا مراد ہے، جیسا کہ ظاہر ہے۔ بہر حال حکم اسلام ظاہر ہونے اور حکم کفر ظاہر ہونے سے مراد قوت اور غلبہ ہے۔ نہ صرف [بعض معاملات کے] ادا کرنے کی اجازت، اور ان سے خارج کرنے کی گنجائش، یہ فیصلہ ہو گا۔

* ب * یہ کہ اتصال اور متصل کی شرط کا حاصل بھی وہی قوت ہے کہ جس کی وجہ سے دار الحرب کے اتصال کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

صورت میں حربیوں سے مغلوب شہر وطن پہنچے بخلاف دارالحرب [illegible] انقطاع [illegible] وقت [illegible] اسلام [illegible]
پہنچے ہوئے ہیں (گویا) ابھی قوت اسلام باقی ہے

جامع الفصولین میں ہے دارالاسلام دارالحرب میں [illegible] ہوگا [illegible] حکام حاصل [illegible]
[illegible] وجہ سے [illegible] کی وجہ سے کہ [illegible] دارالاسلام [illegible] طرح [illegible]
[illegible] مسلمانوں کا [illegible] شہر [illegible] مسلمان [illegible] اپنے تمام
مسلمہ سے حاصل تھی [illegible] [illegible] جب تک [illegible] جائیں [illegible]
ادراسلام دارالحرب میں (تبدیل) نہ ہوگا۔

اور کاسانی [illegible] لا یبقی فیہا مسلم ولا ذمی [illegible] بالأمان الأول کا مطلب یہ ہے [illegible] میں کوئی
مسلمان [illegible] حفاظت [illegible] شہر [illegible] امان [illegible]
[illegible] میں [illegible] مسلمان [illegible] ہاتھوں میں [illegible]
[illegible] اسلام [illegible] نافذ [illegible] بلکہ مسلمان [illegible] احکامات [illegible]
[illegible] چنانچہ [illegible] شہر [illegible] اسلام [illegible] القضاۃ [illegible]
[illegible] قاضی [illegible] احکامات [illegible] نافذ [illegible] جس طرح [illegible]
[illegible] مسلمان [illegible] شہر [illegible]
[illegible] سرکاری [illegible] [illegible]

در مختار میں ہے

معراج الدرایہ میں مبسوط سے نقل کیا ہے [illegible] شہر جو کافر [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] احکامات [illegible] بلکہ وہاں [illegible] قاضی اور مسلمان حکام [illegible]
[illegible] اور [illegible] اطاعت [illegible]
طرف سے [illegible] وہاں حاکم مسلم [illegible] جمعہ [illegible] قائم [illegible] اور قاضی [illegible] مقرر [illegible]
[illegible] حاکم غیر مسلم بھی ہو تو مسلمانوں [illegible] جمعہ [illegible]
اور قاضی مسلمانوں [illegible] مقرر [illegible] قاضی ہو جاتا ہے اور مسلمانوں [illegible] واجب [illegible] مسلم [illegible]
[illegible] کوشش کریں

اور اسی (در مختار) میں ہے۔ میں کہتا ہوں: اور اس سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ ملک شام میں، جبل تیم اللہ اور اس سے متعلق بعض علاقے سب بلاد اسلام ہیں، نہیں۔ اگرچہ ان شہروں کے حکمران دروز اور نصرانی ہوتے ہیں، اور ان کے فیصلے اپنے مذہب کے مطابق ہوتے ہیں، اور ان میں سے بعض تو دین اسلام کو برا بھلا کہتے ہیں، لیکن وہ (عموماً مجموعی طور پر) ہمارے حکام کی ماتحتی میں ہیں، اور اسلامی شہر ان کی بستیوں کا ہر طرف سے احاطہ کئے ہوئے ہیں، اور مسلم حکام جب ان کے متعلق اپنے احکامات نافذ کرنا چاہیں، کر سکتے ہیں۔

ان دونوں روایتوں سے واضح ہے، کہ کسی علاقہ پر کافروں کے غلبہ کے بعد، اس کا دار الاسلام کی حیثیت سے باقی رہنا وہاں مسلمان حکام کی قوت وشوکت کا باقی رہنا، اور اسلامی قوانین اور احکامات کا غلبہ اور قوت کے ساتھ نافذ ہونا، مراد ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر دار حرب میں، اسلامی احکام اگر قوت (وطاقت) سے جاری ہوں، تو یہ اس کے دار حرب ہونے کو ختم کرنے والا ہوگا۔ صرف ان غیر مسلموں کے مخالف، مسلم حاکم کی اجازت اور خوشنودی سے، شعائر اسلام کے ادا کرنے کی اجازت سے، دار اسلام نہ ہوگا۔

حاصل یہ کہ مقصد ان شروط مذکورہ بالا سے، امام صاحب کے نزدیک اور شرط واحد اجراء حکم اسلام سے، صاحبین کے نزدیک وہی اہل اسلام کا غلبہ اور قوت وشوکت ہے، اگرچہ یہ قوت وشوکت جزوی طور پر ہو۔ کوئی فقیہ نہیں فرماتے کہ کافروں کے ملک میں، اگر کوئی شخص ان (کافروں) کی صراحۃً یا دلالۃً اجازت سے، شعائر اسلام ظاہر کرتا ہے، [ان پر عمل کرتا ہے] تو اس سے وہ ملک دار الاسلام ہو جاتا ہے۔ ہرگز نہیں! اس لئے یہ بات فقہ وتفقہ سے دور ہے۔

جب یہ مسئلہ واضح ہو گیا، اب ہندوستان کے حال پر غور فرمائیں، کہ یہاں کافروں اور عیسائیوں کے احکامات کس قوت اور غلبہ کے ساتھ ہیں، اگر ادنیٰ کلکٹر بھی حکم دے دے کہ مسجدوں میں جماعت کی نماز ادا نہ کریں، کوئی شخص غریب امیر اس کی ہمت نہیں رکھتا کہ نماز ادا کر سکے۔ اور یہ جمعہ اور عیدین کی نمازوں کا ادا ہونا اور فقہی طور پر ان کی ادائیگی کا حکم ہو جانا، صرف ان (انگریزوں وغیرہ) کے قانون کی وجہ سے ہے، کہ انہوں نے رعایا کے لئے یہ حکم جاری کر رکھا ہے، کہ ہر شخص اپنے دین کے مطابق عمل کرے، سرکار کو اس سے کچھ لینا دینا نہیں، اور سلاطین اسلام کا دیا ہوا، جو امن تھا، اس کا تو اب نام ونشان بھی باقی نہیں۔ ورنہ یہ کہنا ہوتا کہ وہ امن (اور جرأت) جو شاہان اسلام نے دیا تھا، ہم اب بھی اس معاہدۂ امن کے تحت آرام سے بیٹھے ہیں، بلکہ یہ (ایک) نیا سبب امن ہے، جو کافروں سے حاصل ہوا ہے، اور اسی امن (وانتظام) کے تحت، تمام قوم ہندوستان میں قیام پذیر ہیں۔

جہاں تک [ایسے علاقے کا] دار الاسلام سے ملے ہوئے ہونے کا تعلق ہے، تو یہ ملکوں اور بڑے علاقوں میں شرط نہیں،

toobaa-elibrary.blogspot.com

بلکہ چھوٹی بستیوں اور شہروں کے لئے یہ شرط کی گئی ہے۔ اور مدد ملنے سے سہولت سے مدد ملنا مراد ہے، اور کون کہہ سکتا ہے کہ اگر کابل کے حکمراں کی یا خلیفۂ مسلمین [ترکی] کی مدد آجائے، تو مسلمان کافروں کو ہند سے نکال دیں گے، ہرگز نہیں۔ بلکہ ان کا نکال دینا بہت دشوار ہے، مستقل جہاد و جنگ، اور بہت سامان (وانتظامات) کو چاہتا ہے۔ بہر حال کافروں کا ہندوستان پر تسلط اس درجہ کا ہے کہ، کسی وقت بھی کافروں کو دار حرب پر، اس سے زیادہ تسلط (اور قبضہ) نہیں ہوا [جیسا یہاں ہے] اور یہاں مراسم اسلام کا ادا کرنا، صرف ان کی اجازت سے ہے، اور (ہندوستان میں) مسلمانوں سے زیادہ کمزور بے بس، ان کی رعایا میں کوئی نہیں ہے، کہ ہندؤوں کو بھی کسی قدر اعتبار حاصل ہے، مگر مسلمانوں کی کچھ وقعت نہیں ہے۔ ہاں البتہ ٹونک، رامپور اور بھوپال وغیرہ میں، کہ وہاں کے حاکم [نواب] کافروں کے احکامات سے دبے ہوئے ہونے کے باوجود، اپنے احکامات جاری رکھتے ہیں۔ اس لئے ان ریاستوں اور مقامات کو، دارالاسلام کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ ردمختار وغیرہ کی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے۔

اب بعد سلام مسنون! یہ ہے کہ، اگر اس تحریر سے آپ کو اطمینان حاصل ہو جائے، تو مراد حاصل ہے، ورنہ بندہ کو معذور سمجھیں۔ چوں کہ میں لمبی تحریر سے معذور ہوں، (اس لئے) اسی مسودہ کو (آپ کے پاس) بھیجتا ہوں، امید کہ نقل کے بعد اس کو (واپس) بھیج دیں گے، کیوں کہ بعض لوگ یہاں بھی اس کی نقل کا ارادہ رکھتے ہیں۔

فقط والسلام

۷رشوال ۱۳۱۰ھ (۲۴راپریل ۱۸۹۳ء)

toobaa-elibrary.blogspot.com

بارہواں باب

کتاب العلم والتحقیق

تجوید وقراءت اور متعلقاتِ قرآن کریم

(۸۶۶) رِزْقُهَا اللّٰہ میں مد ہے، یا نہیں؟(۱) رزقها کے بعد جو ہمزہ اللہ کا واقع ہے، تو قاعدہ مد کا یہاں موجود ہے، مگر بسبب وقف کے مد نہیں لکھتے۔ سو اگر یہاں وقف نہ کرے تو مد ہونا چاہئے، ورنہ نہیں۔ شاید اسی وجہ سے مد کا لکھنا بعض مصاحف میں ہوا ہے، ورنہ یہاں کسی مصحف میں بندہ نے نہیں دیکھا۔ فقط

(مکتوب ۳۲، بنام مولانا خلیل احمد صاحب۔ قلمی)

(۸۶۷) لإیلف میں لام کے بعد الف کیوں نہیں لکھا گیا؟ سوال: لایلف میں جو سورہ قریش میں دو آیت ہیں، اس خط میں لام کے بعد الف کیوں نہیں لکھا جاتا، اکرام وایمان وغیرہ میں جب الف لکھا گیا، تو ایلف میں کھڑی زیر کیوں اختیار کیا؟

جواب: قرآن کی رسم خط، موافق قاعدہ مقرر کے نہیں ہے، بلکہ مصحف عثمانی میں جس طرح مرقوم ہے، اس طرح لکھا جاتا ہے، اور اس کے خلاف ممنوع ہے [[illegible]] پس تمام قرآن شریف کے رسم خط کو ایسا ہی سمجھنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ فرخ آباد ص ۵۰)

(۸۶۸) سورۂ کہف میں شیء: شایء کیوں لکھا جاتا ہے؟ سوال: لفظ شیء تمام قرآن میں بے یائے تحتانی موجود ہے، سورۂ کہف کے چوتھے رکوع سے اول [ولا تقولن لشایء انی فاعل] میں جو یائے تحتانی ہے، چند مصاحف میں الف لکھا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ فرخ آباد ص ۵۰)

---

(۱) [illegible] (قرار رقھا) پر وقف کیا جائے [illegible] (پالن پوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۸۶۹) سورۂ فتح کے پہلے رکوع میں عَلَیۡہُ پر پیش کیوں ہے؟

مسئلہ: یہ کہ سورۂ فتح کے پہلے رکوع کے آخر میں، عَلَیۡہُ(۱) کے ہائے ضمیر کو پیش کس واسطے پڑھا جاتا ہے، حالانکہ اور سب مثالوں میں زیر موجود ہے۔

جواب: یہ قرأت اور وَمَآ اَنۡسَانِیۡهُ اِلَّا الشَّیۡطٰنُ الخ کی قرأت حفص کی ہے قراء کے قاعدے میں کسی کو دخل نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔(۲)

(مجموعہ فتح آباد ص ۵۰)

(۸۷۰) ضاد کا صحیح مخرج اور تلفظ کیا ہے؟

سوال: ضاد معجمہ مشتبہ الصوت خاء معجمہ ہے، یا دال مہملہ، صحیح تلفظ کیا ہے؟

جواب ہر دو مسائل (۳) کا مدلل بدلائل شرعیہ ایسا ارقام فرمایا جائے، تاکہ کسی کو جائے اعتراض معقول باقی نہ رہے۔ بینوا توجروا۔

جواب: ضاد معجمہ نہ دال پُر ہے اور نہ ظا ہے، بلکہ جدا حرف ہے، کہ سننے [سمجھنے] سے آتا ہے۔ پس جو لوگ اس کو ظا پڑھتے ہیں غلط کرتے ہیں، اور جو دال پڑھتے ہیں وہ بھی اس لفظ کے ادا کرنے میں خطا کرتے ہیں، مگر بہر حال حرف بنسبت دال کے ظا سے قریب ہے۔ پس جو شخص استادوں [کذا] قرأت سے درست کر لیوے، بہتر [ہے]، اور نہ اس طرح پڑھے کہ ظا نہ ہو جائے، اور دال بھی نہ ہو، سننے والا جان لیوے کہ ضاد پڑھتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ کلاں ص ۱۹۵-۱۹۶)

[نوٹ: ایک ضروری مسئلہ: ض، د، ظ، یہ سہ حروف جداگانہ ہیں، بس ؟ضمیمہ دوم میں ملاحظہ ہو۔ نور]

(۸۷۱) تحقیق قرأت ضاد:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس بارے میں: کہ دو شخص عامی ہیں، ایک حرف (ض) کو (ظ) پڑھتا ہے اور ایک (د) مفخمہ پڑھتا ہے، اور جو بجائے ضاد، ظا، پڑھتا ہے یہ کہتا ہے کہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ [نے] کیمیائے سعادت کی چوتھی فصل میں لکھا ہے

کہ فرق میان ض و ظ بجا آورد، اگر نتواند، روا باشد(۴)

ترجمہ: ضاد اور ظا کے درمیان فرق ظاہر کرے، اگر نہ کرے تب بھی جائز ہوگا۔ (ت۔ نور)

---

(۱) وَمَنۡ اَوۡفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیۡهُ اللّٰهَ فَسَیُؤۡتِیۡهِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا (الفتح: ۱۰)

(۲) "ھو" اور "ہ" ایک ضمیر ہیں اور ضمہ پر مبنی ہیں، کیونکہ تمام ضمیریں مبنی ہیں، مگر "ہ" سے پہلے زیر آئے جیسے بہ یا ی ساکن آئے تو وہ زیر پڑھی جاتی ہے مگر اس قاعدہ سے یہ دو آیتیں مستثنیٰ ہیں، ایک علیہ اللہ دوسری انسانیہ۔ ان دونوں جگہوں میں حفص کی قرأت میں وصل اعراب ہے۔ دونوں صورتوں میں "ہ" سے پہلے ی ساکن ہے، پھر پہلی صورت میں ی سے پہلے زبر ہے اور دوسری صورت میں ی سے پہلے زیر ہے۔ (پالن پوری)

(۳) میں دو مسئلے مذکور تھے، یہاں ایک مسئلہ سوال میں سے لیا گیا ہے۔ دوسرا مسئلہ اپنے موقع پر علیحدہ آئے گا۔ (نور) (نور)

(۴) کیمیائے سعادت، ص ۱۷۵ فصل چہارم در نماز (مطبع احمدی دہلی ۱۲۶۹ھ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور تفسیر کبیر میں ہے

ثبت بما ذكرنا ان المشابهة بين الضاد والظاء شديدة وان التمييز عسر، واذا ثبت هذا فنقول لو كان هذا الفرق معتبرا لوقع السؤال عنه في زمان رسول الله ﷺ وفي ازمنة الصحابة، لاسيما عند دخول العجم في الإسلام، فلما لم ينقل وقوع السؤال عن هذه المسئلة البتة، علمنا ان التمييز بين هذين الحرفين ليس في محل التكليف [illegible] سقطه (۱)

ترجمہ جو ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ ضاد اور ظاء میں بہت زیادہ مشابہت ہے اور دونوں کا باہمی امتیاز دشوار ہے، اور جب یہ ثابت ہو گیا تو ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ فرق معتبر (اور قابل توجہ) ہوتا، تو اس کے متعلق [illegible] میں سوال کیا جاتا بالخصوص عجمیوں کے اسلام میں داخل ہونے کے وقت۔ پس جب اس قسم کا کوئی سوال نقل نہیں، اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ ان دونوں حرفوں میں فرق و تمیز کرنے کا مکلف نہیں بنایا گیا (ت۔ نور)

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ [illegible] ضاد کو ظاء پڑھنے کی اجازت ہے، جب نکال نہ سکے اور فرق نہ کر سکے، اور وہاں مفخم والا کوئی دلیل بجز [illegible] نہیں دے سکتا [illegible] جو شرح جیلا میں واقع ہے۔ اور [illegible] کہتا ہے کہ دال مفخم والے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی کیونکہ جب اس حرف کا مضاد ہے [اشتباہ ظا کے ساتھ ثابت ہوا جیسے کہ در مختار میں مفسدات الصلوۃ میں ہے

الا ما يشق تمييزه كالصاد والظاء فاكثرهم لم يفسدها الخ (۲)

ترجمہ مگر وہ حرف جن کی پہچان اور (ان میں باہم) امتیاز مشکل ہو جیسے ضاد اور ظاء تو اکثر علماء کی رائے میں اس سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ (ت۔ نور)

اور عالمگیری میں زلۃ القاری میں ہے

وان كان لا يمكن الفصل بين الحرفين الا بمشقة كالظاء مع الضاد والصاد مع السين.(۳)

ترجمہ اور اگر دونوں حرفوں میں فرق ممکن نہ ہو مگر مشقت سے جیسے ظاء اور ضاد، صاد اور سین۔ (ت۔ نور)

---

(۱) تفسیر کبیر ص ۹۳ [illegible] مطابق کر دیا ہے۔ [نور]

(۲) [illegible] ص ۱۹۱ [illegible] ص ۳۳۳ [illegible]

(۳) [illegible] عالمگیری ص [illegible] العصر الحاضر في [illegible] کتب خانہ نورانی پشاور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور اسی طرح کی عبارت فتح القدیر وغیرہ (من کتب الفقہ) میں واقع ہے، تو ان سے معلوم ہوا کہ ضاد اور ظاء میں بہت مشابہت ہے، اسی واسطے ان دونوں میں فرق کرنے میں بہت مشقت ہے، ورنہ اگر دال مفخمہ کہا جائے، تو فرق میں کیا مشقت ہے، بلکہ بہت سہل ہے، جیسے ج اور ص میں سہل ہے اور شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر فتح العزیزی، جلد اخیر میں لکھا ہے:

قراء ایں دیار چنیں خوانند، کہ نہ بجائے ض، ض معلوم می شود و نہ بجائے ظ، ظ۔ انتہی بحاصلہ (۱) | اس علاقہ کے قاری اس طرح پڑھتے ہیں، کہ نہ ضاد کی جگہ ضاد معلوم ہوتا ہے، نہ ظ کی جگہ ظ۔ (ت۔ن)

اور مفتی عنایت احمد صاحب نے ''البیان الجزیل'' (۲) میں لکھا ہے، کہ ایک بلائے عظیم اس زمانے میں پھیلی ہے کہ ضاد کو دال مفخمہ پڑھتے ہیں، اور مولوی محمد یعقوب صاحب ابن مولوی مملوک علی صاحب نے فتوی دیا، اس پر کہ یہ حرف مشابہ ساتھ ظ کے ہے، نہ دال کے، تو جب اس حرف کا کمال اشتباہ ظ کے ساتھ ثابت ہوا، اور عامی کے واسطے شارع کی جانب سے اجازت ورخصت بوقت عجز کے، اداء اصل سے ظ پڑھنے کی ثابت ہوئی، جیسا کہ تفسیر کبیر سے معلوم ہوا، تو جو کوئی قصداً غلط پڑھے گا، اس کی نماز نہ ہوگی! تو فرمایئے کہ حق پر کون ہے؟

جواب: مکرما! اس فضول بحث میں بندہ پڑنا نہیں چاہتا، مگر آپ کا اصرار ہوا، تو اپنا عندیہ ظاہر کرتا ہوں، کہ ضاد کو اپنے مخرج کے ساتھ ادا نہ کرنے سے خراب ہونے والے دو فریق ہیں: ایک وہ جو بجائے ضاد کے ظا پڑھتے ہیں، تو یہ صاف ظاہر اور مُسلّم آپ کا ہے، کہ تبدیل حرف بجائے حرف اس میں ہوتی ہے، پس اگر یہ امر معذور سے بلا اختیار ہوتا ہے، کہ ارادہ ضاد کا اپنے مخرج سے کرتا ہے، مگر ادا نہیں ہوسکتا، تو تا تعلیم معذور ہے، اس میں بحث نہیں۔ اور جو عمداً ایسا کرتا ہے تو لاریب! تحریف و تبدیل کلام اللہ کی ہے، کیونکہ ضل کے معنی مباین ظل کے ہیں، اور ظفر کے معنی مخالف ضفر (ض۔ ف۔ ا) کے، پس اگر تبدیل معنی سے تحریف نہ ہووے گی، تو کیا ہووے گی؟ پس نہ معلوم کہ کس طرح کوئی مجوز اس کا ہووے گا، تو لازم ہے کہ نماز فاسد ہووے۔

دوسرا فریق جو ضاد کو دال پڑھتا ہے، تو واضح ہے کلام عرب میں، دال مفخم کوئی حرف نہیں، اور حرف ہجا انتیس میں، کوئی حرف دال پُر نہیں، اور نہ دال پر خود حرف دال ہے، کیونکہ دال سے یہ دال پُر جداگانہ ہر طرح سے ہے، پس دال پُر محض تعبیر ہے، اس ضاد سے کہ کنارہ زبان کا اضراس سے نہ ملا، اس کے ادا میں اور زبان اطباق میں، تالو کے ساتھ بشدت لگ گئی، پس یہ فی الحقیقت دال

---

(۱) تفسیر عزیزی پارہ عم تحت قولہ تعالی وما ہو علی الغیب بضنین (سورۃ التکویر آیت: ۲۴ (مطبع محمدی لاہور ۱۲۹۴ھ) [نور]

(۲) مولانا مفتی عنایت احمد صاحب کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک بلائے عام اس زمانہ میں یہ ہوئی ہے کہ ضاد کو بصورت دال کے پڑھتے ہیں، مشتبہ الصوت دال کا اسے کردیا ہے کہ دال نہیں، وہ پر ہے۔ سو یہ بات جملہ کتب قرأت اور تفسیر فقہ کے خلاف ہے۔ سب کتابوں میں ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظ سے ثابت ہوتا ہے، نہ دال سے۔ البیان الجزیل، مقصود القاری وغیرہ (چہار مسائل قرأت) ص: ۴۔۵ (مطبع بہار کشمیر، لاہور: ۱۲۹۹ھ) نیز شامل بست رسائل قرأت ص: ۳۔۴ (طبع قیومی کان پور: ۱۳۱۵ھ) [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہیں، بلکہ ضاد ہے، کہ نقصان ہے، نتیجہ ناقص مخرج سے نکلنے سے ہوتا وہی ہو، اور دال پر محض تعبیر و بیان ہے، کیونکہ دال پر کوئی حرف نہیں، کہ تبدیل حرف و تحریف کلمہ کا اطلاق درست ہووے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ کوئی ظا کو دال پڑھے بلا تفاوت، کیونکہ نہ دال پر کوئی حرف ہے نہ ظا پر، محض تعبیر ہے۔ مذکور سے پڑھنے سے مگر تحریف کلام اللہ کی نہیں ہوتی، البتہ نقصان ادا ہوا ہے، سو جان کر ایسا پڑھنا بے شک نا زیبا ہے، کہ نقصان اور خراب ہے۔ مگر یہ نہیں کہ تحریف ہو ور نماز کا فساد ہو، اور تغیر معنی کا پیدا ہو کر خرابی لاوے، جیسا کہ ضاد کو ظا پڑھنے میں یہ خرابی آتی ہے۔

کیونکہ ضل کے ظل پڑھنے میں، متکلم سامع جانتا ہے کہ کلام بدل گئے، معنی بدل کر کلام خراب ہو گیا۔ اور ضل کو دال پڑھنے میں بھی ایسا ہی حکم ہے، مگر ضل کو بدل پڑھنے میں سامع جانتا ہے کہ متکلم نے ضل ہی کہا ہے مگر نقصان ادا ہوا ہے، تو کس طرح فساد معنی ہوا، اور کیوں کر نماز فاسد ہوئی، اور نقصان ادا تو بھی نماز جاوے، تو تمام حروف میں یہی حال ہوگا اور سوائے ماہر تجوید کے کسی کی نماز نہ ہووے گی، حسب تحریر آپ کے۔ کسی نے بھی ویسا حکم شرع میں نہیں دیا گیا، پس کس طرح ادا اور سب کا شمار اور نفس، کہ جس سے اشتباہ کے تحقیق کا رفع موجب ہے۔ کیونکہ لفظ کہتے ہیں ضد ور ہی ہے، سو یہ ضاد کو دال پڑھنے میں موجود ہے اور یہ تبدیل حرف نہیں ہوتی، کیونکہ یہ کوئی حرف ہی نہیں، اور خا پڑھنے میں ہر گز یہ امر نہیں، کیوں کہ تبدیل حرف ہے، ور ضاد و ظا مشترک ہو کر تغیر معنی اور اشتباہ معنی ہو جاتا ہے۔ ہاں گاہ گاہ اجتہادی مو قوف کی اجازت ہے بزعم سائل، تو یہ بر طریق جو از ہوئی، کیونکہ تبدیل سے نقصان ادا سہل ہے، جیسے تمام حروف میں ایسا ہی ہے۔ پس یہ بندہ کے خیال میں خودہ نصاف کوئی دیکھے تو قبول فرمائے، اور جو شبہات اس میں پیدا ہوتے ہیں، وہ اس ہی مجلس کے غور سے رفع ہو سکتے ہیں۔

سوال کے استدلالات کا جواب ضرور (ی) نہیں، مگر تھوڑا سا تحریر کرتا ہوں، کہ فرصت تطویل نہیں، اور شغب میں مفید نہیں، انصاف میں حاجت نہیں۔

یہ جو صفات میں فرق ضاد و ظا کے لکھتے ہیں اور ممتاز و معاف کرتے ہیں، یہ درست ہے، کہ گو مخرج ضاد و ظا کا جدا ہے، مگر شبہ صفات سے تمیز دشوار ہے، مخرج اور صفات، دال کی بھی اول تو سہل نہیں، عوام سے ادا کر کے دیکھنا چاہئے، پھر اصلی تحقیق نہ کرنے سے ... جو ز ہو وہ در صورت دال پر لازم نہیں آتی۔ اور وجہ شدہ ذکر ... کی وجہ سے شبہ مطرح ہے، مخرج میں بھی، صفت میں بھی، اس واسطے دال پر پڑھنے کا اس وقت حدوث نہ تھا، اور یہ نقصان اس زمانہ میں نہ تھا، بسبب عدم وقوع کے۔ سو یہ بھی مسلم ہے کہ دال سے ضاد کو بعد ہے اور وقت بسبب اتحاد صفات کے شبہ ہے، ... کے سبب، بسبب نقصان ادا کے لازم نہیں آتی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] اجمالی طور پر یہ ہے کہ [illegible] اور [illegible] [illegible]

[illegible] میں [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] بھی معدوم [illegible]

[illegible]

الحاصل [illegible] صورت میں [illegible] بھی مسلم [illegible]

[illegible] بھی [illegible] دیتے ہیں [illegible]

[illegible] کے اطلاق [illegible] حرف [illegible] جاتے ہیں [illegible]

اس مسئلہ میں [illegible] مناسب [illegible] قرأت [illegible] ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم — [illegible] رشید احمد [illegible]

[illegible]

(۸۷۲) ضاد کی ادائیگی قراء سے سیکھنی چاہیے

[illegible] میں [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible] ہے [illegible]

[illegible] اور [illegible] ہے [illegible]

[illegible] (مجموعہ [illegible])

[illegible] کام [illegible] ہے

[illegible] رشید احمد [illegible]

(۸۷۳) وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوْا کی صحیح قرأت، نحوی ترکیب اور ایک اہم اعتراض کی تحقیق

[illegible]

[illegible] ہے [illegible]

ولو یری الذین ظلموا [illegible] الذین ظلموا [illegible]

[illegible]

[illegible]

اذ یرون العذاب [illegible] القوۃ [illegible] عظیم [illegible]

[illegible] لو کا محذوف [illegible] عظیم

[illegible] الذین ظلموا [illegible]

[illegible]

[illegible] عظیما [illegible]

العذاب [illegible] محمد [illegible]

نہیں ہو سکتا ہے۔ وفی القراءۃ الشاذۃ اور اس قراءت پر اگر فاعل ضمیر سامع کی ہو تو بھی رویت بصری ہے اور سب معنی مثل سابق کے ہوں گے۔ اور جو الذین ظلموا کو فاعل بناویں تو اب رویت علمی کہتا ہے، اگر جانتے ظالموں اور ان القوۃ للہ کو قائم مقام دو مفعول کا اور اذ یرون العذاب کو ظرف مثل سابق کے بمعنی رویت بصری۔ پس معنی یہ ہوئے اگر جانتے ظالمین کہ قوت سب حق تعالیٰ کو ہے وقت دیکھنے عذاب کے اور جواب محذوف۔ پس اذ یرون العذاب کا ظرف ہونا اشعار ہے اور بھی اس میں شکال ہے۔

سو اگر اذ یرون العذاب کو مدخل منہ ان القوۃ کا اس کا بدل بنا دیجیوے تو معنی درست ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اگر جانتے ظالم وقت دیکھنے عذاب کو اس کو کہ قوت سب حق تعالیٰ کو ہے اور اس کا عذاب شدید ہے تو اور لو کا جواب محذوف ہے اب کچھ خدشہ نہیں اور دوسری توجیہ بھی ممکن ہے، نہیں تو یہی کافی ہے۔

(مجموعہ کلاں ص۱۷۹-۱۸۰)

(۸۷۴) ذٰلِکَ نَتْلُوْهُ عَلَيْکَ مِنَ الْاٰيٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِيْمِ کی نحوی ترکیب؟

الآیات اگر حال متلو کی ضمیر سے واقع ہوگا تو عامل ذلک ہے نہیں ہو سکتا، لہذا بعض ورنہ یہاں عبارت حذف ہو گئی ہے اور غلطی کاتب ہوئی۔ سو اس طرح عبارت ہے من الآیات حال اور نتلوہ حال، عاملہ مافی ذلک من معنی الاشارۃ، الخ (۱)

(مجموعہ کلاں ص ۸۰)

(۸۷۵) عن الیمین والشمائل میں یمین مفرد اور شمائل جمع کیوں ہیں؟

اور آیت یتفیؤ الخ میں وجوہ جمع شمائل و افراد یمین کی تفسیر کبیر میں مذکور ہیں (۲) وہیں سے طلب کر کے دیکھ لیویں۔ ایک وجہ یہ ہے کہ یمین جانب مشرق کو قرار دیا ہے، سو مخرج ظل واحد ہے اور پھر مغرب کی طرف جانے میں بدلتا چلا جاتا ہے، لہذا شمائل کو جمع فرمایا۔

اور ترکیب آیت شہدۃ بینکم (۳) کی لکھ نہیں سکتا ہوں، اور حق یہ ہے کہ یہ بھی جو لکھا ہے خوب بسط اس کی زبانی ہو سکتی ہے تحریر میں بسبب عدم وصول نہایت قاصر ہوں لکھنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ فقط والسلام

[illegible] (مجموعہ کلاں ص۱۸۰)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۸۷۶) بسم اللہ قرآن کریم کا جز ہے یا نہیں؟

سوال: [illegible]

[illegible] بسم اللہ [illegible] جہر سے پڑھتے ہیں۔

جواب: بسم اللہ کے جزو قرآن [illegible] اختلاف [illegible] اصل مذہب حنفیہ میں [illegible]

[illegible]

(۸۷۷) سورہ ملک کا توریت میں نازل ہونا کس حدیث میں ہے؟

سوال: [illegible] توریت میں [illegible] حدیث میں [illegible] منقول [illegible] حدیث کی کتاب میں ہے۔

جواب: مجھ کو یاد نہیں [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(۸۷۸) آیت شریف یَوْمَ یُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ کا کیا مطلب ہے؟

سوال: [illegible] یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود [illegible]

جواب: ساق کا لفظ متشابہات میں سے ہے [illegible]

[illegible]

(۸۷۹) اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ میں بعض کی قید کیوں لگائی ہے؟

سوال: [illegible] کثیر من الظن ان بعض الظن اثم [illegible]

[illegible] بعض گمان بد [illegible]؟

[illegible]

جواب: اگر کوئی چکلہ میں بیٹھا ہو تو زنا کا گمان کرنے والا گنہ گار نہیں، کہ دلیل بدکاری اس پر موجود ہے۔ گمان بد وہ برا ہے کہ وہم سے اختراع کرے، ورنہ ظاہر خراب پر گمان ہوتا ہی ہے، کہ ظاہر برائی ہے، ایسا گمان اثم نہیں۔

(بدست خاص، سوال ۴۰)

(۸۸۰) وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا کا کیا مطلب ہے؟

سوال: سورہ احقاف میں آیت حملہ وفصالہ ثلثون شهرا (۱) کا کیا مطلب ہے، آیا تیس مہینے مع حمل کے، دودھ چھڑانے کے ہیں یا علاوہ حمل کے۔

جواب: اس آیت میں چھ ماہ ادنی مدت حمل کی ہے اور دو سال مدت رضاعت کی، اور یہی راسخ مفتی بہ ہے۔ فقط

(بدست خاص، سوال ۱)

(۸۸۱) حمإ مسنون میں عناصر اربعہ کیسے پیدا ہو گئے؟

سوال: انسان حماء مسنون سے بنا ہے (۲) تو پھر چار عنصر کہاں سے اور کیوں کر ہوئے ہیں؟

جواب: حماء کے معنے گارے کے ہیں، یہ جزو اعظم ہے ورنہ اور جزء ہے، حماء بدون پانی کے نہیں ہوتا، دو یہ ہوئے اور دو بعد خمیر کے باہم تعلق پیدا ہونے چار ہو گئے۔ (۳) اگر کوئی کہے کہ یہ زائد ... (۴) کی ہے تو یہ معنی نہیں ہوئے، کہ اس میں گوشت روٹی اور دھاگے نہیں۔ فقط

(بدست خاص، سوال ۵۶)

(۸۸۲) ہاروت وماروت کا قصہ کس حد تک صحیح ہے؟

سوال: قصہ ہاروت وماروت کے عاشق ہونے اور چاہ بابل میں معذب ہونے کا جیسا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر عزیزی میں لکھا ہے، کہ صحیح ہے، آنجناب کے نزدیک بھی صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: جس قدر شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۴) نے لکھا ہے وہ صحیح ہے اور جس قدر لوگوں نے بڑھایا ہے وہ غلط ہے، مگر بعض مفسرین نے متاخرین میں سے مطلقاً اس قصہ کا انکار کیا ہے، (۵) اس کو شاہ عبدالعزیز و دیگر بعض محققین نے رد کیا ہے۔ (۶) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(بدست خاص، ص ۵۶)

---

(۱) [illegible]

(۲) ولقد خلقنا الانسان من صلصال من حمإ مسنون [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

(۵) تفسیر بیضاوی [illegible] ما روی انهما مثلا بشرین ورکب فیهما الشهوة فتعرضا لامرأة يقال لها الزهرة فحملتهما على المعاصي والشرك ثم صعدت السماء بما تعلمت منهما فمحكي عن اليهود ولعله من رموز الأوائل وحله لا يخفى على ذوي البصائر ص ۵۵ (مطبع میمنیہ، مصر)

(۶) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۸۸۳) سورتوں کے فضائل میں اتنا ہی ثواب مراد ہے؟

(۸۸۴) تین دن سے کم میں ختم قرآن کیسا ہے؟

جواب: کراہت کسی حدیث میں ثابت نہیں، بلکہ یہ ہے کہ (اکثر) ایسے پڑھنے میں فہم تام حاصل نہیں ہوتا اور پھر اس میں ثواب [نہیں] بلکہ کراہت ہے۔( ) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ (مجموعہ فرخ آباد ص ۵)

(۸۸۵) قرآن پاک پڑھاتے ہوئے تسبیح اور ذکر میں مشغول ہونا؟ **سوال:** قرآن پڑھاتے ہوئے مثل تسبیح و تہلیل، اگر پڑھے جائیں جائز ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا!

جواب: معلم قرآن پڑھانے میں مشغول (ہو) دوسرے کام میں نہ ہو۔ قرآن سے بہتر کوئی ذکر نہیں۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ الراجی رحمۃ اللہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۴۴-۴۶)

(۸۸۶) اگر قرآن شریف ہاتھ سے گر جائے تو اس کے بدلہ میں صدقہ کرنا؟ **سوال:** قرآن مجید اگر ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر جائے، تو اس کے بدلے اس کے برابر غلہ صدقہ کرنا، کیسا ہے؟

جواب: قرآن شریف کے زمین پر گر جانے کا کفارہ، غلہ مساوی دینا کہیں مذکور نہیں، جہلاء کا قاعدہ تراشیدہ ہے۔ البتہ اپنی غلطی پر توبہ کرنا، کچھ صدقہ کر دینا، بلا قید بہتر ہے۔ فقط

(بدست خاص، ص ۳)

(۸۸۷) قرآن کریم کی جلد کسی اور کتاب میں لگانا؟ **سوال:** بعض شخصوں نے قرآن مجید بوسیدہ اور ردی بیکار سمجھ کر، یہ یوں سمجھ کر کہ شاید کوئی پڑھے، مسجد میں رکھ دیے ہیں، اور فی الواقع وہ قرآن مجید ایسے ہی ہو گئے ہیں کہ بیکار رکھے ہو گئے ہیں، اگر ان کی جلد کچھ کام کی ہو، تو اس کو ان سے علیحدہ کرنا اور کسی کتاب میں لگا لینا غنی (مالدار) کو جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: قرآن شریف کی جلد کو باجازت مالک قرآن شریف میں لگا دینا جائز ہے اور کتاب میں لگانا، نادرست۔ واللہ تعالیٰ اعلم (بدست خاص، ص ۷)

(۸۸۸) قرآن شریف پر سادہ ورق رکھنا؟ **سوال:** قرآن مجید پر کتاب یا کاغذ سادہ رکھنا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: چھنا رکھنے بے ادبی ہے، مگر قرآن کا ورق رکھنا درست ہے۔ بس (بدست خاص سوال ۵۷)

( ) روى عن عبدالله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لم يفقه من قرأ القرآن في أقل من ثلاث رواه الترمذي في كتاب القرات رقم الباب ۱۳ باب ماجاء ان القرآن أنزل على سبعة أحرف ص ۹۰ صحيحه رقم الحديث ۲۹۴۹ ب كمال يوسف الحوت [دار الكتب العلمية، بيروت] نیز ترمذی باب ... ص ۲۳ ج ۲ ... [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۸۸۹) اجرت دے کر ایصال ثواب کے لئے یا تراویح میں قرآن شریف پڑھوانا؟ سوال: حافظ یا مولوی کا قرآن پڑھانے یا سنانے یا پڑھوا کر مردوں کو ثواب بخشوانے کے واسطے نوکر رکھنا یا کچھ دینا، کیسا ہے؟

جواب: قرآن شریف جو اجرت دیکر، ثواب کے واسطے پڑھنا پڑھانا، جائز نہیں ہے، نہ پڑھنے والے کو ثواب ہوگا، نہ پڑھوانے والے کو ثواب ہوگا۔ اسی طرح تراویح میں دینا، لینا، ناجائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(بدعت خاص، ص ۵۹)

(۸۹۰) تراویح میں قرآن سننے میں بہر حال ثواب ہے: سوال: یہ کہ جب نماز میں قرآن پڑھنے پر اجرت لینا جائز نہیں ہے، تو ایسے شخص سے مقتدیوں کو قرآن سننے کا ثواب کس طرح ہوگا، کیونکہ وہ اگر اس طرح سننا موقوف کریں، تو قاری اس فعل حرام سے محفوظ رہے، پس گویا وہ لوگ اس گناہ کے کرنے میں، اس کی مدد کرتے ہیں؟

جواب: قرآن کا سننا بہر حال ثواب ہے، اس پر اجرت دینا برا ہو تو ہو، مگر اجرت لے کر پڑھنے پر ثواب نہیں، کہ اس کی نیت مالِ دنیا ہے فقط

(مجموعہ فرخ آباد ص ۲۴-۳۱)

(۸۹۱) ہندو کو آیاتِ قرآنی کا تعویذ دینے کا حکم؟ سوال: اگر ہندو کو کوئی آیت قرآن مجید کی لکھ کر تعویذ کر دے، تو جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اگر بے ادبی کا اندیشہ نہیں تو درست ہے اور جو اندیشہ ہو تو درست نہیں۔

(بدعت خاص، سوال ۱۵۲)

(۸۹۲) جس قرآن مجید پر کپڑے کی چولی چڑھی ہوئی ہو اس کو بے وضو ہاتھ لگانا؟ سوال: جس قرآن مجید پر کپڑے کی چولی چڑھی ہوئی ہو، اس کو بے وضو ہاتھ لگانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: درست نہیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

(بدعت خاص سوال ۳۱)

(۸۹۳) قرآن شریف کی منسوخ التلاوۃ آیتوں اور احادیث قدسی کو جنابت کی حالت میں، یا بغیر وضو کے، چھونے کا حکم؟ حامداً مصلیاً و مسلماً۔ اما بعد! عرض یہ ہے کہ احقر کے عریضہ کا جواب جو آپ نے شدت مرض میں تحریر فرمایا تھا، پہنچا، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ اب اپنی خیر و عافیت سے اطلاع دیجئے، غالباً اب تو صحت کامل ہوگئی ہوگی، میرا عریضہ اگر خدانخواستہ کبھی زیادہ پریشانی کی حالت میں پہنچے، تو تحریر جواب کو تخفیف اور اطمینان پر موقوف فرمایا کیجئے۔ میں آپ کی اس تکلیف کا بہت ممنون اور مشکور ہوں کہ آپ میرے ہر عریضہ کا جواب بہت جلد تحریر فرمایا کرتے ہیں۔

اب چند مسائل پیش خدمت کرتا ہوں، اور بشرط خیریت جواب شافی کی تکلیف دیتا ہوں

سوال: اول وہ آیتیں جو منسوخ التلاوۃ ہیں اور وہ حدیثیں جو سوائے قرآن شریف کے پیغمبر علیہ السلام نے خدا سے نقل کی ہیں۔ ان آیات اور حدیثوں کو اور قرآن شریف کی آیت کے ترجمہ کو، بے وضو ہاتھ لگانا اور جنابت میں پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟ اور ایسی حدیثوں کے مطالب خدا کی طرف سے ہیں، یا الفاظ بھی خدا کی طرف سے ہیں۔ جیسے یہ حدیث شریف ہے یا عبادی کلکم ضال الا من هدیته (۱) اور سجدے کی آیت کا ترجمہ پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے یا نہیں اور تفسیر کا چھونا بے وضو جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! قرآن منسوخ التلاوۃ کا مس بلا وضو اور قرأت جنابت میں ناجائز ہے، کہ کلام اللہ وہ بھی ہے، اور حدیث قدسی کا حکم حدیث کا حکم ہے، قرآن کا حکم نہیں، الفاظ اس کے فخر عالم علیہ الصلوۃ والسلام کے ہیں۔ تفسیر کا مس بلا وضو مکروہ ہے، اور ترجمہ آیت سجدہ پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ ۳۹۰، ۵۰، ۳۱)

(۸۹۴) جس کاغذ پر قرآن شریف کی آیت لکھی ہوئی ہے، اس کو بلا وضو ہاتھ لگانا؟

سوال: جس کتاب یا تفسیر میں اکثر آیات قرآنی ہوں، اس کو ہاتھ لگانا جائز ہے، یا نہیں، بے وضو؟

جواب: بلا وضو اس کو ہاتھ لگانا مکروہ ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی

(بدست خاص ص ۷۹)

(۸۹۵) جس کاغذ پر قرآن شریف کی آیات یا حدیث لکھی ہوں، ان کا جلانا؟

سوال: جس کاغذ پر آیت قرآن و حدیث لکھی ہو، اور اس کی بے ادبی ہوتی ہو تو اس کا جلانا جائز ہے، یا نہیں؟

جواب: اس طرح جلاوے ادب کے ساتھ کہ راکھ اس کی محفوظ رہے، اس راکھ کو جاری پانی میں ڈال دیوے، یا دفن کر دیوے۔ (بدست خاص سوال ۱۲۲)

(۸۹۶) سجدۂ تلاوت میں طہارت شرط ہے!

سجدہ تلاوت میں طہارت کا شرط ہونا در مختار (۲) وغیرہ کتب فقہ میں ہے، اور زرقانی شرح موطا میں ابن عبد البر سے طہارت کا شرط ہونا سجدہ تلاوت کے واسطے، بالاجماع نقل کیا ہے۔

---

(۱) [illegible] یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وجعلته بینکم محرما فلا تظالموا یا عبادی کلکم ضال الا من هدیته فاستهدونی اهدکم الحدیث رواه مسلم فی کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم [illegible] مسلم شریف کتاب مذکور باب مذکور ج ۲ ص ۳۱۹ [مجتبائی دهلی ۱۳۰۹ھ]

(۲) [illegible] شروط الصلاۃ المتقدمة خلا التحریمة [illegible] لایجوز الاداء بالتیمم الا ان لا یجد ماء [illegible] [انور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] عبداللہ [illegible] طہارت شرط نہیں [illegible] عبداللہ [illegible]
[illegible] رفاقی سے نقل کرتا ہوں:

[illegible]

(۸۹۷) ڈھیلے سے استنجاء کرتے وقت قرآن کریم کی تلاوت اوراذکار کا حکم؟ سوال [illegible]

[illegible] آیت [illegible] یا نہیں؟

جواب [illegible]

[illegible] واللہ اعلم [illegible]

(۸۹۸) اگر جنبی آیت پڑھ کر پھونک دے تو کیا حکم ہے؟ سوال [illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

(۸۹۹) جنبی، بچوں کو قرآن کریم کے ہجے کرسکتا ہے یا نہیں؟ سوال [illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب [illegible] واللہ اعلم

(۹۰۰) جنبی کو بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھانا؟ سوال [illegible]

جواب [illegible]

(۹۰۱) حائضہ اور نفاس والی عورتوں کے قرآن مجید کو ہاتھ لگانے کا حکم؟ سوال [illegible]

[illegible] مجید [illegible] ہاتھ لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

واللہ اعلم

[illegible]

(۹۰۲) حالت جنابت میں ذکر کی نیت سے اور تلاوت کی نیت سے قرآن شریف پڑھنے میں، کیا فرق ہے؟ سوال: حالت جنابت میں جو لکھا ہے کہ اگر ذکر کی نیت سے قرآن کی کوئی آیت پڑھی، تو درست ہے، اور اگر تلاوت کی نیت سے پڑھی، تو درست نہیں، اس کا کیا مطلب ہوا؟ یعنی ذکر کی نیت کس طرح ہوتی ہے، اس کی تشریح چاہئے۔

جواب: ذکر کی نیت اس آیت میں ہوتی ہے کہ جو دعا کے واسطے ہو، جیسے کہ ہم بسم اللہ یا دعا کے واسطے پڑھتا ہے، جیسے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار

(بدست خاص سوال ۱۵۰)

(۹۰۳) فرشتوں کو قرآن پاک کے سننے کا شوق؟ سوال: یہ جو لکھا ہے کہ فرشتگان آدمیوں سے مشتاق سننے قرآن مجید کے ہوتے ہیں، کیونکہ ان میں یہ صفت نہیں ہے، حالانکہ جبرئیل علیہ السلام دور کرتے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے؟

جواب: اس مشہور کی کوئی اصل نہیں، بلکہ اصل یہ ہے کہ قرآن کا مدعا شوق استماع ہے کہ اس کی برکات سے وہ خوب واقف ہیں۔ فقط

(بدست خاص، سوال ۱۳۱)

(۹۰۴) لوح محفوظ کا عرش سے اوپر ہونا ثابت نہیں! سوال: حامداً ومصلیاً بعد، عرض یہ ہے کہ بہت دنوں سے آپ کی خیریت معلوم نہیں ہوئی، آپ اپنے مزاج کی کیفیت سے اطلاع دیجئے اور چند سوالات کا جواب تحریر فرمائیے۔ اور امیدوار ہوں کہ مرے سوالات کا جواب علیحدہ ورق پر تحریر فرمایا کیجئے جیسے آپ پہلے تحریر فرمایا کرتے تھے، کیونکہ میں نابینا اور معذور ہوں، اور یہاں میں جن لوگوں سے لکھنے پڑھنے کا کام لیتا ہوں، وہ کم استعداد ہیں، طریقہ جدیدہ میں ان کو پڑھنا دشوار ہوتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ صحیح حدیثوں میں ثابت ہے کہ لوح محفوظ عرش کے اوپر خدا کے پاس ہے (رواہ الشیخان)(۱) اور تمام قرآن کا لوح محفوظ میں ہونا سورہ بروج کی آخری آیت سے ظاہر ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سورۂ فاتحہ جو ام القرآن ہے اور آیت الکرسی جو [illegible] سب چیزیں بھی مع حروف لوح محفوظ میں عرش کے اوپر ہیں، مگر آیت الکرسی کی فضیلت میں

---

(۱) [illegible] فهو عنده فوق العرش [illegible] لوح محفوظ ص ۲ [illegible] جزء ۹، ص ۱۲۸، رقم الحديث ۷۵۵۳، مكتبة الرياض الحديثة الرياض ۱۴۰۲ھ ۱۹۸۲م۔ [انور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

امام احمد نے روایت کیا ہے کہ وہ اس خزانہ میں سے نازل ہوئی ہے، جو عرش (۱) کے نیچے ہے اور اسی طرح سورۂ فاتحہ اور سورۂ کوثر اور خاتم سورہ بقرہ کے فضائل میں منقول ہے۔ اس فضیلت کو پہلے مضمون کے ساتھ ملانے سے، بظاہر عجیب تعارض معلوم ہوتا ہے، لہٰذا جواب شافی کی ضرورت ہے۔

جواب : از بندہ رشید احمد عفی عنہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

آپ کا خط آیا، بندہ اب بعد مدت کے صحت یاب ہوا ہے۔

جواب سوال یہ ہے کہ بخاری و مسلم میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ لوح محفوظ بالائے عرش ہے، (۲) نہ معلوم آپ کو کس نے یہ سنا دیا ہے۔ پس جب لوح کا بالائے عرش ہونا ثابت نہیں، تو کوئی تعارض نہیں، نہ جواب وتوجیہ کی حاجت ہے۔ فقط

(مجموعہ فرخ آباد ۳۳-۳۶)

(۹۰۵) فرشتوں کو سہو ونسیان ممکن نہیں:

سوال: فرشتوں میں سہو اور نسیان کا جائز یا ممتنع ہونا، شریعت میں ثابت ہے، یا نہیں، اور ثابت ہے تو ثبوت کیا ہے؟

جواب: نسیان مرض ہے، مادہ ضعف دماغ کے سبب اور ملائکہ اس سے پاک ہیں:

لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ. (الآیۃ التحریم. ۶۱)

نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جو بات فرمائے ان کو، اور وہی کام کرتے ہیں جو ان کو حکم ہو۔ (ترجمہ شیخ الہند)

کا لفظ اس کو خود بیان کرتا ہے۔

(مجموعہ فرخ آباد ص: ۳۹-۴۱)

---

(۱) یہ روایت مسند احمد کے حوالہ سے راقم کو نہیں ملی، مسند احمد کی روایت میں خواتیم سورۂ بقرہ اور دوسری آیتوں کا ذکر ہے۔ مگر مذکورہ سوال میں جس طرح چاروں آیتوں کا یکجا ذکر کیا گیا ہے وہ طبرانی اور ابو الشیخ کی روایت ہے، جس کو ضیاء نے بھی حضرت ابو امامہ سے نقل کیا ہے، کنز العمال میں ہے: اربع انزلت من کنز تحت العرش ام الکتاب و آیۃ الکرسی وخواتیم البقرۃ والکوثر. رواہ الطبرانی وابو الشیخ والضیاء عن ابی امامۃ. کنز العمال ص: ۵۵۸ ج: ۱- رقم الحدیث ۲۵۰۴۔ (بیروت: ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵م) [نور]

(۲) صحیحین کی جو روایت سائل نے ذکر کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: لما قضی اللّٰہ الخلق کتب کتاباً فھو عندہ فوق عرشہ: ان رحمتی سبقت غضبی (مشکوٰۃ کتاب الدعوات ص: ۲۰۶-۷ جلد اول [عکس اصح المطابع رشیدیہ دھلی] نیز ص: ۹۳۲ جلد دوم رقم الحدیث: ۲۳۶۴ ت: رمضان بن احمد بن علی، باب سعۃ رحمۃ اللّٰہ. الفصل الاول [مکتبۃ التوبۃ، دار ابن حزم بیروت. ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء] اس حدیث کی شرح میں ملا علی قاری نے لکھا ہے: عندہ ای عندیۃ المکانۃ لا عندیۃ المکان، لتنزھہ عن سمات الحدثان، ج: ۵ ص: ۱۵۱، [مکتبہ امدادیہ. ملتان مغربی پاکستان بلا سنہ] یعنی عرش کے اوپر ہونے کا مطلب بلند مرتبہ میں ہونا ہے، جگہ کے اعتبار سے عرش پر ہونا مراد نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ مخلوق کی صفات سے منزہ ہیں اور حضرت گنگوہیؒ نے کتاب سے لوح محفوظ مراد نہیں لی، بلکہ ایک پرچہ مراد لیا ہے جس میں ان رحمتی سبقت غضبی لکھا ہوا ہے، جیسا کہ آگے صفحہ نمبر: ۳۰ پر آرہا ہے۔ پس لوح محفوظ عرش کے نیچے ہوگی۔ (پالن پوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۰۶) عشاء کے بعد سورۂ دخان اور سورۂ ملک نماز میں یا بغیر نماز کے پڑھنا، کیا بہتر ہے؟ **سوال** بعد نماز عشاء، اگر سورۂ سجدہ، دخان، (و) ملک بہ نیت وظیفہ نوافل میں پڑھے تو افضل ہے یا نہیں؟

جواب: نوافل میں سورہ دخان وسورہ ملک کا پڑھنا بعد عشاء کے افضل ہے خارج صلوۃ پڑھنے سے، مگر بدیں وجہ کہ ان سورتوں کا پڑھنا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے خارج صلوۃ ثابت ہوا ہے، بایں وجہ خارج صلوۃ پڑھنا اولیٰ ہے، اتباعا بعبدہ علیہ الصلوۃ والسلام فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔(۱) (مجموعہ کلاں ص ۱۴۴-۱۴۵)

(۹۰۷) اعراف کی حقیقت؟ **سوال** سورہ اعراف میں آیت

وبینھما حجاب وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماھم (اعراف ۴۶) — دونوں کے بیچ میں ہوگی ایک دیوار اور اعراف کے اوپر مرد ہوں گے کہ پہچان لیں گے ہر ایک کو اس کی نشانی سے (ترجمہ شیخ الہند)

ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟ یعنی جب کہ اعراف ایسی جگہ ہے کہ جہاں بہشت کی بہار اور دوزخ کی نار، دونوں پہنچتی ہیں، کیونکہ دونوں کے درمیان ہے، تو وہاں کے ساکنان خود تو عذاب سے مامون نہیں اور وہ لوگوں کو کیوں کر پہچانیں گے، کہ یہ بہشتی ہے اور وہ دوزخی ہے؟

جواب: ہمارے گھر میں اور پڑوسی کے گھر میں دیوار حائل ہے، ایک گھر کا حال دوسرے کو معلوم نہیں، مگر جو دونوں گھروں کے مابین ایک ایسا اونچا مکان ہو یا دیوار ہو کہ دونوں طرف دونوں کا حال دیکھ سکے تو کون اشکال ہے۔ ایسے ہی مابین جنت ودوزخ کے اعراف دیوار بلند ہے۔

(۹۰۸) ساکت وناطق میں تعارض نہیں ہوتا، مثبت ونافی میں ہوتا ہے: **مسئلہ:** ترمذی(۲) نے سورہ طلاق کی تفسیر میں کچھ نہیں لکھی، البتہ سورہ حدید کی تفسیر میں ... رکعتیں آپ نے شمار فرمائیں، اور ساتویں

---

(۱) [illegible] ... حضرت گنگوہی نے ... [illegible] ... کا ثواب اور یہ دونوں قول کر سکتی ہے کہ ... [illegible]

(۲) الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، ... باب ... رقم الحدیث ۳۲۹۸، ... [illegible] (دار الکتب العلمیة، بیروت) ... [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] صحیح [illegible] "موحدیث" [illegible] شاہ عبداللہ [illegible]
کی حدیث [illegible] مناسب نہیں ہوتا [illegible]

احادیث شریفہ سے متعلق چند مباحث

(۹۰۹) صحیح مسلم کی ایک روایت کی نحوی ترکیب؟

[illegible] صحیح مسلم [illegible] ولد ناصح [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] عبد علی [illegible]

جواب [illegible]

ابن عباس [illegible] ابن ابی ملیکہ [illegible] روایت [illegible]
[illegible] ابن ابی ملیکہ ولد ناصح [illegible] روایت [illegible]
ولد ناصح [illegible]

---

۱ [illegible] حدثنا داود [illegible] ابن ابی ملیکہ قال کتبت الی ابن عباس [illegible]
[illegible] ویخفی عنی فقال ولد ناصح [illegible]
[illegible] صحیح مسلم [illegible]
[illegible]

۲ ولد ناصح [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

(۹۱۰) صحیح مسلم کی حدیث کالذی قال الاول کا مطلب؟

سوال: حدیث عروۃ ذی قرد (واقع صحیح مسلم) میں ہے کہ سلمہ بن اکوع [illegible] کو آپ نے ڈھال دی تھی، انہوں نے اپنے چچا کو دیدی، آپ نے فرمایا انک کالذی قال الاول اللّٰھم ابغنی حبیباً ھو احب الی من نفسی) یہ الذی کون ہے اور [illegible] ترکیب میں کیا ہے؟ غرض اس کے کیا معنی ہیں؟

جواب: بقلم مولانا محمد یحییٰ صاحب کاندھلوی: انت کالذی قال الاول یہ تو اس الذی میں وضع مظہر (مقام) مضمر ہے۔ ای انت مصداق ماقال (ای قائل) تو قائل قال کی جگہ ول [illegible] رکھ دیا کہ اس قائل کا زمانہ اول میں ہونا منصوص ہو جاوے۔ پس معنی یہ ہوئے انت کالذی قال قائل یا یہاں فیہ مقدر ہو تو ضمیر الذی محذوف ہوئی اور قال کا قائل اول بلا تکلف ہوگا۔(۲)

الطرائف والظرائف (بیاض تحریرات حضرت تھانوی) ص ۳۰۔ (طبع اول شرف مطابع تھانہ بھون، ۱۳۲۹ھ)

(۹۱۱) اساف ونائلہ کے متعلق روایت کی تحقیق؟

سوال: حدیث اسلام ابوذر غفاریؓ (۳) میں

---

(۱) حضرت ایاس بن ابی سلمہ [illegible] سے طویل روایت ہے جس کا ایک ٹکڑا [illegible] ہے صحیح مسلم ج ۲ ص ۳ کتاب الجہاد باب غزوہ ذی قرد (مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۶۹ھ) [illegible] ۱۹۰۷ [illegible] محمد [illegible] ریاض ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء [illegible]

(۲) حضرت سلمہ سے صلح حدیبیہ کے موقع پر تین مرتبہ بیعت جہاد کی تھی۔ سب سے پہلے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] سلمہ کیا تم بیعت نہیں کرتے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سب سے پہلے بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا اور بھی [illegible] بیعت کی تو آپ نے دیکھا کہ ان کے پاس ڈھال نہیں ہے چنانچہ آپ نے ایک ڈھال عنایت کی پھر جب سب نے بیعت [illegible] آپ نے فرمایا سلمہ کیا تم مجھ سے بیعت نہیں کرتے؟ انہوں نے [illegible] سب سے پہلے بھی بیعت کی [illegible] درمیان میں بھی کی ہے [illegible] تیسری مرتبہ بیعت کرنے گئے تو آپ نے دیکھا کہ ان کے پاس وہ ڈھال نہیں ہے، آپ نے فرمایا سلمہ وہ ڈھال کہاں گئی جو میں نے تمہیں دی تھی؟ [illegible] میرے چچا عامر مجھ سے ملے ان کے پاس ڈھال نہیں تھی اس لئے میں نے وہ ڈھال ان کو دیدی، آپ [illegible] انک کالذی قال الاول اللھم ابغنی حبیبا ھو احب الی من نفسی تمہاری مثال اس شخص جیسی [illegible] مجھے کوئی [illegible] جو مجھے میری ذات سے زیادہ محبوب ہو یعنی تم نے [illegible] چچا کی [illegible] مقدم [illegible] کی تقدیر عبارت یہ ہے انک کالرجل الذی قال فیہ الاول [illegible] قال کا فاعل [illegible] مقدر ہے اور [illegible] تشبیہ [illegible] الرجل الذی موصوف [illegible] (مسلم کتاب الجہاد باب ۵ حدیث ۱۸۰) [illegible]

تکملہ فتح الملہم کتاب الجہاد والسیر باب غزوۃ ذی قرد ص ۲۳۲، ۲۳۳ جلد سوم مکتبۃ الاشرفیہ، دیوبند ۱۹۹۹ء

(۳) [illegible] قال فبینا اھل مکۃ فی لیلۃ قمراء اضحیان اذ ضرب علی اصمختھم فما یطوف بالبیت احد وامرأتین منھم تدعوان اسافا ونائلۃ قال فاتتا علی فی طوافھما فقلت انکحا احدھما الاخری [illegible] الخ صحیح مسلم، ص ۲۹۵، ۲۹۶ ج ۲ باب من فضائل ابی ذر [illegible] کتاب فضائل الصحابہ ص ۵۵۱ جلد دوم رقم الحدیث ۲۴۷۳ ابو قتیبہ نظر محمد الفاریابی، دار طیبہ ریاض ۲۰۰۶ء

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب

(٩١٢) حديث لا يقتل قرشي کے معنی؟ سوال

جواب

(٩١٣) علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا مفہوم؟ سوال

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

كشف الخفاء

جواب : اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ جیسا کہ بنی اسرائیل کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کی اشاعت وتائید کرتے تھے، ایسے ہی میری امت کے علماء کرتے ہیں، درجہ انبیاء علیہم السلام سے علماء امت کو کوئی مناسبت وقرب نہیں۔

(بدست خاص سوال ۴۴)

(۹۱۴) وَالنَّخْلُ بٰسِقٰتٍ لَّهَا کے معنی؟

والنخل بسقت(۱) میں یہ ہے کہ باسقات کے معنی میں قطبہ [ابن عامرؓ] کو تردد تھا کہ باسقات کے یہ معنی ہیں، بہت لغت ہے کہ اہل لغت نہیں جانتے یا کسی وقت ذہن میں عبور نہیں ہوتا تو جس وقت یہ آیت پڑھی قطبہ اس کلمہ کو بار بار اپنی زبان میں تکرار کرتے تھے، اور معنی سمجھ میں نہیں آتے تھے

ولا ادری(۲) ما قال ای لا افہم ما معنی قولہ باسقات

جیسے سب لوگ جب کوئی لفظ مفہوم نہیں ہوتا تو بار بار زبان پر اس میں تکرار کرکے سوچتے ہیں کہ کیا معنی ہیں، ایسے ہی قطبہ اس لفظ کو دل میں تکرار کر کرکے معنی سوچتے تھے اور سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا معنی اس کے ہیں۔ فقط

(مکتوب [illegible] نائبین احمد صاحب، مکتوب نمبر۲)

(۹۱۵) سجدۂ شمس تحت العرش کی حدیث کا مفہوم کیا ہے؟

سوال : یہ کہ ہر روز عرش کے نیچے جاکر آفتاب کا سجدہ کرنا، غالب اخبار احاد سے ثابت ہوگا، اور خبر واحد سے عقیدہ کا وجوب ثابت نہیں ہوتا، خصوصاً جب کہ وہ امر مشاہدہ کے خلاف ہو، مگر جب کوئی ایسی تطبیق معلوم ہو جس سے تعارض رفع ہو جائے تو اس امر کا اعتقاد جائز ہو سکتا ہے۔

جواب : حدیث سجدہ تحت عرش کی صحیح ہے، نہ مشاہدہ کے خلاف، نہ عقیدہ کے خلاف، مگر تحریر سے فہم دشوار ہے۔ آپ حدیث کو صحیح جانو اور یہ عقیدہ نہیں جس پر بنا ایمان کی ہو، یہ عقیدہ کو دلیل قطعی درکار ہے، یہ امر زائد ہے کہ اس کا عقیدہ فرائض میں نہیں، اس کو علی مراد الشارع قبول کرنا چاہئے اگرچہ سمجھ میں نہ آوے(۳) ورمشاہدہ تو اس کا آج تک کسی بینا کو

---

(۱) والنخل باسقات لها طلع نضيد سورہ ق ۱۰ [illegible]

(۲) کتاب الصلوۃ باب [illegible] صحیح مسلم ۳۳ [illegible] حدیث [illegible] ۲۰۰۶ [illegible] مسلم شریف [illegible] ۹۱ [illegible]

(۳) [illegible]

(باری)

میں ہوں کہ کہاں تحت عرش ہے اور کہاں سجدہ ہے تو آپ تو نابینا ہیں۔ فقط

[illegible]

(٩١٦) صفت ضحک کی حدیث کا مطلب؟

تقریر مولانا مظفر العلی [illegible] حضرت حق تعالیٰ [illegible] کہتے ہیں حق تعالیٰ کی ذات [illegible] صفت [illegible] اس کی [illegible] لئے [illegible] فقد [illegible] محدثین اس [illegible] کرتے ہیں اور وہ حدیث جس میں [illegible] صفت [illegible] ضحک [illegible] میں بھی [illegible] ہیں۔ حق تعالیٰ [illegible] ہوئے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے اور [illegible] [١] [illegible] حق تعالیٰ [illegible] کے [illegible] ہوتے ہیں۔ فقط

[illegible]

(٩١٧) سورج چاند گرہن کے متعلق دارقطنی کی ایک حدیث کی تحقیق

سوال: [illegible] صاحب [illegible] چند مسائل میں [illegible] جواب [illegible] ہوں۔

[illegible] شیخ [illegible] صاحب [illegible] عشاں [illegible] خسوف [illegible]

[illegible] شاہ ولی اللہ [illegible] پہلی اور پندرھویں کی ایک [illegible] قطنی کی [illegible] ضعیف [illegible]

[illegible] حدیث [illegible] ہے؟

جواب: از بندہ رشید احمد [illegible] السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسوف وخسوف کی تاریخ بعض جگہ سے مطلق معلوم [illegible] دارقطنی [illegible] معلوم [illegible] صدیق حسن نے لکھا ہے۔ اس روایت کی تضعیف ہوئے [illegible] (مکتوب [illegible])

[illegible]

[illegible]

(۹۱۸) حضرات شیخینؓ کو جنت کے بوڑھوں کا اور حسنینؓ کو جنت کے جوانوں کا سردار فرمایا گیا ہے، اس کی وجہ؟

سوال: حدیث میں حضرت حسنینؓ کو بہشت کے جوانوں کا سردار فرمایا ہے اور شیخینؓ کو بہشت کے بوڑھوں کا سردار فرمایا ہے(۱) دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بہشت میں سب جوان ہوں گے کوئی بوڑھا نہ ہوگا۔(۲) پس اگر شیخینؓ کو بوڑھوں کا سردار اس وجہ سے کہا ہے کہ وہ اپنی وفات کے وقت بوڑھے تھے تو حضرت حسنینؓ بھی شہادت کے وقت بوڑھے تھے(۳) اور بہشت میں یہ چاروں صاحب جوان ہوں گے، پھر تفریق کا کیا سبب ہے؟

جواب: جو لوگ درمیان عمر میں کامل ہوئے یا جوانی میں کامل ہوئے یہ مراد ہے۔ جنت کے پیر و شباب مراد نہیں۔(۴) فقط۔ رشید احمد عفی عنہ (مجموعہ فتاویٰ [illegible] ص ۳۱)

(۹۱۹) اللّٰھم اغفرلی ان شئت کی وضاحت؟

حدیث صحیحین کی(۵) توجیہ یہ ہے کہ معنی اللّٰھم

---

(۱) [illegible] حدیث [illegible] صحیح [illegible] الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة مشکوٰة المصابیح [illegible] حدیث ۲۳۹۲ [illegible] حدیث ۶۰۲۳ [illegible] حدیث [illegible] ابوبکر وعمر سیدا کهول اهل الجنة [illegible] مناقب ابی بکر وعمر رضی الله عنهما [illegible] ۳۳۳۵ [illegible] ۲۰۰۳ [illegible] حسن کا ترجمہ ادھیڑ عمر کا ہے [illegible] صحیح [illegible]

(۲) یہ حدیث [illegible] کتاب صفة الجنة [illegible] حدیث ۲۵۴۵ [illegible] دار الکتب العلمیة [illegible] بیروت [illegible] مشکوٰة کتاب [illegible] صفة الجنة [illegible] حدیث ۵۶۳۹ [illegible] [پالن پوری]

(۳) حضرت حسنؓ کی وفات [illegible] سال کی عمر میں ہوئی ہے اور حضرت حسینؓ کی وفات [illegible] سال کی عمر میں، وہ دونوں بوقت وفات بوڑھے تھے۔ (پالن پوری)

(۴) [illegible] مشکوٰة [illegible] عمر حاکم وعنه فی الحب، والا لم یکن فی الجنة کهل الطیبی [illegible] عن حقائق [illegible] التعلیق الصبیح علی مشکوٰة المصابیح للعلامة مولانا محمد ادریس الکاندهلوی ص ۳۳۳ ج ۷ [مکتبہ عثمانیہ لاہور] (نور)

(۵) حدیث [illegible] لیعزم فی الدعاء فان الله صانع ماشاء، لامکره له [illegible] رقم الحدیث ۶۳۷۹ [پالن پوری] [illegible] نظر محمد فاریابی [illegible] مشکوٰة کتاب الدعوات [illegible] الاول ص ۱۹۵ جلد دوم، رقم الحدیث ۲۲۲۵ [illegible] ۲۰۰۳ [illegible] ص ۱۹۴ جلد ۲ [illegible] کتب خانہ رشیدیہ دہلی [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

اغفر لی إن شئت کے یہ ہوتے ہیں کہ اگر تو چاہے تو بخش، اور یہ تعلیق دو معنی میں آتی ہے، یا یہ کہ میں یا کوئی اکراہ نہیں کرتا، اگر تیری خوشی ہے تو یہ امر کردے، اور دوسرے معنی یہ کہ، مجھ کو کوئی ضرورت نہیں، تو چاہے دیدے، ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ پس فرمایا کہ اس طرح کے کلام مت بولو، کیونکہ اکراہ کا تو وہ محل ہے ہی نہیں، پس یہ شرط لغو ہے اور بے معنی۔ مگر موہم دوسرے معنی کی ہوکر، تیری بے رغبتی پر دال ہوجاوے گی اور تو شدت سے محتاج ہے، کہ بدون غفران کوئی چارہ ہی نہیں، تو تو جزماً عرض کر، کہ بالضرور بخش!

سو حاصل یہ ہوا کہ وہاں کوئی اکراہ نہیں کرسکتا، تو ناچار بہ مشیت ہی وقوع تیری عرض کا ہوگا، تو شرط کا کہنا لغو ہوا اور تیری طلب میں وہم عدم حاجت کا پیدا ہوا، تو ایسے کلام دعاء میں کرنا اچھا نہ ہوا۔ فقط

(مکتوب حضرت گنگوہی بنام مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری مکتوب نمبر:۴)

(۹۲۰) حدیث میں کعبہ کی بے حرمتی کرنے والے مینڈھے سے حجاج مراد ہے:

سوال: ایک کتاب (۱) میں لکھا ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک مینڈھے کے سبب سے بے حرمتی کعبہ کی ہوگی، اگر یہ بات صحیح ہے، تو وہ مینڈھا کون ہے؟

جواب: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے، حجاج آیا تھا۔ فقط (بدست خاص، ص ۳۵)

(۹۲۱) کیا اثر ابن عباس کی صحت پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے:

اثر ابن عباس فی کل ارض آدم کآدمکم الخ بعد تشہید آن بآیت۔

الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ الآیة (الملک-۳) ترجمہ: جس نے بنائے سات آسمان (ترجمہ شیخ الہند)

آیا قابلیت آں دارد کہ برآن اعتقاد کردہ آید، وجمیع اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را کہ از حشر وانبیاء و اسماء شان آمدہ محمول بایں طبقہ کردہ آید، وبعموم آنہا لحاظ نکردہ آید، یا چگونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرچہ خبر دادند از یک آدم ویک موسیٰ ویک ابراہیم وغیرہ دادہ، امتیاز واقبال ایشاں را دیدہ وبیان فرمودہ۔ اگر تعدد او آدم وغیرہ درواقع ثابت بود، سکوت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم برائے چیست؟ ونیز اعتقاد از نص قطعی حاصل می شود، ونیز ہر کہ ایں اثر حکماً مرفوع می فرمایند، دلیل آں چیست؟

از ابن عباسؓ اکثر ایں چنیں اقوال در تفاسیر می آیند کہ ماخوذ از اسرائیلیات یا از فقہ وتدبر خود می باشند، ایں ہم

---

(۱) یہ مسند احمد کی حدیث ہے، حضرت عثمان سے یہ مرفوع حدیث مروی ہے کہ مکہ میں قریش کا ایک مینڈھا کج روی کرے گا۔ (پالن پوری) مسند احمد۔ تحت مسند عثمان بن عفان ص: ۶۴ جلد اول [دار الفکر ۱۳۹۸ھ] نیز مسند احمد ص: ۳۶۳ جلد اول، رقم الحدیث ۴۶۱ ت: الشیخ احمد محمد شاکر، دار الحدیث القاہرہ ۱۹۹۵ء] (نور)

اگر ازاں قبیل باشد چہ مانع۔ واز ابن کثیر نقل عن ابی ہریرۃ آمدہ وھو محمول ان صح نقله عن ابن عباس، علی انه أخذه من الإسرائیلیات وذلک و أمثاله إذالم یصح سنده إلی المعصوم فهو مردود علی مَنْ قاله

غرض ایں فقیر را، در اعتقاد کردن بدیں اثر یا حکم مرفوع گفتن تردد باست، وتاویل احادیث ظاہرہ عامہ بجز احتمال بعیدی بیند۔ امید کہ از تحقیق جناب رفع تردد گردد۔ وماذلک علی الله بعزیز!

ترجمہ: اثر ابن عباس: ہر اک زمین میں آدم ہیں، تمہارے آدم (علیہ السلام) جیسے۔ اس آیت شریفہ کی گواہی کے بعد (جس نے بنائے سات آسمان)

کیا اس کی قوت وصل حیثیت رکھتی ہے، کہ اس کا یقین کیا جائے، اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اطلاعات کو جو کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے مبارک ناموں سے متعلق آئی ہیں، صرف اسی طبقہ زمین کے لئے سمجھا جائے، اور اس (روایت) کے ہونے کا خیال نہ کیا جائے۔ یہ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہ خبر دی ہے، ان کے امتیاز اور بلند مرتبہ ہونے کو دیکھا جائے اور ذکر کیا جائے۔

اگر آدم (علیہ السلام) وغیرہ کا یک سے زائد (متعدد ہونا) ثابت تھا، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے خاموشی (اختیار فرمانا) کس وجہ سے ہے۔

نیز عقیدہ نص قطعی سے متعین مقرر ہوتا ہے اور جو حضرت کہ اس اثر کو حکماً مرفوع بھی فرماتے ہیں، اس کی دلیل کیا ہے؟ حضرت ابن عباس سے منقول، ایسے اقوال اکثر تفسیروں میں آتے ہیں، جو کہ یا اسرائیلی روایتوں سے لئے گئے ہیں، یا اپنی سمجھ اور غور وفکر سے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اگر اسی طرح کا ہو، اس میں کیا الجھن ہے؟

(تفسیر) ابن کثیر میں حضرت ابو ہریرہؓ کے حوالہ سے آیا ہے کہ اگر اس کی نقل حضرت ابن عباس سے صحیح ہو، تو یہ کہا جائے گا کہ انہوں نے اسرائیلی روایتوں سے لیا ہے۔ نیز یہ اور اس جیسی روایتیں جب ان کی سندیں صحیح نہ ہوں، تو مردود (ناقابل اخذ واستفادہ) ہیں۔

غرض اس فقیر کو اس اثر کو عقیدہ ماننے، یا اس کو حکماً مرفوع کہنے میں شک وشبہ ہے، اور اس کی وجہ سے عام ظاہر حدیث کو (صرف اس احتمال کی وجہ سے (بعید ترین احتمالات سے دیکھنا ہوگا؟)۔ امید کہ جناب کی تحقیق سے شبہ دور ہو جائے گا۔

جواب: اثر ابن عباس رضی اللہ عنہ کو انکار، موضوع اور اسرائیلی بتانا باوجود تاویل کے مناسب نہیں، اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

واسطے اس کی شرح لکھی گئی ہے(۱) مع ہذا اس پر اعتقاد کرنا ضرور[ی] بھی نہیں، کہ نص قطعی الدلالۃ وصریح اس پر کوئی نہیں اور عقائد [میں] قطعی صریح ہونا نص کا ضروری ہے۔ (مجموعہ کلاں ص ۱۶۲-۱۶۳)

(۹۲۲) جنین کی خلقت کتنے روز میں تام ہوتی ہے؟

سوال! حدیث میں جو مضمون وارد ہوا ہے کہ رحم میں چالیس روز نطفہ اور چالیس روز علقہ اور چالیس روز مضغہ رہتا ہے، وہ بدعتی اس کے معنی یہ کہتا ہے کہ مراد اس سے صرف چالیس روز ہیں، کہ کل کیفیت نطفہ وعلقہ ومضغہ وغیرہ اس ایک چلہ میں ہوجاتی ہے، متعدد چہل مراد لینا غلط ہے، اس لئے کہ یہ امر خلافِ مشاہدہ ہے، مشاہدہ سے یہ معلوم ہوتا کہ اگر اسقاطِ حمل ایک ہفتہ میں ہوتا ہے، تو بشکل نطفہ ہوتا ہے اور جو دو ہفتہ کا اسقاط ہوتا ہے، تو بشکل علقہ ہوتا ہے، وعلیٰ ھٰذا.

اب یہ کسی طرح نہیں ہوسکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول خلافِ مشاہدہ ہو، ورنہ بد دین اس پر اعتراض کریں گے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول خلاف ہے۔ یہ سب تقریر بدعتی کی ہے۔

---

(۱) حضرت مولانا گنگوہی نے یہاں تحذیر الناس عن انکار اثر ابن عباسؓ کی جانب اشارہ کیا ہے۔ اثر ابن عباس [رضی اللہ عنہما] کی ایک معرکۃ آرا بحث ہے، اسی گفتگو اور موضوع کی وجہ سے، بریلی کے ایک عالم [فاضل بریلوی، مولانا احمد رضا خاں کے والد] مولوی نقی علی خاں نے، بریلی میں مقیم اور شہر بریلی کے مفتی امام اور مذہبی حد پر ایک غیر متنازعہ اور معتمد شخصیت، مولانا محمد احسن نانوتوی کے کفر کا اعلان کیا تھا، یہی بحث بریلوی فرقہ کے آغاز اور احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے علمائے سلسلہ ولی اللہی [دیوبند] کے خلاف، اس لمبی کوشش کی ابتداء بنی تھی۔ جس نے پورے ہندوپاکستان اور بعد میں اور بھی ملکوں کو بھی اپنا نشان وشکار بنالیا، ملت میں بڑے اختلاف کا راستہ کھول دیا۔ اس لئے اس سلسلہ کی چند ضروری معلومات عرض ہیں۔

اس بحث وقضیہ کا بنیادی طور پر دیوبند کے اکابر علماء سے کچھ تعلق ہی نہیں تھا، ایسا لگتا ہے کہ مولوی نقی علی صاحب اور ان کے نوعمر فرزند، علمائے دیوبند کے خلاف ایک بہت بڑی جارحانہ تحریک کا غالباً برسوں سے ارادہ کررہے تھے [اگرچہ وہ اس سے پہلے حضرت مولانا گنگوہی کے نہایت مداح اور معتقد تھے] اور اس کے لئے کسی موقع کی تلاش میں تھے کہ ایسے دو علماء کے مناظرے نے، جن کا علمائے دیوبند سے کوئی راست رابطہ نہیں تھا، اس کے لئے موقع فراہم کردیا۔

[۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء میں] مولانا عبدالقادر بدایونی [م ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء] اور مولانا امیر احمد سہسوانی کے درمیان مناظرہ ہوا، اس مناظرہ کی مفصل تحریریں سہسوان کے ہی ایک اور عالم مولوی محمد نذیر نے مرتب کرکے، مناظرہ احمدیہ کے نام سے شائع کرادی تھیں، [اس اشاعت کا ایک نسخہ ہمارے ذخیرہ میں ہے] اس مباحثہ میں اثر ابن عباسؓ پر بھی گفتگو ہوئی اور مرتب رسالہ نے جو اس نواح میں مولانا احمد حسن نانوتوی کے مقام ومرتبہ سے واقف تھے، یہ بھی لکھ دیا تھا کہ مولانا محمد احسن نے بھی اثر ابن عباسؓ کی صحت کے قائل ہیں۔ بس یہی فقرہ مولوی نقی علی کے منصوبوں کے لئے شتابہ بن گیا، مولوی نقی علی نے اس کو بنیاد بناکر مولانا محمد احسن کے خلاف نہایت شوروشر اور ہنگامہ شروع کردیا، مولانا نے اس اختلاف سے بچنے اور اس سلسلہ میں محقق علماء کی رائے جاننے کے لئے فخر المتاخرین حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کو خطوط لکھے، دونوں نے مفصل جوابات سے نوازا اور اس میں مولانا محمد احسن کی تائید کی مولانا محمد احسن نے ان تحریروں اور جوابات کو [ان حضرات کے علم واطلاع کے بغیر] ''تحذیر الناس فی انکار اثر ابن عباسؓ'' کے نام سے اپنے مطبع صدیقی بریلی سے شائع کردیا، مگر اس کی اشاعت سے بات کیا بنتی، جب باقاعدہ ایک فتنہ اور نئی گروپ بندی کا ارادہ تھا، چنانچہ حدیث پر محدثانہ کلام اور اس کی توجیہ مولوی نقی علی کی سمجھ میں نہیں آئی اور یہ بات بڑھتی ہی چلی گئی، جو علمائے دیوبند کے خلاف بریلی سے پہلی آواز تھی، جس نے بعد میں ایک مستقل نظریہ ''بریلویت'' کا روپ اختیار کرلیا۔ (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب: بحرالرائق میں بروایت صحیحہ ثابت کیا ہے کہ ایک سو بیس روز میں خلقت تمام ہو جاتی ہے (۱) اور قول حکماء کا بھی یہی ہے، سو حدیث جس میں چالیس چالیس روز میں تبدیلی ہے اس کی تاویل ممکن ہے۔ (۲) کہ بعض افراد بشر میں ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اعلیٰ و نہایت مدت تبدیل بیان فرمائی ہے، کہ گاہے بعض فرد میں ہو جاتی ہے۔ فقط

رشید احمد عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۵)

(۹۲۳) مامن مولود یولد إلّا علی الفطرة کا مفہوم:

سوال: حدیث مامن مولود یولد الاعلی الفطرۃ (۳) اس کے برخلاف کیوں ہوتا ہے کہ بعض آدمی جوان ہو کر دین سے گمراہ ہو جاتے ہیں، اور بعض آدمی جوان ہو کر کفر سے اسلام قبول کرتے ہیں؟

جواب: حدیث کے یہ معنی ہیں کہ جب [آدمی] پیدا ہوتا ہے، اس وقت اس میں کفر نہیں ہوتا، بعد عقل کے کفر سیکھتا ہے۔ یہ معنی نہیں کہ وہ کافر نہ ہوگا، یا مسلمان ہو کر کافر نہ ہو سکے گا، جو شبہ کا محل ہو۔ فقط

(بدست خاص، سوال ۳۲)

---

(۱) بحرالرائق میں متفرقات (باب العدۃ مع باب ثبوت النسب) میں صاحب بحرالرائق نے بروایت صحیحہ ثابت نہیں کیا بلکہ حضرت مصنف نے یہ بحث کی اور جگہ [illegible] کا ذکر ہے (ص ۱۳۸ باب العدۃ، ص ۱۷۰ باب ثبوت النسب) دونوں میں چالیس چالیس دن کے تین مرحلوں کا ذکر ہے:

وفی المحیط ایضا تزوج بامرأۃ فجاء ت بسقط بعد اربعۃ اشہر الا یوما لم یجز النکاح [illegible] لانہ لا یستبین خلقہ الا فی مائۃ وعشرین یوما، اربعین یوما نطفۃ و اربعین علقۃ و اربعین مضغۃ ثم ینفخ فیہ الروح بحر رائق ص ۱۳۸ باب العدۃ جلد رابع

وفی الولوالجیۃ رجل تزوج بامرأۃ فجاء ت بسقط قد استبان خلقہ فان جاء ت بہ لاربعۃ اشہر جاز النکاح و یثبت النسب من الزوج الثانی، وان جاء ت بہ لاربعۃ اشہر الا یوما لم یجز النکاح لان الوجہ الاول الولد من الزوج الثانی وفی الوجہ الثانی من الزوج الاول لان خلقہ لا یستبین الا فی مائۃ وعشرین یوما، فیکون اربعین یوما نطفۃ و اربعین علقۃ و اربعین مضغۃ بحر رائق ص ۱۷۰ باب ثبوت النسب دار المعرفۃ بیروت بلا سنہ (نو)

(۲) مسلم شریف میں حضرت حذیفہ [illegible] کی روایت سے [illegible] تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتے ہیں فصورہا وخلق سمعہا وبصرہا وجلدہا ولحمہا وعظامہا الخ [illegible] ص ۳۳۳ جلد دوم مطبع مجتبائی [illegible] ص ۲۲ جلد [illegible] حدیث ۲۶۴۵ [illegible] ۲۰۰۲ [illegible] روایت میں چالیس چالیس دن کے تین مرحلوں میں تخلیق [illegible] [illegible] تحقیق [illegible] اور ایک ساتھ [illegible] حدیث مسلم شریف کتاب القدر باب اول میں [illegible] حدیث ۲۶۴۵

(یامین پوری)

(۳) [illegible] سب سے پہلے بچے کی پیدائش [illegible] بیا تم ان میں کوئی [illegible] بچہ جب [illegible] احوال میں پلتا [illegible] فطرت کی طرف [illegible] (سعید احمد پالن پوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۲۴) کنگھا کرنے سے متعلق چند بے اصل روایتوں کی حقیقت؟

سوال [illegible] لکھا ہے کہ [illegible] کنگھی کرنے سے [illegible] ہوتا ہے [illegible] یہ غلط اور بے [illegible] شانہ کرنا اور مستعار شانہ کرنا اور وقت طلوع و غروب آفتاب شانہ کرنا [illegible] صحیح ہے یا نہیں؟

جواب [illegible] روایت کی صحت نہیں۔ فقط [illegible]

(۹۲۵) حجام کا آئینہ نہ دیکھنے کی روایت کیسی ہے؟

سوال عن انس رضی اللہ عنہ [illegible] فی النظر فی مرآۃ الحجام [illegible] رواہ الدیلمی [illegible] بموجب اس روایت کے آئینہ حجام کا دیکھنا جائز نہیں؟

جواب: یہ روایت بھی صحیح نہیں۔ فقط [illegible]

(۹۲۶) طیب الرجال ماظهر ریحه وخفی لونه کا مطلب؟

سوال عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طیب الرجال ماظهر ریحه وخفی لونه وطیب النساء ماظهر لونه وخفی ریحه [illegible] اس روایت کے موجب تو رنگ [illegible] کا مردوں کو [illegible] نہیں [illegible] میں رنگ ظاہر ہے اور خوشبو بھی ہے؟

جواب طیب الرجال ما خفی الخ کے یہ معنی ہیں کہ مردوں کو [illegible] رنگ سے اجتناب چاہئے، جو عورتوں کو اجازت ہے اور مردوں کو ناجائز ہے، مگر خوشبو لگاویں جس سے [illegible] معطر ہو کسی کو [illegible] تکلیف بدبو کی نہ ہو [illegible] خوشی [illegible] راحت ہے مجتمع ہوویں اور عورتوں کو ایسی خوشبو لگانی چاہئے [illegible] موجب فتنہ کا ہے [illegible] رنگ لگا [illegible] مسئلہ [illegible] محرم [illegible] ظاہر ہو اور پردہ سے کسی کو معلوم ہو تا کہ شوہر کو موجب راحت ہو اور فتنہ نہ ہو۔ رہا یہ کہ [illegible] خوشبو میں رنگ مشروط ہو جیسا [illegible] وہ مرد کو منع نہیں بلکہ جائز ہے اور [illegible] خلوت میں اور [illegible] میں [illegible] عورت کو لگانا کہ خوشبو اور رنگ ہے بھی حرام ہے [illegible] حدیث میں [illegible] مرد کو رنگ حرام ہے اور عورت کو خوشبو حرام ہے۔

(دیکھئے [illegible] سوال [illegible])

---

(۱) یہ روایت حضرت [illegible] سے حوالہ سے [illegible] کی مسند [illegible] کشف الخفاء [illegible] (بانسا پبلی کیشنز)

[illegible] یہ روایت صحیح نہیں۔

(۲) الترمذی کتاب الادب باب ماجاء فی طیب الرجال والنساء [illegible] کنز [illegible] العلمیۃ بیروت [illegible] مشکوٰۃ کتاب اللباس [illegible] الخلفاء [illegible] ۳۵۱ [illegible] مجتبائی ۲۸۳ [illegible] ۲۹۲ [illegible] الترمذی ج ۲ ص ۱۰۸ [illegible] اصح المطابع رشیدیہ دهلی [illegible] ص ۳۲۳ [illegible]

(۹۲۷) کیا "إنا بفراقک" نوحہ میں شامل نہیں؟ **سوال:** لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت انتقال حضرت ابراہیم صاحبزادہ اپنے کے، یہ کلمہ فرمایا اور آنسو بہائے: **إنا بفراقك يا ابراهيم لمحزونون**(۱) تو اگر یہ کلمہ نوحہ میں داخل نہیں ہے، تو جو فرق نوحہ کرنے میں اور اس کلمہ میں ہو، وہ تحریر فرماویں، کہ نوحہ میں یہ الفاظ داخل ہیں اور ایسے الفاظ نوحہ میں داخل نہیں۔

جواب: نوحہ رونا دلانے کے الفاظ کو کہتے ہیں، اور یہ کلمہ جو منقول ہے، داخل نوحہ نہیں۔

(بدست خاص، ص ۹)

(۹۲۸) منافقین کے آستینوں میں بت رکھ کر نماز پڑھنے کی روایت؟ **سوال:** منافقوں کا آستین میں بت رکھ کر نماز پڑھنا، اور پھر حالت نماز میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہونا، کہ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھو، غلط ہے، یا صحیح؟

جواب: یہ قصہ بھی سراسر غلط ہے، جہلاء روافض کی گھڑت ہے۔ فقط (بدست خاص، سوال ۲۰)

(۹۲۹) بخاری شریف کی حدیث میں کتاب فوق عرش کا مفہوم؟ بخاری میں جو کتاب فوق عرش وارد ہے، وہ: **إن رحمتي سبقت غضبي** (۲) کی چٹھی ہے، جس میں یہ لکھا ہے کہ اس سے بخاری ومسلم وغیرہما جیسی کتاب مراد نہیں، کتاب کے معنی مکتوب کے ہیں، مکتوب پرچہ کو بھی کہتے ہیں، یہاں پرچہ مراد ہے۔ (۳) فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

(مجموعہ فرخ آباد، ص ۵۵)

(۹۳۰) مقاتلہ کے معنی کی تحقیق؟ مقاتلہ کے معنی لغت میں ضرب شدید کے بھی آتے ہیں، یہاں ائمہ نے مقاتلہ کے معنی ضرب شدید کے [لیے] دوسرے نصوص قطعیہ کی وجہ سے، تو حدیث کے مقابلہ میں قیاس نہیں کیا، بلکہ حدیث کے معنی دوسرے نصوص کے مطابق کردیے، بحکم نص، اس کو قیاس نہیں کہتے، اس میں اجمال کی تصریح وتاویل ہے، اگر

---

(۱) بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی صلی الله علیه وسلم إنا بک لمحزونون، رقم حدیث ۱۳۰۳، مکتبة الریاض الحدیثة [illegible] ۱۳۱۵ھ [illegible] ومسلم کتاب الفضائل باب رحمته صلی الله علیه وسلم الصبیان والعیال وتواضعه وفضل ذلک [illegible] رقم حدیث ۲۳۱۵ [illegible] ۱۴۲۷ھ، نیز مسلم شریف ص ۲۵۴ جلد دوم [illegible] مشکوة کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت ج ۱ ص ۱۵۰ اصح المطابع رشیدیه دهلی: ۱۳۷۵ھ [illegible]

(۲) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما قضی الله الخلق کتب کتابا فهو عنده فوق عرشه إن رحمتی سبقت غضبی، وفی روایة غلبت غضبی، متفق علیه۔ مشکوة شریف [illegible] الفصل الاول عن ابی هریرة ج ۱ ص ۲۰۶-۲۰۷ [illegible] الفصل الاول ص ۳۳ [illegible] رقم حدیث ۲۳۶۴ [illegible] دار ابن حزم ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء [انوار]

(۳) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ تاویل نہ کرتے تو بہ سبب معارضہ دوسرے نصوص کی یہ حدیث متروک ہوجاتی، اس توجیہ سے سب نصوص اس کے موافق ہوگئے۔(۱) فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(مجموعہ فتح آباد، ص ۵۶)

(۹۳۱) تیسرے طبقہ کی وہ احادیث، جن کے راوی صحیحین کے راوی ہوں، مثل صحیحین کے ہوتی ہیں:

طبقہ ثالثہ کی وہ احادیث کہ جن کے راوی صحیحین کے راوی ہوں، مثل صحیحین کے ہوتی ہیں، اگرچہ صحیحین کی روایت کو ترجیح بوجہ روایت ہو، مگر مجتہد جب اس کو ترجیح کردیوے وہ ترجیح ہوجاوے گی اور وہ روایت کہ راوی اسکے غیر اُن کے ہوں، وہ معتبر نہیں ہوتی۔ یہ قاعدہ یہ معنی رکھتا ہے۔ اور جمع اگر ہوسکیں تو بھی اس کو مخالف نہیں کرسکتے (۲) اور یہ جمع و ترجیح میرا تمہارا کام بھی نہیں (۳) بلکہ علماء اہل حدیث تام فہم کا کام ہے۔ اسی واسطے خود شاہ عبدالعزیز نے ہدایہ کی روایت کو غیر معتبر نہیں لکھا، کہ وہ اسکو جانتے تھے۔ فقط والسلام

اب بعد سلام مسنون کے یہ ہے، کہ بندہ مسلوب الحواس سا ہوگیا ہے، ہر کام سے دل میں گھبراہٹ اور کم ہمتی ہوتی ہے، کچھ عمر کا تقاضہ کچھ ضعف، توارد امراض اور کچھ مصائب اموات۔ دو سال سے درس حدیث بھی بند ہے، بندہ کی یہ تحریر بھی غنیمت جانیں، زیادہ بسط کیا کرسکتا ہوں، اسی قدر توفیق ہوئی ہے۔

(مجموعہ فتح آباد، ص ۳۵)

(۹۳۲) حدیث ضعیف پر فضائل اعمال میں عمل کا درجہ اور ان سے بعض بدعات پر استدلال کا حکم؟

مولوی نظیر حسن صاحب سلمہٗ السلام علیکم

آپ کا خط آیا، چونکہ بندہ کو فرصت ہرگز نہیں ہوتی، جمعہ کو بھی ایک سبق ہے، لہٰذا جواب بدشواری لکھا جاتا ہے، چونکہ آپ نے بتاکید لکھا تھا، لہٰذا چند کلمہ پر قناعت کرتا ہوں، کہ سب مسائل اس سے مستنبط ہوجائیں گے۔

حدیث ضعیف اگر سبب سوء حفظ راوی کے یا مرسل ہونے کے، یا تدلیس ہونے کے ہے، مگر راوی عادل ثقہ ہے تو اس پر عمل کرنا درست ہے، اگرچہ اثبات حکم اس سے نہیں ہوسکتا، جب تک جبر اس ضعف کا نہ ہوجائے، اور جو بسبب فسق اور کذب راوی کے، یا بسبب اتہام وضع کے ہو، تو اس پر فضائل اعمال [میں] بھی عمل کرنا، ناجائز ہے۔

شدید الضعف، یہ قسم آخر ہے اور پہلی قسم میں ضعف ادنیٰ ہے، یہ مسئلہ نخبہ وغیرہ کتب اصول حدیث میں مذکور ہے۔ پس جو احادیث کہ اہل بدعت نے وضع کی ہیں، وہ موضوعات میں ہیں، کہ ہرگز ان پر عمل روا نہیں۔ فقط

---

(۱) معلوم نہیں کہ یہ کس سوال کا جواب ہے، ممکن ہے نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کے سلسلہ میں جو متفق علیہ روایت آئی ہے. فان ابی فلیقاتلہ فانہ شیطان کے معنی دریافت کیے ہوں۔ واللہ اعلم (پالن پوری)

(۲) اصل میں اسی طرح ہے۔ شاید نقل میں غلطی ہوئی ہے، ممکن ہے صحیح عبارت اس طرح ہو "اگر جمع نہ ہوسکیں تو بھی اس کو مخالف نہیں کہہ سکتے" (نور)

(۳) یہ بحث بھی نہ معلوم کس موقع کی گئی ہے تیسرے طبقہ سے مراد وہ طبقات ہیں جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے حجۃ اللہ میں بیان کیے ہیں، پہلے طبقہ کی کتابیں موطا، بخاری اور مسلم ہیں اور دوسرے طبقہ کی کتابیں ابوداؤد، ترمذی اور نسائی ہیں۔ اور تیسرے طبقہ کی کتابیں مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق اور بیہقی اور طحاوی وغیرہ کی کتابیں ہیں، تفصیل کے لئے دیکھیں: رحمۃ اللہ الواسعۃ (۲: ۴۴۳-۴۸۸) (پالن پوری)

اور حدیث صحیح من تشبہ بقوم فھو منھم (۱) سے یہ امر محقق ہے، کہ کسی قوم غیر مسلم سے کسی فعل میں تشابہ ہونا، موجب کراہت وحرمت کا ہے، لہٰذا حوام اگرچہ فی حد ذاتہ مباح ہی ہو، مگر جب اس میں تشبہ ہووے گا، تو وہ ناجائز ہو جاوے گا، تو سوم چہلم عرس کھانے پر قرآن پڑھنا وغیرہ امور سب ناجائز ہوئے۔ اور حدیث مذا قول ابن مسعود اور اس کی شرح قاری وطیبی سے کہ

لایجعل احدکم للشیطان من نفسه جزء لایری إلا أن حقا علیه أن لاینصرف الا عن یمینه (۲) الخ

قول ابن مسعود فیه" ان من اصر علی امر مندوب و جعله عزما ولم یعمل بالرخصة، فقد اصاب منه الشیطان من الاضلال، فکیف من اصر علی بدعة أو منکر انتهی (۳) دار قطنی

یہ امر ثابت ہوا کہ کسی مباح ومندوب پر یہ اصرار کہ مثل واجب وسنت مؤکدہ کے ہووے، اور اہتمام مثل واجبات کے کیا جائے۔ بدعت ہے اور یہ فقہ بعینہ

من احدث فی أمرنا هذا مالیس منه فهو رد. (۴) الحدیث — جس نے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد (اور شامل) کی جو حقیقتاً دین سے نہیں ہے وہ مردود ہے۔ (ت انور)

سے ثابت ہوتا ہے۔ پس جس امر کو شارع نے غیر مہتم بتایا، ور مباح کہا، اس کو اگر کوئی مہتم اور واجب عقیدہ کرے، یا عمل مثل موکدات کے اس پر کرے تو اس نے دوسری شریعت کا احداث کیا، جو خلاف شرع خدا تعالیٰ کے ہے۔

پس اہتمام مولود، و یقین و تقسیم شیرینی اور تخصیص طعام شب برأت و عید اور تخصیص معانقہ عیدین کا اور قبور پر پھول کو ضروری جاننا اس قاعدہ و حدیث سے سب بدعت ہووے گا۔

---

(۱) مشکوٰۃ شریف کتاب اللباس الفصل الثانی ج ۲ ص ۳۷۵ اصح المطابع دھلی ۳۷۵ھ [illegible] مشکوٰۃ باب مذکور فصل مذکور ج ۳ ص ۹۳ حدیث ۴۳۴۷ مکتبہ [illegible] ۱۴۲۴ھ [illegible] اخرجه المسلم کتاب صلوة المسافرین وقصرها باب جواز الانصراف من الصلوة عن الیمین والشمال ص ۳۲۰ [illegible] ۲۰۰۷ [illegible] ص ۳۱۹ [illegible]

(۲) اخرجه المسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرها باب جواز الانصراف من الصلوة عن الیمین والشمال ص ۳۲۰ ج ۱، رقم الحدیث ۷۰۸، [illegible] ابو قتیبه نظر محمد فاریابی [illegible] ریاض ۲۰۰۶ [illegible] (کتاب بمبئی ۱۳۱۹ھ)

(۳) [illegible] مشکوٰۃ کتاب الصلوۃ باب الدعاء فی التشهد ج ۱ ص ۸۷ مکتبہ رشیدیہ نقل اصح المطابع ۱۳۷۵ھ [illegible] مشکوٰۃ [illegible] ص ۳۹۶ [illegible] مکتبہ [illegible] ۱۴۲۳ھ حدیث ۹۴۶ [illegible] حدیث کی شرح میں [illegible] قاری نے مرقات [illegible]

(۴) متفق علیه [illegible] کتاب [illegible] الفصل الاول ص ۸۹ جلد اول رقم الحدیث ۱۴۰ [illegible] جلد اول [رشیدیہ نقل اصح المطابع ۱۳۷۵ھ] بخاری شریف [illegible] کتاب الصلح [illegible] ص ۳۷ مطبع احمدی [illegible]

toobaa-elibrary blogspot.com

علی ہذا جس امر کے التزام سے عوام اس کو واجب جاننے لگیں، تو اس کا ترک بھی ضرور[ی] ہوتا ہے، چنانچہ عالمگیریہ کے باب الحدث میں ہے:

و مایفعل عقیب الصلوٰۃ مکروہ، لأن الجھال یعتقدونھا سنۃ او واجبۃ، وکل مباح یؤدی إلیہ فمکروہ.(۱) انتھیٰ

ترجمہ: اور جو کچھ نماز کے بعد کیا جاتا ہے وہ مکروہ ہے، اسلئے کہ جاہل لوگ اس کو سنت اور واجب سمجھ لیتے ہیں اور ہر وہ مباح چیز جس کو ضروری (یا سنت واجب) سمجھا جانے لگے، وہ مکروہ ہے۔ (ت: نور)

اس سے بھی یہ امر واضح ہے، کہ یہ سب امور اگرچہ فی حد ہا مباح و مندوب ہوں، مگر بسبب التزام کے جب عوام ان کو ضروری جانتے ہیں، کہ مانع و تارک کو برا کہتے ہیں، ملامت کرتے ہیں، تو ضروری الترک اور مکروہ ہے۔

(مجموعہ فرخ آباد ص ۴۶، ۴۷، ۴۸)

(۹۳۳) ائمہ محدثین مروان ابن الحکم کی روایات کیوں لیتے ہیں؟ سوال: از بندہ عزیز الرحمٰن

بخدمت بابرکت حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب

بعد سلام مسنون، بصد آداب! آں کہ اشتیاق قدم بوسی و شرف صحبت شریف بار بار و باز دیاد می نہد، اما بطمع آں کہ شاید برائے ایں کار وقتے دیگر مقرر باشد، و آرزوئے دیرینہ بظہور پیوند و صبر کردہ می آید!

از حال پریشانی خود چیزے گفتن رو نمی بندد، و بعض اوقات بخواستم کہ چیزے اظہار بکنم، بجز خاموشی چارہ ندیدم، اکنوں بجز ایں کہ خواستگار دعا و توجہ کنم، چیزے دیگر مناسب نمی نماید، امید کہ آنجناب ازیں نابکار غافل نباشند۔

بعض مسائل قابل استفسار معروض ہستند، امید کہ از جوابات شاں مفصلاً معزز و مطمئن فرمایند۔

ترجمہ: بندہ عزیز الرحمٰن کی طرف سے حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی کی خدمت بابرکت میں: سلام مسنون! اور آداب کے بعد عرض ہے، کہ قدم بوسی کا اشتیاق اور صحبت شریف میں بار بار حاضری کی تمنا دہراتا اور یاد رکھتا ہوں، لیکن اس لالچ کی وجہ سے شاید اس کام کے لئے کوئی اور وقت مقرر ہوگا اور پرانی تمنا ظہور میں آئے گی، اس لئے صبر کرنا پڑ رہا ہے۔

---

(۱) عالمگیری، باب مسائل سجدۃ الشکر (۱/۱۹۰)، مطبوعہ بندر بوکلی کلکتہ: ۱۲۵۸ھ، و عالمگیری (۱/۱۳۶) الباب الثالث عشر مما یتصل بذالک مسائل سجدۃ الشکر [مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ: ۱۴۰۳ھ] [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

اپنے پریشان حال سے متعلق کچھ عرض کرنا اچھا معلوم نہیں ہوتا۔ کسی وقت چاہتا ہوں کہ کسی بات کے لیے درخواست واظہار کروں مگر خاموشی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، یعنی اب اس کے علاوہ کہ دعا اور توجہ کی درخواست کروں کوئی اور بات مناسب نہیں، یعنی امید ہے کہ جناب اس ناچیز کی طرف سے غافل نہ ہوں گے، چند مسائل قابل تحقیق پیش ہیں، امید ہے ان کے مفصل جوابات سے معزز اور مطمئن فرمائیں گے۔ [ت۔نور]

سوال: مروان بن الحکم کہ ذکر آں در کتب صحاح می آید، ودر بعض مواقع از اقوال و استدلال کردہ می آید، چنانچہ امام مالک درمؤطا فرمودہ

مالک انه بلغه أن مروان بن الحكم، كان يقضي في الرجل اذا آلى من امرأته، أنها إذا مضت الأربعة الأشهر فهي تطليقة، وله عليها الرجعة مادامت في عدتها قال مالك وعلى ذلك كان رأى ابن شهاب(۱)

ودر ہمیں مؤطا بجائے دیگر پسندیدن اکابر رائے او را، ودر بعض مسائل دینیہ نقل ساختہ۔ ہمچنیں در کتب دیگر ذکر او آمدہ، ودر تقریب ہم او را بدنوشتہ، بلکہ لفظ لم يثبت له الصحبة آوردہ کہ ایں ہم در پردہ توثیق است۔ چہ کسے کہ در صحت او خلاف باشد اگرچہ اصح عدم صحت باشد، او را بد گفتن چگونہ صورت بندد؟

با ایں ہمہ، باوجود ایں ہمہ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ در تحفہ نسبت او نیز نوشتہ، بل بالفاظ مروان شیطان یا علیہ اللعن یا سرگروہ جماعت شقاوت، بزمرۂ خارجیان یاد فرمودہ، وایں ہمہ الفاظ احقر بچشم خود در تحفہ دیدہ، تحقیق ایں چیست ودر بارۂ او چہ اعتقاد باید داشت، او را خارجی گفتن صحیح است یا نہ، وآخر حال او چگونہ گذشتہ است؟

سوال: مروان ابن الحکم جس کا ذکر کتب صحاح میں آیا ہے، اور بعض موقعوں پر اس کے اقوال سے استدلال بھی کیا گیا ہے، چنانچہ امام مالک مؤطا میں فرماتے ہیں

"ان کو یہ بات پہنچی ہے کہ مروان بن الحکم ایسے معاملہ میں، جب کوئی اپنی بیوی سے ایلاء کرتا تھا تو یہ فیصلہ کرتا۔ جب چار مہینے گذر جائیں تو وہ مطلقہ ہے، اور شوہر کے لئے حق رجوع اس وقت تک ہے جب تک وہ عدت میں ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ یہی ابن شہاب کی بھی رائے تھی، اور اسی مؤطا میں دوسری جگہ اکابر

(۱) رواه الامام مالك في موطاه في كتاب الطلاق، باب ما لايبين من التمليك ص ۲۰۲ [مجتبائی دهلی ۲۰ ؟]
نیز باب الایلاء، رقم الحديث ۱۷۱۰-۱۷۱۱ تحقیق محمود احمد القیسیہ ... ۱۴۲۴ھ-۲۰۰۳ء]

کاان (مروان) کی رائے کو پسند کرنا اور بعض دینی مسائل میں اس (فتویٰ) کا نقل کرنا بھی آیا ہے"۔

دوسری کتابوں میں بھی اس کا ذکر آیا ہے اور تقریب (التہذیب) میں بھی ان (مروان) کو برا نہیں لکھا، بلکہ لفظ ان کے لئے صحبت ثابت نہیں آیا ہے یہ بھی ڈھکی چھپی توثیق ہے۔ وہ شخص جس کی توثیق میں اختلاف ہو، اگرچہ زیادہ صحیح اس کی توثیق نہ ہونا ہے، اس کو برا کہنا کس صورت میں ہوگا؟

اس سب کے باوجود شاہ عبدالعزیز نے تحفہ اثنا عشریہ میں اس کے متعلق اچھے الفاظ نہیں لکھے، بلکہ بالفاظ مروان شیطان یا علیہ اللعن یا جماعت شقاوت کا سردار اور اس کو خارجیوں میں یاد کیا ہے، اور یہ تینوں الفاظ میں نے خود اپنی آنکھ سے تحفہ میں دیکھے ہیں، اس کی کیا تحقیق ہے، اس کے متعلق کیا یقین رکھنا چاہئے اس کو خارجی کہنا صحیح ہے یا نہیں، اور اس کا آخری حال کس طرح گذرا؟۔ (ت۔نور)

جواب: از بندہ رشید احمد عفی عنہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمایند:

آپ کا خط آیا جواب مختصر لکھتا ہوں، کہ فاسق ومبتدع کی خبر کا اعتماد اس واسطے نہیں ہوتا، کہ وہ بسبب عدم مبالات دین کے کذب کہہ دیوے، تو عجب نہیں، اور ہر گاہ کہ کسی مبتدع پر یہ احتمال رفع ہو جاوے، تو پھر قبول اس کی خبر میں تردد نہیں ہوتا۔ اسی واسطے مبتدع کی خبر میں اختلاف ہوا ہے، کہ بعض نے مطلقاً عدم قبول کہا اور بعض نے مطلقاً قبول، بعض نے تفصیل داعی الی البدعت کی [اور] غیر داعی کی کی [ہے] اور علیٰ ہذا۔

پس مروان بن الحکم ہر چند [کہ] مبتدع فاسق تھا، مگر ائمہ کو اس کی روایت پر اعتماد تھا، اسی واسطے عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما اس کو صد[و]ق فی الروایۃ فرماتے ہیں اور اسی وجہ سے بخاری نے اس کی روایت بخاری (۱) میں نقل کی اور امام مالک نے اس کے قبول کو لکھا ہے۔

مع ہذا [مولف] فتح الباری عذر کرتا ہے، کہ یہ روایات اس کی عبداللہ بن زبیر وغیرہ رواۃ نے قبل ظہور ابتداع اس کی اخذ کی تھی، (۲) بعد تحمیل کے وہ بگڑا ہے، یا ظہور اس کا ہوا ہے، لہٰذا ان روایات میں قدح نہیں، اور فعل قبل اس کے ہوا وہ بتاویل۔ لہٰذا اس کا خارجی ہونا اور بد ہونا خلاف روایت کے نہیں، اسی کو اکابر بد بھی لکھتے ہیں، مع ہذا روایت اس کی

(۱) صحیح البخاری کتاب الاذان باب القراءۃ فی المغرب ص ۱۰۵ ج: ۱ [مطبع احمدی میرٹھ: ۱۲۸۲ھ] نیز بخاری شریف ج: ۱ ص: ۱۲۶، رقم الحدیث: ۷۶۴ [مکتبہ ریاض ۱۴۰۴ھ] [نور]

(۲) مقدمہ فتح الباری الفصل التاسع فی سیاق اسماء من طعن فیہ من رجال ہذا الکتاب "المیم" ص: ۴۴۳ [مکتبۃ دار الفیحاء، دمشق] قال: وھولاء (یعنی سہل بن سعد وعروۃ وغیرھما) اخرج البخاری احادیثھم عنہ فی الصحیح، لما کان امیراً عندھم بالمدینۃ قبل أن یبدو منہ فی الخلاف علی ابن الزبیر مابدا واللہ اعلم۔۔۔ اور تحمیل کے معنی ہیں اس سے حدیثیں لینا [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

معتبر ہیں۔ فقط (مجموعہ کلاں ص ١٦٢٠٦)

(٩٣٤) جمعہ کی شب میں جمعہ کو اور رمضان المبارک میں، مسلمان کو عذاب قبر نہیں ہوتا:

سوال: جمعہ یا جمعرات یا پیر کے روز یا رمضان المبارک میں جو شخص مرجاتا ہے، تو اس کو کچھ تخفیف عذاب میں یا حساب میں ہوتی ہے یا نہیں، اور اگر ہوتی ہے، تو کیا ہوتی ہے؟

جواب: جمعہ کی شب اور جمعہ کے روز اور رمضان میں مسلمان کو عذاب قبر نہیں ہوتا، اور پیر کی روایت کوئی معلوم نہیں فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔ (بدست خاص ص ٢٣)

(٩٣٥) اگر مستحق عذاب ہے تو رمضان المبارک کے بعد عذاب ہوتا ہے:

سوال یہ ہے کہ جو کوئی رمضان میں مرجاتا ہے تو اس کو عذاب قبر نہیں ہوتا، آیا وہ شخص ہمیشہ کے لئے چھوٹ جاتا ہے یا بعد رمضان پھر عذاب قبر ہوتا ہے؟

جواب: بعد رمضان عود کرتا ہے، اگر مستحق عذاب ہے۔ فقط (بدست خاص ص ٣٢)

(٩٣٦) حضرت مولانا خلیل احمد انبیٹھوی [شارح سنن ابوداؤد] کے چند شبہات واعتراضات کے جواب:

سوال نمبر (١) مشکوۃ شریف ص المطبوعہ احمدی إن الشیطان قد یئس أن یعبده المصلون فی جزیرة العرب الخ یا ینجوه، عدم وقوع شرک پر عرب میں دلالت کرتی ہیں، کیونکہ یاس شیطان کی نفی ہے شرک سے، باوجود اس کے کہ وہ اصل جہت سے آگاہ ہے قریب محال ہے، باوجود یکہ دوسری جگہ اس کی مؤید مذکور ہے، صفحہ ٢٤٤ قال قلت یا رسول اللّٰه! اتشرک متک من بعدک "قال نعم! اما إنهم لایعبدون شمساً ولاقمراً ولاحجراً ولاوثناً الخ۔ صفحہ ٥٣٨ وانی لست اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی صراحت عدم وقوع شرک پر دلالت کرتی ہیں، پس تو صحیح ابن عبید وسلم صفحہ ٤٧٣ لاتقوم الساعة حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصة بظاہر روایت سابقہ کے مخالف ہے؟

الجواب: شیطان نے جو قوت اسلام اور رسوخ مسلمین کا دیکھا تو مایوس ہو گیا کہ مسلمان ہرگز شرک نہ کریں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مایوسی و حسرت کی خبر دی ہے کہ ایمان سالم رہا، جس کا محقق ہو گیا کہ شیطان جیسے طویل [illegible] ہوئی [illegible] سے یاس ہوئی [illegible] مسلمین سے نہ کفر سے۔ دیکھو حضرت [illegible] کلام کو کہ مسلمانوں سے یاس شیطان [illegible] ہے اور شیطان کی توقع کفر میں باقی رہی۔ دل تو ظاہر ہے کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

یاس کو عدم الوقوع لازم نہیں، سب کو یاس صحت قریب الموت ہو جاتی ہے اور پھر تندرست صحیح ہو جاتا ہے۔ تو کیا خبر ہو(ی) ہے کہ شیطان کی یاس کو عدم الشرک لازم ہو، کمال قوت دیکھ کر مایوس ہوا، مگر انجام میں وہ قوت نہ رہے، رفتہ رفتہ وہ نوبت پہونچی کہ لفظ کلمہ بھی باپ دادا کے سنی سنائی پڑھیں، کوئی نہ جانے کہ کیا چیز ہے: کما ورد فی الحدیث تو اس وقت ظہور شرک ہو تو کیا معارضہ ہوا۔ اور شیطان اگر بقول آپ کے اصل جبلت سے واقف ہے، تو اصل فطرت سے بھی واقف ہے کہ اسلام ہے، اور بالغرض جو جبلت آدمی کی شرک ہے، خود فخر عالم علیہ السلام کا بیان قوت ایمان عرب بابلغ وجوہ ہوا، کہ بیان واضح آپ سے غیر جبلی بھی جبلی ہو گیا۔

اب رہا: حدیث أتشرک أمتک الخ خدشہ: سو اس کا بیان یہ ہے کہ امت کے دو معنی ہیں، کبھی امت دعوت مراد ہوتی ہے، جس میں یہود اور سب کفار داخل ہیں، تو یہاں یہ تو مراد ہرگز نہیں ہو سکتا، کیوں کہ مشرک امت دعوت تو خود حیات میں بھی موجود تھی، اس کے سوال کا کیا محل تھا، دوسری امت اجابت کہ فقط مسلمان ہیں، صالح اور فاسق اس میں داخل ہیں، کافر خارج، یہاں یہی مقصود ہے۔

جب سائل نے قوت اسلام و وضوح دلائل اس کے دیکھے، تو پوچھا، کہ بعد آپ کے ایسا ہی حال رہے گا، یا مثل یہود اور نصرانیوں کے آپ کی امت اجابت میں شرک ہو جاوے گا، تو حضرت نے (صلی اللہ علیہ وسلم) فرمایا کہ شرک جلی تو نہ ہوگا، البتہ خفی آجاوے گا۔ اور جو شخص مرتد ہوا، اجابت کی شان سے نکل گیا، اس کا بھی خدشہ رفع ہوا، اور جب ریح چلے گی جس سے سب مسلمان مر جاویں گے، اس کے بعد بت پرستی عرب میں شروع ہووے گی، تو وہ لوگ بھی امت اجابت نہیں، ہاں! امت دعوت ہیں کہ سوال سے خارج ہیں، ہاں اہل اہواء کا خدشہ رہا، سو یا بطور محدثین ان کو کافر کہو، یا بطور متکلمین فاسق، پس خدشہ رفع ہو گیا۔ فقط۔

اور شرک امت کی کیفیت اوپر بیان کر چکا ہوں حسب حدیث اور حدیث: لست أخشی علیکم الخ میں صحابہ خاص مخاطب مراد ہیں، سیاق و سباقِ حدیث کو دیکھو، نہ قیامت کے قریب کے مسلماں، پس کچھ بھی اشکال نہیں۔

[تذکرۃ الرشید۔ تالیف مولانا عاشق الٰہی میرٹھی۔ ص: ۱۶۱۔۱۶۰ جلد اول عکس طبع اول، میرٹھ]

(۹۳۷) جب جانور مکلف نہیں، تو قیامت کے دن اقتصاص کیسا؟

سوال نمبر: (۲) قولہ صلی اللہ علیہ وسلم "حتی یُقاد للشّاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء" [یہاں تک کہ بغیر سینگ کی بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دِلوایا جائے گا (نور)] جب کہ بہائم مکلف نہیں، تو باہم اقتصاص کی کیا وجہ ہے، صدہا جانور ایک دوسرے کی خوراک ہیں، انسان پر لحوم حلال کئے گئے، تو کیا سب کا معاوضہ ہوگا (اور تخصیص جنسیت کی بظاہر کوئی وجہ نہیں؟)

جواب: قصاص بہائم میں بوجہ تکلیف نہیں، بلکہ بوجہ مساوات ہے۔ مکلف کو عذاب بالنار ہوتا ہے، بہائم میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

بدلہ دیگر معدوم کئے جاویں گے، اور یہ قصاص اس امر میں ہے کہ خلاف حکم کے ہو۔ گوشت کھانے کی جہاں اجازت ہے، وہ عین عدل و تقاضاء امر ہے، وہاں یہ ظلم تھا اور جس جانور کو حکم دوسرے جانور کا بنایا گیا، وہ بھی برمحل ہوا۔

یہ قصاص ایسے امر میں ہوگا جیسا ایک بیل نے دوسرے کو سینگ خواہ مخواہ مار دیا، یا دو جانور باہم لڑے اور ایک کے سینگ ہیں، دوسرے کے نہیں، تو بلا سینگ کے، بدلہ چوٹ لگ گئی۔ بہر حال یہ مقاصات بوجہ تکلیف نہیں، مکلف کی سزا دوزخ وغیرہ بات ہے، جو منصوص نص ہے۔ فقط

(تذکرۃ الرشید ص ۱۶۔۶۰ جلد دوم)

(۹۳۸) ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دن رسولوں کے علاوہ کوئی نہیں بولے گا، دوسری روایت سے مؤمنین کا بولنا بھی ثابت ہے، اس تعارض کا جواب:

سوال: (۳) ولا یتکلم یومئذ الا الرسل، و کلام الرسل یومئذ اللھم سلم سلم اس کے بعد مذکور ہے صفحہ ۲۸۶ شعار المؤمنین یوم القیمۃ علی الصراط رب سلم سلم ہیں، یہ دو روایت بظاہر متعارض ہیں؟

جواب: وہ کلام کہ غیروں کے باب میں ہو، سوائے رسل کے کوئی نہ کرسکے گا، کیونکہ نفسی نفسی کا قصہ ہوگا اور اپنی اپنی حالت میں مدہوش، دوسرے سے بالکل بے خبر ہوویں گے۔ خلاف رسل کے کہ امت کے لئے دعا کرتے ہوویں گے اور خود مطمئن ہوویں گے اور مؤمنین کا کلام اپنی ذات خاص میں ہے کہ مجبوری کے وقت اپنے حال پر ہراساں سلم سلم کہتے جاویں گے۔ غرض کلام کے بدو جانب معنی نہیں، معلوم ہوا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(تذکرۃ الرشید ص ۱۹۲ جلد دوم)

(۹۳۹) جلد انسان کی نجاست بوجہ کرامت نہیں ہے بلکہ کرامت انسان، مانع تطہیر از دباغت ہے:

سوال نمبر: (۴) جلد وغم انسان کی نجاست کی علت بدیہ، مصطفائی ص ۴۴ پر کرامت قرار دی ہے، حالانکہ یہ علت نجاست کی علت نہیں ہوسکتی، البتہ اگر ہے تو حرمت کی علت ہے، اگرچہ اعلیٰ درجہ کی حرمت نجاست کو مستلزم ہے، لیکن اس کی حرمت کو حرمت لعینہ کا قائل ہونا، بحیثیت استدلال بعید ہے، کیونکہ مثل خنزیر منصوص نہیں ہے، دار و مدار ظنیات پر ہے، پس اس کی نجاست کے قائل ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ بہت اشیاء ایسی ہیں کہ حرام ہیں، نجس نہیں، علاوہ بریں اگر تامل کیا جاوے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کرامت کے ساتھ نجاست کا قائل ہونا، اجتماع متضادین ہے۔ اس مقام کے علاوہ کوئی جزئی کرامت و نجس پائی نہیں گئی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

علاوہ ازیں آگے بڑھ کر صاحب ہدایہ طہارت ... کا قائل ہو ... لاکلام ... اور ... ہے ...

منسوخ ہے لحمہ طاہر ... بظاہر یہ صریح تناقض ہے ... سے کی ... ثابت ... اور ...

... فرماتے ہیں ... جس میں ... طہارت کی ... نہیں ... علت ...

... یہ سب ... تعارض ... ہے ... وہاں بھی ... طہارت ... یا ...

... ہے ... الاصل ... طہارت رہتی ہے ... الکویہ فی معدہ

... ہو ... لکویہ مولدا فی محمہ طاہر ... منعقد ...

... طہارت ... یہ جائے ... سے ...

... یہ شبہات ہیں مختصر طور سے عرض کر دیا ہے۔

(الجواب) ... رشید احمد ... مولوی خلیل احمد صاحب ...

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا ... شبہات ... ہے ... کس طرح کسی سے سمجھے

... روایات سے عقل پوچھتے ہو خیر خاطر

... ہے ...

... آپ ...

... ہو کہ ماتن نے کہا

"کل اهاب دبغ فقد طهر وجازت الصلوٰة فيه والوضوء الا جلد الخنزير والآدمي الخ" [2]

... متن ... جلد ... ہے ...

... آپ سمجھے ... ہے ...

عبارت سے کہ ... حدیث ... ہیں

---

[1] ... هدایه کتاب الطهارة ... فصل فی الآسار ... ج ۱ ص ۳۸ ... مطبع مصطفائی

... ص ۲۹۹ ...

[2] ... کتاب الطهارة ... ص ۴۲ ... مطبع مصطفائی ... ص ۲۹۹ ...

سو حدیث کی شرح میں طول ہوتا ہے، وطلب و علم بھی ظاہر ہوتا ہے، تو اس سے تو اعراض کرتا ہوں، اور اصل شارح کا مطلب بیان کرتا ہوں، کہ جلد آدمی جب انسان سے کٹ کر جدا ہو گئی، تو یا وہ مردہ ہوگا، یا زندہ! اگر مردہ کی کھال ہے، تو بوجہ موت نجس حکمی ہو گئی تھی، اور جو زندہ سے جدا ہوئی، وہ بوجہ حدیث ما ابین من الحی فھو میت نجس ہوئی، بوجہ میتہ ہونے کے، اور جو تارک [illegible] آدمی مر گیا اور پھر جلد الگ ہوئی، وہ بھی نجس بوجہ موت ہوئی، کیونکہ انسان مردہ میتہ اور نجس ہوتا ہے مثل دیگر حیوانات میتہ کے، مگر تاہم [illegible] [illegible] سے پاک ہوتا ہے، بخلاف دیگر حیوانات کے [illegible] نجاست بوجہ موت [illegible] حاصل ہوئی تھی، اس واسطے صاحب ہدایہ نے کہا یطھر الا جلد الآدمی فانه لایطھر اور اس کی وجہ کرامت بیان کی ہے، یعنی حکم طہارت کا پیدا کرتے، تو لوگ اس کو استعمال کرتے مہان بناتے، شارع نے اس کی طہارت منع [illegible] [illegible] میں وہی خدشہ ہے۔

کرامت محض نہیں [illegible] ہے اور کرامت مانع طہارت ہے، طہارت موجب اہانت ہے جو کرامت کے خلاف ہے۔ غرض شارح کرامت و مانع طہارت کہتا ہے [illegible] سے اہانت ورفع [illegible] موجب نجاست، جیسے آپ کو شبہ ہوا۔

[illegible] پر طمانیت نہ ہوتی [illegible] مفقط طھر سے [illegible] بعد طھر و حار [illegible] ہے، کہ مجموعہ سے جواز استعمال مستفاد ہوتا تھا [illegible] اذا دبغ حل استعماله [illegible] ہے، اور وجہ حرمت استعمال کی خنزیر میں نجاست لعین اور آدمی میں کرامت بیان کردی، سو یہ توجیہ اور رافع خدشہ ہے، اور عموم [illegible] روایت کے موافق رہے، کہ جلد آدمی کو اگر دباغت دیویں، تو بعض طہارت کے قائل ہوتے ہیں مگر استعمال کے حرام ہیں، اور بعض طہارت کو بھی تسلیم نہیں کرتے۔

اور تحقیق یہ ہے کہ خنزیر اور آدمی کی کھال میں سے جدا ہو ہی نہیں سکتی، اور جو بعض اتار دیں وہ دباغت پذیر نہیں ہوتی۔ بعض مسائل فقہ [illegible] محض بعض نفس [illegible] ہیں، اور حدیث سے قید صلوح دباغت واضح ہے، معنی یہ ہیں۔ کل اھاب یصلح للدباغة اذا دبغ فقد طھر الحدیث [illegible] (الفتاویٰ ثنائیہ ص ۱۴۷-۱۴۹، جلد اول)

(۹۴۰) متیمم سوتے ہوئے پانی پر سے گذرے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور پانی سامان میں بھول جائے تو تیمم سے نماز درست ہو جاتی ہے، وجہ فرق کیا ہے جبکہ نائم کا عذر قوی ہے؟

سوال نمبر: (۵) ہدایہ مصطفائی ص ۳۷ النائم المار علی الماء کی نسبت لکھا ہے کہ اس کا تیمم بسبب مرور علی الماء منتقض ہو جاتا ہے۔ (پھر ص ۳۸، مصطفائی ص ۱۹، سطر میں) ناسی الماء فی الرحل پر لکھا کہ اعادہ صلوۃ نہیں، حالانکہ عذر نائم فوق [illegible] ہے، [illegible] نسیان [illegible] غیر [illegible] ہے تو نائم کا عدم قدرت بہت زیادہ ہے۔ پس باعتبار دلیل کے نائم کا انتقاض غیر معقول ہے [illegible] [illegible] عدم انتقاض ہے، لیکن تعجب ہے کہ صاحب ہدایہ نے اس کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترک فرما کر متعارضین روایات جمع کر دی ہیں، پس اول توجیہ علت انتقاض تیمم ہونی چاہئے، کہ کس بنا، پر اس روایت کا دار (و) مدار ہے، پھر تقریر رفع تعارض کی فرمائی جاوے۔

الجواب: فرق نسیان اور نوم کے مسئلہ میں یہ ہے کہ نسیان باختیار العبد نہیں، سوایسی حالت میں کہ اصل عدم الماء ہے اعنی سفر نسیان مانع قدرۃ ہوا، اور کوئی امر مذکر بھی نہیں، جیسے حالت صلوۃ میں معتبر نہیں ہوتا، خلاف نوم (۱) کے کہ وہاں معتبر ہو کر ناقض نہ ہوا، سو بوجہ قوت اصل کے کہ عدم ماء ہے، اور بذل سعی طلب ماء کے کہ ظن عدم الوصول ہے، تیمم درست ہوا، اور نائم میں بعد تیمم کے نوم مثل اختیاری کے ہے۔ اور حالت نوم میں امر ضروری بقاء کا جو بذل سعی ہے، اور ظن عدم الحصول دونوں مفقود، لہٰذا اس کو حکم قادر کا دیا، کہ اپنی غفلت سے سویا اور قدرت کو ضائع کیا۔

اب رہا یہ کہ یہ روایت قوی ہے یا ضعیف، اس سے کیا بحث ہے، صاحب ہدایہ کو یہ روایت معلوم نہ ہو، آخر بشر تھا، یا اس کے نزدیک یہ روایت قوی ہو، بایں وجہ یا بوجوہ دیگر، سو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ پچھلے لوگوں کو دوسری روایت کی قوت معلوم ہوئی۔ فقط رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(تذکرۃ الرشید ۱۵۰/۱۵۱۔ جلد اول)

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نے اس جواب پر بھی چند شبہات کئے تھے، جس کا حضرت مولانا گنگوہی نے مفصل جواب دیا تھا، جو تذکرۃ الرشید میں بھی موجود ہے، مگر غلطی سے یہاں درج ہونے سے رہ گیا، اس لئے اس جواب و ضمیمہ ثانیہ کو بالکل آخر، اختتام پر ملاحظہ فرمائیں۔ (نور)

(۹۴۱) سند کے تفرد کے باوجود امام ترمذی کا حدیث کو "حسن" قرار دینا؟

سوال نمبر: (۷) ترمذی صفحہ ۲۰: حدیث حسن: یہاں اطلاق حسن خلاف اصطلاح ہے، کیونکہ شرط حسن تعدد طرق ہے اور اس روایت کی نسبت کہا ہے کہ عبد الرحمٰن منفرد ہوا، پس اس کا حسن کس اعتبار سے ہے؟

الجواب: روایت حسن اصطلاح میں وہ ہے، کہ راوی اس کا ضبط میں صحیح کے درجہ سے کم ہو، لیکن مدفوع نہ ہو، تعدد طرق اس میں شرط نہیں، کیونکہ یہ تعریف حسن لذاتہ کی ہے۔

تعدد طرق کی وہاں ضرورت ہوتی ہے کہ حسن لغیرہ ہو، یہ معنی کہ روا (یت) ضعیف تھی، دوسرے طرق سے جو اس کو قوت ہوئی، وہ حسن لغیرہ ہوگئی، اور ترمذیؒ کے باب العلل میں جو تعریف حسن میں تعدد طرق لیا ہے، تو حسن لغیرہ میں ہی لیا ہے، نہ حسن لذاتہ میں۔

(اس واسطے قواعد اصول حدیث نخبہ سے یا مقدمہ، شرح مشکوۃ سے دیکھنا ضروری (ہے) اور) اول صفحہ پر ترمذی کے اس خدشہ کا ذکر بھی کیا ہے، واللہ اعلم۔

(تذکرۃ الرشید ص: ۱۶۳، ج: ۱)

(یہ سب جوابات اور تحریریں اس مجموعۂ اوراق میں شامل ہیں جو نیشنل میوزیم، کراچی، پاکستان۔ میں محفوظ ہے)

(عکس بشکریہ ڈائریکٹر صاحب نیشنل میوزیم۔ کراچی، پاکستان)

(۱) اصل میں بجائے نوم کے صوم لکھا ہوا ہے جو کہ سہو کاتب ہو سکتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۴۲) حنفیہ کے یہاں حدود زاجر ہیں نہ کہ ساتر! **سوال** حنفیہ کے یہاں حدود زاجر ہیں نہ کہ ساتر، البتہ ستر گناہ استغفار سے ہوتا ہے۔ دوسرے علماء نے اس حدیث صحیحین کو ساتر کہا ہے، سو تطبیق کی کیا ضرورت ہے، البتہ حنفیہ نے اس جانب کو ترجیح دی کہ اجماع ہو چکا ہے کہ بغیر توبہ [illegible] نہیں ہوتا، اور اس حدیث کو مقید مع توبہ کی کر دیتے ہیں کہ مسلمان ندامت سے خالی نہیں ہوتا فقط۔ [illegible]

(۹۴۳) نص کی تخصیص درحقیقت تخصیص نہیں ہوتی: تخصیص نص کی تخصیص نہیں ہوتی، بلکہ بوجہ علت کے معلوم ہوتی ہے، چونکہ یہ قاعدہ [illegible] عمل میں [illegible] تقییدا عمل کے ساتھ نہیں ہوتا، اہل تفقہ اس سے علت سمجھ کر [illegible] ہیں۔ شارع [illegible] کی فضیلت بیان کرنا مراد تھی، اس کی نسبت بیان مراد ہے مگر اس سے تخصیص نہیں ہوتی۔ ( ) (مجموعہ فرخ آباد ص ۴۴)

(۹۴۴) دفع حرج کے معنی: دفع حرج کے یہ معنی ہیں کہ جس امر کے سبب عام دشواری خلق کو ہو، اور بچنے میں سخت تنگی ہو، تو بیہ موقع پر تخفیف موافق قاعدہ شرعیہ کے اس طرح کرتے ہیں کہ خلاف نص کے نہ کیا جاوے، اور اگر نص کے خلاف ہو یا حرج خاص شخص کا ہو تو اس کا اعتبار نہیں ہوتا۔ پس حرام مال لینا اور استعمال کرنا نصوص قطعیہ کے خلاف ہے اور نقصان ایک شخص کا ہے، پس کوئی حرج نہیں جس کو قیاس کیا جاوے، سو یہ ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ حرج میں اور نقصان مال میں بون بعید ہے، اور حرج دشواری ہے اور نہایت تنگی ہے اور تکلیف ہے، کسی کام کا کرنا ہے

لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا ترجمہ: اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو مگر جس قدر اس کی گنجائش ہے۔ (ترجمہ شیخ الہند) ([illegible] ۲۸۶)

[illegible] جانتے ہیں، خلاف نقصان مال کے، کہ مال خود مبتذل شے ہے، اگر نہ ملا کیا دشواری ہے۔ فقط (۲)

واللہ تعالیٰ اعلم (مجموعہ فرخ آباد ص ۵۵)

(۹۴۵) واجب لعینہ ولغیرہ کا مفہوم کیا ہے؟ اس وقت مجھ کو کسی قدماء کی تصریح کہ واجب لغیرہ وعینہ کیا ہے، یاد نہیں آتا، ورنہ ضرورت تحقیق اس غوامض سے اور یہ ان کا فرمانا کہ یہ طلاق کفر نہایت عجیب امر ہے، کیونکہ

---

(۱) [illegible] تخصیص [illegible] حدیث [illegible] تخصیص [illegible] حصن من لفظہ میں پانچ امور کی تخصیص [illegible] سے [illegible] (۲) [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

(۹۴۶) اصطلاحات کو جان بوجھ کر نظر انداز کرنا غلط ہے؟

[illegible]

جواب [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

(۹۴۷) فقہی کتابوں کے ابواب کی ترتیب باہم مختلف کیوں ہے؟

جواب [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

سیرت پاک اور حضرات انبیاء علیہم السلام کے متعلق چند سوالات کے جوابات

(۹۴۸) حضرت ادریس علیہ السلام کیا آسمان پر اٹھالئے گئے؟ سوال: حضرت ادریس علیہ السلام بھی مثل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں یا نہیں؟ اگر زندہ اٹھائے گئے ہیں تو ان کی وفات کب ہوگی؟

جواب: بعد انتقال کے اٹھائے گئے اور جنت میں داخل ہوئے، پھر زندہ ہوگئے اب وہ یہاں نہ آویں گے۔ جنت میں ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (امداد الفتاویٰ ص ۱۹)

(۹۴۹) کیا برادرانِ یوسف علیہ السلام نبی تھے؟ سوال: برادران یوسف علیہ السلام نبی تھے یا نہ، اور اگر تھے تو [ان کی] زلات کا کیا حکم ہے؟

جواب: خود یوسف اس وقت نبی نہ تھے، پس صدور ذنب کا منافی نہیں۔ فقط (مجموعہ کلاں ص ۴)

(۹۵۰) جملہ انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں. سوال: جب کل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں تو نفس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات میں (کیا) تخصیص ہوئی ہے؟

جواب: نفی حیات ... آپ نہیں ... آپ حیات نبی ... دوسروں کی حیات کا انکار نہیں لازم آتا ... اور سکونت آسمان کی نفی کس طرح ہو سکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (امداد الفتاویٰ ص ۲۰)

(۹۵۱) انبیاء علیہم السلام کی خطا کا مقصد خیر ہوتا ہے: نبیوں سے جو خطا ہوتی ہے اس میں ان کا مقصد خیر ہوتا ہے، مقصد خطا کا مرتکب نہیں ہوتا اس لئے اس کو زلہ کہتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کا مقصد بھی خیر ہی تھا، ہمیشہ جنت میں ... ان کا مقصد تھا، مگر جناب باری کی جانب سے تھے، لہٰذا معاتب ہوئے، جلیل القدر ہونے کی وجہ سے ان کو سزا دی گئی ... کے حق میں قابل عفو تھی، لیکن بڑوں کے حق میں قابل مواخذہ ہے۔

حسنات الابرار سیئات المقربین

ترجمہ: خاص لوگوں کی نیکیاں بھی مقربین بارگاہ کے لئے خطائیں شمار کی جاتی ہیں۔ (ت،ن)

اگرچہ بظاہر یہ [illegible] کے ساتھ مقید میں [illegible] لیکن حضرت [illegible]

[illegible] (۱) کلام الله تعالیٰ [illegible] اگرچہ [illegible]

(مجموعہ [illegible])

(۹۵۲) تعداد [illegible] پر درست ہے مگر صورت مسئولہ میں [illegible]؟

سوال: [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب [illegible]

[illegible]

[illegible] فقط — رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

(مجموعہ [illegible])

(۹۵۳) صدور ذنوب از انبیاء علیہم السلام کی تفصیل؟

سوال: [illegible] علیہم السلام [illegible]

[illegible] علیہ السلام سے حضرت حوا سے [illegible]

[illegible]

جواب کتب عقائد میں یوں لکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام [illegible]

[illegible] عصمت [illegible] تفصیل [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

---

(۱) [illegible] (طہ: ۱۱۵)

دلیل تناقض کی نہیں۔ یہ ترجمہ خلاصہ ملا علی قاری کی شرح کا ہے(۱)اور شرح عقائد نسفی (۲)میں بھی اس کے ہی قریب ہے۔

مگر جو یہ کہا جاوے کہ انبیاء علیہم السلام سے قبل نبوت اور بعد نبوت صغیرہ اور کبیرہ[کا صدور] ہوتا ہے، تو یہ بھی عمدہ رائے ہے جیسا کہ بعض نے کہا، مگر سہو، ور معصیت اس کو کہتے ہیں کہ خلاف امر کے عمداً ارتکاب کرے، اور جو سہو ونسیان یا خطاء اجتہادی سے صادر ہو تو وہ معصیت نہیں ہوتا ہے۔ خلاف رضاء امر کے ہوا، یوں کہ عاصی خلاف کرنے والے (۳) اور مخالف رضاء امر کے مرتکب ہونے والے اور اپنے نفس کو مقابل امر کے بنانے والا (۴) کو مخالفت کا خیال بھی نہیں، بلکہ موافقت کی ہی شب و روز فکر ہو، اور پھر خطاء فہم سے یا نسیان سے کچھ ہو جاوے، اس کو عصیان سے کیا علاقہ۔ پس آدم علیہ السلام سے جو کچھ ہوا وہ خطاء و نسیان سے ہوا۔ لقولہ۔

فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ترجمہ: پھر بھول گیا اور نہ پائی ہم نے اس میں کچھ ہمت۔ (ترجمہ شیخ الہند)

(طٰہٰ-۱۱۵)

پس نسبت عصیان وغویت جو وہ بلحاظ آمر کے ہے، جانب امر میں، بارب خلاف رضا ہے، اگرچہ آدم (علیہ السلام) نے خلاف جان کر نہیں کیا، سو بہرحال یہ نسبت عصیان بلحاظ جانب رضا و مراد حق کے ہے، نہ بلحاظ آدم کے۔ البتہ ایسے (با) کمال کو ایسی ذلت اور خطاء اجتہادی پر سرزنش کرتے ہیں کہ حسنات الابرار سیئات المقربین مقرر ہیں، اور عوام ایسے امور سے یک قلم معاف ہیں۔

دیکھو خطاء اجتہادی میں مجتہد کو ایک اجر ملتا ہے، مع ہذا یہ امر قبل نبوت کے سرزد ہوا ہے، سو اہل عقائد کو کچھ مضر نہیں کہ وہ قبل نبوت صدور کبیرہ کو بھی ممکن کہتے ہیں، بندہ کا عقیدہ آخر کا ہے۔ اور جو افعال حضرت آدم سے صادر ہوئے مع ایں کہ قبل نبوت ہیں، نسیان اور خطاء اجتہادی ہیں، اس کو معصیت نہیں کہتے۔ علی ہذا دیگر انبیاء کی نسبت بعض احوال میں کہا جاوے گا۔ فقط رشید احمد عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص۲،۳،۴)

(۹۵۴) تابوت سکینہ کیا چیز ہے؟ سوال تابوت سکینہ کیا چیز تھا اور کہاں گیا؟

جواب : تابوت سکینہ صندوق تھا، کہ اس میں تبرکات انبیاء علیہم السلام کے تھے، نعل وکلاہ وغیرہما، اس کی برکت سے فتح اور دیگر منافع ہوتے تھے، اب نہ معلوم کیا ہوا اور کہاں گیا۔ فقط (بدست خاص، سوال۴)

(۱) وفی شرح العقائد ان الانبیاء علیهم السلام معصومون عن الکذب خصوصا فیما یتعلق بامر الشرع وتبلیغ الاحکام وارشاد الامة، اما عمدا فبالاجماع واما سهوا فعند الاکثرین وفی عصمتهم عن سائر الذنوب تفصیل وهو انهم معصومون عن الکفر قبل الوحی وبعده بالاجماع، وکذا عن تعمد الکبائر عند الجمهور خلافا للحشویة وانما الخلاف فی امتناعه بدلیل السمع او العقل، واما سهوا فجوزه الاکثرون واما الصغائر فیجوز عمدا عند الجمهور خلافا للجبائی واتباعه ویجوز سهوا بالاتفاق ... [الخ] (شرح العقائد ص۱۰۲، مطبع مجیدی کانپور ۱۳۴۷ھ)

(۲) ملاحظہ ہو شرح عقائد نسفی ص ... مطبع مجیدی کانپور ۱۳۴۷ھ

(۳،۴) یہ عبارت مجموعہ کلاں سے نقل ہے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۹۵۵) کیا رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے [illegible] مکانات اور مسکن اس وقت تک موجود ہیں؟

جواب: [illegible]

[illegible]

(۹۵۶) ازواج مطہرات اہل بیت ہیں

[illegible]

[illegible]

(۹۵۷) سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ مبارک کی تفصیل: **سوال:** آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادوں کے نام، اور کتنی صاحبزادیاں تھیں اور ان کے نام، یہ تفصیل کہ کتنی اور پسر و دختر فلاں قبیلہ سے اور اتنی فلاں قبیلہ سے اولاد ہوئی، مشرح تحریر فرمائیں۔

جواب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے شکم سے، تین پسر طیب، طاہر، قاسم اور چار دختر زینب، کلثوم، رقیہ، فاطمہ، اور ماریہ قبطیہ جو حرم اور باندی تھیں، ان سے ایک پسر ابراہیم رضی اللہ عنہم اجمعین۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(بدستِ خاص، ۵۲)

(۹۵۸) لفظ آل اور اہل کی تحقیق؟ از بندہ رشید احمد عفی عنہ اسلام علیکم

خط آپ کا آیا اور حال معلوم ہوا۔ جواب آپ کے سوالات کا لکھتا ہوں

اہل اور آل ایک لفظ ہے(۲) اس کے معنی عشیرہ اور زوجہ اور قرابت کے ہوتے ہیں اور امت مطیع کے بھی ہوتے ہیں۔ پس جس نے معنی آل کے گروہ کے کہے، وہ بھی درست کہتا ہے اور جس نے ازواج کے کہے، وہ بھی بجا ہے اور جس نے حسن و حسین و فاطمہ و علی کہا، وہ بھی صحیح ہے ورنہ چاروں بیٹی اور ہر سہ فرزند آل میں داخل ہیں، کوئی بھی خارج آل سے نہیں۔ اور اہل بیت قرآن شریف میں جو مذکور ہے اس سے ازواج مراد ہیں اگرچہ یہ لفظ فرزندان اور اقربا پر بھی بولا جاتا ہے، گرچہ قرآن میں فقط ازواج ہی مراد ہیں۔ اور پر لکھا ہے کہ اہل اور آل ایک لفظ ہے ورنہ سب معنی اس کے درست ہیں۔ فقط

(مجموعہ کلاں ص۔ ۲۲۸-۲۲۹)

(۹۵۹) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ مبارک نہ ہونے کی روایت صحیح نہیں: **سوال:** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قد کا سایہ مبارک تھا یا نہیں؟ ہوتا تو نہ ہونا، درست ہے تو برہان مطلوب ہے۔

جواب: سایہ نہ ہونے کی روایت احادیث مشہورہ میں نہیں، مگر کتب کی خبر نہیں اور اقوال مشہورہ قابل اعتبار نہیں ہیں۔(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ کلاں ص ۴۷، ۱۴۸)

---

(۱) ولادہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن اسحاق: فولدت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولدہ کلهم من خدیجة الا ابراهیم القاسم وبه كان يكنى صلى الله عليه وسلم والطاهر والطيب وزينب ورقية وام كلثوم وفاطمة

السیرۃ النبویۃ لابن کثیر ص ۴ ج ۲ دار المعرفۃ بیروت ۱۳۹۸ھ)

[illegible] مزید تفصیل اور اس مسئلہ میں علماء [illegible] ملاحظہ

[illegible] سیرۃ المصطفیٰ ص۱۵۳، ۹۲ ج۳ الفصل الثانی فی ولادہ الکرام [illegible]

(۲) [illegible] تحقیق [illegible] ان تحقیق [illegible]

[illegible] لطائف البال فی الفروق بین الاهل والآل [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۶۰) سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا بول و براز پاک تھا:

[illegible]

صحح بعض ائمة الشافعية طهارة بوله و سائر فضلاته صلى الله عليه وسلم و به قال ابو حنيفة رحمه الله كما نقله في المواهب اللدنية عن شرح البخاري للعيني و صرح به البيري في شرح الاشباه و قال ابن حجر ... لأدلة على ذلك و عد الأئمة ذلك من خصائصه صلى الله عليه وسلم انتهى.

[illegible]

(۹۶۱) منبر شریف کی کل کتنی سیڑھیاں تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کون سے درجہ پر خطبہ پڑھتے تھے؟

سوال: [illegible]

جواب: [illegible]

[illegible]

ضمیمہ

فتاوائے گنگوہی

یا

باقیات فتاویٰ رشیدیہ

اس ضمیمہ میں وہ فتوے درج ہیں جو اگرچہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے لکھے ہوئے نہیں ہیں، لیکن یہ سب فتوے، حضرت مولانا کے فتاویٰ کے ان قلمی نسخوں میں، متفرق جگہوں پر درج تھے، جن کی مدد سے زیرِ نظر مجموعہ مرتب ہوا ہے۔ یہ فتاویٰ مختلف علماء کے لکھے ہوئے ہیں، مگر ان سب میں ایک قدرِ مشترک یہ ہے، کہ یہ تمام فتاویٰ حضرت مولانا گنگوہیؒ کی نظر سے گذرے ہوئے ہیں، حضرت مولانا نے ان سب کی، علیحدہ علیحدہ، تصدیق، تحسین وتوثیق فرمائی ہے۔ اس وجہ سے ان کو بھی حضرت گنگوہیؒ کے ثانوی فتاویٰ میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ ایک دو کے علاوہ، یہ تمام فتاویٰ غیر مطبوعہ ہیں، اس لئے ان کو ضمیمہ باقیاتِ فتاویٰ رشیدیہ کے طور پر، یہاں شامل کیا جارہا ہے۔

(نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۶۲) اولیاء اللہ میں تقدیر الٰہی کو الٹ دینے کی صلاحیت نہیں ہوتی

سوال علماء دین کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسافر [illegible] یہ کہتا ہے کہ اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ سے یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ تقدیر بھی لوح سے مٹا سکتے ہیں [illegible] اس کلام سے گور پرست لوگوں کو بہت خوشی ہوئی کہ اولیاء سے اپنی حاجات طلب کرنی چاہئے کیونکہ وہ تقدیر الٰہی کو الٹ دیا کرتے ہیں ایسا کہنے والے کا کیا حکم ہے؟ قدرت اولیاء کو حاصل ہے یا نہیں؟

جواب الجواب واللہ اعلم بالصواب بتقدیر صدق بیان مستفتی وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ اولیاء تقدیر الٰہی کو الٹ دیتے ہیں یہ قول اس کا غلط اور جھوٹ ہے وہ شخص مسائل دینیہ سے جاہل ہے اور اللہ اور رسول تقدیر کا منکر ہے اس کا یہ قول گمراہی ہے

یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب (الرعد ۳۹) اللہ جو چاہے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے (کنز الایمان)

اس کی شان ہے اور اس کا یہ فیصلہ بدل نہیں سکتا [illegible] قال اللہ تعالیٰ

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم (الرعد) بے شک اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدل دیں (کنز الایمان)

اور حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کنعان کے لئے دعا فرمائی [illegible] اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول نہ فرمائی [illegible] انبیاء علیہم السلام جو اولیاء سے افضل ہیں [illegible] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] منافقین کے لئے بخشش کی دعا فرمانا چاہتے تو حکم ہوا

استغفر لہم اولا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لہم (التوبہ ۸۰) تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اگر تم ستر بار ان کی معافی چاہو گے تو اللہ ہرگز انہیں نہیں بخشے گا (کنز الایمان)

یعنی ستر بار بھی دعا فرمائیں تو یہ دعا قبول نہ ہوگی اس واسطے کہ وہ شخص مغفرت کے حق میں نہیں [illegible] چاہتے تھے کہ چچا ابو طالب ایمان لے آئیں لیکن ایمان نہ لائے حکم ہوا کہ انک لا تہدی من احببت [illegible] ہدایت نہ دے سکے بلکہ ہمارے [illegible] اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ان کے والد کے حق میں قبول نہ ہوئی حضرت محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہ عمدۃ الاولیاء ہیں کتاب فتوح الغیب کے مقالہ [illegible] میں یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں

[illegible] فتوح الغیب مع شرح فارسی مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی [illegible] ۱۳۹۲ھ

حق القلم بما هو كائن، ولو جهد العباد أن ينفعوك بشيء لم يقضه الله لك، لم يقدروا
عليه، ولو جهد العباد أن يضروك بشيء لم يقضه الله عليك، لم يقدروا الحديث

یعنی تمام بندگان حق کا یہ مقدور نہیں کہ خلاف تقدیر کے نفع یا نقصان تجھ کو پہنچا سکیں۔ تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باب کا باطل ہونا بیان فرمایا کہ خلاف تقدیر کے کوئی نہیں پہنچا سکتا۔ خدا تعالیٰ نے یہ قدرت تقدیر بدلنے کی کسی بندے کو عطا نہیں فرمائی۔ یہ شخص [illegible] اس کے پیچھے [illegible] درست نہیں۔ [illegible] اس نے تقدیر اللہ [illegible] واجب [illegible] ہوتی ہے۔ نعوذ باللہ من هذا الکفر

[illegible] سید محمد [illegible] الدین قادری عفی عنہ

الجواب صحیح، رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [illegible] ۹۳، ۹۴، ۹۵

(۹۶۳) اولیاء اللہ یا شیخ سدو کی نذر ماننا حرام اور باطل ہے:

[illegible] میرا کام [illegible] شیخ سدو [illegible] ساتھ ہو اس میں شیخ سدو وغیرہ [illegible] یا کافر؟

جواب: جو [illegible] نذر [illegible] شیخ سدو [illegible] باطل و حرام ہے، اگرچہ ساتھ تکبیر کے ذبح ہو [illegible] کافر ہو جاتا ہے

فی التفسیر الکبیر أجمع العلماء على أنه لو أن مسلما ذبح ذبيحة وقصد بذبحها التقرب إلى غير الله، صار مرتدا و ذبيحته ذبيحة مرتد (۱) انتهى

و هكذا في البحر مع البسط و مثل هذا في تفسير النيشابوري وغيره

ہاں اگر نذر خالص [illegible] درست ہے۔

هكذا في البحر [illegible] سید محمد [illegible] الدین قادری عفی عنہ

مہر [illegible] الجواب صحیح، رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ([illegible] ۸۳۔۱۸۵)

(۹۶۴) انگریزی صابن پاک ہے یا ناپاک؟

سوال ۱: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین در بارہ سوالات مندرجہ ذیل، صابن جو انگریزوں کی ولایت سے آتا ہے، اس میں ناپاک تیل اور مردار اور غیر مذبوح کی چربی پڑتی ہے، [illegible] صابن کا [illegible] درست ہے یا نہیں؟ اور وہ پاک ہے یا ناپاک؟

(۱) التفسیر الکبیر للإمام الرازی (۵/۱۱) [دار احیاء التراث العربی، بیروت]

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

سوال: ۲- کپڑا اگر ناپاک رنگ میں رنگا جائے اور بعد رنگنے کے اس کو تین مرتبہ دھولیا جائے اور رنگ بدستور باقی رہے، کپڑا پاک ہو جائے گا، یا نہیں؟

جواب: ایسا صابون پاک ہے اور استعمال اس کا شرعاً درست ہے۔ درمختار باب تطہیر انجاس میں لکھا ہے:

و یطهر زیت تنجس بجعله صابوناً به یفتیٰ للبلویٰ (۱)

اور فتاویٰ شامی میں اس قول کی شرح میں لکھا ہے:

قد ذکر هذه المسئلة العلامة القاسم فی فتاواه، و کذا ماسیأتی متناً وشرحاً من مسائل التطهیر بانقلاب العین و ذکر الأدلّة علی ذلک بما لامزید علیه، وحقّق و دقّق، کما هو دأبه رحمه الله تعالیٰ فلیراجع.(۲)

اور طحطاوی باب انجاس میں، درمختار کے اس قول کی شرح میں لکھا ہے:

وذلک لاستحالة العین ،و استحالة العینیستتبع، زوال الوصف المترتّب علیها.(۳)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ، ناپاک تیل اگر صابون میں پڑا ہو، تو وہ صابون پاک ہے، اور فتاویٰ عالمگیریہ میں لکھا ہے:

جعل الدّهن النجس في الصّابون، یفتی بطهارته، لأنه تغیّر. کذا فی الزاهدی.(۴)

اور طحطاوی (نے) الدرالمختار کے قول کی شرح میں لکھا ہے: ومثله الدهن النجس اذا جعل فی الصابون. (۵) اور مجتبیٰ میں لکھا ہے:

جعل الدهن النجس فی الصابون یفتی بطهارته، لأنه تغیر و التغیر یطهر عند محمد و یفتیٰ به للبلویٰ.(۶)

اور صاحب ردالمحتار نے یہ عبارت مجتبیٰ کی نقل کر کے لکھا ہے:

و ظاهره أن دهن المیتة کذالک لتعبیره بالنجس دون المتنجس(۷)

---

(۱) درمختار۔ باب الانجاس ص ۳۴ د ج:۱۔ [عکس مجتبائی دہلی] نیز الدر مع الشامی ج:۱ص:۳۱۵، [دار الفکر بیروت:۱۳۸۶ھ] (نور)

(۲) شامی، ردالمحتار باب الانجاس صفحہ۲۱۰ ج:۱ (مطبع مجتبائی ۱۲۸۷ھ) نیز شامی ج:۱ص:۳۱۶ [دار الفکر بیروت:۱۳۸۶ھ] (نور)

(۳) حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار، باب الأنجاس (۱/۱۵۹) [دار المعرفة بیروت:۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵م] (نور)

(۴) عالمگیری، الباب السابع فی النجاسات واحکامها (۱/۲۰) [المطبع الطبی بندرهو کلی ۱۲۳۸ھ] نیز فتاویٰ عالمگیریہ ج:۱ص:۴۵۔ [نورانی کتب خانہ پشاور بلاسنہ] (نور)

(۵) حاشیة الطحطاوی ، باب الأنجاس (۱/۱۵۹) [دار المعرفة بیروت ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵م] (نور)

(۶) مجتبی کی یہ عبارت ردالمحتار ج:۱ص:۲۱۰ پر موجود ہے۔ نیز شامی ج:۱ص:۳۱۶ [دار الفکر بیروت:۱۳۸۶ھ]

(۷) ردالمحتار صفحہ ۲۱۰ ج/۱ باب الانجاس (مطبع مجتبائی دہلی ۱۲۸۷ھ) نیز شامی ج:۱ص:۳۱۶ [دار الفکر بیروت] (نور)

اور شرح المنیہ کی عبارت شامی میں نقل کی ہے

لو وقع إنسان أو كلب في قدر الصابون فصار صابوناً ليكون طاهراً لتبدل الحقيقة(۱)

اور فتاوی شامی میں اخیر اس مقام پر لکھا ہے

ثمّ اعلم انّ العلة عند محمد هي التغير و انقلاب الحقيقة، و أنّه يفتى به للبلوى كما علم مما مرّ ومقتضاه عدم اختصاص ذلك الحكم بالصابون فيدخل فيه كل ما كان فيه تغير و انقلاب حقيقة و كان فيه بلوى عامة (۲)

اور واضح ہو کہ لفظ ومن نجس جو ان روایات میں ہے، یہ میتہ و غیر مذبوح اور غیر ماکول اللحم سب کی چربی کو شامل ہے، اور علت بھی سب میں مساوی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اگر صابن میں مردار یا غیر مذبوح کی چربی پڑے، تو وہ صابن پاک ہے اور استعمال اس کا درست ہے۔ فقط

جواب سوال دوئم: وہ کپڑا جو نجس رنگ میں رنگا جائے، تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ خزانة الروایات میں بحوالہ عتابیہ لکھا ہے

المخضوبة بالحناء النجس و الثوب المصبوغ بالصبغ النجس يطهر بالغسل ثلاثاً (۳)

اور فتاوی عالمگیریہ میں لکھا ہے

و إن كانت شيئا لايزول أثره إلّا بمشقة بان يحتاج في ازالته إلى شيء آخر سوى الماء كالصابون لايكلف بازالته هكذا في التبيين و كذا لايكلف بالماء المغلي بالنار هكذا في السراج الوهاج. (۴)

اور فتاوی خزانة المفتيين باب الانجاس میں لکھا ہے

اذا صبغ الثوب بالبول النجس و غسل ثلاث مرات، طهر

اور در مختار باب تطہیر الانجاس میں لکھا ہے

ولا يضرّ بقاء أثر كلون و ريح لازم فلا يكلف في ازالته الى ماء حار أو صابون و نحوه، بل

---

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

يطهر ما صبغ أو خضب بنجس بغسله ثلاثاً، و الاولى غسله الى أن يصفو الماء (۱)

اور طحطاوی میں لفظ لازم کی شرح میں لکھا ہے ای یشق زواله، اور لفظ يغسله ثلاثاً کی شرح میں لکھا ہے هو المذهب.

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ اگر ناپاک رنگ میں رنگ کر تین مرتبہ دھولیا جائے، تو کپڑا پاک ہو جائے گا، مگر بہتر یہ ہے کہ اس قدر دھویا جائے کہ پانی صاف نکلنے لگے۔ واللہ اعلم بالصواب

اسمائے گرامی ان صاحبان کے کہ اس فتویٰ پر جن کے دستخط ہیں

مولوی محمد گل صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ مرادآباد، مولوی عماد الدین صاحب، مولوی عنایت اللہ صاحب شاہجہاں پوری، مولوی ارشاد حسین صاحب رامپوری، مولوی اسماعیل صاحب مدرس مدرسہ مدنیہ مرادآباد، مولوی عبد القادر صاحب مفتی رام پور، مولوی سراج الدین احمد صاحب رامپوری، مولوی لطف اللہ صاحب علی گڑھی، مولوی لطف اللہ صاحب خلف مولوی سعد اللہ صاحب مفتی رامپور، مولوی احسان علی صاحب مدرس مدرسہ امدادیہ مرادآباد، مولوی سلیم اللہ صاحب رامپوری، مولوی عبد الہادی صاحب۔ فقط (تحفہ [illegible] ص ۲۲)

(۹۶۵) آنحضرت ﷺ کی حاضر و غائب، ہر صورت میں یکساں تعظیم واجب ہے: سوال: جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم حاضر اور غائب برابر ہے، یا نہیں؟ اگر برابر نہیں، تو اس باب میں کوئی حدیث یا فقہ کی روایت ہو تو بیان کرنی چاہیے۔ فقط

جواب: حرمت و تعظیم و توقیر جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی، در حالت حیات و بعد ممات برابر و یکساں لازم ہے، مگر حرمت و تعظیم میں وہ امور ہوں، کہ جو صحابہ کرام و سلف عظام باوجود کثرت محبت، علم، بعثت علیہ الصلوٰۃ والسلام و اتقاء و زہد کیا کرتے تھے، اور جن کو وہ نہ کرتے تھے، ان کا ترک پر ضرور [نہایت ضروری] ہے، نہ یہ کہ ان کو سنت جان کر کیا کریں، کہ مباح کو سنت جاننا بھی بدعت ہے۔ فقط

حسنہ مولانا رشید احمد گنگوہی (مجموعہ کلاں ص ۸۹)

(۹۶۶) تکبیر میں اذان کے کلمات بلا وقفہ کیوں کہے جاتے ہیں؟ سوال: اذان میں تکبیر تین یعنی اللہ اکبر اللہ اکبر، کو ساتھ ساتھ کہنا اور سکتہ نہ کرنا، بحسب الرواج کیسا ہے، چاہیے، یا نہیں؟

الجواب: تکبیرتین کے درمیان سکتہ نہ کرنے کی، شرعاً اصل ثابت ہے، شامی میں درمختار کے قول کی شرح میں مرقوم ہے۔

---

(۱) درمختار، باب الانجاس ص ۵۶۰ جلد اول۔ [زکریا بکڈپو، دیوبند]

toobaa-elibrary.blogspot.com

وهذه السكتة بعد كل تكبيرتين لا بينهما كما افاده في الامداد، اخذاً من الحديث و به صرح في التاتار خانيه.(۱)

یعنی وہ سکتہ، جو بیچ کلمتین ترسیل کی غرض سے کیا جاتا ہے، اور اس کا ترک مکروہ ہے ور اعادہ مستحب ہے۔ دونوں تکبیروں کے درمیان میں نہ چاہئے، جیسا کہ اس کا اعادہ امداد میں اخذاً من الحدیث اور تاتارخانیہ (۲) میں بھی، اس کی تصریح موجود ہے۔ فقط اخرجہ الراجی عبدالغفور غفرلہ۔

جواب صحیح۔ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ مرہ ص ...)

(۹۶۷) مسجد کے جنوبی حصے میں اذان کہنے کی کیا وجہ ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اندریں باب کہ اذان جنوب کی طرف کھڑے ہو کر کہنا صرف رواج کا مرتبہ ہے، یا اس کی کوئی اصل شرعاً موجود ہے، اگر ہے تو کہاں سے؟ حالانکہ احادیث مطلق معلوم ہوتی ہیں۔ بینوا توجروا

الجواب: جنوب کی طرف خاص کر کہنا شرعاً ثابت نہیں، سے تو صرف اتنا ہے کہ اذان کے واسطے مکان بلند ہونا چاہئے، اور ایسی جگہ ہو کہ پڑوسیوں کو وہاں کی آواز خوب سنائی دے، اور موذن کی آواز اچھی طرح بلند ہو اور اس کو مشقت نہ کھینچنی پڑے۔ قنیہ میں مذکور ہے ویسنُّ الأذان في موضع عالٍ (۳)

اور سراجیہ میں مرقوم ہے:

وينبغي للمؤذن أن يؤذن في موضع يكون اسمع للجيران، و يرفع صوته ولا يجهد نفسه، لانه يتضرر.

ہاں اگر اتفاق سے موضع جنوب کی جانب ہو تو مضائقہ نہیں۔ مگر فرض و واجب اس کو بھی نہ سمجھیں۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔ اخرجہ عبدالغفور سیوہاروی غفرلہ

الجواب صحیح۔ رشید احمد غفرلہ۔ (مجموعہ مرہ ص ۱۰)

---

(۱) شامی ... کتاب ... ص ۲۵۹ ج (مطبع نعمانیہ ... ۱۲۹۷ھ) = شامی ج ۱ ص ۳۸۷، زکریا ... ۱۳۸۶ھ) (نور)

(۲) ... ان يقول الله اكبر الله اكبر ويقف ثم يقول مرة اخرى مثله وكذلك يقف بين كلمتين الى آخر الأذان. فتاوى تاتارخانيه، كتاب الصلوة، الفصل الثاني في الأذان، ص ۹ ... الصلوة ... دائرة المعارف العثمانيه، حيدرآباد ۱۹۸۳ء

(۳) پیش نظر قنیہ میں یہ عبارت اسی طرح ہے، فتاوی سراجیہ کے اصل الفاظ یہ ہیں

... للمؤذن ... يرفع صوته ولا يجهد نفسه

... كتاب الصلوة ... الأذان ... مطبع ... ۱۳۰۰ھ

(۹۶۸) کفن کے اوپر قرآن کی آیت وغیرہ لکھنا **سوال** [illegible]

[illegible]

جواب میت کے کفن پر کلمہ طیبہ، آیت شریف لکھنا [illegible] [illegible]

[illegible] شامی وغیرہ نے اس کو منع لکھا ہے۔

واللہ اعلم، کتبہ الاحقر عزیز الرحمن [illegible] — [illegible] بندہ رشید احمد

[illegible] محمد منفعت علی [illegible] صحیح خلیل احمد (بندہ محمود علی) [illegible]

[illegible]

(۹۶۹) حیلہ اسقاط بے اصل و بدعت ہے **سوال** [illegible]

[illegible] چند ملاؤں و سافر [illegible]

[illegible]

جواب اسقاط [illegible] بدعت [illegible] واللہ اعلم

[illegible] عفی عنہ [illegible] — [illegible] بندہ رشید [illegible] عفی عنہ [illegible]

[illegible] محمد منفعت علی [illegible] — صحیح خلیل احمد عفی عنہ [illegible]

[illegible]

(۹۷۰) دفن کے بعد مردہ کے مکان پر واپس آنا اور فاتحہ کا پڑھنا **سوال** بعد دفن میت [illegible]

[illegible] اور فاتحہ کا پڑھنا"

جواب یہ بھی اختراعی رسم ہے اور بدعت ہے۔ واللہ اعلم

کتبہ الاحقر عزیز [illegible] عفی عنہ دیوبندی — الجواب صحیح بندہ رشید احمد عفی عنہ [illegible] رشید

الاجوبہ صحیحہ محمد منفعت علی مدرس [illegible] — صحیح خلیل احمد عفی عنہ [illegible] بندہ محمود احمد عفی

[illegible]

عنہ الجواب صحیح

(۹۷۱) قبر میں مٹی پڑھ کر رکھنا بے اصل ہے **سوال** مردہ کو قبر میں رکھ کر [illegible]

[illegible] کے اندر یا روشن میت کے رکھنا [illegible] قبر کا [illegible]

[illegible]

جواب: اس فعل کی بھی شریعت میں کچھ اصل نہیں، ہاں اس قدر ہے کہ حاضرین آیت کریمہ **منہا خلقناکم** الآیۃ پڑھ کر، اپنے ہاتھوں سے قبر میں مٹی ڈالیں۔ فقط، واللہ اعلم کتبہ عزیز الدین دیوبندی عفی عنہ

الجواب صحیح، رشید احمد عفی عنہ

تحقیق مسائل مولانا سید ایرتضی وری-ص ۳۹]

(۹۷۲) قبر کو چادر اُڑھا کر اور اس پر شیرینی رکھ کر، فاتحہ پڑھنا بدعت ہے: سوال: بعد تیاری

قبر، قبر پر چادر ڈھک کر و شیرینی اس کے اوپر رکھ کر، فاتحہ پڑھنا"

جواب: چادر و شیرینی رکھ کر، فاتحہ پڑھنا بھی خلاف سنت ہے، اس وجہ سے بدعت و ممنوع ہے۔ واللہ اعلم

کتبہ الاحقر عزیز الدین عفی عنہ۔ الجواب صحیح، بندہ رشید احمد عفی عنہ

الاجوبۃ صحیحۃ، محمد منفعت علی مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ (بندہ محمود عفی عنہ الجواب صحیح)

تحقیق المسائل مولانا سید ایرتضی وری-ص ۳۹

(۹۷۳) حیلہ اسقاط بے اصل اور خلاف شریعت ہے: سوال: ما قولکم رحمکم اللہ تعالیٰ ان

درین کہ در بعض امصار و قطار دیار ہندوستان مروج است، کہ شخصے از ورثاء میت بعوض فرائض و واجبات متروکہ میت، چند کلام مجید خریدہ، علی وجہ الخصوص ہنگام تدفینش، چند اشخاص مخصوصہ را از حجاج و حفاظ بخواندن می دہد، و بآں از جانبین ایں چنین اقوال مع عقائد قویہ مسموع آیند، کہ تا حین حیات ایں متوفی بر چہ صوم و صلوۃ وغیرہ ہا عمداً یا سہواً قضا و ترک کرد، آں معطی بجزم جزاو اسقاطش، آں قرآن مذکور می دہد، و آخذ آں ہم بآں چناں عقیدہ، عطیاتش قبول نماید۔ و برآں ہر خاص و عام چناں معتقد و متیقن اند، کہ ایں مردہ باعطاء چندیں کلام مجید، بر وزہ و نماز ہائے خود بر بردن ازیں زندگانی آں عطیات انداختہ، بری الذمہ شد، و بعضے علماء ہم باعطاء ہم چنیں اسقاطات مرعی، مع عقائد مذکورہ، عوام الناس را تاکید بلیغ و ترغیب تام می دہند، تا عقیدہ آخذ و معطی بدیں قوی شود۔ پس ایں چنیں اسقاط، حکم جواز و صحت و اجزاء دارد، یا نہ؟ بینوا توجروا۔

ترجمہ سوال: کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے آپ پر رحم فرمائے کہ اس علاقہ کی بستیوں میں یہ بات کثرت سے ہوتی ہے کہ مرنے والے کے پسماندگان میں سے کوئی شخص، مردے کے ذمہ جو فرائض و واجبات رہ گئے تھے، چند قرآن مجید خرید کر، خصوصاً اس مردہ کی دفن کے وقت، حاجیوں اور حافظوں کو پڑھنے کے لئے دیدے، اور ان [دینے والوں] کی طرف سے اس طرح کی باتیں، پختہ یقین کے ساتھ سننے میں آتی ہیں کہ اس مرنے والے نے، اپنی پوری زندگی میں، جو بھی روزہ، نماز وغیرہ، جان کر یا بھول کر، قضا کر دی تھی، یا چھوڑ دی تھی، وہ دینے والا، اس پختہ خیال سے یہ قرآن مجید [ان لوگوں کو] دیتا ہے، کہ اس دینے کی وجہ سے، اس [مرنے والے] کے ذمہ سے وہ نماز اور روزوں وغیرہ [کا

گناہ [ساقط اور کالعدم ہو جائے گا، اور لینے والے بھی اسی نظریہ اور خیال کی وجہ سے، ان تحفوں [قرآن مجید] کو قبول کرتے ہیں، اور اس بات کو خواص اور عوام اس قدر مانتے اور اس کا یقین رکھتے ہیں کہ، یہ چند قرآن مجید دینے کی وجہ سے، مرنے والا اپنے چھوٹے ہوئے نماز روزہ کا بوجھ، ان قرآن مجید دینے والوں کی گردنوں میں ڈال کر، اپنی ذمہ داری سے بری [اور محفوظ] ہو جائے گا۔

بعض علماء بھی، اس طرح کے تحفہ دینے کے معمول کی، لوگوں کو اس کی بہت تاکید و تبلیغ کرتے رہتے ہیں، تاکہ یہ دینے والوں کا خیال خوب مضبوط ہو جائے، پس اس طرح کے اسقاط کا حیلہ کی صحت ہے، اور یہ صحیح ہے، یا نہیں۔ (ت. نور)

الجواب: آں اسقاط حکم جواز و صحت ندارد، لما فی الدر المختار فی ذکر الفدیة: ولو قضاها ورثته بأمره لم يجز، لأنها عبادة بدنية بخلاف الحج لأنه يقبل النيابة، و فيه أيضا: ولو فدى عن صلوته فی مرضه لايصح، بخلاف الصوم، (۱) و كذا فی الشامی: أن الصلوة لاتسقط عن الميت بذلك، و كذا الصوم. نعم لو صام او صلى و جعل ثواب ذلك للميت صح، لأنه يصح أن يجعل ثواب عمله لغيره عندنا.

قوله، أی الدر المختار: لأنه يقبل النيابة، لأنه عبادة مركبة من البدن و المال، فإن العبادة ثلثة أنواع مالية و بدنية و مركبة منهما، فالعبادة المالية كالزكوة، تصح فيها النيابة حالة العجز، و القدرة. و البدنية كالصلوة و الصوم لا تصح فيها النيابة مطلقاً. و المركبة منهما كالحج ان كان نفلاً، تصح فيه النيابة مطلقاً، و ان كان فرضاً لاتصح الخ. (۲)

و فيه أيضاً: ثم اعلم أنه إذا أوصىٰ بفدية الصوم يحكم بالجواز قطعاً، لأنه منصوص عليه و أما إذا لم يوص فتطوع بها الوارث، فقد قال محمد فی الزيادات، إنه يجزيه إن شاء الله تعالىٰ، فعلق الأجزاء بالمشية لعدم النص.

و كذا علّقه المشيئة فيما اذا اوصىٰ بفدية الصلوٰة، لانهم الحقوها بالصوم، احتياطاً لاحتمال كون النص فيه معلولاً بالعجز، فتشتمل العلة الصلوٰة، و ان لم يكن معلولاً تكون الفدية براً، مبتدأ يصلح ماحيا للسيئات، فكان فيها شبهة. كما اذا لم يوص بفدية الصوم، فلذا جزم محمد بالاول ولم يجزم بالاخيرين. فعلم انه اذا لم يوص بفدية الصلوٰة، فالشبهة اقوىٰ. (۳)

---

(۱) الدر المختار باب قضاء الفوائت ج: ۱ ص: ۱۰۱ [عکس مجتبائی دہلی] الدر مع الشامی باب قضاء الفوائت ص: ۴۹۳ ج: ۱ (مطبع مجتبائی دہلی ۱۲۸۷ھ) نیز شامی ج: ۲ ص: ۷۴ [دار الفکر بیروت] (نور)

(۲) شامی [ردالمحتار] باب قضاء الفوائت ص: ۴۹۳ ج: ۱ (مطبع مجتبائی دہلی: ۱۲۸۷ھ) نیز شامی ج: ۲ ص: ۷۴ [دار الفکر بیروت] (نور)

(۳) شامی [ردالمحتار] باب قضاء الفوائت ص: ۴۹۳ ج: ۱ (مطبع مجتبائی دہلی: ۱۲۸۷ھ) نیز شامی ج: ۲ ص: ۷۳ [دار الفکر بیروت: ۱۳۸۶ھ] (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

وفیہ ایضا قولہ ولو فدی عن صلوتہ فی مرضہ لایصح، فی المتارخانیۃ عن التتمۃ سئل الحسن بن علی، عن الفدیۃ عن الصلوۃ فی مرض الموت،ھل تجوز فقال لا، و سئل ابویوسف عن الشیخ الفانی، ھل تجب علیہ الفدیۃ عن الصلوت، کما تجب علیہ عن الصوم وھو حی،فقال لا

وفی القنیۃ ولا فدیۃ عن الصلوۃ حالۃ الحیاۃ بخلاف الصوم و مقتضاہ ان غیر الشیخ الفانی لیس لہ ان یفدی عن صومہ فی حیاتہ. لعدم النص،ومثلہ الصلوۃ بخلاف الشیخ الفانی، فانہ تتحقق عجزہ قبل الموت، عن اداء الصوم وقضائہ، فیفدی فی حیاتہ،ولا یتحقق عجزہ عن الصلوۃ، لانہ یصلی بماقدر، ولو مومیا براسہ،فان عجز عن ذلک سقطت عنہ اذا کثرت

و بما قررنا، ظھر ان قول الشارح، بخلاف الصوم، ای فان لہ ان یفدی عنہ فی حیاتہ. خاص فی الشیخ الفانی تامل(۱) وفی کتب الاصول ان الفدیۃ فی الصوم للشیخ الفانی، لما کانت ثابتۃ بنص غیر معقول ینبغی ان تقتصروا علیہ، ولم تقیسوا علیہ من مات وعلیہ صلوۃ پس ازیں دلائل کثیرہ کتب معتبرہ چوں معلوم شد کہ عبادات بدنیہ بجز شخص مخصوص بعطاء اموال ساقط وکافی نمی شود، تاہم بطریق دور آنچناں اسقاطات مروجہ، مع خصوصیت ممنوعہ وعقیدہ مذکورہ عوام این زماں، اخذ و عطاء او جائز نخواہد شد، بلکہ اولیت آن ست کہ ورثاء میت روزہ داشتہ ونماز گزاردہ، بروحش ایصال ثواب نمایند، چنانکہ بعبارت شامی سابق معلوم شدہ است۔

ترجمہ لہٰذا ان کثیر دلائل اور معتبر کتابوں کی عبارتوں سے معلوم ہوا کہ عبادات بدنیہ کا گناہ کسی خاص شخص کے علاوہ، مال دینے سے ساقط اور کافی نہیں ہوگا، ورنہ زیادہ واضح بات یہ ہے کہ اس قسم کے مروج حیلے، جن میں خاص ممنوع باتیں اور عوام کے اس عقیدہ کی وجہ سے ہیں کہ اس سے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اس زمانہ میں اس کا لینا دینا بالکل جائز نہ ہوگا، بلکہ بہتر یہ ہے کہ میت کے پسماندگان، روزہ رکھیں، نماز ادا کریں اور مرنے والے کو ثواب پہنچائیں، جیسا کہ شامی کی پہلی عبارت سے معلوم ہوا ہے۔

(ت نور)

المستخرج محمد امین الدین عفی عنہ

مہر رشید احمد — مہر عبدالوہاب — مہر محمد وسیم الدین — مہر محمد اسد علی — مہر محمد عبدالمطلب

ایں چنیں اسقاط ختم جوز وصحت ندارد

مہر سید محمد نذیر حسین

قاوی نذیریہ ص ۳۲۹-۳۳۰ جلد اول طبع ... ۳۳۳ھ

(۱) شامی المجلد ... صفحہ ۹۳ ... شامی ... ۳۹۱ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۷۴) نفاس کے دنوں میں صحبت: نفاس کی حالت میں جماع کرنا شرعاً درست ہے، یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو محل استدلال کیا ہے، حالانکہ جو علت ممانعت جماع حیض میں پائی جاتی ہے، وہی یہاں معلوم ہوتی ہے۔ بینوا توجروا۔

جواب: نفاس کی حالت میں جماع کرنا درست نہیں۔ درمختار میں مذکور ہے:

حکمه کالحیض فی کل شيءٍ إلاّ فی سبعة.(۱) یعنی نفاس کا حکم حیض کا سا ہے، مگر سات چیزوں میں، اور ان سات چیزوں میں جماع نہیں ہے۔ فقط، واللہ اعلم اخرجہ عبدالغفور غفرلہ

الجواب صحیح (مہر) بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ رام پور ص ۱۱)

(۹۷۵) مقدار نصاب کی تحقیق؟ جواب: مسئلہ از مولوی عزیز الرحمن صاحب، دربارۂ تحقیق نصاب زیور ونقرہ۔ مولوی صاحب السلام علیکم، خط آپ کا تحقیق نصاب زر ونقرہ پہنچا، بباعث عدیم الفرصتی جواب میں تاخیر ہوئی، جو شبہات آپ نے وزن نصاب معروف پر لکھے ہیں اور بھی بعض علماء کو پیش آتے ہیں، اور چند بار لوگوں نے یہاں سے بھی اس کو دریافت کیا ہے، اور ایک صاحب نے ایک رسالہ اسی تحقیق میں لکھ کر بھیجا تھا، جس کا حاصل بھی یہی تھا جو آپ نے لکھا، کہ نصاب معلوم زیادہ ہے، قراریط وشعیرات کے حساب سے کم نکلتا ہے، اور مولوی عبدالحی صاحب مرحوم نے بھی حواشی شرح وقایہ (۲) میں، معروف کو غلط ثابت کر کے یہی مقرر کیا ہے، جو آپ نے لکھا ہے۔

مگر اس کو کیا کیجئے، کہ علمائے ہندی خصوصاً علمائے دہلی نے، تحقیق کتب فقہ درمختار، شامی، وہدایہ وغیرہ کو تسلیم فرمائکر، پھر نصاب چاندی ساڑھے باون تولہ ونصاب سونا ساڑھے سات تولہ قرار دیا ہے، حالانکہ اس کو بھی وہ مانتے ہیں کہ، درہم ستر جو کا اور مثقال سو جو کا ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام کی عبارت سے بھی جو آپ نے نقل کی ہے، واضح ہے۔ پس اب لامحالہ یہ کہا جائے گا کہ رتی کو چار جو کے برابر کہنا، صحیح نہیں، اہل تجربہ کو اس کے خلاف ثابت ہوا ہے۔ اسی لئے انھوں نے مثقال یعنی سو جو کو، ۴ ماشہ (ساڑھے چار ماشہ) کا قرار دیا ہے اور یہ امر یعنی مثقال کا مساوی ۴ ماشہ (ساڑھے چار ماشہ) کے ہونا، ایسا معروف ہوا کہ سب اہل لغت وغیرہ نے یہی لکھا ہے اور ظاہر ہے کہ مدار اس کا تجربہ پر ہے، جب کہ انھوں نے تجربہ سے معلوم کیا، کہ سو جو مساوی ۴ ماشہ (ساڑھے چار ماشہ) کے ہیں، تو اس کی تسلیم میں تردد نہیں ہو سکتا۔

غایت یہ کہ، یہ کہا جاوے گا کہ جس وقت اور زمانہ میں فقہاء نے، مثقال کو بیس قیراط اور قیراط کو پانچ جو کا تجربہ کیا، اُس وقت اُس جو کی مقدار و وزن اُس جو سے زیادہ تھا، جس کو ربع رتی کے برابر کہتے ہیں، بلکہ اُس جو کے حساب سے وزن رتی تین جو سے بھی کچھ کم ہوگا۔ پس سو جو برابر ۳۶ چھتیس رتی، یعنی ساڑھے چار ماشہ (۰۴) کے ہوں گے۔

---

(۱) درمحتار، کتاب الطهارة، باب الحیض ص:۵۲ ج:۱| عکس مجتبائی دہلی | نیز الدر مع الشامی ج:۱ص۔۱۹۹| مجتبائی دہلی |

(۲) شرح وقایه مع حاشیة للعلامة اللکنوی. کتاب الزکاة نصاب الذهب و الفضة ص:۲۸۴ حاشیہ:۲ ج:۱/[مطبع مجتبائی دہلی: کتب خانہ رشیدیہ دہلی:۱۹۰۹ء]

toobaa-elibrary.blogspot.com

بناء اس تمام اشتباہ کی یہ ہے کہ آپ نے رتی کو چار جو کا قرار دیا، اس حساب سے مثقال کسی طرح ساڑھے چار ماشہ کا نہ ہوگا، بلکہ سو جو برابر پچیس رتی کے، وہ برابر تین ماشہ ایک رتی کے ہوں گے۔

اور جب تجربہ ان حضرت کا، جنھوں نے مثقال ۴۰ ماشہ کا قرار دیا، بعد اس کے کہ مثقال کو برابر سو جو کے ہونا بھی تسلیم کرلیا، مانا جاوے اور قول ان کا اس بارے میں معتبر سمجھا جاوے، تو پھر حساب نصاب معروف میں، کچھ اشتباہ نہیں اور جس وقت ان حضرت نے مثقال کو ۳۶ رتی، یعنی ۴۰ ماشہ ثابت کیا، تو لامحالہ ان کے تجربہ میں، رتی برابر چار جو کے نہ تھی۔

اس زمانہ میں یہ کہ سے کچھ پہلے، اگر فرض رتی چار جو کے برابر ہو بھی جائے، تو اس سے پہلے تجربہ کو باطل نہ کہا جائے گا۔ آخر تغیر تنزل ہر چیز کا ہر زمانہ میں معلوم ہے، پھر تجربہ سابقہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔ اور جب یہ معلوم ہوا تو درہم کا وزن بوزن سبعہ تین ماشہ . رتی ہوگا، کیونکہ سات مثقال برابر ساڑھے تین ماشہ، اور یہی وزن دس درہم کا۔ تو ایک درہم تین ماشہ . . رتی کا ہوا۔ اب دو سو درہم چھ سو تیس ماشہ کے (برابر) ہوئے۔ جس کے ساڑھے باون تولہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح (بیس) ۲۰ مثقال ۹۰ (نوے) ماشہ کے ہوئے۔ جس کے ساڑھے سات تولہ ہوتے ہیں، سو اس حساب میں کوئی خطا نہیں۔

عجب ہے کہ مولوی عبدالحی صاحب وغیرہ نے کیونکر اس کی تغلیط کی ہے۔

رتی کا چار جو کے برابر ہونا، اگر انھوں نے خود تجربہ بھی کیا ہے، تو بمقابلہ تجربہ سابقہ کیونکر معتبر ہوسکتا ہے، خصوصاً جب کہ ظن غالب وقوع اختلاف بوجہ اختلاف زمان و بعد زمان متحقق ہے۔ اب رہی بات کہ رتی کا بوزن چار جو ہونا، اگر ایسا ہے جیسا ایک ماشہ بوزن آٹھ رتی، اور بارہ ماشہ بوزن تولہ۔ تو پھر کیا وجہ کہ اور سب میں، تو قول ان اہل اوزان کا معتبر ہو اور رتی کی مقدار میں معتبر نہ ہو۔ تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اہل اوزان صاحبان تجربہ ہی نے اس کو تسلیم نہیں کیا، کہ رتی برابر چار جو کے ہے، ورنہ مثقال، جس کو سو جو کے برابر کہتے ہیں، بوزن ساڑھے چار ماشہ کتب لغت میں نہ لکھتے۔

اب مناسب یہ ہے کہ آپ بھی خود تجربہ کریں، کہ آیا رتی چار جو کے برابر ہے، یا کچھ فرق ہے، اگرچہ اس وقت کا تجربہ بمقابلہ سابق قابل اطمینان واعتبار نہیں ہوسکتا۔ بندہ کے خیال میں اس زمانہ میں بھی، ملک عرب وشام ومصر کے جو، گیہوں اور ہند کے جو اور گیہوں کی مقدار میں فرق ہے، وہ سو جو اگر چھتیس رتی، یعنی ساڑھے چار ماشہ ہو جائیں تو مستبعد نہیں، اور جب کہ قول علماء اور اہل لغت وارد اور ان کا موئید ہو، تو پھر جائے انکار نہیں۔

حاصل اس تقریر کا یہ ہے کہ تحقیق فقہاء سب مسلم، اور درہم ۷۰ جو، اور مثقال سو جو ہونا بھی مقرر، اب کلام اس میں ہے کہ سو جو کے کس قدر ماشہ ہونے چاہئیں، سو محققین ہند وعلماء دہلی وغیرہ کی تحقیق وتجربہ سے، سو جو ساڑھے چار ماشہ کے برابر ہیں، اسی بناء پر حساب قائم کیا گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ احکم کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ (مہر)

[یعنی حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند]

(مجموعہ ... ص ۲۰ ...)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۷۶) مجلس نکاح میں چھوہارے لٹانے کا حکم

چھوہارے وغیرہ لٹانے کو عقد نکاح میں، [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تحفۃ المحتاج میں لکھا ہے

"وكره نثر السكر وغيره كالتمر والجوز واللوز في الاملاك على المرأة للنكاح وفي الختان ولا يكره في الاصح لكن الاولى تركه انتهى"[1]

اور [illegible] شرح منہج میں لکھا ہے

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بمن يؤدي الى القتل

"[illegible] [illegible] شرح [illegible] میں لکھا ہے

"ولذلك [illegible] [illegible] بكراهته [illegible] والصحيح [illegible] [illegible]"

[illegible] [illegible] اور [illegible] بدعت ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] عقد نکاح حضرت فاطمہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] میں منقول ہے بالکل موضوع ہے۔ فوائد المجموعة في الاحاديث الموضوعة میں مرقوم ہے

"أن النبي صلى الله عليه وسلم تزوج امرأة من نسائه فنثر عليها [illegible] عجوة [illegible] الخطيب عن عائشة رضي الله عنها مرفوعا وفي اسناده سعيد بن سلام كذاب، والحديث باطل"[2]

اور میزان الاعتدال میں مسطور ہے

محمد بن دينار العرقي عن هشيم، الى بحديث كذب ولا يدرى من هو

[illegible] ابن حجر عسقلانی نے لسان المیزان میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] عقد نکاح حضرت فاطمہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سیوطی نے اللآلی المصنوعة في الأحاديث الموضوعة[3] میں اور [illegible] نے تنزیہ الشریعة میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] موضوع ہیں اور قابل احتجاج نہیں [illegible] حدیث [illegible]

---

[1] [illegible] لكن الاولى تركه، [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تحفة المحتاج في شرح المنهاج ص [illegible] ج [illegible] لابن حجر مكي [illegible] [illegible]

[2] الفوائد المجموعة [illegible] [illegible] الفوائد المجموعة [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مكتبة [illegible] قاهرة [illegible]

[3] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[4] اللآلي المصنوعة [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

"تزوج (رسول الله) صلى الله عليه وسلم امرأة من نسائه فنثروا على رأسها تمر عجوة".

ابن طاہر پٹنی نے اپنے تذکرہ میں (۱) اور شوکانی نے اپنی کتاب موضوعات (۲) میں لکھا ہے کہ، یہ حدیث باطل ہے اور اس کے اسناد میں سعید بن سلام کذاب ہے اور تنزیہ الشریعۃ میں (سعید بن سلام کے متعلق) مذکور ہے

"قال احمد و ابن معين كذاب، وقال البخاري يذكر بوضع الحديث" (۳)

اور حدیث لم أنهكم عن بيعة الولاء بھی موضوع ہے۔ اس کے اسناد میں بشر بن ابراہیم ہے کہ روایت کرتا ہے موضوعات کو۔ ایسا ہی ذکر کیا ہے ابن طاہر پٹنی اور شوکانی نے (۴) اور تنزیہ الشریعہ میں مرقوم ہے

قال ابن حبان وغيره، كان يضع الحديث (۵) و اللہ تعالیٰ اعلم

اجتناب بلاشبہ باعث فساد ہے، اگر یوں ہی تقسیم کرے بغیر اعتقاد سنیت تو شیوع ورقرینہ اباحت میں ہے۔

حررہ محمد قطب الدین۔ (محمود کلیں ص ۱۰۹-۱۱۲)

(۹۷۷) ایک جاہل واعظ کی بیان کی ہوئی سات بے اصل باتوں کی حقیقت: سوال: ۱ زید نے وعظ میں بیان کیا کہ حضرت بلالؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعوض حضرت امام حسنینؓ کے خرید کیا، برضا مندی ان کے والدینؓ کے۔ یہ قصہ صحیح ہے یا غلط، اگر غلط ہے تو زید پر کیا حکم شرعی نافذ ہوگا اور بلال ایک ہی تھے، یا کئی، عمرو اس کو باطل کہتا ہے۔

سوال: ۲- زید نے وعظ میں بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ کا نکاح ہوا اور ان کی زوجہ نے کھانا پکا کر، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجے کو کہا، ابو ہریرہ کا نکاح ہوا یا نہیں، اور ابو ہریرہ ایک ہی شخص تھے، یا چند صحابیوں کا نام تھا۔

سوال: ۳- زید نے وعظ میں بیان کیا کہ شب معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حور کا نور پھیلا ہوا

(۱) تذكرة الموضوعات باب فصل النكاح وحده اليه ... ص ۱۲۶ [تور]

(۲) الفوائد المجموعة في الاحاديث الموضوعة كتاب النكاح ص ۱۰ ... تحقيق مجدى فتحى السيد ص ۱۲۲ رقم الحديث ۳۳۳ مكتبة التوفيقية قاهرة بلا سنه [تور]

(۳) تنزيه الشريعة المرفوعة عن الاحاديث الشنيعة الموضوعة فصل في سرد اسماء الوضاعين صفحه ۶۳ دار الكتب العلمية بيروت الطبعة الثالثة ۱۴۰۱هـ/۱۹۸۱م) (تور)

(۴) تذكرة الموضوعات ص ۱۲۹ ... الفوائد المجموعة ... وفى اسناده سعيد بن سلام كذاب والحديث باطل"

(۵) تنزية الشريعة للعراقى (۲/۲) دار الكتب العلمية بيروت ۱۴۰۱ هـ/۱۹۸۱م] (تور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible]

سوال ۴ [illegible]

[illegible]

سوال ۵ [illegible]

[illegible]

سوال ۶ [illegible]

[illegible]

(۹۷۸) ارشاد الطالبین میں درج چند بے اصل باتیں

سوال ۷ [illegible]

[illegible]

ترجمہ [illegible]

[illegible]

صورت یہ ہے کہ اس مطلقہ عورت سے حقیقت ایمان کا سوال تحقیق کرے، جو دل سے تصدیق و زبان سے اقرار کا مجموعہ ہے۔ پس اگر عورت یہ بیان نہ کرے، تو پہلے شوہر کے لئے اس عورت سے بغیر حلالہ کے نکاح جائز ہے۔

پانچویں چار بیویوں کی موجودگی میں پانچویں عورت سے، چوتھی کی اجازت سے نکاح۔ (ت نورا)

عمرو نے کہا کہ یہ کتاب قابل حجت پکڑنے کے نہیں ہے، بہت سی وجہ سے

اول یہ کہ: اس میں مسائل روافض کے درج ہیں اور ممکن ہے کہ پانچ سے بھی زیادہ ہوں، چنانچہ میں اس کتاب کو دیکھوں گا۔

دوئم یہ کہ: اس کتاب میں چاول و دہی و شہد کا کھانا شب برات کو لکھا ہے، مگر وہ قول صاحب کتاب کا ہے، کوئی حدیث نہیں، کوئی روایت فقہ کی منقول نہیں، چنانچہ یہ عبارت ہے۔

"شاید کہ دریں شب برنج بخورد باجغرات ہمراہ کہ ثواب بسیار است، واگر عسل بایں آمیزد یک یک لذت از لذات بہشت یابد"

عمر نے کہا کہ اس سے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت نہیں ہوتا، زید اس کا ثبوت دے۔ دو روز کے بعد عمرو نے کہا کہ کتاب ارشاد الطالبین میں بہت سے مسائل، خلاف اہل سنت کے ہیں، یا وہ کتاب کسی شیعہ نے بغرض اغوائے اہل سنت لکھی ہے اور اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا ہے، یا یہ کتاب سنی کی ہو اور بعد میں کسی شیعہ وغیرہ نے بہت سے مسائل اس میں بھر دیئے ہوں۔

ارشاد الطالبین کی چند اور بے اصل باتیں

بہر حال یہ کتاب قابل تمسک اور حجت نہیں، نہ اس کتاب سے عام کو وعظ کہنا چاہئے، نہ لوگوں کو عمل کرنا چاہئے۔

عمرو نے ۱۹ رشعبان المعظم ۱۳۰۲ھ کو بروز جمعہ بعد نماز جمعہ وعظ کہا، اور صبح سے عام لوگوں کو اطلاع کردی اور زید کے پاس بھی خط طلبی کا بھیج دیا، اور بعد و تین مرتبہ بلا کر بھیجا۔ عمرو نے مجمع عام میں کتاب ارشاد الطالبین کی عبارت پڑھ پڑھ کر ہدایہ اور شامی اور کنز اور تفسیر جلالین اور ماتیہ مسائل وغیرہ کتب حنفیوں کی تردید کی، زید اس مجمع میں باوجود اطلاع نہیں آیا۔

چند مسئلہ کتاب ارشاد الطالبین کے، عمرو کے بیان کئے ہوؤں میں سے لکھتا ہوں

(۱) جو شخص پہلی شب شعبان کو بارہ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۂ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے تو اس کو بہت ثواب ملتا ہے اور اتنی روز تک فرشتے اس کے گناہ نہیں لکھتے، حالانکہ کراماً کاتبین سب کچھ لکھتے ہیں، یہ اور بات ہے کہ خداوند تعالیٰ گناہ معاف کردے، تاہم روایت کی صحت کے واسطے، کسی معتبر کتاب کی عبارت چاہئے تھی، وہ بھی نہیں لکھی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳) اس مسئلہ میں کوئی ... اور جماعت کا معمول ... یا جماعت کے ... اور جو ... کسی ... وقت ... ادا ... میں ... کے ... نماز ... ہے۔

۳) امام ... اور ... مسلمانوں کو ... ہو ... ہے ...

... کی ... کو ... اپنے ... صاحب ... کا بعد ...

... مشرکین ... ہیں ...

(۴) ... صلی اللہ علیہ وسلم ... ہے ... دیکھتا

... کسی علی ... ہے

(۵) ... وسیلہ ... جس ... میں ... وہ

... وقت ...

(۶) ... دعائے قنوت واجب ہے اور ...

... سب ...

(۷) ... صلی اللہ علیہ وسلم ... کہتا ہے ...

(۸) ... درست ہے ... کہتے ہیں

(۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... بعد مسجد میں ...

... وقت ... بہتر ... اصل ہے

(۱۰) بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ... میں ... ہوا ... قضا ... نے ... کا

... کہ ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... نماز ... جاتی ہے ... شخص ... چاہیے

... قضا شدہ نماز ... جمعہ ... ظہر ... بعد ...

... پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ ... پڑھے اس ... سب نماز ...

... کی ... اصل نہیں ... باب ... حدیث میں ... ہیں ... حدیث میں ...

کوئی صورت نقل نہیں کی۔

(۱۱) رجب لغت میں خدا کو کہتے ہیں۔ عمرو کہتا ہے کہ رجب شہ خدا کو کہتے ہیں لغت میں دیکھ لو غیاث اللغات اور قاموس کھول کر دیکھو۔

(۱۲) صلوۃ رغائب جائز ہے۔ عمرو کہتا ہے بدعت ہے، شامی وغیرہ کتب فتاویٰ میں مصرح ہے۔

(۱۳) عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے۔ عمرو کہتا ہے جائز نہیں، شعار روافض سے ہے۔

(۱۴) اس کتاب میں ایک دعا لکھ کر لکھا ہے کہ جو اس کو تین مرتبہ روزمرہ پڑھے، اس کی عمر زیادہ ہوگی، اگرچہ تقدیر اجل ہو چکی ہو۔ عمرو کہتا ہے یہ محض غلط ہے، صاحب کتاب [illegible] قرآن شریف میں ہے اذا جاء اجلهم لا یستاخرون ساعة ولا یستقدمون (۱)، شامی وغیرہ میں مسئلہ میں موجود ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر عمر بڑھا کرتی، تو دعا سے بڑھتی۔

(۱۵) بیس آیتیں حضرت عائشہ کی پاکی میں نازل ہوئیں، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گاہے گاہے یہ خیال ہوتا تھا، کہ کلام اللہ کا بیشک برحق ہے اور راست ہے، لیکن یہ نام خدا کا ستار ہے، بیشک عائشہ کی ستاری کرتا ہے۔ عمرو کہتا ہے معاذ اللہ یہ در پردہ حضرت عائشہ پر تہمت عدم عصمت، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت عدم وثوق کلام اللہ و عدم اعتبار خدا تعالیٰ اور خدا تعالیٰ پر تہمت کذب نعوذ باللہ من الشرک و الکفر

(۱۶) حضرت عمرؓ نے وصیت کی، کہ میرے گرز میری قبر میں میرے ساتھ رکھنا۔ عمرو کہتا ہے کہ هذا بهتان عظیم

(۱۷) حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کی قبر پر بعد دفن کے تلقین کی۔ عمرو کہتا ہے کہ حضرت علیؓ نے تلقین کی ہو مگر تلقین بحالت نزع مسنون ہے نہ بعد مرگ، اگرچہ مندوب ہے، مسنون ضروری نہیں۔

(۱۸) حضرت علیؓ نے دیکھا کہ منکرین نے حضرت عمرؓ کو بٹھایا۔ عمرو کہتا ہے استغفر الله یہ کھلا ہوا رفض ہے، جب منکر نکیر نے حضرت عمرؓ سے من ربک کہا، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نہیں سنتا، قریب کو آؤ، منکر نکیر گرز کو دیکھ کر ڈر گئے اور نزدیک نہ ہوئے، حضرت عمرؓ گرز لے کر بیٹھ گئے، تاکہ فرشتوں کو ماریں، قبر چند فرسخ کھل گئی اور فرشتے بھاگ گئے۔ عمرو کہتا ہے کہ یہ قول بدیہی البطلان ہے۔

الغرض عمرو نے بہت سے مسائل کتاب ارشاد الطالبین کے مجمع عام میں رد کیے اور زید نہ آیا، مشتے نمونہ از خروارے! یہ مسائل تردید کیے ہوئے عمرو کے مختصر لکھ کر فتویٰ چاہتا ہوں کہ قول زید کا موافق اہل سنت کے ہے، یا قول عمرو کا۔ اور مسائل نمبری ایک ... تین، چار، پانچ، چھ کا جواب کتب حنفیہ سے بروایت معتبرہ لکھنے اور تحریر فرمانے

---

(۱) سورۃ نحل آیت [illegible]

کہ زید وعمر میں کون حق پر ہے۔ عمرو کہتا ہے کہ کتاب ارشاد الطالبین کو جب تک بہت سے علماء اہل سنت مل کر تصحیح نہ کر دیں، قابل عمل نہیں، عوام کو اس کتاب کا دیکھنا بھی نہ چاہئے، زید نے وعظ میں کہا کہ جو کتاب ارشاد الطالبین کو نہ مانے، وہ کافر ہے۔ آیا عمرو اور وہ لوگ جواب اس کو نہیں مانتے ہیں، کافر ہو گئے، یا مسلمان ہیں۔ اگر کافر نہیں ہوئے، تو زید اس کہنے سے کس بات کا شرعاً مستحق ہے، جواب ہر ہر بات کا صاف خط میں، جلد تحریر فرما کر بھیج دیجئے، کہ بہت سے مسلمان خلجان میں پڑے ہوئے ہیں۔ والسلام علیکم وعلی من اتبع الھدی.

جواب ذیل از جناب برکت مآب زبدۃ العارفین عمدۃ المحدثین حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب مدفیوضہم گنگوہی وعلمائے دیو بند۔

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت بلالؓ کو، بعوض حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما خریدنا محض غلط ہے۔ ایسی باتیں بے اصل بیان کرنے والا، مستحق وعظ گوئی نہیں۔ بلالؓ اور بھی ایک صحابی کا نام تھا، پر وہ حر الاصل تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کا نکاح، بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا ہے، پہلے نہیں ہوا، یہ نکاح کے کھانے کا، آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کی خدمت میں پہنچنا لا اصل ہے۔ ابو ہریرہؓ اور کسی صحابی کا نام نہیں۔ شب معراج نور حور کو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ کرنا بالکل افترا ہے، قرآن شریف کے بالکل مخالف ہے: ما کذب الفواد ما رای (۱) صاف بیان ہے کہ آپ کو کسی قسم کی غلطی نہیں ہوئی، ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے، سخت زندیق ہے۔ شب برات کو تین غسل کرنا، یا حلوا وغیرہ کا پکانا شریعت سے ثابت نہیں، یہ باتیں محض لا اصل ہیں، ان مسائل میں قول عمرو صحیح ہے اور قول زید باطل، واللہ اعلم۔

الجواب صحیح رشید احمد الجواب صحیح حررہ محمد ناظر حسن عفی عنہ الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ

اصاب المجیب محمد حسن عفا اللہ عنہ الجواب صحیح حبیب الرحمن عفی عنہ دیو بندی الجواب صحیح، بندہ احمد

الجواب صحیح محمد منفعت علی عفی عنہ، مدرس مدرسہ عربیہ دیو بند الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ، مدرس اول مدرسہ عربیہ دیو بند

الجواب صحیح، عبد المومن عفی عنہ دیو بندی الجواب صحیح بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ

(سراج وہاج تالیف: مولوی حشمت علی حسین بنارسی ص: ۴۷ تا ص: ۵۲ مطبوعہ سنہ ۱۳۱۲ھ)

(۹۷۹) عورتوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے اور انگریزی اسکول میں پڑھانے کا حکم؟ **سوال**: نحمدہ ونصلی کیا فرماتے ہیں ارباب علوم وعقول اور اصحاب تجربہ وشعور، ادام اللہ فیوضہم الی یوم النشور۔ مسائل مفصلہ ذیل میں.

---

(۱) سورۃ النجم آیت: ۱۱۔ جھوٹ نہیں کہا رسول کے دل نے جو دیکھا (ترجمہ شیخ الہند)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱) تعلیم کتابت واسطے مستورات کے اس زمانہ پُرفساد میں کہ قبائح اور مفاسد اس کے اہل دانش پر کالمشاہدہ ہیں، مکروہ ہے تحریماً یا نہیں؟

(۲) تعلیم کتابت وغیرہ مستورات اور بنات کا بغیر حجاب کے غیر محرم مرد بالغ سے کیسا ہے۔

(۳) منع نسوانِ زمانِ ہذا کا تعلیم کتابت سے موافق قول محقق جلال الدین دوانی کے، کہ مذکورہ فی اخلاق جلالی قرین مصلحت ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

جواب: تعلیم نوشت وخواند فی زماننا عورتوں کو بوجوہ متعددہ شرعاً چند مضر ہے۔

اول تضییع وقت، کیونکہ جب عورتوں کو وقت خواندگی میں، فرصت ملتی ہے تو بجائے اس کے کہ کوئی مفید کام یا مشغلہ حاصل کرنے مال ودولت کے۔ اس لئے کہ جو جو عورتوں کے حوائج ضروریہ ہیں خوردنوش و پوشش ومسکن، وہ سب بذمہ مردان کے شوہروں کے ہیں، پھر نوشت وخواند کا شغل اضاعت وقت نہیں تو اور کیا ہے۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام

من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ انتھی رواہ الترمذی فی کتاب الزھد(۱)

دوسرے آوارگی طبیعت اور برانگیختگی شوق اور خواہش ہائے نفسانی، بسبب مطالعہ ان کتابوں کے جن میں مضامین عشقیہ اور عورتوں کے کید وفسوں بھرے ہوتے ہیں۔ جیسے ترجمہ بہار دانش، فسانہ عجائب، مثنوی میر حسن وغیرہ، نیز ہیجان و اشتیاق مردوں کا جانب ان عورتوں تعلیم یافتہ کے، جیسے کہ اس کماں خاصی کی ہے زیب وزینت اہل فرنگ کے کل حدید لذیذ

تیسرے اندیشہ مراسلت ومکاتبت اجنبی مردوں سے جس میں صدہا فتنہ وشر مخفی ہیں، ہاں تعلیم مسائل ضروریہ دینی مثل صوم وصلوٰۃ وطہارت وغیرہ کے امر ضروری ہے۔ سو وہ ان کے شوہر اور باپ بھائی وغیرہ محارم کے ذمہ ہے۔ اگر وہ آپ جانتے ہوں تو فبہا، ورنہ دریافت کر کے دین سے حاصل کریں۔ فقط

جواب۲۔ جواب اول سے واضح ہو چکا کہ شغل نوشت وخواند عورتوں کا خواہ کسی طرح پر ہو، جانب سے یا محارم سے مکروہ ہے، پھر جو نوشت وخواند بصورت شنیعہ مذکورہ یعنی زنان وبنات کا غیر محارم کے روبرو ہو اس میں بدرجہ اشد حرمت ہوگا۔ قال اللہ تعالیٰ

قُلْ لِلْمُؤمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ — کہہ دے ایمان والوں کو نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں۔

الآیۃ (النور ۳۰) — (ترجمہ شیخ الہند)

وَقُلْ لِلْمُؤمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ — کہہ دے ایمان والیوں کو نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں۔

الآیۃ (النور ۳۱) — (ترجمہ شیخ الہند)

---

(۱) [illegible] ۶۳ [illegible] ۲۳ [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

[illegible] عورتوں [illegible] مسجد [illegible]

[illegible] عہد رسالت [illegible] علیہ السلام [illegible]

[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] حضرت عائشہ صدیقہ [illegible]

[illegible] عورتوں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible] عورتیں [illegible]

عن عائشہ قالت لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل. الحدیث (رواہ البخاری) ( )

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جواب [illegible] جلال الدین [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ابو [illegible] سید احمد [illegible] الاجوبۃ [illegible]

[illegible]

[illegible] واللہ اعلم [illegible]

[illegible] رشید احمد

[illegible] الصلاۃ [illegible] المساجد [illegible]

[illegible] الصلاۃ [illegible] ۱۳۲ [illegible]

[illegible] ۴۹۴ [illegible]

اس فتویٰ پر مذکورہ بالا تصدیقات کے بعد ایک تصدیق حضرت مولانا گنگوہی کی بھی تھی، جو اس فتویٰ کے ماخذ کے ص ۱۶۵ پر درج تھی، وہ تصدیق مذکورہ جواب کے سوال کے ساتھ یہاں سے علیحدہ کر کے، زیر نظر مجموعہ فتاویٰ میں اس کی جگہ پر نقل کر دی ہے۔ اصل فتویٰ یہاں پیش ہے۔ (نور)

الصواعق المحرقہ الدین علی من اباح الکتابۃ لنساء الزمان
مولفہ محمد علی خان صاحب، مطبوعہ مطبع احمدی، بمبئی ۱۳۰۵ھ

تحقیق انعقاد محفل مولد شریف وزکوٰۃ وغیرہ

[نقل خط جناب مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ]

تمہید: حضرت مولانا نانوتوی کا یہ گرامی نامہ غیر مطبوعہ ہے، پہلی مرتبہ اس مجموعہ فتاویٰ میں شائع ہو رہا ہے۔ یہ گرامی نامہ حضرت مولانا کی آخری تحریرات میں سے ہے، ممکن ہے کہ یہی سب سے آخری خط ہو۔ اس کی تحریر ۱۹ ربیع الاول کے صرف ڈیڑھ مہینہ بعد ۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ (۱۵ اپریل ۱۸۸۰ء) کو حضرت مولانا نانوتوی رحلت فرما گئے تھے رحمۃ اللہ علیہ۔ [نور]

(۹۸۰) انعقاد محفل میلاد کی شرعی حیثیت: مظہر الطاف و کرم نواب احمد حسین خان صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ! السلام علیکم

زکوٰۃ میں کھانا کپڑا وغیرہ دینا بھی ایسا ہی ہے جیسے نقد دینا، پر اتنا لحاظ ضرور ہے کہ کھانے میں دعوت کا سا قصہ نہ ہو۔ جتنا پیٹ میں آئے کھا جاوے ایسی اجازت نہیں، بلکہ جس کو دیا جائے اسی کو مختار کر دیا جائے، وہ اسی کی ملک سمجھی جائے، اس کو اختیار ہو، چاہے بیچ ڈالے یا خود کھا لے۔ اور قرض میں زکوٰۃ اور قرض کی بھی دینی پڑے گی، اتنا فرق ہے کہ اگر قرض کی یہ کیفیت ہے کہ جب چاہو وصول کر لو، تب تو اسی وقت واجب الاداء ہوگی، ورنہ بعد وصول واجب الاداء ہوگی مگر پچھلی بھی دینی پڑے گی۔

باقی رہا مولود شریف کا قصہ، اس میں آپ کا پوچھنا فضول معلوم ہوتا ہے اور میرا جواب بیکار نظر آتا ہے، اس قسم کی باتوں میں زبان بند رکھنا نتیجہ بجز فتنہ پردازی اور کچھ نہیں ہوتا، مگر چونکہ آپ نے پہلی بار یہ استفسار فرمایا ہے، جواب لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ سنئے

کوئی شخص ملازمان شاہی میں سے اگر دربار بادشاہ سے زیادہ کسی وزیر و مشیر کی تعظیم کرے، تو وہ تعظیم چونکہ موجب توہین بادشاہی ہے، اس لئے بجائے تعظیم مفید ہونے کے یہ تعظیم کرنے والا مستوجب عتاب بادشاہی ہوگا۔ تعظیم وزیر تو کام نہ آئے گی، بلکہ خود وزیر بھی بعد اور بدظن ہو کر اس شخص مذکور سے ناراض ہوگا، جب یہ بات ذہن نشین ہو چکی تو اب سنئے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اعلیٰ درجہ کی وہ مجلس ہے کہ، جس میں قرآن وحدیث پڑھا جائے اور بیان احکام خداوندی کیا جائے، اور کیوں نہ ہو، انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اس غرض سے بھیجے گئے، کہ احکام خداوندی پہنچائیں، اور کتب مقدسہ اسی غرض سے نازل کی گئیں، کہ احکام خداوندی معلوم ہو جائیں اور خود خداوند کریم فرماتا ہے

وما خلقتُ الجنّ و الانس الّا لیعبُدون. اور میں نے جو بنائے جن اور آدمی اپنی بندگی کو۔

الآیۃ (الذاریات ۵۶) (ترجمہ شیخ الہند)

دوسری جگہ ارشاد ہے

و ما اُمِرُوا الّا لیعبُدوا اللہ مُخلصین لہ الدین اور ان کو حکم یہی ہوا کہ بندگی کریں اللہ کی خالص کر کے اس کے واسطے بندگی (البینہ ۵) (ترجمہ شیخ الہند)

ور ظاہر ہے کہ عبادت اطاعت احکام کا نام ہے، اس لئے وہ مجلس جس میں بیان احکام ہو، اعلیٰ درجہ کی مجلس ہوگی کیونکہ غرض اصلی جو عبادت ہے، چنانچہ دونوں آیتیں اس پر شاہد ہیں، بے بیان احکام متحقق نہیں ہو سکتے۔ غرض مجلس وعظ و درس قرآن وحدیث کے برابر کوئی محفل نہیں، پھر تم یہی نہیں کہ اس محفل میں کچھ اہتمام نہ ہونے سے اس میں اس برکت کی امید ہو، جو محفل میلاد شریف سے کہتے ہیں اور نہ اس کے لئے فرش وفروش، روشنی وشیرینی وغیرہ ہو، جو محفل میلاد شریف سے مہیا کی جاتی ہے۔ علاوہ بریں میلاد شریف کی بدولت، جماعت کی واجب چیز کو ترک کیا جاوے اور جماعت کے سے میلاد شریف ترک نہ کیا جاوے اور یہ اسی قسم کی بات نہیں تو اور کیا ہے، کہ بادشاہ سے زیادہ وزیر کی تعظیم کی جاوے۔

پھر اس پر قیام معمول ہے، اگر بایں اعتقاد ہے، کہ روح پر فتوح حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت رونق افروز ہوتی ہے، تو یہ اعتقاد بے سند ہے، کہ جس کا پتہ نہ قرآن میں نہ نشان حدیث میں، اگر یہ بدعت نہ ہوگا تو اور کون سی چیز بدعت ہوگی۔ شیعوں وخوارج کے اعتقادات، جو ان کے مبتدع اور ضال ہونے کی وجہ سمجھی گئی، تو کیوں سمجھی گئی، یہی بے سند ہونے کے باعث، اور اگر بایں خیال یہ اہتمام قیام ہے، کہ بعض اولیائے کبار اس وقت کھڑے ہوتے تھے، تو اس کے یہ معنی ہوئے، کہ ہم بھی اسی طرح مشرف بزیارت ہوتے ہیں، جیسے وہ اولیاء مشرف ہوتے تھے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے، کہ بعض اولیائے کبار ارباب حال کو، وقت ذکر ولادت شریف دولت زیارت میسر آتی تھی، اس سے ان کے واسطے اٹھنا ضرور ہوا، اور بے شک اگر وہ اس وقت نہ اٹھتے، تو عجب نہ تھا کہ ترک تعظیم کے سبب، اپنے مرتبہ ومقام سے گر جاتے، مگر عوام الناس جو ان کی اقتدا کرتے ہیں، گویا زبان حال سے یوں جتلاتے ہیں، کہ ہم بھی دولت زیارت سے مشرف ہوئے ہیں، اب کہئے یہ کس درجہ کی ریاء ہے۔

besturdubooks.wordpress.com

بعض اولیاء کو چند بار یہ اتفاق ہوا، کہ اپنے حلقہ میں یا شیخ بہاء الدین شیئاً للہ کہا، ان کے ایک مرید نے بھی یہ کہنا شروع کر دیا، حضرت نے فرمایا تم کیوں کہتے ہو، مرید نے کہا کہ آپ کہتے ہیں، میں بھی کہتا ہوں، حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو تو حضرت کی زیارت میسر آتی ہے، اس لئے یہ کہہ پڑتا ہوں، تو جو کہتا ہے، کیوں کہتا ہے۔ غرض حضرت نے اس کو منع فرمایا اور اپنی اقتداء اور اتباع کی اس امر میں اجازت نہ دی۔ ایسے ہی جن صاحبوں نے وقت مذکور پر قیام کیا ہے، وہ مشرف بزیارت ہوئے تھے، عوام کو ان کا اقتداء جائز نہیں۔

باقی یہ کہنا کہ ہم بغرض تعظیم اسم مبارک کھڑے ہوتے ہیں، یہ ایسی بے ہودہ بات ہے کہ کوئی عاقل تسلیم نہیں کر سکتا۔ کیا اسی وقت آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] مستحق تعظیم ہوتے ہیں، اس سے آگے پیچھے ان لوگوں کے نزدیک مستحق تعظیم نہیں ہوتے، افسوس آپ [صلی اللہ علیہ وسلم] کے ذکر پر انوار کو ایسی واہیات سے، ناواقفوں نے خراب کر دیا۔

اس لئے اپنا یہ قول ہے کہ، ہمارے لئے تو مولود شریف اگر کریں، جائز بلکہ مستحب ہے، پر رواج کے موافق کرنے والوں کے حق میں جائز نہیں، ہاں گوشۂ تنہائی میں بے قیام، کوئی کبھی بتقاضائے محبت بروایات صحیحہ، پڑھ لیا کرے، تو سبحان اللہ! پر ان روایات ضعیفہ موضوعہ کا پڑھنا، یوں بھی جائز نہیں۔

غرض اصل سے ذکر بابرکات، حضرت سرور عالم علیہ علی آلہ افضل الصلوات والتسلیمات، عمدہ حسنات میں سے تھا، گو ذکر احکام اور استماع احکام، بغرض اطاعت و تبلیغ حقیقت میں ذکر ملک علام ہے، مگر جیسے تنجبین و زعفران وغیرہ اطعمہ لذیذہ اصل سے عمدہ غذا ہوتی ہے، پر زہر مل جائے، تو باوجود عمدگی خراب و مہلک ہو جاتی ہیں، اور اس وقت بوجہ اختلاط زہر، باوجود لذت معلومہ اس لذت کا ترک ضروری ہے، چہ جائیکہ بوجہ لذت زہر مخلوط کا کھانا عمدہ سمجھا جائے۔ ایسے ہی ذکر خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم متضمن ولادت ہو یا متضمن وفات، عمدہ خیرات میں سے ہے، پر بالائی خرابیوں کے باعث واجب الاحتراز ہے، چہ جائیکہ خرابی ہائے مذکورہ، بوجہ عمدگی مقصود، واجب الارتکاب ہوں۔

لیجئے نواب صاحب! آپ کی خاطر یہ دو ورق سیاہ تو کر ڈالے ہیں، پر دیکھئے، اس نامہ سیاہ کے حق میں، اس تحریر کے باعث کیا کیا صلواتیں، ادھر سے پیش ہوتی ہیں۔

مولوی عبدالکریم صاحب کی خدمت میں، بعد سلام یہ عرض ہے کہ عنایت نامہ پہنچا، اس تفقد احوال کا شکریہ کیا ادا کروں اور اپنا حال لکھوں، تو کیا لکھوں۔ دو دن کو اوروں کی دعا سے کچھ آرام سے گذرتی ہے، تو دو دن اپنی شامت اعمال سے کچھ تکلیف، کوئی نہ کوئی عارض ہو جاتی ہے، اب آج کل اللہ کا شکر ہے، تخفیف ہے، ہر چند روز پہلے بشدت گذری، اس وجہ سے بھی جواب نامہ نواب صاحب و نیز جواب عنایت نامہ سامی میں، دیر ہو لی۔ یا دو دن تھے کہ ورق

toobaa-elibrary.blogspot.com

دورتی یک مات تھی، یا یہ دن ہیں کہ جب خطوط بھی بشر رہے۔ پہلے گھنٹہ، گھنٹہ کی تقریر ہوتی تھی نہیں سمجھتا تھا اور ب بعض وقات، دو چار صفحوں کا [illegible] رنا بھی یک مہم عظیم ہو جاتی ہے۔ ب آپ کے شاگردوں اور احباب کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں۔ فقط

سعید محمد قاسم ۹ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ [illegible]

[illegible]

(۹۸۱) محفل میلاد کا شرعی حکم

سوال: محفل مولود شریف جائز ہے یا نہیں؟ مفصل تحریر فرماویں؟ فقط

جواب: [illegible] ذکر ولادت شریف مثل دیگر ذکر کا خیر کے ثواب و افضل ہے، اگر بدعات وقبائح سے خالی ہو تو اس سے بہتر کیا ہے۔ قال الشاعر

وذکرک للمشتاق خیر شراب

وکل شراب دونہ کسراب

[illegible] اس زمانہ میں قیود و شنائع بہت سے مروج ہیں، اس طرح بے شک بدعت ہے اور حدیث میں ہے

اس کی مفصل حوالہ جات شرح بیان مختصر میں ملیں گے اور اکثر کی ادلہ اور مجمعین سب تحت وعید۔

من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار (الحدیث) داخل ہوتے ہیں۔

[illegible] مثل اسراف و بدعات، بلکہ [illegible] کہیں قیام، کہیں چوکی [illegible] شامیانہ اور کہیں [illegible] کہیں جھاڑ فانوس، کہیں قندیل، کہیں [illegible] بہت سے امور [illegible] سمجھتے ہیں

اس سامان پر بے ہودہ روپیہ اور بیجا صرف ہوتا ہے، اور بیجا اسراف ہے جیسا کہ قال اللہ تعالیٰ

ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین — بیشک بے جا اڑانے والے بھائی ہیں شیطانوں کے

الآیۃ (الاسراء ۲۷)

سوم: تعیین [illegible] کو ضروری جانتے ہیں اور بدون مولود میں [illegible] نہیں سمجھتے اور غیر مقید کو مقید اور غیر ضروری کو ضروری جاننا، بدعت قبیحہ ہے

ورہبانیۃ ابتدعوھا ما کتبناھا علیہم — اور ایک ترک دنیا کا جو انہوں نے نئی بات نکالی تھی، ہم نے نہیں لکھا تھا ان پر، ترجمۂ شیخ الہند

الحدید ۲۷

چہارم: [illegible] محفل اہل بدعت و فساق و فجار ہوتے ہیں، تاکہ ان کی مداہنت [illegible] ہے بلکہ [illegible] کرتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ

---

[1] البخاری کتاب العلم باب اثم من کذب علی النبی ﷺ [illegible] [illegible] (مرتب)

فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین (الانعام:۶۸) تو مت بیٹھ یاد آ جانے کے بعد ظالموں کے ساتھ۔ (ترجمہ شیخ الہند)

وعن إبراهيم بن ميسرة رضي الله عنه قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من وقر صاحب بدعة فقد أعان على هدم الإسلام، رواه البيهقي في شعب الإيمان مرسلاً (۱)

پنجم اکثر اشعار نعتیہ جاہلوں کی تصنیف ہوتی ہیں، کہیں ان میں توہین شان نبوی ہوتا ہے، اور کہیں انبیاء اور ملائکہ کی بہ نسبت بے ادبی ہوتی ہے، قال علیہ السلام لاتطروني كما أطرت النصارى الحديث (۲)

وقال صلى الله عليه وسلم:

لاتخيروني على موسى، وقال ومايتبغي لعبد أن يقول إني خير من يونس بن متى، وقال لاتفضلوا بين أنبياء الله الحديث (۳) اى تفضيلاً يؤدي الى تحقير بعض

ششم: وقت ذکر ولادت قیام کرتے ہیں، پھر بعض کا تو یہ عقیدہ ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تشریف رکھتے ہیں، یہ عقیدہ تو بالکل شرک ہے۔ اور بعض کہتے ہیں، کہ جو ملائکہ اس وقت موجود ہیں، ان کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہوتے ہیں، یہ بھی جہل ہے، اول تو ملائکہ ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتے ہیں، محفل ذکر کی کیا تخصیص۔ اور اگر محفل ذکر کی تخصیص ہے، تو محفل ذکر ولادت کی کیا تخصیص، اور اگر اس کی بھی تخصیص ہے، تو خاص ذکر ولادت کی کیا تخصیص ہے، اور اگر اس وقت ملائکہ کی تعظیم ہو، تو دوسرے وقت کیوں نہیں ہوتی اور اگر محض تعظیم ذکر کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، تو اگر سوائے اس محفل کے، دوسری جگہ کوئی ذکر کرے، کہ حضرت پیدا ہوئے، تو کیوں نہیں کھڑے ہوتے، پس معلوم ہوا کہ یہ بھی ایک حرکت لغو بے ہودہ ہے۔

ہفتم ان امور پر اصرار کرتے ہیں اور مانعین سے جھگڑتے ہیں اور عداوت کرتے ہیں، اور اصرار معصیت پر سخت معصیت ہے، پس بوجوہ مذکورہ محفل مولود ناجائز ہے۔ اور اگر بصورت مجلس وعظ ہو تو کچھ حرج نہیں، اور حیرت ہے کہ یہ

---

(۱) مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ الفصل الثالث ص ۳۱ جلد ۱ (عکس طبع نور محمد دہلی) (نور) نیز باب مذکور ص: ۱۰۹-۱۱۰ رقم حدیث ۱۸۹ مکتبۃ التوبۃ دار ابن حزم بیروت ۲۰۰۳ء۔

(۲) مشکوۃ کتاب الآداب، باب المفاخرۃ والعصبیۃ ص ۴۱۷ جلد ۲ ... رشیدیہ دہلی نیز باب مذکور ص ۱۸۲۳ جلد چہارم رقم الحدیث ۴۸۹۷ [مکتبۃ التوبۃ دار ابن حزم بیروت ۱۴۲۴ھ] (نور)

(۳) مشکوۃ کتاب احوال القیامۃ باب بدء الخلق وذکر الانبیاء ص ۵۰۷ [رشیدیہ دہلی قدیمی مطابع] کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق باب بدء الخلق وذکر الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام الفصل الاول ص ۲۱۷۰ جلد پنجم رقم الحدیث: ۵۷۰۸-۵۷۰۹ و ۵۷۱۰ [مکتبۃ التوبۃ دار ابن حزم بیروت ۲۰۰۳ء] (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

لوگ محبت نبوی کا دعویٰ کرتے ہیں، اور پھر ان بدعات کے مرتکب ہوتے ہیں! حالانکہ محبت کو اطاعت لازم ہے۔

قال ابن المبارک رحمة الله تعالى عليه:

تعصى الإله وأنت تظهر حبه

هذا لعمرى فى الفعال بعيد

لو كان حبك صادقاً لأطعته

إن المحب لمن يحب يطيع

ترجمہ اشعار: تم اللہ تعالیٰ کے احکامات کی مخالفت کرتے ہو اور تم اللہ سے اپنی محبت کا بھی اظہار کرتے ہو تمہارا یہ طریقہ اور عمل، بلاشبہ عجیب اور ناقابل قبول ہے، اگر تمہاری یہ محبت سچی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت اور پابندی کرتے کیونکہ جو شخص کسی سے سچی محبت کرتا ہے وہ اس کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔ فقط، واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الراجی رحمۃ ربہ محمد یعقوب نانوتوی دیوبند

(مجموعہ کلاں ص ۷۷-۹۰)

(۹۸۲) ایک خودساختہ اصول سے، میلاد وقیام پر استدلال کا جواب: سوال: حکم کہ

اصل آں در شرع شریف ثابت است، پس تعین آں در وقت، خاص بسبب اندراج آں وقت در اوقات ثبوت آں اصل روا گردد، زیرا کہ چوں اصل شے در ہر اوقات مشروع شد۔ پس وقت معین ہم یکے از افراد اوقات آں مطلق باشد، بہ سبب تحقق مطلق در افراد وظاہر است، کہ ہر فردے از مطلق کہ متحقق باشد، باعتبار تعین وتشخص خارجی مانع تحقق آں مطلق نخواہد بود، والا تحقق مطلقے در فرد ممتنع باشد وہو کما تریٰ۔

ترجمہ: ہر وہ حکم جس کی اصل شرع شریف میں ثابت ہے، پس اس کا کسی خاص وقت کے لئے معین کر لینا بھی اس وقت جب اس کا اصل کے مطابق ثبوت درست ہو، صحیح ہے۔ اس لئے کہ جب اصل چیز ہر وقت میں شریعت سے جائز ہوئی، پس اس کے لئے وقت مقرر کرنا بھی اسی مطلق کے حصول میں سے ایک حصہ ہوگا، اور ہر حصہ میں اصل کا ثابت ہونا لازم ہے۔ کیونکہ ہر اک حصہ باعتبار تعین اور تشخص خارجی کے [اس مطلق سے جڑا ہوا ہے] اس کے شامل ہونے میں رکاوٹ نہ ہوگا، اگر ایسا نہ ہو تو مطلق کے حصہ کا اس کے ہر اک میں نمایاں ہونا ممکن نہ ہوگا، اور یہ بات اسی طرح ہے، جیسی کہ تم دیکھتے ہو۔ [ت: نور]

علماء دین سے سوال ہے کہ یہ قانون، اصول کا صحیح ہے، یا غلط؟

جواب: بے شک جب اصل شے مطلق من الاطلاق بدون تقید بوقت من الاوقات اور ہر لحظہ اور ہر وقت میں، بلا تعیین اس کا کرنا مشروع ہے، لیکن ایک فرد یعنی ایک وقت خاص کو، افراد مطلق میں سے مرجح علی غیرہ سمجھ کر، معین کرینا زیادہ علی (ما) تقرر فی الشرع المعلی ہے۔ اس وجہ سے کہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام نے، ہر فرد اور ہر وقت کو، مساوی جان کر حکم تعیین نہیں دیا تھا، پس شخص معین نفس تعیین میں "بسبب الزیادۃ التی لم یثبت اصلھا فی الشرع" مرتکب فعل ممنوع کا ہوا، نہ اس حیثیت سے کہ یہ مطلق کی ایک فرد ہے، بلکہ بسبب تعیین فرد من افراد المطلق و ترجیح علی غیرہ، بغیر اذن من الشارع

پس اس تقریر سے معلوم ہوگیا کہ افراد مطلق میں سے، ایک فرد کے معین کرنے میں دو حیثیتیں ہیں: ایک حیثیت وقوع فرد من افراد مطلق، دوسری تعیین ھذا الفرد من غیرہ پس بسبب ہونے اس کے ایک فرد افراد مطلق میں سے جائز ہے، اور بسبب تعیین ھذا الفرد و ترجیحہ علی غیرہ، مع عدم وُرُود الأمر فیہ من الشارع علیہ الصلوۃ والسلام۔

دوجہ آخر ممنوع اور بدعت ہے، فاندفع الاعتراض و تبین الفرق، مگر یہ معلوم نہیں کہ تقریر سوال کون سے اصول میں ہے، آیا اصول حنفیہ یا شافعیہ وغیرہما، یا اصول مجوز ورائے عالی میں ہے

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

حسنہ مولانا رشید احمد گنگوہی

(مجموعہ کلاں ص ۸۵-۸۶)

(۹۸۳) محفل میلاد کی صفت؟ سوال: محفل میلاد؟

جواب: محفل میلاد اگر خالی ہو امور منکر غیر مشروع سے، اور یہ پابندی رسم اہل زمانہ نہ ہو، تو جائز و مستحسن ہے، مگر چونکہ اس زمانہ میں کمتر یہ مجلس امور غیر مشروعہ سے خالی ہوتی ہے، اور اعتقاد لزوم وجوب کا عوام کے قلوب میں راسخ ہوتا ہے، سرف ور حضور فساق، اور پڑھنا روایات موضوعہ کا، اور التزام ان امور کا جو شرع سے لازم نہیں، گویا شعار اس مجلس کا ہوگیا ہے، اس لئے بہیئت مروجہ یہ محفل ممنوع اور بدعت ہے، اور مرتکب اور مجوز اس کا لاریب مبتدع اور جاہل ہے۔

واللہ اعلم کتبہ الاحقر عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبندی الجواب صحیح، بندہ رشید احمد عفی عنہ۔

الاجوبۃ صحیحۃ محمد منفعت علی مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ۔ بندہ محمود احمد عفی عنہ الجواب صحیح

[رسالہ تحقیق المسائل ص ۔۔ ناسید ید رعلی ادریس۔ ص ۳۹ طبع اول]

(۹۸۴) قیام محفل میلاد کی حقیقت: سوال: قیام محفل میلاد؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

جواب قیام محفل میلاد کو وقت مخصوص پر ضروری سمجھنا یا معاملہ مثل واجب کے کرنا جیسا کہ عوام سے عمل ہے، شریعت میں اپنی رائے سے کوئی قید لگانا اور امر غیر ضروری کو ضروری خیال کرنا یا معاملہ مثل ضروری کے اس کے ساتھ کرنا یہ بھی بدعت ہے اور اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس حدیث شریف میں

من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد (۱)

(یہ فتویٰ کا نصف اول حصہ ہے دوسرا حصہ ... جو ... درج ہے۔ یہ فتویٰ مفتی عزیز الرحمن دیوبندی کا لکھا ہوا ہے حضرت کی تصدیق ہے۔ (م.م)

تحقیق المسائل مرتبہ مولانا سید ... الندوی ص ۳۹)

(۹۸۵) قیام کے بدعت ہونے کی وجہ؟

سوال ایک شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لئے اٹھ ... ہونا سنت ہے ... ہونا خلاف سنت ہے۔ آیا یہ عقیدہ حق ہے یا باطل؟ حق ہے تو اس کی کیا دلیل ہے۔ اور اگر اس بات میں کوئی حدیث نہ ہو تو ... حدیث "علیکم بسنتی الخ" اس کا جواب نہیں ہوسکتا کیونکہ اگر تابع سنت کو چاہا ... مجتہد تھیں تو ... صحابی اور اولیاء اللہ کا قول ... اصحاب مجتہدین ہوتے ہیں خلفائے راشدین سے علم ... علم کلام اور علم حقائق اور عبادات ... علم معانی ... صرف نحو اور علم سلوک اور علم فقہ میں ہوں ... تصنیف نہیں کی اور "علیکم بسنتی" پر ... کوئی صحابی اور کوئی مجتہد ... سے نہیں بچتا ... خلاف ... نعوذ باللہ

اس سے علماء سے سوال ہے کہ اس بات کو جو ... قاعدہ ... ہیں اور اگر حضرت امام اعظم ... نے ... صرف نحو سلوک یا حقائق یا معانی میں تصنیف کی ہو تو اس کو بھی بتا دیں؟ فقط

جواب: عبادات میں یہ قاعدہ مقرر ہے ... جو ... مقاصد ہوتا ہے ... جب تخصیص ... وہ بھی سنت کے حکم میں ہوگا پھر اس کو بدعت کہنا اور ... سنت کو اس کا طعن دینا اور اعتراض کرنا بیجا ہے اور بہت حماقت ہے۔ ... ذالک من الأمور المحدثة التی ... موجبہ ... تخصیص ... حکم میں سنت کے ہیں مگر پھر بھی اکثر علماء نے اور ... تابعین نے اس کا ... حیث قال الإمام ابن حجر العسقلانی فی فتح الباری، تحت قوله "وشر الأمور محدثاتها" ... حدث تدوين الحديث ثم تفسير القرآن ثم تدوين المسائل الفقهية ...

(۱) البخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فهو مردود ... ج ... الطابع ... الأمور
... ج ... ص ... ۲۹۹۷ ... مکتبہ الریاض ... ۱۹۸۳ء

یتعلق باعمال القلوب، فأما الأول فأنكره عمر و أبوموسى و طائفة، ورخص فيه الأكثرون، وأما الثاني فأنكره جماعة من التابعين وأما الثالث فأنكره أحمد و طائفة يسيرة وكذا اشتد إنكار أحمد للذي بعده.

ترجمہ امام ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں (شر الامور محدثاتہا) کی شرح میں کہا ہے! خیر القرون کے بعد سب سے پہلے جو علم وضع کیا گیا، علم حدیث کی تدوین ہے، پھر علم تفسیر، پھر مسائل فقہیہ، پھر ان علوم و مباحث کی، جو دل کے اعمال سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ان میں سب سے پہلی تدوین کا عمر وابوموسی نے اور ایک جماعت نے انکار کیا ور اکثر ائمہ اور علماء نے اس میں گنجائش دی ہے، دوسرا موضوع، اس کا اکثر تابعین نے اعتماد نہیں کیا، ور تیسرے موضوع کا، امام احمد اور ایک جماعت نے انکار فرمایا ہے، اور امام احمد کی نکیر چوتھے موضوع پر زیادہ سخت تھی۔

و مما حدث أيضاً تدوين القول في أصول الديانات، فتصدى لها المثبتة و النفاة، فبالغ الأول حتى شبه، وبالغ الثاني حتى عطل، واشتد انكار السلف لذالك، كأبي حيفة و أبي يوسف و الشافعي رحمهم الله و كلامهم في ذم أهل الكلام مشهور.

ثم قال في الآخر فالسعيد من تمسک بما كان عليه السلف و اجتنب ما أحدثه الخلف، فإن لم يكن له منه بد، فليكتف بقدر الحاجة و يجعل الاول المقصود بالأصالة والله الموفق. (۱)

ترجمہ اور جو کچھ عقائد و کلام کے مباحث کی تدوین کے سلسلہ میں کیا گیا، اس میں اس تدوین کے ہم نوا اور مخالف دونوں حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ پہلے (نصوص کے ظاہر پر رہنے کی وجہ سے) تشبیہ کے قریب پہنچ گئے اور دوسروں نے اس میں یہاں تک غلو کیا کہ اصول دین سے منحرف ہو گئے۔ اسی لئے سلف یعنی امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام شافعی جیسے اکابر سلف نے ان (بحثوں میں پڑنے سے) منع کیا ہے اور ان کے اقوال اہل کلام کی مذمت میں مشہور ہیں۔

پھر آخر میں کہا، پس بہتر وہ ہے جو اس پر قائم رہے جس پر اسلاف کرام تھے اور ان چیزوں سے بچے جو بعد والوں نے پیدا کر دی ہیں، اور اگر اس سے پوری احتیاط ممکن نہ ہو تو اس میں سے بہت ضروری (اور حاجت کے مطابق) لینے پر اکتفا کرے اور پہلی قسم کو اصل اور مقصد سمجھے۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا فرمانے والے ہیں۔ (ت نور)

(۱) فتح الباری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ صفحہ ۲۵۳ ج ۱۳ (مکتبہ دارالفیحاء دمشق) [نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

اگرچہ مجیب کا یہ عقیدہ نہیں کہ معاذ اللہ ان امور کو بُرا کہا جائے، مگر یہ عبارت فقط دو بات کے واسطے لکھی ہے، کہ جب ایسے حضرات نے ایسے امور کا کہ، جو موجب وسبب تحصیل سنت ہیں، بسبب عدم وجود زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وزمانہ خلفاء راشدین وصحابہ کرامؓ میں انکار کیا، تو جو امور کہ نہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نہ زمانہ صحابہ کرام میں اور سلف صالحین میں تھے، کیونکر بیجا اور لائق انکار نہ ہوں گے، اور ان کے کہنے والوں کو کیونکر برا نہ کہا جائے گا۔

اور دوسری بات یہ کہ، امام ابن حجر موصوف نے: فالسعید من تمسک الخ (کہا) تو معلوم ہوا کہ جو فعل زمانہ سلف صالحین میں نہ تھا، اس سے اجتناب ضروری ہے، پس امور محدثہ فی زماننا سے دور رہنا چاہئے اور برا سمجھنا چاہئے، اور جو سلف صالحین سے احادیث وغیرہ کا انکار ثابت ہوا، اس کو متمسک نہ کرنا چاہئے۔ یہاں تک جواب ہوا اعتراض سائل کا، جو در باب تدوین احادیث وغیرہ کے تھا۔

باقی رہی دلیل نہ سنت ہونے قیام کی، برائے تعظیم جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم، وقت ذکر میلاد شریف، سو از روئے قواعد علم مناظرہ ہم کو اس کی دلیل بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں ہے، اتنا ہی کہہ دینا، ہم کو کافی ہے کہ یہ فعل قیام کہیں حدیث شریف یا فعل صحابہ یا سلف صالحین سے ثابت نہیں ہے۔ ہاں البتہ جو مدعی ہو، اس پر اپنی حجت اور متمسک بہ بیان کرنا لازم ہے۔ مگر تعجب کی بات ہے کہ حق تعالیٰ کا نام پاک سن کر، کوئی قیام تعظیمی نہ کرے اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر بھی گاہے قیام نہ ہو، اور اگر وعظ یا مجلس میں ذکر ولادت ہو، وہاں بھی قیام تعظیم نہ ہو، اور مجلس مولود میں بھی بہیئت کذائی بصد بابار نام پاک آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مذکور ہو، اس میں بھی قیام تعظیم نہ کیا جائے، مگر خاص مجلس مولود میں، ہر وقت ذکر ولادت قیام تعظیم واجب وسنت ہو، اس خصوصیت کی کیا وجہ ہے؟

اگر سائل قیام تعظیم ثابت بھی کرے گا، تو بروقت تشریف آوری جناب رسالت مآب ثابت کرے گا، نہ بروقت ذکر نام پاک وتذاکر احوال جناب رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام، پس اس کا اثبات بذمہ سائل ہے، اور لاریب! یہ امر کسی حدیث صحیح، بلکہ حدیث ضعیف سے بھی ثابت نہیں۔ اگر سائل کا یہ عقیدہ ہے کہ وقت ذکر ولادت، بشرط انعقاد مجلس خاص وذکر بہیئت کذائی، روح پرفتوح جناب رسالت مآب تشریف لاتی ہے، تو سائل اپنے ایمان کی فکر کرے۔ فقط

حسنہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی (عفی عنہ) (مجموعہ کلاں، قلمی ص ۸۶۔۸۹)

(۹۸۶) شب برأت میں حلوا وغیرہ پکانا تقسیم کرنا اور اس کو ضروری سمجھنا؟ بروز شب برات حلوا و نان یا برنج با جغرات وغیرہ، پختن وتقسیم نمودن، در برادری، وثواب بارواح اموات رسانیدن، واز ضروریات دین شمردن، کہ ہر کس از امرا وغربا بجا آرد، وسہ روزہ شب برات، از تاریخ سیزدہم لغایت پانزدہم، ودر ہر روزہ غسل کردن، از حدیث ثابت است یا نہ، ومذہب امام اعظمؒ دریں باب چیست، بینوا توجروا۔

الجواب: حلوا وغیرہ بہ نیت شعبان پختن وتقسیم نمودن، چنانچہ رسم است ثابت نیست، واصل معتد بہ ومعتقد علیہ ندارد، عوام کالانعام ایں را از لوازم دین می شمارند، واہل ہوا مواظبت ایں را ضروری مے انگارند، ایں خیال کاسد است وهو اوهن من بيت العنكبوت در کتب حدیث وفقہ دیدہ شد، بل انکار آں از علمائے کرام حنفی المذہب مسموع ومتیقن، چنانچہ مولانا مولوی قطب الدین خان صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ رسالہ مسمی بہ سراج القلوب دریں باب تصنیف فرمودہ اند۔

در ایصال ثواب بہ ارواح اموات خلاف نیست، بہ نہجے کہ در شرع شریف حکم است، ہمچو آوردنش احسان بر اموات است، وتخصیصات وتعینات زائدہ علی النص قابل ترک واحتراز اند، وتخصیص عامہ ناجائز است. چنانچہ در کتب اصول مبرہن است، بالخصوص نزد امام اعظم تخصیصات مکروہ اند، چنانچہ ملا علی قاری براں اشعار کردہ۔ مثلاً مصافحہ کہ سنت است، بعد نماز فجر وعصر خاص کردن، یا سجدہ شکر کہ جائز است بعد نماز، عادت کردن مکروہ است۔ چنانچہ در در مختار کہ کتابے معتبر در فقہ است وعلمائے کرام عمل براں دارند، مرقوم است

وسجدة الشكر مستحبة، به يفتى لكنها تكره بعد الصلوة لأن الجهلة يعتقدونها سنة أو واجبة وكل مباح يؤدي إليه فمكروه.(۱)

یعنی سجدہ شکر مستحب است، وبریں قول فتوی، لیکن آں مکروہ است بعد نماز، زیرا کہ جہلا اعتقاد خواہند کرد، آں را سنت یا واجب، وہر امر کہ رساند تا ایں حد پس آں مکروہ است۔

می گوییم ہم چنیں است حال دیگر مباحات، مثل ایصال ثواب وغیرہ، پس بلا تخصیصات جائز واولی! وسید احمد طحطاوی شارح در مختار، در شرح قول فمکروہ می نویسند، قولہ

فمكروه الظاهر أنها التحريمة لأنه يدخل في الدين ماليس منه (۲)

یعنی مراد از مکروہ مکروہ تحریمی است، زیرا کہ تخصیص وقت وغیرہ را شامل ست، وآں بلا حکم ناجائز است۔

وواضح باد، کہ در حلوا مشابہت مے آید، از مراد کہ ہنوداں برائے اموات خواسد می کنند، بدیں معنی ترک آں ہم ضروری است، زیرا کہ مشابہت بکفار ناجائز است، واصرار بر عمل مندوب ومرتبہ مندوب، از مرتبہ اش کہ رخصت است، افزودہ، بمرتبہ سنت مؤکدہ رسانیدن ناجائز است۔ چنانچہ در طیبی شرح مشکوۃ وغیرہ مسطور است (۳) پس در ترک آں گناہے لازم نہ آید، واگر بر سبیل عموم کردہ باشند مضایقہ ندارد، بلا تخصیصات۔

---

(۱) الدر المختار باب سجود التلاوة ج ۱ ص ۱۰۰ [عکس طبع مجتبائی ۱۳۲۴ھ] الدر علی ہامش رد المحتار، باب سجود التلاوة صفحہ ۵۲۳ ج/۱ (طبع مجتبائی دہلی ۱۲۸۷ھ) [نور]

(۲) حاشیہ الطحطاوی علی الدر المختار ص ۳۲۵ ج ۱، باب سجود التلاوة [دار المعرفة للطباعة والنشر بیروت ۱۳۹۵ھ]

(۳) الطیبی شرح مشکوۃ کتاب الصلوۃ باب الدعاء فی التشہد، الفصل الاول تحت عنوان: الاصرار علی المندوب ضلالة تحت حدیث ۹۴۶ ص ۲-۳ جلد [illegible] ۱۴۱۳ھ] (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

واتخاذ برنج وجغرات وحلوا، بحالت فقر وغریبی، کہ از فعل آں در دیگر ضروریات نقصان افتد، یا از قرض دام یا از قرض سودی کردہ شود، چونکہ دیگر کل مکروہات ومحرمات باو ملتصق می شود۔ حرام باشد۔ مثلاً قرض گرفتہ کردن، یا سودی قرض گرفتہ، حلوا پختن حرام است، زیرا کہ سود حرام است۔

وسہ روزہ شب برات وارد نیست، یکروزہ وارد شدہ است، چنانچہ از حضرت علی رضی اللہ عنہ مروی است کہ فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

"إذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها"(۱)

یعنی وقتیکہ آید شب پانزدہم از شعبان، پس قیام کنید در شب آں، وروزہ دارید در روز آں۔

اے بتاریخ پانزدہم شعبان، وبعض عوام کہ بتاریخ چہاردہم روزہ دارند، غلط فہمیدہ اند، وسہ روزہ را یعنی سیزدہم وچہاردہم وپانزدہم، را بہ شعبان علاقہ نیست، آں را روزہ ایام بیض می گویند، ودر ہر ماہ مسنون ومستحب است، وغسل را ہم برآں قیاس باید کرد، سہ روزہ ثابت نیست، غسل از کجا ثابت گردد، وباید دانست کہ غسل، بروز جمعہ وعیدین وعرفہ، ووقت احرام مستحب است، و اگر کسے نکند ووضو بجا آرد کافی است، ہمچنیں است حال مر جمیع مندوبات را، در روزہ فرض ہم غسل مشروع نشد، در نفل چرا مندوب شود، فافہم۔

ومذہب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ ہمین ست کہ بیان کردہ شد، تمامی کتب فقہ برآں شاہد است، وامام صاحب رحمۃ اللہ تخصیصات را مکروہ می گویند، چنانچہ بداں اشعار کردہ ام وعبارت دُرمختار نقل کردہ ام، واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ فقط

حررہ العبد الضعیف الراجی رحمۃ ربہ الاحد الصمد، المحمد المدعو بہ سراج احمد عفی عنہ حنفی المیرٹھی، المقیم فی بلدۃ بلند شہر۔

الجواب صحیح رشید احمد عفی عنہ

الجواب صحیح بندہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ دیوبندی الجواب صحیح محمد منفعت علی عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند۔

الجواب صحیح، بندہ محمود عفی عنہ الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ

ترجمہ: شب برات کے دن حلوا، روٹی چاول، وغیرہ پکانا، برادری میں تقسیم کرنا اور مُردوں کی روحوں کو اس کا ثواب پہنچانا اور [اس کو] دین کے [ایسے] ضروری کاموں میں سمجھنا کہ ہر شخص چاہے وہ امیروں میں سے ہو یا غریبوں میں سے، اس کو ضرور کرے، اور شب برأت تین دن، تیرہ سے پندرہ شعبان تک منانا اور ہر دن میں غسل کرنا حدیث سے ثابت

(۱) رواه ابن ماجة عن علي رضي الله تعالى عنه باب ماجاء في ليلة النصف من شعبان. ولفظ الحديث. فقوموا ليلها وصوموا نهارها، سنن ابن ماجة بحاشية وتصحيح مولانا فخر الحسن گنگوهي ص: ۱۰۰ [مطبع فاروقي، دهلي بلاسنه] اير ناب مذكور ص: ۳۹۹ جلد ثاني ت: شعيب الارنووط دار الرسالة العلمية ۱۴۳۰ھ

ہے یا نہیں، اور اس مسئلہ میں حضرت امام اعظم کا کیا مسلک ہے، بیان کیجیے، اجر پائیے۔

الجواب: حلوا شعبان کی نیت سے پکانا اور تقسیم کرنا جیسا کہ رسم ہے، ثابت نہیں ہے، کوئی معتبر اصل اور لائق اعتبار ثبوت نہیں رکھتا۔ عوام اس کو دین کا ضروری حصہ خیال کرتے ہیں، اور خواہشات کے بندے اس کو ضروری مانتے ہیں، یہ برا خیال ہے اور یہ مکڑی کے جالے سے بھی کمزور ہے، حدیث وفقہ کی کتابوں میں اس کو نہیں پایا گیا، بلکہ اس کا انکار حنفی مسلک کے علماء سے سنا گیا ہے، جو یقینی ہے، چنانچہ مولانا نواب قطب الدین خاں صاحب دہلوی نے رسالہ سراج القلوب ای سلسلہ میں لکھا ہے:

مرحومین کو ایصال ثواب کرنے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اس طریقہ سے جس طرح کہ شریعت میں اس کا حکم ہے، اس کا بجالانا [اور اس پر عمل کرنا] مرحومین پر احسان ہے، مگر وہ چیزیں [جن کی شریعت میں اصل نہیں ہے] اپنی طرف سے [خاص اور متعین کرلی گئی ہیں، چھوڑ دینے اور نظر انداز کرنے کے لائق ہیں۔ وہ چیز جو عام ہو، اس کو کسی مقصد کے لئے خاص کر دینا، جائز نہیں ہے، جیسا کہ اصول فقہ کی کتابوں میں، صاف صاف لکھا ہوا ہے، خصوصاً حضرت امام اعظم کے یہاں، کسی چیزوں کا خاص کر لینا مکروہ ہے، جس کی ملا علی قاری نے اس طرح وضاحت کی ہے۔ مثال کے طور پر مصافحہ سنت ہے، مگر فجر یا عصر کی نماز کے بعد کے لئے خاص کرنا، یا سجدۂ شکر جو جائز ہے، نماز کے بعد اس کی عادت بنا لینی مکروہ ہے، چنانچہ درمختار میں، جو فقہ کی معتبر کتاب ہے اور علمائے کرام اس پر عمل رکھتے ہیں، لکھا ہے

اور سجدۂ شکر مستحب ہے، اسی پر فتوی دیا گیا ہے، لیکن نماز کے بعد مکروہ ہے، کیوں ناواقف لوگ اس کو سنت یا واجب سمجھیں گے اور ہر وہ مباح، جس کی سنت یا واجب سمجھا جائے، اس پر عمل کرنا مکروہ ہے۔

میں کہتا ہوں، کہ دوسرے مباحات کا بھی یہی حال ہے، جیسے ایصال ثواب وغیرہ، پس یہ ایصال ثواب بلا کسی تخصیص [وتعین] کے جائز ہے، ورنہ نہیں۔

اور سید احمد طحطاوی، درمختار کے شارح، مصنف درمختار کے قول، **فمکروہ** کی شرح میں لکھتے ہیں

فمکروہ ظاہر یہ ہے کہ یہ مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ اس کے ذریعہ سے، وہ چیز دین میں داخل ہو جائے گی، جو دین میں موجود نہیں ہے۔

واضح ہو کہ [شب برأت کے] حلوہ میں، ہندوں کے طریقہ کی بو آتی ہے، جس کو وہ اپنے مردوں کے لئے کرتے ہیں، اس سے بھی اس کا چھوڑنا ضروری ہے، کیوں کہ کافروں کی مشابہت ناجائز ہے اور مستحب عمل کو اس کے مرتبہ ومقام سے جو صرف رخصت ہے، بڑھا کر سنت مؤکدہ کے مرتبہ تک پہنچا دینا، ناجائز ہے، جیسے کہ مشکوۃ کی شرح طیبی وغیرہ میں لکھا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لہٰذا اس کے چھوڑنے میں کوئی گناہ لازم نہیں آئے گا اور اگر اس کو یہ خیال کئے بغیر اور عام طریقہ کی خصوصیت و اہتمام کے بغیر کریں، تو کچھ حرج نہیں ہے۔

چاول، سویاں، اور حلوے وغیرہ کا فقر وفاقہ اور غریبی کی حالت میں بنانا، کہ جس کے کرنے سے دوسری ضرورتوں میں خلل پڑے، یا قرض لیکر یا سود کے پیسے سے کیا جائے، کیوں کہ تمام مکروہ اور حرام، اس کے ساتھ مل گئے ہیں، یہ بھی حرام ہوگا کیوں کہ سود حرام ہے۔

شب برأت کے لئے | حدیث شریف اور دین کی معتبر کتابوں میں | تین دن کا ذکر نہیں ہے، ایک دن کا تذکرہ آیا ہے، جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب پندرہ شعبان آئے، تو اس کی رات میں عبادت کرو، اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔

صرف پندرہ شعبان کی شب برأت ہے اور بعض عوام جو چودہ تاریخ کو روزہ رکھتے ہیں، غلط سمجھتے ہیں اور تین دن یعنی تیرہ، چودہ، پندرہ تاریخ کے روزہ کا شعبان سے، کچھ تعلق نہیں ہے، ان تین دنوں کے روزہ کو ایام بیض کہتے ہیں اور یہ روزے ہر مہینہ میں مسنون و مستحب ہیں، غسل کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہئے۔ تین روزے جائز نہیں ہیں، غسل کہاں سے ثابت ہوگا، نہانا جمعہ، عیدین، عرفہ میں اور احرام باندھنے کے وقت مستحب ہے۔ اگر کوئی نہ کرے، وضو کرے کافی ہے، بکی حال ہے خاص کر تمہ مستحبات کا۔ روزہ میں بھی غسل ثابت نہیں، غسل میں کس طرح مستحب ہوجائے گا۔ بس سمجھو!

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے، جو بیان کیا گیا، فقہ کی جمعہ کتابیں اس کی گواہ ہیں، امام صاحب تخصیص کا موقع | بے موقع | خاص کرنے کو مکروہ کہتے ہیں، جیسے کہ میں نے وضاحت کی ہے، و درمختار کی عبارت نقل کی ہے۔

سراج احمد میرٹھی | ات نور

(۹۸۷) فاتحہ مروجہ بدعت و بے اصل ہے:

سوال: فاتحہ مرسومہ یعنی کھانا روبرو رکھ کر، دونوں ہاتھ اٹھا کر کچھ پڑھنا، بعدہ ثواب کسی کو بخشنا اور اس رسم کو لازم سمجھنا، کہ بغیر اس کے ثواب نہیں پہنچتا، اس کو عمل خیر کہتا ہے اور جو شخص اس رسم کو بدعت کہتا ہے، اس کو کہتا ہے کہ "وہ مر گئے مردود جن کی فاتحہ نہ دو۔" اور ان کے اس کلام کا کیا حکم ہے؟ اور منبر پر بوقت وعظ کہتا ہے کہ فلاں وہابی ہے، فلاں نجدی ہے اور مسلمانوں نے اس سے کنارہ کیا، ان کو کہتا ہے کہ فلاں وہابی مسجد سے نکال گیا، اس کلام کا کیا حکم ہے؟ اور قرون ثلاثہ میں اس فاتحہ مرسومہ کا معمول تھا، یا نہیں، ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے، یا نہیں؟

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور کتاب تقویۃ الایمان تصنیف مولانا محمد اسماعیل صاحب کو بد کہتا ہے، اور اس کا رد لکھا ہے، مسلمانوں میں اس کے سبب سے نہایت اختلاف ہوگیا ہے۔ بینوا توجروا۔

جواب: یہ کہ فاتحہ مرسومہ کو کھانا روبرو رکھ کر، دونوں ہاتھ اٹھا کر کچھ پڑھتے ہیں، بعدہ ثواب بخشتے ہیں، اس فاتحہ مرسومہ کی شرع میں کچھ اصل نہیں، یہ بدعت ہے، قرون ثلاثہ میں اس کا معمول نہ تھا۔ بلکہ مسنون یہ ہے، کہ اول کھانے کے بسم اللہ اور کھانے کے بعد، الحمد للہ رب العالمین کہے اور ثواب کسی کو بخشے۔

اور وہ جو اس فاتحہ کے مانعین کو کہتا ہے کہ، مر گئے مردود جن کی فاتحہ نہ درود، یہ کلام اس کا نہایت سخت ہے اور اس کی جہالت کا نشان ہے، کہ بزرگان دین تک کہ قرون ثلاثہ میں تھے، یہ کلام اس کا پہنچتا ہے۔ معاذ اللہ عن ذلک اس شخص کو اپنے ایمان کا بھی خیال نہیں، جو منع کرنے والوں کو مردود کہے، وہ خود مردود ہے۔

اور منبر پر بیٹھ کر غیبت کرنا مردار خوری ہے، کسی کو وہابی کسی کو نجدی کہنا اور کنارہ کرنے والوں کو، کہتا ہے کہ فلاں شخص مسجد سے نکالا گیا، اور وہ شخص نہایت بد اور مفسد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ   یعنی جہنم ہے واسطے ہر عیب گو طعنہ کرنے والے کے۔

واعظ کا کام مسلمانوں کو محبت سے سمجھانا اور تعلیم کرنا ہے، نہ یہ کہ واہیات بکنا۔ اس کے کلمات سے معلوم ہوتا ہے کہ علم دین سے محض جاہل ہے، اسی واسطے اپنے ایمان جانے کا اس کو خیال نہیں، ایسے شخص سے مسلمانوں کو کنارہ کرنا لازم ہے کہ اس کی صحبت زہر قاتل ہے۔

اور کتاب تقویۃ الایمان، آیات اور احادیث سے مستند ہے، اس کی بے ادبی کرنا، آیات اور احادیث کی بے ادبی ہے، اور بے ادب آیات واحادیث کا ایمان سے بے نصیب ہے۔

خدا تعالیٰ اس کو اور تمام مسلمانوں کو راہ راست پر رکھے، آمین یا رب العالمین! واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

خاکسار سید محمد عماد الدین قادری عفی عنہ

الجواب صحیح رشید احمد گنگوہی عفی عنہ (مجموعہ ۱۵، ص ۸۳ـ ۱۸۵-۱۸۶)

(۹۸۸) من سن سنة حسنة کا حکم خاص ہے، یا عام؟

سوال: من سن سنة حسنة فله مثل أجرها.(۱)

اس حدیث کا حکم عام ہے یا خاص؟ اگر عام ہے تو کون سی سنت ہے جو حضرت سے باقی رہی، کہ جس کے نکالنے

(۱) كنز العمال، لكتاب الخامس، العمل الترغيب لاحدى من الاكمال صفحه ۹۰ ـ ج ۱۵ / رقم الحديث ۴۳۱۲۲ (موسسة الرسالة، الطبعة الخامسة ۱۴۰۵ھ ۱۹۸۵ء) (نور)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے واسطے یہ قاعدہ بیان فرمایا، اور اگر خاص ہے تو اس کا مخصوص لہ بتاؤ۔ اور جس صورت میں یہ حدیث مخصوص لہ ہے، تو پھر لفظ منْ کے کیا معنی (ہیں)۔

جواب: ہم پوچھتے ہیں کہ سنت حسنہ بمعنی عموم ہوگی، بایں معنی کہ جس کی اصل شریعت میں ثابت ہو، یا نہ ہو، یا خاص ہوگی بایں معنی، کہ اس کی اصل شریعت میں ثابت ہو، اول تو بدیہی البطلان ہے، ورنہ تناقض لازم آئیگا، اس حدیث مذکور۔

من أحدث في أمرنا هذا ماليس منه فهو رد (۱)

اور حدیث: كل بدعة ضلالة (۲)

میں۔ کیونکہ معنی اول حدیث کے یہ ہیں، کہ جو پیدا کرے ہماری اس شریعت میں وہ شے، کہ نہیں ہے اس سے۔ یعنی نہیں ہے اصل اس کی ثابت شریعت سے، پس وہ رد ہے۔

حدیث کے یہ معنی ہیں کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں ہے اور معنی بدعت کے: مالم یکن اصل له قبل في الشرع.

پس ان دونوں حدیثوں میں اس امر کے احداث پر، کہ جس کی اصل شرع شریف میں ثابت نہ ہو، برا فرمایا اور وعدہ في النار کا کیا اور حدیث من سن سنة الخ میں تقدیر کون المعنی بالعموم اچھا فرمایا، اور مخترع کو وعدہ فله مثل اجرها کا فرمایا: فیلزم التناقض اور تقابل سنت حسنہ کا ساتھ سنت سیئہ کے صحیح نہ ہوگا۔ فظهر بطلانه وثبت الشق الثاني وهو كونه خاصاً.

پس معلوم ہوا کہ سنت حسنہ سے وہ سنت مراد ہے، کہ جس کی اصل شریعت سے ثابت ہو، پس اس صورت میں مصداق من سن سنة الخ مخترع اور مبتدع نہ ہوگا، بلکہ مزین اور رونق دہندہ اور مروج اور مظہر ہوگا، اور مخترع کی اصل شریعت میں نہ ہوگی۔ پھر اس سے دلیل پکڑنا اوپر جواز بدعت کے خلاف علم اور موافقت حماقت وجہالت ہے اور اس پر دلالت کررہا ہے مورد نص۔ کیونکہ جس کی شان میں ورود نص ہذا کا ہے، وہ شخص نہ نکالنے والا اعطاء صدقہ کا تھا بلکہ اس وقت میں سب سے اول عامل اور مؤتمر بامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا، اور اسی کے موافق تفسیر حدیث ہذا کی، صاحب مجمع نے کی ہے۔

---

(۱) مشكوة، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الاول. ص: ۸۹. رقم الحديث: ۱۴۰، ت: رمضان بن احمد بن علي آل عوف۔ نیز: بلب مذکور، ص: ۲۷ [اصح المطابع دهلي: ۱۳۷۵ھ]

(۲) مشكوة باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثاني ص: ۳۰ اصح المطابع دهلي: ۱۳۷۵ھ نیز ص: ۹۰ رقم الحديث ۱۴۱، ت: رمضان بن احمد بن علي آل عوف [اصح المطابع ۱۳۷۵ھ]

toobaa-elibrary.blogspot.com

حيث قال من سن سنة حسنة اى أتى بطريقة مرضية يقتدى بها.(۱)

اور جو معنی کہ سائل نے سمجھے اگر وہ ہوتے تو یوں ہوتا: اى اخترع طريقة، رضية يقتدى بها.

پس ظاہر ہوا کہ حدیث مذکور کے یہ معنی نہیں، کہ جو شخص نکالے اپنی طرف سے طریقہ نیک: فلـه مثل أجرها الخ چنانچہ سائل نے سمجھا اور یہ سمجھ کر تمسک باختراع بدعت کیا، بلکہ یہ معنی ہیں کہ تم میں سے جو شخص رواج دے، اور جاری کرے روش نیک: فله مثل اجرها الخ اب اس سے احتجاج حدوث بدعت نہیں ہو سکتا: كما لا يخفى على من له أدنى بصيرة فى العلوم.

الحاصل اگر سائل کو کتب حدیث وشروح حدیث واصول حدیث وفقہ وکتب فقہ پر عبور ہوتا، تو ایسے مہمل سوال نہ کرتا۔

شعر: تا مرد سخن نگفته باشد عیب وہنرش نهفته باشد

ان سوالات سے علم ودقیقہ شناسی سائل واضح ہوگئی۔ جاننا چاہئے کہ بسبب اختصار کے ہر سوال کے جواب میں بہت ہی اختصار کیا گیا۔ اگر اور دلائل ہمارے اور جواب دلائل اپنے معلوم کرنا منظور ہو، تو تحریر قراطیس سے کیا ہوتا ہے، ایک بار تھوڑی دیر کو روبرو ہو جائیے، آئندہ اختیار ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

حسنہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی

(مجموعہ کلاں ص: ۹۰-۹۱)

....

....

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱) مجمع بحار الانوار، تحت مادۃ "سنن" ص: ۱۳۱ جلد سوم [دائرہ معارف عثمانیہ حیدرآباد: ۱۹۷۱ء، ۱۳۹۱ھ]

ضمیمہ دوم

باقیات فتاویٰ رشیدیہ

حضرت مولانا گنگوہیؒ کے چند اور خودنوشت

اور مطبوعہ نادر فتاویٰ

(۱) فتویٰ توریث سنی وشیعہ؟ (۲) بیع بالوفا کا ایک معاملہ؟

ہر دو بخط خاص حضرت مولانا قدس سرہ مع مہر

نیز چند فتاویٰ

مسئولہ، مولانا فتح الدین صاحب جالندھری

[شاگرد و خادم حضرت مولاناؒ]

[نور]

toobaa-elibrary.blogspot.com

عرض مرتب: زیر نظر مجموعہ فتاوی "باقیات فتاوی رشیدیہ" مرتب ہو کر اشاعت و طباعت کے لئے تیار تھا کہ حضرت گنگوہیؒ کے حوالہ سے ایک بہت اہم فتوی، جو حضرت کے قلم سے ہے، مدرسہ خیر المدارس میں موجود تھا، مگر اپنے موقع پر شامل ہونے سے رہ گیا تھا، سامنے آگیا، یہاں درج کیا جا رہا ہے۔ یہ فتوی تقریباً ۱۳۰۰ھ میں کاندھلہ کے ایک شخص نے، جو عالم بھی تھے، حضرت مولانا سے دریافت کیا تھا، یہ فتوی راقم الحروف کو پاکستان کے پہلے سفر ۱۹۸۵ء میں ٹنڈو اللہ یار، سندھ کی ایک مسجد میں مغرب کی نماز کے بعد ایک صاحب نے، جو ۱۹۴۷ء سے پہلے کاندھلہ رہتے تھے، مگر میں ان سے واقف نہیں تھا، چند اور دستاویزی تحریرات کے ساتھ عنایت فرمایا تھا۔ اس وقت بھی ان کا نام ذہن سے اتر رہا ہے، بہرحال ان کے دلی شکریہ کے ساتھ پیش ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء واحسن الیہ.

اس مرحلہ پر جب یہ کام مکمل ہو چکا تھا، عزیزی مولوی شبیر احمد خاں صاحب میواتی (لاہور، پاکستان) کی عنایت سے مولانا محمد انوری جالندھری، فیصل آبادی کی مرتب تالیف "مکتوبات و برکات" کا فوٹو اسٹیٹ موصول ہوا، جس میں متعدد مکتوبات کے علاوہ حضرت مولانا گنگوہی کے پانچ فتوے بھی درج ہیں۔(۱) یہ تمام فتوے مولانا محمد انوری جالندھری کے والد مکرم مولانا فتح الدین صاحب جالندھری [وفات: ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء] کے سوالات کے جواب میں ہیں۔ مولانا فتح الدین صاحب حضرت مولانا گنگوہی کے شاگرد تھے، حضرت مولانا سے بیعت تھے اور لمبے عرصے تک حضرت مولانا کے خادم بھی رہے۔ مولانا فضیل اللہ ربانی لدھیانوی نے اپنی تالیف "جنت حریت" میں لکھا ہے:

"مولوی فتح الدین، موضع اوگی ضلع جالندھر [مشرقی پنجاب] کے رئیس زمیندار اور مولانا رشید احمد گنگوہی کے تربیت یافتہ اور معتمد خاص تھے"(۲)

ایک موقع پر ہے کہ: "مولانا فتح الدین اوگوی جالندھری [ف ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء] تلمیذ مولانا رشید احمد گنگوہی"(۳)

ایک جگہ اور تحریر ہے:

"مولانا فتح الدین نے مدارس کی طرز پر ضلع جالندھر، فیصل آباد، بہاولنگر اور سندھ کے بعض اضلاع میں چند مدارس قائم کئے تھے"(۴)

یہ تمام فتاوی یہاں شامل کئے جا رہے ہیں۔ تحریر میں اس سلسلہ سوالات کا ایک خط اور ایک سوال حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور آپ کا جواب حضرت مولانا گنگوہی کی ملاحظہ سے گزرا ہوا، ان سے متعلقہ بحث متذکرہ میں شامل ہونا تھا مگر اصل موقع پر درج ہونے سے رہ گیا تھا، اس بحث کی تکمیل کے لئے یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔ (نور)

(۱) مکتوبات [illegible]

(۲) جنت حریت [illegible]

(۳) ص ۱۹

(۴) جنت حریت ص

toobaa-elibrary blogspot.com

(۹۸۹) کیا سنی شیعہ کے اور شیعہ سنی کے وارث ہوسکتے ہیں؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین کہ زید مذہب اہل سنت والجماعت فوت ہوا، اور ایک بنت مذہب اہل سنت اور ایک عم عصبہ مذہب شیعہ وارث چھوڑی، تو صورت مذکورہ میں عم عصبہ وارث پاوے گا تر کہ بنت سمیہ و پہنچے گا، غرض خلاصہ یہ ہے کہ اگر مورث سنی مذہب ہو اور وارث مذہب شیعہ یا اس کے بالعکس ہو، تو باہم وارث ہوں گے یا نہیں، اور کتاب تفسیر شرح سراجیہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل سنت والجماعت اور روافض اور خوارج اور معتزلہ باہم وارث ہوں گے

"قال بخلاف اهل الاهواء فانهم معترفون بالانبياء والكتب، ويخطئون في تاويل الكتاب والسنة، وذلك لايوجب اختلاف الملة(۱)

اور مولوی عبدالحی صاحب اسی کے حاشیہ پر لکھتے ہیں

وتلويح الدفع انهم متفقون في الاصول. كالتوحيد والاقرار بنبوة النبي صلى الله عليه وسلم. فمااختلفت لحلهم وان اختلفوا في الفروع.(۲)

اس عبارت سے صاف واضح ہے کہ اہل سنت والجماعت اور شیعہ وغیرہ دو باہم وارث ہوں گے، اور کتاب درمختار وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وارث نہ ہوں گے، کیونکہ سب شیخین کفر ہے اور مذہب اسب شیخین کفر ہے، تو اہل سنت والجماعت اور شیعہ باہم مختلف ملت ہوئے، اور جب ملت مختلف ہوئی تو باہم وراثت بھی نہ ہوں گے، کیا واسطے حاشیہ میں سے اختلاف دین سے مراد اختلاف اسلام اور کفر کا ہے، تو جو مذہب مختار اور صحیح اور مفتیٰ بہ در باب کفر یا عدم کفر روافض اور وراثت اور عدم وارث ہونے کے ہو مع روایات کتب فقہیہ معتبرہ رقم فرمائیں، تاکہ دارین میں اجر عظیم پاویں۔ فقط

(۹۹۰) بیع بالوفا کی ایک صورت؟

سوال دیگر: بیع بالوفا بایں صورت کہ بائع کی طرف سے یہ قرار داد ہو کہ میں عرصہ دس سال تک نہ چھوڑوں گا اور بعد مرور دس سال کے، اس سال کے اندر مثلاً جب چاہوں گا چھوڑوں گا۔ اگر نہ چھوڑوں تو اسی روپیہ میں بیع قطعی تصور کی جاوے، شرعاً درست ہے یا نہیں، اور مشتری کو تصرف اس کی حد میں موقت نہیں، اور اگر یہ قرار نہ ہو بلکہ صرف یہ تحریر ہو کہ عرصہ پندرہ یا بیس سال میں جب چاہوں گا، چھوڑالوں، اگر نہ چھوڑا سکوں تو بیع قطعی ہے، تو اس کا کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔ فقط

الجواب: قدماء علماء نے بھی کفر شیعہ میں خلاف اختلاف کیا ہے، بعض اہل اہواء و فسق لکھتے ہیں اور بعض کافر، اور متاخرین جو ان کے اصول وقواعد سے واقف ہوئے، تو فتویٰ کفر کا دیتے ہیں۔ بظاہر قدماء کو ان کے اصول پر تحقیق نہیں ہوئی، سو ہمارے ملک کے شیعہ حسب قواعد شریعہ کافر ہیں، باہم سنی شیعہ کے توارث نہ ہوگا، اور شامی وغیرہ کتب میں جو

(۱) شریفیہ شرح سراجی۔ علامہ سید شریف جرجانی، ص ۵، مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۲۸ھ

(۲) حاشیہ سراجی علامہ حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی، ص ۱۹، مطبع یوسفی ۱۳۲۷ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو رث لکھا ہے، تو بسبب ناواقفیت اصول شیعہ کے لکھا ہے، حق یہ ہے کہ اس وقت اور اس ملک کے شیعہ کافر اور توریث منقطع۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

ب یہ صورت بیع بالوفا محض رہن اور حرام اور سودخواری ہی کی وجہ سے حلال و درست نہیں، اس کے کرنے والے سود خوار ہیں اور شرعاً کوئی بیع نہ صحیح نہ فاسد اس میں منعقد ہوئی ہے، بلکہ خالص رہن ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ　　مہر　　(بدست خاص، علیحدہ ورق)

سوالات از مولانا فتح الدین صاحب جالندھری

کیا فرماتے ہیں علماء حقانی اس مسئلہ میں کہ ردمحتار، مظاہر حق ترجمہ مشکوۃ شریف، نور الہدایہ میں ترجمہ اردو اور شرح وقایہ میں لکھا ہے، اگر عورت زکوۃ اپنے خاوند کو دے دیوے تو صاحبین کے نزدیک جائز ہے، آیا یہ مسئلہ مفتی بہ ہے، یا نہیں؟

(۹۹۱)　(۲)　ایک شخص مر گیا، متوفی کے وارث ایک دختر دو بیٹے اور زوجہ ہے کہ وہ دختر ہی وارث ہوتی ہے، مؤنث کو کچھ دیتے ہی نہیں، اگر اولاد مذکر اس کی جائداد جو شرعی حیثیت سے تقسیم نہیں کی، بلکہ اپنی بہنوں کو محروم کر دیا۔ اگر یہ اولاد مذکر اپنی جائداد کو ہبہ یا رہن کریں، تو شرعاً کیا حکم ہے۔ صحیح ہے یا نہیں؟ اور مشتری عنداللہ ماخوذ ہوگا، یا نہیں۔

(۹۹۲)　(۳)　شرعاً اگر متوفی نے جائداد سے، بہن یا والدہ کو حصہ نہیں دیا تو اولاد متوفی کو لازم ہے کہ ان کو حصہ دے دے؟

(۹۹۳)　(۴)　مشاع کا ہبہ، جب کہ اپنے شریک کو کرے جائز ہے، یا نہیں؟

(۹۹۴)　(۵)　عورت اگر عورتوں کی جماعت کرا دے، تو جہریہ نماز میں خفیہ پڑھے یا بلند؟

(۹۹۵)　(۶)　اگر صرف دو عورتیں ہوں، تو دوسری عورت امام عورت کے محاذی کھڑی ہو، یا پیچھے؟

(۹۹۶)　(۷)　مسافر کو جب کہ رمضان المبارک میں وہ روزے رکھتا ہے، تراویح معاف ہے، یا ضرور پڑھے؟

(۹۹۷)　(۸)　بیع ادھار ثمن کا وعدہ کرنا کہ فلاں روز دوں گا ضروری ہے، یا نہیں؟

الجواب: سوال اول: اس میں احوط مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے۔ کہ خاوند کو زکوۃ دینے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔

(۲) اگر شے مشترک کو فروخت کرے تو صرف اسی کا حصہ فروخت ہوگا، دوسرے شریکوں کا حصہ ان کی اجازت سے جائز ہوگا، ورنہ مشتری کو بیع باقی شے کا خریدنا درست نہیں۔ اگر باقی شرکاء نے وقت بیع انکار کیا تھا، تو مشتری فسخ کر سکتا ہے۔

(۳) اس کی اولاد پر ضروری ہے کہ حصہ داروں کا حصہ الگ کر کے مالکوں کو دے دیں، فقط

(۴) ہبہ مشاع کا درست نہیں، مگر یہ شریک کو ہو لیکن شریک کے ہاتھ بیع کر کے ثمن ہبہ کر سکتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۵-۶) عورتوں کی نماز مکروہ ہے بغیر [illegible] (جماعت میں) امام وسط میں ہو اور جمعہ نماز وہاں [illegible]۔ فقط

(۷) مسافر و مریض وغیرہ جمعہ نہ پڑھنے کی رخصت ہے۔ فقط

کتبہ رشید احمد عفی عنہ

۲۳/ شعبان [illegible]

(اس کے [illegible] مولانا امیر علی کا [illegible]) محمد عفا اللہ عنہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

از بندہ رشید احمد عفی عنہ گنگوہی

[illegible]

[illegible]

۵ شوال [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

کا مالک [illegible] ہے۔

یہ صورت [illegible]

ایسے مقام پر [illegible] والسلام

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ | ذی قعدہ ۱۳۱۵ھ [illegible] ۱۸۹۸ء

[مکتوبات بزرگان [illegible]]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible] میں جمعہ درست نہیں، اگر شہر میں [illegible] جمعہ درست ہے۔ اگرچہ وہاں مسجد نہ ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

الجواب صحیح — الجواب صحیح — الجواب صحیح — الجواب صحیح

خلیل احمد عفی عنہ مدرس اول [illegible] — عنایت الٰہی عفی عنہ مدرس [illegible] — [illegible] عفی عنہ مدرس [illegible] — عبد الکریم عفی عنہ مدرس [illegible]

الجواب صحیح

محمد [illegible] عفی عنہ مدرس [illegible]

مکتوبات بزرگاں ص ۳۱

متعلق فتویٰ سابقہ [illegible] شہر و دیہات کی تعریف [illegible]

[illegible]

الجواب: شہر اور گاؤں عرف میں [illegible] اور قصبہ کا فرق سب بستی والوں کو معلوم ہوتا ہے [illegible] بستی جس میں [illegible] شفاخانہ وغیرہ بھی ہوتا ہے قصبہ و شہر کہتے ہیں۔

[illegible] جیسے [illegible] وغیرہ میں لکھے ہیں [illegible] نہیں ہے [illegible] امر عرفی ہے اس لئے اس کی تعریف [illegible] تعریفات اس کے [illegible] نہیں ہے کسی نے کوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

[مکتوبات بزرگاں ۳۲-۳۱]

الجواب: [illegible] قدرت کے [illegible] نہیں [illegible] قدرت [illegible] بصورت [illegible] مستحق [illegible] بصورت [illegible] اصل [illegible] جو قدرت کے [illegible] محض [illegible] فقط واللہ

بندہ رشید احمد عفی عنہ

مکتوبات بزرگاں ۳۲-۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۹۹۸) نوم اور نسیان دونوں بااختیار بندہ نہیں پھر دونوں میں فرق کیوں؟ سوال

[illegible]

[illegible] اللہ یتوفی الانفس حین موتہا والتی لم تمت فی منامہا [illegible]

[illegible]

جواب: اس نائم کے مسئلہ میں بندہ نے دعویٰ ترجیح اس روایت کا نہیں کیا تھا، مگر چونکہ آپ نے لکھا تھا کہ توجیہ علت تناقض کرو کہ کس بناء پر ہدایہ نے لکھا ہے، تو بندہ نے اس کی توجیہ کی تھی، اور آخر میں یہ بھی لکھ دیا تھا کہ قوت و ضعف روایت سے بحث نہیں، اگر تم مدعی ہو کہ اس کے خلاف کے دلائل پیش کرنے لگے، سو درست ہے، جب یہ روایت ضعیف اور مقابلہ اس کے قوی تو یہ وجوہ قوت دوسری روایت کے ہو دیں گے، جو ناتمام ہوں، کلام یہ تھی کہ نسیان میں بعض وجوہ سے قوت مفہوم ہوتی ہے، گو بنظر دقیق مساوات ہو، جیسا فتح القدیر وغیرہ دیکھتے ہیں، تو غرض فرق ظاہری بیان کرنا تھا نہ نظر دقیق کی طرح، اس طرح کہنا کہ دقت [illegible] مخاطب [illegible] آپ کے مطلب میں جس قدر ہو کافی ہو، ورنہ نسیان کا مرفوع الحکم ہو۔

اور یہ خدشہ کہ اس کو طلب ماء میں ذریعہ کا تھی [illegible] واجب تھی [illegible] پانی ہوتا ہے [illegible] تو اس نے کوتاہی کی طلب کی، چاہئے کہ تیمم درست نہ ہو، اس کو دفع کیا تھا کہ اصل میں پانی کا عادۃً نہ ہونا حضر میں یاد میں ہے، نہ صحرا و سفر میں، کہ وہاں اصل عدم ہے، اور یہ مرطوبہ ہے، [illegible] کو مجبوراً کلام ہے چونکہ کوتاہی اس سے طلب میں نہیں ہوئی اور نائم گرچہ مخاطب ہے مگر اس سے سعی نہیں ہوئی، کیونکہ وہ عاجز ہے سعی کی ضد میں مبتلا، سو معذور نہ ہوا، اور نوم کو مشکل اختیار کے کہا تھا نہ اختیاری، سو یہ فرق ہے، اور اس فرق سے [illegible] میں خارج بھی ہیں اگرچہ وہاں دوسری وجہ بھی ہو، کہ صوم میں نسیان سے کھانا نقض صوم نہیں [illegible] مقصد ہے، سو یہ وجہ فرق کی تھی اگرچہ اس جو مقابل روایت [illegible] رفع کر دیویں تو اس آپ کو اس قدر [illegible] بیان فرق [illegible] کی حاجت نہیں، تو آپ کے دلائل مساوات کے بھی ضعیف ہوں، نسیان کی نوع سے مساوات حدیث میں [illegible] مخاطب ہیں اور قوت نسیان کی دلیل مذکور ہیں، بوجہ دیگر ہے علی ہذا قوی روایت نائم [illegible] ہونا [illegible] اشیاء [illegible] موجود ہوتی ہیں اور قوت عذر نسیان بایں وجہ کہ وہ سعی [illegible]، جو [illegible] "والساکت لاینسب الیہ شئ" علی ہذا ابعیتہ عذر نائم [illegible] جب دوسری روایت قوی [illegible] دلائل [illegible] قوی روایت کے دلائل قوی ہے جاویں گے۔

بہر حال ترجیح [illegible] بیان کرنا تھا نہ تحقیق [illegible] آپ کی فہم میں [illegible] نہ آیا، اور کیوں اس کے رفع میں ہمت کالی، فقط زیادہ بحث [illegible] اس قدر [illegible] کی بھی حاجت نہ تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[مندرجہ تذکرۃ الرشید ص ۱۵۴-۱۵۳، جلد اول]

الحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات وصلى الله على سيدنا ومولانا
محمد وآله وصحبه واهل بيته واصحابه اجمعين

toobaa-elibrary.blogspot.com

جامع ومرتب باقیات فتاویٰ رشیدیہ

نورالحسن راشد کاندھلوی

کی چند تصانیف، ترجمے اور مرتبہ کتابیں

(۱) تذکرہ استاذ الکل حضرت مولانا مملوک العلی نانوتوی، حضرت مولانا برصغیر کے بہت سے بڑے عالم، علماء، اہل درس وافادہ اصحاب اور مصنفین، بلکہ قدر کے استاد اور مربی تھے۔ مگر اب تک حضرت مولانا کے مفصل احوال تو کجا، مولانا پر کوئی چھوٹی کتاب بھی مرتب نہیں ہوئی تھی، یہ کتاب اس بڑی کمی کو پورا کرتی ہے۔ اس میں حضرت مولانا کے استادوں، تعلیم، ملازمت، دہلی کالج کی پچیس سالہ تعلیمی ترقی کی روداد، حضرت مولانا کے جلیل القدر شاگردوں، تصانیف اور دینی ملی وصدقی خدمات کا مستند و مفصل تذکرہ ہے۔ جس کو بڑے بڑے اہل علم اور ارباب دانش نے علمی درجہ کی نہایت عمدہ تصنیف قرار دیا ہے۔

کتابت طباعت عمدہ مجلد مع ... صفحات۔ قیمت تین سو 300/ روپے

(۲) تذکرہ حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی، حضرت مولانا حضرت شاہ محمد اسحاق کے اہم شاگرد، مدرسہ مظاہر علوم کے روح رواں، بڑی علمی کتابوں جیسے ... مدینہ، مخزن مجمع ... محمد طاہر پٹنی وغیرہ کی مصحح اور حاشیہ نگار حضرت مولانا کی دینی علمی خدمات، اور تلامذہ کا جس میں حضرت مولانا محمد قاسم بھی شامل ہیں، مفصل احوال ... کتاب ہے۔ تقریباً دو سو صفحات کارڈ بورڈ کی جلد، اوسط کتابت وطباعت قیمت پچھتر 75/ روپے

(۳) قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، احوال وآثار وباقیات ومتعلقات حضرت مولانا کے احوال وکمالات وخدمات پر ایسی معلومات کا مجموعہ اور گنجینہ جو کسی اور کتاب میں دستیاب نہیں۔ برصغیر کے ممتاز ترین اہل نظر نے اس کتاب کو اس موضوع کا نادر تحفہ قرار دیا ہے۔ عمدہ کتابت وطباعت ... صفحات ... قیمت ساڑھے تین سو 350/ روپے

(۴) تذکرہ خاتم مثنوی مولانا روم، حضرت مفتی الٰہی بخش کاندھلوی حضرت مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز کے ممتاز بلکہ لائق فخر شاگرد، شاہ رفیع الدین کے ہم سبق اور بیسیوں اکابر علماء اور محدثین کے استاد ومربی، سو سے زائد کتابوں کے مصنف، حضرت سید احمد شہید کے خلیفہ، بڑے مصلح، فقیہ، شاعر اور ہمہ جہت شخصیت اور کاندھلہ کے تمام علماء کے بزرگ اور منبع علوم وفنون تھے، حضرت مفتی صاحب کے احوال، خدمات، تصانیف اور شاگردوں کا جامع تذکرہ۔

عمدہ کمپوزنگ عمدہ کاغذ اور طباعت، صفحات ... قیمت ساٹھ 60/ روپے

(۵) تقویۃ الایمان اور شاہ محمد اسماعیل شہید کے خلاف برپا شورش، تاریخ وحقیقت کے آئینہ میں، تقویۃ الایمان اردو کی دینی پہلو سے سب سے زیادہ مفید، لائق عمدہ وموثر، مگر نہایت مظلوم کتاب ہے، جس پر دین وسنت کے نادان دشمنوں نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

طرح طرح کے شبہات واعتراضات کئے ہیں مگر واقعہ ہے کہ اس کا دامن ان الزامات سے بالکل صاف ہے۔اس موضوع پر پہلی مرتبہ تاریخ کی روشنی میں، ناقابل تردید چشم کشا حقائق یک جا کئے گئے ہیں،اور تاریخ کے حوالہ سے ایسی مستند گفتگو کی گئی ہے جواب تک نہیں ہوئی تھی، سنت وبدعت، اہل حق اور اصحاب بدعت کے مسائل ...... سے واقفیت اور دلچسپی رکھنے والوں کے لئے نہایت قابل قدر تحفہ اور ایک دستاویز ہے۔عمدہ طباعت بڑا سائز دوسو سے زائد صفحات، قیمت صرف سو روپے۔

ہماری چند اور مطبوعات

فضیلت قرآن ترجمہ اردو، فضل القرآن

تالیف: حضرت مفتی الٰہی بخش کاندھلوی — اردو ترجمہ وحواشی: نورالحسن راشد کاندھلوی

صفحات اکسٹھ (۶۱) عمدہ کمپوزنگ طباعت، خوش رنگ سرورق۔ قیمت صرف چالیس 40/ روپے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکارم اخلاق

تالیف: حضرت امام محمد غزالی — اردو ترجمہ: مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی دیوبندی — تخریج روایات: نورالحسن راشد کاندھلوی

چوالیس (۴۴) صفحات، خوبصورت سرورق، عمدہ کمپیوٹر، اچھی طباعت، قیمت صرف تیس 30/ روپے

سیرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ اردو خلاصۃ السیر: علامہ محب الدین طبری — ترجمہ مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ — تکمیل ترجمہ مولانا اظہار الحسن کاندھلوی

اسمائے بدریینؓ

تالیف: حضرت مفتی الٰہی بخش کاندھلوی — تعلیق وحواشی نورالحسن راشد کاندھلوی

چون (۵۴) صفحات عمدہ کتابت نفیس کاغذ ... طباعت ... سرورق، قیمت صرف پینتالیس 45/ روپے

رسائل اصول حدیث (عربی، فارسی)

تالیف حضرت مفتی الٰہی بخش کاندھلوی — تمہید اور ترجمہ نورالحسن راشد کاندھلوی

العرف الوردی فی اخبار المہدی

تالیف: علامہ جلال الدین، محمد بن عبدالرحمن السیوطیؒ — تمہید اور تعارف: نورالحسن راشد کاندھلوی

بڑا سائز ... صفحات، عمدہ ... طباعت ... ٹائٹل۔ قیمت صرف پچھتر روپے 75/

آٹھ دس کتابیں منتظر اشاعت اور متعدد زیر تکمیل ہیں۔

Mufti Ilahi bakhsh academe Kandhla

Distt. Muzaffar Nagar 247775 (U.P) India Mb 09358667219

toobaa-elibrary.blogspot.com

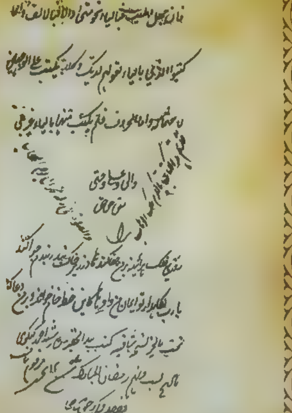

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی سب سے پہلی دستیاب یادگار تحریر، شافیہ ابن حاجب، در علم صرف، جس کو حضرت مولانا نے اپنے زمانہ طالب علمی میں تیرہ سال کی عمر میں رمضان المبارک ۱۲۵۷ھ (نومبر ۱۸۴۱ء) میں نقل کیا تھا۔

oobaa-elibrary.blogspot.com

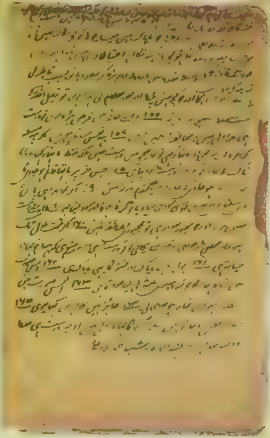

حضرت مولانا کے قلم سے لکھے ہوئے [illegible] کی کاپی کا آخری ورق

toobaa-elibrary.blogspot.com

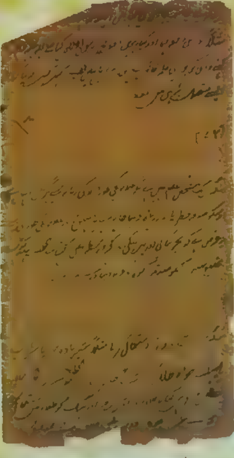

حضرت مولانا کے قلم سے لکھے ہوئے مجموعۂ فتاوی ذخیرۂ آبجہ، دوسری کاپی کا آخری ورق

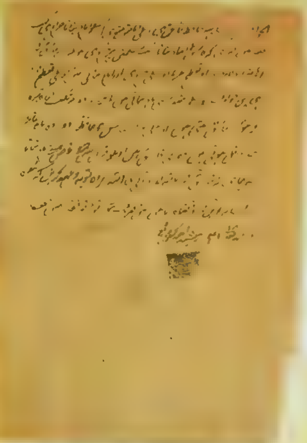

حضرت مولانا کا بدست خود لکھا ہوا ایک فتویٰ۔ جس پر حضرت مولانا کی مہر بھی ثبت ہے۔ (ذاتی نسخہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

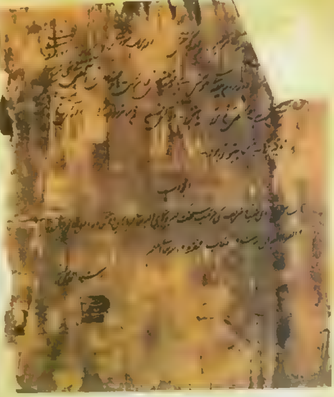

حضرت مولانا کا ایک فتوی۔ جو حضرت مولانا محمد یحیی کاندھلوی کے قلم سے لکھا ہوا ہے۔

اور اس پر حضرت مولانا گنگوہی مہر ثبت ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

... فتاویٰ رشیدیہ طبع اول، حصہ اول

برلاس پریس مراد آباد: ١٣٢٣ھ

سرورق فتاوی رشیدیہ (حصہ اول طبع دوم) شمس المطابع مرادآباد: ۱۳۲۳ھ

تاریخ نسخ

[illegible] مولوی سید [illegible] [illegible]

رسالہ فتاویٰ رشیدیہ

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

رسالہ تنبیع اہلسنت

[illegible] مولوی صاحب مذکور [illegible] تالیفات [illegible]

[illegible] کو تسلیم کرکے اپنے قدیمی خیال پر رجوع کر [illegible]

[illegible] مولوی صاحب کے قدیمی خیال ظاہر ہوتے

[illegible]

قیمت صرف [illegible]

[illegible]

سرورق فتاویٰ رشیدیہ (حصہ اول طبع دوم) شمس المطابع، مراد آباد: ۱۳۲۳ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

الحمد للہ علی احسانہ کہ درایں ایام فرخندہ فرجام النشر

اعنی

فتاویٰ رشیدیہ

حصہ اول

من تصنیف عالم اجل فاضل اکمل مخزن اصول شریعت معدن اسرار حقیقت حضرت
مولانا رشید احمد صاحب محدث و فقیہ گنگوہی جعل اللہ مثواہ الجنۃ۔

ہندوستان پرنٹنگ ورکس دہلی

فتاویٰ رشیدیہ (مطبوعہ دہلی۔ باہتمام مؤلف) (بلا سنہ طباعت)

toobaa-elibrary.blogspot.com

یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر

الحمد للہ علی احسانہ

کہ

فتاویٰ رشیدیہ

حصہ دوم

یعنی حضرت ہادی شریعت و طریقت معدن اسرار حقیقت و معرفت

حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رح کے فتاوی کا مجموعہ

باہتمام جناب مولانا حبیب الرحمن صاحب دامت فیوضہم

مطبع قاسمی واقع دیوبند میں طبع ہوا

[illegible]

فتاویٰ رشیدیہ (مطبوعہ مطبع قاسمی دیوبند) باہتمام مولانا حبیب الرحمٰن صاحب (مہتمم دار العلوم دیوبند: ۱۳۲۳ھ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com

فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون

الحمد للہ کہ ذخیرۂ حسنات و مجموعۂ برکات یعنی گنجینہ

فتاویٰ رشیدیہ مبوب

حصہ اول

من افادات طیبات عالم اجل فاضل اکمل مخزن اسرار شریعت

معدن انوار طریقت، حضرت مولٰنا المولوی الحافظ الحاج

رشید احمد گنگوہی

۱۳۴۸ھ

حسب فرمائش

مالکان کتب خانہ رحیمیہ سنہری مسجد دہلی

فتاوی رشیدیہ

(مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دہلی: ۱۳۴۸ھ)

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

toobaa-elibrary.blogspot.com